

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَنَكْتُوبُونَ

قرآن کریم

اردو ترجمہ

مع

سورتوں کا تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس

حضرت مرزا طاہر احمد

خَلِيفَةُ الْمَسِيحِ الرَّابِعِ

أَيْدُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِنَصْرِهِ الْعَزِيزِ



تعارف

قرآن کریم حی و قیوم، زندہ خدا کی کتاب ہے جو قیامت تک نوعِ انسانی کے لئے ہدایت اور رہنمائی کی دستاویز ہے۔ اس کی جڑیں فطرتِ انسانی میں مضبوطی سے پیوست ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہیں اور یہ شجرہ طیبہ ہر زمانے اور ہر دور میں تازہ بتازہ علوم و معارف کے اثمارِ نوعِ انسانی کو مہیا کرتا ہے۔ ہدایت اور رحمت کے یہ خزانے انسانی معاشرہ کی ضروریات، انسان کے فہم و ادراک اور تخلیقِ کائنات کے بارہ میں اس کے علم کی وسعت اور گہرائی کے مطابق وَمَا نُنزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (الحجر: ۲۲) کے تحت ہر دور میں نازل ہوتے رہتے ہیں اور قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

امام آخر الزمان، حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم، دقائق و معارف، اسرار و رموز اور روحانی نکات اس قدر کثرت سے نازل فرمائے ہیں کہ حضورؐ کی تحریرات اور ملفوظات ان علوم کی فراوانی سے لبریز ہو کر جھلک رہے ہیں اور انہی آسمانی علوم سے سیراب ہو کر ذہنوں کو وہ جلا ملی ہے جو خلفائے احمدیت کے تراجم اور تفسیرِ قرآن کریم میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ تاہم ’ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است‘ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ترجمہ و تفسیر کا رنگ الگ ہے اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ و تفسیر کی شان الگ ہے جو حضور کی معرکہ الاراء اور شاہکار تفسیرِ صغیر اور تفسیرِ کبیر میں نمایاں ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے تفسیری نکات ایک منفرد رنگ رکھتے ہیں۔

زیر نظر ترجمہ قرآن مجید حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وسیع مطالعہ، غور و فکر اور سالہا سال کے شب و روز کی انتھک محنت کے نتیجہ میں منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس ترجمہ میں بہت سے مشکل مقامات ایسے تھے جن کے حل کے لئے حضور نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کو ایسے معانی سمجھائے جن سے وہ مشکل مقامات حل ہو

گئے۔

یہ ترجمہ آسان، سلیس اور عام فہم ہونے کے باوجود اپنے اندر ایک ندرت رکھتا ہے۔ اس ترجمہ میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ ترجمہ قرآن کریم کے متن کے بالکل مطابق ہو اور کسی صورت میں بھی یہ متن سے تجاوز نہ کرے۔ اس سلسلہ میں اتنی احتیاط برتی گئی ہے کہ اگر متن کے الفاظ کا اردو ترجمہ کرنے سے مفہوم واضح نہ ہوتا ہو تو ترجمہ کے ابلاغ اور سلاست کے لئے جو وضاحتی الفاظ ترجمہ میں شامل کئے گئے ہیں انہیں قرآن کریم کے تقدس کے پیش نظر بریکٹ میں رکھا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے پر یہ امر واضح رہے کہ یہ اصل عربی متن کا ترجمہ نہیں بلکہ مترجم کے الفاظ ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک قسم کا لفظی ترجمہ ہے لیکن اس کے باوجود رواں، سلیس اور اردو زبان کے رائج الوقت محاورہ کے بھی عین مطابق ہے۔

بہت سے مقامات پر عربی حروف عطف 'و' اور 'ف' کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے کیونکہ عربی زبان میں 'و' ہر جگہ عطف کے معنی نہیں دیتا بلکہ بعض مقامات پر یہ زائد ہوتا ہے اور صرف معنی کی تاکید مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ایسے مقامات پر 'و' کا ترجمہ "اور" کیا جائے تو اردو عبارت کی روانی اور تسلسل میں ہی فرق نہیں پڑے گا بلکہ قاری قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت سے بھی کما حقہ لطف اندوز نہیں ہو سکے گا۔

مثلاً سورۃ الزخرف آیت ۲۲ میں 'ف' کا ترجمہ حذف کیا گیا ہے کیونکہ یہاں عربی میں تو 'ف' مضمون کو واضح کر دیتا ہے لیکن اگر اس کا ترجمہ اردو عبارت میں شامل کر دیا جائے تو عبارت مبہم ہو جاتی ہے۔ لہذا قرآن کریم سے وفا کا تقاضا تھا کہ ایسے مقامات پر 'و' یا دوسرے حروف عطف کا ترجمہ چھوڑ دیا جائے۔

اس ترجمہ میں جن مقامات پر قرآن کریم کے عربی الفاظ کا ترجمہ رائج اور معروف تراجم سے ہٹ کر کیا گیا ہے وہاں اختیار کردہ ترجمہ کی سند کے طور پر حاشیہ میں عربی لغات اور دیگر کتب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مذکورہ خصوصیات کے ساتھ یہ ترجمہ ایک منفرد اسلوب رکھتا ہے۔ علوم جدیدہ کے انکشافات کی روشنی میں اس دائمی کتاب کے ایک ایک لفظ کو دوبارہ سمجھنے کی شعوری کوشش کی گئی ہے اور جن مقامات پر بھی عربی لغت اور قواعد صرف و نحو نے اجازت دی ہے وہاں سابقہ تراجم کی بجائے بالکل نئے اور اچھوتے معنی اختیار کئے گئے ہیں۔ اس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۹۵ کے الفاظ رَبَّنَا وَابْنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰی رُسُلِكَ کا ترجمہ

عموماً یہ کیا جاتا ہے کہ ”اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا کر جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھوں پر ہمارے متعلق وعدہ فرمایا تھا۔“

عربی زبان میں ”وَعَدَ“ کے ساتھ علیٰ کا صلہ استعمال ہونے کی غالباً یہ واحد مثال ہے۔ علیٰ کا ترجمہ لغات میں ”کسی کے ہاتھوں پر“ نہیں ملتا۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ علیٰ کا صلہ لانے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسولوں پر کوئی بات فرض کر دی گئی تھی جس کی تعمیل ان کی قوموں پر فرض تھی اور اس فرض کی ادائیگی میں تساہل ہونے سے قیامت کے دن رسوائی کا ڈر تھا۔ ان ساری باتوں کو مد نظر رکھ کر متن کے الفاظ کی رعایت سے مندرجہ ذیل ترجمہ اختیار کیا گیا ہے:

”اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی میثاق النبیین ☆)۔“

۲۔ آیت کریمہ ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا“ (البقرة: ۲۷) کا عموماً یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ وہ مچھر کی مثال بیان کرے یا اس سے بھی کم تر (ذی روح) کی مثال۔“

اگرچہ یہ ترجمہ بھی عربی لغت کے مطابق ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے حسب ذیل منفرد معنی اختیار فرمائے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا کہ مچھر کی مثال بیان کرے بلکہ اس کی بھی جو اس کے اوپر ہے۔“

یعنی لفظ ”فَوْق“ رکھ کر ان جراثیم کا بھی ذکر کر دیا جو مچھر اپنے ساتھ اٹھائے پھرتا ہے۔ اس کی تفصیل تو آپ کو حضور کی معرکہ الاراء تصنیف:

Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

میں ملے گی۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اس آیت کا اختیار کردہ ترجمہ قرآن کریم کے متن، عربی لغت اور قواعد کے بھی مطابق ہے اور اس معنی کا بھی حامل ہے جس میں قدرت کے ایک سر بستہ راز سے پردہ ہٹایا گیا ہے۔

۳۔ جنت کے ذکر میں قرآن کریم میں سینکڑوں مقامات پر ”تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ“ کے الفاظ آتے ہیں۔ عربی الفاظ کی مناسبت سے ان الفاظ کا اردو میں عموماً یہ ترجمہ کیا جاتا ہے:

”ان (جنتوں) کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔“

مگر اس سے اردو پڑھنے والے کے ذہن میں یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ باغوں کے نیچے

نہریں بننے کا کیا مطلب ہے۔ کیا وہ زمین دوزنہریں ہیں۔ حالانکہ عربی میں ”تحت“ کے لفظ کا اردو ترجمہ ”نیچے“ کے علاوہ ”نچلی طرف“ یا ”دامن میں“ بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اس مفہوم کی ایک مثال سورہ مریم میں آتی ہے جس میں حضرت مریمؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرشتہ کہتا ہے ”قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا“ جس کا مطلب فلسطین کی پہاڑی سرزمین کے تناظر میں یہ بنتا ہے کہ تیرے رب نے تیرے نچلی جانب ایک چشمہ جاری فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور نے ترجمہ کی اس مشکل کے پیش نظر ”تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ“ کا ترجمہ ”ان کے دامن میں نہریں بہتی ہیں“ فرمایا ہے۔

۴۔ قرآن کریم میں شجرہ نارا کا ذکر کئی جگہ پر آیا ہے۔ عام طور پر اس کے معنی یہ کئے جاتے ہیں کہ درخت لکڑی پیدا کرتا ہے اور لکڑی سے آگ بنتی ہے جو بنی نوع انسان کے لئے ایک روزمرہ کی ضرورت ہے۔ لیکن زیر نظر ترجمہ میں اس کا ترجمہ ”شجر (نما شعلہ)“ کے کئے گئے ہیں۔ آگ اپنی ذات میں حرارت تو پیدا کرتی ہے جس کی انسان کو ہر قدم پر ضرورت ہے لیکن آگ کی ایک خاصیت اس میں شعلہ کا بننا ہے۔ اس سے شعلہ زن آگ جہاں درخت سے مشابہ ہو جاتی ہے وہاں اس کی اس خصوصیت کی بناء پر ہی آج کل سفر اور نقل و حمل میں کام آنے والی ایجادات مثلاً جیٹ انجن اور راکٹ وغیرہ کام کرتے ہیں۔ اس نکتہ کو سامنے رکھ کر ہی قرآن کریم کی آیات اَفْرَاءَ يُنْمِ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ - ءَ اَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ - نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ (الواقعة: ۷۲ تا ۷۴) کا ایک نیا مفہوم ہم پر کھلتا ہے کہ شجرہ نارا مسافروں کے لئے ایک تحفہ قدرت ہے جس سے ان کے سفر آسان اور تیز رفتار ہو گئے ہیں۔

مذکورہ بالا چند منفرد خصوصیات تو صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہیں ورنہ اس ترجمہ میں اللہ کے فضل سے قارئین کو بے شمار خوبیاں ملیں گی جو عموماً رائج الوقت تراجم میں نہیں ملتیں۔ اللہ کرے کہ یہ ترجمہ ہر رنگ میں نافع الناس ثابت ہو اور اس ترجمہ کا اصل مقصد حاصل ہو کہ اسے پڑھنے والا قرآن کریم کے ابلاغ اور پیغام کو سمجھے اور اپنی سمجھ اور صلاحیت کے مطابق اس سے استفادہ کی توفیق پائے۔ آمین

ناشر

سید عبد الحمی

ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اظہارِ تسکّر

قرآن کریم کا جو یہ ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اس کی تیاری میں میرے ساتھ یہاں لندن میں علماء کی ایک ٹیم نے مسلسل کام کیا ہے۔ اسی طرح مرکز سلسلہ ربوہ میں بھی علماء کی ایک ٹیم مکرم سید عبدالحی صاحب (ناظر اشاعت) کی قیادت میں ترجمہ پر نظر ثانی کر کے قیمتی مشوروں اور آراء سے میری معاونت کرتی رہی ہے۔ ان سب کی اگر اجتماعی مدد میرے ساتھ نہ ہوتی تو مجھ اکیلے کے لئے یہ کام ممکن نہیں تھا کیونکہ ترجمہ کے سلسلہ میں ایک تو بہت سے الفاظ کی گہری لغوی تحقیق کرانی پڑتی تھی جس کے لئے ہمارے یہاں کے دو ماہرین فن علماء مکرم عبدالمومن صاحب طاہر اور مکرم عبدالجید صاحب عامر نے بڑا قابل قدر کام کیا ہے۔ مختلف حوالہ جات کی تلاش میں پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے بڑی محنت کے ساتھ اس تمام کام کے دوران غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

خدمت کرنے والے دیگر معاونین میں ایک تو ربوہ کی ٹیم ہے جس میں مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب اور مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب دونوں کو اپنی وفات تک اور مکرم سید عبدالحی صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا جمیل الرحمن صاحب رفیق کو خاص خدمت کی توفیق ملی۔ ان سب نے بڑی باریک نظر سے کام کیا۔ لندن کی ٹیم میں مکرم نصیر احمد صاحب قمر اور مکرم عبدالماجد صاحب طاہر، اسی طرح مکرم منیر الدین صاحب شمس کو بھی قابل قدر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل میرے ساتھ شامل رہے ہیں۔ فَجَزَاهُمْ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ان سب کی معاونت سے حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایسا ترجمہ تیار ہو جائے جو اپنے رنگ میں تفسیر کا بھی قائم مقام ہو تاکہ غور کرنے والے اس میں سے مطالب نکال سکیں۔ اللہ کرے کہ یہ ترجمہ ایک بھاری اکثریت کے لئے قرآن کریم سمجھنے، سمجھانے اور اس کی محبت دلوں میں بٹھانے کا موجب بنے۔

خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

۱۔ الفاتحة

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بعض مستند روایات کے مطابق یہ مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی۔
بِسْمِ اللّٰهِ سُمِّيَتْ اِسْ كِى سَا تِ اَيَاتِ هِىْ -

یہ سورت قرآن کریم کے جملہ مضامین کا خلاصہ ہے۔ اسی لئے احادیث میں اس کا ایک نام اُمُّ الْكِتَابِ بھی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نام مذکور ہیں مثلاً فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، الصَّلَاةُ، الْحَمْدُ، اُمُّ الْقُرْآنِ، السَّبْعُ الْمَثَانِي، الشِّفَاءُ، الْكَنْزُ وَغَيْرِهِ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر اس سورت کی تفسیر کا علم دیا۔ چنانچہ حضورؐ نے خاص طور پر اس سورت کی تفسیر عربی زبان میں رقم فرمائی۔



سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سَبْعُ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①
 ۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
 بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ②
 ۲۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں
 کا رب ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ③
 ۳۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا
 (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ④
 ۴۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ⑤
 ۵۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم
 مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ⑥
 ۶۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ⑦
 ۷۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔
 ⑧
 ⑨
 ⑩
 ⑪
 ⑫
 ⑬
 ⑭
 ⑮
 ⑯
 ⑰
 ⑱
 ⑲
 ⑳
 ㉑
 ㉒
 ㉓
 ㉔
 ㉕
 ㉖
 ㉗
 ㉘
 ㉙
 ㉚
 ㉛
 ㉜
 ㉝
 ㉞
 ㉟
 ㊱
 ㊲
 ㊳
 ㊴
 ㊵
 ㊶
 ㊷
 ㊸
 ㊹
 ㊺
 ㊻
 ㊼
 ㊽
 ㊾
 ㊿

۲۔ البقرة

یہ سورت مدنی دور کے پہلے اور دوسرے سال میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ستاسی آیات ہیں۔ اس سورت کی ابتداء ہی میں اللہ تعالیٰ، وحی والہام اور آخرت پر ایمان جیسے بنیادی عقائد کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں انعام یافتہ، مغضوب علیہم اور ضالین تین گروہوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ سورۃ البقرۃ میں انعام یافتہ گروہ کا ذکر کرنے کے بعد مغضوب علیہم گروہ کے بدعقائد، بداعمال اور فاسق و فجور کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

یہ سورت ایک حیرت انگیز معجزہ ہے جس نے ابتدائے آفرینش کے ذکر سے لے کر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر تک مختلف انبیاء کے واقعات پیش فرمائے ہیں اور قیامت تک کے لئے اسلام کو جو خطرات درپیش ہیں، اُن کی بھی نشاندہی فرمائی ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بعد مختلف عظیم مذاہب کے رسولوں کا ذکر موجود ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔ اس سورت کو پڑھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا شریعت مکمل نازل ہو گئی ہے اور کوئی پہلو بھی اسلامی شریعت کا ایسا نظر نہیں آتا جو باقی رہ گیا ہو۔ اگرچہ بعد کی سورتوں میں کچھ اور پہلو بھی ملتے ہیں مگر اپنی ذات میں یہ سورت ہر مضمون پر حاوی نظر آتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کا چوٹی کا حصہ سورۃ البقرۃ ہے۔ اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعجازی شان ہے کہ آپ کو یہ سورت عطا فرمائی گئی۔ اس میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل بھی مذکور ہیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کا خصوصیت سے ذکر ہے جو بیت اللہ کی تعمیر نو کے وقت انہوں نے کیں۔

اسی سورت میں اس میثاق کا بھی ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ساتھ باندھا تھا اور جسے انہوں نے اپنی بد قسمتی سے توڑ دیا اور پھر یہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دعاؤں کا خلاصہ بھی اس میں آ گیا ہے اور گویا دعاؤں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ عطا کر دیا گیا ہے۔

سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدْيَنَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَسَعٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَأَرْبَعُونَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۲۔ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے
والا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الم ②

۳۔ یہ ’وہ‘ کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔
ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۙ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ③

لِّلْمُتَّقِیْنَ ③

۴۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم
کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس
میں سے خرچ کرتے ہیں۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یَنْفِقُوْنَ ④

۵۔ اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری
طرف اتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اتارا
گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنزِلَ اِلَیْكَ
وَ مَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ وَ بِالْآخِرَةِ
هُمَّ یُوقِنُوْنَ ⑤

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے
ہدایت پر قائم ہیں اور یہی ہیں وہ جو فلاح پانے
والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑥

۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (اس حال میں کہ)
برابر ہے ان پر خواہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ
ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑦

۸۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی
شنوائی پر بھی۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور
ان کے لئے بڑا عذاب (مقرر) ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ
وَ عَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةً ۙ وَ لَهُمْ

ع

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ⑧

۹۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور یومِ آخر پر بھی، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۰۔ وہ اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیتے۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

۱۱۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ نے ان کو بیماری میں بڑھا دیا۔ اور ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

۱۲۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔

۱۳۔ خبردار! یقیناً وہی ہیں جو فساد کرنے والے ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

۱۴۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لے آؤ جیسا کہ لوگ ایمان لے آئے ہیں۔ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار! وہ خود ہی تو ہیں جو بے وقوف ہیں۔ لیکن وہ علم نہیں رکھتے۔

۱۵۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (ان سے) صرف تمسخر کر رہے تھے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٩﴾

يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَالدِّينَ آمِنُونَ ﴿١٠﴾
وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ
مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٢﴾ بِمَا كَانُوا
يَكْذِبُونَ ﴿١١﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١٣﴾
إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٤﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا
أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ﴿١٥﴾ إِلَّا أَنَّهُمْ
هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٥﴾

وَإِذْ يَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا
خَلَا إِلَىٰ شَيْطَانِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ﴿١٥﴾

۱۶۔ اللہ (ضرور) اُن کے تمسخر کا جواب دے گا۔
اور انہیں کچھ عرصہ مہلت دے گا کہ وہ اپنی سرکشیوں
میں بھٹکتے رہیں۔

۱۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے
گمراہی خرید لی۔ پس ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی
اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہو سکے۔

۱۸۔ ان کی مثال اس شخص کی حالت کی مانند ہے جس
نے آگ بھڑکائی۔ پس جب اس (آگ) نے اس کے
ماحول کو روشن کر دیا، اللہ اُن (بھڑکانے والوں) کا
نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ
کچھ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

۱۹۔ وہ بہرے ہیں، وہ گونگے ہیں، وہ اندھے ہیں۔
پس وہ (ہدایت کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔

۲۰۔ یا (ان کی مثال) اس بارش کی سی ہے جو آسمان
سے اُترتی ہے۔ اس میں اندھیرے بھی ہیں اور کڑک
بھی اور بجلی بھی۔ وہ بجلی کے کڑکوں کی وجہ سے، موت
کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے
ہیں۔ اور اللہ کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

۲۱۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے۔ جب
کبھی وہ اُن (کوراہ دکھانے) کے لئے چمکتی ہے وہ
اس میں (کچھ) چلتے ہیں۔ اور جب وہ ان پر
اندھیرا کر دیتی ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ
چاہے تو ان کی شنوائی بھی لے جائے اور ان کی بینائی
بھی۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت
رکھتا ہے۔

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٦﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالََةَ بِالْهُدَىٰ
فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا
مُهْتَدِينَ ﴿١٧﴾

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا
أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ﴿١٨﴾

صُمٌّ بُكْمٌ عُمَىٰ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٩﴾

أَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمٌ
وَرَعْدٌ وَبُرْقٌ يَّجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي
أُذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٢٠﴾

يَكَادُ الْبُرْقُ يُخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا
أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ قَامُوا ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ
بِسْمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيُّ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢١﴾

۲۲۔ اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۲۳۔ جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو (تمہاری بقا کی) بنیاد بنایا اور آسمان سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعہ ہر طرح کے پھل تمہارے لئے بطور رزق نکالے۔ پس جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

۲۴۔ اور اگر تم اس بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی سورت تو لا کے دکھاؤ، اور اپنے سر پر ستوں کو بھی بلا لاؤ جو اللہ کے سوا (تم نے بنا رکھے) ہیں، اگر تم سچے ہو۔ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ پس اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

۲۶۔ اور خوشخبری دیدے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی وہ اُن (باغات) میں سے کوئی پھل بطور رزق دیئے

﴿۲۶﴾ قرآن کریم میں بعض جگہ تو قرآن کی صرف ایک سورت کی نظیر لانے کا چیلنج دیا گیا ہے اور بعض جگہ دس سورتوں کا اور بعض جگہ پورے قرآن کا۔ جہاں ایک سورت کی مثال بطور چیلنج پیش کرنے کا ذکر ہے اس سے سورۃ البقرہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ اس سے یوں لگتا ہے کہ گویا تمام قرآن کے مسائل اس سورت میں بیان ہو گئے ہیں۔ اور جہاں دس سورتوں کا ذکر ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی کوئی بھی دس سورتیں کہیں سے بھی اکٹھی کر لیں، خواہ آخری چھوٹی سورتیں ہوں یا لمبی، ان کی مثال لانے سے انسان عاجز رہے گا۔ اور سارے قرآن کی مثال لانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲۲﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ
بِنَاءً ۖ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ
مِنَ الشَّجَرِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ
أندَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۳﴾

وَأِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ ۖ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ﴿۲۴﴾

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۗ
أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿۲۵﴾

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ
لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
كُلَّمَا رَزَّقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رَزَّاقًا قَالُوا

جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا (رزق) لایا گیا تھا۔ اور ان کے لئے ان (باغات) میں پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۲۷۔ اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے چھپر کی بلکہ اُس کی بھی جو اُس کے اوپر ہے۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے انکار کیا تو وہ کہتے ہیں (آخر) یہ مثال پیش کرنے سے اللہ کا مقصد کیا ہے۔ وہ اس (مثال) کے ذریعہ سے بہتوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ذریعہ فاسقوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں ٹھہراتا۔

۲۸۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے مضبوطی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان (تعلقات) کو کاٹ دیتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو گھانا پانے والے ہیں۔

۲۹۔ تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو جبکہ تم مردہ تھے پھر اس نے تمہیں زندہ کیا۔ وہ پھر تمہیں مارے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ مُتَسَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۷﴾

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۗ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۗ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا ۖ وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۗ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿۲۸﴾

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۲۹﴾

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۰﴾

﴿۱﴾ فَمَا فَوْقَهَا سے مراد ہے کہ چھپر جو چیز اٹھائے ہوئے ہے، جو اس کے اوپر ہے اور وہ لمبیریا کے جراثیم ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ لوگ لمبیریا اور لمبیریا سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے مرتے ہیں۔ ”اللہ نہیں شرماتا“ سے مراد یہ ہے کہ اس موقع پر شرمانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بہت ہی اعلیٰ مثال ہے۔

۳۰۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کاسب پیدا کیا جو زمین میں ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اسے سات آسمانوں کی صورت میں متوازن کر دیا اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۱۔ اور (یاد رکھ) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۳۲۔ اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے پھر ان (مخلوقات) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا مجھے ان کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا پاک ہے تو۔ ہمیں کسی بات کا کچھ علم نہیں سوائے اُس کے جس کا تو ہمیں علم دے۔ یقیناً تو ہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۳۴۔ اُس نے کہا اے آدم! تو ان کو اُن کے نام بتا۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳۰﴾

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۗ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا
مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۗ
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۱﴾

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ
هٰٓؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۲﴾

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا بِإِلَّا مَا
عَلَّمْتَنَا ۗ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۳۳﴾

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۗ

﴿۱﴾ یہاں اسماء سے کئی باتیں مراد لی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ۱۔ حقائق الاشیاء (سَرَ الخِلافة)

۲۔ عربی زبان کے اسماء (منن الرحمان)۔ ۳۔ وہ صفات جو فرشتوں میں نہیں تھیں۔

۴: ان انبیاء کے اسماء جو آدم کی پشت سے پیدا ہونے تھے۔ ان کا فرشتوں کو کوئی علم نہیں تھا اور آدم نے جب ان انبیاء کا نام لیا تو وہ مہبوت رہ گئے۔ انبیاء کی بعثت کے نتیجہ میں بھی یَسْفِكُ الدِّمَآءِ کا مضمون صادق آتا ہے مگر اور طریق پر۔ فرشتوں کو یہ تو اندازہ تھا کہ اگر خدا کا کوئی نمائندہ آیا تو زمین میں خون بے گناہ گریہ علم نہیں تھا کہ اس میں نیوں کا قصور نہیں ہوگا بلکہ نیوں کے مخالفوں کا قصور ہوگا۔

پس جب اُس نے انہیں اُن کے نام بتائے تو اُس نے کہا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ یقیناً میں ہی آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور میں وہ (بھی) جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ (بھی) جو تم چھپاتے ہو۔

۳۵۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی خاطر سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔

۳۶۔ اور ہم نے کہا اے آدم! تو اور تیری زوجہ جنت میں سکونت اختیار کرو اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ مگر اس مخصوص درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔^۱

۳۷۔ پس شیطان نے ان دونوں کو اس (درخت) کے معاملہ میں پھسلا دیا پس اُس سے انہیں نکال دیا جس میں وہ پہلے تھے۔ اور ہم نے کہا تم نکل جاؤ (اس حال میں کہ) تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے اور تمہارے لئے (اس) زمین میں ایک عرصہ تک قیام اور استفادہ (مقرر) ہے۔

۳۸۔ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے۔ پس وہ اس پر توبہ قبول کرتے ہوئے اُٹھا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا أَنْبَأَهُمُ بِأَسْمَائِهِمْ^۱ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ^۲ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ^۳

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ^۴ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ^۵ فَخَافَ مِنَّا وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ^۶

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكَلَامَ مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا^۷ وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ^۸

فَازْلَمَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ^۹ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ^{۱۰} وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ^{۱۱}

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ^{۱۲} إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ^{۱۳}

۱ یہاں شجرہ سے مراد وہ احکام شریعت ہیں جو مٹا ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ احکام اگر توڑے جائیں تو پھر دنیا میں انسان کے لئے امن اٹھ جاتا ہے۔ یہاں دو کو مخاطب فرمایا ہے مگر اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف آدم اور حوا جنت میں رہتے تھے کیونکہ بعد کی آیات میں اِهْبَطُوا مِنْهَا جَمِيعًا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی بنی آدم وہاں تھے۔

۳۹۔ ہم نے کہا اس میں سے تم سب کے سب نکل جاؤ۔ پس جب کبھی بھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئی تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں گے۔

۴۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا وہی ہیں جو آگ میں پڑنے والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

۴۱۔ اے بنی اسرائیل! اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ ہی سے ڈرو۔

۴۲۔ اور اس پر ایمان لے آؤ جو میں نے اُس کی تصدیق کرتے ہوئے اتارا ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اور اس کا انکار کرنے میں پہل نہ کرو اور میرے نشانات کے بدلے معمولی قیمت وصول نہ کرو اور بس میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔

۴۳۔ اور حق کو باطل سے خلط ملط نہ کرو اور حق کو چھپاؤ نہیں جبکہ تم جانتے ہو۔

۴۴۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

۴۵۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جب کہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو۔ آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَاِذَا يَا تِيَّتِكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۙ اُولَٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۴۰﴾
يٰۤاِسْرٰٓءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِي الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ۗ وَاَوْفُوا بِعَهْدِيْٓ اَوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۗ وَاِيَّايَ فَاَرْهَبُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ ۗ وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كٰفِرِيْنَ بِهٖ ۗ وَلَا تَشْتَرُوْا بِآيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنَ ﴿۴۲﴾
وَلَا تَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْا الْحَقَّ ۗ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ﴿۴۴﴾
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۗ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

۴۷۔ (یعنی) وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۴۸۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو جو میں نے تم پر کی اور یہ بھی کہ میں نے تمہیں سب جہانوں پر فضیلت دی۔

۴۹۔ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ اس سے (اس کے حق میں) کوئی شفاعت قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی بدلہ وصول کیا جائے گا اور نہ وہ (لوگ) کسی قسم کی مدد دیئے جائیں گے۔

۵۰۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

۵۱۔ اور جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا اور تمہیں نجات دی جب کہ ہم نے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

۵۲۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر اس کے (جانے کے) بعد تم پھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے اور تم ظلم کرنے والے تھے۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۗ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٦﴾

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبِّهِمْ ۖ وَإِنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٧﴾

يَبْنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٨﴾

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْرِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٩﴾

وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنَ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُدَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۗ وَفِي ذِكْرِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٥٠﴾

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمْ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۖ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿٥١﴾

وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥٢﴾

۵۳۔ پھر اس کے باوجود ہم نے تم سے درگزر کیا تاکہ شاید تم شکر کرو۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان دیئے تاکہ ہو سکے تو تم ہدایت پا جاؤ۔

وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۵۴﴾

۵۵۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! یقیناً تم نے پچھڑے کو (معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس توبہ کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو اور اپنے نفوس کو قتل کرو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہت بہتر ہے۔ پس وہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے مہربان ہوا۔ یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۵۵﴾

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِيكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِيكُمْ ۖ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہاری نہیں مانیں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کو ظاہر باہر دیکھ نہ لیں۔ پس تمہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور تم دیکھتے رہ گئے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّعِقَةُ ۖ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ پھر ہم نے تمہاری موت (کی سی حالت) کے بعد تمہیں اٹھایا تاکہ تم شکر کرو۔

ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵۷﴾

۵۸۔ اور ہم نے تم پر بادلوں کو سایہ فگن کیا اور تم پر ہم نے مَن اور سلوئی اُتارے۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا

﴿۱﴾ یہاں فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کا قتل شروع کر دو جیسا کہ عموماً علماء یہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اپنے نفوس کو مارو۔

انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنے اوپر ہی ظلم کرنے والے تھے۔

رَزَقْنَاكُمْ ط وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا
أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے بھی چاہو با فراغت کھاؤ اور (صدر) دروازے میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو کہ بوجھ ہلکے کئے جائیں۔ ہم تمہاری خطائیں تمہیں معاف کر دیں گے اور احسان کرنے والوں کو ہم ضرور اور بھی زیادہ دیں گے۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ
سَجْدًا وَاقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيئَتَكُمْ ط وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ پس ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا اُس بات کو جو انہیں کہی گئی تھی کسی اور بات میں بدل دیا۔ پس ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے ایک عذاب نازل کیا بسبب اُس کے جو وہ نافرمانی کرتے تھے۔

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ
لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا
مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگاؤ۔ تب اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پانی پینے کی جگہ معلوم کر لی۔ اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پو اور زمین میں فسادی بنتے ہوئے بد امنی نہ پھیلاؤ۔

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا
اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ط فَانفَجَرَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ط قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ط كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ
وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اُگاتی ہے از قسم اپنی سبزیوں کے اور اپنی لکڑیوں کے اور اپنی گندم کے اور اپنی دالوں کے اور اپنے پیاز کے۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ
طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ
لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا
وَقَتَائِبِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلِهَا ط

اس نے کہا کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اُس سے جو ادنیٰ ہے اُس چیز کو جو بہتر ہے؟ تم کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ یقیناً تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے طلب کیا ہے۔ اور ان پر ذلت اور مسکین کی مار ڈالی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (ہاں) یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

قَالَ اسْتَبِدُّوْنَ الَّذِي هُوَ اَدْنٰى
بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۗ اِهْبِطُوا مِصْرًا فَاِنَّ
لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَاءَ وُوعِبُ
مِّنَ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِآيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيْنَ بَعِيْرَ الْحَقِّ ۗ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

۶۳۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الہی کتب کے ماننے والے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک اعمال بجالائے ان سب کے لئے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے۔ ﴿۱﴾

۶۴۔ اور جب ہم نے (تم سے) تمہارا پختہ عہد لیا اور طور کو تم پر بلند کیا۔ اسے مضبوطی سے پکڑ لو جو ہم نے تمہیں دیا ہے اور اسے یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم (ہلاکت سے) بچ سکو۔ ﴿۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرَى
وَالصّٰبِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صٰلِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۱﴾
وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ
الطُّوْرَ ۗ خُذُوْا مَا اٰتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ
وَ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۲﴾

﴿۱﴾ یہ آیت اور اس سے ملتی جلتی دوسری آیات قرآن کریم کے عدل کی عظیم الشان مثال ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ نجات اول طور پر انہی کو ملے گی جو رسول اللہ ﷺ پر سچا ایمان لائیں لیکن ایسے بہت سے لوگ ہو سکتے ہیں جن تک اسلام کا پیغام صحیح نہ پہنچا ہو بلکہ دنیا میں اربوں لوگ ایسے ہیں جن کو اسلام کا پیغام نہیں پہنچا۔ اس لئے قرآن کریم اعلان کرتا ہے کہ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں اور یقین رکھتے ہوں کہ مرنے کے بعد ہم اٹھائے اور پوچھے جائیں گے تو اگر وہ اپنی الہامی شریعت پر چلیں جو ان پر نازل ہوئی اور جس کا انہیں علم ہے تو انہیں اُن نیکیوں کا جو وہ خدا کی خاطر کریں گے بہترین بدلہ دیا جائے گا اور انہیں کوئی غم اور حزن نہیں ہوگا۔

﴿۲﴾ اس آیت میں وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّوْرَ کے الفاظ سے بعض مفسرین یہ خیال کرتے ہیں کہ طور پہاڑ زمین سے اٹھا کر اونچا کر دیا گیا تھا۔ حالانکہ مراد صرف اتنی ہے کہ وہ اُس وقت طور کے سائے میں تھے۔ بعض دفعہ پہاڑ ذرا آگے کو بڑھا ہوا ہوتا ہے اور پاس سے گزرنے والوں کو یوں لگتا ہے جیسے وہ اُن پر جھکا ہوا ہو۔ بعض دفعہ ایسے پہاڑ کے سائے تلے ایک پورا لشکر آسکتا ہے۔

۶۵۔ پھر اس کے بعد بھی تم پھر گئے۔ پس اگر اللہ کا (خاص) فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۶۵﴾

۶۶۔ اور یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے سبت کے بارہ میں تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا کہ ذیل بند رہن جاؤ۔ ﴿۶۶﴾

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اَعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خٰسِيْنَ ﴿۶۶﴾

۶۷۔ پس ہم نے اس (سبت کی بے حرمتی) کو اس کے پیش منظر کی وجہ سے اور اس کے پس منظر کی وجہ سے سرزنش کا باعث بنا دیا اور متقیوں کے لئے ایک عظیم نصیحت (بنایا)۔

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾

۶۸۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک (امتیا ز رکھنے والی) گائے کو ذبح کرو۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں ہنسی کا نشانہ بنا رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

وَادَّ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقْرَةً ۗ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۗ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۸﴾

۶۹۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہمارے لئے واضح کر دے کہ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا یقیناً وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے، نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت کم عمر، اس کے بین بین درمیانی عمر کی ہے۔ پس وہی کرو جو تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

قَالُوْۤا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقْرَةٌ ۙ لَا فَاْرِضٌ وَّلَا بَكْرٌ ۗ عَوَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۗ فَاَفْعَلُوْۤا مَا تُوْمَرُوْنَ ﴿۶۹﴾

﴿۶۸﴾ یہاں قِرَدَةً خٰسِيْنَ سے مراد اصل بند نہیں بلکہ بگڑے ہوئے علماء ہیں جن کو اپنی پہلی منزل کی طرف لوٹ جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈارون کے نظریہ ارتقاء میں بیان کیا جاتا ہے کہ انسان سے پہلے بندرتھے۔ پس یہ بھی قرآن کریم کی صداقت کا ایک نشان ہے کہ انسان سے پہلے کی حالت کو بندر سے ظاہر کیا گیا۔ یقیناً اس سے مراد بگڑے ہوئے علماء ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی پیشگوئی فرمائی کہ تَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ فَرْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلَى اَعْلَمَانِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيْرٌ کہ میری امت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو بندر اور خنزیر بیٹھے ہیں۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۸۰ حدیث نمبر ۲۲۷۷، ۲۳۸، ناشر مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ء)

۷۰۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہمارے لئے واضح کر دے کہ اس کا رنگ کیا ہے۔ اس نے کہا یقیناً وہ کہتا ہے کہ وہ لازماً ایک زرد گائے ہے جس کا رنگ بہت شوخ ہے۔ وہ دیکھنے والوں کو خوش کر دیتی ہے۔

۷۱۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہم پر (مزید) واضح کرے کہ وہ کیا ہے؟ یقیناً سب گائیاں ہم پر مشتبہ ہو گئی ہیں۔ اور ہم یقیناً ان شاء اللہ ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔

۷۲۔ اس نے کہا بلاشبہ وہ کہتا ہے کہ وہ ضرور ایک ایسی گائے ہے جسے اس غرض سے جوت نہیں ڈالی گئی کہ وہ زمین میں بل چلائے اور نہ وہ کھیتوں کو سیراب کرتی ہے۔ وہ صحیح سلامت ہے۔ اُس میں کوئی داغ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تُو جچی بات لایا ہے۔ پس انہوں نے اسے ذبح کر دیا جبکہ وہ (پہلے ایسا) کرنے والے نہ تھے۔

۷۳۔ اور جب تم نے ایک نفس کو قتل کیا اور پھر اس بارہ میں اختلاف کیا اور اللہ نے اس بھید کو ظاہر کرنا ہی تھا جو تم چھپائے ہوئے تھے۔

۷۴۔ پس ہم نے کہا (کھوج لگانے کی خاطر) اس جیسی اور واردات پر اس (واقعہ) کو چسپاں کرو۔ اسی طرح اللہ مُردوں کو (ان کے قاتلوں کا مؤاخذہ کر کے) زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔ ﴿۷۴﴾

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْ نُهَا^ط
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءٌ^ل
فَاعِقَ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّظِيرِينَ ﴿۷۰﴾

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ^ل إِنَّ
الْبُقَرَ تَشْبَهُ عَلَيْنَا^ط وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ
لَمُهْتَدُونَ ﴿۷۱﴾

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذُلُولٌ^ط تُشِيرُ
الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ^ج مُسَلَّمَةٌ^ل لَّا
شِيَةَ فِيهَا^ط قَالُوا لئن جِئْتَ بِالْحَقِّ^ط
فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿۷۲﴾

وَإِذْ قَاتَلْتُم نَفْسًا فَادَرَأْتُم فِيهَا^ط وَاللَّهُ
مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿۷۳﴾

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بَعْضَهَا^ط كَذَلِكَ يَحْيِي اللَّهُ
الْمَوْتَى^ل وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿۷۴﴾

﴿۱﴾ اس آیت سے بھی بعض مفسرین نے بالکل غلط معنی مستنبط کئے ہیں۔ یعنی اگر کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس ذبح شدہ گائے کے گوشت کے ٹکڑوں کو اس مقتول کے جسم پر مارو اس طرح پتہ چل جائے گا کہ قاتل کون ہے (تفسیر فتح البیان)۔ حالانکہ یہاں بڑی وضاحت سے قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو قتل ہوا ہے اس کے حالات پر غور کر کے اس جیسے حالات کا جائزہ لو کہ یہ بات کس سے رونما ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قاتل کا طریقہ قتل عموماً ایک ہی رہتا ہے اور آجکل کی جاسوسی دنیا میں اس پر بہت زیادہ انحصار ہے۔

۷۵۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا وہ پتھروں کی طرح تھے یا پھر سختی میں اس سے بھی بڑھ کر۔ جبکہ پتھروں میں سے بھی یقیناً بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں۔ اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو پھٹ جائیں تو ان میں سے پانی نکلتا ہے۔ پھر ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو اللہ کی خشیت سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ اُس سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

۷۶۔ کیا تم یہ امید لگائے بیٹھے ہو کہ وہ لوگ تمہاری بات مان جائیں گے جب کہ ان میں سے ایک گروہ کلام الہی کو سنتا ہے اور اسے اچھی طرح سمجھنے کے باوجود اس میں تحریف کرتا ہے اور وہ خوب جانتے ہیں۔

۷۷۔ اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے۔ اور جب ان میں سے بعض بعض دوسروں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو وہ (ان سے) کہتے ہیں کہ کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ انہی باتوں کے ذریعہ وہ تمہارے رب کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے۔

۷۸۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِن مِّن الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِن مِّنْهَا لَمَا يَشْفَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِن مِّنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۷۵﴾

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِالْكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۷۶﴾

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بِبَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۷۷﴾

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۸﴾

۷۹۔ اور ان میں ایسے جاہل بھی ہیں جو (اپنی) خواہشات کے علاوہ کتاب کا کوئی علم نہیں رکھتے اور وہ محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

۸۰۔ پس ہلاکت ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے کچھ معمولی قیمت وصول کر لیں۔ پس ہلاکت ہے ان کے لئے اُس کے نتیجہ میں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہے اُن کے لئے اس کی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں۔

۸۱۔ اور وہ کہتے ہیں ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ تو کہہ دے کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے۔ پس اللہ ہرگز اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا پھر تم خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کر رہے ہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

۸۲۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نے بھی بدی کمائی یہاں تک کہ اس کی خطاؤں نے اس کو گھیرے میں لے لیا ہو تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہیں۔

۸۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو اہل جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۸۴۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے

وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِي وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۷۹﴾

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿۸۰﴾

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۗ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۗ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۱﴾

بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۲﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۸۳﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم اعراض کرنے والے تھے۔

۸۵۔ اور جب ہم نے تمہارا میثاق لیا کہ تم (آپس میں) اپنا خون نہیں بہاؤ گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی آبادیوں سے نہیں نکالو گے اس پر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ تھے۔

۸۶۔ اس کے باوجود تم وہ ہو کہ اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہو اور تم اپنے میں سے ایک فریق کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو۔ تم گناہ اور ظلم کے ذریعہ ان کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فد یہ لے کر ان کو چھوڑ دیتے ہو جبکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟۔ پس تم میں سے جو ایسا کرے اس کی جزا دنیا کی زندگی میں سخت ذلت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور قیامت کے دن وہ سخت تر عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ ۗ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا
مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۸۵﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ
دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَشْهَدُونَ ﴿۸۶﴾

ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِنْ
دِيَارِهِمْ تُظْهِرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۗ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسْرَىٰ
تُفْدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ
إِخْرَاجُهُمْ ۗ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ
وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۗ فَمَا جَزَاءُ مَنْ
يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ۗ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ
الْعَذَابِ ۗ وَمَا لِلَّهِ بِعَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی۔ پس نہ ان سے عذاب کو کم کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔

۸۸۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد بھی مسلسل رسول بھیجتے رہے۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشان عطا کئے اور ہم نے روح القدس سے اس کی تائید کی۔ پس کیا جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی باتیں لے کر آئے گا جو تمہیں پسند نہیں تو تم استنکار کرو گے؟۔ اور ان میں سے بعض کو تم جھٹلا دو گے اور بعض کو تم قتل کرو گے؟

۸۹۔ اور انہوں نے کہا ہمارے دل مجسم پردہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت ڈال رکھی ہے۔ پس وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

۹۰۔ اور جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس ایک ایسی کتاب آئی جو اُس (تعلیم) کی جو اُن کے پاس تھی تصدیق کر رہی تھی جبکہ حال یہ تھا کہ اس سے پہلے وہ ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے کفر کیا (اللہ سے) مدد مانگا کرتے تھے۔ پس جب وہ اُن کے پاس آ گیا جسے انہوں نے پہچان لیا تو (پھر بھی) اُس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

۹۱۔ بہت بُرا ہے جو انہوں نے اپنے نفوس بچ کر ان کے بدلے میں حاصل کیا کہ اُس (حق) کا انکار کر رہے ہیں جو اللہ نے اتارا۔ اس بات کے خلاف

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ
العَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٨٧﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ
بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
الْبَيِّنَاتِ وَإَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ أَفَكُلَّمَا
جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمْ
اسْتَكْبَرْتُمْ ۖ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ ۖ وَفَرِيقًا
تَقْتُلُونَ ﴿٨٨﴾

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۖ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٩﴾

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۖ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَلَمَّا
جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۖ فَلَعْنَةُ
اللَّهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٩٠﴾

بِسْمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَعِيًّا أَن يَنْزِلَ اللَّهُ مِنْ

بغاوت کرتے ہوئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ پس وہ غضب پر غضب لئے ہوئے لوٹے اور کافروں کے لئے رُسوا کن عذاب (مقدر) ہے۔

۹۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں جو ہم پر اتارا گیا جبکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں جو اس کے علاوہ (اتارا گیا) ہے حالانکہ وہ حق ہے جو اُس کی تصدیق کر رہا ہے جو اُن کے پاس ہے۔ تو کہہ دے اگر تم واقعی مومن ہو تو اس سے قبل اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے؟

۹۳۔ اور یقیناً موسیٰ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لایا تھا۔ پھر اس کی غیر حاضری میں تم نے پھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم ظالم تھے۔

۹۴۔ اور جب ہم نے (تم سے) تمہارا پختہ عہد لیا اور طور کو تمہارے اوپر بلند کیا (یہ کہتے ہوئے کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور سنو۔ انہوں نے (جواباً) کہا ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی۔ اور ان کے دلوں کو ان کے کفر کی وجہ سے پھڑے کی محبت پلا دی گئی۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ اگر تم مومن ہو تو بہت ہی برا ہے جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم دیتا ہے۔

۹۵۔ تو کہہ دے کہ اگر اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر

فَضْلِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ فَبَاءُ وُ
بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ
عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۹۱﴾

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ امْكُفُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ قَالُوا
نُؤْمِنُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَيُكْفَرُونَ بِمَا
وَرَاءَهُ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ
قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۹۲﴾

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ
ظَالِمُونَ ﴿۹۳﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ
الطُّورَ ۗ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ
وَأَسْمِعُوا ۗ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ
وَأَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۗ
قُلْ بِسْمَايَا مُرْكُم بِهِ إِيْمَانُكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۹۴﴾

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ

سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لئے ہے تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو۔

خَالِصَةً مِّنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمْنُوا الْوَتَّ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۵۰﴾

۹۶۔ اور وہ ہرگز کبھی بھی اس کی تمنا نہیں کریں گے بسبب اس کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَكِنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿۵۱﴾

۹۷۔ اور تو انہیں سب لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص پائے گا حتیٰ کہ ان سے بھی (زیادہ) جنہوں نے شرک کیا۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش وہ ایک ہزار سال عمر دیا جاتا حالانکہ اس کا لمبی عمر دیا جانا بھی اسے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ اور اللہ اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

معافہ ۳ عبدالمعز بن

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاتِهِمْ
وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يُوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ
يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحِّزِهِ
مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿۵۲﴾

۹۸۔ تو کہہ دے کہ جو بھی جبرائیل کا دشمن ہے تو (وہ جان لے لے کہ) یقیناً اسی (یعنی جبرائیل) نے اللہ کے اذن سے اس (کلام) کو تیرے دل پر اتارا ہے جو اس کی تصدیق کر رہا ہے جو اس کے سامنے موجود ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور خوش خبری کے طور پر ہے۔

۹۹۔ پس جو بھی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرائیل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو یقیناً اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ
عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۸﴾

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ
وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ
لِّلْكَافِرِينَ ﴿۹۹﴾

۱۰۰۔ اور بے شک ہم نے تیری طرف کھلی کھلی آیات اتاری ہیں۔ اور فاسقوں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کرتا۔

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا
يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿۱۰۰﴾

۱۰۱۔ کیا جب کبھی بھی وہ کوئی عہد کریں گے ان میں سے ایک فریق اس (عہد) کو پرے پھینک دے گا؟ بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

أَوْ كَلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا بَيْنَهُمْ فِرْقًا
مِّنْهُمْ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۲۔ اور جب بھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آیا جو اُس کی تصدیق کرنے والا تھا جو اُن کے پاس تھا تو ان میں سے ایک گروہ نے جنہیں کتاب دی گئی اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا، گویا وہ علم ہی نہ رکھتے ہوں۔

۱۰۳۔ اور انہوں نے پیروی کی اس کی جو شیاطین سلیمان کے ملک کے خلاف پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ وہ شیاطین تھے جنہوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور (اس کے برعکس) بابل میں جو دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا (اس کا قصہ یہ ہے) وہ دونوں کسی کو بھی کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک وہ (اُسے) یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو محض ایک آزمائش کے طور پر ہیں پس ٹو کفر نہ کر۔ پس وہ لوگ ان دونوں سے ایسی بات سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے تھے اور اللہ کے اذن کے سوا وہ اس ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچانے والے نہیں تھے۔ اور (اس کے برعکس) جو لوگ شیاطین سے سیکھتے تھے (وہ وہی باتیں سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہنچانے والی تھیں اور فائدہ نہیں پہنچاتی تھیں۔ حالانکہ وہ خوب جان چکے تھے کہ جس نے بھی یہ سودا کیا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں رہے گا۔ پس بہت ہی بُرا تھا وہ (عارضی فائدہ) جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ دیں، کاش کہ وہ جانتے۔^۱

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحَرَةَ ۖ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۖ وَمَا يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۖ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۖ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ۖ وَلَيْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۳﴾

^۱ ہاروت اور ماروت دراصل دو فرشتہ سیرت انسان تھے اور وہ انقلاب لانے کے لئے بعض ایسی باتیں سکھاتے تھے جن کے متعلق ہدایت تھی کہ بے نیوز راز رہیں یہاں تک کہ بیوی کو بھی نہ بتایا جائے۔ انہوں نے تو یہ اللہ کے حکم سے کیا تھا لیکن ان کی مثال پکڑ کر بعد میں مستحکم حکومتوں کے خلاف بغاوتوں کے لئے یہ طریق کار استعمال کیا گیا۔ قرآن کریم ہاروت و ماروت کو اس سے بری کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کے حکم سے ایسا کیا تھا اور باقی لوگ اپنی انانیت کے تحت ایسا کرتے ہیں۔

۱۰۴۔ اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی طرف سے (اس کا) اجر یقیناً بہت اچھا ہوتا۔ کاش کہ وہ جانتے۔

۱۰۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (ہمارے رسول کو) ”زَاعِنَا“ نہ کہا کرو بلکہ یہ کہا کرو کہ ہم پر نظر فرما اور غور سے سنا کرو۔ اور کافروں کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۶۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر اتاری جائے حالانکہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

۱۰۷۔ جو آیت بھی ہم منسوخ کر دیں یا اُسے بھلا دیں، اُس سے بہتر یا اُس جیسی ضرور لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے؟ ﴿۱۰۷﴾

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَسُوهُ مِّنْ

عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّو كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۴﴾

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا

وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۵﴾

مَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۱۰۶﴾

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ

مِّمَّهَا أَوْ مِثْلَهَا لَمْ نَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۰۷﴾

﴿۱۰۴﴾ اس آیت میں زَاعِنَا کہنے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ زَاعِنَا کی بجائے زَاعِنَا کہتے تھے جس کا مطلب ہے اے ہمارے گڈ ریے۔ حالانکہ بظاہر یہ ممکن تھا کہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پر رحم کی نظر کر۔ پس قرآن کریم نے ان کو ارشاد فرمایا کہ قولِ سدید سے کام لو اور وانظُرْنَا کہا کرو۔

﴿۱۰۵﴾ اس آیت میں بھی عموماً مفسرین غلطی کھاتے ہیں جو یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ جو آیت اللہ نے قرآن کریم میں اتاری ہے وہ منسوخ بھی ہو سکتی ہے اور ہم اس سے بہتر آیت لاسکتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ناخ منسوخ کا بہت لمبا جھگڑا چل پڑا۔ مفسرین نے تقریباً پانچ سو آیات کو ناخ اور پانچ سو آیات کو منسوخ قرار دے دیا۔ حالانکہ قرآن کریم کا ایک شعثہ بھی منسوخ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے وقت تک یہ ساری ناخ و منسوخ آیات حل ہو چکی تھیں سوائے پانچ کے اور حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی برکت سے یہ پانچ آیات بھی حل ہو گئیں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک شعثہ بھی منسوخ نہیں۔ یہاں آیت سے مراد پہلی شریعتیں ہیں جب بھی وہ منسوخ ہوئیں یا بھلا دی گئیں تو ویسی ہی یا اُن سے بہتر نازل کر دی گئیں۔

۱۰۸۔ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؟ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔

۱۰۹۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے رسول سے بھی اسی طرح سوال کرتے رہو جس طرح پہلے موسیٰ سے سوال کئے گئے۔ پس جو بھی ایمان کو کفر سے تبدیل کرے یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکا ہے۔

۱۱۰۔ اہل کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کفار بنادیں، بوجہ اس حسد کے جو ان کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے (وہ ایسا کرتے ہیں) بعد اس کے کہ حق ان پر روشن ہو چکا ہے۔ پس (ان سے) غفوسے کام لو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۱۱۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

۱۱۲۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا سوائے ان کے جو یہودی یا عیسائی ہوں۔ یہ محض ان کی خواہشات ہیں۔ تو کہہ کہ اپنی کوئی مضبوط دلیل تو لاؤ اگر تم سچے ہو۔

أَلَمْ تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۱۰۸﴾

أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سَأَلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿۱۰۹﴾

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۱۰﴾

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱۱﴾

وَقَالُوا لَنْ نَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۳۔ نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ اور ان (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۱۱۴۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ (کی بنا) کسی چیز پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود (کی بنا) کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو کچھ علم نہیں رکھتے ان کے قول کے مشابہ بات کی۔ پس اللہ قیامت کے روز ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

۱۱۵۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام بلند کیا جائے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کی۔ (حالانکہ) ان کے لئے اس کے سوا کچھ جائز نہ تھا کہ وہ ان (مسجدوں) میں ڈرتے ہوئے داخل ہوتے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بہت بڑا عذاب (مقرر) ہے۔

۱۱۶۔ اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ پس جس طرف بھی تم منہ پھیرو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔ یقیناً اللہ بہت وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ۱۱۷۔ اور وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ پاک ہے وہ۔ بلکہ (اس کی شان تو یہ ہے کہ) اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

بَلَىٰ ۗ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۱۳﴾

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۗ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۱۴﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۗ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱۶﴾
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحٰنَهُ ۗ بَلْ لَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ كُلُّ لَّهُ قٰنِیْنٌ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۸۔ وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا آغاز کرنے والا ہے۔ اور جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اُسے محض ”ہو جا“ کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

۱۱۹۔ اور وہ لوگ جو کچھ علم نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آخر اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمارے پاس بھی کوئی نشان کیوں نہیں آتا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے ان کے قول کے مشابہ بات کی تھی۔ ان کے دل آپس میں مشابہ ہو گئے ہیں۔ ہم آیات کو یقین لانے والی قوم کے لئے خوب کھول کر بیان کر چکے ہیں۔

۱۲۰۔ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر کے طور پر بھیجا ہے اور تجھ سے جہنم والوں کے بارہ میں نہیں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اور یہود اور نصاریٰ ہرگز تجھ سے راضی نہیں ہوں گے جب تک تو ان کی ملت کی پیروی نہ کرے۔ تو کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی (عطا کردہ) ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ اور اگر تو ان کی خواہشات کے پیچھے لگ جائے بعد اس کے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے (تو) اللہ کی طرف سے تیرے لئے کوئی سرپرست اور کوئی مددگار نہیں رہے گا۔

۱۲۲۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھٹا پانے والے ہیں۔

بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۱۱۸﴾

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۖ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۖ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۱۱۹﴾

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿۱۲۰﴾

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۚ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۱۲۱﴾

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقًّا تِلَاوَتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۳۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تم پر کی اور اس امر کو بھی کہ میں نے تمہیں سب جہانوں پر فضیلت بخشی۔

يٰۤاِسْرٰٓءِیْلَ اذْكُرْ وَاِنْعَمْتِیْ الَّتِیْ
اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاِنِّیْ فَوَضَّلْتُكُمْ عَلٰی
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۴۔ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان کسی دوسری جان کے کچھ کام نہیں آئے گی اور نہ اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی شفاعت اسے فائدہ دے گی۔ اور نہ ہی وہ لوگ کوئی مدد دیئے جائیں گے۔

وَاتَّقُوا یَوْمًا لَا تَجْرِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ
شَیْئًا وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنصَرُونَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۵۔ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض کلمات سے آزمایا اور اس نے ان سب کو پورا کر دیا تو اُس نے کہا میں یقیناً تجھے لوگوں کے لئے ایک عظیم امام بنانے والا ہوں۔ اُس نے عرض کیا اور میری ذریت میں سے بھی۔ اس نے کہا (ہاں مگر) ظالموں کو میرا عہد نہیں پہنچے گا۔

وَازْبَتَلِیْ اِبْرٰہِمَ رَبُّہٗ بِكَلِمٰتٍ
فَاَتَمَّہُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ
عَہْدِیْ الظَّالِمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾

۱۲۶۔ اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک و صاف بنائے رکھو۔

وَازْجَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاٰمَنًا
وَاطَّخِدُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِمَ مُصَلِّیً ط
وَاعْبُدْنَا اِلٰی اِبْرٰہِمَ وَاَسْمِعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا
بَیْتِیْ لِلطَّٰفِیْنِ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۱۲۶﴾

۱ اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی اس وقت کی آزمائش کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ آپ نبی بن چکے تھے اور جب آپ اس آزمائش میں پورے اترے تو فرمایا گیا کہ آپ کو بہت سے لوگوں کا امام بنایا جائے گا۔ شیعہ اس سے غلط استنباط کر کے یہ کہتے ہیں کہ امامت کا درجہ نبوت سے بھی اونچا ہے کیونکہ ایک نبی کو یہ کہا جا رہا ہے کہ تمہیں ہم امام بنا دیں گے۔ یہ محض ایک ڈھکوسلہ ہے تا کہ شیعہ ائمہ کا مقام بلند تر دکھایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ خالی امامت نبوت سے بڑی نہیں ہوتی بلکہ وہ امامت جو نبوت سے ملتی ہے وہ بڑی ہوتی ہے۔ یہاں حضرت ابراہیمؑ کو اِمَامًا لِّلنَّاسِ فرمایا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ان آزمائشوں میں پورا اترنے کی وجہ سے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے آپ کو بطور نمونہ پیش کیا جائے گا۔

۱۲۷۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب! اس کو ایک پُر امن اور امن دینے والا شہر بنا دے اور اس کے بسنے والوں کو جو ان میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے ہر قسم کے پھلوں میں سے رزق عطا کر۔ اس نے کہا کہ جو کفر کرے گا اسے بھی میں کچھ عارضی فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر میں اُسے آگ کے عذاب کی طرف جانے پر مجبور کر دوں گا اور (وہ) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۲۸۔ اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو اُسٹوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۱۲۹۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرما نبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرما نبردار اُمت (پیدا کر دے)۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے ٹھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۳۰۔ اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۳۱۔ اور کون ابراہیم کی ملت سے اعراض کرتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے نفس کو بے وقوف بنا دیا۔ اور یقیناً ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) کو دنیا میں بھی چُن لیا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۲۷﴾

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۸﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۹﴾

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۳۰﴾

وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا

اور یقیناً آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔

۱۳۲۔ (یاد کرو) جب اللہ نے اُس سے کہا کہ فرمانبردار بن جا۔ تو (بے ساختہ) اس نے کہا میں تو تمام جہانوں کے رب کے لئے فرمانبردار ہو چکا ہوں۔

۱۳۳۔ اور اسی بات کی تاکیدِ نصیحتِ ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب نے بھی (کہ) اے میرے پیارے بچو! یقیناً اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو چُن لیا ہے۔ پس ہرگز مرنا نہیں مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔

۱۳۴۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب پر موت آئی۔ جب اس نے اپنے بچوں سے پوچھا کہ وہ کیا ہے جس کی تم میرے بعد عبادت کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم عبادت کرتے رہیں گے تیرے معبود کی اور تیرے اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے اور اسی کے ہم فرمانبردار رہیں گے۔

۱۳۵۔ یہ ایک امت تھی جو گزر چکی۔ اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماتے ہو اور تم اس کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۳۶۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ تو کہہ دے (نہیں) بلکہ ابراہیم حنیف کی امت ہو جاؤ (یہی ہدایت کا موجب ہے) اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

۱۳۷۔ تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لِمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۳۱﴾

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْتُ

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۲﴾

وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَيَعْقُوبَ ط

يَبْنِي إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ

فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ط ﴿۱۳۳﴾

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

الْمَوْتَ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنِّي

بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَالِاهُ آبَائِكَ

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًُا وَاحِدًا ط

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۴﴾

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ

وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۵﴾

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا ط

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ

الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳۶﴾

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا

جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور (اس کی) اولاد کی طرف اُتار گیا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور اس پر بھی جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے عطا کیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

أَنْزَلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۗ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۸۔ پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ بھی ہدایت پاگئے اور اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو وہ (عادتا) ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ پس اللہ تجھے اُن سے (منمنے کیلئے) کافی ہوگا۔ اور وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا ۗ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۸﴾

صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۗ وَنَحْنُ لَهُ عٰبِدُونَ ﴿۱۳۹﴾

۱۴۰۔ ٹوکہ دے کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو جبکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ اور ہم تو اسی کے لئے مخلص ہو گئے ہیں۔

قُلْ أَتَحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا ۚ وَرَبُّكُمْ ۚ وَنَا أَعْمَالُنَا ۚ وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۱۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور (اس کی) اولاد یہودی تھے یا عیسائی تھے۔ ٹوکہ دے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس (امانت) ہے۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصْرًا ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً ۗ عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾

۱۳۲۔ یہ (بھی) ایک اُمت تھی جو گزر چکی۔ اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا۔ اور تم نہیں پوچھے جاؤ گے اُس بارہ میں جو وہ کرتے رہے۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مِمَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۳۔ لوگوں میں سے بے وقوف ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے اُن کو اپنے اس قبلہ سے پھیر دیا ہے جس پر وہ (پہلے) قائم تھے۔ تو کہہ دے مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ
عَنْ قِبَلِهِمُ الَّذِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۴۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی اُمت بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے۔ اور جس قبلہ پر تو (پہلے) تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا تاکہ ہم اُسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے۔ اور اگرچہ یہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر (نہیں) جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ
عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ
الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ ۚ وَإِنْ
كَانَتْ كَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۚ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۵۔ یقیناً ہم دیکھ چکے تھے تیرے چہرے کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا۔ پس ضرور تھا کہ ہم تجھے اس قبلہ کی طرف پھیر دیں جس پر تو راضی تھا۔ پس اپنا منہ

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ
فَلَوْ لَيْتَ لَكَ قِبْلَةٌ تَرْضَاهَا ۚ قَوْلٌ وَجْهِكَ

مسجد حرام کی طرف پھیر لے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف اپنے منہ پھیر لو۔ اور بے شک وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے وہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور اللہ اس سے جو وہ کرتے ہیں غافل نہیں ہے۔

۱۴۶۔ اور اگر تو ان لوگوں کے پاس جنہیں کتاب دی گئی تھی ہر ایک نشان بھی لے آتا تب بھی وہ تیرے قبلہ کی پیروی نہ کرتے۔ اور نہ ہی تو ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والا ہے۔ اور ان میں سے بعض، بعض دوسروں کے قبلے کی بھی پیروی نہیں کرتے۔ اور اگر تو اس کے بعد بھی کہ علم تیرے پاس آچکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو ضرور ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

۱۴۷۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے (یعنی رسول کو اس میں الہی آثار دیکھ کر) اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اور یقیناً ان میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جو حق کو پہچانتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

۱۴۸۔ (یہ یقیناً) حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔ پس تو ہرگز شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۱۴۹۔ اور ہر ایک کے لئے ایک مطح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لائے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوُتُوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۶﴾

وَلَيْنَ آتَيْتِ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۗ وَلَئِن آتَبْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۗ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۴۷﴾

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ ۗ وَإِن فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴۸﴾

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۴۹﴾

وَلِكُلِّ وُجْهَةٍ هُوَ مَوْبِئُهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۗ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۴۹﴾

۱۵۰۔ اور جہاں کہیں سے بھی تُو نکلے اپنی توجہ مسجد حرام ہی کی طرف پھیر۔ اور یقیناً وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور اللہ اُس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

۱۵۱۔ اور جہاں کہیں سے بھی تُو نکلے اپنی توجہ مسجد حرام ہی کی طرف پھیر۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی جانب اپنی توجہ پھیرو تاکہ لوگوں کے لئے تمہارے خلاف کوئی حجت نہ بنے۔ سوائے اُن کے جنہوں نے اُن میں سے ظلم کئے۔ پس ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور تاکہ میں اپنی نعمت کو تم پر پورا کروں اور تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

۱۵۲۔ جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور (اس کی) حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کا تمہیں پہلے کچھ علم نہ تھا۔

۱۵۳۔ پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

۱۵۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوة کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ط
وَمَا لِلَّهِ بِعَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۵۰﴾

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ؕ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ؕ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ وَلَا تَمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۱﴾

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۱۵۲﴾

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۳﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ؕ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۴﴾

عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿۱۵۳﴾

۱۵۵۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ ۖ وَ لَكِن لَّا
تَشْعُرُونَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۶۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

وَنَبَلُّوكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَالشَّمْرِ ۖ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۶﴾

۱۵۷۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُّصِيبَةٌ لَّا قَالُوا
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۸۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿۱۵۸﴾

۱۵۹۔ یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔ اور جو نقلی طور پر نیکی کرنا چاہے تو یقیناً اللہ شکر کا حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ
حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطُوفَ بِهِمَا ۖ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ
اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿۱۵۹﴾

۱۶۰۔ یقیناً وہ لوگ جو اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح نشانات اور کامل ہدایت میں سے نازل کیا، اس کے بعد بھی کہ ہم نے کتاب میں اس کو لوگوں کے لئے خوب کھول کر بیان کر دیا تھا۔ یہی ہیں وہ جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور اُن پر سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي
الْكِتَابِ ۚ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّعْنُونَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۱۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور (اللہ کے نشانات کو) کھول کھول کر بیان کیا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن پر میں توبہ قبول کرتے ہوئے جھکوں گا۔ اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

۱۶۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی۔

۱۶۳۔ اس (لعنت) میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ ان پر سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

۱۶۴۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمان (اور) رحیم۔

۱۶۵۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں اُس (سامان) کے ساتھ چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور اُس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جاندار پھیلانے اور اسی طرح ہواؤں کے رخ بدل بدل کر چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، عقل کرنے والی قوم کے لئے نشانات ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوْا فَاُولَٰئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦١﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاَمَاتُوْا وَاَهُمُّ كٰفِرًاۙ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالتَّٰسِ اٰجْمَعِيْنَ ﴿١٦٢﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَاَهُمُّ يُنظَرُوْنَ ﴿١٦٣﴾

وَالِهٰكُمُ اللّٰهُ وَاَحَدٌ ۙ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٤﴾

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اَيُّلٍ وَّالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمٰءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَۙ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۗ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمٰءِ وَالْاَرْضِ لآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٥﴾

۱۶۶۔ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ اُن سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔ اور کاش! وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

۱۶۷۔ جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے جنہوں نے (اُن کی) پیروی کی اور وہ عذاب کو دیکھیں گے جبکہ اُن سے (نجات کے) سب ذرائع کٹ چکے ہوں گے۔

۱۶۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی کہیں گے کاش! ہمیں ایک اور موقع ملتا تو ہم ان سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح انہوں نے ہم سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح اللہ انہیں ان کے اعمال ان پر حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ (اس) آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔

۱۶۹۔ اے لوگو! اُس میں سے خلل اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

۱۷۰۔ یقیناً وہ تمہیں محض بُرائی اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے خلاف ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ
أنداداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ
أَمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ ۗ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ
جَمِيعًا ۗ وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٦﴾

إِذْ تَبَرَأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
الْأَسْبَابُ ﴿١٦٧﴾

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّنَا كَرَّرَ
فَتَبَرَأْنَا مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَلِكَ
يُريهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۗ
وَمَا هُمْ بِخارجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٨﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا
طَيِّبًا ۗ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۗ إِنَّهُ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٦٩﴾

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَإِن
تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾

۱۷۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا۔ کیا ایسی صورت میں بھی (وہ ان کی پیروی کریں گے) جبکہ ان کے باپ دادا کوئی عقل نہیں رکھتے تھے اور ہدایت یافتہ نہیں تھے۔

۱۷۲۔ اور ان لوگوں کی مثال جنہوں نے کفر کیا اس شخص کی طرح ہے جو چیخ چیخ کر اُسے پکارتا ہے جو سنتا نہیں۔ (یہ کچھ بھی نہیں) مگر (محض) ایک پکار اور بلانے کے طور پر ہے۔ (ایسے لوگ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں پس وہ کوئی عقل نہیں رکھتے۔

۱۷۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿۱۷۱﴾

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِينَ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۗ صُمُّوا بِكُمْ عَمَىٰ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۷۲﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۴۔ اس نے تم پر صرف مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ اس پر کوئی گناہ نہیں جو (بھوک سے) سخت مجبور کر دیا گیا ہو، نہ حرص رکھنے والا ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۵۔ یقیناً وہ لوگ جو اُسے چُھپاتے ہیں جو کتاب میں سے اللہ نے نازل کیا ہے اور اس کے بدلے معمولی قیمت لے لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کے سوا اپنے پیٹوں میں کچھ نہیں چھو سکتے۔ اور اللہ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب (مقرر) ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۷۴﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب۔ پس آگ پر یہ کیا ہی صبر کرنے والے ہوں گے۔

۱۷۷۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ نے کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کتاب کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بہت دُور کی مخالفت میں (بتلا) ہیں۔

۱۷۸۔ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھيرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے ❶ جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔ اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلٰلَةَ بِالْهٰدِي
وَالْعَذَابِ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ
عَلَى النَّارِ ۝۱۷۶

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۙ
وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِي
شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝۱۷۷

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتٰبِ
وَالرَّسُوْلِ ۙ وَاٰتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهٖ ذَوِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنَ وَاَبْنِ
السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۙ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۙ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۙ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي
الْبَآسِآءِ وَالضَّرَآءِ وَحِيْنَ الْبَآسِ ۙ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۙ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۱۷۸

❶ الْبِرَّ کے اس معنی کیلئے دیکھئے: اِمْلَاءُ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمٰن۔

۱۷۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارہ میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے۔ آزاد کا بدلہ آزاد کے برابر، غلام کا بدلہ غلام کے برابر اور عورت کا بدلہ عورت کے برابر (لیا جائے)۔ اور وہ جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو پھر معروف طریق کی پیروی اور احسان کے ساتھ اس کو ادا نیگی ہونی چاہئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ پس جو بھی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کیلئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۱۸۰۔ اور تمہارے لئے قصاص (کے نظام) میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۱۸۱۔ تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ کوئی مال (ورشہ) چھوڑ رہا ہو تو وہ اپنے والدین کے حق میں اور رشتہ داروں کے حق میں دستور کے مطابق وصیت کرے۔ متقیوں پر یہ لازم ہے۔

۱۸۲۔ پس جو اُس سے اُس کے سُن لینے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان ہی پر ہوگا جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ۱۸۳۔ پس جو کسی موسیٰ سے (اس کے) ناجائز جھکاؤ یا گناہ کے ارتکاب کا خدشہ رکھتا ہو پھر وہ اُن (وارثوں) کے درمیان اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۖ الْحَرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَأَدِّ إِلَىٰ يَوْمِ بِيحْسَانٍ ۖ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ وَرَحْمَةٌ ۖ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَاۤوَلِي الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوۡنَ ﴿٨٠﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمُ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۗ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدِيۡنِ وَالْاَقْرَبِيۡنِ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلٰى الْمُتَّقِيۡنَ ﴿٨١﴾

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى الَّذِيۡنِ يَبَدِّلُوۡنَهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٨٢﴾
فَمَنْ خَافَ مِنْ مَّوۡصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاصۡلَحۡ بِيۡنَهُمۡ فَلَا اِثۡمَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٨٣﴾

۱۸۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۱۸۵۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۶۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۴﴾

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ
أُخْرٍ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
طَعَامٍ مَسْكِينٍ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ
خَيْرٌ لَهُ ۗ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۵﴾

شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ
وَالْفُرْقَانِ ۗ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا
هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۶﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں يُطِيقُونَهُ کے دو معانی ہیں: ایک وہ جو طاقت رکھتے ہیں اور ایک وہ جو طاقت نہیں رکھتے کیونکہ اس لفظ میں سہلی اور ایجابی دونوں معانی پائے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قوتی مجبوری یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں مگر ویسے روزہ کی طاقت رکھتے ہیں انکو فدیہ دینا چاہئے البتہ انہیں چُھٹے ہوئے روزے بعد میں رکھنے ہوں گے۔ دوسرے وہ جو طاقت ہی نہیں رکھتے ان کیلئے فدیہ کافی ہوگا اور بعد میں روزے نہیں رکھنے ہوں گے۔

۱۸۷۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

۱۸۸۔ تمہارے لئے (ماہ) صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تعلقات جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں کا حق مارتے رہے ہو۔ پس وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھکا اور تم سے درگزر کی۔ لہذا اب ان کے ساتھ (بے شک) ازدواجی تعلقات قائم کرو اور اس کی طلب کرو جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر (کے ظہور) کی وجہ سے (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے تمہارے لئے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کورات تک پورا کرو۔ اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو جبکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ ﴿۱۸۸﴾

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ
أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۗ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلِّهِمْ
يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۷﴾

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ
نِسَائِكُمْ ۗ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ ۗ فَالَّذِينَ بَاشِرُوهُنَّ
وَأَبْتَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ
مِنَ الْفَجْرِ ۗ ثُمَّ أَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَىٰ
الْأَيْلِ ۗ وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ
عَكْفُونَ ۗ فِي الْمَسْجِدِ ۗ تِلْكَ
حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ
كَذَلِكَ يبينُ اللَّهُ آيَاتِهِ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۸۸﴾

﴿۱﴾ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ سے مراد یہ ہے کہ صحابہؓ عموماً رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلقات سے بھی پرہیز کیا کرتے تھے۔ اس آیت میں ان تعلقات کی اجازت دی گئی ہے۔ دوسری آیت میں صرف اعتکاف کے دوران ازدواجی تعلقات کی مناجی آتی ہے۔ مزید برآں یہاں سفید دھاگے اور کالے دھاگے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ اندھیرے میں جا کر سفید اور کالے دھاگے کا فرق معلوم کرو بلکہ مراد یہ ہے کہ صبح صادق کی جو روشنی پھیلتی ہے جب اس کی پہلی شعاع نظر آنا شروع ہو جائے تو اس وقت سحری کا اختتام ہو جائے گا۔

۱۸۹۔ اور اپنے ہی اموال اپنے درمیان جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو۔ اور نہ تم انہیں حکام کے سامنے (اس غرض سے) پیش کرو کہ تم گناہ کے ذریعہ لوگوں کے (یعنی قومی) اموال میں سے کچھ کھا سکو حالانکہ تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
وَتُدْنُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا
مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۹﴾

۱۹۰۔ وہ تجھ سے پہلی تین رات کے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ یہ لوگوں کے لئے اوقات کی تعیین کا ذریعہ ہیں اور حج (کی تعیین) کا بھی۔ اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوا کرو بلکہ نیکی اسی کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۖ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ
اتَّقَى ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۱۔ اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ
وَلَا تَعْتَدُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۲۔ اور (دورانِ قتال) انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجدِ حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم ان کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
وَآخِرُ جَوْهَرٍ مِّنْ حَيْثُ آخَرَجْتُمْ
وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا
تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى
يُقَاتِلُوا فِيهِ ۖ فَإِنْ قَتَلُواكُمْ
فَأَقْتُلُوهُمْ ۖ كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۳۔ پس اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بہت مغفرت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۱۹۴۔ اور ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔
پس اگر وہ باز آ جائیں تو (زیادتی کرنے والے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی۔^۱

۱۹۵۔ عزت والا مہینہ عزت والے مہینے کا بدل ہے اور تمام حرمت والی چیزوں (کی جہت) کا بدلہ لیا جائے گا۔ پس جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی ہو۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہے۔^۲

۱۹۶۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۹۷۔ اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم

فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۹۳﴾
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ
الدِّينُ لِلَّهِ ۗ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۹۴﴾

الشَّهْرُ الْحَرَامِ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَالْحُرْمَتِ قِصَاصٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَى
عَلَيْكُمْ فَاَعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى
عَلَيْكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹۵﴾

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا
بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۗ وَأَحْسِنُوا ۗ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹۶﴾

وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۗ فَإِنْ
أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ

۱ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ﴾ میں ان لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جو لوگوں کو ارتداد پر مجبور کرتے ہیں۔ پس جو تلوار کے زور سے ارتداد پر مجبور کریں ان سے دفاعی جنگ جائز ہے یہاں تک کہ وہ باز آجائیں۔

۲ ﴿وَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ میں لڑائی یا قتال حرام قرار دیا گیا ہے ان کے دوران بھی قتال اس وقت جائز ہوگا جب کوئی مخالف یا غیر مسلم ان کا احترام نہ کرے۔ مسلمانوں کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں کہ وہ اپنے دفاع کے بغیر بیٹھے رہیں۔

میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اُس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

الْهَدْيُ مَحِلُّهُ ۖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا
أَوْ بَدَأَ مِنْ رَأْسِهِ فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا
رَجَعْتُمْ ۖ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۚ ذَلِكَ
لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔ حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ
فِيهَا الْحَجَّ فَلَارْفَ لَهُ وَلَا يُسْأَلُ
جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۚ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ
يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۖ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۹﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّكُمْ ۖ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ
فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ

۱۹۹۔ تم پر کوئی گناہ تو نہیں کہ تم اپنے رب سے فضل چاہو۔ پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

اور اس کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ اور اس سے پہلے تم یقیناً گمراہوں میں سے تھے۔

۲۰۰۔ پھر تم (بھی) وہاں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ اور اللہ سے بخشش مانگو۔ یقیناً اللہ بہت بخشش والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۰۱۔ پس جب تم اپنے (حج کے) ارکان ادا کر چکے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ذکر۔ پس لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے۔ اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

۲۰۲۔ اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حصہ عطا کر اور آخرت میں بھی حصہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۲۰۳۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہوگا اُس میں سے جو انہوں نے کمایا۔ اور اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

۲۰۴۔ اور اللہ کو (بہت) یاد کرو ان گنتی کے چند دنوں میں۔ پس جو بھی دو دنوں میں جلد فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں (یعنی) اس کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَيْكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٩﴾

ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٠٠﴾

فَإِذَا قُضِيَتْ مَنَاسِكُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ﴿٢٠١﴾

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠٢﴾

أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٣﴾

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٠٤﴾

۲۰۵۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جس کی دنیوی زندگی کے متعلق بات تجھے پسند آتی ہے جبکہ وہ اس پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے جو اس کے دل میں ہے، حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔

۲۰۶۔ اور جب وہ صاحب اختیار ہو جائے تو زمین میں دوڑا پھرتا ہے تاکہ اس میں فساد کرے اور نسل اور نسل کو ہلاک کرے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

۲۰۷۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر تو اُسے عزت (کی انا) گناہ پر قائم رکھتی ہے۔ پس جہنم کافی ہے اُس کے لئے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۲۰۸۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے۔ اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

۲۰۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

۲۱۰۔ پس اگر تم اس کے بعد بھی پھسل جاؤ کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۲۱۱۔ کیا وہ محض یہ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ بادلوں کے سایوں میں اُن کے پاس آئے اور فرشتے بھی اور معاملہ نپنا دیا جائے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ ۖ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٥﴾

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسِدَ ﴿٢٠٦﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۗ وَلَيْسَ الْمُهَادَىٰ ﴿٢٠٧﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٨﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۗ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٩﴾

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢١٠﴾

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ

الْأَمْرُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢١١﴾

۲۱۲۔ بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ ہم نے ان کو کتنے ہی کھلے کھلے نشان دیئے تھے۔ اور جو بھی اللہ کی نعمت کو تبدیل کر دے بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آچکی ہو تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

۲۱۳۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

۲۱۴۔ تمام انسان ایک ہی امت تھے۔ پس اللہ نے نبی مبعوث کئے اس حال میں کہ وہ بشارت دینے والے تھے اور انذار کرنے والے تھے۔ اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب بھی نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ کرے جن میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اور اس (کتاب) میں اختلاف نہیں کیا مگر باہم بغاوت کی بنا پر انہی لوگوں نے، جنہیں وہ دی گئی تھی، بعد اس کے کھلی کھلی نشانیاں ان کے پاس آچکی تھیں۔ پس اللہ نے ان لوگوں کو اپنے اذن سے ہدایت دیدی جو ایمان لائے تھے بسبب اس کے کہ انہوں نے اس میں حق کے باعث اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ ﴿۱۱۵﴾

سَلَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱۲﴾

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ يَخۡتَفَوْنَ أَوْقَوْاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۱۳﴾

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَّ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۱۴﴾

﴿۱۱۵﴾ کسی نبی کے آنے سے پہلے سب لوگ ایک ہی جیسے ہو جاتے ہیں۔ خواہ بظاہر پہلے انبیاء پر ایمان بھی لاتے ہوں لیکن فسق و فجور اور بد اعمالی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ پس یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ نبی کے آنے سے پہلے امتیں ایک ہی حال پر ہوتی ہیں خواہ بظاہر مومن یا غیر مومن ہوں۔ جب نبی کی طرف سے کتاب اور اوامر و نواہی کی کھلی کھلی وضاحت ہو جائے پھر ان کا نبی سے اختلاف انسانوں کو دو حصوں میں الگ الگ کر دیتا ہے۔ ایک وہ جو نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ایک وہ جو نبی کا انکار کرتے ہیں۔

۲۱۵۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہیں سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا کر رکھ دیئے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ أَأَلَا إِنَّ نَصَرَ اللَّهِ

قَرِيبٌ ﴿٢١٥﴾

۲۱۶۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تو کہہ دے کہ تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسکینوں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر۔ اور جو نیکی بھی تم کرو تو اللہ یقیناً اس کا خوب علم رکھتا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٦﴾

۲۱۷۔ تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے جبکہ وہ تمہیں ناپسند تھا۔ اور بعید نہیں کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے شرانگیز ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٧﴾

۲۱۸۔ وہ تجھ سے عزت والے مہینے یعنی اس میں قتال کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دے کہ اس میں قتال بہت بڑا (گناہ) ہے۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور ان لوگوں کو وہاں سے نکال دینا جو اس کے (حقیقی) اہل ہیں خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدَّقْنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفِّرْ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجِ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ

(گناہ) ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور وہ لوگ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان میں طاقت ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں۔ اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اُس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

۲۱۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۲۰۔ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ تجھ سے (یہ بھی) پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دے کہ (ضروریات میں سے) جو بھی بچتا ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم تفکر کرو۔

أَكْبَرَ مِنَ الْقَتْلِ ۖ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۖ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فِيمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٨﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٩﴾

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۚ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۚ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۗ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٢٠﴾

اس آیت کریمہ میں حرام و حلال کا ایک دائمی اصول بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ چیزیں جن کے استعمال سے فائدے زیادہ ہیں نقصانات کم، وہ حلال ہیں اور وہ چیزیں جن کے فوائد بھی ہیں مگر نقصانات زیادہ ہیں وہ حرام ہیں۔ اکھل اگر بیاجائے تو نقصان دہ ہے اس لئے اس کا ٹھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ لیکن طب میں اکھل کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر عطر کے طور پر اکھل کے محلول میں خوشبو ملائی گئی ہو تو جتنا چاہو کپڑوں پر چھڑک لو نا ممکن ہے کہ نشہ چڑھ جائے۔

۲۲۱۔ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔ اور وہ تجھ سے تیسوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے۔ اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۲۲۲۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن لونڈی، ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسی ہی پسند آئے۔ اور مشرک مردوں سے (اپنی لڑکیوں کو) نہ بیاہا کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن غلام، ایک (آزاد) مشرک سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں کیسا ہی پسند آئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آگ کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے (تمہیں) جنت کی طرف اور بخشش کی طرف بلا رہا ہے۔ اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۲۲۳۔ اور وہ تجھ سے حیض کی حالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ یہ ایک تکلیف (کی حالت) ہے۔ پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریق سے جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۚ وَإِنْ
تَحَايَظُواهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَأَعْتَبَتْكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢١﴾

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُوْمِنَ ۚ
وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ۚ وَلَوْ
أَعَجَبْتُمْ ۖ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ
يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
ۚ وَلَوْ أَعَجَبَكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى
النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۚ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٢٢﴾

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذَىٰ
فَاعْتَرَلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا
تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهَرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٣﴾

۲۲۴۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس اپنی کھیتوں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔ اور اپنے نفوس کے لئے (کچھ) آگے بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم ضرور اس سے ملنے والے ہو۔ اور مومنوں کو (اس امر کی) بشارت دیدے۔ ﴿۱﴾

۲۲۵۔ اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ اس غرض سے نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے یا تقویٰ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے بچ جاؤ۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۲۶۔ اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرے گا۔ لیکن اس پر تمہارا مؤاخذہ کرے گا جو تمہارے دل (گناہ) کھاتے ہیں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

۲۲۷۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی بیویوں سے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہوگا۔ پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۲۸۔ اور اگر وہ طلاق کا قطعی فیصلہ کر لیں تو یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۲۹۔ اور مطلقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ ۚ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۚ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُّلقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۲۴﴾

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصَلِّحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۲۵﴾

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ ۖ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ ۖ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۲۲۶﴾

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ ۚ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۚ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۲۷﴾

وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۲۸﴾

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ

﴿۱﴾ اس آیت کریمہ کو بعض ظالموں نے بگاڑ کر، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، بیویوں سے غیر فطری تعلقات کا جواز نکالا ہے۔ یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ کھیتی سے مراد یہ ہے کہ عورت بقاء نسل کا ذریعہ ہے اور غیر فطری تعلقات کے نتیجے میں ہرگز نسل پیدا نہیں ہو سکتی۔

آپ کو روکے رکھنا ہوگا۔ اور ان کے لئے جائز نہیں، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کر دی ہے۔ اور اس صورت میں ان کے خاوندز زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں واپس لے لیں اگر وہ اصلاح چاہتے ہیں۔ اور ان (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) ان پر ہے۔ حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

قُرُوءٍ ۱ وَلَا يَحِلُّ لهنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا
خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنْنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۲ وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ
بِرِدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۳
وَلهنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۴
وَالرِّجَالُ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۵ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۶

۲۸
۳۷

۲۳۰۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس (اس کے بعد) یا تو معروف طریق پر روک رکھنا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اُس میں سے کچھ بھی واپس لو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ دونوں خائف ہوں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اور اگر تم خوف محسوس کرو کہ وہ دونوں اللہ کی مقررہ حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اس (مال کے) بارہ میں جو وہ عورت (قضیہ پٹانے کی خاطر مرد کے حق میں) چھوڑ دے۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدود ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے پس یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

۲۳۱۔ پھر اگر وہ (مرد) اسے طلاق دے دے تو اس کے لئے اس کے بعد پھر اُس مرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے۔ پھر اگر وہ (بھی) اسے طلاق دیدے تو پھر ان

الطَّلَاقِ مَرَّتَيْنِ ۷ فإِمْسَاكُ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۸ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ
تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ
يَخَافَا إِلَّا يَتَّقِيَا حُدُودَ اللَّهِ ۹ فَإِنْ
خِفْتُمْ إِلَّا يَتَّقِيَا حُدُودَ اللَّهِ ۱۰ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۱۱ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
فَلَا تَعْتَدُوهَا ۱۲ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۱۳

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۱۴ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ

دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں، اگر وہ یہ گمان رکھتے ہوں کہ (اس مرتبہ) وہ اللہ کی (مقررہ) حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ اللہ کی (مقررہ) حدود ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی خاطر خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

۲۳۲۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مقررہ میعاد پوری کر لیں (تو چاہو) تو تم انہیں دستور کے مطابق روک لو یا (چاہو تو) معروف طریق پر رخصت کرو۔ اور تم انہیں تکلیف پہنچانے کی خاطر نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی نہ کر سکو۔ اور جو بھی ایسا کرے تو یقیناً اس نے اپنی ہی جان پر ظلم کیا۔ اور اللہ کی آیات کو مذاق کا نشانہ نہ بناؤ۔ اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے۔ اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں سے اتارا وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۲۳۳۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی میعاد پوری کر لیں، تو انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (ہونے والے) خاوندوں سے شادی کر لیں، جب وہ معروف طریق پر آپس میں اس بات پر رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اُسے کی جارہی ہے جو تم میں سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ یہ تمہیں زیادہ نیک اور زیادہ پاک بنانے والا طریق ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

يُتِيْمًا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
يَسِيْرٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سِرِّهِنَّ
بِمَعْرُوفٍ ۖ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوا ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا
وَإِذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةَ يَعِظُكُمْ
بِهِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳۳﴾

﴿۳۲﴾

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا
تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَلِكَ
يُوعِظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ أَرْكَانُ لَكُمْ
وَاطَّهَّرُ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾

۲۳۴۔ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس (مرد) کی خاطر جو رضاعت (کی مدت) کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اور جس (مرد) کا بچہ ہے اس کے ذمہ ایسی عورتوں کا نان نفقہ اور اوڑھنا بچھونا معروف کے مطابق ہے۔ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ ماں کو اس کے بچے کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کے تعلق میں۔ اور وارث پر بھی ایسے ہی حکم کا اطلاق ہوگا۔ پس اگر وہ دونوں باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ معروف کے مطابق تم نے (انہیں) دینا تھا (ان کے) سپرد کر چکے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَأُولَٰئِكَ يُرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۖ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ ۚ فَإِنْ أَرَادَ فِصَالًا عَنِ تَرَاضٍ مِمَّهِمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۚ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تُسْرِعُوا فِصَالًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا اتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۳۵﴾

۲۳۵۔ اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روک رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۳۶﴾

۲۳۶۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں کہ تم

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ

(ان) عورتوں سے نکاح کی تجویز کے متعلق کوئی اشارہ کرو یا (اسے) اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ ضرورتاً تمہیں اُن کا خیال آئے گا۔ لیکن ان سے خفیہ وعدے نہ کرنا سوائے اس کے کہ تم کوئی اچھی بات کہو۔ اور نکاح باندھنے کا عزم نہ کرو یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔ اور جان لو کہ اللہ اس کا علم رکھتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ پس اُس (کی پکڑ) سے بچو۔ اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بربار ہے۔

خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ط
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَا
تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا
مَعْرُوفًا ۗ وَلَا تَعْرِمُوا عَقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ط وَعَلِمُوا أَنَّ
اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ج
وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ع

۲۳۷۔ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو۔ اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحبِ حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ (یہ) معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو (یہ) فرض ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا
لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۗ
وَمِمَّا مَعَهُنَّ ج عَلَى الْمَوْسِعِ قَدْرُهُ وَعَلَى
الْمُقْتَرِ قَدْرُهُ ج مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ج حَقًّا
عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝

۲۳۸۔ اور اگر تم انہیں اس سے پیشتر طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھوا ہو، جبکہ تم ان کا حق مہر مقرر کر چکے ہو، تو پھر جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (ادا کرنا) ہوگا سوائے اس کے کہ وہ (عورتیں) معاف کر دیں، یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا بندھن ہے۔ اور تمہارا عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان (کا سلوک) بھول نہ جایا کرو۔ یقیناً اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فِضْفٍ مَا
فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا الَّذِي
بِيَدِهِ عَقْدَةُ النِّكَاحِ ط وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَى ط وَلَا تَتَسَوَّأْنَا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط
إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

۲۳۹۔ (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ ﴿۲۳۹﴾

۲۴۰۔ پس اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو)۔ پھر جب تم امن میں آ جاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم (اس سے پہلے) نہیں جانتے تھے۔

۲۴۱۔ اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ رہے ہوں، ان کی بیویوں کے حق میں یہ وصیت ہے کہ وہ (اپنے گھروں میں) ایک سال تک فائدہ اٹھائیں اور نکالی نہ جائیں۔ ہاں! اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو وہ خود اپنے متعلق کوئی معروف فیصلہ کریں۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۲۴۲۔ اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق کچھ فائدہ پہنچانا ہے۔ (یہ) متقیوں پر فرض ہے۔

۲۴۳۔ اسی طرح اللہ اپنے نشانات تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

۲۴۴۔ کیا تجھے ان لوگوں کی اطلاع نہیں جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے، اور وہ ہزاروں

حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوَسْطَىٰ وَ قَوْمُوا لِلَّهِ قَنِينًا ﴿۲۳۹﴾

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا
أَمْنْتُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ
تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۲۴۰﴾

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ
أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى
الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۴۱﴾

وَالْمُطَلَّقَاتُ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۗ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۲۴۲﴾

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿۲۴۳﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَهُمْ أَلُوفٌ حَدَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمْ

﴿۱﴾ صَلَوةٌ وَسْطَىٰ کا ایک معنی عمومی طور پر عصر کی نماز کیا گیا ہے حالانکہ صَلَوةٌ وَسْطَىٰ ہر وہ نماز ہے جو عین مصروفیات کے درمیان پڑھنی پڑے۔ چنانچہ مصروفیت زیادہ ہوتی اس نماز کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے۔

کی تعداد میں تھے۔ تو اللہ نے ان سے کہا تم موت قبول کرو۔ اور پھر (اس طرح) انہیں زندہ کر دیا۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ ﴿۲۴۳﴾

۲۴۵۔ اور اللہ کی راہ میں قتال کرو اور جان لو کہ اللہ بہت سنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۴۶۔ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۴۷۔ کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کا حال نہیں دیکھا۔ جب انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کرتا کہ ہم اللہ کی راہ میں قتال کریں۔ اس نے کہا۔ کہیں تم ایسے تو نہیں کہ اگر تم پر قتال فرض کیا جائے تو تم قتال نہ کرو۔ انہوں نے کہا آخر ہمیں ہوا کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قتال نہ کریں جبکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں اور اپنی اولاد سے جدا کئے گئے ہیں۔ پس جب (بالآخر) قتال ان پر فرض کر دیا گیا تو ان میں سے معدودے چند کے سوا سب نے پیٹھ پھیر لی۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اللَّهُ مُؤْتُوا قَدْ تَمَّ أَحْيَاهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۲۴۳﴾

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۴۵﴾

مَنْ ذَا الَّذِي يُقرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعُّهُ لَهُ ۗ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۗ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۗ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۴۶﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ ۖ إِذْ قَالُوا لِنَبِيِّهِمْ اأَبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۗ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَانَا ۗ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿۲۴۷﴾

﴿۲۴۳﴾ اس آیت میں بھی (مُؤْتُوا) سے مراد جسمانی موت نہیں ہے کیونکہ خودکشی تو حرام ہے۔ نیز قرآن کریم بڑی وضاحت سے بارہا اعلان فرماتا ہے کہ جو ایک دفعہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں کبھی دوبارہ دنیا میں لوٹ کر نہیں آسکتے۔ (مُؤْتُوا) سے مراد اپنے نفسانی جذبات پر موت وارد کرنا ہے جیسا کہ صوفیا کا قول ہے مُؤْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا یعنی پہلے اس سے کہ تمہیں موت آئے تم خود ہی مر جاؤ۔

۲۴۸۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ یقیناً اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کو ہم پر حکومت کا حق کیسے ہوا جبکہ ہم اس کی نسبت حکومت کے زیادہ حقدار ہیں اور وہ تو مالی وسعت (بھی) نہیں دیا گیا۔ اُس (نبی) نے کہا یقیناً اللہ نے اسے تم پر ترجیح دی ہے اور اُسے زیادہ کر دیا ہے علمی اور جسمانی فراخی کے لحاظ سے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا ملک عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۴۹۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ یقیناً اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکینت ہوگی، اور (اس چیز کا) بقیہ ہوگا جو موسیٰ کی آل اور ہارون کی آل نے (اپنے پیچھے) چھوڑا۔ اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے (ایک بڑا) نشان ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۲۵۰۔ پس جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں ایک دریا کے ذریعے آزمانے والا ہے۔ پس جس نے اس میں سے پیا اس کا مجھ سے تعلق نہیں رہے گا۔ اور جس نے اسے (سیر ہو کر) نہ پیا تو وہ یقیناً میرا ہے سوائے اس کے جو ایک آدھ مرتبہ چلو بھر کر پی لے۔ پھر بھی معدودے چند کے سوا ان میں سے اکثر نے اس میں سے پی لیا۔ پس جب وہ اُس (دریا) کے پار پہنچا اور وہ بھی جو اس کے ساتھ ایمان

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مَلَكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٨﴾

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٩﴾

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ

لائے تھے تو وہ (نافرمان) بولے کہ آج جالوت اور اس کے لشکر سے نمٹنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں۔ (تب) اُن لوگوں نے جو یقین رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہا کہ کتنی ہی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد جماعتوں پر غالب آگئیں۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ۲۵۱۔ پس جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۲۵۲۔ پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دے دی۔ اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور اللہ نے اسے ملک اور حکمت عطا کئے اور اُسے جو چاہا اُس کی تعلیم دی۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں پہنانے کا سامان نہ کیا جاتا تو زمین ضرور فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

۲۵۳۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تجھ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور یقیناً تو پیغمبروں میں سے ہے۔

لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُودِهِ ط قَالَ
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلقُوا اللّٰهَ لَكُم مِّن
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةٌ كَثِيرَةٌ بِإِذْنِ
اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ﴿۲۵۱﴾

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا
أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
وَ انصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۵۱﴾

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّٰهِ ط وَقَتَلَ دَاوُدُ
جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
وَ عَلَّمَهُ مَا يَشَاءُ ط وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ
وَ لَكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۲۵۱﴾

تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط
وَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۵۳﴾

﴿۱﴾ آیات ۲۴۸ تا ۲۵۲ کو اگر پورے غور سے پڑھا جائے تو طالوت سے مراد حضرت داؤد علیہ السلام ہی بنتے ہیں جن کا مخالف جالوت تھا۔ پس تسلسل میں ان آیات کو پڑھیں تو آگے چل کر قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ فرمایا گیا ہے۔ سوا زما جس جالوت کا ذکر ہے وہ حضرت داؤد کا دشمن تھا جسے آپ نے شکست دی۔ آپ کو اس سے پہلے داؤد کے نام سے نہ پکارے جانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ غالباً نبوت اور حکمت آپ کو اس غلبہ کے بعد دی گئی جیسا کہ آگے فرمایا وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ۔ حکمت سے مراد غیر تشریحی نبوت بھی ہوتی ہے۔

۲۵۴۔ یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض (دوسروں) پر فضیلت دی۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے اللہ نے (رُوبرو) کلام کیا۔ اور ان میں سے بعض کو (بعض دوسروں سے) درجات میں بلند کیا۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو اُن کے بعد آئے آپس میں قتل و غارت نہ کرتے، بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ لیکن انہوں نے (باہم) اختلاف کئے۔ پس اُن ہی میں سے تھے جو ایمان لائے اور وہ بھی تھے جنہوں نے کفر کیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم قتل و غارت نہ کرتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۖ وَاتَّخَذْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيْتَ وَيَذْنُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا ۚ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۚ

۲۵۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٍ وَلَا شَفَاعَةٍ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۲۵۵﴾

۲۵۶۔ اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ

مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۱۶۶﴾

۲۵۷۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَىِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ
بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۶۷﴾

۲۵۸۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا ۙ يُخْرِجُهُم مِّنَ
الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أَوْلِيَهُمُ الطَّاغُوتُ ۙ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ
النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۶۸﴾

۲۵۹۔ کیا تو نے اس شخص پر غور کیا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارہ میں اس برتے پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے بادشاہت عطا کی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اس نے کہا میں (بھی) زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا یقیناً اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو

الْمَتَرِ إِلَى الذَّنْبِيِّ حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ
أَنْ أَسَّهَ اللَّهُ الْمَلَكُ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّي
الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ قَالَ أَنَا أُحْيِي
وَأُمِيتُ ۗ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي
بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ

اس آیت کریمہ میں زبردستی کسی کا ایمان بدلنے کی کالیہ منائی ہے۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ سے مراد ہے کہ دین کے معاملات میں ذرہ بھر بھی جبر جائز نہیں۔ ہاں جس پر حق کھل جائے اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈال دے۔ وہ ہاتھ کاٹا تو جاسکتا ہے مگر اس کڑے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

اسے مغرب سے لے آ، تو وہ جس نے کفر کیا تھا مہبوت ہو گیا۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۲۶۰﴾

۲۶۰۔ یا پھر اس شخص کی مثال (پرتو نے غور کیا؟) جس کا ایک بستی سے گزر ہوا جبکہ وہ اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی۔ اس نے کہا اللہ اس کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ کرے گا۔ تو اللہ نے اس پر ایک سو سالہ موت (کی سی حالت) وارد کر دی۔ پھر اسے اٹھایا (اور) پوچھا تو کتنی مدت (اس حالت میں) رہا ہے؟ اس نے کہا میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔ اُس نے کہا بلکہ تو سو سال رہا ہے۔ پس تو اپنے کھانے اور اپنے مشروب کو دیکھ وہ گلے سڑے نہیں۔ اور اپنے گدھے کی طرف بھی دیکھ۔ یہ (روایت) اسلئے ہے کہ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں۔ اور ہڈیوں کی طرف دیکھ کس طرح ہم ان کو اٹھاتے ہیں اور انہیں گوشت پہنا دیتے ہیں۔ پس جب بات اس پر کھل گئی تو اس نے کہا میں جان گیا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۲۶۱﴾

۲۶۱۔ اور (کیا تو نے اس پر بھی غور کیا) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اُس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟

﴿۲۶۰﴾ حضرت ابراہیمؑ کے استدلال کی شان یہ ہے کہ آپؑ کا مد مقابل سورج کو خدا تسلیم کرتا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ سورج پر غلبہ پا کے دکھاؤ۔ میرا خدا تو اسے مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے لے آ۔ اس پر وہ مہبوت ہو کر رہ گیا کیونکہ وہ اپنے دین کے خلاف دعویٰ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

﴿۲۶۱﴾ اس آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے اور یہی مفسرین نے استنباط کیا ہے کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے سو سال کے لئے ماریا اور سو سال کے بعد زندہ کیا تو اس کا کھانا پینا اور گدھا وغیرہ اسی طرح صحیح سالم موجود تھے۔ یہ بالکل نفواستنباط ہے جو قرآن کریم کی گنتی ہے۔ اس آیت کریمہ سے مراد صرف یہ ہے کہ ایک رات کی نیند میں اسے آئندہ سو سال کے دوران روٹنا ہونے والے واقعات دکھلا دیئے گئے۔ مگر جب اس کی آنکھ کھلی تو اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا دیکھ! تیرا گدھا بھی اسی طرح موجود ہے اور تیرا کھانا بھی اسی طرح تروتازہ ہے جیسا رات کو رکھا گیا تھا۔

الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۶۰﴾

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لحمًا ۖ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۶۱﴾

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنُ ۖ قَالَ بَلَىٰ

اُس نے کہا کیوں نہیں مگر اس لئے (پوچھا ہے) کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اس نے کہا تو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر چھوڑ دے۔ پھر انہیں بلا، وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ﴿۲۶۲﴾

۲۶۲۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سودانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۶۳۔ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

۲۶۴۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اُس کے پیچھے آ رہا ہو۔ اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے۔

وَلَكِنْ لِّيَطْمَئِنُّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً ۚ
مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ
كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيَنَّكَ
سَعْيًا ۖ وَاعْلَمَنَّ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۶۲﴾

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ
سُنْبُلَةٍ مِّائَةٌ حَبَّةٌ ۗ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ
يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۶۳﴾

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ
لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۶۴﴾

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
يَتَّبِعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿۲۶۵﴾

﴿۱﴾ اس آیت کی بابت بھی مفسرین نے بہت غلطی کھائی ہے جو سمجھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو حکم دیا گیا تھا کہ چار پرندے پا لو اور پھر ان کو تیمہ تیمہ کر کے تھوڑا تھوڑا تیمہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں رکھ دو، پھر ان کو بلاؤ تو وہ آجائیں گے۔ عربی لغت ہرگز اس معنی کی اجازت نہیں دیتی۔ صُرْهُنَّ إِلَيْكَ کے محاورہ کا مطلب ہے اَمْلَهُنَّ، مِّنَ الصُّورِ أَي الْمَيْلُ کہ صُرْ كَانْفَل لَفْظ صُورٌ سے ہے جس کا مطلب ہے ماں کرنا پس صُرْهُنَّ إِلَيْكَ کا معنی ہے انہیں اپنی طرف مائل اور مانوس کرو۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صُرْهُنَّ أَي صَبَحَ بِيَهُنَّ بعض نے کہا ہے کہ صُرْهُنَّ إِلَيْكَ کا مطلب ہے انہیں آواز دے کر اپنی طرف بلاؤ۔ (مفردات امام راغب)

پس اسی طرح جو رُوحیں خدا تعالیٰ سے مانوس ہونا چاہتی ہیں جب اللہ ان کو آواز دیتا ہے تو بے اختیار اپنے خدا کی طرف واپس لوٹ آتی ہیں۔

۲۶۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے اور نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یومِ آخر پر۔ پس اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اُسے چھٹیل چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں سے کسی چیز پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ اور اللہ کا فرقہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۶۶۔ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۲۶۷۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اس کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے دامن میں نہریں بہتی ہوں۔ اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں نیز اُس پر بڑھا پا آ جائے جبکہ اس کے بچے ابھی کمزور (اور کم سن) ہوں۔ تب اُس (باغ) کو ایک گولہ آلے جس میں آگ (کی تپش) ہو پس وہ جل جائے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشان خوب کھولتا ہے تاکہ تم تفکر کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٥﴾

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَشْبِيهًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضَعْفَيْنِ ۗ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلَّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٦﴾

أَيُّودٌ أَحَدَكُمُ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَةٌ ضُعْفَاءُ ۗ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٧﴾

۲۶۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین میں سے نکالا ہے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اُسے ہرگز قبول کرنے والے نہ ہو سوائے اس کے کہ تم (سبکی کے خیال سے) اس سے صرف نظر کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز (اور) بہت قابلِ تعریف ہے۔

۲۶۹۔ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۷۰۔ وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جو بھی حکمت دیا جائے تو یقیناً وہ خیر کثیر دیا گیا۔ اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

۲۷۱۔ اور جو بھی تم قابلِ خرچ چیزوں میں سے خرچ کرو یا منتوں میں سے کوئی منت مانو تو یقیناً اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

۲۷۲۔ تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے۔ اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (اللہ) تمہاری بہت سی برائیاں تم سے دور کر دے گا۔ اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَحْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِيذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۗ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٨﴾

الشَّيْطَانُ يُعِدُّكُمْ أَنْفَقُوا وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۗ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٩﴾

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٧٠﴾

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٢٧١﴾

إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُوتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَيَكْفُرْ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧٢﴾

۲۷۳۔ ان کو ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے۔ جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

۲۷۴۔ (یہ خرچ) ان ضرورت مندوں کی خاطر ہے جو خدا کی راہ میں محصور کر دیئے گئے (اور) وہ زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک لاکھ (ان کے) سوال سے بچنے (کی عادت) کی وجہ سے انہیں متمول سمجھتا ہے۔ (لیکن) تو ان کے آثار سے ان کو پہچانتا ہے۔ وہ پیچھے بڑھ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ اور جو کچھ بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

۲۷۵۔ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

۲۷۶۔ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا يُنْفِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۳﴾

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلَيْهِمُ ﴿۲۷۴﴾

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۷۵﴾

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے رب کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

۲۷۷۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہر سخت ناشکرے (اور) بہت گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

۲۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۲۷۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو۔

۲۸۰۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔ اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارے اصل زرتہارے ہی رہیں گے۔ نہ تم ظلم کرو گے، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

۲۸۱۔ اور اگر کوئی تنگ دست ہو تو (اسے) آسانش تک مہلت دینی چاہئے۔ اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے، اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

الرِّبَاُ وَاحْلَ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَاُ ۗ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ ۗ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۷۷﴾
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَاُ وَيَرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿۲۷۸﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۷۸﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۷۹﴾
فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ
أَمْوَالِكُمْ ۖ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾
وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۗ
وَإِن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾

۲۸۲۔ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر جان کو جو اُس نے کمایا پورا پورا دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَأَتَّوُوا يَوْمًا تَرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۲﴾

۲۸۲

۲۸۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے۔ اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اُسے سکھایا ہے۔ اور وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے، اور اللہ، اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے، اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بیوقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اُس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے۔ اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اگر مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے۔ اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔ تمہارا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا، اور اس بات کے زیادہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۖ وَلْيَكْتُب بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْب كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمْلَلَ هُوَ فليَمْلِلْ وَلِيهٖ بِالْعَدْلِ ۚ وَأَسْتَشْهِدُ وَاشْهَيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكَّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ۚ وَلَا يَأْب الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْمَوْنَ أَنْ تَكْتُمُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذِكْرُكُمْ أَقْسَطُ

قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو۔ اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی۔ اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۲۸۴۔ اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کاتب میسر نہ آئے تو کوئی چیز با قبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اسے چاہئے کہ وہ ضرور اس کی امانت واپس کرے اور اللہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا۔ اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

۲۸۵۔ اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور خواہ تم اُسے ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ اس کے بارہ میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پس جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

عِنْدَ اللَّهِ وَأَقَوْمٌ لِّلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ ۙ أَلَا تَرْتَابُونَ ۗ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُ وَنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۗ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۗ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ وَيَعْلَمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۸۴﴾

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنَ مَقْبُوضَةً ۗ فَإِنْ أَتَىٰ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي أُؤْتِمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثَمٌ قَلْبًا ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۸۵﴾

لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفَوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ ۗ وَاللّٰهُ ۙ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۵﴾

۲۸۶۔ رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا اور مومن بھی۔ (اُن میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔ اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

۲۸۷۔ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی کا) اکتساب کیا۔ اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجے میں) ٹوٹنے ڈالا۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمِنٌ بِاللَّهِ وَمَلِكِهِ
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ
رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۲۸۶﴾

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْنَا
وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۸۷﴾

۳۔ آلِ عمران

یہ سورت مدینہ میں ہجرت کے تیسرے سال نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دو سو ایک آیات ہیں۔ اس میں سورت فاتحہ میں مذکور تیسرے گروہ ضالمین کا خصوصیت سے ذکر ہے۔ اور اس پہلو سے عیسائیت کے آغاز، حضرت مریم کی پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعجازی پیدائش کا ذکر ملتا ہے۔ اس سورت میں حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو غیر معمولی حسن و احسان کا سلوک تھا اور جس طرح اللہ تعالیٰ غیب سے انہیں رزق عطا فرماتا تھا اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں پاک اولاد کی جو غیر معمولی خواہش پیدا ہوئی وہ حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزگی پر غور کے نتیجہ ہی میں عطا ہوئی۔

اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا بھی اس رنگ میں ذکر ہے کہ بائبل پڑھ کر انسان کو جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کا رد قرآن کریم نے معجزات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرما دیا ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی وفات کا بھی ذکر موجود ہے۔

اس سورت میں یہود کے میثاق کے مقابل پر میثاق النبیین کا ذکر ملتا ہے جو سب نبیوں سے لیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمہارے بعد اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول پیدا ہوں جو تمہاری نیک تعلیمات کی تصدیق کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں تو لازم ہے کہ تمہاری قوم ان کی مدد کرے۔ اور یہ میثاق وہ ہے جس کا سورۃ الاحزاب میں بھی ذکر ہے اور یہ کہ خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی میثاق لیا گیا تھا۔ اس سورت میں اور امور کے علاوہ مالی قربانی کا فلسفہ بھی بیان ہوا ہے کہ جب تک تم خدا کی راہ میں وہ خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہو اور جو بہترین دکھائی دے اُس وقت تک تمہاری قربانی قبول نہیں ہو سکتی۔

اس سورت میں بسدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اعجازی فتح کا بھی ذکر ہے جس کے بعد اسلام کی عظیم الشان فتوحات کا دور شروع ہوتا ہے اور اُحد کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہوئے صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑا۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتًا آيَةً وَعَشْرُونَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ
جاننے والا ہوں۔

۳۔ اللَّهُ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ
زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔

۴۔ اس نے تجھ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے
اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس کے سامنے ہے
اور اُس نے تورات اور انجیل کو اتارا۔

۵۔ اس سے پہلے، لوگوں کے لئے ہدایت کے طور پر اور
اُس نے فرقان نازل کیا۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اللہ
کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب (مقدر)
ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا ہے۔

۶۔ یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا
آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

۷۔ وہی ہے جو تمہیں رحموں میں جیسی صورت میں
چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ
والا (اور) حکمت والا۔

۸۔ وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اُسی میں
سے محکم آیات بھی ہیں، وہ کتاب کی ماں ہیں۔ اور
کچھ دوسری متشابہ (آیات) ہیں۔ پس وہ لوگ جن
کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ چاہتے ہوئے اور اس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمَلِكِ ②

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ③

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ④

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ⑤
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ

شَدِيدٌ ⑥ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ⑦

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَاءِ ⑧

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ
يَشَاءُ ⑨ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑩

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ
مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ

فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
 وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا
 اللَّهُ ۗ وَالرَّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ
 آمَنَّا بِهِ ۚ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا
 أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

کی تاویل کی خاطر اُس میں سے اس کی پیروی کرتے ہیں جو باہم مشابہ ہے حالانکہ اللہ کے سوا اور اُن کے سوا جو علم میں پختہ ہیں کوئی اُس کی تاویل نہیں جانتا۔ وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے، سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور عقل مندوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

رَبَّنَا لَا تَزِرْ كُفُوْنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
 لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْوَهَّابُ ۝

۹۔ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ
 فِيهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

۱۰۔ اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ وعدہ خلا فی نہیں کرتا۔

۱۱۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اموال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابل پر اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کا ایندھن ہیں۔

كَذَابٍ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ
 قَبْلِهِمْ ۗ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ
 بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

۱۲۔ فرعون کی قوم کے طرز عمل کی طرح اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ اور اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

قرآن کریم کی بعض آیات ان معنوں میں محکمات ہیں کہ ان کے کوئی غلط معنی کئے ہی نہیں جاسکتے۔ لیکن بعض متشابہ آیات کی تاویل میں یہ احتمال رہتا ہے کہ ان سے غلط استنباط نہ کر دیا جائے۔ اگر محکم آیات کی طرف اس غلط تاویل کو لوٹایا جائے تو محکم آیات اس کو رد کر دیتی ہیں اس لئے ان کو اُمُّ الْکِتَابِ بھی فرمایا گیا۔

۱۳۔ اُن سے کہہ دے جنہوں نے کفر کیا کہ تم ضرور مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے لے جائے جاؤ گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۴۔ یقیناً اُن دو گروہوں میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان تھا جن کی ٹنڈھ بھیڑ ہوئی۔ ایک گروہ اللہ کی خاطر لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا۔ وہ انہیں ظاہری نظر میں اپنے سے دو گنا دیکھ رہے تھے۔ اور اللہ جس کی چاہے اپنی نصرت سے تائید کرتا ہے۔ یقیناً اس میں اہل بصیرت کے لئے ضرور ایک بڑی عبرت ہے۔

۱۵۔ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور موسیقیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے۔ اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

۱۶۔ تو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۱۷۔ (یہ اُن کے لئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اے

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ
إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۳﴾

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَمَتَا ۖ فِئَةٌ
تُفَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ
يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأَىٰ الْعَيْنُ ۗ وَاللَّهُ
يُؤَيِّدُ بِنَصَرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَعِبْرَةً ۗ لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۱۴﴾

رُزِينًا لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ
وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِئَةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنُ الْمَآبِ ﴿۱۵﴾

قُلْ أَوْ نَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَٰلِكُمْ ۗ لِلَّذِينَ
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ
بِالْعِبَادِ ﴿۱۶﴾

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

ہمارے رب! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔
۱۸۔ (یہ باغات ان کے لئے ہیں) جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور خرچ کرنے والے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کرنے والے ہیں۔

۱۹۔ اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں)۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

۲۰۔ یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی اختلاف نہیں کیا مگر آپس میں سرکشی کرتے ہوئے اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا تھا۔ اور جو اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ یقیناً حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

۲۱۔ پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ میں تو اپنی توجہ خالصہ اللہ کی رضا کے تابع کر چکا ہوں اور وہ بھی جنہوں نے میری پیروی کی۔ اور ان سے کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی اور ان سے بھی جو بے علم ہیں کہ کیا تم اسلام لے آئے ہو؟ پس اگر وہ اسلام لے آئے ہیں تو یقیناً وہ ہدایت پا چکے۔ اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو تجھ پر صرف (پیغام) پہنچانا فرض ہے۔ اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۲۲۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کی ناحق سخت مخالفت کرتے ہیں اور لوگوں

ذُنُوبًا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۷﴾

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَنَاتِينَ
وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿۱۸﴾

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ
وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۹﴾

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا
اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًّا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ
يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰﴾

فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسَلَّمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ
وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتَابَ
وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسَلَّمْتُ ۗ فَإِنْ أَسَلَّمُوا فَقَدْ
أَهْتَدُوا ۗ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۱﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ
النَّبِيَّيْنَ بَعِيْرَ حَقِّ ۗ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ

میں سے اُن کی بھی شدید مخالفت کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں تو انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیدے۔ ﴿۲۱﴾

۲۳۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی۔ اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

۲۴۔ کیا تو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔ انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے پھر بھی ان میں سے ایک فریق پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور وہ اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

۲۵۔ (ان کی) یہ حالت اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اور اُن کو اُن کے دین کے معاملہ میں دھوکہ میں ڈال دیا اس نے جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

۲۶۔ پس کیا حال ہوگا ان کا جب ہم انہیں ایک ایسے دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور ہر جان کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور وہ کوئی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۲۷۔ تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے۔ اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

يَا مُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لَ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۱﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ﴿۲۲﴾

الْمُتَرَاتِكِ الَّذِينَ أَوْتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ نَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۴﴾

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعَهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۵﴾

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تُوتِي الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِمَّنْ تَشَاءُ ۗ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۗ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۶﴾

﴿۱﴾ فعل کے معنی سخت مخالفت اور بائیکاٹ کے بھی ہیں۔ دیکھیں لسان العرب۔

۲۸۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور تو مُردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ نکالتا ہے۔ اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

تَوَلِّجَ الْاَيْلَ فِي النَّهَارِ وَتَوَلِّجَ النَّهَارَ فِي الْاَيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۸

۲۹۔ مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ تم ان سے پوری طرح محتاط رہو۔ اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَيُحَذِّرْكُمْ اللّٰهُ نَفْسَهُ ط وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۲۹

۳۰۔ تو کہہ دے خواہ تم اسے چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

قُلْ اِنْ تَحْمَدُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبَدُوْهُ يَعْلَمُهٗ اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۰

۳۱۔ جس دن ہر جان جو نیکی بھی اُس نے کی ہوگی اُسے اپنے سامنے حاضر پائے گی اور اُس بدی کو بھی جو اُس نے کی ہوگی۔ وہ تمنا کرے گی کہ کاش اس کے اور اس (بدی) کے درمیان بہت دُور کا فاصلہ ہوتا۔ اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ بندوں سے بہت مہربانی سے پیش آنے والا ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ط وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا ط وَيُحَذِّرْكُمْ اللّٰهُ نَفْسَهُ ط وَاللّٰهُ رءِوْفٌ بِالْعٰبَادِ ۝۳۱

۳۲۔ تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِى

میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۳۔ تو کہہ دے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

۳۴۔ یقیناً اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب جہانوں کے مقابل پرچن لیا۔

۳۵۔ ان میں سے بعض بعض کی ذریت میں سے ہیں اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۶۔ جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے رب! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس تو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

۳۷۔ پس جب اُس نے اُسے جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو بچی کو جنم دیا ہے۔ جبکہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس چیز کو جنم دیا تھا۔ اور نر مادہ کی طرح نہیں ہوتا۔ اور (اس عمران کی عورت نے کہا) یقیناً میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، اور میں اسے اور اس کی نسل کو راندہ درگاہ

شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ﴿۳۷﴾

يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ ﴿۳۲﴾

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرٰهِيْمَ وَآلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۳۳﴾

ذَرِيَّةً ۗ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۳۴﴾

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَدَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۗ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۵﴾

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ۗ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۗ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ ۗ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذَرِّيَّتَهُمَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿۳۶﴾

﴿۳۱﴾ جب عمران کی عورت نے اپنے ہاں پیدا ہونے والی بچی (حضرت مریم) کے بارہ میں کہا کہ یہ تو لڑکی ہے حالانکہ میں نے خدا تعالیٰ سے لڑکا مانگا تھا تو اللہ تعالیٰ جو ابا فرماتا ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ ہوتے ہیں مگر یہ بچی جو ہمیں عطا کی گئی ہے یہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھ دی ہے کہ بغیر ازدواجی تعلقات کے اس کا بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔

۳۸۔ پس اس کے رب نے اُسے ایک حسین قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا اور اس کی احسن رنگ میں نشوونما کی اور زکریا کو اس کا کفیل ٹھہرایا۔ جب کبھی بھی زکریا اس کے پاس محراب میں داخل ہوا تو اس نے اس کے پاس کوئی رزق پایا۔ اس نے کہا اے مریم! تیرے پاس یہ کہاں سے آتا ہے؟ اس نے (جواباً) کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

۳۹۔ اس موقع پر زکریا نے اپنے رب سے دعا کی اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر۔ یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔

۴۰۔ پس فرشتوں نے اسے آواز دی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کر رہا تھا کہ اللہ تجھے بچی کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک عظیم کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور وہ سردار اور اپنے نفس کی پوری حفاظت کرنے والا، اور صالحین میں سے ایک نبی ہوگا۔

۴۱۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے کیسے بیٹا ہوگا جبکہ مجھے بڑھاپے نے آلیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۴۲۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشان مقرر کر دے۔ اس نے کہا تیرا نشان یہ ہے کہ اشاروں کے سوا تو تین دن لوگوں سے بات نہ کرے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۗ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۗ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۗ قَالَ لِمَرْيَمُ أَنَّى لَكَ هَذَا ۗ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۗ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۗ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝۳۹

فَدَانَتْهُ الْمَلِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ ۗ أَنَّ اللَّهَ يُشْرِكُ بِمِخْيِ مَصْدَقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا أَوْ حَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝۴۰

قَالَ رَبِّ إِنِّي كُنْتُ نَذِيرًا ۗ وَوَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ وَأُمْرَاتِي عَاقِرٌ ۗ قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝۴۱

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۗ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْرًا ۗ

اور اپنے رب کو بہت کثرت سے یاد کر اور تسبیح کر
شام کو بھی اور صبح کو بھی۔

وَ اذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
وَ الْبَكْرِ ۝۲۱

۳۳۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ
نے تجھے چُن لیا ہے اور تجھے پاک کر دیا ہے اور
تجھے سب جہانوں کی عورتوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَ اذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى
نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۳

۳۴۔ اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار ہو جا اور
سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ہمراہ جھک جا۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَ اعْبُدِي وَ اِذْكُرِي
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۲۴

۳۵۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تیری
طرف وحی کر رہے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا
جبکہ وہ اس امر پر قرعہ ڈال رہے تھے کہ ان میں
سے کون مریم کی کفالت کرے۔ اور تو اُن کے پاس
نہیں تھا جب وہ (اس بارہ میں) جھک رہے تھے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ
وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۚ وَ مَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۲۵

۳۶۔ جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے
اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے
جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت
میں وجیہ اور مقربین میں سے ہوگا۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۗ اَسْمٰهُ الْمَسِيْحُ
عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ وَ جِيْهَا فِي الدُّنْيَا
وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمَقْرَبِيْنَ ۝۲۶

یہاں کلمہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا کُنُ فرمانا ہے مگر عیسائیوں کی طرف سے یہ ترجمہ کیا جاتا ہے کہ صرف مسیح اللہ کا کلمہ تھا، باقی
سارے انبیاء اس سے ادنیٰ تھے۔ وہ بائبل کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام
خدا تھا (یوحنا باب آیت ۱)۔ قرآن کریم اس کا عظیم الشان ردّ سورہ کہف کے آخر میں بیان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے تو اتنے کلمات ہیں کہ
اگر سمندر سیاہی بن جائے اور ویسے اور سمندر بھی آجائیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ پس کلمہ کے غلط معنی مراد لے کر مسیح کو
ما فوق البشر بیان کیا گیا۔

۴۷۔ اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پتھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں اور پاکبازوں میں سے ہوگا۔ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے کیسے بیٹا ہوگا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

۴۹۔ اور وہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی۔

۵۰۔ اور وہ رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (یہ پیغام دیتے ہوئے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی طرز پر پیدا کروں گا۔ پھر میں اس میں پھونکوں گا تو (معاً) وہ اللہ کے حکم سے پرندہ (یعنی طیر روحانی) بن جائے گا۔ اور میں پیدائشی اندھے اور مبروص کو شفا بخشوں گا۔ اور میں اللہ کے حکم سے (روحانی) مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کھاؤ گے اور اپنے گھروں میں کیا جمع کرو گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۴۷﴾

قَالَتْ رَبِّ اِنَّى يَكُوْنُ لى وَلَدًا وَاَنَا عَمْرٍ اَتَمُّ يَمْسُنِى بَشَرًا قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۸﴾

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰتِ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۹﴾

وَرَسُوْلًا اِلَىٰ بَنِي اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىۤ اَقْدُ جِحْتِكُمْ بِاَيْدِي مِّن رَّبِّكُمْ اِنِّىۤ اَخْلَقْتُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْرِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَابْرِئِى الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتِى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاَنْبِئْكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدْخِرُوْنَ لَفِىۤ بَيُوْتِكُمْ ط اِنِّىۤ فِىۤ ذٰلِكَ

﴿۴۷﴾ اس آیت کی ایک تفسیر یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ پتھوڑے میں بھی کلام کیا کرتا تھا اور رسالت کا دعویدار تھا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو یہود یقیناً اس کو بچپن میں ہی قتل کر دیتے۔ دراصل پتھوڑے میں وہ اپنی روایا بیان کیا کرتا تھا اور پتھوڑے میں کھینے والے چھوٹے بچے اچھی خوابیں دیکھ بھی سکتے ہیں اور سنا بھی سکتے ہیں۔ لیکن رسالت آپ کو ادھیڑ عمر میں عطا ہوئی اور اس وقت یہود نے مخالفت شروع کر دی۔

لَايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۵۱﴾

ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ ﴿۵۱﴾

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْ مِنَ التَّوْرَةِ
وَلِأَحْلَلْ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاطِيعُونَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور اُس کے مصدق کے طور پر آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے تاکہ میں ان چیزوں میں سے جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں بعض تمہارے لئے حلال قرار دے دوں۔ اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک (بڑا) نشان لے کر آیا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ یقیناً اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو (اور) یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۗ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۗ آمَنَّا بِاللَّهِ ۗ وَاشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پس جب عیسیٰ نے اُن میں انکار (کارحجان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور ٹو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ
الْمُكْرِمِينَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور انہوں نے (یعنی مسیح کے منکروں نے بھی) تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہترین ہے۔

اس آیت میں تمام کلمات تعبیر طلب ہیں۔ مٹی کو پھونک کر اڑنے والا پرندہ بنا دینا اس بات کی تشبیہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کے دم سے ارضی لوگ روحانی رفعتوں میں پرواز کرنے لگے۔ اسی طرح پیداؤنی برص والے اور اندھے وہ لوگ ہیں جن کے دل کوڑھی ہوں اور کچھ نہ دیکھ سکیں جیسا کہ قرآن کریم کی بکثرت آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اندھوں سے مراد ظاہری اندھے نہیں بلکہ دل کے اندھے ہیں۔ مردوں کو زندہ کرنے سے بھی مراد ہے کہ روحانی مردوں کو روحانی زندگی عطا کی جائے۔ اَنْبِئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُونَ سے مراد غالباً کھانے پینے کی تعلیم ہے اور یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کو ہدایات دیا کرتے تھے کہ کیا چیز کھاؤ اور کس سے احتراز کرو۔

۵۶۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالادست کرنے والا ہوں۔ پھر میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے جس کے بعد میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے کفر کیا تو اُن کو میں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شدید عذاب دوں گا اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

۵۸۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو اُن کو وہ اُن کے بھرپور اجر دے گا۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

۵۹۔ یہ ہے وہ جسے ہم آیات اور حکمت والے ذکر میں سے تیرے سامنے پڑھتے ہیں۔

۶۰۔ یقیناً عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے۔ اسے اس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ”ہوجا“، تو وہ ہونے لگا (اور ہو کر رہا)۔ ﴿۶۰﴾

﴿۱﴾ یہاں مُتَوَفِّئِكَ پہلے آیا ہے اور رَافِعُكَ بعد میں آیا ہے۔ اگرچہ رَافِعُكَ سے مراد درجہ کی بلندی ہوتی ہے لیکن جو اصرار کرتے ہیں کہ اس سے جسمانی رفع مراد ہے ان کے خلاف یہ محکم دلیل ہے کہ پہلے وفات ہوئی، بعد میں اٹھائے گئے۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہاں روحانی رفعت مراد ہے۔ ﴿۲﴾ حضرت آدم کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ حضرت آدم بھی آغاز میں اللہ تعالیٰ کے قول سُنُّن کے نتیجے میں مٹی سے پیدا ہوئے تھے، اس کے باوجود وہ انسان ہی تھے۔ حضرت عیسیٰ بھی خدا تعالیٰ کے فرمان سُنُّن کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے آپ بھی انسان ہی ہیں۔ یہاں سُنُّن فَبِکُونُ سے تخلیق انسانی کی ابتدا کی طرف اشارہ ہے اور مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا ”ہوجا“، تو وہ ہونے لگا اور اس کے لئے مقدر تھا کہ اپنی تخلیق کی تکمیل کو پہنچنے تک ہوتا رہے۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّئُكَ
وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۵۶﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأَعَذِّبُهُمُ عَذَابًا
شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نَّاصِرِينَ ﴿۵۷﴾

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَيُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمُ ط وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿۵۸﴾
ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيمِ ﴿۵۹﴾

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ط خَلَقَهُ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ (یہ یقیناً) حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔
پس ٹو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۶۲۔ پس جو تجھ سے اس بارے میں اس کے بعد
بھی جھگڑا کرے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے تو کہہ
دے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے
بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو
بھی اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔ پھر
ہم مبالغہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

۶۳۔ یقیناً یہی سچا بیان ہے۔ اور اللہ کے سوا اور
کوئی معبود نہیں۔ اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ
والا (اور) حکمت والا ہے۔

۶۴۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً (جان لو کہ)
اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

۶۵۔ ٹو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف
آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے
کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور
نہ ہی کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم
میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں
بنائے گا۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ
رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

۶۶۔ اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں
کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل نہیں اتاری
گئیں مگر اُس کے بعد۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ
الْمُمْتَرِينَ ﴿٦١﴾

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا
وَأَبَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا
وَأَنْفُسَكُمْ ۖ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ
اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦٢﴾

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ
إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٣﴾
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٥﴾

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ
وَمَا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ إِلَّا مِنْ
بَعْدِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ سنو! تم ایسے لوگ ہو کہ اُس بارہ میں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہے۔ تو پھر ایسی باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۶۸۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ وہ تو (ہمیشہ اللہ کی طرف) جھکنے والا فرمانبردار تھا۔ اور وہ (ہرگز) مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

۶۹۔ یقیناً ابراہیم سے قریب تر تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی بھی اور وہ لوگ بھی جو (اس پر) ایمان لائے۔ اور اللہ مومنوں کا ولی ہے۔

۷۰۔ اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کاش وہ تمہیں گمراہ کر سکیں۔ اور وہ گمراہ نہیں کر سکیں گے مگر اپنے آپ کو۔ اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

۷۱۔ اے اہل کتاب! تم اللہ کے نشانوں کو کیوں جھٹلاتے ہو جبکہ تم دیکھ رہے ہو۔

۷۲۔ اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں مشتبہ کرتے ہو اور تم حق چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

هَآنَتُمْ هُوَآلَاءِ حَآجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٨﴾

اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَاَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَاَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

وَدَدَّتْ طَآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوِ يُّضِلُّوْكُمْ وَّمَا يُّضِلُّوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧١﴾

يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اس پر جو مومنوں پر اتارا گیا ہے دن کے پہلے حصہ میں ایمان لے آؤ اور اس کے آخر پر انکار کر دو شاید کہ وہ رجوع کر جائیں۔

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنُوا
بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَيَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَجَهَّ النَّهَارَ وَكَفَرُوا الْخِرَةَ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ﴿٧٣﴾

۷۴۔ اور کسی کی بات پر ایمان نہ لاؤ سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے۔ تو کہہ دے کہ یقیناً ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ یہ (ضروری نہیں) کہ کسی کو وہی کچھ دیا جائے جیسا تمہیں دیا گیا یا (اگر نہ دیا جائے تو گویا اُن کا حق ہو جائے گا کہ وہ تمہارے رب کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ تو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلَا تَتُومِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ
الْهُدَىٰ هُدَىٰ اللَّهِ أَنْ يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا
أُوْتِيْتُمْ أَوْ يَحَا جُوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٧٤﴾

۷۵۔ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٧٥﴾

۷۶۔ اور اہل کتاب میں سے وہ بھی ہے کہ اگر تو ڈھیروں ڈھیروں ہیرا مانت بھی اس کے پاس رکھو ادے تو وہ ضرور تجھے واپس کر دے گا۔ اور اُن میں ایسا بھی ہے کہ اگر تو اس کو ایک دینا بھی دے تو وہ اسے تجھے واپس نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تو اُس پر نگران کھڑا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر اُمیوں کے بارہ میں کوئی (الزام کی) راہ نہیں۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں جبکہ وہ (اس بات کو) جانتے ہیں۔

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنَهُ
بِقِطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِن
تَأْمَنَهُ بَدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ
عَلَيْهِ قَائِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ
عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيْنَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى
اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٦﴾

۷۷۔ ہاں، کیوں نہیں! جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت میں بیچ دیتے ہیں یہی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور اللہ نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان پر نظر ڈالے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے۔

۷۹۔ اور یقیناً ان (اہل کتاب) میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کتاب پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو بل دیتا ہے تاکہ تم اسے کتاب میں سے سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں باوجودیکہ وہ جانتے ہیں۔

۸۰۔ کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ سے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کے علاوہ میری عبادت کرنے والے بن جاؤ۔ بلکہ (وہ تو یہی کہتا ہے کہ) ربانی ہو جاؤ، بوجہ اس کے کہ تم کتاب پڑھتے ہو اور بوجہ اس کے کہ تم (اُسے) پڑھتے ہو۔

بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٨﴾

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُوتُونَ أَسْنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٩﴾

مَا كَانَ لِشَرِّ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنَّبُوءَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٨٠﴾

۸۱۔ اور نہ وہ تمہیں یہ حکم دے سکتا ہے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو ہی رب بنا بیٹھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تعلیم دے گا بعد اس کے کہ تم فرمانبردار ہو چکے ہو۔

وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ
وَالنَّبِيِّنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ
إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۸۱﴾

۸۲۔ اور جب اللہ نے نبیوں کا بیٹاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ ﴿۸۲﴾

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ
مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ
وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۗ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ
وَآخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۗ قَالُوا
أَقْرَرْنَا ۗ قَالَ فَاشْهَدُوا ۗ وَأَنَا مَعَكُمْ
مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ پس جو کوئی اس کے بعد پھر جائے تو یہی ہیں جو فاسق لوگ ہیں۔

فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْفَاسِقُونَ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ کیا اللہ کے دین کے سوا وہ کچھ پسند کریں گے جبکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً و کرہاً اس کا فرمانبردار ہو چکا ہے۔ اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبِغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا
وَكَرْهًا ۗ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿۸۴﴾

﴿۸۴﴾ قرآن کریم میں دو بیٹاقوں کا ذکر ہے ایک بنی اسرائیل کے بیٹاق کا اور ایک نبیوں کے بیٹاق کا جو آنحضرت ﷺ سے بھی لیا گیا تھا (الاحزاب: ۸)۔ اس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی رسول آئیں جو وہی باتیں کہیں جو تم کہتے تھے تو اقرار کرو کہ ہرگز ان کا انکار نہیں کرو گے بلکہ تصدیق کرو گے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ نبیوں کی طرف تو رسول مبعوث نہیں ہوتے، ان کی قوموں کے پاس رسول آتے ہیں۔ پس یہی مراد ہے کہ اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہیں کہ جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو میرا مُصَدِّق ہو تو اس کا انکار نہیں کرنا بلکہ ضرور اس کی مدد کرنی ہے۔

۸۵۔ ٹوکہ دے ہم ایمان لے آئے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ابراہیم پر اُتارا گیا اور اسماعیل پر اور اسحق پر اور یعقوب پر اور (اس کی) نسلوں پر اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اسی کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

۸۶۔ اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

۸۷۔ بھلا کیسے اللہ ایسی قوم کو ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہوں اور وہ گواہی دے چکے ہوں کہ یہ رسول حق ہے، اور ان کے پاس کھلے کھلے دلائل آچکے ہوں۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۸۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

۸۹۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔ ان سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ کوئی مہلت دئے جائیں گے۔

۹۰۔ سوائے ان کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَيَّ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّي وَمَا كُنَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۸۵﴾

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۗ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿۸۶﴾
كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۸۷﴾

أُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۸۸﴾

خَلِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۸۹﴾

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹۰﴾

۹۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ
ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ج
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ٩١

۹۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مر گئے جبکہ وہ کافر تھے ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا بھی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اُسے بطور فدیہ دینا چاہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ
كُفَّارًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلَّةٌ
الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوْ اقْتَدَىٰ بِهِ ٥
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ٩٢

۹۳۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ٥
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ٩٣

۹۴۔ تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے سوائے ان کے جو خود اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کر لئے پیشتر اس کے کہ تورات اتاری جاتی۔ تو کہہ دے کہ تورات لے آؤ اور اسے پڑھ (کر دیکھ) لو، اگر تم سچے ہو۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حَلَالًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا
مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تُنزَلَ التَّوْرَةُ ٥ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ
فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٩٤

۹۵۔ پس جو بھی اس کے بعد اللہ پر جھوٹ گھڑے تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

فَمَنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكُذْبَ مِنْ
بَعْدِ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٩٥

۹۶۔ تو کہہ اللہ نے سچ کہا۔ پس ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ٥ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ٥ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٩٦

۹۷۔ یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکگہ میں ہے۔ (وہ مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔) ۹۸۔ اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

۹۹۔ (اُن سے) کہہ دے اے اہل کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ اس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔

۱۰۰۔ (اور) کہہ دے اے اہل کتاب! تم اسے جو ایمان لایا ہے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو یہ چاہتے ہوئے کہ اس (راہ) میں کجی پیدا کر دو جبکہ تم (حقیقت پر) گواہ ہو اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

۱۰۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم نے ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی، کسی گروہ کی اطاعت کی تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کافر بنا دیں گے۔

۱۰۲۔ اور تم کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول (موجود) ہے۔ اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ﴿۹۷﴾

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿۹۸﴾

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۹﴾

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبِعُونَهَا عَوجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كُفْرِينَ ﴿۱۰۱﴾

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۰۲﴾

یہاں اَوَّل بَيْت کو وضع للناس فرمایا گیا ہے وُضِعَ لِلَّهِ نہیں فرمایا۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان غاروں سے نکل کر جب سطح زمین پر بسنے لگا تو خانہ کعبہ کی اولین تعمیر ہی اس کو تہذیب و تمدن سکھانے کا ذریعہ بنی۔ اسی لئے یہاں مکہ نہیں فرمایا بلکہ بکگہ فرمایا جو مکہ کا قدیم ترین نام ہے۔

۱۰۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرد مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔ اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۱۰۳﴾

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا
تَفَرَّقُوا ۖ وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ
مِنْهَا ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلا تے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۶۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا۔ بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات آچکے تھے۔ اور یہی ہیں وہ جن کے لئے بڑا عذاب (مقرر) ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۗ وَأُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۷۔ جس دن بعض چہرے روشن ہو جائیں گے اور بعض چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ پس وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ گئے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ

﴿۱۰۷﴾ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو جاؤ کیونکہ موت تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی بھی زندگی کے کسی حصہ میں بھی اسلام کو نہیں چھوڑنا تاکہ جب بھی تمہیں موت آئے اسلام پر ہی آئے۔

ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے؟ پس عذاب کو چکھو اس وجہ سے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

۱۰۸۔ اور جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جن کے چہرے روشن ہو گئے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۱۰۹۔ یہ اللہ کی آیات ہیں۔ ہم انہیں تیرے سامنے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ جہانوں کے لئے کوئی ظلم نہیں چاہتا۔

۱۱۰۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جائیں گے۔

۱۱۱۔ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

۱۱۲۔ وہ تمہیں معمولی تکلیف کے سوا ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اگر وہ تم سے قتال کریں گے تو ضرور تمہیں پیٹھ دکھا جائیں گے۔ پھر وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

۱۱۳۔ ان پر ذلت (کی مار) ڈالی گئی جہاں کہیں بھی وہ پائے گئے۔ سوائے ان کے جو اللہ کے عہد اور لوگوں کے عہد (کی پناہ) میں ہیں۔ اور وہ اللہ کے

اَكْفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۱۰۷﴾

وَاَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰۸﴾

تِلْكَ اٰيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۱۰﴾

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لّٰهُمْ ط مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱۱۱﴾

لَنْ يَضُرُّوْكُمْ اِلَّا اَذًى ط وَاِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ يُؤْتُوْكُمْ الْاَدْبَارَ ﴿۱۱۲﴾ لَّا يَضُرُّوْنَ ﴿۱۱۳﴾

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلٰةُ اَيْنَ مَا تُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلِ مِّنَ النَّاسِ وَاَبَءُوْ

غضب کے ساتھ واپس لوٹے اور ان پر بے بسی (کی مار) ڈالی گئی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور وہ انبیاء کی ناحق سخت مخالفت کرتے تھے۔ ﴿یہ اس سبب سے ہوا جو انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حدِ اعتدال سے گزر جایا کرتے تھے۔

۱۱۴۔ وہ سب ایک جیسے نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک جماعت (اپنے مسلک پر) قائم ہے۔ وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدے کر رہے ہوتے ہیں۔

۱۱۵۔ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور یومِ آخر پر اور اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ جو صالحین میں سے ہیں۔

۱۱۶۔ اور جو نیکی بھی وہ کریں گے تو ہرگز ان سے اس کے بارہ میں ناشکری کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۱۷۔ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اموال اور ان کی اولادیں انہیں اللہ سے بچانے میں کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ایک بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

بِعْضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿۱۱۴﴾

لَيْسُوا سَوَاءً ۚ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتَّبِعُونَ آيَاتِ اللَّهِ أَنْهَاءَ الْآيِلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ﴿۱۱۵﴾

يَوْمُ مُنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۗ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿۱۱۶﴾

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوا ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿۱۱۷﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۗ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۱۷﴾

﴿﴾ قتل کے معنی سخت مخالفت اور بائیکاٹ کے بھی ملتے ہیں۔ دیکھیں لسان العرب۔

۱۱۸۔ اس دنیا کی زندگی میں وہ جو بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہوا کی طرح ہے جس میں شدید سردی ہو، وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر (مصیبت بن کر) وارد ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو اور وہ اُسے برباد کر دے۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

۱۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو جگری دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے بُرائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ تم مشکل میں پڑو۔ یقیناً بغض ان کے مومنوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے دل چھپاتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یقیناً ہم تمہارے لئے آیات کو کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

۱۲۰۔ تم ایسے عجیب ہو کہ ان سے محبت کرتے ہو جبکہ وہ تم سے محبت نہیں کرتے اور تم ساری کتاب پر ایمان لاتے ہو۔ اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف غیظ سے اپنی انگلیوں کے پورے کاٹتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اپنے ہی غصہ سے مر جاؤ۔ یقیناً اللہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۲۱۔ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بڑی لگتی ہے۔ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پڑے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی تدبیر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یقیناً اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ
قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتَهُ ۗ وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِن أَنفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً
مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۖ وَدُّوا مَا
عَنِتُّمْ ۗ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ
أَفْوَاهِهِمْ ۗ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۗ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٩﴾

هَآئِنْتُمْ أَوْلَاءُ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ
وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۗ وَإِذَا الْقُوكُمُ
قَالُوا آمَنَّا ۗ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ
الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۗ قُلْ مُؤْتُوا بَعْضِكُمْ
إِنَ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٢٠﴾

إِن تَمَسَّكُمْ حَسَنَةٌ تَسُومُهُمْ ۗ وَإِن
تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوا بِهَا ۗ وَإِن
تَصْبِرُوا وَاتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
شَيْئًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢١﴾

۱۲۲۔ اور (یاد کر) جب تُوْجِح اپنے گھر والوں سے مومنوں کو (ان کی) لڑائی کے ٹھکانوں پر بٹھانے کی خاطر الگ ہوا۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۱۲۳۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ وہ بزدلی دکھائیں حالانکہ اللہ دونوں کا ولی تھا۔ اور اللہ ہی پر مومنوں کو توکل کرنا چاہئے۔

۱۲۴۔ اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر کر سکو۔

۱۲۵۔ جب تو مومنوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہوگا کہ تمہارا رب تین ہزار اتارے جانے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟

۱۲۶۔ کیوں نہیں۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو جبکہ وہ اپنے اسی جوش میں (کھولتے ہوئے) تم پر ٹوٹ پڑیں تو تمہارا رب پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا۔

۱۲۷۔ اور اللہ نے یہ (وعدہ) محض تمہیں خوشخبری دینے کے لئے کیا ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل اطمینان محسوس کریں اور (امرواقعہ یہ ہے کہ) مدد محض اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٢﴾

إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٌ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلُوا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٣﴾

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمَدِّدَ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ ﴿١٢٥﴾

بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَاتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمَدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٦﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٧﴾

۱۲۸۔ تاکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ ان کے ایک حصہ کو کاٹ پھینکے یا ان کو سخت ذلیل کر دے پس وہ نامراد واپس لوٹیں۔

۱۲۹۔ تیرے پاس کچھ اختیار نہیں۔ خواہ وہ اُن پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے یا انہیں عذاب دے، وہ بہر حال ظالم لوگ ہیں۔

۱۳۰۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۳۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سو دو در سو دو نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۳۲۔ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

۱۳۳۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

۱۳۴۔ اور اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ﴿۱۳۴﴾

لَيَقْطَعَنَّ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ أُو۟ر۟ثُهُمۡ فَيَقْلَبُو۟ا حَآبِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾

لَیْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ ۚ أَوْ يَتُوبَ عَلَیْهِمْ ۚ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ ۚ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۲۹﴾

وَاللَّهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط
یَغْفِرُ لِمَنۢ یَّشَآءُ ۚ وَیُعَذِّبُ مَنۢ یَّشَآءُ ط
وَاللَّهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۳۰﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاْكُلُوۡا الرِّبٰوَا
اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیۡنَ ﴿۱۳۲﴾
وَ اطِيعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوۡنَ ﴿۱۳۳﴾
وَ سَارِعُوۡا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾

﴿۱۳۴﴾ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جنت کہیں آسمان کے اوپر کوئی الگ مقام نہیں ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا جتنا بھی عرض ہے جنت کا بھی ویسا ہی ہے۔ جب یہ آیت آنحضرت ﷺ نے صحابہ کے سامنے پڑھ کر سنائی تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر زمین و آسمان پر جنت ہی حاوی ہے پھر جہنم کہاں ہے؟ تو آپ نے فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰیۡلَ اِذَا جَآءَ النَّهَارُ (مسند احمد بن حنبل، مسند المکین، حدیث نمبر ۱۵۱۰۰، نیز تفسیر الرازی زیر آیت ہذہ) کہ سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے۔ یعنی جہنم بھی وہیں ہے مگر تمہیں اس کا شعور نہیں۔ پس یہ تصور باطل ہے کہ جنت اور جہنم کے لئے الگ الگ عرض ہیں۔ ایک ہی کائنات میں جنتی بھی بس رہے ہیں اور جہنمی بھی۔

۱۳۵۔ (یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۳۶۔ نیز وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر (کوئی) ظلم کریں تو وہ اللہ کا (بہت) ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہوں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔

۱۳۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور ایسی حسنات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اور عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

۱۳۸۔ یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں۔ پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا تھا۔

۱۳۹۔ یہ لوگوں کے لئے (کھوئے کھرے میں تمیز کر دینے والا) ایک بیان ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے متقیوں کے لئے۔

۱۴۰۔ اور کمزوری نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو جبکہ (یقیناً) تم ہی غالب آنے والے ہو، اگر تم مومن ہو۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ
النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٥﴾

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا
لِدُنُوبِهِمْ ۗ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا
اللَّهُ ۗ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٦﴾

أُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ مَغْفِرَةٌ ۗ مِنْ رَبِّهِمْ
وَجُتِّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۗ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴿١٣٧﴾

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۗ فَسِيرُوا فِي
الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكذِّبِينَ ﴿١٣٨﴾

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ
لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٩﴾

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا ۗ وَأَنْتُمْ
الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤٠﴾

۱۴۱۔ اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو ویسا ہی زخم (مدہ مقابل) قوم کو بھی تو لگا ہے۔ اور یہ وہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان اِدلتے بدلتے رہتے ہیں تاکہ اللہ جانچ لے ان کو جو ایمان لائے اور تم میں سے بعض کو شہیدوں کے طور پر اپنالے۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۗ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤١﴾

۱۴۲۔ اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو جو مومن ہیں خوب پاک کر دے اور کافروں کو مٹا ڈالے۔

وَلِيَمْحَسَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمَحَقَّ الْكُفْرِينَ ﴿١٤٢﴾

۱۴۳۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے باوجود اس کے کہ اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو ابھی پرکھا نہیں اور (خدا کا یہ دستور اس لئے ہے) تاکہ وہ صبر کرنے والوں کو جانچ لے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٣﴾

۱۴۴۔ اور یقیناً تم موت کی تمنا کیا کرتے تھے پیشتر اس کے کہ تم اسے پالیتے۔ پس اب تم نے اسے اس حال میں دیکھ لیا ہے کہ کھڑے دیکھتے رہ گئے ہو۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَتُّونَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدَرْنَا يَوْمَهُ وَانْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٤٤﴾

۱۴۵۔ اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ أَفَأَبْرَأُ مَاتَ أَوْ قُتِلَ ۗ أُنْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّنْقَلَبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ

وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٥﴾

اس آیت کریمہ میں حضرت صلیٰ کی وفات کا قطعی اعلان کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا کہ محمد بھی اللہ کے رسول ہیں اور رسول سے بڑھ کر کچھ نہیں اور آپ سے پہلے جتنے رسول تھے، سب وفات پا چکے ہیں۔ بخلا کا لفظ جب مطلق طور پر کسی کے متعلق بولا جائے تو اس سے مراد ایسا گزرتا نہیں جیسے کہ مسافر گزرتا ہے بلکہ گزر جانے سے مراد ہے وفات پا جانا۔ پس اگر عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے تو لازماً وفات پا چکے ہیں۔

۱۴۶۔ اور کسی جان کے لئے مرنا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اُسے اس میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اُسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔

۱۴۷۔ اور کتنے ہی نبی تھے کہ جن کے ساتھ مل کر بہت سے ربانی لوگوں نے قتال کیا۔ پھر وہ ہرگز کمزور نہیں پڑے اس مصیبت کی وجہ سے جو اللہ کے رستے میں انہیں پہنچی۔ اور انہوں نے ضَعْف نہیں دکھایا اور وہ (دشمن کے سامنے) جھکے نہیں۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۴۸۔ اور ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

۱۴۹۔ تو اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہت عمدہ ثواب بھی۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۵۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم نے ان لوگوں کی اطاعت کی جو کافر ہوئے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے۔ پھر تم نقصان اٹھاتے ہوئے لوٹو گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
كِتَابًا مُّوَجَّلًا ۖ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهِ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ
نُؤْتِهِ مِنْهَا ۖ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٦﴾

وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قُتِلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ
كَثِيرٌ ۖ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٧﴾

وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا
وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ﴿١٤٨﴾

فَأَلْتَهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ
الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤٩﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا الَّذِينَ
كَفَرُوا يُرَدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ
فَتَقَلِّبُوا خِسْرِينَ ﴿١٥٠﴾

۱۵۱۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہ سب مدد کرنے والوں میں بہترین ہے۔

بَلِ اللّٰهِ مَوْلَاكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
الْمُصِرِّينَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۲۔ ہم ضرور ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا کیونکہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کو جس کے بارے میں اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الرُّعْبَ
بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهٖ
سُلْطٰنًا ۚ وَمَا وُهِمُ النَّارُ وَبِئْسَ
مَثْوٰى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۳۔ اور یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے ان کی بیخ کنی کر رہے تھے۔ تا آنکہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور تم اصل حکم کے بارہ میں باہم جھگڑنے لگے اور تم نے اس کے باوجود بھی نافرمانی کی کہ اُس نے تمہیں وہ کچھ دکھلا دیا تھا جو تم پسند کرتے تھے۔ تم میں ایسے بھی تھے جو دنیا کی طلب رکھتے تھے اور تم میں ایسے بھی تھے جو آخرت کی طلب رکھتے تھے۔ پھر اُس نے تمہیں ان سے پرے ہٹالیا تا کہ تمہیں آزمائے۔ اور (جو بھی ہوا) وہ یقیناً تمہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعَدَهٗ اِذْ تَحْسُوْنَهُمْ
بِاٰذِنِهٖ ۚ حَتّٰى اِذَا فِشَلْتُمْ وَتَنٰازَعْتُمْ فِي
الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا اَرٰكُمْ مَا
كُحِبُّوْنَ ۗ مِّنْكُمْ مَّنۢ يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَّنۢ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۴۔ جب تم بھاگ رہے تھے اور کسی کو بھی مڑ کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول تمہارے دوسرے جتھے میں (کھڑا) تمہیں بلا رہا تھا تو اللہ نے تمہیں ایک غم کے بدلے بڑا غم پہنچایا تا کہ تم ملول نہ ہو اس پر جو تم سے جاتا رہا اور اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی۔ اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

اِذْ تَصْعَدُوْنَ وَلَا تَلُوْنَ عَلٰى اَحَدٍ
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۢ اٰخِرِكُمْ
فَاثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمِّ لِّكَيْلًا تَحْزَنُوْا
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۵۔ پھر اُس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اُتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی۔ جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا وہ اللہ کے بارہ میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کیا انہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ تو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیتہً اللہ ہی کو ہے۔ وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہمیں ذرا بھی فیصلے کا اختیار ہوتا تو ہم کبھی یہاں (اس طرح) قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو تم میں سے وہ جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا ہوتا، ضرور اپنے (پچھاڑ کھا کر) کرنے کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے۔ اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ اللہ اسے کھگالے جو تمہارے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ اور تاکہ اسے خوب نتھاردے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

۱۵۶۔ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اُس دن پھر گئے جس دن دو گروہ متصادم ہوئے۔ یقیناً شیطان نے انہیں پھسلا دیا، بعض ایسے اعمال کی وجہ سے جو وہ بجا لائے اور یقیناً اللہ ان سے درگزر کر چکا ہے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت بردبار ہے۔

۱۵۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً
نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۚ
وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ
يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط
يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ط
قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ط يَخْفُونَ فِي
أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ط يَقُولُونَ لَوْ
كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۗ مَا قُتِلْنَا هُنَا ط
قُلْ لَّو كُنْتُمْ فِي بَيِّوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ج
وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِدَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۵۷

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعَيْنِ ۚ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ
عَنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝۱۵۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں سے متعلق کہا، جب انہوں نے زمین میں کوئی سفر کیا یا پھر غزوہ کے لئے نکلے، اگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تو (یوں) نہ مرتے اور قتل نہ کئے جاتے۔ (انہیں) مہلت دی جا رہی ہے) تاکہ اللہ سے اُن کے دلوں میں ایک حسرت بنا دے۔ اور اللہ ہی ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۱۵۸۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا (طبعی موت) مر جاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت اُس سے بہت بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

۱۵۹۔ اور اگر تم مر جاؤ یا قتل کئے جاؤ تو ضرور اللہ ہی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

۱۶۰۔ پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو مُتَدَحُّو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دُرگزر کرو اور ان کے لئے بخشش کی دعا کرو اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کرو۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کرو۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ ﴿۱۶۰﴾

كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا عُزْرَىٰ تَوَكَّلُوا عَلَيْنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۵۷﴾

وَلَيْسَ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مِتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۸﴾

وَلَيْسَ مِتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لِإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵۹﴾

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۗ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۗ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۗ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۶۰﴾

﴿۱۶۰﴾ اس آیت کریمہ میں سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کے نرم دل ہونے کا ذکر ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: بِالْمُؤْمِنِينَ رُءُوفٌ رَّحِيمٌ (النوبة: ۱۲۸)۔ دوسرے قطعیت سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کسی حرص کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کے گرد اکٹھے نہیں تھے اور آنحضرت ﷺ اگر دنیا جہان کا خزانہ ان پر خرچ کرتے تو وہ ہرگز پروانوں کی طرح اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے باوجود یہ فرمایا گیا کہ اہم معاملات میں ان سے مشورہ بھی کر لیا کر لیکن فیصلہ تیرا ہوگا اور ضروری نہیں کہ ان کا مشورہ مانا جائے۔ اور جب تو فیصلہ کرے تو اللہ پر توکل رکھ کہ وہ تیرا مددگار ہوگا۔

۱۶۱۔ اگر اللہ تمہاری نصرت کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے خلاف تمہاری مدد کرے گا؟ اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ؕ
وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي
يَنْصُرْكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَ عَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦١﴾

۱۶۲۔ اور کسی نبی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے۔ اور جو بھی خیانت کرے گا وہ اپنی خیانت (کا بد نتیجہ) قیامت کے دن اپنے ساتھ لائے گا۔ پھر ہر نفس کو پورا پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا۔ اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۗ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٢﴾

۱۶۳۔ کیا وہ جو اللہ کی رضا کی پیروی کرے اس کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کی ناراضگی لے کر لوٹے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو؟ اور وہ تو بہت بُری لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

أَفَمِنْ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ
بِسَخَطِ اللَّهِ وَمَا أُوتِيَ جَهَنَّمَ ۗ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦٣﴾

۱۶۴۔ وہ اللہ کے حضور مختلف درجوں میں بٹے ہوئے (لوگ) ہیں۔ اور اللہ اس پر جو وہ کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔

هُمْ دَرَجَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿١٦٤﴾

۱۶۵۔ یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ ۗ وَ إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١٦٥﴾

۱۶۶۔ کیا جب بھی تمہیں کوئی ایسی مصیبت پہنچے کہ تم اس سے

أَوْ لَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ

دگنی (دشمن کو) پہنچا چکے ہو تو پھر بھی یہی کہو گے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ تو کہہ دے کہ یہ خود تمہاری ہی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۶۷۔ اور جو تکلیف تمہیں اس دن پہنچی جب دو گروہ متصادم ہوئے تو وہ اللہ کے حکم سے تھی تاکہ وہ مومنوں کو ممتاز کر دے۔

۱۶۸۔ اور ان لوگوں کو بھی جانچ لے جنہوں نے نفاق کیا۔ اور (جب) ان سے کہا گیا اُو اللہ کی راہ میں قتال کرو یا دفاع کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم لڑنا جانتے تو ہم ضرور تمہارے پیچھے آتے۔ وہ اس دن ایمان کی نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے مومنوں سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔

۱۶۹۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں سے متعلق کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر یہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ تو کہہ اگر تم سچے ہو تو خود اپنے اوپر سے تو موت ٹال کر دکھاؤ۔

۱۷۰۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ ۱۷۱۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

مَثَلِيهَا ۱ قُلْتُمْ اٰنٰی هٰذَا ۱ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۱ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۶﴾
وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ التَّقِي الْجَمْعِنِ فِى اٰذِنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۷﴾

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۱ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ اَدْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۱ هُمْ لِلْكَفْرِ يَوْمِيْذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۱ يَقُوْلُوْنَ يَا فَوَاهِيْهُمْ مَا لَيْسَ فِى قُلُوْبِهِمْ ۱ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لَا خُوَانِيْهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۱ قُلْ فَاذْرُوْا عَن اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۱ بَلْ اَحْيَا ۱ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْزُقُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۱ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۱ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

۱۷۲۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے متعلق خوشخبریاں پاتے ہیں اور یہ (خوشخبریاں بھی پاتے ہیں) کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

۱۷۳۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لیبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

۱۷۴۔ (یعنی) وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

۱۷۵۔ پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر لوٹے، انہیں تکلیف نے چھوا تک نہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

۱۷۶۔ یقیناً یہ شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

۱۷۷۔ اور تجھے دکھ میں نہ ڈالیں وہ لوگ جو کفر میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یقیناً وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ بھی حصہ نہ رکھے۔ اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ
مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرَ عَظِيمٍ ۝

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ
جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ اللَّهُ وَفَضْلِهِ لَمْ
يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَلَا اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ
وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ
فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا رَبَّكَ إِن كُنْتُمْ
مُؤْمِنِينَ ۝

وَلَا يَحْزُنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي
الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يُضِرُّوا اللَّهَ شَيْئًا
يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حِطًّا فِي
الْآخِرَةِ ۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

۱۷۸۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۱۷۹۔ اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تاکہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں۔ اور ان کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

۱۸۰۔ اللہ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو یہاں تک کہ خبیثت کو طیب سے نتھار کر الگ کر دے۔ اور اللہ کی یہ سنت نہیں کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع کرے۔ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

۱۸۱۔ اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے، ہرگز گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ یہ تو ان کے لئے بہت بُرا ہے۔ جس (مال) میں انہوں نے بخل سے کام لیا قیامت کے دن ضرور وہ اس کے طوق پہنائے جائیں گے۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی میراث ہے۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۱۸۲۔ اللہ نے یقیناً ان لوگوں کا قول سُن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ ہم

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۸﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا أُمِّلُوا لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۗ إِنَّمَا نُمِّلُهُمْ لِيُزِدُواوُ الثَّمَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۷۹﴾

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظِلَّكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تَوَمَّنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۸۰﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ ۗ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۸۱﴾

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۚ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بَعِيْرٍ حَتّٰى لَا تَقُوْلُوْا
ذُوْ قُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۳﴾

ضرور اسے لکھ رکھیں گے جو انہوں نے کہا اور اُن کی انبیاء کی ناحق سخت مخالفت کو بھی۔ اور ہم کہیں گے کہ جلن کا عذاب چکھو۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَاَنْ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظٰلَمٍ لِّلْعٰبِدِ ﴿۱۸۴﴾

۱۸۳۔ یہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور جبکہ اللہ (اپنے) بندوں پر ادنیٰ سا ظلم کرنے والا بھی نہیں۔

الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَمِدًا لِّنَبَا اَلَّا
نُوْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يٰتِيْنَا بِقُرْبٰنٍ تَاْكُلُهٗ
النّٰرُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَاِلٰلٰهِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ
قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۴۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم ہرگز کسی رسول پر ایمان نہیں لائیں گے مگر اس وقت جب وہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے جسے آگ کھا جائے، ﴿تُو﴾ (ان سے) کہہ دے کہ مجھ سے پہلے بھی تو رسول تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لائے ہیں اور وہ بات بھی جو تم کہتے ہو۔ پھر تم نے کیوں انہیں سخت تکلیفیں دیں، اگر تم سچے ہو۔ ﴿تُو﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُوْلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ
وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۵۔ پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی تو رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور (الہی) صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذٰ اٰبِقَةَ الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفّٰوْنَ
اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْرِحَ

۱۸۶۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن ہی تم اپنے بھرپور اجر دیئے جاؤ گے۔ پس جو آگ سے دور رکھا گیا اور جنت

﴿۱﴾ یہود کا عقیدہ یہ تھا کہ جو بھی قربانی خدا کے حضور پیش کی جائے اس کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ آسمان سے آگ برستی ہے اور اس قربانی کو کھا جاتی ہے۔ پس اس کے مطابق آنحضور ﷺ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ایسی قربانی کر کے دکھا جس پر براہ راست آگ آسمان سے نازل ہو اور اسے کھا جائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر سچے رسول کی یہی نشانی ہے تو تمہارے قول کے مطابق تو پہلے رسولوں کے وقت بھی قربانیاں ہوتی تھیں اور آگ آسمان سے اتر کر اسے کھا جاتی تھی تو اس کے باوجود تم نے ان انبیاء کی شدید مخالفت کیوں کی؟

﴿۲﴾ قتل کے معنی شدید ضرب کے بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: تكون استعارة الفعل على قسمين: أحدهما أن يشبه الضرب الشديد مثلاً بالقتل، ويستعار له اسمه، ثم يُشتق منه قَتَلَ بمعنى ضَرَبَ يضربُ ضرباً شديداً.

(تفسیر روح المعانی، سورة الفتح زیر آیت: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا)

میں داخل کیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی عارضی منفعت کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۱۸۷۔ تم ضرور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے معاملہ میں آزمائے جاؤ گے اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا، بہت تکلیف دہ باتیں سناؤ گے۔ اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یہ ایک بڑا باہمت کام ہے۔

۱۸۸۔ اور جب اللہ نے ان لوگوں کا میثاق لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم لوگوں کی بھلائی کے لئے اس کو کھول کھول کر بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔ پھر انہوں نے اس (میثاق) کو اپنے پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے معمولی قیمت وصول کر لی۔ پس بہت ہی برا ہے جو وہ خرید رہے ہیں۔

۱۸۹۔ تو ان لوگوں کے متعلق جو اپنی کارستانیوں پر خوش ہو رہے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی ان کاموں میں بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کئے۔ (ہاں) ہرگز ان کے متعلق گمان نہ کر کہ وہ عذاب سے بچ سکیں گے جبکہ ان کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے۔

۱۹۰۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَعَدْفَازٌ ۖ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۷﴾

لَتُبْلَوْنَ فِيْٓ أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ وَكَتَّمَعْنَ مِنَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوْا أَذٰى كَثِيْرًا ۗ وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿۱۸۷﴾

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُمُوْنَهُ ۗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَأَشْتَرُوْا بِهِ ثَمَاقِلِيْلاً ۗ فَبَيْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أُتُوْا وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ۗ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۱۸۹﴾

وَاللّٰهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۱۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولِي
الْأَبْصَارِ ﴿١٩١﴾

۱۹۲۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ
جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩٢﴾

۱۹۳۔ اے ہمارے رب! جسے تُو آگ میں داخل کر دے تو یقیناً اُسے تُو نے ذلیل کر دیا۔ اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
أَخْرَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٣﴾

۱۹۴۔ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری بُرائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت دے۔

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ
أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْأَبْرَارِ ﴿١٩٤﴾

۱۹۵۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی ميثاق النبيين)۔ اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيعَادَ ﴿١٩٥﴾

﴿ميثاق النبيين﴾ کے لئے دیکھئے سورۃ آل عمران آیت ۸۲ اور سورۃ الاحزاب آیت ۸۔

اس آیت کریمہ میں علیؑ کے بعد لسانِ رُسلک نہیں ہے بلکہ صرف رُسلک ہے۔ یہ علیؑ فریضیت کا ہے اور مراد یہ ہے کہ انبیاء پر جس طرح تُو نے فرض کر دیا تھا کہ وہ یعنی ان کی قومیں آنے والے رسول کی ضرورت مدد کریں اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کی غلطی ہوگی۔ ورنہ اللہ تو بہر حال اپنے وعدہ کے مطابق اپنے رسولوں کو غالب کیا کرتا ہے۔

۱۹۶۔ پس اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دیئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان سے ان کی بدیاں دور کر دوں گا اور ضرور انہیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

۱۹۷۔ تجھے ہرگز دھوکہ نہ دے اُن لوگوں کا بستیوں میں آنا جانا جنہوں نے کفر کیا۔

۱۹۸۔ تھوڑا سا عارضی فائدہ ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۹۹۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ (یہ) اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی کے طور پر (ہوگا) اور وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا
وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي
سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝۱۹۶

لَا يُغَيِّرُكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
الْبِلَادِ ۗ ۝۱۹۷

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۚ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ
وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۹۸

لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ
خَيْرٌ لِلَّابْرَارِ ۝۱۹۹

۲۰۰۔ اور یقیناً اہل کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور جو اُن کی طرف اتارا گیا تھا اللہ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے۔ وہ اللہ کی آیات معمولی قیمت کے بدلے نہیں بیچتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے۔ یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

۲۰۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿۱۰﴾

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ
خُشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَ رَابِطُوا ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿۱۱﴾

۱۰

﴿۱۰﴾ یہاں رَابِطُوا سے مراد سرحدوں پر گھوڑے باندھنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی دشمن کے حملوں سے بے خوف نہ رہو بلکہ جیسے سرحد پر کھڑے ہونے سے سرحد پار کی خبریں معلوم ہوتی رہتی ہیں اسی طرح اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو اور دشمن کو اچانک اپنے اوپر حملہ کرنے کا موقع نہ دو۔

۴۔ النِّسَاء

یہ سورت ہجرت کے تیسرے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو ستتر آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک ایسی آیت سے ہوتا ہے جس میں نفسِ واحدہ سے انسانی پیدائش کے معجزانہ آغاز کا ذکر ملتا ہے۔ گویا لفظ آدم کی ایک اور تفسیر پیش فرمائی گئی ہے۔

اس سورت کا اس سے پہلی سورت کے اختتام سے گہرا تعلق ہے۔ گزشتہ سورت کے اختتام پر صبر کی تعلیم کے علاوہ یہ تعلیم دی گئی تھی کہ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین بھی کرتے رہو اور اپنی سرحدوں کی بھی حفاظت کرو۔ یہاں سورۃ النساء میں دشمن کے ساتھ ہولناک جنگوں کا ذکر ہے جس کے نتیجے میں کثرت سے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم رہ جائیں گے۔ جنگوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات اور بیواؤں اور یتیموں کے حقوق کے تعلق میں اس کا ایک حل ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے بشرطیکہ مومن انصاف پر قائم رہ سکے۔ اگر انصاف پر قائم نہیں رہ سکتا تو صرف ایک شادی پر ہی اکتفا کرنی ہوگی۔

اس سورت میں اسلامی نظام وراثت کے بنیادی اصول اور ان کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

اسی سورت میں یہودیت اور عیسائیت کے باہمی رشتے کا ذکر اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ جب یہود نے اپنے سب عہدوں کو توڑ دیا اور سخت دل ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صلیب پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی تو کس طرح اللہ تعالیٰ نے صلیب کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کی اُن کی کوشش کو ناکام و نامراد فرما دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان تمام الزامات سے بری ہونا ثابت فرمایا جو آپ پر اور آپ کی پاکدامن والدہ پر یہود کی طرف سے لگائے گئے تھے۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی فریق بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی طبعی وفات پر ایمان نہ لے آیا ہو۔ یہ پیشگوئی افغانستان کے رستے کشمیر میں آپ کی ہجرت کے ذریعہ من و عن پوری ہو گئی۔



سُورَةُ النِّسَاءِ مَدْيَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ مِائَةٌ وَسَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝

۲۔ اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۚ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝

۳۔ اور یتیمی کو ان کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَأَنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبْعَ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ ذَلِكَ

۴۔ اور اگر تم ڈرو کہ تم یتیمی کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم نا انصافی سے بچو۔

أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝

① اس آیت کریمہ میں یہ حکم نہیں ہے کہ ضرور دو دو، تین تین، چار چار شادیاں کرو۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھ سکتے ہو۔ جبکہ اس سے پہلے عربوں میں شادیوں کی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی تھی۔ پس زیادہ شادیوں کی اجازت سے بڑھ کر یہ شادیوں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۵۔ اور عورتوں کو ان کے مہرِ دلی خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی دلی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دینے پر راضی ہوں تو اُسے بلا تردد شوق سے کھاؤ۔

وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبَّنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۝

۶۔ اور بے عقلوں کے سپرد اپنے وہ اموال نہ کیا کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے (اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور انہیں ان (اموال) میں سے کھلاؤ اور انہیں پہناؤ۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَمًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

۷۔ اور تیبوں کو آزما تے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل (کے آثار) محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کر دو۔ اور اس ڈر سے اسراف اور تیزی کے ساتھ اُن کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو امیر ہو تو چاہئے کہ وہ (ان کا مال کھانے سے) کلیئہ احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو تو وہ مناسب طریق پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف اُن کے اموال لوٹاؤ تو اُن پر گواہ بٹھرا لیا کرو۔ اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ عَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

حَسِيبًا ۝

۸۔ مردوں کیلئے اس ترکہ میں سے ایک حصہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ اور عورتوں کیلئے بھی

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا

بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ : پر پابندی قائم کرنے والی آیت ہے اور خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ جنگوں کی وجہ سے بہت سی قیدی عورتیں ہاتھ آتی ہیں اور یتیمی کی کفالت کے لئے بھی ایک ہی بیوی کافی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس صورت میں ایک سے زیادہ شادی کی اجازت ہے بشرطیکہ انصاف پر قائم رہ کر ایسا کیا جائے۔ اس آیت کے دونوں کناروں پر انصاف کی شرط کو اولیت دی گئی ہے۔ وہ لوگ جو اس بہانے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت ہے پہلی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دیتے ہیں وہ ہرگز اسلامی حکم کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ نفسانی خواہش سے زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔

اس ترکہ میں ایک حصہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (یہ ایک فرض کیا گیا حصہ ہے)۔

۹۔ اور جب (ترکہ کی) تقسیم پر (ایسے) اقرباء (جن کو قواعد کے مطابق حصہ نہیں پہنچتا) اور یتیم اور مسکین بھی آجائیں تو کچھ اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

۱۰۔ اور وہ لوگ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو اُن کے بارہ میں خوف کھاتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کہیں۔

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال ازرہ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں۔ اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔

۱۲۔ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصہ کے برابر (حصہ) ہے۔ اور اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی ہے اُس میں سے جو اُس (مرنے والے) نے چھوڑا۔ اور اگر وہ اکیلی ہو تو اس کے لئے نصف ہے۔ اور اس (میت) کے والدین کے لئے اُن میں سے ہر ایک کے لئے اس کے ترکہ میں سے چھٹا حصہ ہے اگر وہ صاحب اولاد ہو۔ اور اگر اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین نے اس کا ورثہ پایا ہو تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے

تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ
أَوْ كَثُرًا ۖ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ مِنْهُ
وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

وَلِيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا
اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ
ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ
وَيَصْلُونَ سَعِيرًا ۝

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً
فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثُ مَا تَرَكَ ۚ وَإِن
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۖ وَلَا بَوَاءَ لِيَكُلَّ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا الشُّدُسَ مِمَّا تَرَكَ
إِن كَانَ لَهُ وَوَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ
وَوَرِثَهُ آبَاؤُهُ فَلَهُمِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ

اور اگر اس (میت) کے بھائی (بہن) ہوں تو پھر اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد تمہارے آباء اور تمہاری اولاد، تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون نفع پہنچانے میں تمہارے زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۳۔ اور تمہارے لئے اُس میں سے نصف ہوگا جو تمہاری بیویوں نے ترکہ چھوڑا اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پس اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہارے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو انہوں نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ اور ان کے لئے چوتھا حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو ان (بیویوں) کا آٹھواں حصہ ہوگا اس میں سے جو تم نے چھوڑا، وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ورثہ تقسیم کیا جا رہا ہو جو کلالہ ہو (یعنی نہ اس کے ماں باپ ہوں نہ اولاد) لیکن اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا۔ اور اگر وہ (یعنی بہن بھائی) اس سے زیادہ ہوں تو پھر وہ سب تیسرے حصے میں شریک ہوں گے وصیت کی ادائیگی کے بعد جو کی گئی ہو یا قرض چکانے کے بعد۔ بغیر اس کے کہ کوئی تکلیف میں مبتلا کیا جائے۔ وصیت ہے اللہ کی طرف سے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بڑا بڑا ہے۔

لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمَّهَ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۖ وَأَبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفَعًا ۖ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۷﴾

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِهِنَّ وَلَدٌ ۖ فَإِنْ كَانَ لِهِنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۖ وَلِهِنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلِهِنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۖ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً وَوَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِمَّهُمَا السُّدُسُ ۖ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۖ غَيْرَ مُضَارٍّ ۖ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿۱۸﴾

۱۴۔ یہ اللہ کی (قائم کردہ) حدود ہیں۔ اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی تو وہ اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا اور اس کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

وَمَنْ يُعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ
حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ
عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں ان پر اپنے میں سے چار گواہ بنا لو۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو یہاں تک کہ ان کو موت آجائے یا ان کے لئے اللہ کوئی (اور) راستہ نکال دے۔

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ
فَأَسْهَدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ
شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى
يَتَوَقَّعَ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ
سَبِيلًا ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور تم میں سے وہ دو مرد جو اس (بے حیائی) کے مرتکب ہوئے ہوں انہیں (بدنی) سزا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو ان سے اعراض کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّذِينَ يَأْتِيَنَّهُمَا مِنْكُمْ فَادُّوهُمَا فَإِنْ تَابَا
وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ
تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿۱۷﴾

۱۸۔ ”اللہ ان کے لئے راستہ نکال دے“ سے دو باتیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ خاندان پہلے نفوت ہو جائے اور بیوی آزاد ہو جائے اور دوسرا یہ کہ خاندان سے طلاق دیدے تاکہ وہ کسی اور مرد سے شادی کر لے۔

۱۹۔ آیات ۱۶، ۱۷ کا اس جنسی بے راہ روی سے تعلق ہے جسے آج کل Gay Movement کہتے ہیں۔ یعنی عورتوں کا عورتوں کے ساتھ اور مردوں کا مردوں کے ساتھ بے حیائی کرنا۔ عورتوں پر الزام کے لئے تو چار گواہ ضروری ہیں لیکن مردوں کے متعلق چار گواہوں کی کوئی شرط نہیں۔ یہ عورتوں کی عصمت کی حفاظت اور انہیں الزام سے بچانے کے لئے ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۸۔ یقیناً اللہ پر انہی لوگوں کی توبہ قبول کرنا فرض ہے جو (اپنی) حماقت سے بُرائی کے مرتکب ہوتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ
السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ
فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٨﴾

۱۹۔ اور ان لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جو بدیاں کرتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کو موت آجائے تو وہ کہتا ہے میں اب ضرور توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو اس حالت میں مر جاتے ہیں کہ وہ کفار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ
السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِنِّ وَلَا الَّذِينَ
يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارًا ۗ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٩﴾

۲۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی کرتے ہوئے عورتوں کا ورثہ لو۔ اور انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ تم جو کچھ انہیں دے بیٹھے ہو اس میں سے کچھ (پھر) لے بھاگو، سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا
النِّسَاءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا
بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۗ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا
شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿٢٠﴾

بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ : ایسی عورتوں کے بارہ میں یہ جو فرمایا ہے کہ انہیں گھروں میں رکھو اس سے یہ مراد نہیں کہ قید کردو اور گھروں سے باہر ہی نہ نکلے دو، بلکہ یہ مراد ہے کہ انہیں اکیلا باہر نہ جانے دو اور بلا اجازت نکلنے نہ دوتا کہ یہ بے حیائی نہ پھیلے۔ سوال یہ ہے کہ پابندی ایسے مردوں پر کیوں نہیں؟ اس کا سبب واضح ہے۔ قرآن کریم مردوں پر گھر کو چلانے اور خاندان کی ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ اگر مردوں کو گھروں میں قید کر دیا جاتا تو ان کے گھر کیسے چلتے اور روزمرہ کی گزران کیسے ہوتی؟ اس کی بجائے فرمایا کہ مردوں کو بدنی سزا دو۔ اور سزا میں ۸۰ یا ۱۰۰ کوڑے نہیں فرمایا بلکہ حسب حالات یہ سزا مقرر ہو سکتی ہے۔ نیز پکڑے جانے کے بعد ان کی نگرانی کرنی ہے۔ اس کے بعد اگر وہ توبہ کریں اور آئندہ اصلاح کا وعدہ کریں تو پھر ان کو بار بار اپنی نظر میں رکھ کر یا کسی اور پابندی کے ساتھ تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

۲۱۔ اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگے؟

۲۲۔ اور تم کیسے وہ لے لوگے جبکہ تم ایک دوسرے سے (خلوت میں) مل چکے ہو اور وہ تم سے (وفا کا) پختہ عہد لے چکی ہیں۔

۲۳۔ اور عورتوں میں سے اُن سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نکاح کر چکے ہوں سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً یہ بڑی بے حیائی اور بہت قابل نفرتین ہے۔ اور بہت ہی بُرا رستہ ہے۔

۲۴۔ تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیوں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم ازدواجی تعلقات قائم کر چکے ہو ان کی وہ چھچھلگ بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہارے گھر میں پلی ہوں۔ ہاں اگر تم ان (یعنی بیویوں) سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کر چکے ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ نیز تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی جو تمہاری پشت سے ہوں۔ نیز یہ بھی (تم پر حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا کرو سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَأَنْ تَأْتِيَكُمْ مِنْكُمْ مِّثْلًا قَالُوا لَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۖ أَتَأْخُذُونَ بِهِتَانًا وَإِنَّمَا هِيَ إِثْمَانٌ

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِثْلًا قَالُوا غَلِيظًا

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۗ وَسَاءَ سَبِيلًا

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَابِكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۖ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۗ وَحَلَائِلُ أَبَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۗ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا رَّحِيمًا

۲۵۔ اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں سوائے ان کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے تم پر فریضہ ہے۔ اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس کے علاوہ ہے کہ تم (انہیں) اپنانا چاہو، اپنے اموال کے ذریعہ اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے حیائی اختیار کرتے ہوئے۔ پس اُن کو اُن کے مہر فریضہ کے طور پر دو اس بنا پر کہ جو تم اُن سے استفادہ کر چکے ہو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو تم مہر مقرر ہونے کے بعد (کسی تبدیلی پر) باہم رضامند ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۲۶۔ اور تم میں سے جو کوئی مالی وسعت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کر سکیں تو وہ تمہاری مومن لونڈیوں میں سے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (کسی سے) نکاح کر لیں۔ اور اللہ تمہارے ایمانوں کو خوب جانتا ہے۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس ان سے نکاح کرو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے حق مہر دستور کے مطابق ادا کرو ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں اور نہ ہی خفیہ دوست بنانے والیاں ہوں۔ پس جب وہ نکاح کر چکیں پھر اگر وہ بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کی نسبت آدھی ہوگی۔ یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہو۔ اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَّرَاءَ ذِكْرِهِمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرِ مُسْفِحِينَ ط فَمَا اسْتَمَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ٢٥

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ط وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ط بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسْفِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا أَحْصَيْتُمْ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ط ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ط وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٢٦

۲۷۔ اللہ چاہتا ہے کہ وہ تم پر بات خوب روشن کر دے اور ان لوگوں کے طریقوں کی طرف تمہاری راہنمائی کرے جو تم سے پہلے تھے اور تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۲۸۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے رہتے ہیں چاہتے ہیں کہ تم بڑے زور سے (اُن کی طرف) مائل ہو جاؤ۔

۲۹۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کر دے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

۳۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو۔ ہاں اگر وہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۱۔ اور جو حد سے تجاوز کرتے ہوئے اور ظلم کرتے ہوئے ایسا کرے تو ہم اسے عنقریب ایک آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

۳۲۔ اگر تم اُن بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تم سے تمہاری بدیاں دور کر دیں گے اور ہم تمہیں ایک بڑی عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

۳۳۔ اور اللہ نے جو تم میں سے بعض کو بعض پر

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهْوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٨﴾

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٩﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٣٠﴾

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ نَارًا ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣١﴾
إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣٢﴾

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى

فضیلت بخشی ہے اس کی حرص نہ کیا کرو۔ مردوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو وہ کمائیں۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

بَعْضٌ ۱۱ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبُوا ۚ
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَ ۚ وَسَأَلُوا
اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمًا ۝۳۶

۳۴۔ اور ہم نے ہر ایک کے لئے وارث بنائے ہیں اس (مال) کے جو والدین اور اقرباء چھوڑیں اور وہ جن سے تم نے پختہ عہد و پیمانہ کئے ہیں ان کو بھی ان کا حصہ دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَهَا تَرَكَ الْوَالِدِينَ
وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ
فَأَتَوْهُمْ نَصِيبَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝۳۵

۳۵۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عند الضرورت) انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

الرِّجَالِ قَوْمُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ
اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ وَمَا أَنْفَقُوا
مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۗ فَالضَّلِحَاتُ قِنْتِ
حَفِظْتِ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۗ
وَالَّتِي تَخَافُونَ نُسُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاصْرَبُوهُنَّ ۚ
فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَتَّبِعُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا ۝۳۵

یہ ترجمہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے ترجمہ سے اخذ کیا گیا ہے۔
الرِّجَالِ قَوْمُونَ کا ایک ظاہری معنی تو یہ ہے کہ مرد عموماً عورتوں سے زیادہ مضبوط اور ان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اگر مرد قَوْمُونَ نہیں ہوں گے تو عورتوں کے نکلنے کا امکان زیادہ ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مرد قَوْمُونَ ہیں جو اپنی بیویوں کے خرچ برداشت کرتے ہیں۔ وہ کھٹو جو بیویوں کی آمد پر پلٹتے ہیں وہ ہرگز قَوْمُونَ نہیں ہوتے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۳۶۔ اور اگر تمہیں ان دو (میاں بیوی) کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو اس (یعنی خاوند) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا اور اس (یعنی بیوی) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) خوب باخبر ہے۔

۳۷۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے دانسنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

۳۸۔ (یعنی) وہ لوگ جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔ اور ہم نے کافروں کے لئے بہت رُسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا
إِنْ يَّرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٦﴾

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٧﴾

الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٣٨﴾

(بقیہ از صفحہ گزشتہ) آیت کے آخری حصہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم قسوام ہو اور اس کے باوجود تمہاری بیوی بہت زیادہ باغیانہ روح رکھتی ہے تو اس صورت میں یہ اجازت نہیں کہ اس کو فوری طور پر بدنی سزا دو بلکہ پہلے اسے نصیحت کرو۔ اگر نصیحت سے نہ مانے تو ازدواجی تعلقات سے کچھ عرصہ تک احتراز کرو۔ (دراصل یہ سزا عورت سے زیادہ مرد کو ہے۔) اگر اس کے باوجود اس کی باغیانہ روش دور نہ ہو تو پھر تمہیں اس پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہے مگر اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی ضرب نہ لگے جو چہرہ پر ہو اور جس سے اس پر کوئی داغ لگ جائے۔ اس آیت کریمہ کے حوالہ سے بہت سے لوگ اپنی بیویوں پر ناجائز تشدد کرتے ہیں کہ مرد کو بیوی کو مارنے کی اجازت ہے حالانکہ اگر مذکورہ بالا شرائط پوری کریں تو بھاری امکان ہے کہ کسی تشدد یا سختی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اگر تشدد جائز ہوتا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بیویوں پر بدنی تشدد کی کوئی ایک ہی مثال نظر آتی۔ حالانکہ بعض بیویاں بعض دفعہ آپ کی ناراضگی کا موجب بھی بن جاتی تھیں۔

۳۹۔ اور وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یوم آخر پر۔ اور وہ جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔

۴۰۔ اور ان پر کیا مشکل تھی اگر وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور یوم آخر پر بھی اور خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے انہیں عطا کیا۔ اور اللہ انہیں اچھی طرح جانتا ہے۔

۴۱۔ یقیناً اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی نیکی کی بات ہو تو وہ اسے بڑھاتا ہے اور اپنی طرف سے بھی بہت بڑا اجر عطا کرتا ہے۔

۴۲۔ پس کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

۴۳۔ اس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، چاہیں گے کہ کاش (وہ ذن ہو جاتے اور) زمین ان پر برابر کر دی جاتی۔ اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔

۴۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ ہی جہنمی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہا لوسوائے اس کے کہ تم مسافر ہو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم

وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَمَنْ يُكِنِّ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝۳۹

وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ
وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝۴۰

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ
تَكَ حَسَنَةً يُّضْعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ
أَجْرًا عَظِيمًا ۝۴۱

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ
وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝۴۲

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا
الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ
وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝۴۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ
وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ
وَلَا جُنْبًا إِلَّا غَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ
تَغْتَسِلُوا ۝۴۴ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ

میں سے کوئی طبعی حوائج سے فارغ ہوا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

۳۵۔ کیا تُو نے ایسے لوگوں پر غور نہیں کیا جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا، وہ گراہی خرید لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم (سیدھے) رستے سے ہٹ جاؤ۔

۳۶۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار۔

۳۷۔ یہود میں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات کو ان کی اصل جگہوں سے بدل دیتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی اور بات سُن اس حال میں کہ تجھے کچھ بھی نہ سنائی دے اور وہ اپنی زبانوں کو بل دیتے ہوئے اور دین میں طعن کرتے ہوئے رَاعِنَا کہتے ہیں۔^۱ اور اگر ایسا ہوتا کہ وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور سُن اور ہم پر نظر کر، تو یہ ان کے لئے بہتر اور سب سے زیادہ مضبوط (قول) ہوتا۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑا۔

۳۸۔ اے وہ لوگو جو کتاب دیئے گئے ہو! اس پر

سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِبِ أَوْ لَمْ تَمْسُكُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝۴۵

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أَوْتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝۴۶

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وِلِيًّا ۙ وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝۴۷

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا وَاٰخِرَ قُوْنِ الْكَلِمَ عَن مَّوٰضِعِهِ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاَسْمَعُ غَيْرَ مُسْمِعٍ وَّرَاعِنَا لِيَّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۗ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَسْمَعُ وَاَنْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّاهُمْ وَاَقْوَمًا وَّلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۴۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتُوْا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا

^۱ گویا رَاعِنَا کہہ رہے ہوں یعنی اے ہمارے چرواہے۔

ایمان لے آؤ جو ہم نے اتارا ہے تصدیق کرتا ہوا اس کی جو تمہارے پاس ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم بعض چہروں کو داغ دیں اور انہیں ان کی پٹھوں کے بل کوٹا دیں یا ان پر اسی طرح لعنت ڈالیں جس طرح ہم نے سبت والوں پر لعنت ڈالی تھی۔ اور اللہ کا فیصلہ تو پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

۴۹۔ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اُس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

۵۰۔ کیا تو نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو پاک ٹھہراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہے جسے چاہے پاک قرار دے۔ اور وہ کھجور کی گٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۵۱۔ دیکھ وہ اللہ پر کس طرح جھوٹ گھڑتے ہیں۔ اور یہ بات ایک نمایاں گناہ کے طور پر کافی ہے۔

۵۲۔ کیا تو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جن کو کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا۔ وہ بتوں اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور اُن لوگوں کے متعلق جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں کہ یہ لوگ مسلک کے لحاظ سے ایمان لانے والوں سے زیادہ درست ہیں۔

۵۳۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لئے تو کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٤٨﴾

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٩﴾

الْمُتَرَاتِلِ إِلَى الَّذِينَ يَزُكُّونَ أَنفُسَهُمْ ۗ بَلِ اللَّهُ يَزَكِي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُلْظَمُونَ فِتْيَلًا ﴿٥٠﴾

أَنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۗ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥١﴾

الْمُتَرَاتِلِ الَّذِينَ أوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالصَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥٢﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۗ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٣﴾

۵۴۔ کیا ان کا بادشاہت میں سے کوئی حصہ ہے۔
تب تو وہ لوگوں کو (ہرگز اس میں سے) کھجور کی کھٹھلی
کی لکیر کے برابر بھی نہیں دیں گے۔

۵۵۔ کیا وہ اس پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے
ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔ تو یقیناً آلِ ابراہیم کو
بھی ہم کتاب اور حکمت عطا کر چکے ہیں اور ہم نے
انہیں ایک بڑی سلطنت عطا کی تھی۔

۵۶۔ پس انہی میں سے وہ تھے جو اُس پر ایمان لے آئے
اور انہی میں سے وہ تھے جو اُس (پر ایمان لانے) سے رُک
گئے۔ اور (ایسے لوگوں کو) جلانے کے لئے جہنم کافی ہے۔
۵۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا
انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔
جب کبھی ان کے چمڑے گل جائیں گے ہم انہیں
بدل کر دوسرے چمڑے دے دیں گے تاکہ وہ
عذاب کو چکھیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور)
صاحبِ حکمت ہے۔

۵۸۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا
لائے ان کو ہم ضرور ایسی جتات میں داخل کریں گے
جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں
ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ ان میں ان کے لئے
پاک بنائے ہوئے جوڑے ہوں گے۔ اور ہم انہیں
گھنے سایوں میں داخل کریں گے۔

۵۹۔ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے
حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے
درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا لَا
يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝۴۴

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِّنْ فَضْلِهِ ۚ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَهُمْ مَّا كَانُوا عَظِيمًا ۝۴۵

فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ
عَنْهُ ۖ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝۴۶

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ
نَارًا ۖ كَلَّمَآ نَضَجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ
جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝۴۷

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا
أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا
ظَلِيلًا ۝۴۸

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ
أَهْلِهَا ۖ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ

یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔
یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے
والا ہے۔ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت
کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی
بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (أولو الامر سے)
اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹنا
دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر
ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے
اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ کیا تُو نے ان لوگوں کے حال پر نظر کی ہے جو
گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں
جو تجھ پر اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا
گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان سے کروائیں
جبکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا انکار کریں۔ اور
شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ انہیں دُور کی گمراہی میں
بہکا دے۔

تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۖ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ
بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۵۹﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ
وَالرَّسُولِ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿۶۰﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
يُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخَاكُمُ إِلَى الطَّاغُوتِ
وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۗ وَيُرِيدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۶۱﴾

﴿۱﴾ یہاں امانت سے مراد انتخاب کا حق ہے جس کے نتیجے میں حکومت کا اختیار ملتا ہے۔ پس ووٹ بھی ایک امانت ہے جو اسی کو دینا چاہئے جو
اس کا اہل ہو۔ یہی سچی جمہوریت ہے۔ اور جب حکومت ملے تو پھر لازماً انصاف سے کام لینا ہے نہ کہ پارٹی بازی کا خیال کرنا ہے۔ آجکل کی
جھوٹی جمہوریتوں میں اپنے پارٹی ممبروں کے ساتھ تو انصاف کیا جاتا ہے لیکن مخالف پارٹی سے انصاف نہیں کیا جاتا۔

﴿۲﴾ اس آیت کریمہ میں اُولی الامرِ مِنْكُمْ میں منکم کا ترجمہ کرتے ہوئے بعض علماء یہ استنباط کرتے ہیں کہ مسلمانوں ہی میں سے اپنا
حاکم بناؤ اور غیر مسلم حاکم کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک لغو عقیدہ ہے جو عمومی نظر ڈالنے سے ہی غلط ثابت ہوتا ہے۔ سب مسلمان جو
غیر مسلم حکومت میں بستے ہیں یا وہاں ہجرت کر جاتے ہیں وہ ان کی حکومت کے قوانین کے پابند ہوتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جو مسلمان حاکم ہو اس سے کسی معاملہ میں تنازعہ کا کیا سوال ہے جس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹنا یا جائے۔ یہاں اللہ اور رسول
سے واضح مراد قرآنی تعلیم ہے۔ پس کوئی بھی حاکم ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، اگر قرآن کی بنیادی تعلیم کے خلاف عمل کرنے کا حکم دے تو ایسی
صورت میں قرآن کی بات ماننا ہوگی نہ کہ حاکم کی۔

۶۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی طرف آؤ تو منافقوں کو تو دیکھے گا کہ وہ تجھ سے بہت پرے ہٹ جاتے ہیں۔

۶۳۔ پھر انہیں کیا ہو جاتا ہے جب ان پر کوئی مصیبت ٹوٹی ہے، بسبب اس کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھجھا۔ تب وہ تیرے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا تو احسان کرنے اور اصلاح کرنے کے سوا کوئی ارادہ نہ تھا۔

۶۴۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا حال اللہ خوب جانتا ہے۔ پس ان سے اعراض کرو اور انہیں نصیحت کرو اور انہیں ایسی بات کہہ جو ان کے نفسوں پر گہرا اثر چھوڑنے والی ہو۔

۶۵۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اگر اس وقت جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا وہ تیرے پاس حاضر ہوتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش مانگتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

۶۶۔ نہیں! تیرے رب کی قسم! وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنا لیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔ پھر تو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

۶۷۔ اور اگر ہم نے ان پر یہ فرض کر دیا ہوتا کہ تم اپنے نفسوں کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ۝٦٢

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ ۗ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝٦٣

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ۗ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝٦٤

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝٦٥

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝٦٦

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوْ اخْرَجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا

توان میں سے چند ایک کے سوا کوئی ایسا نہ کرتا۔ اور اگر وہ وہی کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا اور ان کے ثبات قدم کے لئے ایک مضبوط ذریعہ ثابت ہوتا۔

۶۸۔ اور ایسی صورت میں ہم ضرور انہیں اپنی جناب سے بڑا اجر عطا کرتے۔

۶۹۔ اور ہم ضرور انہیں سیدھے رستے کی طرف ہدایت دیتے۔

۷۰۔ اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقیوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

۷۱۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور اللہ صاحب علم ہونے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثِيثًا ﴿٦٧﴾

وَإِذًا لَّا تَنبَهُهُمْ مِّنْ لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٨﴾

وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٦٩﴾

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٧٠﴾

ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عِلْمًا ﴿٧١﴾

اس آیت میں بہت سے قابل توجہ امور ہیں۔ پہلا یہ کہ الرسول سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں یعنی یہ خاص رسول۔

دوسرا یہ کہ اگر تم اس رسول کی اطاعت کرو گے تو ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن میں نبی بھی شامل ہیں اور صدیق بھی اور شہید بھی اور صالح بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی متابعت میں نبی بھی آسکتا ہے، یعنی وہ جو اس رسول کی اطاعت کرنے والا ہو۔

اس جگہ مع کے معنی بعض علماء کی طرف سے اصرار کے ساتھ یہ کئے جاتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ہوں گے اور ان میں سے نہیں ہوں گے۔ اس کی تائید میں وہ کہتے ہیں کہ حَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا فرمایا ہے کہ وہ بہترین ساتھی ہوں گے یعنی وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے خود نبی نہ ہوں گے۔ اس آیت کا یہ ترجمہ آنحضرت ﷺ کی شدید گستاخی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس آیت کا مطلب یوں بنے گا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کرنے والے نبیوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود نبی نہ ہوں گے۔ وہ صدیقیوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود صدیق نہ ہوں گے۔ وہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود شہید نہ ہوں گے۔ وہ صالحین کے ساتھ ہوں گے مگر خود صالح نہ ہوں گے۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں مع کا لفظ من کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً ویکس آل عمران: ۱۹۴۔ النساء: ۱۴۷۔ الحج: ۳۲۔

علاوہ ازیں یہاں مع الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ کے بعد مِنَ النَّبِيِّينَ فرمایا گیا ہے۔ یہ من بیان کیا کہلاتا ہے، مراد ہے ان کے ساتھ یعنی ان میں سے۔

۷۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے بچاؤ کا سامان رکھا کرو۔ پھر خواہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں نکلویا بڑی جمعیت کی صورت میں۔

۷۳۔ اور یقیناً تم میں ایسے بھی ہیں جو ضرور دیر کریں گے۔ اور جب تم پر کوئی مصیبت آن پڑے تو ایسا شخص کہے گا کہ اللہ نے مجھ پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ (یہ مصیبت) دیکھنے والا نہیں بنا۔

۷۴۔ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی فضل نصیب ہو تو وہ ضرور اس طرح کہے گا، گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی محبت کا تعلق نہیں، کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

۷۵۔ پس اللہ کی راہ میں وہ لوگ قتال کریں جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی بیچ ڈالتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتال کرے پھر قتل ہو جائے یا غالب آجائے تو (ہر صورت میں) ہم ضرور اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

۷۶۔ اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ایسے مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر قتال نہیں کرتے جنہیں کمزور بنا دیا گیا تھا (اور) جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی سرپرست بنا دے اور ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی مددگار مقرر کر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوْ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧٢﴾

وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٣﴾

وَلِئِنْ أَصَابَكُمْ فُضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يُلَيْتُنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۗ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٥﴾

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۗ وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۗ وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٦﴾

۷۷۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا وہ شیطان کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال کرو۔ شیطان کی تدبیر یقیناً کمزور ہوتی ہے۔

۷۸۔ کیا تُو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ پھر جب قتال ان پر فرض کیا گیا تو اچانک ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر۔ اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب! تو نے کیوں ہم پر قتال فرض کر دیا۔ کیوں نہ تُو نے ہمیں تھوڑی مدت کیلئے اور مہلت دی۔ تُو کہہ دے کہ دنیا کی منفعت تھوڑی ہے۔ اور آخرت اس کے لئے بہت بہتر ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا۔ اور تم کھجور کی کٹھلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔

۷۹۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ لے گی خواہ تم سخت مضبوط بنائے ہوئے بُرجوں میں ہی ہو۔ اور اگر انہیں کوئی حسد پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں (اے محمد!) یہ تیری طرف سے ہے۔ تُو کہہ دے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے قریب تک نہیں پھٹکتے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ
كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٧﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كَتَبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالَ إِذَا فِرْقٍ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ
وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا
أَخْرَجْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ
وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٨﴾

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَدْرِكَكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ
كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ
حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۗ
قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٩﴾

۸۰۔ جو بھلائی تجھے پہنچے تو وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جو ضرر رساں بات تجھے پہنچے تو وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ہم نے تجھے سب انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۖ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۸۰﴾

۸۱۔ جو اس رسول کی پیروی کرے تو اُس نے اللہ کی پیروی کی اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۗ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ ﴿۸۱﴾

۸۲۔ اور وہ (محض منہ سے) ”اطاعت“ کہتے ہیں! پھر جب وہ تجھ سے الگ ہوتے ہیں تو اُن میں سے ایک گروہ ایسی باتیں کرتے ہوئے رات گزارتا ہے جو اس سے مختلف ہیں جو تو کہتا ہے۔ اور اللہ ان کی رات کی باتوں کو احاطہ تحریر میں لے آتا ہے۔ پس ان سے اعراض کر اور اللہ پر توکل کر اور اللہ کارساز کے طور پر کافی ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ ۗ فَإِذَا بَرَأُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۗ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿۸۲﴾

۸۳۔ پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے؟ حالانکہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۗ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿۸۳﴾

۸۴۔ اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اُسے مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے (پھیلانے کی بجائے) رسول کی طرف یا

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَىٰ

اس آیت کریمہ میں قرآن کی صداقت کی یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس کی آیات میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ تیس سال تک ایک نبی اُنہی پر نازل ہوتا رہا ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں کتنی ہی باتیں اکثر بہت بڑھے لکھے آدمیوں کو بھی بھول جاتی ہیں تو ایک نبی اُنہی کے لئے کیسے ممکن تھا کہ وہ کتاب اپنی طرف سے بناتا اور اس میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

اپنے میں سے کسی صاحبِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اُس سے استنباط کرتے وہ ضرور اُس (کی حقیقت) کو جان لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

۸۵۔ پس اللہ کی راہ میں قتال کر۔ تجھ پر تیرے نفس کے سوا کسی اور کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ اور مومنوں کو بھی (قتال کی) ترغیب دے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان لوگوں کی جنگ روک دے جنہوں نے کفر کیا اور اللہ جنگ کرنے میں سب سے زیادہ سخت اور عبرتناک سزا دینے میں زیادہ شدید ہے۔

۸۶۔ جو کوئی اچھی شفاعت کرے اُس میں سے اُس کا بھی حصہ ہوگا اور جو کوئی بُری شفاعت کرے اس کا کچھ بوجھ اس کے لئے بھی ہوگا۔ اور اللہ ہر چیز پر بہت مقدرت رکھنے والا ہے۔

۸۷۔ اور اگر تمہیں کوئی خیر سگالی کا تحفہ پیش کیا جائے تو اس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

۸۸۔ اللہ!۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ

الرَّسُولِ وَالْيَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ط
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ
لَا تَبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝۸۵

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا
نَفْسَكَ وَحَرِّضُ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى
اللَّهُ أَنْ يَكْفِكَ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ط
وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنَكُّلًا ۝۸۶

مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ
مِنْهَا ۚ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ
كِفْلٌ مِنْهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
مُقْتَبِتًا ۝۸۷

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ
مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝۸۸

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى

اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تم خدا دیا جائے تو کم از کم اتنا ہی تمہارے دینے والے کو واپس کیا جائے یا اس سے بہتر۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ وہی تمہارے دو یا صرف مادی طور پر کوئی بہتر چیز دو۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو ہمیں جزاؤں کا حصہ لیا ہے وہی تمہارے لیے ہے۔ مگر بعض لوگ اسے اپنی حرص چھپانے کا ذریعہ بھی بنا لیتے ہیں۔ تمہارے قبول تو کرتے ہیں مگر تمہارے دینے نہیں اور جزاؤں کا حصہ لیا ہے وہی کو کافی سمجھتے ہیں۔

ضرورت میں قیامت کے دن تک اکٹھا کرتا چلا جائے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ اور اللہ سے زیادہ بیان میں اور کون سچا ہو سکتا ہے۔

۸۹۔ پس تمہیں کیا ہوا ہے کہ منافقوں کے بارہ میں دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہو، حالانکہ اللہ نے اس کی وجہ سے جو انہوں نے کسب کئے انہیں اوندھا کر دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اُسے ہدایت دو جسے اللہ نے گمراہ قرار دے دیا ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے تُو ہرگز کوئی راہ نہ پائے گا۔

۹۰۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی اسی طرح کفر کرو جس طرح انہوں نے کفر کیا۔ نتیجہً تم ایک ہی جیسے ہو جاؤ۔ پس ان میں سے کوئی دوست نہ بنایا کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں۔ پس اگر وہ پیٹھ دکھا جائیں تو اُن کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں بھی تم ان کو پاؤ اور ان میں سے کسی کو دوست یا مددگار نہ بناؤ۔

۹۱۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایسی قوم سے نسبت رکھتے ہیں جن کے اور تمہارے درمیان عہد و پیمانہ ہیں۔ یا وہ اس حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ ان کے دل اس بات پر انقباض محسوس کرتے ہوں کہ تم سے لڑیں یا خود اپنی ہی قوم سے لڑیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرورت سے قتال کرتے۔ پس اگر وہ تم سے الگ رہیں پھر تم سے قتال نہ کریں اور تمہیں امن کا پیغام دیں تو پھر اللہ نے تمہیں ان کے خلاف کوئی جواز نہیں بخشا۔

يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ
مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۙ

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ وَاللَّهُ
أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ
تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۗ وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ
فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۙ

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا
فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ
أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاخْذُوا مِنْهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
وَجَدْتُمُوهُمْ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۙ

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءَ مِنْكُمْ حَصْرَتْ
صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا
قَوْمَهُمْ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ
عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنْ اعْتَرَفُوكُمْ
فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقَوَالِيكُمْ السَّلَامُ ۗ
فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۙ

۹۲۔ تم کچھ دوسرے لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ جب کبھی بھی ان کو فتنے کی طرف لے جایا جائے تو وہ اس میں اوندھے منہ گرائے جاتے ہیں۔ پس اگر وہ تمہارا پیچھا نہ چھوڑیں اور تمہیں امن کا پیغام نہ دیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں تم انہیں پاؤ۔ اور یہی وہ (تمہارے دشمن) ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلی کھلی حجت عطا کی ہے۔

۹۳۔ اور کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے سوائے اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو۔ اور جو کوئی غلطی سے کسی مومن کو قتل کرے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا ہے اور (طے شدہ) دیت اس کے اہل کو ادا کرنا ہوگی سوائے اس کے کہ وہ معاف کر دیں اور اگر وہ (مقتول) تمہاری دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مومن ہو تب (بھی) ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے تعلق رکھنے والا ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد و پیمان ہوں تو اس کے اہل کو (طے شدہ) دیت دینا لازم ہے اور ایک مومن غلام کا آزاد کرنا بھی۔ اور جس کو یہ توہین نہ ہو تو دو مہینے متواتر روزے رکھنا ہوں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ بطور توبہ (فرض کیا گیا) ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

سَتَجِدُونَ آخِرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَأْمَنُواكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ ط كَلَّمَا رُدُّوْا
إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكَسُوا فِيهَا ؕ فَإِنْ لَّمْ
يَعْتَرِلَوْكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمْ السَّلَمَ
وَيَكْفُرُوا أَيْدِيَهُمْ فَخُدُّوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ
حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ ط وَأُولَئِكَ جَعَلْنَا
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِينًا ﴿١٧﴾

۱۲
۹

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَتَّقِلَ مَوْمِنًا إِلَّا
خَطَا ؕ وَمَنْ قَتَلَ مَوْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهَا
إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ط فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
عَدُوًّا لَكُمْ وَهُوَ مَوْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فِدْيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهَا
وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ
اللَّهِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾

۹۴۔ اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ اور اللہ اس پر غضبناک ہو اور اس پر لعنت کی، اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۹۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کر لیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔ ﴿۹۵﴾

۹۶۔ مومنوں میں سے بغیر کسی بیماری کے گھر بیٹھ رہنے والے اور (دوسرے) اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک نمایاں مرتبہ عطا کیا ہے۔ جبکہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا ہی وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک اجر عظیم کی فضیلت عطا کی ہے۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مَّتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خُلْدًا فِيهَا وَعَظَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿۹۴﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَعُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۹۵﴾

لَا يَسْتَوِي الْقُعْدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقُعْدِينَ دَرَجَةً ۗ وَكَأَلَّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۗ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقُعْدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۹۶﴾

﴿۹۴﴾ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر دستہ چلتے کو دشمن سمجھ کر اس پر تشدد کی اجازت نہیں۔ کسی شخص کو پچاننے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ تمہیں سلام کہے۔ تعجب ہے کہ اس گڑے ہوئے زمانے میں گڑے ہوئے علماء، سلام کہنے کے نتیجہ میں تشدد کرتے ہیں۔

۹۷۔ (یہ) اس کی طرف سے درجات اور بخشش اور رحمت کے طور پر (ہے)۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۹۸۔ یقیناً وہ لوگ جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں وہ (اُن سے) کہتے ہیں تم کس حال میں رہے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں ہم تو وطن میں بہت کمزور بنا دیئے گئے تھے۔ وہ (فرشتے) کہیں گے کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟۔ پس یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۹۹۔ سوائے اُن مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جنہیں کمزور بنا دیا گیا تھا۔ جن کو کوئی حیلہ میسر نہیں تھا اور نہ ہی وہ (نکلنے کی) کوئی راہ پاتے تھے۔

۱۰۰۔ پس یہی وہ لوگ ہیں، بعید نہیں کہ اللہ ان سے درگزر کرے اور اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

۱۰۱۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آ جاتی ہے تو اُس کا اجر اللہ پر فرض ہو گیا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۙ

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ ظَالِمًا أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۙ

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۙ

فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَفُورًا غَفُورًا ۙ

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعَمًا كَثِيرًا وَسِعَةً ۖ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۙ

۱۰۲۔ اور جب تم زمین میں (جہاد کرتے ہوئے) سفر پر نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لیا کرو، اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہیں آزمائش میں ڈالیں گے۔ یقیناً کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔

۱۰۳۔ اور جب تو بھی ان میں ہو اور تو انہیں نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ (نماز کیلئے) تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اور چاہئے کہ وہ (مجاہدین) اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں۔ پس جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں۔ اور وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعۃً تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی مشکل ہو یا تم بیمار ہو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے ہتھیار اتار دو اور اپنا بچاؤ (بہر حال) اختیار کئے رکھو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کیلئے بہت رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۴۔ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۚ إِنَّ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ إِنَّ الْكُفْرَيْنَ كَانُوا الْكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿١٠٢﴾

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ۗ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَائِكُمْ ۚ وَلَتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۗ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّبِينًا ﴿١٠٣﴾

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا وَرُقُودًا ۗ وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۗ فَإِذَا

نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

۱۰۵۔ اور (مخالف) قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح یقیناً وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور تم اللہ سے اس کی امید رکھتے ہو جس کی وہ امید نہیں رکھتے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۰۶۔ ہم نے یقیناً تیری طرف کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے سمجھایا ہے۔ اور خیانت کرنے والوں کے حق میں بحث کرنے والا نہ بن۔

۱۰۷۔ اور اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۸۔ اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

۱۰۹۔ وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں جبکہ اللہ سے نہیں چھپ سکتے۔ اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتیں ایسی باتیں کرتے ہوئے گزارتے ہیں جو وہ پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ اُسے گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۱۱۰۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ تم دنیا کی زندگی میں تو ان

اَظْمَانَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿۱۰۵﴾

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۗ إِن تَكُونُوا تَأْمُونُ فَإِنَّهُمْ يَأْمُونُ كَمَا تَأْمُونُ ۚ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۰۶﴾

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَبَّكَ اللَّهُ ۗ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِيمًا ﴿۱۰۷﴾

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۰۸﴾

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿۱۰۹﴾

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿۱۱۰﴾

هَٰأَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ

کے حق میں بحثیں کرتے ہو پس قیامت کے دن ان کے حق میں اللہ سے کون بحث کرے گا۔ یا کون ہے جو ان کا حمایتی ہوگا۔

۱۱۱۔ اور جو بھی کوئی بُرا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

۱۱۲۔ اور جو کوئی گناہ کماتا ہے تو یقیناً وہ اسے اپنے ہی خلاف کماتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۱۳۔ اور جو کسی خطا کا مُرتکب ہو یا گناہ کرے پھر کسی معصوم پر اس کی تہمت لگا دے تو اس نے بہت بڑا بہتان اور کھلم کھلا گناہ (کا بوجھ) اٹھالیا۔

۱۱۴۔ اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو ان میں سے ایک گروہ نے تو ارادہ کر رکھا تھا کہ وہ ضرور تجھے گمراہ کر دیں گے۔ لیکن وہ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ تجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتارے ہیں اور تجھے وہ کچھ سکھایا ہے جو تو نہیں جانتا تھا۔ اور تجھ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

۱۱۵۔ ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی صدقہ یا معروف کی یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی تلقین کرے۔ اور جو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش میں ایسا کرتا ہے تو ضرور ہم اسے ایک بڑا اجر عطا کریں گے۔

الدُّنْيَا قَتْفَ مَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكَيْلًا ۝

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ

يَسْتَغْفِرِ اللَّهُ يَجِدِ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

وَمَنْ يَكْسِبْ حَظِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ

بَرِيئًا فَقَدْ أَحْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ۝

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ

طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضْلُوكَ ۖ وَمَا

يُضْلُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ

مِنْ شَيْءٍ ۖ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۖ

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ

أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ

بَيْنَ النَّاسِ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ

مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

۱۱۶۔ اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اس پر روشن ہو چکی ہو اور مومنوں کے طریق کے سوا کوئی اور طریق اختیار کرے تو ہم اسے اسی جانب پھیر دیں گے جس جانب وہ مُڑ گیا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ
الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا ﴿۱۱۶﴾

۱۱۷۔ یقیناً اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور جو اس کے سوا ہے معاف کر دیتا ہے جس کے لئے چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو وہ یقیناً دُور کی گراہی میں بہک گیا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا
دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۱۱۷﴾

۱۱۸۔ وہ اُس کے سوا کسی کو نہیں پکارتے مگر عورتوں (یعنی مورتیوں) کو اور وہ نہیں پکارتے مگر شرک شیطاں کو۔

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنثًا وَإِنْ
يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿۱۱۸﴾

۱۱۹۔ اللہ نے اس پر لعنت کی جبکہ اس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ضرور ایک معین حصہ لوں گا۔

لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ
نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿۱۱۹﴾

۱۲۰۔ اور میں ضرور ان کو گمراہ کروں گا اور ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور موشیوں کے کانوں پر زخم لگائیں گے اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق میں تغیر کر دیں گے۔ اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطاں کو دوست بنایا تو یقیناً اس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔

وَلَا ضَلَّئِهِمْ وَلَا مَبِيئَتِهِمْ وَلَا مَرْتَبَهُمْ
فَلْيَبْتَئِكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرْتَبَهُمْ
فَلْيَعْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يَتَّخِذِ
الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرَانًا مُبِينًا ﴿۱۲۰﴾

اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک زمانہ میں جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) ایجاد ہوگی یعنی سائنسدان اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ چونکہ یہ شیطانی حکم سے ہوگا اس لئے ان کو بہت کھلا کھلا ٹھکانا پانے والا بیان کیا گیا ہے اور ان کی سزا جہنم بیان فرمائی گئی ہے۔ مختلف ایجادات کے تعلق میں صرف یہی ایک پیشگوئی ہے جو اپنے ساتھ انذار رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم بکثرت ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور کسی پیشگوئی کے نتیجے میں انذار نہیں آیا۔ پس جینیٹک انجینئرنگ اسی حد تک جائز ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی حفاظت کے لئے استعمال کی جائے۔ اگر تخلیق تبدیل کرنے کیلئے استعمال کی جائے تو اس سے بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ فی زمانہ سائنسدانوں کا بھی ایک بڑا گروہ جینیٹک انجینئرنگ سے خلق اللہ تبدیل کرنے کی مخالفت کرتا ہے۔

۱۲۱۔ وہ انہیں وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے۔
اور دھوکے کے سوا شیطان ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔

۱۲۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ
اس سے گریز کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔

۱۲۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا
لائے ہم ضرور انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں
گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان
میں رہنے والے ہیں۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور
(اپنے) قول میں اللہ سے زیادہ سچا اور کون ہے۔

۱۲۴۔ (فیصلہ) نہ تو تمہاری امنگوں کے مطابق ہوگا
اور نہ اہل کتاب کی امنگوں کے مطابق۔ جو بھی بُرا عمل
کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی اور وہ اپنے
لئے اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوست پائے گا نہ کوئی مددگار۔

۱۲۵۔ اور مردوں میں سے یا عورتوں میں سے جو
نیک اعمال بجالائے اور وہ مومن ہو تو یہی وہ لوگ
ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور وہ کھجور کی گٹھلی
کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۱۲۶۔ اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی
تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے اور وہ احسان
کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی
پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا تھا۔

۱۲۷۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

يَعِدُّهُمْ وَيَمَيِّبُهُمْ ۖ وَمَا يَعِدُّهُمْ
الشَّيْطَانُ إِلَّا عُرْوَرًا ۝۲۱

أُولَٰئِكَ مَا أُوْبَهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يَجِدُونَ
عَنْهَا مَخِيضًا ۝۲۲

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعَدَ اللَّهُ
حَقًّا ۖ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۝۲۳

لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ
الْكِتَابِ ۖ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِبْهُ وَلَا
يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝۲۴
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ
أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظَلَمُونَ نَقِيرًا ۝۲۵

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝۲۶

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝۲۷

۱۲۸۔ اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جا چکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔ اسی طرح بچوں میں سے (بے سہارا) کمزوروں کے متعلق (اللہ فتویٰ دیتا ہے) اور (تاکید کرتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔ پس جو نیکی بھی تم کرو گے تو یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۲۹۔ اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویے یا عدم توجہی کا خوف کرے تو ان دونوں پر کوئی گناہ تو نہیں کہ اپنے درمیان اصلاح کرتے ہوئے صلح کر لیں۔ اور صلح (بہر حال) بہتر ہے۔ اور نفوس کو (سرشت میں) بخل و دلیعت کر دیا گیا ہے۔ اور اگر تم احسان کرو اور تقویٰ سے کام لو تو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب باخبر ہے۔

۱۳۰۔ اور تم یہ توفیق نہیں پاسکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیتہً نہ جھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لگتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۚ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا تُوْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنْكِحُوهُنَّ ۚ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوُلْدَانِ ۚ وَأَن تَقُومُوا إِلَيْهِنَّ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿۱۲۸﴾

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۗ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۲۹﴾

وَلَكِنْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۚ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُواهَا كَالْمَمْلُوقَةِ ۗ وَإِن تَصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۳۰﴾

① ایک سے زیادہ شادیوں کے نتیجے میں یہ تو ناممکن ہے کہ ہر بیوی سے ایک جیسی محبت ہو۔ محبت کا معاملہ تو دل سے ہے۔ لیکن انصاف کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے۔ اس لئے تاکید فرمائی گئی کہ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو اس صورت میں انصاف سے کام لینا ہے اور کسی ایک کو ایسے نہ چھوڑ دیا جائے کہ تم اس کی نگہداشت نہ کرو۔

۱۳۱۔ اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۳۲۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی تاکیدی حکم دیا تھا اور خود تمہیں بھی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اگر تم کفر کرو تو یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ غنی (اور) صاحبِ حمد ہے۔

۱۳۳۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ کا رساز کے طور پر بہت کافی ہے۔

۱۳۴۔ اگر وہ چاہے تو اے بنی نوع انسان! تمہیں نابود کر دے اور کوئی دوسرے لے آئے۔ اور اللہ اس بات پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۳۵۔ جو دنیا کا اجر چاہتا ہے تو اللہ کے پاس دنیا کا اجر بھی ہے اور آخرت کا بھی۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت دیکھنے والا ہے۔

۱۳۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ ☪ خواہ

وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُعْنِ اللَّهُ كِلَا مَنِ سَعْتِهِ^ط
وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا^{١٣١}

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ^ط
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ^ط وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ^ط وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا^{١٣٢}

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ^ط
وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا^{١٣٣}

إِنْ يَشَاءِ يُدْهِبْكُمْ أَهْلَهَا النَّاسِ وَيَأْتِ
بِآخَرِينَ^ط وَكَانَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرًا^{١٣٤}

مَنْ كَانَ يَرْيِدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ^ط وَكَانَ اللَّهُ
سَمِيعًا بَصِيرًا^{١٣٥}

ع
١٣٦

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ
الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ^ج إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ

☪ یہ آیت قرآن کریم کی عدل کی تعلیم کا اطلاق گواہی دینے کے موقع پر بھی کرتی ہے یعنی ہر گواہ پر فرض ہے کہ انصاف کی گواہی دے، خواہ خود اپنے خلاف یا والدین یا عزیزوں کے خلاف گواہی دینی پڑے۔

کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

۱۳۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو اللہ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور یوم آخر کا تو یقیناً وہ بہت ہی دور کی گمراہی میں بھٹک چکا ہے۔

۱۳۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔

۱۳۹۔ منافقوں کو بشارت دیدے کہ ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔
۱۴۰۔ (یعنی) اُن لوگوں کو جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنا لیتے ہیں۔ کیا وہ ان کے قرب میں عزت کے خواہاں ہیں۔ پس یقیناً عزت تمام تر اللہ کے قبضہ میں ہے۔

۱۴۱۔ اور یقیناً اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اتارا ہے

فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا
الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۗ وَإِنْ تَلَاَوْا
أَوْ تَعْرَضُوا ۗ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۳۷﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنَّمَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ
وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ
عَلَىٰ رَسُولِهِ
وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ
مِن قَبْلُ ۗ وَمَنْ
يَكْفُرْ بِاللَّهِ
وَمَلَائِكَتِهِ
وَكُتُبِهِ
وَرُسُلِهِ
وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ
فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا
بَعِيدًا ﴿۳۷﴾

إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا ثُمَّ
كَفَرُوا
ثُمَّ آمَنُوا
ثُمَّ
كَفَرُوا
ثُمَّ
ازْدَادُوا
كُفْرًا
ثُمَّ
يَكُنِ
اللَّهُ
لِيُغْفِرَ
لَهُمْ
وَلَا
لِيُهْدِيَ
لَهُمْ
سَبِيلًا ﴿۳۸﴾

بَشِيرِ
الْمُنْفِقِينَ
بِأَنَّ
لَهُمْ
عَذَابًا
أَلِيمًا ﴿۳۹﴾
الَّذِينَ
يَتَّخِذُونَ
الْكُفْرِينَ
أَوْلِيَاءَ
مِنْ
دُونِ
الْمُؤْمِنِينَ ۗ
أَيَّبْتَغُونَ
عِنْدَهُمْ
الْعِزَّةَ
فَإِنَّ
الْعِزَّةَ
لِلَّهِ
جَمِيعًا ﴿۴۰﴾

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا

یہ آیت اس عقیدہ کی نفی کرتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ فرمایا اگر کوئی مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے، پھر مرتد ہو جائے، پھر ایمان لے آئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور اگر کفر کی حالت میں مرے گا تو لازمی طور پر جہنمی ہوگا۔ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو اس کے بار بار ایمان لانے اور کفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جا رہا ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔ ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً اُن جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ ﴿۱۵۱﴾

سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا
فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي
حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۗ إِنَّكُمْ إِذَا مِثَلْتُمْ ۗ ط
إِنَّ
اللَّهَ جَامِعَ الْمُنْفِقِينَ وَالْكَافِرِينَ
فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿۱۵۱﴾

۱۳۲۔ (یعنی) اُن لوگوں کو جو تمہارے متعلق (بُری خبروں کا) انتظار کر رہے ہیں۔ پس اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح نصیب ہو تو کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ اور اگر کافروں کو (فتح میں سے) کچھ نصیب ہو تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم نے تم پر (پہلے) غلبہ نہیں پایا تھا اور تمہیں مومنوں سے بچایا نہیں؟۔ پس اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور اللہ کافروں کو مومنوں پر کوئی اختیار نہیں دے گا۔

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ ؕ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ۗ ط
وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ ۗ قَالُوا أَلَمْ
نَسْتَحِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعِكُمْ مِّنَ
الْمُؤْمِنِينَ ۗ فَاَللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿۱۵۲﴾

۱۳۳۔ یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ ۗ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ
قَامُوا كُسَالَىٰ ۙ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا
يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵۳﴾

﴿۱۵۱﴾ اس آیت میں واضح طور پر ارشاد ہے کہ وہ لوگ جو نبیوں اور کلام الہی سے تمسخر کرتے ہیں ان کے ساتھ نہ بیٹھا کرو ورنہ تم ان جیسے ہی ہو جاؤ گے۔ لیکن ان لوگوں سے مستقل بائیکاٹ کا یہاں حکم نہیں ہے۔ ان میں سے جو لوگ اپنی اس حرکت سے توبہ کر لیں ان سے میل ملاقات کی اجازت ہے۔

۱۴۴- وہ اس کے درمیان متذبذب رہتے ہیں۔
 نہ ان کی طرف ہوتے ہیں نہ ان کی طرف اور
 جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے لئے تو کوئی
 ہدایت کی راہ نہیں پائے گا۔

مُذَبِّذِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى
 هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ
 اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿۱۴۴﴾

۱۴۵- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو
 چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑا کرو۔ کیا تم
 چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف کھلی کھلی حجت
 دے دو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
 الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ
 الْمُؤْمِنِينَ ۖ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ
 عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿۱۴۵﴾

۱۴۶- یقیناً منافقین آگ کی انتہائی گہرائی میں
 ہوں گے اور تو ان کے لئے کوئی مددگار نہ
 پائے گا۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ
 النَّارِ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿۱۴۶﴾

۱۴۷- مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح
 کی اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین
 کو اللہ کے لئے خالص کر لیا تو یہی وہ لوگ ہیں جو
 مومنوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مومنوں کو
 ایک بڑا اجر عطا کرے گا۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا
 بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ
 مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ
 الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۱۴۷﴾

۱۴۸- اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ
 تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور اللہ شکر کا
 بہت حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے
 والا ہے۔

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ
 شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ
 شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿۱۴۸﴾

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿١٤٩﴾

۱۴۹۔ اللہ سرعام بُری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ﴿١٤٩﴾

۱۵۰۔ اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپائے رکھو یا کسی بُرائی سے چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۵۱۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کر دیں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے بیچ کی کوئی راہ اختیار کریں۔ ﴿١٥١﴾

۱۵۲۔ یہی لوگ ہیں جو کچے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۵۳۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کے اندر کسی کے درمیان تفریق نہ کی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں وہ ضرور ان کے اجر عطا کرے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۴۔ تجھ سے اہل کتاب سوال کرتے ہیں کہ تُو اُن پر آسمان سے (ظاہری صورت میں) کوئی کتاب اتار لائے۔ پس وہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑی باتوں کا

﴿١٥٤﴾ بلند آواز سے سرعام کسی کو بُرا بھلا کہنا جائز نہیں سوائے اس کے کہ اس نے اس پر ظلم کیا ہو۔

﴿١٥٥﴾ اس آیت میں منکرین حدیث (فرقہ اہل قرآن) کا رد ہے۔ وہ اللہ کے کہے اور رسول کے کہے میں فرق کرتے ہیں اور حدیث نبوی کو نہیں مانتے۔ آیت ۱۵۳ میں اسی مضمون کو مزید پختہ کیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر سچا ایمان لاتے ہیں وہ اللہ کے کہے اور رسول کے کہے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

مطالبہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے (اس سے) کہا کہ ہمیں اللہ بے حجاب دکھا دے۔ پس ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا۔ پھر انہوں نے پھڑے کو (معبود کے طور پر) اختیار کر لیا بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ بایں ہمہ ہم نے اس بارہ میں درگزر سے کام لیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن حجت عطا کی۔

۱۵۵۔ اور ہم نے ان کے میثاق کے باعث ان پر طُور کو بلند کیا اور ہم نے ان سے کہا کہ (اللہ کی) اطاعت کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ اور ہم نے انہیں کہا کہ سبت کے بارہ میں کسی قسم کا تجاوز نہ کرو۔ اور اُن سے ہم نے ایک بہت پختہ عہد لیا۔

۱۵۶۔ پس ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب سے اور ان کے اللہ کی آیات کے انکار اور انبیاء کی ناحق شدید مخالفت کے باعث اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اُن کے کفر کی وجہ سے ان (دلوں) پر مہر لگا رکھی ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑا۔

۱۵۷۔ نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے مریم کے خلاف ایک بہت بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے۔

۱۵۸۔ اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے

مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ
الصُّعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعَجَلِ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذَلِكَ ۚ وَآتَيْنَا مُوسَى سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٥٥﴾

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا
لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ
لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِيثَاقًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾

فَجَاءَتْهُمْ تَقْضِيَّتُهُمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ
اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بَغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ
قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۗ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥٧﴾

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ
بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٨﴾

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ
مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا
صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ

اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔ اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے ﴿۱۵۸﴾
 ۱۵۹۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ﴿۱۵۹﴾

اٰخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَنْفِيْ شَكٍّ مِّمَّهٗ ۙ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اِتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۸﴾
 بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۙ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۹﴾

۱۶۰۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی (فریق) نہیں مگر اس کی موت سے پہلے یقیناً اس پر ایمان لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ ﴿۱۶۰﴾
 ۱۶۱۔ پس وہ لوگ جو یہودی تھے ان کے ظلم کے باعث اور ان کے اللہ کی راہ سے بکثرت روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں بھی حرام کر دیں جو (اس سے پہلے) ان کے لئے حلال کی گئی تھیں۔

وَ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُوْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۙ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ شٰهِيْدًا ﴿۱۶۰﴾
 فَيُضْلَمُوْنَ مِّنَ الَّذِيْنَ هٰذَا وَاَحْرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اٰحَلَّتْ لَهُمْ وَ بَصَدَّيْهُمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۱﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں یہود کے غلط دعویٰ کی تردید فرمائی گئی ہے یعنی ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے مسیح کو قتل کے ذریعہ مارا، نہ صلیب کے ذریعہ مارا۔ صَلَبُوْهُ سے مراد صرف صلیب پر چڑھانا نہیں بلکہ مقصد صلیب کا حاصل کرنا یعنی صلیب پر مار دینا ہے۔ بہت سے لوگ صلیب پر چڑھا کر زندہ بھی اتار لئے جاتے ہیں۔ ان کی موت کے وقت کبھی نہیں کہا جاتا کہ وہ صلیب دیئے گئے۔ آخری نتیجہ اس آیت میں یہ نکالا ہے کہ یقیناً وہ مسیح کو قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

شُبَّهٖ لَهُمْ کی غلط تفسیر یہ کی جاتی ہے کہ کوئی اور شخص مسیح کے مشابہ ہو گیا اور پھر اسے صلیب دیدیا گیا۔ حالانکہ قطعی طور پر یہ عربی زبان کے محاورہ کے خلاف ہے ورنہ اس شخص کا ذکر ہونا چاہئے تھا جس نے مسیح کی شبیہ اختیار کی اور مسیح سے مشابہ ہو گیا۔ شُبَّهٖ لَهُمْ کے واضح طور پر یہ معنی ہیں کہ وہ شبہ میں پڑ گئے اور معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔ حضرت امام رازیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: وَلٰكِنْ وَقَعَ لَهُمُ الشُّبُهَةُ (تفسیر کبیر رازی)۔ ﴿۲﴾ یہ آیت بعض علماء کے اس دعویٰ کی تردید کر رہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا رفع آسمان کی طرف کیا گیا تھا۔ یہ آیت وضاحت سے بیان کر رہی ہے کہ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ۔ اللہ نے اس کا رفع اپنی طرف کیا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ اللہ سے خالی ہے جس کی طرف مسیح اٹھائے گئے؟ حقیقت یہ ہے کہ جہاں مسیح موجود تھے وہیں خدا بھی تھا۔ پس دفع سے مراد درجات کی بلندی ہے۔

﴿۳﴾ اِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ میں دو مفہوم مراد ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب میں سے ایک فرد بھی نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ دوسرا یہ کہ اہل کتاب میں سے ایک بھی فریق نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور یہی درست ہے۔ اگر پہلا معنی کیا جائے یعنی اس کی موت سے اگر مسیح کی موت مراد لی جائے تو یہ محض ایک دعویٰ ہے۔ کروڑوں یہودی مر گئے جو نہ اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان لائے، نہ مسیح کی موت سے پہلے اس پر ایمان لائے۔ فریق والا مضمون اس لئے درست لگتا ہے کہ حضرت مسیحؑ گم شدہ قبائل کی طرف ہجرت کے بعد اس وقت فوت ہوئے جب ان تمام گم شدہ قبائل میں سے ہر قبیلہ کے کچھ نہ کچھ افراد نے آپ کو قبول کر لیا اور یہ واقعہ کشمیر میں ہوا۔

۱۶۲۔ اور اُن کے سُود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے روک دیئے گئے تھے اور لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھانے کی وجہ سے (اُن کو یہ سزا دی)۔ اور ان میں سے جو کافر تھے اُن کے لئے ہم نے بہت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۶۳۔ لیکن اُن (یہود) میں سے جو پختہ علم والے اور (سچے) مومن ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف اُتارا گیا اور اس پر بھی جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم ضرور ایک بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

وَآخِذْهُمْ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۗ وَأَعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦٢﴾

لَكِنَّ الرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ
وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ
وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٣﴾

۱۶۴۔ ہم نے یقیناً تیری طرف ویسے ہی وحی کی جیسا نوح کی طرف وحی کی تھی اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف۔ اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب کی طرف اور (اس کی) ذریت کی طرف اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف۔ اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

۱۶۵۔ اور کئی رسول ہیں جن کا بیان ہم تجھ پر پہلے ہی کر چکے ہیں اور کئی رسول ہیں جن کے قصص ہم نے تجھ پر نہیں پڑھے اور موسیٰ سے اللہ نے بکثرت کلام کیا۔ ﴿١٦٥﴾

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ
وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ
وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۗ وَاتَّبَعُوا مَا كَتَبْنَا
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ
وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۗ وَكَلَّمَ اللَّهُ
مُوسَىٰ تَكْوِيمًا ﴿١٦٥﴾

﴿١٦٥﴾ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کل عالم میں نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ ان تمام میں آنحضرت ﷺ افضل الرسل ہیں۔ قرآن کریم میں صرف چند نبیوں کا بطور مثال ذکر کیا گیا ہے اور ان پر اور ان کی قوموں پر جو حالات گزرے، تمام دنیا کے انبیاء اور ان کی قوموں پر ایسے ہی حالات گزرے۔

١٦٦۔ کئی بشارتیں دینے والے اور انداز کرنے والے رسول (بھیجے) تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے مقابل پر کوئی حجت نہ رہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

١٦٧۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو اس نے تیری طرف اُتارا ہے اسے اپنے (قطعی) علم کی بناء پر اُتارا ہے اور فرشتے بھی (یہی) گواہی دیتے ہیں جبکہ بحیثیت گواہ اللہ ہی بہت کافی ہے۔

١٦٨۔ یقیناً وہ لوگ جو کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا یقیناً وہ دُور کی گمراہی میں بھٹک چکے ہیں۔

١٦٩۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کئے، ہو نہیں سکتا کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ انہیں کسی راہ پر ڈالے۔

١٧٠۔ مگر جہنم کی راہ پر جس میں وہ طویل مدت تک رہنے والے ہیں اور اللہ کے لئے ایسا کرنا آسان ہے۔

١٧١۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ رسول آ چکا ہے۔ پس ایمان لے آؤ (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ پھر بھی اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

١٧٢۔ اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ یقیناً مسیح عیسیٰ ابن مریم محض اللہ کا رسول ہے اور اُس کا

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لَعَلَّآ يَكُونُ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةً بَعْدَ الرُّسُلِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٦﴾

لَكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۗ وَالْمَلِكَةُ يَشْهَدُونَ ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٨﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيُهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٩﴾

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٧٠﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۗ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧١﴾

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۗ إِنَّمَا الْمَسِيحُ

کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف اُتارا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور ”تین“ مت کہو۔ باز آؤ کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ یقیناً اللہ ہی واحد معبود ہے۔ وہ پاک ہے اس سے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور بحیثیت کارساز اللہ بہت کافی ہے۔ ﴿١٧٦﴾

۱۷۳۔ مسیح تو ہرگز ناپسند نہیں کرتا کہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے۔ اور جو بھی اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبر سے کام لے ان سب کو وہ اپنی طرف ضرور اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ ﴿١٧٧﴾

۱۷۴۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو وہ ان کو ان کے بھرپور اجر عطا کرے گا اور اپنے فضل سے ان کو مزید دے گا اور وہ لوگ جنہوں نے (عبادت کو) ناپسند کیا اور

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ
الْقَهْمَاءُ إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۗ انْتَهُوا
خَيْرَ الْكُفْرِ ۗ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۗ سُبْحٰنَهُ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَلَدٌ ۗ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ۗ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۗ
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ
وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۗ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
عَنْ عِبَادَتِيْهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ
جَمِيْعًا ﴿١٧٦﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فِيَوْمِئِذٍ أُجْرُهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ
فَضْلِهِ ۗ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا

﴿١٧٦﴾ عیسائی اس آیت سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ مسیح عام رسول نہیں تھا بلکہ اللہ کا کلمہ تھا اور بائبل کے اس حوالے کا ذکر کرتے ہیں جس میں فرمایا گیا کہ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا (یوحنا باب آیت ۱)۔ وہ حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ یا کلام اللہ قرار دیتے ہیں۔ اس کا رد سورہ کہف کی آخری دس آیات میں موجود ہے خصوصاً اس آیت میں کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور ان جیسے اور سمندر بھی ان کی مدد کو آئیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے۔ پس اللہ کے کلمہ سے مراد خدا کا کلمہ فرمانا ہے جس کے نتیجے میں تمام جاندار اور بے جان چیزیں وجود میں آئیں۔ مسیح بھی ان میں سے ایک تھا۔

﴿١٧٧﴾ اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام سے اس الزام کی نفی کی گئی ہے کہ وہ اللہ کا عبد ہونے کا انکار کرتے تھے کیونکہ یہ ایک بہت بھاری الزام ہے جو حضرت مسیح کا درجہ نہیں بڑھاتا بلکہ آپ کو تکبر قرار دیتا ہے۔

استکبار کیا تو انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور اللہ کے علاوہ وہ اپنے لئے کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

۱۷۵۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن کردینے والا نور اُتارا ہے۔
۱۷۶۔ پس وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لے آئے اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو وہ ضرور انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی جانب سیدھی راہ کی ہدایت دے گا۔

۱۷۷۔ وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں۔ کہہ دے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کی اولاد نہ ہو مگر اس کی بہن ہو تو اس بہن کے لئے جو (ترکہ) اس نے چھوڑا اس کا نصف ہوگا اور وہ اس (بہن) کا (تمام تر) وارث ہوگا اگر اس کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر وہ (بہنیں) دو ہوں تو ان کے لئے اس میں سے دو تہائی ہوگا جو اس نے (ترکہ) چھوڑا۔ اور اگر بہن بھائی مرد اور عورتیں (ملے جملے) ہوں تو (ہر) مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے (بات) کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ مبادا تم گمراہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

فَيَعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٥﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ﴿١٧٦﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا ﴿١٧٧﴾

يَسْتَفْتُونَكَ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۗ
إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُمَّةٌ
أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۗ وَهُوَ
يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۗ فَإِنْ كَانَتَا
أُخْتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثُ مِمَّا تَرَكَ ۗ
وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
أَنْ تَصَلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾

۵۔ المائدۃ

یہ سورت مدنی دور کے آخر میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو اکیس آیات ہیں۔ اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے معجزات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ تقاسیر میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان پر آسمان سے ظاہری طور پر خوانِ نعت اُترا تھا اس کی حقیقت سے بھی یہ کہہ کر پردہ اٹھایا گیا ہے کہ دراصل یہ پیشگوئی تھی کہ عیسائی قوموں کو جو بے انتہا رزق عطا فرمایا جائے گا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجے میں عطا ہوگا لیکن اگر انہوں نے اس رزق کی ناشکری کی، جس کے آثار بد قسمتی سے ظاہر ہو چکے ہیں، تو پھر ان کو سزا بھی ایسی ہولناک دی جائے گی کہ کبھی دنیا میں کسی کو ایسی سزا نہیں دی گئی۔

عہد توڑنے کے نتیجے میں جو خرابیاں یہود و نصاریٰ میں پیدا ہوتی رہیں ان کے پیش نظر اس سورت کے آغاز میں ہی امت محمدیہ کو متنبہ فرمادیا گیا ہے۔

اس سے پہلے سورۃ البقرۃ میں مختلف کھانوں کی حلت و حرمت کا ذکر کر چکا ہے مگر یہاں ایک نئی بات فرمائی گئی ہے جو اسلام کو ہر دوسرے مذہب سے ممتاز کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ رزق محض حلال ہی نہیں بلکہ طیب ہونا چاہئے۔ پس بظاہر ایک رزق اگر حلال بھی ہو تو بہتر یہی ہے کہ جب تک وہ انتہائی پاکیزہ اور صحت افزا نہ ہو، اس سے پرہیز کیا جائے۔

اس سے پہلے انصاف پر ہر حال میں قائم رہنے کی تعلیم گزر چکی ہے۔ اب اس سورت میں شہادت کا مضمون شروع ہوتا ہے اور شہادت میں کلیۃً انصاف پر قائم رہنے کی تلقین اس شاندار طریق پر بیان ہوئی ہے کہ اگر کسی قوم سے دشمنی بھی ہو تب بھی اس کے حقوق کا خیال رکھو اور اس کے ساتھ اپنے قضیے چکاتے ہوئے انصاف کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ چھوڑو۔

اس سورت میں میثاق کا ایک دفعہ پھر ذکر ملتا ہے کہ کس طرح یہود نے جب میثاق کو توڑا تھا تو آپس میں بغض و عناد کا شکار ہو گئے اور بہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی جنہوں نے ایک تہمتوں ناجی فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ لیکن پیشگوئی کے رنگ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ آپ کی قوم نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھائے گی اور گروہ درگروہ بٹی چلی جائیگی اور خود ان کے درمیان بھی حسد، بغض اور خود غرضی کے نتیجے میں بڑی بڑی عالمی جنگوں کی بنیاد پڑے گی جن میں خود عیسائی تو میں عیسائی قوموں کے خلاف نبرد آزما ہوں گی۔

اس سورت میں جہاں قوموں کے باہمی جدال اور قتل و غارت کا ذکر ہے وہاں ایک ایسے گروہ کا بھی ذکر ہے جو ظلم اور سفاکی میں حد سے بڑھ جائے گا (آیت نمبر ۳۴) جیسا کہ آجکل چھوٹے چھوٹے بچوں پر بہیمانہ مظالم کا ذکر مغربی دنیا میں بھی ملتا ہے اور مشرقی دنیا تو اس سے بھری پڑی ہے۔ اور ایسے بھیانک جرائم بھی ہیں جن کی سزا انتہائی سنگین ہونی چاہئے تاکہ فَشَسْرِدْ بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ کا مضمون پورا ہو اور ان کے نہایت خوفناک انجام کو دیکھ کر باقی مجرمین جرم سے باز رہیں۔

یہ سورت ہر قسم کے مظالم کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔ اسی تعلق میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جس سے کسی کا دین بدلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر انتہائی جبر کے نتیجے میں بعض لوگ مرتد بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے بدلہ عظیم الشان تو میں عطا فرمائے گا جو تعداد میں ان مرتدین سے بہت زیادہ ہوں گے اور مومنوں سے بہت محبت کرنے والے اور کفار پر بہت سخت ہوں گے۔

اس سورت میں قرآنی تعلیم کے عدل و انصاف کا ایک ایسا ذکر ملتا ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں اور یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے علاوہ بھی دیگر مذاہب کے پیروکار جو اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے میں سچے ہوں، نیک عمل کرنے والے ہوں اور آخرت یعنی اپنے اعمال کی جو ابد ہی کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے نیک اعمال کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے انجام کے بارہ میں کوئی خوف اور حزن نہ کریں۔

باہمی بغض و عناد کا جو ذکر اس سورت میں چل رہا ہے اس میں مزید وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں جو شدید بغض و عناد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ ان میں ایک شراب اور دوسری جو ہے۔ اگرچہ ان میں بعض معمولی فوائد بھی ہیں مگر ان کے نقصانات ان فوائد کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں۔

اس سورت کے آخر پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا صراحتاً ذکر ہے اور آپ کو ایک کامل موحّد رسول کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے جس نے کبھی بھی اپنی قوم کو تئلیٹ یا شرک کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی یہ فرمایا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا کے سوا دو معبود بنا لو۔

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ مِائَةٌ وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①
 ۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
 بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ②
 ۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! عہدوں کو پورا
 کرو۔ تمہارے لئے موثقی چوپائے حلال قرار دیئے
 گئے سوائے اس کے جو تم پر پڑھا جاتا ہے۔ مگر شکار کو
 حلال قرار دینے والے نہ ہو جانا جبکہ تم احرام کی حالت
 میں ہو۔ یقیناً اللہ وہی فیصلہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔
 إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ③

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ
 وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ
 وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَبْتِغُونَ فَضْلًا
 مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ④ وَإِذَا حَلَلْتُمْ
 فَاصْطَادُوا ⑤ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا
 بُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ
 تَعْتَدُوا ⑥ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ⑦
 وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ⑧
 وَاتَّقُوا اللَّهَ ⑨ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑩

۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ
 کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانی کے
 جانوروں کی اور نہ ہی قربانی کی علامت کے طور پر پٹے
 پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو
 اپنے رب کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنا رکھتے
 ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں۔ اور جب تم
 احرام کھول دو تو (بے شک) شکار کرو۔ اور تمہیں کسی قوم
 کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے
 روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور
 نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور
 زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے
 ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ ⑩

⑩ اس سورت کی آیت نمبر ۳ اور نمبر ۹ میں دشمن سے بھی کامل عدل کا ارشاد فرمایا گیا ہے خواہ وہ دشمنی دنیاوی و جوبات کی بنا پر ہو یا مذہبی و جوبات کی بنا پر۔ چنانچہ آیت نمبر ۳ میں فرمایا ہے کہ اگرچہ کسی دشمن نے آپ کو خانہ کعبہ جانے سے روک دیا ہو تب بھی اس مذہبی دشمنی کی بنا پر اس سے نا انصافی کی اجازت نہیں ہے۔ ان دو آیات پر اگر آئیت مسلمہ صدق دل سے عمل کرتی تو کبھی گمراہ نہ ہوتی۔

۴۔ تم پر مُردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور دم گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ لگ کر مرنے والا اور گر کر مرنے والا اور سینگ لگنے سے مرنے والا اور وہ بھی جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے کہ جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ (بھی حرام ہے) جو معبودانِ باطلہ کی قربان گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تیروں کے ذریعہ آپس میں ہتھے بانٹو۔ یہ سب فسق ہے۔ آج کے دن وہ لوگ جو کافر ہوئے تمہارے دین (میں دخل اندازی) سے مایوس ہو چکے ہیں۔ پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔ پس جو بھوک کی شدت سے (ممنوعہ چیز کھانے پر) مجبور ہو چکا ہو اس حال میں کہ وہ گناہ کی طرف جھکنے والا نہ ہو تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۵۔ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ تو کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور شکاری جانوروں میں سے بعض کو سدھاتے ہوئے جو تم تعلیم دیتے ہو تو (یاد رکھو کہ) تم انہیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس تم اس (شکار) میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ
الْخَنزِيرِ وَمَا أَهَلَ لِعَيْرِ اللَّهِ بِهِ
وَالْمُنْحَنَقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا
بِالْأَزْلَامِ ۗ ذَلِكُمْ فَسْقٌ الْيَوْمَ يَيسَ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاحْشَوْنَ ۗ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا ۗ فَمَنِ اضْطُرَّ
مَحْمَصَةً غَيْرَ مِتِّجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۗ فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحَلَّ لَهُمْ ۗ قُلْ أَحَلَّ لَكُمْ
الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِينَ تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ
فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ
سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

٦۔ آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا (پاکیزہ) کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ تم انہیں نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو، نہ کہ بدکاری کے مرتکب بنتے ہوئے اور نہ ہی پوشیدہ دوست بناتے ہوئے۔ اور جو ایمان ہی کا انکار کر دے اس کا عمل یقیناً ساقط ہو جاتا ہے اور وہ آخرت میں گھانا پانے والوں میں سے ہوگا۔

٧۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھویا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھویا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کر کے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم شکر کیا کرو۔

أَيُّومٍ أَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ حَلًّا لَكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حَلًّا لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ۗ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٥﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۗ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۗ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لُمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۗ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥﴾

٨۔ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو جسے اس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

وَأَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ
الَّذِي وَآثَقَكُمْ بِهِ^١ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا
وَاطَعْنَا^٢ وَاتَّقُوا اللَّهَ^٣ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ^٤

٩۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ لِلَّهِ
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ^٥ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا^٦ إِعْدِلُوا^٧ هُوَ
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ^٨ وَاتَّقُوا اللَّهَ^٩ إِنَّ اللَّهَ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ^{١٠}

١٠۔ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے (کہ) اُن کے لئے مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ^{١١}
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ^{١٢} وَأَجْرٌ عَظِيمٌ^{١٣}

١١۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا یہی ہیں جو اہل جہنم ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ^{١٤}

١٢۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب ایک قوم نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ تمہاری طرف اپنے (شرکے) ہاتھ لے کر رہیں گے مگر اس نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روک لیا اور اللہ سے ڈرو اور چاہئے کہ اللہ ہی پر مومن توکل کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ
أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ^{١٥} وَاتَّقُوا
اللَّهَ^{١٦} وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ^{١٧}
وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ^{١٨}

١٣۔ اور یقیناً اللہ بنی اسرائیل کا میثاق (بھی) لے

چکا ہے اور ہم نے ان میں سے بارہ نقيب مقرر کر دیئے تھے۔ اور اللہ نے کہا یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور تم نے ان کی مدد کی اور اللہ کو قرضہ حسنہ دیا تو میں ضرور تمہاری بُرائیوں کو تم سے دُور کر دوں گا اور ضرور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ پس تم میں سے جس نے اس کے بعد کفر کیا تو وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٦﴾

۱۴۔ پس اُن کے اپنا عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ کلمات کو ان کی اصل جگہوں سے ہٹا دیتے تھے اور وہ اس میں سے جس کی انہیں خوب نصیحت کی گئی تھی ایک حصہ بھول گئے اور ان میں سے چند ایک کے سوا تو ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر آگاہ ہوتا رہے گا۔ پس ان سے درگزر کر اور صرف نظر کر۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فَمَا تَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعْنَتُهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ اور اُن لوگوں سے (بھی) جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان کا میثاق لیا پھر وہ بھی اس میں سے ایک حصہ بھلا بیٹھے جس کی انہیں تاکید کی نصیحت کی گئی تھی۔ پس ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک باہمی دشمنی اور بغض مقدر کر دیئے ہیں اور اللہ ضرور اُن کو اس (کے بد انجام) سے آگاہ کرے گا جو (صنعتیں) وہ بنایا کرتے تھے۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَاعْرِضْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يَنْبئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٥﴾

۱۶۔ اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم (اپنی) کتاب میں سے چھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے اور بہت سی ایسی ہیں جن سے وہ صرف نظر کر رہا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آچکا ہے اور ایک روشن کتاب بھی۔

۱۷۔ اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

۱۸۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ تو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کرے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اُس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۹۔ اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم ان میں سے جن کو اُس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۖ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿١٦﴾

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٧﴾

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۗ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨﴾

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۗ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۗ يَغْفِر لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ

بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور آخراسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۲۰۔ اے اہل کتاب! رسولوں کے ایک لہجے انقطاع کے بعد تمہارے پاس یقیناً ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے (اہم امور) کھول کر بیان کر رہا ہے مبادا تم یہ کہو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشیر آیا اور نہ کوئی نذیر۔ پس یقیناً تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۲۱۔ اور (یاد کرو) وہ وقت جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تمہارے درمیان انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور اس نے تمہیں وہ کچھ دیا جو جہانوں میں سے کسی اور کو نہ دیا۔

۲۲۔ اے میری قوم! ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اپنی پٹھیں دکھاتے ہوئے مُر نہ جاؤ ورنہ تم اس حال میں لوٹو گے کہ گھانا کھانے والے ہو گے۔

۲۳۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! یقیناً اس میں ایک بہت سخت گیر قوم ہے اور ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ اس میں سے نکل جائیں۔ پس اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔

۲۴۔ ان لوگوں میں سے جو ڈر رہے تھے دو ایسے

مَلِكِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٩﴾

يَا هَلْ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ
لَكُمْ عَلَى فِتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا
جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ
جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ ادْكُرُوا
نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ
وَجَعَلَ لَكُمْ مَلُوكًا وَأَتَكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ
أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢١﴾

يُقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي
كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتُدُّوا عَلَى آدْبَارِكُمْ
فَتَتَّقِلُوا حَسْرِينَ ﴿٢٢﴾

قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ
وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْهَا
فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٣﴾

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ

مردوں نے جن پر اللہ نے انعام کیا تھا کہا، ان پر صدر دروازہ سے چڑھائی کرو۔ پھر جب تم (ایک دفعہ) اس (دروازہ) سے داخل ہو گئے تو تم بالضرور غالب آ جاؤ گے اور اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

۲۵۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم تو ہرگز اس (بستی) میں کبھی داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ اس میں موجود ہیں۔ پس جاؤ اور تیرا رب دونوں لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔

۲۶۔ اس نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں کسی پر اختیار نہیں رکھتا سوائے اپنے نفس اور اپنے بھائی کے۔ پس ہمارے درمیان اور فاسق قوم کے درمیان فرق کر دے۔

۲۷۔ اس (یعنی اللہ) نے کہا پس یقیناً یہ (ارض مقدس) ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے۔ وہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔ پس بدکردار قوم پر کوئی افسوس نہ کر۔

۲۸۔ اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ (جواباً) اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔

۲۹۔ اگر تو نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ تو مجھے قتل کرے (تو) میں (جواباً) تیری طرف اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں تاکہ تجھے قتل کروں۔ یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَانْكُمُ غَلْبُونَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا ۗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۵

قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا اٰمَادًا مَّوَا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَفَقَاتِلَا اِنَّا هُمْنَا قٰعِدُوْنَ ۝۲۶

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاٰخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۷

قَالَ فَاِنَّهَا مَحْرَمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيَهُونَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۸

وَاقْلُ عَلَيْهِمْ نَبَا ابْنِ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۗ اِذْ قَرَّبَا قُرْبٰنًا فَتَقَبَّلَ مِنْ اٰحَدِهِمَا وَاَلَمْ يَتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاقْتُلُنكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۸

لِيَنْبَسُطَ اِلَيْ يَدِكَ لِتَمْتَلِكَنِيْ مَا اَنَا بِبٰسِطِ يَدِيْ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۗ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۹

۳۰۔ یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ اٹھائے ہوئے لوٹے پھر تو اہل نار میں سے ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی جزا ہوتی ہے۔

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَلِكَ جَزَاُ الظَّالِمِينَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ تب اس کے نفس نے اُس کے لئے اپنے بھائی کا قتل اچھا بنا کر دکھایا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ پھر اللہ نے ایک کوئے کو بھیجا جو زمین کو (بچوں سے) کھود رہا تھا تاکہ وہ (یعنی اللہ) اسے سمجھا دے کہ کس طرح وہ اپنے بھائی کی لاش کو ڈھانپ دے۔ وہ بول اٹھا وائے حسرت! کیا میں اس بات سے بھی عاجز آ گیا کہ اس کوئے جیسا ہی ہو جاتا اور اپنے بھائی کی لاش ڈھانپ دیتا۔ پس وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا۔

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُورِئِي سَوَاءَ أَخِيهِ ۖ قَالَ يُورِيْلَتِي أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوْرِئِي سَوَاءَ أَخِي ۚ فَأَصْبَحَ مِنَ التَّٰدِمِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض کر دیا کہ جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا اور یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آچکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں سے کثیر لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۖ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرٰءِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۖ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعَدَ ذٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمَسْرِقُونَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ یقیناً ان لوگوں کی جزا جو اللہ اور اس کے

إِنَّمَا جَزَاُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں دلیس نکالا دے دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا میں ذلت اور رسوائی کا سامان ہے اور آخرت میں تو ان کے لئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۗ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس سے پیشتر توبہ کر لیں کہ تم ان پر غالب آ جاؤ۔ پس جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو۔ ﴿٣٦﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٦﴾

۳۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ان کا ہوتا بلکہ اس کے علاوہ اس جیسا اور بھی تا کہ وہ اُسے قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکتے تو بھی ان سے وہ قبول نہ کیا جاتا اور ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ ۗ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٧﴾

۳۸۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں جبکہ وہ ہرگز اُس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ایک ٹھہر جانے والا عذاب (مقدر) ہے۔

يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۗ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٨﴾

﴿٣٨﴾ اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے میں وسیلہ سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اب براہ راست خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جب تک رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اختیار نہ کیا جائے۔ اذان کے بعد کی دعا بھی، جس میں وسیلہ کا ذکر ہے، اسی مضمون کی تائید کرتی ہے۔

۳۹۔ اور چور مرد اور چور عورت سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اُس کی جزا کے طور پر جو انہوں نے کمایا (یہ) اللہ کی طرف سے بطور عبرت (ہے) اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿۱﴾

۴۰۔ پس جو بھی اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو یقیناً اللہ اس پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۴۱۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۴۲۔ اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں، یعنی وہ جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے تھے، نیز وہ لوگ بھی جو یہودی ہوئے۔ یہ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سننے والے ہیں (اور) ایک دوسری قوم کی باتوں کو بھی جو تیرے پاس نہیں آئے بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔ وہ کلمات کو ان کی مناسب جگہوں پر رکھے جانے کے بعد تبدیل کر دیتے ہیں۔ وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ دیا جائے تو قبول کر لو اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچ کر رہو اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تو اس کے لئے

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَانَا لَمْ يَنْتَهُوا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۹﴾

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۴۰﴾

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۱﴾

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنُ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا أَصْحَابُ السَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ لِيُكْذِبُوا سَمْعُكُمْ يَقَوْمِ آخِرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يَحْزِنُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِينَا هَذَا فَخَدُّوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتُوهُ فَاخْذَرُوا وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ

﴿۱﴾ السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ سے عادی اور پیشہ ور چور مرد اور عورتیں مراد ہیں۔ روزمرہ غربت کی وجہ سے کچھ کھانے پینے کی چیز چوری کرنا اس حکم میں داخل نہیں۔ مَحْمَصَةٌ یعنی شدید بھوک کے وقت تو سوڑ بھی حلال ہو جاتا ہے۔ بھوکے کچھ بغیر اجازت کے کھانا ہرگز اس کو ہاتھ کاٹنے کا مکلف نہیں کرے گا۔

اللہ سے (بچانے کا) کوئی اختیار نہیں رکھتا یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہرگز نہیں چاہتا کہ ان کے دلوں کو پاک کرے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقرر) ہے۔

۴۳۔ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سننے والے، بہت بڑھ چڑھ کر مال حرام کھانے والے۔ پس اگر وہ تیرے پاس آئیں تو چاہے تو ان کے درمیان فیصلہ کر یا ان سے اعراض کر۔ اور اگر تو ان سے اعراض کرے تو وہ ہرگز تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۴۴۔ اور وہ تجھے کیسے حاکم بنا سکتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر وہ اس کے بعد بھی پیڑھے پھیر لیتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔

۴۵۔ یقیناً ہم نے تورات اتاری اُس میں ہدایت بھی تھی اور نور بھی۔ اس سے انبیاء جنہوں نے اپنے آپ کو (کلینتہ اللہ کے) فرمانبردار بنا دیا تھا یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے۔ اور اسی طرح اللہ والے لوگ اور علماء بھی اس وجہ سے کہ ان کو اللہ کی کتاب کی حفاظت کا کام سونپا گیا تھا (فیصلہ کرتے تھے) اور وہ اس پر گواہ تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤٦﴾

سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْلُونَ لِلْحَرِّ ط فَاَنْ جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَصْرِوْكَ شَيْئًا ۖ و اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٧﴾

وَكَيْفَ يُحْكِمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ ط فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٨﴾

اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى و نُورٌ ط يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا و الرَّبُّبِيُّونَ و الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ و كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ و اَخْشَوْنَ

مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی قیمت پر نہ بیچو۔ اور جو اُس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ ﴿٥﴾

۴۶۔ اور ہم نے ان پر اُس (یعنی تورات) میں فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان (ہوگی) اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت نیز زخموں کا بھی برابر کا بدلہ لینا ہوگا۔ پس جو کوئی (از خود) بطور صدقہ اس (قصاص) کو معاف کر دے تو یہ اس کے لئے (اس کے گناہوں کا) کفارہ بن جائے گا اور جو کوئی اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۖ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۖ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۖ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٦﴾

۴۷۔ اور ہم نے انہی کے نقوش پر اُن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اس کے مصدق کے طور پر جو تورات میں سے اس کے سامنے تھا۔ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت تھی اور نور تھا اور وہ اس کی تصدیق کرنے والی تھی جو تورات میں سے اس کے سامنے تھا اور متقیوں کے لئے ایک ہدایت اور نصیحت (کے طور پر) تھی۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ ۖ وَإِتِّينَهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۖ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ ۖ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾

۴۸۔ پس اہل انجیل اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں اُتارا ہے۔ اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اُتارا ہے تو یہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

وَلِيَحْكُمَ أَهْلَ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۖ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٤٨﴾

۴۹۔ اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

کی ہے اُس کی تصدیق کرتی ہوئی جو کتاب میں سے اس کے سامنے ہے اور اس پر نگران کے طور پر۔ پس ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کر جو اللہ نے اُتارا ہے۔ اور جو تیرے پاس حق آیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک مسلک اور ایک مذہب بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کرے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

۵۰۔ اور (پھر تاکید ہے) کہ جو بھی اللہ نے اُتارا ہے اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے بچ کر رہے کہ اس تعلیم کے کسی حصہ کے متعلق تجھے فتنہ میں نہ ڈال دیں جو اللہ نے تیری طرف اُتاری۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لے کہ اللہ ضرور ارادہ رکھتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر کوئی مصیبت ڈال دے اور یقیناً لوگوں میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

۵۱۔ پس کیا وہ جہالت کا (طریق) فیصلہ پسند کرتے ہیں۔ اور اہل یقین کے لئے فیصلہ کرنے میں اللہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔

۵۲۔ اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ وہ (آپس ہی میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيَّمْنَا عَلَيْهِ
فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ
أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلِّ
جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمَنْهَاجًا وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ
لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَيْتُمْ فَأَسْتَبِقُوا
الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ٥٠

وَأِنْ أَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَنْ
يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فاعْلَمُ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ
كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ٥١

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ
أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا الْقَوْمِ يُوقِفُونَ ٥٢

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

اُن سے دوستی کرے گا وہ اُنہی کا ہو رہے گا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۵۳۔ پس تو اُن کو جن کے دلوں میں مرض ہے دیکھے گا کہ اُن لوگوں میں دوڑے پھرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر کوئی زمانے کی مار نہ پڑ جائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ فتح (کا دن) لے آئے یا اپنا کوئی فیصلہ صادر کر دے تو اُس پر جو وہ اپنے دلوں میں چھپا رہے ہیں شرمندہ ہو جائیں۔

۵۴۔ اور وہ جو ایمان لائے کہتے ہیں کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی اپنی (طرف سے) پختہ قسمیں کھائی تھیں کہ وہ یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ پس وہ گھانا کھانے والے بن گئے۔

۵۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو ضرور اللہ (اس کے بدلے) ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہو اور وہ اُس سے محبت کرتے ہوں۔ مومنوں پر وہ بہت مہربان ہوں گے (اور) کافروں پر بہت سخت۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہ رکھتے ہوں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اس خیال کا رد ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے مرتد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک بڑی قوم تمہیں عطا کرے گا جو مومنوں سے محبت کرنے والی اور کفار کے مقابل پر سخت ہوگی۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَإِنَّهُ مِنَّهُمْ ط
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥٧

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ط فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَدِيمِينَ ٥٧ ط

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خٰسِرِينَ ٥٤

يٰۤأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ۗ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۗ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٥٥

٥٦۔ یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکے رہنے والے ہیں۔

٥٧۔ اور جو اللہ کو دوست بنائے اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تو اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والے ہیں۔

٥٨۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اُن کو جنہوں نے تمہارے دین کو تمسخر اور کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

٥٩۔ اور جب تم نماز کے لئے بلا تے ہو تو وہ اُسے مذاق اور کھیل تماشہ بنا لیتے ہیں۔ یہ اس بنا پر ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔

٦٠۔ تو کہہ دے اے اہل کتاب! کیا تم ہم پر محض اس لئے طعن کرتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ہم سے پہلے اُتارا گیا تھا؟ اور حق یہ ہے کہ تم میں سے اکثر بدکردار لوگ ہیں۔

٦١۔ تو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر چیز کی خبر دوں جو (تمہارے لئے) اللہ کے پاس بطور جزا ہے؟ وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضبناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سُر بنا دیا جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٦﴾

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٧﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٥٨﴾

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هَاهُنَا وَلَعِبًا ۚ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٥٩﴾

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ ۖ وَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ﴿٦٠﴾

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرِّ مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۗ مَنْ لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۗ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦١﴾

۶۲۔ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہی (تمہارے اندر) داخل ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی باہر نکل گئے۔ اور اللہ اس کو سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔

۶۳۔ اور تو ان میں سے اکثر کو گناہوں اور بے اعتدالیوں اور ان کے حرام مال کھانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتا ہوا پائے گا۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

۶۴۔ کیوں نہ رہا نبیوں نے اور (کلام اللہ کی حفاظت پر مقرر) علماء نے انہیں گناہ کی بات کہنے اور ان کے حرام کھانے سے روکا۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۶۵۔ اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بند کیا ہوا ہے۔ خود انہی کے ہاتھ بند کئے گئے ہیں اور جو انہوں نے کہا اس کے سبب سے ان پر لعنت ڈالی گئی ہے۔ بلکہ اُس کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جیسے چاہے خرچ کرتا ہے۔ اور وہ جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا ان میں سے بہتوں کو بغاوت اور انکار میں یقیناً بڑھا دے گا۔ اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور بغض ڈال دیئے ہیں۔ جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ اور وہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦٢﴾

وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۗ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٣﴾

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبُّنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۗ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٤﴾

وَقَالَتِ الْيَهُودُ دِيَدَ اللَّهِ مَغْلُوبَةٌ ۗ غَلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلَعْنُوا بِمَا قَالُوا ۗ بَلْ يَدُهُ مَبْسُوطَتَيْنِ ۙ لَا يَنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۗ وَالْقَيِّنَاتُ بَيْنَهُمُ الْعِدَاةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٥﴾

٦٦۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی بُرائیاں ان سے دور کر دیتے اور ہم ضرور انہیں نعمتوں والی جنتوں میں داخل کر دیتے۔

٦٧۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل (کی تعلیم) کو اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُتارا گیا قائم کرتے تو وہ اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی۔ اُن میں سے ہی ایک جماعت میانہ رو ہے جبکہ ان میں سے بہت ہیں کہ بہت بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

٦٨۔ اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

٦٩۔ کہہ دے اے اہل کتاب! تم کسی بات پر بھی نہیں جب تک تورات اور انجیل کو اور اسے قائم نہ کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اُتارا گیا۔ اور وہ جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے اُن میں سے کثیر تعداد کو یقیناً بغاوت اور کفر میں بڑھائے گا۔ پس تو کافر قوم پر افسوس نہ کر۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ
جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٦﴾

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْفُلُوا مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۗ مِنْهُمْ
أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۗ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءٌ
مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٧﴾

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ ۗ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَاتَهُ ۗ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ
تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنزِلَ
إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَلِيَزِيدَنَّ كَثِيرًا
مِنْهُمْ مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا
وَكُفْرًا ۗ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صابی اور نصرانی جو بھی اللہ پر ایمان لایا اور یومِ آخر پر اور نیک عمل بجالایا ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ کوئی غم نہیں کریں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّبِئُونَ
وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کا بیٹاق لیا اور ان کی طرف کئی رسول بھیجے۔ جب بھی کوئی رسول ایسی چیز کے ساتھ ان کے پاس آتا جس کو ان کے دل پسند نہیں کرتے تھے تو ایک فریق کو تو وہ جھٹلا دیتے تھے اور ایک فریق کی غالمانہ مخالفت کرتے تھے۔

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَارْسَلْنَا
إِلَيْهِمْ رَسُولًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا
لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرَفِيقًا كَذَّبُوا
وَفَرِيقًا يَاقْتُلُونَ ﴿٧١﴾

۷۲۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ کوئی فتنہ برپا نہ ہوگا۔ پس وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ بعد ازاں اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا پھر بھی ان میں سے کثیر لوگ اندھے اور بہرے ہی رہے۔ اور اللہ جو وہ کرتے تھے اس پر گہری نظر رکھنے والا تھا۔

وَحَسِبُوا إِلَّا تَكُونُ فِتْنَةً فَعَمُوا
وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا
وَصَمُّوا كَثِيرًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
يَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ جبکہ مسیح نے تو یہی کہا تھا اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ یقیناً وہ جو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔ اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ
ابْنُ مَرْيَمَ ۗ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنَىٰ
إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۗ إِنَّهُ
مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
وَمَا أَوْه النَّارُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ
أَنْصَارٍ ﴿٧٣﴾

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ
ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ ۗ
وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٤﴾

٤٣۔ یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے (بھی) جنہوں
نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ حالانکہ ایک
ہی معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور اگر وہ اس
سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے ان
لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب ضرور
آلے گا۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونََهُ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٥﴾

٤٤۔ پس کیا وہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکتے
نہیں اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے جبکہ اللہ
بہت ہی بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۗ
كَانَا يَأْكُلَنِ الطَّعَامَ ۗ أَنْظُرْ كَيْفَ
نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظِرْ أَنَّى يُوفَكُونَ ﴿٧٦﴾

٤٥۔ مسیح ابن مریم ایک رسول ہی تو ہے۔ اس سے
پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں۔ اور
اس کی ماں صدیقہ تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔
دیکھ کس طرح ہم ان کی خاطر اپنی آیات کو کھول کھول
کر بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کدھر بھٹکائے
جا رہے ہیں۔

قُلْ أَعْبُدُونِ مَنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۗ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ﴿٧٧﴾

٤٦۔ تُو کہہ دے اے اہل کتاب! تم اپنے دین
میں ناحق مبالغہ آمیزی سے کام نہ لو اور ایسی قوم کی
خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے گمراہ ہو چکے ہیں

٤٧۔ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ

اس آیت کریمہ میں بھی قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر ہے کیونکہ لفظ قَدْ خَلَتْ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کسی کے رستہ
گزرنے کے متعلق نہیں کہا جاتا بلکہ وفات پر بولا جاتا ہے۔ اس کی مزید دلیل یہ دی گئی ہے کہ وہ اور اس کی والدہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے
گویا اب وہ دونوں کھانا نہیں کھاتے کیونکہ اب وہ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ اگر حضرت مسیحؑ نے رَفَعَ إِلَى السَّمَاءِ کی وجہ سے کھانا کھانا
چھوڑا، تو حضرت مریم تو آسمان پر نہیں چڑھیں، انہوں نے اس کے باوجود کھانا کھانا کیوں چھوڑ دیا؟ ظاہر ہے وفات کی بنا پر۔ پس حضرت
مسیحؑ بھی اب اپنی ماں کی طرح اس لئے کھانا نہیں کھاتے کہ وہ بھی فوت ہو چکے ہیں۔

اور انہوں نے اور بھی بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ متوازن راہ سے بھٹک گئے۔

صَلُّوا مِنْ قَبْلِ وَأَصَلُّوا كَثِيرًا وَصَلُّوا
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٨﴾

٧٩۔ جن لوگوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا وہ داؤد کی زبان سے لعنت ڈالے گئے اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے بھی۔ یہ ان کے نافرمان ہو جانے کے سبب سے اور اس سبب سے ہوا کہ وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى
لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٩﴾

٨٠۔ وہ باز نہیں آتے تھے اُس بُرائی سے جو وہ کرتے تھے۔ یقیناً بہت بُرا تھا جو وہ کیا کرتے تھے۔

كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۗ
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٨٠﴾

٨١۔ تو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ وہ اُن کو دوست بناتے ہیں جو کافر ہوئے۔ یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو اُن کے نفوس نے ان کیلئے آگے بھیجا ہے کہ اللہ ان پر سخت ناراض ہو گیا اور وہ عذاب میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا ۗ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ
أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمُ خَالِدُونَ ﴿٨١﴾

٨٢۔ اور اگر وہ اللہ پر اور اس نبی پر اور اس پر ایمان رکھتے جو اس کی طرف اُتارا گیا تو اُن (کافروں) کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں سے بڑی تعداد فاسقوں کی ہے۔

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالتَّوْبَةِ
وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا هُمْ أَوْلِيَاءَ
وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿٨٢﴾

٨٣۔ یقیناً تو مومنوں سے دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود کو پائے گا اور ان کو جنہوں نے شرک کیا۔ اور یقیناً تو مومنوں سے محبت میں قریب تر اُن لوگوں کو پائے گا جنہوں نے کہا کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں سے کئی عبادت گزار اور رہبانیت اختیار کرنے والے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ استکبار نہیں کرتے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا
الْيَهُودَ وَالتَّذِينَ اشْرَكُوا ۗ وَتَجِدَنَّ
أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا
إِنَّا نَصْرِي ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِيَسِينَ
وَرَهْبَانًا ۗ وَآلَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٣﴾

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ ﷺ ۸۴۔ اور جب وہ اُسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اُتارا گیا تو تُوْ دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کر لے۔

تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿۸۴﴾

۸۵۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ اور اُس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا جبکہ ہم یہ طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل کرے گا۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۗ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿۸۵﴾

۸۶۔ پس اللہ نے اس بنا پر جو انہوں نے کہا اُن کو ایسی جنتیں ثواب میں دیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ اور احسان کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔

فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ ہیں جو جہنمی ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۸۷﴾

۸۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اُن پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں حرام نہ ٹھہرایا کرو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ اور اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا حلال (اور) پاکیزہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ اللہ تمہیں تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑے گا

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ

لیکن وہ تمہیں ان پر پکڑے گا جو تم نے قسمیں کھا کر وعدے کئے ہیں۔ پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جو اوسطاً تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا ایک گردن آزاد کرنا ہے۔ اور جو اس کی توفیق نہ پائے تو تین دن کے روزے (رکھنے ہوں گے)۔ یہ تمہارے عہد کا کفارہ ہے جب تم حلف اٹھا لو۔ اور (جہاں تک بس چلے) اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ﴿۱۰﴾

وَلَكِنْ يُوَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ
الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ
مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ ۖ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا
حَلَفْتُمْ ۖ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿۱۰﴾

۹۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوّا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ
عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿۱۱﴾

۹۲۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الہی اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيُصَدِّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ
فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾ لغو قسم سے مراد روزمرہ کی گفتگو میں واللہ باللہ کہنا یا خدا کی قسم کا محاورہ استعمال کرنا ہے جو بعض لوگ عادتاً استعمال کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔ لیکن اگر سنجیدگی کے ساتھ کوئی جھوٹی قسم کھائی جائے تو اس پر مواخذہ ہوگا۔

۹۳۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (بُرائی سے) بچتے رہو۔ اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح پیغام پہنچانا ہے۔

۹۴۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں بشرطیکہ کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر (مزید) تقویٰ اختیار کریں اور (مزید) ایمان لائیں۔ پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۹۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں اللہ کچھ ایسے شکار کے ذریعہ ضرور آزمائے گا جس تک تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی رسائی ہوگی تاکہ اللہ اُن لوگوں کو نمایاں کرے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جو اس کے بعد حد سے تجاوز کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہوگا۔

۹۶۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شکار مارنا نہ کرو جب تم احرام کی حالت میں ہو۔ اور تم میں سے جو اُسے جان بوجھ کر مارے تو اس کی سزا کے طور پر کعبہ تک پہنچنے والی ایسی قربانی پیش کرے جو اس جانور کے برابر ہو جسے اس نے مارا ہے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو صاحبِ عدل کریں۔ یا پھر اس کا کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا پھر اس کے برابر روزے (رکھے) تاکہ وہ اپنے فعل کا بد نتیجہ چکھے۔ اللہ نے درگزر کیا ہے اس سے جو گزر چکا۔ پس جو اعادہ کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا ہے۔

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ
وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا
أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ﴿١٣﴾

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ

اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَن
اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۗ وَمَن قَتَلَهُ مِنْكُمْ

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَلِغَ

الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ
عَدْلٌ ذَلِكُمْ صِيَامًا لَّيْذُوقُوا وَبِالْأَمْرِ ۗ

عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۗ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمْ
اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿١٦﴾

۹۷۔ تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور تم پر خشکی کا شکار اس وقت تک حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

۹۸۔ اللہ نے بیت حرام کعبہ کو لوگوں کے (دینی اور اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والے مہینہ کو اور قربانی کے جانوروں کو اور قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کو۔ یہ (تنبیہ) اس لئے ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ سے خوب جانتا ہے جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۹۹۔ جان لو کہ اللہ پکڑ میں بہت سخت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۔ رسول پر اچھی طرح پیغام پہنچانے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

۱۰۱۔ تُو کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ تجھے ناپاک کی کثرت کیسی ہی پسند آئے۔ پس اے عقل والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۰۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں تکلیف میں ڈال دیں۔ اور اگر تم ان کے متعلق

أَجَلٌ لَّكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَالسِّيَارَةُ وَحَرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرْمًا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۹۷﴾

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۹۸﴾

إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹۹﴾

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿۱۰۰﴾

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَنْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۰۱﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوُكُمْ ۚ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا

سوال کرو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے صرف نظر کیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔ ﴿۱۰۳﴾
۱۰۳۔ تم سے پہلے بھی ایک قوم نے یہ باتیں پوچھی تھیں پھر ان کا انکار کرنے والے ہو گئے۔

حِينَ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ تُبَدِّلُكُمْ ط عَفَا اللَّهُ
عَنْهَا ط وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۰۳﴾

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا
بِهَا كَافِرِينَ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔ اللہ نے نہ تو کوئی بحیرہ بنایا ہے نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نہ حام لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اللہ پر جھوٹ گھرتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں کرتے۔ ﴿۱۰۴﴾

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا
وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَا لِكِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ط

وَ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اُتارا ہے اس کی طرف آؤ اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی بہت کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا۔ کیا اس صورت میں

وَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَ إِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا ط أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ

﴿۱﴾ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو وضاحت سے ممنوع قرار نہیں دیا گیا اور یہ بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت ہے اور خود اپنے دماغ سے موقع محل کے مطابق فیصلہ کرنے کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وحی کے نزول کے وقت الٹے پلٹے سوال کرتے رہتے تھے۔ اس وقت ضروری تھا کہ ان کا جواب دیا جاتا ورنہ وہ یہ سمجھتے کہ جو سوال دل میں پیدا ہوتے ہیں وحی ان کا جواب نہیں دیتی۔ اس سے اگلی آیت میں ماضی کی ایک قوم کا ذکر ہے جس نے اسی طرح وحی کے نزول کے وقت سوالات کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لیا تھا۔

﴿۲﴾ بَحِيرَةٌ: بَحْرُثُ الْبَعِيرِ کے معنی ہیں شَقَقْتُ أُذُنَهُ شَقًّا وَاسْعَايَ میں نے اونٹ کے کان کو اچھی طرح پھاڑ دیا (مفردات)۔
بَحِيرَةٌ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان پھاڑ دیئے گئے ہوں۔ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی اونٹنی دس بچے دے دیتی تو اس کے کان چھید دیتے اور اس کو کھلا چھوڑ دیتے۔ نہ تو اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس پر بوجھ لادتا (مفردات)۔

سَائِبَةٌ: وہ اونٹنی جو چراگاہ میں کھلی چھوڑ دی جائے۔ نہ پانی کے حوض سے اسے روکا جائے اور نہ چارے سے۔ اور جاہلیت میں یہ اس وقت کرتے تھے جب کوئی اونٹنی پانچ بچے دے دیتی۔

وَ صَيْلَةٌ: یہ بھی جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ جب بکری نر اور مادہ دونوں اکٹھے بچے دیتی تو ان کو ذبح نہیں کرتے تھے تا ایک کے ذبح کرنے سے دوسرے بچے کو تکلیف نہ ہو۔

حَامٌ: وہ سائٹ جس کی نسل سے دس بچے ہو جائیں اس کو چھوڑ دیتے۔ نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس سے اور کام لیتے اور اسے چراگاہ اور پانی سے نہ روکا جاتا۔

بھی (کافی ہے) کہ ان کے آباء و اجداد کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور نہ ہدایت حاصل کرتے تھے۔

۱۰۶۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنے ہی نفوس کے ذمہ دار ہو۔ جو گمراہ ہو گیا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر تم ہدایت پر رہو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

۱۰۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم میں سے کسی تک موت آ پہنچے تو تمہارے درمیان شہادت کے طور پر وصیت کے وقت اپنے میں سے دو صاحبِ عدل گواہوں کا تقرر ضروری ہے۔ البتہ اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو اور تمہیں موت کی مصیبت آ لے تو اپنوں کی بجائے غیروں میں سے دو گواہ بنا سکتے ہو۔ تم ان دونوں کو کسی نماز کے بعد روک لو۔ اور اگر تمہیں شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھا کر یہ اقرار کریں کہ ہم اس (گواہی) کے بدلے ہرگز کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے خواہ کوئی (ہمارا) قریبی ہی ہو۔ اور ہم اللہ کی مقرر کردہ گواہی نہیں چھپائیں گے تب تو ہم یقیناً گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۰۸۔ پھر اگر یہ معلوم ہو جائے کہ دونوں گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کی جگہ دو دوسرے ان لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں جن کا حق پہلے دو نے مار لیا ہو۔ پس وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے

لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿۱۰۵﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ ۚ
لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۗ
إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۶﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا
حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ
إِثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَ
مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي
الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ
تَحْسِبُوهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَنِ
بِاللَّهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لَا نُشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ
كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنْ آتَا
إِذَا لَمِنَ الْإِثْمِينَ ﴿۱۰۷﴾

فَإِنْ عُرِّرَ عَلَىٰ أَثَمًا اسْتَحَقَّ إِثْمًا
فَآخَرَ يَقُومُن مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ
اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَىٰ فَيُقْسِمَنِ بِاللَّهِ
لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا

اور ہم نے (انصاف سے) کوئی تجاوز نہیں کیا۔ تب تو ہم یقیناً ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۰۹۔ یہ (طریق) زیادہ قریب ہے کہ وہ (پہلے گواہ) بعینہ سچی گواہی پیش کریں ورنہ انہیں خوف دامنگیر رہے کہ اُن (دوسروں) کی قسموں کے بعد ان کی قسمیں رد کر دی جائیں گی۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور غور سے سنا کرو اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۱۰۔ جس دن اللہ تمام رسولوں کو اکٹھا کرے گا اور پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ کہیں گے ہمیں کوئی (حقیقی) علم نہیں۔ یقیناً تو ہی تمام غیبوں کا بہت علم رکھنے والا ہے۔

۱۱۱۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر میری نعمت کو یاد کرو اور اپنی والدہ پر، جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی۔ تو لوگوں سے پنکھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں بھی باتیں کرتا تھا۔ اور وہ وقت بھی (یاد کر) جب میں نے تجھے کتاب سکھائی اور حکمت بھی اور تورات بھی اور انجیل بھی۔ اور جب تو میرے اذن سے مٹی سے پرندوں کی صورت کی طرح پر پیدا کرتا تھا۔ پھر تو اُن میں پھونکتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندے ہو جاتے تھے۔ اور تو پیدائشی اندھوں اور برص والوں کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا۔ اور جب تو میرے اذن سے مردوں کو نکالتا تھا۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکے رکھا جب تو اُن کے

اعْتَدَيْنَا ۞ اِنَّا اِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

ذَلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَّجْهِيْهَا اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اِيْمَانُهُمْۙ بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ۙ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۙ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۙ

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ ۙ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۙ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۙ

اِذْ قَالَ اللّٰهُ لِعِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۙ اِذْ اَيَّدْتِكُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تَكْلِمُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۙ وَاِذْ عَلَّمْتِكَ الْكِتٰبَ وَالحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتَبْرئُ الْاَكْمَةَ وَاَلْبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۙ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۙ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرٰءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جُنْتَهُمْ بِالْبَيْتِ

پاس روشن نشانات لے کر آیا تو ان میں سے جنہوں نے کفر کیا کہا یہ یقیناً ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

۱۱۲۔ اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، پس گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

۱۱۳۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرے رب کے لئے ممکن ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتارے؟ اس (یعنی عیسیٰ) نے کہا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم مومن ہو۔

۱۱۴۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پا جائیں اور ہم جان لیں کہ تُو نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ بن جائیں۔

۱۱۵۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اولیٰین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۱۱۶۔ اللہ نے کہا کہ میں وہ تم پر ضرور اُتاروں گا۔ پس جو

فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۱۱﴾

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۱۱۲﴾

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالُوا لَئِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۳﴾

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتُنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۱۱۴﴾

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۱۱۵﴾

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ

کوئی اس کے بعد تم میں سے ناشکری کرے تو میں اسے ضرور ایسا عذاب دوں گا جو تمام جہانوں میں کسی اور کو نہیں دوں گا۔

۱۱۷۔ اور (یاد کرو) جب اللہ عیسیٰ ابن مریم سے کہے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ وہ کہے گا پاک ہے تُو۔ مجھ سے ہونہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تُو اسے جان لیتا۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تُو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۱۱۷﴾

۱۱۸۔ میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔ ﴿۱۱۸﴾

يَكْفُرُ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنَّ أَعْدِبُهُ عَذَابًا
لَّا أَعْدِبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱۷﴾

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَنْتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيَ الْهَيْنِ
مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ
لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۖ إِنْ
كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۖ تَعَلَّمُ مَا فِي
نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۖ إِنَّكَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۱۷﴾

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ
اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۖ مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۖ
وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۱۸﴾

﴿۱۱۷﴾ اس آیت کریمہ میں ذکر ہے کہ حضرت مسیحؑ بروز قیامت کہیں گے کہ ”میں نے کبھی بھی لوگوں کو یہ تعلیم نہیں دی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا معبود بنا لو“۔ یہ بات بائبل سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ ایک بھی آیت انجیل میں ایسی نہیں جس میں مسیحؑ نے کہا ہو کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کے سوا معبود بنا لو بلکہ جب شیطان نے آپ کو آزمانے کے لئے کہا کہ مجھے سجدہ کرو تب بھی آپ نے جواباً یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھے سجدہ کرو۔

﴿۱۱۸﴾ اس آیت کریمہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا صراحتاً ذکر ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہے ان کی اپنی قوم (بنی اسرائیل) میں شرک نہیں پھیلا۔ جب آپ فلسطین سے ہجرت کر گئے تو سینٹ پال (Saint Paul) نے یونانیوں کو جو بنی اسرائیل نہیں تھے، گمراہ کیا اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود بنا لیا۔ بنی اسرائیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم دعوت تھی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں شرک نہیں پھیلا۔

۱۱۹۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿۱۱۹﴾

إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۱۹﴾

۱۲۰۔ اللہ نے کہا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ ان کے لئے جہنمیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ
صِدْقُهُمْ ۖ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۗ ذَلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ﴿۱۲۰﴾

۱۲۱۔ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس کی بھی جو ان کے اندر ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
فِيهِنَّ ۗ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۲۱﴾

﴿۱﴾ اس آیت کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑی حکمت سے گنہگاروں کی بخشش کی دعا کی ہے کہ اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر معاف فرما دے تو تو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

۶۔ الانعام

یہ سورت مکی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ تمام جہانوں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے ان کا مالک اللہ ہے اور اس سورت کے آغاز میں یہی ذکر اور زیادہ وضاحت اور شان کے ساتھ کیا گیا ہے یعنی تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور ان کی کنہ کو معلوم کرنے کی راہ میں کئی قسم کے اندھیرے حائل ہونے کے باوجود وہ نور فراست بھی عطا فرمایا جس کے ذریعہ وہ اندھیرے ٹپتے چلے جائیں گے۔ پس آج کی سائنسی ترقی نے زمین و آسمان کی پیدائش کے اندھیروں پر سے اس طریق پر پردہ اٹھایا ہے کہ ان کی کنہ اور مہا فیہا کا زیادہ سے زیادہ علم انسان کو ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر اندھیرا نور میں تبدیل ہو رہا ہے۔ جس طرح آغاز میں آسمان کے اندھیروں کے دور کئے جانے کا ذکر ملتا ہے اسی طرح خشکی اور سمندر کے اندھیروں کے نور میں تبدیل کئے جانے کا بھی اس میں ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح آسمان سے انسانوں پر عذاب بھی نازل ہوتے ہیں جن کو ان کے باطن کے اندھیرے کھینچتے ہیں۔ اس مضمون کا اس سورت کی آیت نمبر ۶۶ میں ذکر ملتا ہے۔

ایک تو سائنس دان ہیں جن پر زمین و آسمان کے اندھیرے ان کی جستجو کے نتیجہ میں روشن کئے جاتے ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے وہ عظیم بندے ہیں، جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، جن کو اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے ملکوت دکھا دیتا ہے اور آسمان سے ان پر نور برستا ہے جیسا کہ آیت ۶۷ میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس سورت میں مسلسل انبیاء کا اور ان پر کتنا میں نازل ہونے اور نور ہدایت نازل ہونے کا ذکر مل رہا ہے۔ اسی سورت میں بند بیچوں اور گھٹلیوں کو پھاڑ کر ان کے اندھیروں میں سے زندگی کے لہلہاتے ہوئے پودے نکالنے کا ذکر بھی ہے۔ اسی طرح ستاروں کا ذکر ہے کہ کس طرح وہ خشکی اور تری کے اندھیروں کو دور کر کے مسافروں کی راہنمائی کا موجب بنتے ہیں۔

آیت ۹۶ سے شروع ہونے والے رکوع میں ایک بہت ہی عظیم الشان آیت اس مضمون پر مشتمل ہے کہ سبزے سے ہر قسم کے تہہ بہ تہہ بیج پھوٹتے ہیں اور پھر ہر قسم کے ثمرات اُگتے ہیں۔ ان ثمرات کے پکنے کے نظام پر غور کرو۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے لئے اس میں بے شمار نشانات ہیں۔

سبزہ کلوروفیل (CHLOROPHYLL) سے بنتا ہے جو اپنی ذات میں ایک عظیم نشان ہے جس میں سائنس دانوں کو کوئی بھی ارتقائی منازل دکھائی نہیں دیں۔ یہ ایک بہت ہی پیچیدہ کیمیادی مادہ ہے جو ہر دوسرے کیمیادی مادہ سے

زیادہ پیچیدہ ہے اور زندگی کے آغاز پر ہی کلوروفل کی ضرورت پیش آتی ہے جس سے انسان پیدا ہوا۔ اُس وقت کلوروفل کن ارتقائی منازل سے گزر کر پیدا ہوا، یہ سوال ابھی تک لائیکل ہے۔ اور خاص طور پر قابل توجہ امر یہ ہے کہ کلوروفل نور سے زندگی بناتا ہے اور آگ سے نہیں۔ وہی نور کا مضمون کہ اس نے زمین و آسمان میں کیا کیا انقلابات برپائے ہیں اس سورت کے آخر پر اپنے معراج کو پہنچ جاتا ہے۔

اس سورت میں مشرکین کے ایسے فرسودہ توہمات کا ذکر بھی ہے جن کا تعلق اَنعام یعنی مویشیوں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا مگر انہوں نے طہر حرام کی مشرکانہ رسومات کے ذریعہ مویشیوں کے بارہ میں تمام پُر حکمت باتوں کو ضائع کر دیا۔

اس سورت کے آخر پر نہ صرف مویشیوں کے تعلق میں حلال اور حرام کی وضاحت فرمائی گئی بلکہ اخلاقی حلال اور حرام سے تعلق رکھنے والی باتیں بھی سب بیان فرمادیں گویا جسمانی غذا کے حلال و حرام کے ساتھ روحانی حلال و حرام کا بھی ذکر فرما دیا اور والدین کے ساتھ احسان کی تعلیم دی جو اپنے بچوں کے لئے بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر ایک ایسی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے رب کے حضور کامل مطیع ہونے کا اس کمال کے ساتھ ذکر کرتی ہے کہ اس سے بہتر ذکر ممکن نہیں اور تمام دنیا کی الہی کتب میں اس مضمون کی کوئی آیت موجود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے کہ میری نمازیں اور میری سب قربانیاں یعنی صرف اَنعام کی قربانیاں نہیں بلکہ اپنے دلی جذبات کی قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت خالصتہً اپنے اللہ کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ مِائَةٌ وَسِتُّ وَسِتُّونَ آيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔ پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

۳۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک مدت مقرر کی اور معین مدت (کا علم) اُسی کے پاس ہے پھر بھی تم شک میں مبتلا ہوتے ہو۔ ﴿۱﴾

۴۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔ وہ تمہارے چھپے ہوئے کو جانتا ہے اور تمہارے ظاہر کو بھی اور جانتا ہے جو تم کسب کرتے ہو۔

۵۔ اور ان کے پاس ان کے رب کی آیات میں سے کوئی آیت نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیرنے لگتے ہیں۔

۶۔ پس انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ ان کے پاس آیا۔ سو ضرور انہیں ان (باتوں کے پورا ہونے) کی خبریں ملیں گی جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۲﴾

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۗ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ﴿۳﴾

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۗ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿۴﴾

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۵﴾

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۗ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۶﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں جو پہلا لفظ اجل استعمال ہوا ہے اس سے مراد حادثاتی موت یا بیماری کی موت ہے جو اس معین مدت سے پہلے واقع ہو سکتی ہے جو کسی کی آخری ممکنہ عمر مقرر کی جاتی ہے۔ دنیا میں بھی انسان اپنی صنعتوں کے متعلق ایک اجلی مستمی مقرر کرتا ہے مثلاً فلاں پل زیادہ سے زیادہ اتنے سال تک ٹھیک رہ سکتا ہے اس کے بعد اس کو ختم کرنا ہوگا لیکن حادثات کے نتیجے میں وہ اپنی اجلی مستمی سے پہلے بھی برباد ہو سکتا ہے۔

۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں جن کو ہم نے زمین میں ایسی تمکنت بخشی تھی جو تمکنت تمہیں نہیں بخشی اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش برساتے ہوئے بادل بھیجے اور ہم نے ایسے دریا بنائے جو ان کے زیر تصرف بہتے تھے۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو پروان چڑھایا۔

۸۔ اور اگر ہم تجھ پر کسی قرطاس میں کوئی تحریر اتارتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو کافر پھر بھی ضرور کہتے کہ یہ تو ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو ضرور معاملہ نپٹا دیا جاتا۔ پھر وہ کوئی مہلت نہ دیئے جاتے۔

۱۰۔ اور اگر ہم اُس (رسول) کو فرشتہ بنا تے تو ہم اسے پھر بھی انسان (کی صورت میں) بنا تے اور ہم ان پر وہ (معاملہ) مشتبر رکھتے جسے وہ (اب) مشتبر سمجھ رہے ہیں۔

۱۱۔ اور یقیناً رسولوں سے تجھ سے پہلے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس ان کو جنہوں نے ان (رسولوں) سے تمسخر کیا انہی باتوں نے گھیر لیا جن سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

۱۲۔ تو کہہ دے زمین میں خوب سیر کرو پھر غور کرو کہ جھٹلانے والوں کا کیا (بد) انجام ہوا تھا۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّثْتُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ تَمُكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۷

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۸

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكَ لَقُضِيَ الْأَمْرُ لَوْلَا يُنظَرُونَ ۹

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكَ لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبَسُونَ ۱۰

وَلَقَدْ اسْتَهْزَيْتُمْ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۱۱

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظروا كيف كان عاقبة المكدبين ۱۲

۱۳۔ پوچھ کہ کس کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے؟ کہہ دے کہ اللہ ہی کا ہے۔ اس نے اپنے اوپر رحمت فرض کر رکھی ہے۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن تک اکٹھا کرتا چلا جائے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈالا پس وہ تو ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلْ لِلَّهِ ۖ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور اسی کا ہے جو رات میں اور دن میں ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الْإِيلِ وَالنَّهَارِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ تو کہہ دے کہ کیا اللہ کے سوا میں کوئی دوست پکڑ لوں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے جبکہ اسے کھلایا نہیں جاتا۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی، اول رہوں اور تو ہرگز مشرکین میں سے نہ بن۔

قُلْ أَعْيَرَ اللَّهُ اتَّخَذَ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُ وَلَا يُطْعَمُ ۖ قُلْ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمَشْرِكِينَ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ تو کہہ دے کہ اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو یقیناً میں ایک عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قُلْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ جس سے اُس دن وہ (عذاب) ٹال دیا جائے گا تو اُس پر اُس نے رحم کیا اور یہ بہت کھلی کھلی کامیابی ہے۔

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۗ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ پس اگر تجھے اللہ کوئی ضرر پہنچائے تو اسے کوئی دور کرنے والا نہیں مگر وہی۔ اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَإِنْ يَمَسُّكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمَسُّكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ اور وہ اپنے بندوں پر جلالی شان کے ساتھ غالب ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

۲۰۔ تو پوچھ کہ کونسی بات بطور شہادت سب سے بڑی ہو سکتی ہے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعے سے تمہیں ڈراؤں اور ہر اُس شخص کو بھی جس تک یہ پہنچے۔ کیا تم قطعی طور پر گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرے معبود ہیں؟ تو کہہ دے کہ میں (یہ) گواہی نہیں دیتا۔ کہہ دے کہ یقیناً وہی ایک ہی معبود ہے اور میں یقیناً اُس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

۲۱۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس (کتاب اور اس رسول) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈالا وہ تو ایمان نہیں لائیں گے۔

۲۲۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کی تکذیب کی۔ یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

۲۳۔ اور (یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم انہیں، جنہوں نے شرک کیا، پوچھیں گے کہ تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے۔

۲۴۔ پھر ان کا (گھڑا ہوا) فتنہ کچھ باقی نہیں رہے گا

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ ﴿۱۹﴾

قُلْ أَيْ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ
شَهِدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ

هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرْكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ
إِنَّكُمْ لَتَنشَهُدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهَةً

أُخْرَىٰ ۖ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ
وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۲۰﴾

الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا
يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ ۗ الَّذِينَ خَسِرُوا

أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۱﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الظَّالِمُونَ ﴿۲۲﴾

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ
أَشْرَكُوا آيِنَ شُرَكَآؤِكُمْ ۗ الَّذِينَ كُنْتُمْ

تَرْعَمُونَ ﴿۲۳﴾

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ

مگر اتنا کہ وہ کہیں گے اللہ ہمارے رب کی قسم! کہ ہم ہرگز مشرک نہیں تھے۔

۲۵۔ دیکھ کیسے وہ اپنے ہی خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اُن سے گم ہو جائے گا جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔

۲۶۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو بظاہر تیری باتوں پر کان دھرتے ہیں جبکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں (جن کی وجہ سے ممکن نہیں) کہ وہ اس کو سمجھ جائیں اور ان کے کانوں میں ایک بوجھ سا رکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ تمام نشان بھی دیکھ لیں تو اُن پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس حد تک (وہ بیباک ہیں) کہ جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑتے ہیں۔ جو لوگ کافر ہوئے کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا اور کچھ نہیں۔

۲۷۔ اور وہ اس سے روکتے بھی ہیں اور خود بھی اس سے دُور رہتے ہیں اور وہ اپنے سوا اور کسی کو ہلاک نہیں کرتے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

۲۸۔ اور کاش تو دیکھ سکتا کہ جب وہ آگ کے پاس (ذرا) ٹھہرائے جائیں گے تو کہیں گے اے کاش! ایسا ہوتا کہ ہم واپس لوٹا دیئے جاتے، پھر ہم اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کرتے اور ہم مومنین میں سے ہو جاتے۔

۲۹۔ حق یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہو چکا ہے جو اس سے پہلے وہ چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ لوٹا بھی دیئے جائیں تو ضرور دوبارہ وہی کریں جس سے ان کو روکا گیا تھا اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿۲۶﴾

أَنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۷﴾

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ يَرَوْا كَلِمًا اتِّعَابًا لَا يُؤْمِنُوهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۸﴾

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْتَوْنُ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۹﴾

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبُ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۰﴾

بَلْ بَدَّ لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا هُوَ عَنْهُمْ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۳۱﴾

۳۰۔ اور وہ کہتے تھے کہ یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں اور ہم کبھی اٹھائے نہیں جائیں گے۔

۳۱۔ اور کاش! تو دیکھ سکتا جب وہ اپنے رب کے حضور ٹھہرائے جائیں گے۔ وہ (ان سے) پوچھے گا کیا یہ حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)۔ وہ کہے گا تب تم عذاب کو چکھو بوجہ اس انکار کے جو تم کیا کرتے تھے۔

۳۲۔ یقیناً گھاٹا کھایا ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کی لقا کا انکار کیا۔ یہاں تک کہ جب اچانک ان کے پاس (وہ) گھڑی آگئی تو کہنے لگے وائے حسرت اس کوتاہی پر جو ہم اس بارہ میں کیا کرتے تھے! اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ خبردار! کیا ہی بُرا ہے جو وہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

۳۳۔ اور دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

۳۴۔ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تجھے ضرور غم میں مبتلا کرتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔ پس یقیناً وہ تجھے ہی نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کا ہی انکار کرتے ہیں۔

۳۵۔ اور یقیناً تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے تھے

وَقَالُوا إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٠﴾

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وَقَفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ط قَالَ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ ط قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ط قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣١﴾

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ط قَالُوا يَحْسِرْتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ط أَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ ﴿٣٢﴾

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهُمْ ط وَكَذَٰلِكَ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٣﴾

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لِيَحْزُنَكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَالِيتِ اللّٰهُ يَجْحَدُونَ ﴿٣٤﴾

وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبْرُوا

اور انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور بہت ستائے گئے صبر کیا یہاں تک کہ ان تک ہماری مدد آ پہنچی۔ اور اللہ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور یقیناً تیرے پاس مرسلین کی خبریں آ چکی ہیں۔

۳۶۔ اور اگر تجھ پر ان کا منہ پھیرنا گراں گزرتا ہے تو اگر تجھ میں طاقت ہے کہ زمین میں کوئی سُرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کر لے پھر (اس کے ذریعہ) ان کے پاس کوئی نشان لاسکے (تو ایسا کر کے دیکھ لے)۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ضرور ہدایت پر اکٹھا کر دیتا۔ پس تو ہرگز جاہلوں میں سے نہ ہو۔

۳۷۔ وہی لہیک کہتے ہیں جو سنتے ہیں۔ اور مردوں کو اللہ اٹھائے گا پھر اُسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔

۳۸۔ وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اُس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی عظیم نشان اتارا گیا؟ تو کہہ دے کہ یقیناً اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ کوئی عظیم نشان اتارے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۳۹۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دوپوں پر اڑتا ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی امتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز بھی نظر انداز نہیں کی۔ آخر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

عَلَىٰ مَا كَذَّبُوا وَأَوْذَوْا حَتَّىٰ آتَاهُمُ
نَصْرُنَا ۚ وَلَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ
جَاءَكَ مِنْ نَّبَايَ الْمُرْسَلِينَ ۝۳۵

وَأِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنْ
اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ
أَوْ سُلْمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۖ وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا
تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝۳۶

الانعام

۳۷

۳۸

۳۹

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۖ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ
يُرْجَعُونَ ۝۳۷

وَقَالُوا الْوَلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۖ قُلْ
إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً ۚ وَلَكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۳۸

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا
طَيْرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَّةٌ
أَمْثَلُكُمْ ۖ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ
شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝۳۹

۴۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اندھیروں میں (بھٹکتے ہوئے) بہرے اور گونگے ہیں۔ جسے اللہ چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہے اسے صراطِ مستقیم پر (گامزن) کر دیتا ہے۔

۴۱۔ تو کہہ دے کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے یا تم پر سخت گھڑی آ جائے تو کیا اللہ کے سوا بھی تم کسی کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو۔

۴۲۔ (نہیں) بلکہ اسی کو تم پکارو گے۔ پس وہ دور کر دے گا اگر وہ چاہے اس (مصیبت) کو جس کی طرف تم (مدد کے لئے) اُسے بلا تے ہو اور تم بھول جاؤ گے ان چیزوں کو جن کو تم شریک ٹھہراتے رہے ہو۔

۴۳۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی امتوں کی طرف (رسول) بھیجے۔ پھر ہم نے ان کو (کبھی) سختی اور (کبھی) تنگی میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں۔

۴۴۔ پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی (کی مصیبت) آئی کیوں نہ انہوں نے گریہ و زاری کی۔ لیکن ان کے دل سخت ہو چکے تھے اور شیطان نے ان کو وہ اعمال خوبصورت کر کے دکھائے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۴۵۔ پس جب وہ اسے بھول گئے جو انہیں بشدت یاد دلایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس پر اترانے لگے جو ان کو دیا گیا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا تو وہ یکدم سخت مایوس ہو گئے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَضِلُّهُ ۗ وَمَنْ يَشَاءِ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٠﴾

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ ۚ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤١﴾

بَلْ إِلَٰهَ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَتَسَوَّنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤٢﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٣﴾

فَلَوْلَا إِذْجَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٤﴾

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۗ طٰ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً ۚ فَاذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ﴿٤٥﴾

۴۶۔ پس کاٹ دی گئی اس قوم کی جڑ جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ اور سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۴۷۔ تو پوچھ کہ کیا کبھی تم نے غور کیا ہے کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی لے جائے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو ان (کھوئی ہوئی صلاحیتوں) کو تمہارے پاس (واپس) لے آئے۔ دیکھ کہ ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔

۴۸۔ تو کہہ دے کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر تمہارے پاس اللہ کا عذاب اچانک یا ظاہر و باہر (دکھائی دیتا ہوا) آجائے تو کیا ظالم قوم کے سوا بھی کوئی ہلاک کیا جائے گا؟

۴۹۔ اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو ایمان لے آئے اور اصلاح کرے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔

۵۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ان کو ضرور عذاب آ پکڑے گا بسبب اس کے جو وہ بدکاریاں کرتے تھے۔

۵۱۔ تو کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اس کے سوا جو میری طرف وحی کی جاتی ہے کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا۔ کہہ دے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟ پس کیا تم سوچتے نہیں۔

فَقَطَّعَ دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا^ط
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ^{۴۶}

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ
وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ
إِلَهَ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ^ط أَنْظُرْ كَيْفَ
نُصِرَفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ^{۴۷}

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ
بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ
الظَّالِمُونَ^{۴۸}

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ
وَمُنذِرِينَ^ج فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا
خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ^{۴۹}

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ^{۵۰}

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا
أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ^ج
إِنْ أَتَيْتُمْ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَىٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ^ط أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ^{۵۱}

۵۲۔ اور اس (قرآن) کے ذریعہ تو انہیں ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔ اس (قرآن) کے سوا ان کا کوئی ولی اور کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۵۳۔ اور تو ان لوگوں کو نہ دھتکار جو اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے صبح بھی پکارتے ہیں اور شام کو بھی۔ تیرے ذمہ ان کا کچھ بھی حساب نہیں اور نہ ہی تیرا کچھ حساب ان کے ذمہ ہے۔ پس اگر پھر بھی تو انہیں دھتکار دے گا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

۵۴۔ اور اسی طرح ہم ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہمارے درمیان (بس) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے۔ کیا اللہ شکر گزاروں کو سب سے زیادہ نہیں جانتا۔

۵۵۔ اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو (ان سے) کہا کرتے ہیں کہ تم پر سلام ہو۔ (تمہارے لئے) تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے۔ (یعنی) یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو (یاد رکھو کہ) وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۵۶۔ اور اسی طرح ہم آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور (یہ) اس لئے ہے کہ مجرموں کی راہ خوب کھل کر ظاہر ہو جائے۔

وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٣﴾

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوْا اٰهٰٓؤَلآءِ مَنۢ بَدَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنۢ بَيْنِنَاۤ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ إِنَّهُ مَنۢ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٥﴾

وَكَذٰلِكَ نَفۡصَلُ الْاٰیٰتِ وَلِنَسۡتَبِيۡنَ سَبِيۡلَ الْمُجۡرِمِيۡنَ ﴿٥٦﴾

۵۷۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ تو کہہ دے میں تو تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا (ورنہ) میں اُسی وقت گمراہ ہو جاؤں گا اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہ بن سکوں گا۔

۵۸۔ تو کہہ دے کہ میں یقیناً اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم اس کو جھٹلا بیٹھے ہو۔ میرے قبضے میں وہ نہیں ہے جس کی تم جلدی کرتے ہو۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ وہ حق ہی بیان کرتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۵۹۔ تو کہہ دے کہ اگر وہ بات جس کی تم جلدی کرتے ہو میرے ہاتھ میں ہوتی تو (اب تک) ضرور میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

۶۰۔ اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ﴿۱﴾ جنہیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو برّ و بحر میں ہے۔ کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کا علم رکھتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کے اندھیروں میں (چھپا ہوا) اور کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر (اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں ہے۔

۶۱۔ اور وہی ہے جو تمہیں رات کو (بصورت نیند) وفات دیتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے جو تم دن کے وقت کر چکے ہو اور پھر وہ تمہیں اُس میں (یعنی دن کے وقت) اٹھا دیتا ہے تاکہ (تمہاری) اجل مُسمّی پوری

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا آتِبِعُ أَهْوَاءَكُمْ لَا قَدْ صَلَّتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۵۷﴾

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۗ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۗ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ۗ يَقْضِ الْحَقُّ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ﴿۵۸﴾

قُلْ لَوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقَضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿۵۹﴾

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ ۗ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلْمِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۶۰﴾

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ۗ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ إِلَيْهِ

﴿۱﴾ مفاتح کے اس معنی کے لئے دیکھیں مفردات امام راغبؒ۔

کی جائے۔ پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جو بھی تم کیا کرتے تھے وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔

مَرَجِعَكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۱﴾

۶۲۔ اور وہ اپنے بندوں پر جلالی شان کے ساتھ غالب ہے اور وہ تم پر حفاظت کرنے والے (نگران) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجائے تو اُسے ہمارے رسول (فرشتے) وفات دے دیتے ہیں اور وہ کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفْرِطُونَ ﴿۱۱﴾

۶۳۔ پھر وہ لوٹائے جاتے ہیں اللہ کی طرف جو ان کا حقیقی مولا ہے۔ خبردار! فرمانروائی اُسی کی ہے اور وہ حساب لینے والوں میں سب سے تیز ہے۔

ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ ۗ اِلٰلٰهَةِ الْحَكْمِ ۗ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ﴿۱۲﴾

۶۴۔ پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں بڑے بحر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے جب تم اسے گریہ و زاری سے پکار رہے ہوتے ہو اور مخفی طور پر بھی کہ اگر اس نے ہمیں اس (آفت) سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

قُلْ مَنْ يُنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلْمِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْیَةً ۗ لَیْسَ اَنْجِنَا مِنْ هٰذِهِ لَنْکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ﴿۱۲﴾

۶۵۔ کہہ دے اللہ ہی ہے جو تمہیں اس سے بھی نجات بخشتا ہے اور ہر بے چینی سے بھی۔ پھر بھی تم شرک کرنے لگتے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ کَرْبٍ ۗ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ ﴿۱۳﴾

۶۶۔ کہہ دے کہ وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیجے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں شکوک میں مبتلا کر کے گروہوں میں بانٹ دے اور تم میں سے بعض کو بعض دوسروں کی طرف سے عذاب کا مزہ چکھائے۔ دیکھ کس طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کسی طرح سمجھ جائیں۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْضِکُمْ اَوْ یَلْبَسَکُمْ شِیْعًا ۗ وَیَذِیْقَ بَعْضُکُمْ بَاسَ بَعْضٍ ۗ اَنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۴﴾

۶۷۔ اور تیری قوم نے اس کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہی حق ہے۔ تو کہہ دے کہ میں تم پر ہرگز نگران نہیں ہوں۔

۶۸۔ ہر پیش خبری کا ایک وقت اور جگہ مقرر ہے اور عنقریب تم جان لو گے۔

۶۹۔ اور جب تو دیکھے اُن لوگوں کو جو ہماری آیات سے تمسخر کرتے ہیں تو پھر ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان تجھ سے اس معاملہ میں بھول چوک کروا دے تو یہ یاد آجانے پر ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

۷۰۔ اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ بھی ذمہ داری نہیں لیکن یہ محض ایک بڑی نصیحت ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۷۱۔ اور تو ان لوگوں کو چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا ہے اور تو اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کرتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جان جو کچھ اس نے کمایا ہے اس کی وجہ سے ہلاک ہو جائے جبکہ اس کے لئے اللہ کے سوانہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی شفاعت قبول کرنے والا۔ اور اگر وہ برابر کا بدلہ پیش بھی کر دے تب بھی اُس سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بسبب

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۗ قُلْ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝۱۷

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٍّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۱۸

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۗ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۱۹

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرِي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝۲۰

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَعَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكَّرَبَهُ أَنْ تَبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَكِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ۚ وَإِنْ تَعَدَّلَ كُلُّ عَدَلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ

۱ اس سے کلی طور پر ہمیشہ کیلئے ان سے قطع تعلق کر لینا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ غیرت دینی سے کام لیتے ہوئے ان سے اس وقت تک میل جول نہ رکھا جائے جب تک کہ وہ اپنی ان مذموم حرکات سے باز نہیں آتے۔

اس کے جو انہوں نے کمایا ہلاک کئے گئے۔ ان کے لئے کھولتا ہوا پانی بطور مشروب اور دردناک عذاب ہوگا بسبب اس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔

۷۲۔ تو پوچھ کیا ہم اللہ کے سوا اُس کو پکاریں جو نہ ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان؟ اور کیا بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے ہم ایک ایسے شخص کی طرح اپنی ایڑیوں کے بل پھرا دیئے جائیں جسے شیطانوں نے حواس باختہ کر کے زمین میں حیران و سرگردان چھوڑ دیا ہو؟ اس کے ایسے دوست ہوں جو اسے ہدایت کی طرف بلاتے ہوئے پکاریں کہ ہمارے پاس آ۔ تو کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی (عطا کردہ) ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرماں بردار ہو جائیں۔

۷۳۔ اور یہ (کہہ دے) کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

۷۴۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ اور جس دن وہ کہتا ہے ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اس کا قول سچا ہے اور اسی کی بادشاہی ہوگی جس دن صُور میں پھونکا جائے گا۔ غیب کا اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

۷۵۔ اور (یاد کر) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو بطور معبود پکڑ بیٹھا ہے؟ یقیناً میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

حَمِيمٍ وَعَذَابٍ أَلِيمٍ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾

قُلْ أَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ انْتِنَا قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ وَأَمْرٌ نَالِسِلْمٍ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٣﴾

وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٤﴾

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمَلَكُ يَوْمَ يُفْعَلُ فِي الصُّورِ ﴿٧٥﴾ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٦﴾

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَرَزَرَ اتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٧﴾

۷۶۔ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (کی حقیقت) دکھاتے رہے تاکہ وہ (مزید) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ
الْمُوقِنِينَ ﴿۷۶﴾

۷۷۔ پس جب رات اس پر چھا گئی اس نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔ پس جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگا میں ڈوبنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ ﴿۷۷﴾

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَبًا ۖ قَالَ
هَذَا رَبِّي ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ
الْأَفْلِينَ ﴿۷۷﴾

۷۸۔ پھر جب اس نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔ پس جب وہ (بھی) ڈوب گیا تو اس نے کہا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا۔

فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي ۚ
فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي
لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿۷۸﴾

۷۹۔ پھر جب اس نے سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو کہا (گویا) یہ میرا رب ہے۔ یہ (ان) سب سے بڑا ہے۔ پس جب وہ بھی ڈوب گیا تو اس نے کہا اے میری قوم! یقیناً میں اُس شرک سے جو تم کرتے ہو سخت بیزار ہوں۔

فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي
هَذَا أَكْبَرُ ۚ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يُقَوْمِ إِنِّي
بِرَبِّي ۖ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۷۹﴾

۸۰۔ میں تو یقیناً اپنی توجہ کو اس کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہوئے پھیر چکا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيفًا وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۸۰﴾

﴿۷۶﴾ آیت ۷۶ میں حضرت ابراہیمؑ کے اپنی قوم سے ایک مناظرہ کا ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً تین دن تک جاری رہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو جھوٹا کرنے کے لئے ستاروں کا ذکر فرمایا کہ تم ان کو معبود بناتے ہو حالانکہ وہ تو غروب ہو جاتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر چاند کا ذکر فرمایا کہ تم میں سے بعض چاند کو معبود بناتے ہیں حالانکہ وہ بھی غروب ہو جانے والی چیز ہے۔ پھر آخر پر سورج کا ذکر فرمایا کیونکہ آپ کی قوم میں سے اکثریت سورج پرست تھی۔ فرمایا اگرچہ یہ بہت بڑا ہے اور اس کو تم رب قرار دے کر اس کی تعظیم کرتے ہو لیکن دیکھ لو یہ بھی غروب ہو جاتا ہے۔ پس تمہارا اللہ کے سوا کسی کو معبود بنانا محض جھوٹ ہے۔

اس آیت کے متعلق فی زمانہ بعض مفسرین حیرت انگیز کہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے باپ نے ان کو ایک غار میں قید کر دیا تھا جب باہر نکلا تو پہلی دفعہ ستارہ دیکھا، پھر چاند دیکھا، پھر سورج دیکھا اور پہلی دفعہ ان کو معلوم ہوا کہ یہ تینوں چیزیں غروب ہونے والی ہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔

۸۱۔ اور اس کی قوم اس سے جھگڑتی رہی۔ اس نے کہا کیا تم اللہ کے بارہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو جبکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے اور میں ان چیزوں (کے گزند) سے بالکل نہیں ڈرتا جنہیں تم اس کا شریک بنا رہے ہو۔ (میں کچھ نہیں چاہتا) سوائے اس کے کہ میرا رب کچھ چاہے۔ میرا رب ہر چیز پر علم کے لحاظ سے حاوی ہے۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

۸۲۔ اور میں اس سے کیسے ڈروں جسے تم شریک بنا رہے ہو جبکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم ان کو اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہو جن کے حق میں اس نے تم پر کوئی حجت نہیں اتاری۔ پس دونوں میں سے کونسا گروہ سلامتی کا زیادہ حقدار ہے اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

۸۳۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ذریعے مٹھوک نہیں بنا یا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

۸۴۔ یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے خلاف عطا کی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۸۵۔ اور اس کو ہم نے اسحق اور یعقوب عطا کئے۔ سب کو ہم نے ہدایت دی۔ اور نوح کو ہم نے اس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اُس کی ذریت میں سے

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۗ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۸۱﴾

وَكَيفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۲﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۸۳﴾

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۗ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَأٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۸۴﴾

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۗ كُلًّا هَدَيْنَا ۗ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن

داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا عطا کیا کرتے ہیں۔

ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ
وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۗ وَكَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾

۸۶۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (کو بھی)۔
یہ سب کے سب صالحین میں سے تھے۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۗ كُلًّا
مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾

۸۷۔ اور اسماعیل کو اور ایلح کو اور یونس کو اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔

وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾

۸۸۔ اور ان کے آباء و اجداد میں سے اور ان کی نسلوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو فضیلت بخشی) اور انہیں ہم نے چُن لیا اور صراطِ مستقیم کی طرف انہیں ہدایت دی۔

وَمِنَ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ
وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٨﴾

۸۹۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت جس کے ذریعہ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کر بیٹھتے تو ان کے وہ اعمال ضائع ہو جاتے جو وہ کرتے رہے۔

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ مَنْ
عَبَادِهِ ۗ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٩﴾

۹۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی۔ پس اگر یہ لوگ اس کا انکار کر دیں تو ہم یہ (معاملہ) ایک ایسی قوم کے سپرد کر دیں گے جو ہرگز اس کے منکر نہیں ہوں گے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَالنُّبُوَّةَ ۗ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ
وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٩٠﴾

۹۱۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی۔ پس ان کی (اس) ہدایت کی پیروی کر (جو اللہ ہی نے عطا کی تھی)۔ تو کہہ دے کہ میں تم سے اس کا کوئی اجر نہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ
اِقْتَدِهِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۗ

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿١١﴾ ۱۱؎ ماگلتا۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے محض ایک نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا
 أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۖ قُلْ مَنْ
 أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى نُورًا
 وَهُدًى لِلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ
 تُبَدُّونَهَا وَتُحْفُونَ كَثِيرًا ۚ وَعَلَّمْتُمْ مَا
 لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ
 تَعَالَى ذَرَّهُمْ فِي خَوَاصِمِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾

۹۲۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی
 قدر کا حق تھا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی بشر
 پر کچھ بھی نہیں اتارا۔ تو پوچھ وہ کتاب کس نے
 اتاری تھی جو موسیٰ روشنی اور ہدایت کے طور
 پر لوگوں کے لئے لایا تھا۔ تم اُسے ورق ورق بنا
 بیٹھے۔ کچھ اس میں سے ظاہر کرتے تھے اور بہت
 کچھ چھپا جاتے تھے حالانکہ تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا تھا
 جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ کہہ
 دے اللہ (ہی میرا سب کچھ ہے) پھر انہیں اپنی لچر
 باتوں میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دے۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكًا مُّصَدِّقًا
 الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ
 وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
 يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
 يُحَافِظُونَ ﴿١٣﴾

۹۳۔ اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے
 اتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے
 سامنے ہے تاکہ تُو بستنیوں کی ماں اور اس کے
 اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے۔ اور وہ لوگ جو
 آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس (کتاب) پر
 ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر ہمیشہ محافظ
 رہتے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
 أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ
 وَمَنْ قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
 وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمْرَاتِ
 الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ

۹۴۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ
 پر جھوٹ گھڑا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے
 جبکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا اور جو یہ
 کہے کہ میں ویسا ہی کلام اتاروں گا جیسا اللہ نے
 اتارا ہے۔ اور کاش تو دیکھ سکتا جب ظالم موت کی
 پورشوں کے نرنے میں ہوں گے اور فرشتے ان کی
 طرف اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے (کہ) اپنی

جانوں کو باہر نکالو۔ آج کے دن تم سخت ذلت کا عذاب دیئے جاؤ گے ان باتوں کے سبب جو تم اللہ پر ناحق کہا کرتے تھے اور اس کے نشانات سے تکبر سے پیش آتے تھے۔

أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ الْيَوْمَ تُجْرُونَ
عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى
اللَّهِ عَيَّرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ
تَسْتَكْبِرُونَ ﴿۹۵﴾

۹۵۔ اور یقیناً تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آ پہنچے ہو جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار (اکیلے اکیلے ہی) پیدا کیا تھا اور تم اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑ آئے ہو ان نعمتوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی تھیں اور (کیا وجہ ہے کہ) ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھ رہے جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہارے مفاد کی حفاظت میں (اللہ کے) شریک ہیں۔ تم آپس میں جدا جدا ہو چکے ہو اور تم سے وہ کھویا گیا ہے جسے تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَوَدَّعْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ
ظُهُورِكُمْ ۗ وَمَا نَرَى مَعَكُمْ
شُفَعَاءَ كُفَّ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ
شُرَكَاءُ ۗ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ
عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۹۶﴾

۹۶۔ یقیناً اللہ بیجوں اور گٹھلیوں کا پھاڑنے والا ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہ ہے تمہارا رب پس تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ۗ يُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ
الْحَيِّ ۗ ذَلِكُمْ اللَّهُ فَالِقُ لُبِّ الْقَوْمِ ﴿۹۷﴾

۹۷۔ وہ صبحوں کا پھاڑنے والا ہے۔ اور اس نے رات کو ساکن بنایا ہے جبکہ سورج اور چاند ایک حساب کے تابع گردش میں ہیں۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔ ﴿۱﴾

فَالِقُ الْأَصْبَاحِ ۗ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَانًا ۗ ذَلِكُمْ
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۹۸﴾

﴿۱﴾ یہاں چاند سورج کی گردش کے مقابل پر زمین کی بجائے رات کے لئے ساکن کا لفظ استعمال فرمایا ہے کیونکہ اُس زمانے کے لوگ زمین کو ساکن ہی سمجھتے تھے۔ سکناً میں یہ معنی بھی شامل ہے کہ وہ باعثِ تسکین ہے۔

۹۸۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعہ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہدایت پا جاؤ۔ یقیناً ہم نے نشانات کو ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔

۹۹۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پس عارضی قرار کی جگہ اور مستقل حفاظت کی جگہ (بنائی)۔ یقیناً ہم نے نشانات کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ان لوگوں کے لئے جو معاملہ نمبی سے کام لیتے ہیں۔

۱۰۰۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے ہر قسم کی روئیدگی پیدا کی۔ پھر ہم نے اس میں سے ایک سبزہ نکالا جس میں سے ہم تہ بہ تہ بیج نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درختوں میں سے بھی ان کے خوشوں سے بھر پور جھکے ہوئے تہ بہ تہ پھل اور اسی طرح انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی اور نہ ملتے جلتے بھی۔ ان کے پھلوں کی طرف غور سے دیکھو جب وہ پھل دیں اور ان کے پکنے کی طرف۔ یقیناً ان سب میں ایک ایمان لانے والی قوم کے لئے بڑے نشانات ہیں۔

۱۰۱۔ اور انہوں نے جنوں کو اللہ کے شریک بنا لیا ہے جبکہ اسی نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے بغیر کسی علم کے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے ہیں۔ پاک ہے وہ اور اس سے بہت بلند ہے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النَّجْمَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٨﴾

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿٩٩﴾

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرَجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۖ وَمِنَ النَّخْلِ مِنَ طَلْعِهَا قَنَوانٌ دَانِيَةٌ ۖ وَجِئْتِ مِنَ الْأَعْنَابِ وَالزَّيْتُونِ وَالرَّمَّانِ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ ط أَنْظَرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعَهُ ۗ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ ط سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٠١﴾

۱۰۲۔ وہ آسمانوں اور زمین کا عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی کوئی اولاد کہاں سے ہوگی جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۱۰۳۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز کا خالق ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۱۰۴۔ آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ یقیناً تم تک تمہارے رب کی طرف سے بہت سی بصیرت کی باتیں پہنچ چکی ہیں۔ پس جو بصیرت حاصل کرے تو خود اپنے ہی نفس کے لئے کرے گا اور جو اندھا رہے تو اسی (نفس) کے (مفاد کے) خلاف اندھا رہے گا اور میں تم پر محافظ نہیں ہوں۔

۱۰۶۔ اور اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کہہ اٹھیں کہ تو نے خوب سیکھا اور خوب سکھایا اور تاکہ ہم صاحب علم لوگوں پر اس (مضمون) کو خوب روشن کر دیں۔

۱۰۷۔ تو اس کی پیروی کر جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور شرک کرنے والوں سے منہ پھیر لے۔

بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةً ۗ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۰۲﴾

ذِكْرُكُمْ ۗ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۗ فَاعْبُدُوهُ ۗ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿۱۰۳﴾

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۗ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿۱۰۴﴾

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۗ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِخَفِيظٍ ﴿۱۰۵﴾

وَكَذَٰلِكَ نَصْرَفُ الْأَيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۶﴾

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ وَاعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۷﴾

﴿۱۰۴﴾ عوام الناس سمجھتے ہیں کہ نظر آنکھ کی پتلی سے نکل کر دور کی چیزوں کو دیکھتی ہے حالانکہ اس آیت میں اس کا واضح رد ہے اور بتایا گیا ہے کہ روشنی خود آنکھ تک پہنچتی ہے۔ اور یہی مضمون اللہ تعالیٰ کی بصیرت رکھنے والوں پر صادق آتا ہے۔ کسی کو اختیار نہیں کہ وہ خود خدا تعالیٰ کو اپنے دل کی آنکھ سے بھی دیکھ سکے۔ ہاں خدا جب خود چاہے تو اپنے نیک بندوں پر ظاہر بھی ہوتا ہے۔

۱۰۸۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر محافظ نہیں بنایا اور نہ ہی تو ان پر نگران ہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ

بَوَكِيلٍ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۹۔ اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے۔ تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ ﴿۱۰۹﴾

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۰۹﴾

۱۱۰۔ اور وہ اللہ کی پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ایک بھی نشان آجائے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو کہہ دے کہ ہر قسم کے نشانات اللہ کے پاس ہیں لیکن تمہیں کیا سمجھائے کہ جب وہ (نشانات) آتے ہیں وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَاقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۗ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۚ إِنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۱۔ اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی نظروں کو اُلٹ پلٹ کر دیتے ہیں جیسے وہ پہلی مرتبہ اس (رسول) پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشیوں میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں۔

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَنْزِرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۱۱﴾

﴿۱۰۸﴾ اس آیت کریمہ میں عظیم الشان عدل کی تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے مخالفین کے جھوٹے معبودوں کو بھی گالیاں نہ دو کیونکہ تم تو انہیں جھوٹا جانتے ہو مگر وہ نہیں جانتے۔ اس لئے اگر جو اب انہوں نے اپنی لاعلمی میں خدا کو گالیاں دیں تو تم ذمہ دار ہو گے۔ پھر یہ قاعدہ کلیہ بیان کیا کہ ہر شخص کو اپنا ایمان ہی اچھا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا کہ کون سچا تھا اور کون جھوٹا۔ لیکن قیامت سے پہلے بھی اس دنیا میں یہ فیصلہ ہو جاتا ہے، صرف جھوٹوں کو پتہ نہیں لگتا۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَكَةَ ﴿۱۱۲﴾ اور اگر ہم نے ان کی طرف فرشتوں کو اتارا ہوتا اور ان سے مُدے کلام کرتے اور ہم ان کے سامنے تمام چیزیں اکٹھی کر دیتے تب بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہتا۔ لیکن ان میں سے اکثر جہالت سے کام لیتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۗ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۱۳﴾ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جن وانس کے شیطانوں کو دشمن بنا دیا۔ ان میں سے بعض بعض کی طرف ملتے کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو چھوڑ دے اور اُسے بھی جو وہ افترا کرتے ہیں۔

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرِضُوهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُونَ ﴿۱۱۴﴾ تاکہ ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اس (دھوکہ کی) طرف مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ اُسے پسند کرنے لگیں اور تاکہ وہ (بڑے اعمال) کرتے رہیں جو وہ کرتے ہی رہتے ہیں۔

۱۱۵۔ کیا میں غیر اللہ کو حکم بنانا پسند کر لوں حالانکہ وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمام تفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی، جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتاری گئی ہے۔ پس تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۱۱۶۔ اور تیرے رب کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے اتمام کو پہنچی۔ کوئی اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۱۱۷۔ اور اگر تو اہل زمین میں سے اکثر کی اطاعت

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَكَةَ ﴿۱۱۲﴾

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۗ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۱۳﴾

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرِضُوهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُونَ ﴿۱۱۴﴾

أَفْغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغَىٰ حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۗ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۱۵﴾

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۗ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۱۶﴾

وَإِنْ تُطِيعُ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ

کرے تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو ظن کے سوا کسی بات کی پیروی نہیں کرتے اور وہ تو محض اٹکل بچو سے کام لیتے ہیں۔

۱۱۸۔ یقیناً تیرا رب سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

۱۱۹۔ پس اُسی میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیات پر ایمان لانے والے ہو۔

۱۲۰۔ اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو جبکہ وہ تمہارے لئے تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ تم (ناقابل برداشت بھوک سے) اس کی طرف (رجوع کرنے پر) مجبور کر دیئے گئے ہو۔ اور یقیناً بہت سے ایسے ہیں جو بغیر کسی علم کے محض اپنے ہوائے نفس سے (لوگوں کو) گمراہ کرتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

۱۲۱۔ اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کر دو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کھاتے ہیں وہ ضرور اس کی جزا دیئے جائیں گے جو (بُرے کام) وہ کرتے تھے۔

۱۲۲۔ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یقیناً وہ ناپاک ہے۔ اور لازماً شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۱۱۷﴾

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۱۸﴾

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۹﴾

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لِّيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿۱۲۰﴾

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۲۱﴾

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُوحِيَ إِلَىٰ آوَالِيهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۗ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۳۔ اور کیا وہ جو مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے وہ نور بنایا جس کے ذریعہ وہ لوگوں کے درمیان پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں پڑا ہوا ہو (اور) ان سے کبھی نکلنے والا نہ ہو۔ اسی طرح کافروں کے لئے خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔

۱۲۴۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغننے بنائے کہ وہ اس میں کمزور فریب سے کام لیتے رہیں۔ اور وہ اپنی جانوں کے سوا کسی سے مکر نہیں کرتے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

۱۲۵۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے وہ کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ ہمیں ویسا ہی (نشان) دیا جائے جیسا (پہلے) اللہ کے رسولوں کو دیا گیا تھا۔ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا انتخاب کہاں سے کرے۔ جو لوگ جرم کرتے ہیں انہیں یقیناً اللہ کے حضور ذلت پہنچے گی اور ایک سخت عذاب بھی بسبب اس کے جو وہ مکر کرتے رہے۔

۱۲۶۔ پس جسے اللہ چاہے کہ اُسے ہدایت دے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے چاہے کہ اسے گمراہ ٹھہرائے اس کا سینہ تنگ گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ زور لگاتے ہوئے آسمان (کی بلندی) میں چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے پلیدی ڈال دیتا ہے۔

۱۲۷۔ اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ یقیناً

أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا
يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلَهُ فِي
الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَلِكَ
رُبِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۳﴾

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكْبَرًا
مُّجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ
إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۲۴﴾

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ
نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۗ اللَّهُ أَعْلَمُ
حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ
أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ
بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۵﴾

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ
لِلْإِسْلَامِ ۗ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ
صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي
السَّمَاءِ ۗ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۶﴾

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۲۷﴾

ہم ان لوگوں کے لئے جو نصیحت پکڑتے ہیں آیات کو خوب کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس امن کا گھر ہے اور وہ ان (نیک) کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے ان کا ولی ہو گیا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَمْعَشَرُ الْجِنَّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۚ وَقَالَ

۱۲۹۔ اور (یاد رکھ) وہ دن جب وہ ان سب کو اکٹھا کرے گا (اور کہے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے عوام الناس کا استحصال کیا۔ اور عوام الناس میں سے ان کے دوست کہیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم میں سے

أَوْلِيؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَوَلَعْنَا آجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ

بعض نے بعض دوسروں سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مقررہ گھڑی تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔

لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خُلِدِينَ فِيهَا ۗ أَلَا مَآ شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۲۹﴾

وہ کہے گا تمہارا ٹھکانا آگ ہے (تم) اُس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہو گے سوائے اُس کے جو اللہ چاہے۔ یقیناً تیرا رب صاحب حکمت (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ۱۳۰۔ اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کر دیتے ہیں بسبب اس کسب کے جو وہ کرتے ہیں۔

ع ۴

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۱۔ اے جنوں اور عوام الناس کے گروہو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کیا کرتے تھے اور تمہیں تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈرایا کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے کہ (ہاں) ہم اپنے ہی نفوس کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا تھا اور وہ خود

يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ الْمَيَاتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءِ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کفر کرنے والے تھے۔ ﴿۱۳۱﴾

وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿۱۳۱﴾

﴿۱﴾ مَعْشَرَ الْجِنَّ سے مراد کوئی غیر انسانی مخلوق نہیں ہے بلکہ جن اور انس کے الفاظ بڑے لوگوں یا بڑی قوموں اور چھوٹے لوگوں اور چھوٹی قوموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر یہ استنباط درست نہیں ہے تو پھر جنوں کی طرف جو رسول جنوں میں سے آتے تھے ان کی بات ماننے پر ان کو جنت کی خوشخبری کیوں نہ دی گئی۔ قرآن کی کسی آیت یا کسی حدیث میں جنت میں جنوں کی موجودگی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

۱۳۲۔ یہ اس لئے (ہوگا) کہ اللہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں۔

۱۳۳۔ اور سب کے لئے جو انہوں نے عمل کئے ان کے مطابق درجے ہیں اور تیرا رب اُس سے غافل نہیں جو وہ کیا کرتے ہیں۔

۱۳۴۔ اور تیرا رب غنی اور صاحبِ رحمت ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور تمہارے بعد جسے چاہے جانشین بنا دے جس طرح اس نے تمہیں بھی ایک دوسری قوم کی ذریت سے اُٹھایا تھا۔

۱۳۵۔ یقیناً جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے وہ آ کر رہے گا اور تم ہرگز (نہیں) عاجز کرنے والے نہیں۔

۱۳۶۔ تو کہہ دے اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم ضرور جان لو گے کہ گھر کا (بہترین) انجام کس کے لئے ہوتا ہے۔ یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

۱۳۷۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے اُس میں سے جو اُسی نے کھیتیوں اور مویشیوں میں سے پیدا کیا بس ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اپنے زُعم میں کہتے ہیں یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے۔ پس جو اُن کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا، ہاں جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کو مل جاتا ہے۔ کیا ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

۱۳۸۔ اور اسی طرح مشرکوں میں سے ایک کثیر تعداد

ذَلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَّاَهْلَهَا غُفْلُونَ ﴿۱۳۲﴾

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَّمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۳﴾

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَشَاءْ يُدْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا اَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ اٰخَرِينَ ﴿۱۳۴﴾

اِنَّ مَا تُوَعَدُونَ لَآتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۳۵﴾

قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْۤ اَعْمَلٌۭ فَاَسُوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۗ مَنْ تَكُوْنُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ اِنَّهٗ لَا يَفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ فَاذْرَآ مِنْ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وِهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۗ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلَى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

کو اُن کے (مزعومہ) شریکوں نے اُن کی اولاد کا قتل خوبصورت بنا کر دکھایا تا کہ وہ انہیں برباد کریں اور اُن کا دین ان پر مشتبہ کر دیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس انہیں اپنے حال پر چھوڑ دے اور اسے بھی جو وہ افترا کرتے ہیں۔

۱۳۹۔ اور وہ اپنے زعم کے مطابق کہتے ہیں یہ موسیٰ اور کھیتیاں ممنوع ہیں (یعنی) انہیں کوئی نہ کھائے مگر وہی جس کے متعلق ہم چاہیں، اور اسی طرح ایسے چوپائے ہیں جن کی پٹھیں (سواری کے لئے) حرام کر دی گئیں اور ایسے موسیٰ بھی جن پر وہ اللہ کا نام نہیں پڑھتے اُس پر افترا کرتے ہوئے۔ وہ انہیں ضرور سزا دے گا اس کی جو وہ افترا کرتے ہیں۔

۱۴۰۔ اور وہ کہتے ہیں جو کچھ ان موسیٰوں کے پیٹوں میں ہے یہ محض ہمارے مردوں کے لئے مخصوص ہے اور ہماری بیویوں پر حرام کیا گیا ہے۔ ہاں اگر وہ مردہ ہو تو اس (سے استفادہ) میں وہ سب شریک ہیں۔ پس وہ انہیں ان کے (اس) بیان کی ضرور سزا دے گا۔ یقیناً وہ بہت ہی حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۱۴۱۔ یقیناً بہت نقصان اُٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے بیوقوفی سے بغیر کسی علم کے اپنی اولاد کو قتل کر دیا اور انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہوئے اس کو حرام قرار دے دیا جو اللہ نے ان کو رزق عطا کیا تھا۔ یقیناً یہ لوگ گمراہ ہوئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔

قَتَلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاءُ وَهُمْ لَيْرِدُوهُمْ
وَلِيَلْبَسُوا عَلَيْهِمْ دِيَهُمْ ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
مَا فَعَلُوهُ فَذَرَهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۹﴾

وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرَّتْ جِجْرَتُنَا
يَطْعَمَهَا إِلَّا مِنْ نَشَاءِ بَزَعِمِهِمْ
وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا
يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ط
سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۴۰﴾

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ
خَالِصَةٌ لِّدُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَى
أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ
شُرَكَاءُ ط سَيَجْزِيهِمْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ
حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۴۱﴾

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ
افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ط قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا
مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۲۔ اور وہی ہے جس نے ایسے باغات اُگائے جو سہاروں کے ذریعہ بلند کئے جاتے ہیں اور ایسے بھی جو سہاروں کے ذریعہ بلند نہیں کئے جاتے، اور کھجور اور فصلیں جن کے پھل الگ الگ ہیں، اور زیتون اور انار، آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور نہ ملتے جلتے بھی۔ جب وہ پھل لائیں تو ان کے پھل میں سے کھایا کرو اور اس کی برداشت کے دن اس کا حق ادا کیا کرو اور اسراف سے کام نہ لو یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۱۴۳۔ اور چوپایوں میں سے لاڈو اور سواری والے (پیدا کئے)۔ اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

۱۴۴۔ (اللہ نے) آٹھ جوڑے بنائے ہیں۔ بھٹروں میں سے دو اور بکریوں میں سے دو۔ تو پوچھ کیا (ان میں سے) دو نر اس (خدا) نے حرام کئے ہیں یا دو مادینیں یا وہ جن پر ان دو مادینوں کے رحم مشتمل ہیں؟ مجھے کسی علم کی بنا پر بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

۱۴۵۔ اور اونٹوں میں سے بھی دو اور گائے بیل میں سے بھی دو ہیں۔ پوچھ کہ کیا دو نر اس نے حرام کئے ہیں یا دو مادینیں یا وہ جن پر ان دو مادینوں کے رحم مشتمل ہیں؟ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تمہیں اس کی تاکید کی تھی؟

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۗ وَلَا تُسْرِفُوا ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۴۲﴾

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَسًا ۗ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۗ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۴۳﴾

ثَمْنِيَةَ أَرْوَاحٍ ۚ مِنَ الضَّانِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبَّؤُنِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۴۴﴾

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبَّؤُنِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ ۗ إِذْ وَصَّيْتُكُمْ اللَّهُ بِهَذَا

پس اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے تاکہ بغیر کسی علم کے لوگوں کو گمراہ کر دے۔ یقیناً اللہ ظلم کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٤٥﴾

۱۳۶۔ تو کہہ دے کہ میں اس وحی میں جو میری طرف کی گئی ہے کسی کھانے والے پر وہ کھانا حرام قرار دیا ہوا نہیں پاتا جو وہ کھاتا ہے سوائے اس کے کہ مُردار ہو یا بہایا ہوا خون یا سو رکا گوشت، پس وہ تو بہر حال ناپاک ہے، یا ایسی خبیث چیز کہ اللہ کی بجائے اس کے غیر کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔ مگر جو فائدہ سے بے بس کر دیا گیا ہو جبکہ وہ خواہش نہ رکھتا ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو یقیناً تیرا رب بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ
طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً
أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ
رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنْ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٦﴾

۱۳۷۔ اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائیوں میں سے اور بھیڑ بکریوں میں سے ان کی چربیاں ان پر حرام کر دی تھیں سوائے اس کے جو اُن کی ریڑھ کی ہڈی پر چڑھی ہوئی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی جلی ہو۔ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کی یہ جزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا
أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۗ ذَٰلِكَ
جَزَاؤُهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۗ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٧﴾

۱۳۸۔ پس اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے کہ تمہارا رب بہت وسیع رحمت والا ہے جبکہ اُس کا عذاب مجرم قوم سے ٹالنا نہیں جاسکتا۔

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ
وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ
الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٨﴾

۱۳۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا وہ ضرور کہیں گے

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے آباء واجداد اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کو چکھ لیا۔ تو پوچھ کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اُسے ہمارے سامنے نکالو تو سہی۔ تم تو ظن کے سوا اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور تم تو محض اٹکل بچھو کرتے ہو۔ ﴿۱۴۹﴾

أَشْرَكْنَا وَلَا أَبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۗ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۗ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۹﴾

۱۵۰۔ تو کہہ دے کہ کمال تک پہنچی ہوئی حجت تو اللہ ہی کی ہے۔ پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ضرور ہدایت دے دیتا۔

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۗ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَيْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۵۰﴾

۱۵۱۔ تو کہہ دے تم اپنے ان گواہوں کو بلاؤ تو سہی جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو تو ہرگز اُن کے ساتھ گواہی نہ دے اور اُن لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

قُلْ هَلُمْ شُهَدَاءُ كُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا ۗ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدُ مَعَهُمْ ۗ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۲۔ تو کہہ دے آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے (یعنی یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور (لازم کر دیا ہے کہ) والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور تم بے حیائیوں کے جو ان میں ظاہر

قُلْ تَعَالَوْا اتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّي كُفَّ عَالِيكُمْ ۗ أَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۗ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ أَمْلَاقٍ ۗ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۗ وَلَا تَقْرَبُوا

﴿۱﴾ اس آیت میں پہلے تو یہ اصولی سوال اٹھایا گیا ہے کہ یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں شرک کی اجازت نہ دیتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے۔ باپ دادا کے ذکر کے ساتھ ہی یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ وہ باپ دادا کی پیروی کر رہے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے شرک کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ اس کے معاً بعد فرمایا کہ اگر شرک کے متعلق تمہارے پاس کوئی الہامی کتاب ہے جس میں اس کا ذکر ملتا ہو تو لاکر دکھاؤ۔

ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں (دونوں کے) قریب نہ پھٹکو۔ اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہی ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور اللہ کے (ساتھ کئے گئے) عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۱۵۴۔ اور یہ (بھی تاکید کرتا ہے) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے رستے سے ہٹادیں گی۔ یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکید فی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

۱۵۵۔ پھر موسیٰ کو بھی ہم نے کتاب دی جو ہر اس شخص کی ضرورت پر پوری اُترتی تھی جو احسان سے کام لیتا، اور ہر چیز کی تفصیل پر مشتمل تھی اور ہدایت تھی اور رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی لقاء پر ایمان لے آئیں۔

۱۵۶۔ اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ ذِكْرٌ لَّكُمْ وَصُحَّتُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۵۳﴾

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۗ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۗ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۗ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا ۗ أَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۗ ذِكْرٌ لَّكُمْ وَصُحَّتُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۴﴾

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ ۗ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ ذِكْرٌ لَّكُمْ وَصُحَّتُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۵۵﴾

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۱۵۷﴾

﴿۱۵۷﴾ قنبل اولاد اصل میں رزق کی کمی کے ڈر سے بچے پیدا نہ کرنے پر اطلاق پاتا ہے۔ ورنہ طبی مجبوریوں وغیرہ کی بناء پر ضبط تولید جائز ہے۔

۱۵۷۔ تاکہ تم یہ نہ کہہ دو کہ ہم سے پہلے بس دو بڑے گروہوں پر کتاب اتاری گئی جبکہ ہم ان کے پڑھنے سے بالکل بے خبر رہے۔

۱۵۸۔ یا یہ کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ضرور ہم ان کی نسبت زیادہ ہدایت پر ہوتے۔ پس (اب تو) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی کھلی دلیل آ چکی ہے اور ہدایت بھی اور رحمت بھی۔ پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور اُن سے منہ پھیر لے۔ ہم ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات سے رُوگردانی کرتے ہیں ضرور ایک سخت عذاب کی (صورت میں) جزا دیں گے بسبب اس کے جو وہ اعراض کیا کرتے تھے۔

۱۵۹۔ کیا وہ اس کے سوا بھی کوئی انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آجائے یا تیرے رب کے بعض نشانات آئیں۔ (مگر) اس دن جب تیرے رب کے بعض نشانات ظاہر ہوں گے کسی ایسی جان کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہو یا اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کما چکی ہو۔ تو کہہ دے کہ انتظار کرو یقیناً ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

۱۶۰۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ درگروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر وہ اُن کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَيَّ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفْلِينَ ﴿١٥٧﴾

أَوْ تَقُولُوا لَوْلَا أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٨﴾

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿١٥٩﴾

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٦٠﴾

۱۶۱۔ جو نیکی کرے تو اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے تو اُسے اُس کے برابر ہی جزا دی جائے گی اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۱۶۲۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میرے رب نے مجھے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دی ہے (جسے) ایک قائم رہنے والا دین، ابراہیم حنیف کی ملت (بنایا ہے) اور وہ ہرگز مشرکین میں سے نہ تھا۔

۱۶۳۔ تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۱۶۴۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اول ہوں۔

۱۶۵۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب پسند کر لوں؟ جبکہ وہی ہے جو ہر چیز کا رب ہے۔ اور کوئی جان (بدی) نہیں کھاتی مگر اپنے ہی خلاف۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔ پھر تمہارے رب ہی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں اس پر آگاہ کرے گا جس کے متعلق تم آپس میں اختلاف کیا کرتے تھے۔

۱۶۶۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کا وارث بنا دیا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات میں رفعت بخشی تاکہ وہ تمہیں ان چیزوں سے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں آزمائے۔ یقیناً تیرا رب عقوبت میں بہت تیز ہے اور یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۱﴾

قُلْ إِنِّي هَدَيْتُ رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۖ دِينًا قِيمًا مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۶۲﴾

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۳﴾

لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ
الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۶۴﴾

قُلْ أَعْيَرَ اللَّهُ أَبْغَى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ
شَيْءٍ ۗ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۚ ثُمَّ إِلَىٰ
رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۱۶۵﴾

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ خَلْفَ الْأَرْضِ
وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
سَرِيعُ الْعِقَابِ ۗ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۶۶﴾

۷. الأعراف

یہ سورت سوائے چند آیات کے مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی دو سوسات آیات ہیں۔ اس سے پہلے دو سورتوں یعنی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کا آغاز مقطعات قرآنی الَم سے ہوا تھا۔ اس سورت میں الَم پر ص کا اضافہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مضامین پہلی سورتوں میں گزر چکے ہیں ان پر بعض اور مضامین کا اضافہ ہونے والا ہے جو اللہ کے صادق ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس میں ص سے مراد صَادِقُ الْقَوْل بھی لیا جاتا ہے لیکن اس کی آیت نمبر ۳ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کا ذکر صدر کے لفظ سے ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الَم سے شروع ہونے والی سورتوں کے مضامین اور ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر کامل شرح صدر حاصل تھا۔

اس سورت میں پہلی سورتوں سے ایک زائد مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ صرف وہ لوگ ہی نہیں پوچھے جائیں گے جو انبیاء کا انکار کرتے ہیں بلکہ انبیاء بھی پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے کس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔

اس سورت میں آدم کا پھر ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر سے پیدا کیا گیا اور جب اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی تو پھر بنی نوع انسان کو اس کی اطاعت کا حکم دیا۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان معنوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے عظیم سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور اسی نسبت سے تمام بنی نوع انسان کو آپ کی اطاعت کا حکم دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدہ کا ذکر گزشتہ سورت کے آخر پر ان الفاظ میں ملتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ پس جس کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہو جائے اس کے حضور جھکنا کوئی شرک نہیں بلکہ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوگی۔

اس کے بعد اُس لباس کا ذکر ہے جو بظاہر پتوں کی صورت میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوڑھا تھا مگر اس سے مراد لِبَاسُ التَّقْوٰی کے سوا اور کوئی لباس نہیں تھا۔ اسی طرح بنی نوع انسان کو منہ پر فرمایا گیا ہے کہ جس طرح ایک دفعہ شیطان نے آدم کی قوم کو پھسلا یا تھا وہ آج بھی اسی طرح انبیاء کی قوموں کو پھسلا رہا ہے۔ اور جنت سے نکلنے کا اصل مفہوم دائرہ شریعت سے باہر نکلنے پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ دائرہ شریعت میں ہی جنت ہے اور اس سے باہر جہنم کے سوا کچھ نہیں۔ آج بھی قرآن کریم کے دائرہ شریعت سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں سارے بنی نوع انسان ہر قسم کے جسمانی اور روحانی جہنم میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ اسی مضمون کو کہ زینت اصل میں تقویٰ کی زینت

ہے، اس آیتِ کریمہ میں بیان فرمایا گیا کہ مسجد میں جانے سے تمہیں کوئی زینت نہیں ملے گی جب تک کہ تم اپنی زینت یعنی تقویٰ کو ساتھ لے کر نہیں جاؤ گے۔

اس سورت میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کا ذکر ملتا ہے جو کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا یعنی آپ اور آپ کے صحابہؓ کو اہل جنت کا ایسا عرفان نصیب تھا کہ وہ اپنی روحانی بلندیوں سے قیامت کے دن ہر روح کو پہچان لیں گے کہ یہ جنتی روح ہے یا جہنمی۔

اس کے بعد اس سورت میں گزشتہ کئی انبیاء کا ذکر ہے کہ وہ بھی اپنی قوموں کی راہنمائی کے لئے ہی بھیجے گئے تھے اور انہوں نے اپنی اپنی قوم کے لئے انتہائی قربانیاں دے کر ان کی ہدایت کے سامان کئے تھے لیکن ان تمام انبیاء سے بڑھ کر ہدایت کا سامان کرنے والے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اس کے بعد وضاحت سے اس بات کا ذکر فرمایا گیا کہ گزشتہ انبیاء بھی بڑے بڑے روحانی مراتب پر فائز تھے مگر ان کا فیض محدود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی عالمی فیض پہنچانے والا نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے سردار کے طور پر اس لئے چنا گیا کہ آپ سب دنیا کے لئے رحمت تھے یعنی مشرق و مغرب کے لئے بھی رحمت تھے اور عرب و عجم کے لئے بھی رحمت تھے۔ انسانوں کے لئے بھی رحمت تھے اور جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے۔ اور یہ وہ امر ہے جس کا کثرت سے احادیث میں ذکر ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قیامت برپا کی جانے والی تھی اس میں سے پہلی قیامت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں برپا ہوگئی جس کا ذکر اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ میں ملتا ہے۔ اور دوسری قیامت آخِرین کے زمانہ میں برپا ہونے والی تھی کہ وہ مردے جو زندہ کئے جانے کے بعد پھر مردہ بن گئے ان کو از سر نو زندہ کیا جانا تھا۔ اور پھر ایک وہ بھی قیامت ہے جو اَشْرَارُ النَّاسِ پر آئی تھی۔ یہ تمام قیامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَسَبْعُ آيَاتٍ وَ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ، صَادِقُ الْقَوْلِ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، قول کا سچا ہوں۔

۳۔ (یہ) ایک عظیم کتاب ہے جو تیری طرف اُتاری گئی ہے۔ پس تیرے سینے میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ ہو کہ تو اس کے ذریعہ انذار کرے۔ اور مومنوں کے لئے یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

۴۔ اُس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اُتارا گیا ہے اور اسے چھوڑ کر دوسرے ولیوں کی پیروی نہ کرو۔ تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

۵۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ انہیں ہم نے ہلاک کر دیا۔ پس ان پر ہمارا عذاب رات کو (سوتے میں) آیا یا جب وہ قیلوہ کر رہے تھے۔

۶۔ پھر ان کی پکار اس کے سوا کچھ نہ تھی جب ان کے پاس ہمارا عذاب آیا کہ انہوں نے کہا یقیناً ہم ہی ظلم کرنے والے تھے۔

۷۔ پس ہم ضرور اُن سے پوچھیں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم ضرور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

۸۔ اور ہم اُن پر علم کی بنا پر تاریخی واقعات پڑھیں گے اور ہم کبھی غائب نہیں رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمَصِّ ②

كِتَابٌ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَى

لِلْمُؤْمِنِينَ ③

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا

تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ④ قَلِيلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ ⑤

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا

بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ⑥

فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا

أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ⑦

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ

وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ⑧

فَلَنَقُصِّبَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمِهِ وَمَا كُنَّا

غَائِبِينَ ⑨

۹۔ اور حق ہی اس دن وزنی ثابت ہوگا۔ پس وہ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۱۰۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے پس یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈالا بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات سے ناانصافی کیا کرتے تھے۔

۱۱۔ اور یقیناً ہم نے تمہیں زمین میں تمکنت بخشی اور تمہارے لئے اس میں روزگار کے ذرائع بنائے۔ تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

۱۲۔ اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورتوں میں ڈھالا پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا ان سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ بنا۔

۱۳۔ اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔^{۱۰} اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔

۱۴۔ اس نے کہا پس تو اس سے نکل جا۔ تجھے توفیق نہ ہوگی کہ تو اس میں تکبر کرے۔ پس نکل جا یقیناً تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

۱۵۔ اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اٹھائے جائیں گے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۹﴾

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿۱۰﴾

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۱۱﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿۱۲﴾

قَالَ مَا مَنَعَكَ آلَا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۗ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿۱۳﴾

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿۱۴﴾

قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۵﴾

۱۰ عربی طرز کلام کے مطابق یہاں "لا" زائد ہے جس کا ترجمہ اردو میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

۱۶۔ اس نے کہا یقیناً تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

۱۷۔ اس نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ پھر میں ضرور ان تک ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

۱۹۔ اس نے کہا تو یہاں سے نکل جا مذمت کیا ہوا اور دھتکارا ہوا۔ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا میں یقیناً تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

۲۰۔ اور اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ۔ ہاں تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

۲۱۔ پس شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ وہ ان کی ایسی کمزوریوں میں سے بعض ان پر ظاہر کر دے جو ان سے چھپائی گئی تھیں اور اس نے کہا کہ تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے نہیں روکا مگر اس لئے کہ کہیں تم دونوں فرشتے ہی نہ بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

۲۲۔ اور اس نے ان دونوں سے قسمیں کھا کر کہا کہ یقیناً میں تم دونوں کے حق میں محض (نیک) نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔

قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۱۶﴾

قَالَ فِيمَا آغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ لَا تَبِيتُهُمْ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿۱۸﴾

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْمُورًا ۖ لَمَنْ يَبْعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۹﴾

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۰﴾

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَتَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿۲۱﴾

وَقَاَسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿۲۲﴾

﴿۱۷﴾ جب تک اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت نہ ہو صراطِ مستقیم پر چلنے والے بھی شیطان کے بہکاوے سے محفوظ نہیں ہوتے۔ قرآن کریم نے جن کے متعلق مَعْضُوبٌ عَلَيْهِمْ اور ضَالِّينَ فرمایا ہے وہ صراطِ مستقیم پر ہی چلنے والے تھے لیکن بہک گئے۔

۲۳۔ پس اس نے انہیں ایک بڑے دھوکہ سے بہکا دیا۔ پس جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کی کمزوریاں اُن پر ظاہر ہو گئیں اور وہ دونوں جنت کے پتوں میں سے کچھ اپنے اوپر اوڑھنے لگے۔ اور ان کے رب نے اُن کو آواز دی کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ یقیناً شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے؟

۲۴۔ اُن دونوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھانا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۵۔ اس نے کہا کہ تم سب (یہاں سے) نکل جاؤ اس حال میں کہ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ اور تمہارے لئے زمین میں کچھ عرصہ قیام ہے اور کچھ مدت کے لئے معمولی فائدہ اٹھانا ہے۔

۲۶۔ اس نے کہا تم اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔

۲۷۔ اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۲۸۔ اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں بھی فتنہ میں

فَدَلَّهُمَا بِعُرْوَةٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ
عَلَيْهِمَا مِنْ وُرْقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا
أَلَمْ أَنهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلَّ
لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٣﴾

قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
الْخَاسِرِينَ ﴿٢٤﴾

قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى
حِينٍ ﴿٢٥﴾

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا
تُخْرَجُونَ ﴿٢٦﴾

يَبْنِيْ اَدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا
يُّوَارِيْ سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ
التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

يَبْنِيْ اَدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمْ الشَّيْطٰنُ كَمَا

نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے ان کے لباس چھین لئے تاکہ اُن کی بُرائیاں اُن کو دکھائے۔ یقیناً وہ اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

أَخْرَجَ أَبُو يَكْمُ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوَاتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرِيكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيْطَانَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اور جب وہ کوئی بے حیائی کی بات کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی پر پایا اور اللہ ہی نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ ٹوکہ دے یقیناً اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ باتیں کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

وَإِذْ أَفَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ ٹوکہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لوٹو گے۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۗ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گراہی لازم ہو گئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيْطَانَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنََّّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

يَبْنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصہ (بلا شرکت غیرے) صرف انہی کے لئے ہوں گی۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

۳۴۔ تو کہہ دے کہ میرے رب نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی اور اس بات کو بھی کہ تم اُس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کے حق میں اُس نے کوئی حجت نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

۳۵۔ اور ہر امت کے لئے ایک میعاد مقرر ہے۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے تو ایک لمحہ بھی نہ وہ اس سے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۳۶۔ اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا اور ان سے تکبر سے پیش آئے یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ
وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ
آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَذَلِكَ نَفْصَلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَنًا
وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۵﴾
يَبْنَیْ اَدَمَ اِمَّا یَا تَبْنَیْکُمْ رُسُلٌ مِنْکُمْ
یَقْضُونَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ لَا فَمَنْ اٰتٰقٰی وَاَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوا بِآیَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
عَنْهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۳۷﴾

﴿۳۳﴾ یہ نبی آدم کو عمومی خطاب ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آئیں اور اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائیں تو وہ ان سے زور گردانی نہ کریں۔

۳۸۔ پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں نوشتہٴ تقدیر میں سے اُن کا (مقرر) حصہ ملے گا یہاں تک کہ جب ہمارے ایلچی اُن کے پاس پہنچیں گے انہیں وفات دیتے ہوئے تو وہ انہیں کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے رہے ہو۔ (جو اباً) وہ کہیں گے وہ سب ہم سے کھو گئے۔ اور وہ (خود) اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

۳۹۔ (تب) وہ (اُن سے) کہے گا کہ ان قوموں کے ساتھ جو جن و انس میں سے تم سے پہلے گزر گئی ہیں تم بھی آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب بھی کوئی امت داخل ہوگی وہ اپنی ہم قماش امت پر لعنت بھیجے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ سب کے سب اس میں اکٹھے ہو جائیں گے تو ان میں سے بعد میں آنے والی اپنے سے پہلی کے بارہ میں کہے گی اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ پس ان کو آگ کا دوہرا عذاب دے۔ وہ کہے گا کہ ہر ایک کو دوہرا (عذاب) ہی مل رہا ہے لیکن تم جانتے نہیں۔

۴۰۔ اور ان میں سے پہلی (جماعت) دوسری سے کہے گی تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں تھی۔ پس عذاب چکھو بسبب اس کے جو تم کسب کیا کرتے تھے۔

۴۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور ان سے استکبار کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمُ صَيْبُهُمْ
مِّنَ الْكِتَابِ ۗ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ رُسُلُنَا
يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۗ قَالُوا إِنَّا نَمُوتُ ۖ تَدْعُونَا
مِن دُونِ اللَّهِ ۗ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿۳۸﴾

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۗ كُلَّمَا دَخَلَتْ
أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا ۗ حَتَّىٰ إِذَا دَارَكُوا
فِيهَا جَمِيعًا ۗ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأَوْلَاهُمْ
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا
ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۗ قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٍ
وَلَكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

وَقَالَتْ أَوْلَاهُمْ لِأَخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۴۰﴾

ع

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا
تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ اور اسی طرح ہم مجرموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۴۲۔ ان کے لئے جہنم میں ایک تیار کی ہوئی جگہ ہوگی اور ان کے اوپر تہ بہ تہ (ظلمات کے) پردے ہوں گے اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۴۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم (ان میں سے) کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۴۴۔ اور ہم ان کے سینوں سے کیسے کھینچ نکالیں گے۔ ان کے زہر تصرف نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جبکہ ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔ اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اُس کے جو تم عمل کرتے تھے۔

۴۵۔ اور اہل جنت اہل نار کو آواز دیں گے کہ ہم نے اس وعدے کو جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا حق پایا ہے تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو حق پایا جو تمہارے رب نے (تم سے) کیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں، تب ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو

الْجَنَّةِ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۗ^ط
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۱

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِّنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۗ^ط وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ ۝۴۲

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۴۳

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غَلٍۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۗ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلًا رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُودُوْا اَنْ تَلِكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ رِثْمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۴

وَنَادٰى اَصْحَابُ الْجَنَّةِ اَصْحَابَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۗ^ط قَالُوْا نَعَمْ ۚ^ج فَاذِّنْ مَّوَدِّنَ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۵

۴۶۔ جو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا (دیکھنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔
 الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَفِرُونَ ﴿٤٦﴾

۴۷۔ اور ان کے درمیان پردہ حائل ہوگا اور بلند جگہوں پر ایسے مرد ہوں گے جو سب کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے اور وہ اہل جنت کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہو جبکہ ابھی وہ اُس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور (اس کی) خواہش رکھ رہے ہوں گے۔
 وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمِهِمْ وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٧﴾

۴۸۔ اور جب ان کی نگاہیں اہل نار کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔
 وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٨﴾

۴۹۔ اور اونچی جگہوں والے ایسے لوگوں سے مخاطب ہوں گے جن کو وہ ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے اور کہیں گے تمہاری جمعیت اور جو تم استکبار کیا کرتے تھے تمہارے کام نہ آسکے۔
 وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمِهِمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾

۵۰۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے متعلق تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ ان پر رحم نہیں کرے گا۔ (اے مومنو!) جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ تم کبھی غمگین ہو گے۔
 أَهْوَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۖ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٥٠﴾

۵۱۔ اور اہل نار اہل جنت کو آواز دیں گے کہ اس پانی میں سے ہمیں بھی کچھ عطا کرو یا اس رزق میں سے جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ وہ جواب دیں گے
 وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۗ

یقیناً اللہ نے یہ دونوں کافروں پر حرام کر دیئے ہیں۔

۵۲۔ (اُن پر) جنہوں نے اپنے دین کو لغویات اور کھیل کود بنا رکھا تھا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا۔ پس آج کے دن ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جیسے وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا بیٹھے تھے اور بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔

۵۳۔ اور ہم یقیناً ان کے پاس ایک ایسی کتاب لائے تھے جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے پیش کیا تھا۔ وہ ہدایت تھی اور رحمت تھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آتے ہیں۔

۵۴۔ کیا وہ صرف اس کی تعبیر کا انتظار کر رہے ہیں۔ جس دن اس کی تعبیر آجائے گی تو وہ لوگ جو اس سے پہلے اس (کتاب) کو بھلا بیٹھے تھے کہیں گے کہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔ پس کیا کوئی ہماری شفاعت کرنے والے ہیں تو ہماری شفاعت کریں یا پھر ہمیں واپس لوٹا دیا جائے تو ہم ان کاموں کی بجائے کچھ اور کام کریں گے جو ہم کیا کرتے تھے۔ یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈال دیا اور جو بھی وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے کھویا گیا۔

۵۵۔ یقیناً تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جبکہ وہ اُسے جلد طلب کر رہا ہوتا ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے (پیدا کئے) جو اس کے حکم سے مسخر کئے گئے ہیں۔

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۱

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنََهُمْ لَهٰوًا وَّ لَعِبًا
وَّ غَرَّتْهُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسَهُمْ
كَمَا نَسُوْا اِنْقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَّمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاوِيْلَهُ ۗ يَوْمَ يٰٓاْتِيْ
تَاوِيْلُهُ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَآءَتْ رُسُلٌ رَّبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
شَفَعَاءٍ فَيَشْفَعُوْا لَنَا اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلْ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۗ قَدْ خَسِرُوْا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳

اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيّٰمٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى
الْعَرْشِ ۗ يُعْشِي الْاَيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ
حٰشِيَئًا ۗ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ

خبردار! پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکومت بھی۔
بس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام
جہانوں کا رب ہے۔ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر
پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو
پسند نہیں کرتا۔

۵۷۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ
پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے
رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے
قریب رہتی ہے۔

۵۸۔ اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے
ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے یہاں تک
کہ جب وہ بوجھل بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے ایک
مردہ علاقہ کی طرف ہانک لے جاتے ہیں۔ پھر اس
سے ہم پانی اُتارتے ہیں اور اس (پانی) سے ہر قسم
کے پھل اُگاتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو
(زندہ کر کے) نکالتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۵۹۔ اور پاک مُلک (وہ ہوتا ہے کہ) اس کا سبزہ
اس کے رب کے اذن سے (پاک ہی) نکلتا ہے
اور جو ناپاک ہو (اس میں) کچھ نہیں نکلتا مگر
رُڈی (چیز)۔ اسی طرح ہم نشانات کو پھیر پھیر کر
بیان کرتے ہیں ان لوگوں کی خاطر جو شکر کیا
کرتے ہیں۔ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا

مَسْحَرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ

وَالْأَمْرُ ۗ تَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۶﴾

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۷﴾

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۗ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ

قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ

رَحْمَتِهِ ۗ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا

سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ

فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ كَذَلِكَ

نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۵۹﴾

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ

رَبِّهِ ۗ وَالَّذِي خَبثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا

نَكِدًا ۗ كَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

يَشْكُرُونَ ﴿۶۰﴾

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ لِقَوْمِ

﴿۶۰﴾ چھ دنوں سے مراد چھ ادوار ہیں اور ایک دہرہ کروڑوں سال کا بھی ہو سکتا ہے۔ عرش پر استیواء سے مراد یہ ہے کہ سب تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے لا تعلق نہیں ہو جاتا بلکہ جس طرح بادشاہ ساری قوم کی نگرانی کرتا ہے اسی طرح وہ اپنی تمام مخلوقات کی نگرانی کرتا ہے۔

تھا۔ پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ یقیناً میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔
۶۱۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تو تجھے یقیناً ایک کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا دیکھتے ہیں۔

۶۲۔ اس نے کہا اے میری قوم! میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

۶۳۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ سے وہ علم حاصل کرتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۶۴۔ کیا تم نے اس بات پر تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ذکر آیا ہے جو تم ہی میں سے ایک مرد پر اترتا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور تاکہ شاید تم پر رحم کیا جائے۔

۶۵۔ پس انہوں نے اسے جھٹلایا اور ہم نے اسے اور ان کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے نجات بخشی اور انہیں غرق کر دیا جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا۔ یقیناً وہ ایک اندھی قوم تھے۔

۶۶۔ اور عادی کی طرف ان کے بھائی ہود کو (ہم نے بھیجا)۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے۔

۶۷۔ اس کی قوم میں سے اُن سرداروں نے جنہوں

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۗ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٦١﴾
قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٢﴾

قَالَ يَقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَا كِبَىٰ رَسُوْلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴿٦٣﴾

أَبْلَغُكُمْ رِسَالَتِي رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

أَوْ عَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٥﴾

فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلِّ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٦﴾

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۗ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٧﴾

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا

نے کفر کیا تھا کہا ہم تو تجھے یقیناً ایک بڑی بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ تو ضرور جھوٹے لوگوں میں سے ہے۔

۶۸۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے کوئی بیوقوفی لاحق نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

۶۹۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے ایک قابل اعتماد نصیحت کرنے والا ہوں۔

۷۰۔ کیا تم نے تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ذکر آیا ہے جو تم ہی میں سے ایک مرد پر نازل ہوا ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے۔ اور یاد کرو جب اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنا دیا تھا اور تمہیں افزائش نسل کے ذریعہ بہت بڑھایا۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

۷۱۔ انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آباء و اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ہمارے پاس وہ لے آ جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔

۷۲۔ اس نے کہا تمہارے رب کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واجب ہو چکے ہیں۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارہ میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جبکہ اللہ نے ان کے حق میں کوئی حجت نہیں اتاری۔ پس انتظار کرو۔ یقیناً میں بھی

لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنُظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٧﴾

قَالَ يَقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَلٰكِيْنِيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٨﴾

اَبَلِعُكُمْ رَسَلَتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نٰصِيْحٌ اٰمِيْنٌ ﴿٦٩﴾

اَوْ عَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۗ وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَضْطَةً ۗ فَاذْكُرُوْا اِلٰهَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٠﴾

قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا ۗ فَاْتِنَا بِمَآءِدِنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيَّكُمْ مِّنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۗ اَتَجَادِلُوْنِيْ فِيْ اَسْمَآءِ سَمِيْتُمْوَهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۗ فَاَنْتَظِرُوْا اِلَيَّ مَعَكُمْ

تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿۷۱﴾

۷۳۔ پس ہم نے اسے اپنی رحمت سے نجات بخشی اور ان کو بھی جو اس کے ساتھ تھے اور ہم نے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا اور وہ (کسی صورت) ایمان لانے والے نہیں تھے۔

فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا
وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۷۲﴾

۷۴۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل آچکی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک نشان ہے پس اسے چھوڑ دو کہ یہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ اس کے نتیجے میں تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا۔

وَالِى ثُمَّودَ أَخَاهُ صَالِحًا قَالَ يَقَوْمِ
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ
جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَذِهِ نَاقَةُ
اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَذُرُّوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ
وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ
الْيَمِّ ﴿۷۳﴾

۷۵۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو عاد کے بعد جانشین بنایا اور زمین میں تمہیں آباد کیا۔ تم اس کے میدانوں میں قلعے تعمیر کرتے ہو اور گھر بنانے کے لئے پہاڑ تراشتے ہو۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور فسادی بننے ہوئے زمین میں تخریب کاری نہ کرو۔

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلْنَا خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ
وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ
سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ
بُيُوتًا فَاذْكُرُوا الْآءَ اللَّهِ وَلَا تَعْوَفِي
الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۷۴﴾

۷۶۔ اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جنہوں نے

قَالَ الْمَلَأَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ

نَاقَةُ اللَّهِ سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی وہ اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر وہ قوم کو رسالت کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ جب بعض بد بخت سرداروں نے اس ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور ان کا ذریعہ پیغام رسانی ختم کر دیا تو اس کے نتیجے میں عذاب کے مستحق ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ نوسردار تھے جنہوں نے اس بات پر اکتھ کیا تھا۔

استکبار کیا تھا ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے یعنی ان کو جو ان میں سے ایمان لائے تھے کہا: کیا تم علم رکھتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے پیغمبر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ جس (پیغام) کے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم اس پر یقیناً ایمان لاتے ہیں۔

۷۷۔ ان لوگوں نے جنہوں نے تکبر اختیار کیا تھا کہا کہ یقیناً ہم اس کا جس پر تم ایمان لائے ہو انکار کرنے والے ہیں۔

۷۸۔ پس انہوں نے اونٹنی کی کوچیوں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور کہا اے صالح! ہمارے پاس وہ لے آ جس کے تو ہمیں ڈراوے دیتا ہے اگر تو واقعی (خدا کے) بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔

۷۹۔ پس انہیں ایک سخت زلزلے نے آ پکڑا پس وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

۸۰۔ پس اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم! یقیناً میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا ہوں اور تمہیں نصیحت کر چکا ہوں لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

۸۱۔ اور لوط کو (بھی بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جیسی تم سے پہلے تمام جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی۔

۸۲۔ یقیناً تم شہوانی جذبات کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو۔ بلکہ تم ایک بہت ہی حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔

۸۳۔ اور اس کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب

لِلَّذِينَ اسْتَضَعُوا مِنَ اَمْنٍ مِنْهُمْ
اَتَعْلَمُونَ اَنْ صٰلِحًا مَّرْسَلٌ مِّنْ رَبِّهِ ط
قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٦﴾

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا بِالَّذِيْ اٰمَنُّۢ بِهِ
كٰفِرُوْنَ ﴿٧٧﴾

فَعَقَرُوْا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
وَقَالُوْا لِصٰلِحٍ اِنَّا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٨﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ
دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٩﴾

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَقُوْمٍ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسٰلَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُحِبُّوْنَ النَّصِيْحِيْنَ ﴿٨٠﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُوْنَ الْفٰحِشَةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨١﴾

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
النِّسَاءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨٢﴾

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا

نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو بہت پاکباز بنتے ہیں۔

۸۴۔ پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو نجات بخشی سوائے اس کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگئی۔

۸۵۔ اور ہم نے ان پر ایک قسم کی بارش برسائی۔ پس دیکھ کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

۸۶۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی کھلی نشانی آچکی ہے۔ پس ماپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر تھا اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

۸۷۔ اور ہر شاہراہ پر نہ بیٹھا کرو دھمکاتے ہوئے اور اللہ کے راستہ سے روکتے ہوئے اس شخص کو جو اس پر ایمان لایا ہے جبکہ تم اس (راہ) کو ٹیڑھا (دیکھنا) چاہتے ہو۔ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے پھر اس نے تمہیں کثرت بخشی اور غور کرو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا تھا۔

أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ قَرِيَّتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٨٤﴾

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٥﴾

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ط فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٦﴾

وَالِى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط قَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُم مِّنَ الْإِغْوِيهِ ط قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ط ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨٧﴾

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ ط تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَن آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ط وَادْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَرْتُمْ ط وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٧﴾

۸۸۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس (ہدایت) پر ایمان لے آیا ہے جسے دے کر مجھے بھجوا دیا گیا اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَإِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي
أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا
فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ
خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ اس کی قوم کے ان سرداروں نے جنہوں نے استکبار کیا تھا کہا کہ اے شعیب! ہم ضرور تجھے اپنی بہتی سے نکال دیں گے اور اُن لوگوں کو بھی جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ ہم سخت کراہت کر رہے ہوں؟

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن
قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ لَشُعَيْبٍ وَالَّذِينَ
آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي
مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كِرْهَيْنَ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ یقیناً ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر ہم اس کے بعد بھی تمہاری ملت میں لوٹ آئیں کہ اللہ ہمیں اس سے نجات عطا کر چکا ہے۔ اور ہمارے لئے ہرگز ممکن نہیں کہ ہم اس میں واپس آئیں سوائے اس کے کہ اللہ ہمارا رب ایسا چاہے۔ ہمارا رب علم کے لحاظ سے ہر چیز پر جاوی ہے۔ اللہ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

قَدْ افترينا على الله كذبا إن عدنا في
ملتكم بعد إذ نزلنا الله منها وما
يكون لنا أن نعوذ فيها إلا أن يشاء الله
ربنا وسع ربنا كل شيء علما على
الله توكلنا ربنا افتخ بيننا وبين
قومنا بالحق وأنت خير الفتحين ﴿۹۰﴾

۹۱۔ اور اس کی قوم کے ان سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو تم یقیناً نقصان اٹھانے والے ہو گے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِن
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَسِرُونَ ﴿۹۱﴾

۹۲۔ تو انہیں (بھی) ایک سخت زلزلہ نے آ پکڑا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ جا گرے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي
دَارِهِمْ جِثِيمِينَ ﴿۹۲﴾

۹۳۔ وہ لوگ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا گویا وہ کبھی
 اس (سرزمین) میں بسے ہی نہ تھے۔ جن لوگوں نے
 شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانے والے تھے۔

هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ پس اس نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہا اے میری
 قوم! یقیناً میں تمہیں اپنے رب کے تمام پیغامات اچھی
 طرح پہنچا چکا ہوں اور تمہیں نصیحت کر چکا ہوں۔ پس
 میں ایک انکار کرنے والی قوم پر کیسے افسوس کروں۔

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَقْرَبُ
 اَبْلَغْتُمْ رِسٰلَتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ
 فَكَيْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۴﴾

۹۵۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر
 اس کے رہنے والوں کو کبھی تنگی اور کبھی تکلیف سے
 پکڑ لیا تاکہ وہ تضرع کریں۔

وَمَا اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا
 اَخَذْنَا اَهْلَهَا بِالْبَاسِ اِذَا
 لَعَلَّهُمْ يَضُرُّوْنَ ﴿۹۵﴾

۹۶۔ پھر ہم نے بری حالت کو اچھی حالت سے بدل
 دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے (اُسے) نظر انداز کر
 دیا اور کہنے لگے کہ (پہلے بھی) ہمارے باپ دادا کو
 تکلیف اور آسانی پہنچا کرتی تھی۔ پس ہم نے ان کو
 اچانک پکڑ لیا جبکہ وہ کوئی شعور نہ رکھتے تھے۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی
 عَفَوْا وَاَقْبَلُوْا قَدِمَسْ اَبَاءَنَا الضَّرَّاءُ
 وَالسَّرَّاءُ فَاَخَذْنَاهُمْ بِغَتَّةٍ وَّ هُمْ لَا
 يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۶﴾

۹۷۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور
 تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے بھی
 برکتوں کے دروازے کھول دیتے اور زمین سے
 بھی۔ لیکن انہوں نے جھٹلایا۔ پس ہم نے ان کو اس
 کی پاداش میں جو وہ کسب کیا کرتے تھے پکڑ لیا۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
 لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ
 وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنَاهُمْ بِمَا
 كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۷﴾

۹۸۔ تو کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے
 امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب ان کو رات کے وقت
 آ لے جبکہ وہ سوئے ہوئے ہوں۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاسُنَا
 بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۸﴾

۹۹۔ اور کیا بستیوں والے اس بات سے امن میں ہیں کہ ہمارا عذاب انہیں ایسے وقت آ لے کہ سورج چڑھ آیا ہو اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں۔

۱۰۰۔ پس کیا وہ اللہ کے منصوبہ سے امن میں ہیں۔ پس اللہ کے منصوبہ سے کوئی امن کے خیال میں نہیں رہتا سوائے نقصان اٹھانے والی قوم کے۔

۱۰۱۔ اور کیا ان لوگوں کو جنہوں نے زمین اس میں بسنے والوں کے بعد ورثہ میں پائی یہ بات ہدایت نہ دے سکی کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں سزا دیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دیں۔ پھر وہ کچھ سن (اور سمجھ) نہ سکیں۔

۱۰۲۔ یہ وہ بستیاں ہیں جن کی خبروں میں سے بعض ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہیں اور یقیناً ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تھے۔ مگر وہ اس قابل نہ ہوئے کہ ان پر ایمان لائیں اس لئے کہ وہ اس سے پہلے (بھی رسولوں کو) جھٹلا چکے تھے۔ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگاتا ہے۔

۱۰۳۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو کسی عہد کا پاس کرتے نہیں دیکھا اور یقیناً ہم نے ان میں سے اکثر کو بدکردار پایا۔

۱۰۴۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف مبعوث کیا تو انہوں نے ان (نشانات) سے نا انصافی کی۔ پس دیکھ کہ مفسدوں کا انجام کیا تھا۔

أَوْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا
ضُجًىٰ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٩﴾

أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ
إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٠﴾

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ
بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصْبَنَهُمُ
بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠١﴾

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا
وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا
كَانُوا الْيَوْمَ مُؤْمِنًا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۗ
كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ
الْكَافِرِينَ ﴿١٠٢﴾

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ
وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٣﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمُ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ
فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۚ فَانظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٤﴾

۱۰۵۔ اور موسیٰ نے کہا اے فرعون! میں یقیناً تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يُعْرَعُونَ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۶۔ مجھ پر واجب ہے کہ اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ یقیناً میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف ایک روشن نشان لے کر آیا ہوں۔ پس تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ ۗ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۷۔ اس نے کہا اگر تو ایک بھی نشان لایا ہے تو اسے پیش کر۔ اگر تو چٹوں میں سے ہے۔

قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۸۔ تب اس نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ صاف دکھائی دینے والا اژدھا بن گیا۔

فَأَلْفَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۹۔ اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿۱۰۹﴾

۱۱۰۔ فرعون کی قوم میں سے سرداروں نے کہا یقیناً یہ ایک ماہر فن جادوگر ہے۔

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۱۔ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے (اس پر فرعون بولا) تو پھر تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۲۔ انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دے اور مختلف شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیج دے۔

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿۱۱۲﴾

آیات ۱۰۸-۱۰۹ میں بیان شدہ دو نشانات ان نشانات میں سے ہیں جو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے تھے۔ دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ یقینی طور پر سونٹا سانپ نہیں بنا تھا بلکہ دیکھنے والوں کی نظریں اللہ تعالیٰ کے تصرف کے نتیجے میں سونٹے کو سانپ دیکھ رہی تھیں۔ یہی حال ہاتھ کا بھی تھا کہ حضرت موسیٰ کے ہاتھ کا رنگ وہی تھا جو اس کا قدرتی طور پر تھا مگر بطور نشان دیکھنے والوں کو دکھاتا ہوا دکھائی دیا۔

۱۱۳۔ وہ تیرے پاس ہر قسم کے ماہر فن جادوگر لے آئیں۔

۱۱۴۔ اور فرعون کے پاس جادوگر آئے اور انہوں نے کہا یقیناً ہمارے لئے کوئی بڑا اجر ہوگا اگر ہم ہی غالب آگئے۔

۱۱۵۔ اس نے کہا ہاں! اور تم ضرور مقررین میں سے بھی ہو جاؤ گے۔

۱۱۶۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تُو (پہلے) پھینک یا ہم (پہلے) پھینکنے والے بنیں۔

۱۱۷۔ اس نے کہا تم پھینکو۔ پس جب انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں سخت ڈر دیا اور وہ ایک بہت بڑا شعبہ لائے۔

۱۱۸۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تُو اپنا سونٹا پھینک۔ پس اچانک وہ اس جھوٹ کو نکلنے لگا جو وہ گھڑ رہے تھے۔

۱۱۹۔ پس حق واقع ہو گیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے جھوٹا نکلا۔

۱۲۰۔ پس وہ اس جگہ مغلوب کر دیئے گئے اور رسوا ہو کر لوٹے۔

۱۲۱۔ اور جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دیئے گئے۔

۱۲۲۔ انہوں نے کہا ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔

يَا تُوَكُّبِكِ كُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٣﴾

وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٤﴾

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٥﴾

قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقَى وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٦﴾

قَالَ الْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٧﴾

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى أَنْ أَلِقِ عَصَاكَ ﴿١١٨﴾
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٩﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٠﴾

فَغَلَبُوا هَمَّا لَكَ وَأَنْقَلَبُوا صُغْرَيْنِ ﴿١٢١﴾

وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجُودًا ﴿١٢٢﴾

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٣﴾

آیات ۱۱۷-۱۱۸ میں سحر کی حقیقت واضح فرمادی گئی ہے۔ سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ فرمایا ہے کہ ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا مسمریزم سا ہو گیا تھا البتہ ان کی رسیاں اسی طرح رسیاں ہی رہیں۔ حضرت موسیٰ پر بھی اس کا اثر تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے سونٹا پھینکنے کا ارشاد فرمایا تو اچانک ان جادوگروں کا جادو ٹوٹ گیا اور دیکھنے والوں کے دماغ پر سے ان کا اثر جاتا رہا۔

۱۲۳۔ جو موسیٰ کا رب ہے اور ہارون کا بھی۔

۱۲۴۔ فرعون نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یقیناً یہ ایک سازش ہے جو تم نے شہر میں تیار کی ہے تاکہ اس کے مکینوں کو اس میں سے نکال لے جاؤ۔ پس عنقریب تم جان لو گے۔

۱۲۵۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا پھر ضرور تم سب کو اکٹھا سولی چڑھا دوں گا۔

۱۲۶۔ انہوں نے کہا یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۲۷۔ اور تو ہم پر کوئی طعن نہیں کرتا مگر یہ کہ ہم اپنے رب کے نشانات پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

۱۲۸۔ اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو کھلا چھوڑ دے گا کہ وہ زمین میں فساد کرتے پھریں اور وہ تجھے بھی ترک کر دیں اور تیرے معبودوں کو بھی۔ اس نے کہا ہم ضرور سختی سے ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور یقیناً ہم ان کے اوپر سخت جبار ہیں۔

۱۲۹۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد چاہو

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٣﴾

قَالَ فِرْعَوْنُ اَمْتُّ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اُذْنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكْرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٤﴾

لَا قِطْعَ بْ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَا صَلْبٰنِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٥﴾
قَالُوْا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٦﴾

وَمَا تَنْقُمُ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَنَا رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّاَتَوْفٰنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٧﴾

وَقَالَ الْمَلٰٓئِكُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَالِهَتَكَ ۗ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ ۗ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ ﴿١٢٨﴾

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ

اور صبر کرو۔ یقیناً ملک اللہ ہی کا ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنا دے گا اور عاقبت متقیوں کی ہی ہوا کرتی ہے۔

وَأَصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا
مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۲۹﴾

۱۳۰۔ انہوں نے کہا ہمیں دکھ دیا گیا تیرے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی اور تیرے ہمارے پاس آ جانے کے بعد بھی۔ اس نے کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تمہیں ملک میں جانشین بنا دے پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

قَالُوا أَوْزِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَ مِنْ بَعْدِ
مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ
عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ
فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۱۔ اور یقیناً ہم نے آل فرعون کو قحطوں کے ساتھ اور بھلوں میں نقصان کے ذریعہ سے پکڑ لیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ
وَنَقْصِ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَذَكَّرُونَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۲۔ پس جب ان کے پاس کوئی بھلائی آتی تھی تو وہ کہتے تھے یہ ہمارے ہی لئے ہے اور جب انہیں کوئی بُرائی پہنچتی تو وہ اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی سُحُوسْت قرار دیتے۔ خبردار! ان کی سُحُوسْت کا پروانہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

فَإِذَا جَاءَتْهُمْ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَذِهِ
وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ
وَمَنْ مَعَهُ إِلَّا إِنَّمَا ظَنَرُوهُمْ عِنْدَ اللَّهِ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۳۔ اور انہوں نے کہا تُو جو نشان بھی چاہے لے آ تاکہ تُو اُس سے ہمیں مسحور کر دے تب بھی ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔

وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِيَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا
فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۴۔ پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دل

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ

بھی اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھی جو الگ الگ نشانات تھے۔ تب بھی انہوں نے استہبار کیا اور وہ مجرم قوم تھے۔

وَالْقَمَلَ وَالصَّفَادِعَ وَالذَّمَّ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ اور جب بھی ان پر عذاب نازل ہوتا وہ کہتے اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس وعدہ کے نام پر جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے دعا کر۔ پس اگر تو نے ہم سے یہ عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور تیری بات مان لیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا لِمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عٰهَدْتَكَ لِيْنُ كَسَفَتْنَا عَنْكَ الرِّجْزَ لِنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ پس جب ہم نے ان سے عذاب کو ایک معین مدت تک دور کر دیا جس تک انہیں بہر حال پہنچنا تھا تو اچانک وہ عہد شکنی کرنے لگے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ اٰجَلٍ هُمْ بِلِعْوِهِ اِذَا هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا تھا اور وہ ان سے غافل تھے۔

فَاٰتَقَمْنَا مِنْهُمُ فَاَعْرَفْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذٰبُوْا بَايَاتِنَا وَكَانُوْا عَنَّا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو (زمین میں) کمزور سمجھے گئے تھے اس زمین کے مشارق و مغارب کا وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی تھی اور بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کے حسین کلمات پورے ہوئے اس صبر کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے برباد کر دیا اس کو جو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے اور جو وہ بلند عمارتیں تعمیر کرتے تھے۔

وَاورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون مشارق الارض ومغاربها التي برکنا فيها وتمت کلمت ربك الحسنى على بنی اسرائیل بما صبروا ودمرنا ما كان يصنع فرعون وقومه وما كانوا

۱۳۹۔ اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار لے آئے پھر ایک ایسی قوم پر اُن کا گزر ہوا جو اپنے بتوں کے حضور (اُن کی عبادت کرتے ہوئے) بیٹھی تھی۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ویسا ہی معبود بنا دے جیسے اُن کے معبود ہیں اس نے جواب دیا کہ یقیناً تم ایک بڑی جاہل قوم ہو۔

۱۴۰۔ یقیناً یہ لوگ جس حال میں ہیں وہ برباد ہو جانے والا ہے اور باطل ہے وہ عمل جو وہ کرتے ہیں۔

۱۴۱۔ اس نے کہا کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود پسند کر سکتا ہوں جبکہ وہی ہے جس نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔

۱۴۲۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی جو تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہارے بیٹوں کو بے دردی سے قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔

۱۴۳۔ اور ہم نے موسیٰ کے ساتھ تیس راتوں کا وعدہ کیا اور انہیں دس (مزید راتوں) کے ساتھ مکمل کیا۔ پس اُس کے رب کی مقررہ مدت چالیس راتوں میں تکمیل کو پہنچی۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم میں میری قائم مقامی کر اور اصلاح کرو اور مفسدوں کی راہ کی پیروی نہ کرو۔

۱۴۴۔ اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر حاضر

وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ ۚ تَهُمَّ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمُ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٩﴾
إِنَّ هَؤُلَاءِ مُمْتَبِرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبِطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾

قَالَ أَعْبَدِ اللَّهَ أَبْغَيْكُمْ إِلَهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤١﴾

وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۚ يَقْتُلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۗ وَفِي ذِكْرِكُمْ بَلَاءٌ ۚ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤٢﴾

وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّمْنَاهَا بِعَشْرِ فِتْنَةٍ مِيقَاتِ رَبِّهِ ۚ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٣﴾

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ۚ

ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھلا دے کہ میں تیری طرف نظر بھر کر دکھوں۔ اس نے کہا تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ پس جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر جا پڑا۔ پس جب اسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا پاک ہے تو۔ میں تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آتا ہوں اور میں مومنوں میں اوّل نمبر پر ہوں۔ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۵۔ اس نے کہا اے موسیٰ! یقیناً میں نے تجھے اپنے پیغامات اور کلام کے ذریعہ سب لوگوں پر فوقیت بخش ہے۔ پس اُسے پکڑے رکھ جو میں نے تجھے دیا اور شکرگزاروں میں سے ہو جا۔

۱۴۶۔ اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ہر چیز لکھ رکھی تھی (جو) بطور نصیحت تھی اور ہر چیز کی تفصیل بیان کرنے والی تھی۔ پس مضبوطی سے اسے پکڑ لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس تعلیم کے بہترین پہلوؤں کو تھامے رکھیں۔ میں عنقریب تمہیں فاسقوں کا گھر بھی دکھا دوں گا۔

۱۴۷۔ میں ان لوگوں (کی توجہ) کو اپنی آیات سے پھیر دوں گا جو ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ ہر ایک نشان بھی دیکھ لیں تو اُس پر ایمان نہیں

قَالَ رَبِّ ارِنِيۤ اَنْظُرُ اِلَيْكَ ۗ قَالَ لَنْ تَرِنِيۤ وَلٰكِن اَنْظُرُ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنْ اَسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرِنِيۤ ۗ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيۤنَ ﴿۱۴۴﴾

قَالَ يٰمُوسٰى اِنِّىۤ اصْطَفَيْتُكَ عَلٰى النَّاسِ بِرِسٰلَتِيۤ وَبِكَلٰمِىۤ ۗ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِيۤنَ ﴿۱۴۵﴾

وَكَتَبْنَا لَهُ فِى الْاَلْوٰحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۗ فَخَذَهَا بِقُوَّةٍ وَّاَمْرًا فَرَقُوْكُمْ اِذْ اَخَذُوْا بِاِحْسٰنِهَا ۗ سَاُوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيۤنَ ﴿۱۴۶﴾

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰتِيۤنَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

﴿۱﴾ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی سادہ طبیعت کی وجہ سے یہ گمان کرتے تھے کہ اگر اللہ چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو خاطر ہی آنکھ سے بھی دیکھ سکیں گے۔ چنانچہ اس مطالبہ پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان تو تجلی کی کڑک کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تو خدا تعالیٰ کا چہرہ کیسے دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ ایک نشان کے طور پر جب پہاڑ پر تجلی گری تو حضرت موسیٰ بیہوش ہو گئے۔ پھر جب ہوش آئی تو توبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔

لاتے۔ اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھیں تو اُسے بطور راستہ اختیار نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر وہ گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے بطور راستہ اپنالیتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا اور وہ ان سے بے پروا رہنے والے تھے۔

۱۳۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلا دیا ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہیں کوئی جزا نہیں دی جائے گی مگر وہی جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۳۹۔ اور موسیٰ کی قوم نے اس کے بعد اپنے زیورات سے ایک ایسے نگھڑے کو (معبود) پکڑ لیا جو ایک (بے جان) جسم تھا جس سے مجھڑے کی سی آواز نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ انہیں (سیدھی) راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ وہ اُسے پکڑ بیٹھے اور وہ ظلم کرنے والے تھے۔

۱۵۰۔ اور جب وہ نادم ہو گئے اور انہوں نے جان لیا کہ وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو انہوں نے کہا اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں بخش نہ دیا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۵۱۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف سخت طیش کی حالت میں افسوس کرتا ہوا لوٹا تو اس نے کہا میرے بعد تم لوگوں نے میری بہت بڑی جانشینی کی ہے۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم کے بارہ میں جلد بازی سے کام لیا؟ اور اُس نے تختیاں (نیچے) ڈال دیں اور اس نے اپنے بھائی کے سر کو پکڑا اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے۔

لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ
لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ
الْعِىِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غٰفِلِينَ ﴿۱۳۸﴾

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ
حٰطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْۢ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ
عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۗ لَمْ يَرَوْا اَنَّهُ
لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيْلًا ۗ
اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

وَلَمَّا سَقَطَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَّرَاوَا اَنَّهُمْ قَدْ
ضَلُّوْا قَالُوْا لَيْنَ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰى اِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ
اَسْفًا ۗ قَالَ بِسْمَا خَلَقْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِي ۗ
اَعَجِلْتُمْ اَمْرًا رَبِّكُمْ ۗ وَالْقَى الْاَلْوَاخَ
وَآخَذَ بِرَأْسِ اَخِيْهِ يَجْرُهُ اِلَيْهِ ۗ قَالَ ابْنَ

اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے! یقیناً قوم نے مجھے بے بس کر دیا۔ اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس مجھے دشمنوں کی ہنسی کا نشانہ نہ بنا اور مجھے ظالم لوگوں کے زُمرہ میں شمار نہ کر۔

۱۵۲۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو حرم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر حرم کرنے والا ہے۔
۱۵۳۔ یقیناً وہ لوگ جو پچھڑے کو پکڑ بیٹھے انہیں ضرور ان کے رب کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت۔ اور اسی طرح ہم افترا کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کیں پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے، یقیناً تیرا رب اس کے بعد بھی بہت بخشے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۵۔ اور جب موسیٰ کا غصہ جاتا رہا تو اُس نے تختیاں پکڑ لیں اور انکے مندرجات میں ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں۔

۱۵۶۔ اور موسیٰ نے ہمارے مقررہ وقت کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا۔ پس جب ان کو زلزلہ نے پکڑا تو اس نے کہا اے میرے رب! اگر تُو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ان سب کو ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی۔ کیا تو ہمیں اس فعل کی بنا پر جو ہمارے بیوقوفوں سے سرزد ہوا ہلاک کر دے گا۔

أَمْ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّونِي وَكَادُوا
يَقْتُلُونَنِي ۗ فَلَا تَشْمِتُ بِالْأَعْدَاءِ وَلَا
تَجْعَلَنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلَا خِي وَادْخِلْنَا فِي
رَحْمَتِكَ ۗ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿١٥٢﴾
إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتِرِينَ ﴿١٥٣﴾

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن
بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا
لَعَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٤﴾

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ
الْأَلْوَاحَ ۗ وَفِي نُسخِهَا هَدًى وَرَحْمَةٌ
لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٥﴾

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا
لِّمِيقَاتِنَا ۗ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ
رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلِ
وَأَيَّآي ۗ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۗ

یقیناً یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے تو اس (آزمائش) سے جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۱۵۷۔ اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسد لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف (توبہ کرتے ہوئے) آگئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس کو وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اُس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

۱۵۸۔ جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

إِنَّ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۗ أَنْتَ وَلِيُّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿١٥٧﴾
وَاصْتَبْنَا يَوْمَ مَوْنٍ ﴿١٥٨﴾
وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۗ قَالَ عَذَابِيَ
أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۗ وَرَحْمَتِي
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۗ فَسَاكُتِبْهَا لِّلَّذِينَ
يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ
بِالْبَيْنَاتِ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٩﴾

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ ۗ يَأْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَالْأَعْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَاَلَّذِينَ
آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا
النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٩﴾

۱۵۹۔ ٹوکہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَخِي الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۹﴾

۱۶۰۔ اور موسیٰ کی قوم میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو حق کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور اُسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۱۔ اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں یعنی قوموں میں تقسیم کر دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے اُن پر بادلوں کا سایہ کیا اور اُن پر مَن اور سلوی اتارے۔ (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور انہوں نے ظلم ہم پر نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

وَقَطَّعْنَهُمْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلْوَىٰ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۲۔ اور (یاد کرو) جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ اسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا

میں سکونت اختیار کرو اور اس میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور حِطَّةً (یعنی ہمیں بخش دے) کہو اور اطاعت کرتے ہوئے صدر دروازے میں داخل ہو جاؤ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ ہم احسان کرنے والوں کو ضرور بڑھائیں گے۔

۱۶۳۔ تو ان میں سے جن لوگوں نے ظلم کیا (اُسے) ایک ایسے قول سے بدل دیا جو انہیں نہیں کہا گیا تھا۔ اس پر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا اس ظلم کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۴۔ اور تو ان سے اس ہستی (والوں) کے متعلق پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی جب وہ (ہستی والے) سبت کے معاملے میں تجاوز کیا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس ان کے سبت کے دن ان کی مچھلیاں بھٹنڈ در بھٹنڈ آتی تھیں اور جس دن وہ سبت نہیں کرتے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتی تھیں۔ اسی طرح ہم انہیں آزما تے رہے بسبب اس کے جو وہ فسق کیا کرتے تھے۔

۱۶۵۔ اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تم کیوں ایسی قوم کو نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا شدید عذاب دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا تمہارے رب کے حضور اعذار کے طور پر (ہم ایسا کرتے ہیں) اور اس غرض سے کہ شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۱۶۶۔ پس جب انہوں نے وہ بھلا دیا جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان کو جو بُرائی سے روکا کرتے تھے بچا لیا اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا ان کی بدکاریوں کے سبب ایک سخت عذاب میں جکڑ لیا۔

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةً وَادْخُلُوا
الْبَابَ سَجِدًا نَّعْفِرُ لَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ ط
سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۶۳

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ
الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْجًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۴

وَسَأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاصِرَةَ
الْبَحْرِ اِذْ يَعدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيهِمْ
حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرْعًا وَيَوْمَ لَا
يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۶۵

وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ
قَوْمًا لَّا اللّٰهُ مَهْلِكُهُمْ اَوْ مَعْدِبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعذِرَةٌ اِلَى رَبِّكُمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۶۶

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوْا بِهِ اَنْجَبْنَا الَّذِيْنَ
يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
بِعَذَابٍ بَّيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۶۷

۱۶۷۔ جب پھر بھی انہوں نے اس امر میں نافرمانی کی جس سے ان کو روکا گیا تھا تو ہم نے انہیں کہا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔

۱۶۸۔ اور (یاد کرو) جب تیرے رب نے یہ اعلان عام کیا کہ وہ ضرور ان پر قیامت تک ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو انہیں سخت عذاب دیتے رہیں گے۔ یقیناً تیرا رب سزا دینے میں بہت تیز ہے حالانکہ وہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۶۹۔ اور ہم نے انہیں زمین میں قوم در قوم بانٹ دیا۔ ان میں نیک لوگ بھی تھے اور انہی میں اس کے علاوہ بھی تھے۔ اور ہم نے ان کو اچھی اور بُری حالتوں سے آزمایا تاکہ وہ (ہدایت کی طرف) لوٹ آئیں۔

۱۷۰۔ پس ان کے بعد ایسے جانشینوں نے ان کی جانشینی کی جنہوں نے کتاب ورثہ میں پائی وہ اس دنیا کے عارضی فائدہ کو پکڑ بیٹھے اور کہتے تھے ہمیں بخش دیا جائے گا۔ اگر اسی طرح کا مال ان کے پاس آتا وہ اسے لے لیتے تھے۔ کیا ان سے کتاب کا بیباق جو ان پر فرض تھا نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ پر حق کے سوا کوئی بات نہیں کہیں گے اور وہ پڑھ چکے تھے جو اس میں تھا۔ اور آخری گھر ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں بہتر ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرو گے؟

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّائِهِمْ أَعْنَهُ قُلْنَا لَهُمْ
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٧﴾

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لِيُبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ
رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٦٨﴾

وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَّمًا مِنْهُمْ
الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ
وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ﴿١٦٩﴾

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا
الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَصَ هَذَا الْأَدْنَى
وَيَقُولُونَ سَيُعَذِّبُنَا ۚ وَإِنَّا يَا تِهِمْ
عَرَصَ مِثْلَهُ يَأْخُذُوهُ ۗ أَلَمْ يُؤْخَذْ
عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى
اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالذَّارِ
الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ ﴿١٧٠﴾

۱۷۱۔ اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

۱۷۲۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ان پر بلند کیا گویا وہ ایک سائبان تھا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ان پر گرنے ہی والا ہے۔ (اے بنی اسرائیل!) جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو اس میں ہے (اُسے) یاد رکھو تاکہ تم تقویٰ شعار ہو جاؤ۔ ﴿۱۷۲﴾

۱۷۳۔ اور (یاد کرو) جب تیرے رب نے بنی آدم کی صلب سے ان کی نسلوں (کے مادہ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نفوس پر گواہ بنا دیا (اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں۔ مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۴۔ یا تم کہہ دو کہ شرک تو پہلے ہمارے آباء و اجداد ہی نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد آنے والی نسل ہیں۔ تو کیا جھوٹے لوگوں نے جو کیا اُس کے سبب سے تو ہمیں ہلاک کر دے گا؟

وَالَّذِينَ يَمْسِكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نَضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿۱۷۱﴾
وَإِذْ تَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۷۲﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غٰفِلِينَ ﴿۱۷۳﴾

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۱۷۴﴾

﴿۱۷۱﴾ یہاں پہاڑ کو ان پر بلند کرنے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ پہاڑ اکھڑ کر ان کے سروں پر بلند ہو گیا ہو۔ بعض پہاڑ اتنا زیادہ سڑک پر جھکے ہوئے ہوتے ہیں کہ انسان اس سڑک سے گزرتے ہوئے ان کے سائے تلے آ جاتا ہے۔ اس جگہ بھی یہی مراد ہے لیکن اُس وقت ان پر جو خوف کی حالت طاری تھی اس کو ان کے فائدے میں استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کو قوت کے ساتھ تورات کو پکڑنے کی ہدایت فرمائی۔

﴿۱۷۲﴾ جب بنی آدم سے ان کی پیدائش سے بھی پہلے ان کی اولاد کے متعلق حکم فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر گواہ رہیں۔ جو اولاد ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی اس سے کس طرح عہد لیا جاسکتا تھا؟ اس سے صرف اتنی مراد ہے کہ انسانی سرشت میں ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان داخل ہے۔ پس تمام دنیا میں جو خدا تعالیٰ کا تصور پایا جاتا ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت میں مُرْتَم ہے۔

۱۷۵۔ اور اسی طرح ہم آیات کو خوب کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ شاید وہ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔

۱۷۶۔ اور تو اُن پر اس شخص کا ماجرا پڑھ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں پس وہ ان سے باہر نکل گیا۔ پس شیطان نے اس کا تعاقب کیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

۱۷۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو اُن (آیات) کے ذریعہ ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوس کی پیروی کی۔ پس اس کی مثال کُتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر ہاتھ اٹھائے تو ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا اور اگر اسے چھوڑ دے تب بھی ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا۔ یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔ پس تو (ان کے سامنے) یہ (تاریخی) واقعات پڑھ کر سنا تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

۱۷۸۔ بہت بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

۱۷۹۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہے جو ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو یہی ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٥﴾

وَآتَلَّ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَاسْلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٦﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلُ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَتْرِكُهُ يَلْهَثُ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصِصْ الْقِصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٧﴾

سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٨﴾

مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدَىٰ وَمَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَمَا وَلِيكَ هُمْ الْخٰسِرُونَ ﴿١٧٩﴾

اس آیت کریمہ میں جس شخص کا ذکر ہے اس کا نام مفسرینِ علم باعور لکھتے ہیں۔ یہ ایک ایسا شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے وہ روحانی صفات عطا فرمائی تھیں جن کے ذریعہ وہ خدا کے نزدیک ہو سکتا تھا لیکن بد نصیبی سے اس نے دنیا کی طرف جھکنا اپنے لئے قبول کر لیا۔ پھر اس کی مثال ایسے کتے سے دی گئی ہے جس پر خواہ کوئی پتھر اٹھائے یا نہ اٹھائے اس نے بھونکتے بھونکتے نڈھال ہی ہو جاتا ہے۔ پس یہ شخص بھی راہ حق سے ہٹ کر حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے لگا تھا۔

۱۸۰۔ اور یقیناً ہم نے جہنم کے لئے جن و انس میں سے ایک بڑی تعداد کو پیدا کیا۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں کہ جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ایسے ہیں کہ جن سے وہ سنتے نہیں۔ یہ لوگ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ (ان سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔

۱۸۱۔ اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اُسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

۱۸۲۔ اور اُن میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور اُسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔
۱۸۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کا انکار کیا ہم ضرور انہیں تدریجاً اُس جہت سے پکڑیں گے جس کا انہیں کوئی علم نہیں ہوگا۔

۱۸۴۔ اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں یقیناً میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔

۱۸۵۔ کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں۔ وہ تو محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہے۔

۱۸۶۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت میں اور ہر چیز میں جو اللہ نے پیدا کی ہے کبھی تدبیر نہیں کیا (اور اس بات پر بھی) کہ ممکن ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۗ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا ۗ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ ۙ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا ۗ وَلَهُمْ أَذَانٌ ۙ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ ۗ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿۱۸۰﴾
وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۚ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيٓ أَسْمَاءِهِ ۗ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸۱﴾

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَّهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۱۸۲﴾

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۳﴾

وَأْمَلِي لَهُمْ ۖ إِن كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۱۸۴﴾

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بَصَاحِبِهِمْ مِّنْ جَنَّةٍ ۗ إِن هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸۵﴾

أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَأَنْ

کہ اُن کی مقررہ مدت قریب آچکی ہو۔ تو اس کے بعد پھر وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

۱۸۷۔ جسے اللہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔

۱۸۸۔ وہ تجھ سے قیامت سے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کب اُسے پنا ہونا ہے۔ تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر کوئی ظاہر نہیں کرے گا مگر وہی۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہے۔ وہ تم پر نہیں آئے گی مگر دفعۃً۔ وہ (اس کے بارہ میں) تجھ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ تو اس کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے۔

۱۸۹۔ تو کہہ دے کہ میں اللہ کی مرضی کے سوا اپنے نفس کے لئے (ایک ذرہ بھر بھی) نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں غیب جاننے والا ہوتا تو یقیناً میں بہت دولت اکٹھی کر سکتا تھا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ لیکن میں تو محض ایک ڈرانے والا اور ایک خوشخبری دینے والا ہوں اُس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے۔

۱۹۰۔ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کی طرف تسکین کی خاطر مائل ہو۔ پھر جب اس نے اسے ڈھانپ لیا تو اس

عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۚ
فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۷﴾

مَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۗ وَيَذَرُهُمْ
فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۸﴾

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۗ قُلْ
إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۚ لَا يُجَلِّيهَا
لِقَوْلِهَا إِلَّا هُوَ ۗ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ۗ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ
يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۗ قُلْ إِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۹﴾

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ
الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۗ وَمَا
مَسَّنِيَ السُّوءُ ۗ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۹۰﴾

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا

نے ایک ہلکا سا بوجھ اٹھالیا پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے چلنے لگی۔ پس جب وہ بوجھل ہوگئی تو ان دونوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اگر تو ہمیں ایک صحت مند (بیٹا) عطا کرے تو یقیناً ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

۱۹۱۔ پس جب ان دونوں کو اس (یعنی اللہ) نے ایک صحت مند (بیٹا) عطا کیا تو جو اس نے انہیں عطا کیا اُس (عطا) میں وہ اُس کے شریک ٹھہرانے لگے۔ پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۱۹۲۔ کیا وہ اُسے شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

۱۹۳۔ اور وہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

۱۹۴۔ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ کبھی تمہاری پیروی نہیں کریں گے۔ برابر ہے تمہارے لئے خواہ تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔

۱۹۵۔ یقیناً وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ پس تم انہیں پکارتے رہو۔ پس چاہئے کہ وہ تمہیں جواب تو دیں اگر تم سچے ہو۔

۱۹۶۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں

تَعَشَّمَا حَمَلَتُ حَمَلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۚ
فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا
صَالِحًا لَنُكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٩١﴾

فَلَمَّا أَتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا
آتَاهُمَا ۚ فَتَعَلَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٢﴾

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ
يُخْلَقُونَ ﴿١٩٣﴾

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا
أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٤﴾

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى
لَا يَتَّبِعُوكُمْ سِوَاكُمْ عَلَيْهِمْ
أَدْعَاؤُهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٥﴾

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ
أَمْثَلُكُمْ فَأَدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٦﴾

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۚ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ
يَبْطِشُونَ بِهَا ۚ أَمْ لَهُمْ آعْيُنٌ يُبْصِرُونَ

جن سے وہ سنتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ تم اپنے شرکاء کو بلاؤ اور پھر میرے خلاف ہر چال چل دیکھو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

بِهَآءِ اَمْ لَّهُمْ اٰذَانٌ يَّمْسَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُوْنَ فَلَا

تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۷۔ یقیناً میرا کفیل وہ اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ نیک لوگوں ہی کا کفیل بنتا ہے۔

اِنَّ وِلٰى اللّٰهِ الَّذِى نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلٰى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۸۔ اور وہ لوگ جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِیْبُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَا اَنْفُسَهُمْ يَبْصُرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۹۔ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو سنیں گے نہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف گویا دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ دیکھ نہیں رہے۔

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلٰى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَ تَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا

يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۹﴾

۲۰۰۔ عنوا اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۱۔ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۲۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب شیطان کی طرف سے انہیں کوئی تکلیف وہ خیال پہنچے تو وہ بکثرت ذکر کرتے ہیں پھر اچانک وہ صاحب بصیرت ہو جاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰیْفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

۲۰۳۔ اور ان (کافروں) کے (شیطانی) بھائی انہیں گمراہی میں کھینچنے لئے جاتے ہیں پھر وہ کوئی کسر اٹھانہیں رکھتے۔

۲۰۴۔ اور جب کبھی تو ان کے پاس کوئی نشان نہیں لاتا تو کہتے ہیں تو کیوں نہ اسے چُن لایا۔ تو کہہ دے کہ میں بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ بصیرت افروز باتیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آتے ہیں ہدایت اور رحمت ہیں۔

۲۰۵۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۲۰۶۔ اور تو اپنے رب کو اپنے دل میں کبھی گڑگڑاتے ہوئے اور کبھی ڈرتے ڈرتے اور بغیر اونچی آواز کئے صحوں اور شاموں کے وقت یاد کیا کر اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

۲۰۷۔ یقیناً وہ لوگ جو تیرے رب کے حضور حاضر رہتے ہیں اس کی عبادت میں تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

وَإِخْوَانَهُمْ يَمُدُّوَنَّهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٣﴾

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي ۚ هَذَا بَصَائِرٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٤﴾

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٥﴾

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٦﴾

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْجُدُونَ لَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٧﴾

۸۔ الانفال

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی چھ ہتر آیات ہیں۔ جنگ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ جو مالی فیض عطا فرماتا ہے ان کو انفال کہا جاتا ہے۔

پچھلی سورۃ الاعراف (آیت: ۱۸۸) میں کفار کی طرف سے جس ساعت یا قیامت کے ظہور کا وقت پوچھا گیا تھا اس ساعت کے پہلے مظہر کا اس سورت میں تفصیل سے ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اہل عرب پر وہ ساعت آچکی ہے جس کے نتیجہ میں کفر اور شرک کا دور ختم ہوگا۔

پچھلی سورت کے آخر پر یہ تشبیہ فرمائی گئی تھی کہ بہت مشکل حالات ظاہر ہونے والے ہیں اس لئے ابھی سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے خفیہ طور پر اور بلند آواز سے اس کے حضور گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کر، کیونکہ تیری دعاؤں کے ذریعہ ہی سب مشکلات حل ہوں گی۔

اس سورت کے شروع میں ہی یہ خوشخبری دیدی گئی کہ ان مشکلات کے نتیجہ میں مومنین کی غربت دور کر دی جائے گی۔ پھر مشکلات کے ذکر میں سب سے پہلے جنگ بدر کا ذکر فرمایا اور جیسا کہ اس سے پہلی سورت کے آخر پر دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی تھی، ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو عطا کی جانے والی فتح بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی دعاؤں ہی کے نتیجہ میں تھی ورنہ جو ۳۱۳ صحابہ آپ کے ساتھ اس جہاد میں شریک تھے ان کے مقابل پر مکہ کے مشرکین کی حملہ آور فوج سوائے روحانی پہلو کے ہر پہلو سے ان پر برتری رکھتی تھی۔ بہترین سواریاں ان کو حاصل تھیں۔ بہترین جنگی ہتھیار میسر تھے۔ تیر اندازی کے فن میں ماہر دستے ان کی فوج میں شامل تھے۔ علاوہ ازیں جنگ کے لئے جذبات کو بھڑکانے کے لئے ایسے راگ الاپنے والی ماہر عورتیں بھی تھیں جن کے نعمات کے نتیجہ میں فوجوں پر ایک قسم کی جنون کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اس کے مقابل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں ہی فتیاب ہوئیں جو آپ نے اپنے خیمہ میں انتہائی گریہ و زاری کے ساتھ اس حال میں کیں کہ آپ کے شانہ مبارک سے چادر بار بار گر گئی تھی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اسے سنبھالتے تھے۔ اس دعا کا معراج یہ تھا کہ آپ نے بار بار عرض کی: اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَذُ فِی الْاَرْضِ (مسلم۔ کتاب الجہاد) کہ جن و انس کی پیدائش کی غرض تو عبادت ہی ہے اور یہ بندے جنہیں میں نے خالصتہ تیری ہی عبادت کی تربیت دی ہے، اگر یہ مارے گئے تو پھر کبھی دنیا میں تیری سچی عبادت کرنے والی کوئی جماعت پیدا نہیں ہوگی۔ پس جنگ بدر کی فتح کا تمام تر سہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں ہی کے سر تھا۔

مزید برآں مومنین کو یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ بچوں اور جھوٹوں کے درمیان عظیم فرق کر دینے والا ہتھیار تو تقویٰ ہی ہے۔ اگر آئندہ بھی تم دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں پر غالب آنے کا گمان لئے بیٹھے ہو تو وہ صرف اس صورت میں پورا ہوگا کہ تم تقویٰ پر قائم رہو۔

یہاں یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی ہرگز قنسال نہ کرتے جب تک قنسال کے ذریعہ آپ کا دین تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی جاتی۔ سب سے بڑا فتنہ دنیا میں ہمیشہ اسی طرح پیدا ہوتا رہا اور پیدا ہوتا رہے گا کہ تلوار کے ذریعہ لوگوں کے دین تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی رہے گی۔ اس صورت میں صرف اُس وقت تک دفاع کی اجازت ہے جب تک کہ یہ فتنہ کلیئہً مٹ نہ جائے۔

اسی طرح بتایا کہ ثبات قدم کے لئے کثرت سے اللہ کے ذکر کی ضرورت ہے۔ پس ہولناک جنگوں کے دوران بھی مسلسل ذکر الہی بلند کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی جا رہی ہے کہ تم ہی فلاح حاصل کرو گے کیونکہ ہر فلاح ذکر الہی سے وابستہ ہے۔

اس سورت کی آخری دو آیات میں اس امر کا ذکر ہے کہ اگر دشمن کا دباؤ بہت بڑھ جائے اور مجبوراً تمہیں اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑے تو اللہ کی راہ میں یہ ہجرت قبول ہوگی اور اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت عطا کی جائے گی اور مغفرت کے علاوہ اللہ تعالیٰ ہجرت کرنے والوں کے رزق میں بھی بہت برکت ڈالے گا۔ یہ پیشگوئی ہمیشہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی رہی ہے اور رزق میں جس برکت کا ذکر اس سورت کے شروع میں اُنفال عطا کیے جانے کی صورت میں کیا گیا تھا اس کی اب اور صورتیں بھی یہاں بیان فرمادی گئیں کہ ہجرت کے نتیجہ میں مہاجرین کی رزق کی راہیں بہت کشادہ کی جائیں گی۔

سُورَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سِتُّ وَ سَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

۳۔ مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرجاتے ہیں اور جب ان پر اُس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

۴۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اُس میں سے ہی جو ہم نے اُن کو عطا کیا وہ خرچ کرتے ہیں۔

۵۔ یہی ہیں جو (کھرے اور) سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے حضور بڑے درجات ہیں اور مغفرت ہے اور بہت عزت والا رزق بھی۔

۶۔ (اُن کا ایمان ایسا ہی حق ہے) جیسے تیرے رب نے تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا تھا حالانکہ مومنوں میں سے ایک گروہ اسے یقیناً ناپسند کرتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۗ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ
وَالرَّسُولِ ۗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ
بَيْنِكُمْ ۗ وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۗ اِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ①

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَاِذَا تَلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيٰتُهُ
زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ②
الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ③

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۗ لَهُمْ
دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ④

كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۗ
وَ اِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَرِهُوْنَ ⑤

۷۔ وہ حق کے بارہ میں تجھ سے بحث کر رہے تھے بعد اس کے کہ حق (ان پر) کھل چکا تھا۔ گویا انہیں موت کی طرف ہانک کے لے جایا جا رہا تھا اور وہ (اسے اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے۔

۸۔ اور (یاد کرو) جب اللہ تمہیں دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ دے رہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے اور تم چاہتے تھے کہ تمہارے حصہ میں وہ آئے جس میں ضرر پہنچانے کی صلاحیت نہ ہو۔ اور اللہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

۹۔ تاکہ وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کا بطلان کر دے خواہ مجرم لوگ کیسا ہی ناپسند کریں۔

۱۰۔ (یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

۱۱۔ اور اللہ نے اُسے (تمہارے لئے) محض ایک بشارت بنایا تھا اور اس لئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں جبکہ کوئی مدد نہیں (آتی) مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۱۲۔ اور (یاد کرو) جب وہ اپنی طرف سے تم پر اُمن دیتے ہوئے اونگھ طاری کر رہا تھا اور تمہارے لئے آسمان سے ایک پانی اُتار رہا تھا تاکہ وہ تمہیں اُس کے ذریعہ خوب پاک کر دے اور شیطان کی

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝۷

وَإِذِيعِدُكُمْ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَةِ تَكُونَ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝۸

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝۹

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝۱۰

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۱۱

إِذِيعْشِيكُمْ النَّعَاسَ أَمْنَةً مِّنْهُ وَيُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيَطْهَرَكُمْ بِهِ وَيَذْهَبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ

پلیدی تم سے دور کر دے اور تاکہ وہ تمہارے دلوں کو تقویت بخشنے اور اس سے قدموں کو ثبات بخشنے۔

وَلِيَرِّبْطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ
الْأَقْدَامَ ﴿١٦﴾

۱۳۔ (یاد کرو) جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں انہیں ثبات بخشو۔ میں ضرور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا رعب ڈال دوں گا۔ پس (ان کی) گردنوں پر مارو اور ان کے جوڑ جوڑ پر ضربیں لگاؤ۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنْي مَعَكُمْ
فَتَبَيَّنُوا الَّذِينَ أٰمَنُوا سَأَلْتَنِي فِي قُلُوبِ
الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ
الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنٍ ﴿١٦﴾

۱۴۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی سخت مخالفت کی اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۗ وَمَنْ
يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدٌ
الْعٰقَابِ ﴿١٧﴾

۱۵۔ یہ ہے (تمہاری پاداش) پس اسے چکھو اور (جان لو) کہ یقیناً کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

ذٰلِكُمْ فَاذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابَ
الْاٰلِ الْاٰوٰى ﴿١٨﴾

۱۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب اُن کے کسی بھاری لشکر سے جنہوں نے کفر کیا تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِذْ اَلَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا زَحٰفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمْ الْاَدْبَارَ ﴿١٩﴾

۱۷۔ اور جو اُس دن انہیں پیٹھ دکھائے گا، سوائے اس کے کہ جنگی چال کے طور پر پہلو بدل رہا ہو یا (اپنے ہی) کسی گروہ سے ملنے کی کوشش کر رہا ہو، تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس لوٹے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

وَمَنْ يُؤَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبْرَهُ اِلَّا مَتَحَرِّفًا
لِّقِتَالٍ اَوْ مَتَحَيِّرًا اِلَىٰ فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَا وُجِهَتْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٢٠﴾

۱۸۔ پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہے جس نے

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۗ

انہیں قتل کیا ہے اور (اے محمد!) جب تو نے (ان کی طرف کنکر) پھینکے تو تو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہے جس نے پھینکے۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ وہ اپنی طرف سے مومنوں کو ایک اچھی آزمائش میں مبتلا کرے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ یہ تھا تمہارا حال اور یہ (بھی حق ہے) کہ اللہ ہی کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔

۲۰۔ (پس اے مومنو!) اگر تم فتح طلب کیا کرتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آگئی۔ اور (اے منکر و اب بھی) اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم (شرارت کا) اعادہ کرو گے تو ہم بھی (عذاب کا) اعادہ کریں گے اور تمہارا جہنم تمہارے کسی کام نہ آئے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو اور یہ (جان لو) کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

۲۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے باوجود اُس سے روگردانی نہ کرو کہ تم سن رہے ہو۔

۲۲۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا جبکہ درحقیقت وہ سن نہیں رہے تھے۔

۲۳۔ یقیناً خدا کے نزدیک تمام جانداروں میں بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

۲۴۔ اور اگر اللہ ان کے اندر کوئی بھی اچھی بات

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸﴾

ذِكْرُكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿۱۹﴾

إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ ۚ وَإِنْ

تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا

نَعْدَ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا

وَلَوْ كَثُرَتْ ۗ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ وَانْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿۲۱﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ

لَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۲﴾

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضَّمَمُ

الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۲۳﴾

وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ط

﴿۱۸﴾ اس آیت میں جنگ بدر کی عظیم الشان فتح کا ذکر ہے جو بظاہر صحابہ کے ہاتھوں سرانجام پائی مگر جب وہ کفار کو قتل کر رہے تھے تو دراصل اللہ کے تصرف سے ایسا کر رہے تھے اور اس کی ایک بڑی ظاہری وجہ یہ بنی کہ جب آنحضرت ﷺ نے کنکر اٹھا کر ان کی طرف پھینکا تو اس کی تائید میں ایک بہت سخت آندھی مسلمانوں کے لشکر سے کفار کی طرف چل پڑی۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کے انہیں قتل کرنے کا راز مضمر ہے کہ دشمن کی آنکھیں آندھی سے قریباً اندھوں کی طرح ہو گئیں اور ان کو قتل کرنا مسلمانوں کی فوج کے لئے بہت آسان ہو گیا۔ فرشتوں کی مدد سے بھی یہی مراد ہے۔

دیکھتا تو انہیں ضرور سنا دیتا۔ اور اگر انہیں سنا بھی دیتا تو ضرور اعراض کرتے ہوئے وہ پیٹھ پھیر جاتے۔

۲۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ ﴿۱۴﴾

۲۶۔ اور اس فتنہ سے ڈرو جو محض ان لوگوں کو ہی نہیں پہنچے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا اور جان لو کہ اللہ عقوبت میں بہت سخت ہے۔

۲۷۔ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے (اور) زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے (اور) ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

۲۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۱۴﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ
وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵﴾

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ﴿۱۶﴾

وَادْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ
فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَأُولَئِكَمُ وَيَدُكُمُ بِنَصْرِهِ
وَرَزَقَكُمُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ﴿۱۷﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ
وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنَكُمْ وَأَنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿۱۸﴾

﴿۱۴﴾ اس آیت میں مُردوں کے زندہ ہونے کی واضح تشریح موجود ہے۔ غلطی سے عیسائی حضرت عیسیٰ کے احیاء موتی سے ظاہری طور پر مُردوں کو زندہ کرنا خیال کرتے ہیں۔ پس جب آنحضرت ﷺ نے روحانی مُردوں کو اپنی طرف بلا یا کہ آؤ میں تمہیں زندہ کروں تو یہ بات کھل گئی کہ وہ قبروں میں پڑے ہوئے مُردے نہیں تھے بلکہ عرب کے روحانی مُردے تھے۔

۲۹۔ اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے۔

۳۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دے گا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

۳۱۔ اور (یاد کرو) جب وہ لوگ جو کافر ہوئے تیرے متعلق سازشیں کر رہے تھے تاکہ تجھے (ایک ہی جگہ) پابند کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے (وطن سے) نکال دیں۔ اور وہ مکر میں مصروف تھے اور اللہ بھی ان کے مکر کا توڑ کر رہا تھا اور اللہ مکر کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۳۲۔ اور جب ہماری آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں بس ہم سُن چکے۔ ہم بھی اگر چاہیں تو ایسی ہی باتیں کر سکتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں مگر پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۳۳۔ اور (یاد کرو) جب وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! اگر یہی تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسایا ہم پر ایک دردناک عذاب لے آ۔

۳۴۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ تو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا آمَوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۲۹﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۳۰﴾

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يَخْرِجُوكَ ط وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ط وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينِ ﴿۳۱﴾

وَإِذْ تَتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا وَقَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۲﴾

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَابًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۳﴾

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور آخر اُن میں کیا بات ہے جو اللہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ حرمت والی مسجد سے لوگوں کو روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے (حقیقی) والی نہیں۔ اس کے (حقیقی) والی تو متقیوں کے سوا اور کوئی نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ﴿۱﴾

۳۶۔ اور (اللہ کے) گھر کے پاس ان کی عبادت سیٹیوں اور تالیوں کے سوا کچھ نہیں۔ پس عذاب کو چکھو بسبب اس کے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

۳۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں۔ پس وہ اُن کو (اسی طرح) خرچ کرتے رہیں گے پھر وہ (مال) اُن پر حسرت بن جائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف اکٹھے کر کے لے جائے جائیں گے۔

۳۸۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور خبیث کے ایک حصہ کو دوسرے پر ڈال دے پھر اس سارے کو (ڈھیر کی صورت میں) تہہ بہ تہہ اکٹھا کر دے پھر اسے جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ ہیں جو گھانا کھانے والے ہیں۔

۳۹۔ جنہوں نے کفر کیا اُن سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ (جرم کا) اعادہ کریں تو یقیناً (ان جیسے) پہلوں کی سنت گزر چکی ہے۔

وَمَا لَهُمْ آلَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۗ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱﴾

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۗ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۲﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿۳﴾

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضُهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمُهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلُهُ فِي جَهَنَّمَ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۴﴾

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ۚ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ مسجد حرام پر مشرکین کا جب تک قبضہ رہا وہ محض ظاہری تھا۔ حقیقی طور پر مسجد حرام کے مستحق مومن ہی رہے، قبضہ سے پہلے بھی اور قبضہ کے بعد بھی۔

۴۰۔ اور تم ان سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالصہ اللہ کے لئے ہو جائے۔ پس اگر وہ باز آجائیں تو یقیناً اللہ اس پر جو وہ عمل کرتے ہیں گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ ہی تمہارا والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

۴۲۔ اور تم جان لو کہ جو بھی مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ (یعنی دین کے کاموں کے لئے) اور رسول کے لئے اور اقرباء کے لئے اور یتیمی اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کر دینے کے دن اُتارا تھا جس دن دو جمعیتوں کا تصادم ہوا تھا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۴۳۔ (یاد کرو) جب تم (وادئ کے) ورلے کنارے پر تھے اور وہ پرلے کنارے پر، اور قافلہ تم دونوں سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر تم (کسی گروہ سے لڑائی کا) باہم پختہ عہد بھی کر لیتے تب بھی اس کا (وقت) معین کرنے میں تم اختلاف کرتے۔ لیکن یہ اس لئے (ہوا) کہ اللہ اس کام کا فیصلہ نپٹا دے جو بہر حال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ تاکہ کھلی کھلی حجت کی رُو سے جس کی ہلاکت کا جواز ہو وہی ہلاک ہو اور کھلی کھلی حجت کی رُو سے جسے زندہ رہنا چاہئے وہی زندہ رہے۔ اور یقیناً اللہ بہت سنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ اتَّهَمُوا
فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾

وَإِن تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ
نَعَمَ الْمَوْلٰى وَنَعَمَ التَّصِيْرُ ﴿۴۱﴾

وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ
لِلّٰهِ خُمْسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنَ وَاٰلِ السَّبِيْلِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمِنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
يَوْمَ الْفُرْقٰنِ يَوْمَ التَّقٰى الْجَمْعِيْنَ ط وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۲﴾

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدُوِّ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدُوِّ
الْقُصُوٰى وَالرَّكْبِ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ط وَلَوْ
تَوَاعَدْتُمْ لَا خْتَفْتُمْ فِى الْمِيْعَدِ وَلٰكِنْ
لِّيَقْضٰى اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لِّيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حٰى
عَن بَيِّنَةٍ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۳﴾

﴿۴۰﴾ یہ آیت ارتداد کے خلاف ایک بڑی قوی دلیل ہے۔ یہاں فتنہ سے مراد جبر کے ذریعے اپنے دین سے ہٹانا ہے۔ پس جب تک دین کلیہ اللہ کے لئے آزاد نہ ہو جائے اس وقت تک ایسے جبر کرنے والوں کے خلاف انہی ہتھیاروں سے جہاد جائز ہے جن ہتھیاروں سے وہ زبردستی مومنوں کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فتنہ سے مراد آگ پر بھونٹنا بھی ہے۔

۳۴۔ (یاد کرو) جب اللہ تجھے اُن کو تیری نیند کی حالت میں کم دکھا رہا تھا اور اگر وہ تجھے اُن کو کثیر تعداد میں دکھاتا تو (اے مومنو!) تم ضرور بزدلی دکھاتے اور اس اہم معاملہ میں اختلاف کرتے۔ لیکن اللہ نے (تمہیں) بچا لیا۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

۳۵۔ اور (یاد کرو) جب وہ تمہیں ان کو، جب تمہاری اُن سے مڈھ بھیڑ ہوئی، تمہاری نظروں میں کم دکھا رہا تھا اور تمہیں ان کی نظروں میں بہت کم دکھا رہا تھا تاکہ اللہ اس کام کا فیصلہ پٹا دے جو بہر حال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کا میاب ہو جاؤ۔

۳۷۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

إذ يريكم الله في منامك قليلاً
ولو أرىكمهم كثيراً لفشلتم
ولتنازعتم في الأمر ولكن الله
سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۴﴾

وَإِذْ يَرِيكُمْ مَوْهَمٌ إِذْ التَّقَيْتُمْ فِي
أَعْيُنِكُمْ قَلِيلاً وَيُقَلِّلُكُمْ فِي
أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۳۵﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقَيْتُمْ فِئَةً
فَأَثْبِتُوا وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿۳۶﴾

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا
فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
وَاصْبِرُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۳۷﴾

﴿۳۴﴾ آیات ۳۴ تا ۳۵: جنگ بدر سے پہلے مسلمانوں کو کسی لڑائی کا خیال نہیں تھا بلکہ اہل مکہ کے تجارتی قافلے کی خبر ملی تھی جس کی روک تھام کی نیت سے مسلمان روانہ ہوئے تھے کیونکہ قریش کی یہ نیت تھی کہ اس تجارتی قافلے کا سارا منافع مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تدبیر تھی کہ مسلمانوں کو بہت تھوڑے ہونے کے باوجود ایک بڑی جمعیت سے مقابلہ کی ہمت پیدا ہوئی ورنہ بہت سے کمزور اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ کے لئے گھر سے ہی نہ نکلتے۔

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ يِهَاهَا بَهْتٌ هِيَ كَهْرَى حِكْمَتِ كِبَاتِ يِه بِيَانِ فَرْمَانِي كُنِي هِي كِه جَو كَهْلِي كَهْلِي وَاضِح دِيل رَكْحَتِي هُونِ جَسِي بَيِّنَةٍ فَرْمَا يَا كِيَا هِي وَه اس دِيل كِي بَرَكْت سِي لَازِمًا غَلْبِي پَاتِي هِي۔ جن كِي پَاس كُوْنِي دِيل نِه هُو تُو هِي بَهْر حَالِ هَلَاك كَر دِي جِي جَاتِي هِي۔ اس لِي كِي ظَاهِرِي جَنگ هُو يَاسْأَل كِي جَنگ هُو جَن كِي پَاس بَيِّنَةٍ هُو هُو ضَرُور جِي تِي هِي كِي۔ جن كِي پَاس نِه هُو هُو ضَرُور هَلَاك كِي جَاتِي هِي۔

۴۸۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اترتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کی خاطر نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روک رہے تھے اور اللہ اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھا جو وہ کرتے تھے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا
مِنْ دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ
وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ^ط وَاللَّهُ بِمَا
يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ^{٤٨}

۴۹۔ اور (یاد کرو) جب (ایک) شیطان (صفت انسان) نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت کر کے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور یقیناً میں تمہیں پناہ دینے والا ہوں۔ پھر جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا اور اس نے کہا یقیناً میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں ضرور وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

وَإِذْ رَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا
غَالِبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
جَارٌّ لَكُمْ^ج فَلَمَّا تَرَ آتِ الْفِتْنِ نَكَصَ
عَلَى عَقْبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ
إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ^ط
وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ^{٤٩}

۵۰۔ (یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

إِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هُوَ لَاءِ دِيْنِهِمْ^ط
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ^{٥٠}

۵۱۔ اور اگر تو دیکھ سکے (تو یہ دیکھے گا) کہ جب فرشتے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا وفات دیتے ہیں تو وہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں کو چوٹیں لگاتے ہیں اور (یہ کہتے ہیں کہ) سخت جلن کا عذاب چکھو۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا
الْمَلَائِكَةُ يُضْرَبُونَ وُجُوْهُهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ^ج وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ^{٥١}

۵۲۔ یہ اُس کی وجہ سے ہے جو تمہارے (اپنے ہی) ہاتھوں نے آگے بھیجا جبکہ اللہ ہرگز ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ادنیٰ سا بھی ظلم کرنے والا ہو۔

۵۳۔ فرعون کی قوم اور ان لوگوں کے اسلوب کی طرح جو اُن سے پہلے تھے (تمہارا بھی اسلوب ہے)۔ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تھا۔ پس اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا۔ یقیناً اللہ بہت طاقت ور (اور) سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

۵۴۔ یہ اس لئے کہ اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں۔ اور (یاد رکھو) کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۵۵۔ فرعون کی قوم اور ان لوگوں کے اسلوب کی طرح جو ان سے پہلے تھے (تمہارا بھی اسلوب ہے)۔ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے ہلاک کر دیا اور فرعون کی قوم کو ہم نے غرق کر دیا اور وہ سب کے سب ظالم لوگ تھے۔

۵۶۔ یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین جاندار وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور وہ کسی صورت ایمان نہیں لاتے۔

۵۷۔ (یعنی) وہ لوگ جن سے تو نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں۔

۵۸۔ پس اگر تو اُن سے لڑائی میں متصادم ہو تو اُن (کے حشر) سے اُن کے پچھلوں کو بھی تتر بتر کر دے تاکہ شاید وہ نصیحت پکڑیں۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلّٰمٍ لِّلْعٰبِدِۙ

كَذٰبِ اِلٰ فِرْعَوْنَ وَاَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط
كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ط
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۵۳

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۴

كَذٰبِ اِلٰ فِرْعَوْنَ ۙ وَاَلَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَذَّبُوْا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۙ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَعْرَقْنٰ
اِلٰ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۵۵

اِنَّ سَرَّ الدّٰوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۶

الَّذِيْنَ عٰهَدْتُمْ مِّنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عٰهَدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝۵۷

فَاِمَّا تَثَقَفْتُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْهُمْ
مِّنْ خَلْفِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۵۸

۵۹۔ اور اگر کسی قوم سے تو خیانت کا خوف کرے تو ان سے ویسا ہی کر جیسا انہوں نے کیا ہو۔ اللہ خیانت کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

وَأَمَّا تَخَافُ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِبِينَ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز یہ وہم نہ کریں کہ وہ سبقت لے گئے ہیں۔ وہ ہرگز عاجز نہیں کر سکیں گے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۗ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ اور جہاں تک تمہیں توفیق ہو ان کے لئے تیاری رکھو، کچھ قوت جمع کر کے اور کچھ سرحدوں پر گھوڑے باندھ کر۔ اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی مرعوب کرو گے۔ تم انہیں نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں بھرپور طور پر واپس کیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ ۗ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿۶۱﴾

۶۲۔ اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تو بھی اُس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶۲﴾

۶۳۔ اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تجھے دھوکہ دیں تو یقیناً اللہ تجھے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی نصرت کے ذریعہ اور مومنوں کے ذریعہ تیری مدد کی۔

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۗ هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۶۳﴾

۶۴۔ اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔

وَأَنْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۗ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۶۵۔ اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور اُن کو بھی جو مومنوں میں سے تیری پیروی کریں۔

۶۶۔ اے نبی! مومنوں کو قتال کی ترغیب دے۔ اگر تم میں سے میں صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک سو (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ کفر کرنے والوں کے ایک ہزار پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے نہیں۔

۶۷۔ سر دست اللہ نے تم سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں ابھی کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار (صبر کرنے والے) ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آ جائیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٤﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٥﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٦٦﴾

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفِينَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٧﴾

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ مومنوں کو قتال کی تحریض کریں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اپنے سے دس گنا زیادہ تعداد پر غالب آسکتے ہیں۔ لیکن یہ مراد نہیں کہ ہر ایک شخص اپنے سے دس گنا زیادہ لوگوں پر غلبہ پالے گا۔ ایک معین تعداد بیان فرمائی گئی ہے کہ اگر سو ہوں تو ہزار پر غلبہ پالیں گے جو عین ممکن ہے۔

اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ سر دست تمہاری کمزوری کی حالت ہے۔ نہ پوری خوراک میسر ہے نہ ہتھیار میسر ہیں۔ اس لئے تم اگر سو ہو تو دو سو پر غلبہ پاؤ گے۔ لیکن جب تمہارا رعب قائم ہو جائے گا تو آنے والی نسلوں میں ہزار، دس ہزار پر بھی غالب آسکے گا۔ آنے والی نسلوں کے لئے جو بڑی فتح کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس کی بنیاد ابتدائی مومنین نے ہی ڈالی تھی۔

۶۸۔ کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُشْخَرَ فِي الْأَرْضِ ۗ لَئِذَا أُعْرِضَ الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْأٰخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ اگر اللہ کی طرف سے (تم سے مغفرت کے سلوک کی) پہلے سے تقدیر نہ لکھی ہوتی تو ضرور تمہیں اس کی پاداش میں جو تم نے حاصل کیا بہت بڑا عذاب پہنچتا۔

لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا آخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ پس جو مال غنیمت تم حاصل کرو اس میں سے حلال اور پاکیزہ کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ اے نبی! تمہارے ہاتھوں میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ دے کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی دیکھی تو تمہیں اس سے بہت بہتر دے گا جو تم سے لے لیا گیا ہے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْ اَيْدِيكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰى اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا اَخَذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧١﴾

۷۲۔ اور اگر وہ تجھ سے خیانت کا ارادہ کریں تو وہ پہلے اللہ سے بھی خیانت کر چکے ہیں پس اس نے ان کو بے بس کر دیا اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور (ان کی) مدد کی، یہی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ

لوگ ہیں جن میں سے بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے مگر انہوں نے ہجرت نہ کی تمہارے لئے اُن سے دوستی کا کچھ جواز نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کر جائیں۔ ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو مدد کرنا تم پر فرض ہے سوائے اس کے کہ کسی ایسی قوم کے خلاف (مدد کا سوال) ہو جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو چکا ہو۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۷۴۔ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے ان میں سے بعض بعض کے دوست ہیں۔ اگر تم اس پر عمل نہ کرو (جس کی تمہیں تعلیم دی گئی) تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔

۷۵۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت والارزق۔

۷۶۔ اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ تمہی میں سے ہیں۔ اور جہاں تک رحمی رشتہ داروں کا تعلق ہے تو اللہ کی کتاب میں ان میں سے بعض بعض دوسروں کے زیادہ قریب ہیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

أُولِيَاءَ بَعْضٍ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٤﴾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٥﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٦﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ وَهَاجَرُوا وَجْهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ ط وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٧﴾

۹۔ التَّوْبَةُ

یہ سورت مدینہ میں سورۃ الانفال کے معاً بعد نازل ہوئی۔ اس کی ایک سو اسی آیات ہیں۔ جن جنگوں کا اور ان کے نتیجے میں ابتلاؤں اور پھر انعامات کا ذکر سورۃ الانفال کے آخر پر ملتا ہے ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے امور کا اس سورت کے شروع میں ہی ذکر فرمایا گیا کہ دشمن ضرور مغلوب ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ سے معاہدات کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ اپنے معاہدات پر قائم رہیں مسلمانوں کی طرف سے ہرگز عہد شکنی نہیں ہونی چاہئے۔

عہد شکنی کے بدعواقب کا تذکرہ جو سورۃ الفاتحہ سے شروع ہو کر پچھلی تمام سورتوں میں مختلف رنگ میں ملتا ہے اس کا ذکر اس سورت میں بھی موجود ہے۔ مگر جس طرح دشمن اپنے عہد توڑتا ہے اور سزائیں پاتا ہے، مومنوں کو بھی تنبیہ ہے کہ انہیں بھی ہر حال میں عہد کی پابندی کرنی ہوگی۔

اس سورت میں کثرت کے ساتھ مسلسل یہ ذکر مل رہا ہے کہ مومنوں کی کوئی فتح بھی ہتھیاروں کی برتری یا عددی غلبہ کے نتیجے میں نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے اور اسی تعلق میں جنگ حنین کا ذکر فرمایا گیا ہے جبکہ مسلمانوں کو کفار پر بہت بڑا عددی غلبہ نصیب ہوا تھا اور بعض مسلمان اس زعم میں تھے کہ اب کفار کیسے فتیاب ہو سکتے ہیں جبکہ ہم تھوڑے بھی تھے تو ان کی عظیم جمعیتوں پر فتیاب ہوتے رہے ہیں۔ ان کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب تم تھوڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں ہی فتیاب ہوتے رہے ہو، اس لئے اب تمہاری کثرت کا گمان توڑا جا رہا ہے لیکن نہایت ہی خطرناک شکست کے بعد دوبارہ تم اسی رسول کی دعاؤں اور صبر و ہمت کے نتیجے میں پھر غالب کئے جاؤ گے۔

اس کے بعد کثرت سے اموال عطا ہونے کا ذکر ہے جس کے نتیجے میں حاسد منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرنے سے بھی باز نہ آئے کہ نعوذ باللہ آپ مالوں کی تقسیم میں خیانت کرتے ہیں۔ حالانکہ جو اموال بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے تھے وہ اپنے عزیزوں میں نہیں بلکہ مہاجرین، مساکین، غرباء اور اسی طرح مشکلات میں پھنسے ہوئے، قرضوں کی چٹی میں پھنسے ہوئے مفلوک الحال لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ پس تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ اگر تم اس امین رسول پر بھی بددیانتی کا الزام لگاؤ گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ دراصل ایسے الزام لگانے والے خود ہی بددیانت اور خائن ہوتے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر یہ آیت آتی ہے کہ یہ وہ رسول ہے جو خالصہ تمہاری بھلائی کے لئے دکھ اٹھاتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی تکلیف اٹھاتے ہو وہ اس پر بہت شاق گزرتی ہے اور کفار پر سختی اس کے قلب کی سختی سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھتی۔ اس کا قلب تو اتنی رأفت اور رحمت کرنے والا ہے کہ وہ رؤوف اور رحیم خدا کا ایک زندہ تمثیل ہے۔



سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ عَشَرَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بیزاری (کا پیغام بھیجا جا رہا) ہے اُن مشرکین کی طرف جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے۔

۲۔ پس چار مہینہ تک تم زمین میں خوب چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکو گے اور یہ کہ یقیناً اللہ کافروں کو رسوا کر دے گا۔

۳۔ اور حج اکبر کے دن سب لوگوں کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان عام کیا جاتا ہے کہ اللہ مشرکین سے کلیۃً بیزار ہے اور اس کا رسول بھی۔ پس اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہیں کر سکو گے۔ پس وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

۴۔ سوائے مشرکین میں سے ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا پھر انہوں نے تم سے کوئی عہد شکنی نہیں کی اور تمہارے خلاف کسی اور کی مدد بھی نہیں کی۔ پس تم اُن کے ساتھ معاہدہ کو طے کردہ مدت تک پورا کرو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ①

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكٰفِرِينَ ②

وَإِذْ أُنذِرَ مَنِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۖ وَرَسُولُهُ ۗ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابِ الْيَمِّ ③

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مَدَّتِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ④

نوٹ:۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سورۃ التوبہ سے پہلے بسم اللہ نہیں۔ قرآن مجید کی کل سورتیں ۱۱۴ ہیں اور بسم اللہ صرف ۱۱۳ سورتوں کے آغاز میں آتی ہے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ آغاز ہے کہ دوسری جگہ سورۃ النمل میں حضرت سلیمان کے ملکہ سبا کے نام خط میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا ہے۔ یوں بسم اللہ کی تعداد سورتوں کی تعداد کے مطابق ۱۱۴ ہو جاتی ہے۔

۵۔ پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو جہاں بھی تم (عہد شکن) مشرکوں کو پاؤ تو ان سے لڑو اور انہیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر کین گاہ پر ان کی گھات میں بیٹھو۔ پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرْمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخَذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ۚ إِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵﴾

۶۔ اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تمھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے یہاں تک کہ وہ کلام الہی سن لے پھر اسے اس کی محفوظ جگہ تک پہنچا دے۔ یہ (رعایت) اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو علم نہیں رکھتے۔

وَإِن أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶﴾

۷۔ مشرکین کا عہد، سوائے ان کے جن سے تم نے مسجد حرام میں عہد لیا، اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے درست شمار ہو سکتا ہے۔ پس جب تک وہ تمہارے مفاد میں (عہد پر) قائم رہیں تم بھی ان کے مفاد میں قائم رہو۔ یقیناً اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۷﴾

۸۔ کیسے (ان کا عہد قابل اعتماد) ہو سکتا ہے جبکہ حال یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے متعلق نہ کوئی عہد خاطر میں لاتے ہیں اور نہ کوئی ذمہ داری۔ (بس) وہ تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے خوش کر دیتے ہیں جبکہ ان کے دل منکر ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر بدکردار لوگ ہیں۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا وَلَا ذِمَّةً ۗ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ ۗ وَآكُثْرُهُمْ فَسِقُونَ ﴿۸﴾

۹۔ انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے حقیر قیمت قبول کر لی۔ پس اس کی راہ سے روکا۔ یقیناً بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اسْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹﴾

۱۰۔ وہ کسی مومن کے معاملہ میں نہ کسی عہد کا پاس کرتے ہیں اور نہ کسی ذمہ داری کا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حد سے گزرنے والے ہیں۔

۱۱۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم ایسے لوگوں کی خاطر نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

۱۲۔ اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرخنوں سے لڑائی کرو۔ یقیناً وہ ایسے ہیں کہ ان کی قسموں کی کوئی حیثیت نہیں (پس اُن سے لڑائی کرو۔ اس طرح) ہو سکتا ہے کہ وہ باز آ جائیں۔

۱۳۔ کیا تم ایسی قوم سے لڑائی نہیں کرو گے جو اپنی قسمیں توڑ بیٹھے ہوں اور رسول کو (وطن سے) نکال دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہوں اور وہی ہیں جنہوں نے پہلے پہل تم پر (زیادتی کا) آغاز کیا۔ کیا تم ان سے ڈر جاؤ گے جبکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

۱۴۔ ان سے لڑائی کرو۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انہیں رسوا کر دے گا اور تمہیں ان کے خلاف نصرت عطا کرے گا اور مومن قوم کے سینوں کو شفا بخشنے گا۔

۱۵۔ اور ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا۔ اور اللہ جس پر چاہے توبہ قبول کرتے ہوئے جھکتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلَّا وَاذِمَةً^ط
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ^{۱۰}

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ^ط وَنُقِصَلُ الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ^{۱۱}

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ
وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَيْمَةَ
الْكُفْرِ^ل إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
يَنْتَهُونَ^{۱۲}

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ
وَهُمُؤَا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ
بَدَءُكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ^ط أَتُخْشَوْنَهُمْ^ج
فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ^{۱۳}

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ
وَيُخْزِيهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ^{۱۴}

وَيُدْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ^ط وَيَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى مَنْ يَشَاءُ^ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ^{۱۵}

۱۶۔ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اسی طرح چھوڑ دینے جاؤ گے جبکہ ابھی تک اللہ نے (آزمائش میں ڈال کر) تم میں سے ایسے لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی دوسرے کو گہرا دوست نہیں بنایا۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۱۷۔ مشرکین کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے نفسوں کے خلاف کفر کے گواہ ہیں۔ یہی ہیں وہ جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ میں بہت لمبے عرصے تک رہنے والے ہیں۔

۱۸۔ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

۱۹۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی دیکھ بھال کرنا ایسا ہی سمجھ رکھا ہے جیسے کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور آخرت کے دن پر بھی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ وہ اللہ کے نزدیک ہرگز برابر شمار نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَسِ إِلَّا اللَّهَ ۗ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾

۱۶۔ کیا تم نے گمان کیا کہ تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور اللہ نے ان لوگوں کو جو تم سے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے علاوہ کسی دوسرے کو گہرا دوست نہیں بنایا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۱۷۔ مشرکین کا کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے نفسوں کے خلاف کفر کے گواہ ہیں۔ یہی ہیں وہ جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ میں بہت لمبے عرصے تک رہنے والے ہیں۔

۱۸۔ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

۱۹۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی دیکھ بھال کرنا ایسا ہی سمجھ رکھا ہے جیسے کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور آخرت کے دن پر بھی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ وہ اللہ کے نزدیک ہرگز برابر شمار نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۱۔ ان کا رب انہیں اپنی طرف سے رحمت کی اور خوشنودی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کیلئے ہمیشہ ٹھہری رہنے والی نعمتیں ہوں گی۔

۲۲۔ وہ ہمیشہ ہمیش ان میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً اللہ وہ ہے کہ اس کے پاس ایک اجر عظیم ہے۔

۲۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اپنے آباء کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ پکڑو اگر انہوں نے ایمان کی بجائے کفر پسند کر لیا ہو۔ اور تم میں سے جو بھی انہیں دوست بنا لیں گے تو یہی ہیں جو ظالم لوگ ہیں۔

۲۴۔ تو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے ازواج اور تمہارے قبیلے اور وہ اموال جو تم کھاتے ہو اور وہ تجارت جس میں گھائے کا خوف رکھتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے۔ اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۲۵۔ یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور (خاص طور پر) حنین کے دن بھی جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آسکی اور زمین کشادہ

يُبْسِرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّتْ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿١١﴾

خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ
عَظِيمٌ ﴿١٢﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ
وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣﴾

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ
إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي
سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ
وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمْ

ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیڑھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

الْأَرْضِ بِمَا رَحَبَتْ ثُمَّ وَئَيْتُمْ
مُدْبِرِينَ ﴿١٥﴾

۲۶۔ پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اس نے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ
تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ وَذَلِكَ
جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿١٦﴾

۲۷۔ پھر اس کے بعد بھی اللہ جس پر چاہے گا توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مَنْ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مَنْ
يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٧﴾

۲۸۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین تو ناپاک ہیں۔ پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔ اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہو تو اللہ تمہیں اپنے فضل کے ساتھ مالدار کر دے گا اگر وہ چاہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ﴿۱۸﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ
نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هَذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُعْزِيكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِن شَاءَ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ ﴿١٨﴾

﴿۱۸﴾ مشرکین کے نجس ہونے سے مراد ان کے عقیدہ کی نجاست ہے۔ جسمانی نجاست مراد نہیں۔ پس مشرکوں کو حج سے روکنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو اپنی مشرکانہ رسومات ادا کرتے ہوئے حج نہ کرنے دیا جائے کیونکہ زمانہ جاہلیت میں وہ بعض دفعہ ننگے ہو کر اور اپنے بتوں وغیرہ کو ساتھ لے کر حج کیا کرتے تھے چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے حنفی فقہاء کے نزدیک بھی مشرکین مسلمانوں کی ہر مسجد میں حتیٰ کہ مسجد حرام میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ البتہ انہیں وہاں اپنی مشرکانہ رسومات کے ساتھ حج یا عمرہ کرنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے: "لِأَنَّهُ لَيْسَ الْمُرَادُ مِنَ آيَةِ (إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ) النَّهْيُ عَنِ دُخُولِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَإِنَّمَا الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ يَحُجَّ الْمُشْرِكُونَ أَوْ يَعْتَمِرُوا كَمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ." (الفقه الاسلامی وأدلته، تالیف الدكتور وهبة الزحيلي جلد نمبر ۶ صفحات ۴۳۳، ۴۳۵ دار الفکر - دمشق)

۲۹۔ اہل کتاب میں سے اُن سے قتال کرو جو نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ ہی اسے حرام ٹھہراتے ہیں جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی دین حق کو بطور دین اپناتے ہیں یہاں تک کہ وہ (اپنے) ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور وہ بے بس ہو چکے ہوں۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا
الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ اور یہود نے کہا کہ عَزِيزُ اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ محض ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ ان لوگوں کے قول کی نقل کر رہے ہیں جنہوں نے (ان سے) پہلے کفر کیا تھا۔ اللہ انہیں نابود کرے یہ کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزَّىٰرُ بْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ بْنُ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ
بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَتَلْنَا اللَّهَ ۗ أَلَمْ
يُؤْفَكُونَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ انہوں نے اپنے علمائے دین اور راہبوں کو اللہ سے الگ رب بنا رکھا ہے اور اسی طرح مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ پاک ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا
مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا
أَمْرُو إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا ۚ لَّا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ ۗ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ (ہر دوسری بات) رد کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ
بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَهًا ۚ أَلَّا أَن يَتِمَّ نُورُهُ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کریں۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

۳۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً دینی علماء اور راہبوں میں سے بہت ہیں جو لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیدے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لِيَآكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيُصَدِّدُونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ جس دن جہنم کی آگ اُس (سونے چاندی) پر بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پٹھیں داغی جائیں گی (تو کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا۔ پس اسے پکھو جو تم جمع کیا کرتے تھے۔

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ یقیناً اللہ کے نزدیک، جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے۔ اُن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے۔ پس ان (مہینوں) کے دوران اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔ اور (دوسرے مہینوں میں) مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑائی کرو

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ۗ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۗ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً

جس طرح وہ تم سے اکٹھے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَاقْفَةٍ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ
اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ یقیناً نسی کفر میں ایک اضافہ ہے۔ اس سے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا گمراہ کر دیا جاتا ہے۔ کسی سال تو وہ اُسے جائز قرار دیتے ہیں اور کسی سال اُسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اس کی گنتی پوری رکھیں جسے اللہ نے حرمت والا قرار دیا ہے، تاکہ وہ اُسے جائز بنا دیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔ ان کے لئے ان کے اعمال کی بُرائی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۳۷﴾

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ
بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا
وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُؤَاطِعُوا عِدَّةَ مَا
حَرَّمَ اللَّهُ فَيَحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۖ زَيْنٌ
لَّهُمْ سُوءٌ أَعْمَالِهِمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو جاتا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم بوجھل بن کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی نسبت دنیا کی زندگی سے راضی ہو گئے ہو؟ پس دنیا کی زندگی کی متاع آخرت میں کچھ (ثابت) نہ ہوگی مگر بہت تھوڑی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ
انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنَا قُلْتُمْ إِلَى
الْأَرْضِ ۖ أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْآخِرَةِ ۖ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اگر تم (جہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں ایک دردناک عذاب دے گا اور تمہاری بجائے ایک اور قوم تبدیل کر لائے گا اور تم اُسے (یعنی اللہ کو) کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ
وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ
شَيْئًا ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾

﴿۳۷﴾ نسیء سے مراد یہ ہے کہ اسلام سے پہلے عرب حرمت والے مہینوں کو اپنی مرضی سے آگے پیچھے کر دیتے تھے تاکہ حرمت والے مہینوں میں جو چیزیں حرام ہیں یعنی لڑائی وغیرہ وہ کر سکیں اور بعد میں بعض مہینوں کو حرمت والا قرار دیدیں۔

۴۰۔ اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ تم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۴۱۔ نکل کھڑے ہو بلکہ بھی اور بھاری بھی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

۴۲۔ اگر فاصلہ نزدیک کا ہوتا اور سفر آسان ہوتا تو وہ ضرور تیرے پیچھے چلتے لیکن مشقت اٹھانا ان سے بہت دور ہے۔ وہ ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہمیں توفیق ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ یہ یقیناً جھوٹے لوگ ہیں۔

۴۳۔ اللہ تجھ سے درگزر کرے۔ تو نے انہیں اجازت ہی کیوں دی یہاں تک کہ اُن لوگوں کا تجھے اچھی طرح پتہ لگ جاتا جو سچ کہتے تھے اور تو جھوٹوں کو بھی پہچان لیتا۔

إِلَّا تَتَصَرَّوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

إِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ ذِكْرُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمُ السُّنَّةُ ۗ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذْنَتْ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِينَ ۝

۳۴۔ جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ تجھ سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے رخصت نہیں مانگتے۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

۳۵۔ صرف وہی لوگ تجھ سے رخصت طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے شک میں متروڈ پڑے ہوئے ہیں۔

۳۶۔ اور اگر ان کا (جہاد پر) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے پسند ہی نہیں کیا کہ وہ (اس اعلیٰ مقصد کے لئے) اٹھ کھڑے ہوں اور اس نے انہیں (وہیں) پڑا رہنے دیا اور (انہیں) کہا گیا بیٹھے رہو بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ۔

۳۷۔ اگر وہ تم میں شامل ہو کر (جہاد پر) نکلتے تو بد نظمی کے سوا تمہیں کسی چیز میں نہ بڑھاتے اور تمہارے درمیان تیز تیز سواریاں دوڑاتے تمہارے لئے فتنہ چاہتے ہوئے جبکہ تمہارے درمیان ان کی باتیں بغور سننے والے بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۳۸۔ یقیناً پہلے بھی وہ فتنہ چاہتے تھے اور انہوں نے تیرے سامنے معاملات اُلٹ پلٹ کر پیش کئے۔ یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو گیا جبکہ وہ (اُسے) سخت ناپسند کر رہے تھے۔

۳۹۔ اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ^ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ^{۴۱}

إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي
رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ^{۴۲}

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً
وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقُعْدِيِّنَ^{۴۳}

لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا
وَأَوْضَعُوا خِلَافَكُمْ يَبْغُونَكُمْ
الْفِتْنَةَ^ج وَفِيكُمْ سَمْعُونَ لَهُمْ^ط وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ^{۴۴}

لَقَدْ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَبُوا لَكَ
الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ
وَهُمْ كَرِهُونَ^{۴۵}

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ إِذْ ذُنَّبْنَا وَلَا تَفْتِنِّي^ط

رخصت دیدے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ خبردار! وہ تو فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیر لینے والی ہے۔

۵۰۔ اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آ پڑے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنا معاملہ پہلے ہی (اپنے ہاتھ) لے بیٹھے تھے اور وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں جبکہ وہ (خوشی سے) اترارہے ہوتے ہیں۔

۵۱۔ تُو (ان سے) کہہ دے کہ ہمیں تو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی سوائے اُس کے جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ رکھی ہے۔ وہی ہمارا مولا ہے۔ پس چاہئے کہ اللہ پر ہی مومن توکل کریں۔

۵۲۔ تُو کہہ دے کہ کیا تم ہمارے لئے دو اچھی باتوں میں سے ایک کے سوا بھی کوئی توقع رکھ سکتے ہو جب کہ ہم تمہارے لئے اس انتظار میں ہیں کہ اللہ خود اپنی جناب سے تم پر عذاب بھیجے یا پھر ہمارے ہاتھوں۔ پس تم بھی انتظار کرو ہم بھی یقیناً تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

۵۳۔ تو کہہ دے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ کراہت کے ساتھ، ہرگز تم سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ یقیناً تم ایک بدکردار قوم ہو۔

۵۴۔ اور انہیں کسی چیز نے اس بات سے محروم نہیں کیا کہ ان سے ان کے اموال قبول کئے جائیں سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر بیٹھے تھے نیز یہ کہ وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی

أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿۵۰﴾

إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَتَّقُوا ۚ وَقَدْ أَخَذْنَا مِمَّنَّا مَنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿۵۱﴾

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ ۚ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۗ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿۵۳﴾

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَلَ مِنْكُمْ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۴﴾

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقَبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كَسَالَىٰ وَلَا

کی حالت میں۔ اور خرچ بھی نہیں کرتے تھے مگر ایسی حالت میں کہ وہ سخت کراہت محسوس کرتے تھے۔

۵۵۔ پس اُن کے اموال اور اُن کی اولادیں تیرے لئے کوئی کشش پیدا نہ کریں۔ یقیناً اللہ کا یہی منشاء ہے کہ ان کو انہی کے ذریعہ اس دنیا کی زندگی ہی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

۵۶۔ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ یقیناً وہ تمہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں لیکن وہ ایک بزدل قوم ہیں۔

۵۷۔ اگر وہ کوئی پناہ گاہ یا غار یا کوئی چھپنے کی جگہ پائیں تو وہ ضرور اس کی طرف اس طرح مڑیں گے کہ تیزی سے جھپٹ رہے ہوں گے۔

۵۸۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تجھ پر صدقات کے بارہ میں الزام لگاتے ہیں۔ اگر ان (صدقات) میں سے کچھ انہیں دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان میں سے نہ دیا جائے تو وہ فوراً ناراض ہو جاتے ہیں۔

۵۹۔ اور کاش وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں عطا کیا اور کہتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے (اور) اللہ ضرور ہمیں اپنے فضل سے (بہت کچھ) عطا کرے گا اور اس کا رسول بھی، یقیناً ہم اللہ ہی کی طرف ولی چاہتے سے ماں ہیں۔

۶۰۔ صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور اُن (صدقات) کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیفِ قلب

يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كِرْهُونَ ﴿٥٤﴾

فَلَا تُعْجِبُكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۗ^ط
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
كٰفِرُونَ ﴿٥٥﴾

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۗ وَمَا
هُم مِّنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾
لَوْ يَجِدُونَ مَلَجًا أَوْ مَخْرَجًا أَوْ
مُدْخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ۚ فإِنْ
أَعْطُوا مِنْهَا رِضْوَانًا لَّمْ يَعْطُوا
مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۗ إِنَّا إِلَى اللَّهِ
رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ
وَالْعَمَلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَافَةَ قُلُوبِهِمْ وَفِي

کی جارہی ہو اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹنی میں مبتلا لوگوں اور اللہ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۶۱۔ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہی کان ہے۔ تو کہہ دے ہاں وہ سر تا پا کان تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے اور مومنوں کی مانتا ہے اور ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں رحمت ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۶۲۔ وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اُسے راضی کرتے اگر وہ مومن تھے۔

۶۳۔ کیا انہیں علم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ وہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

۶۴۔ منافق ڈرتے ہیں کہ ان کے خلاف کوئی سورت نازل نہ کر دی جائے جو ان کو اس سے مطلع کر دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ تو کہہ دے کہ (بے شک) تمسخر کرتے رہو۔ اللہ تو یقیناً وہ ظاہر کر کے رہے گا جس کا تمہیں خوف ہے۔

۶۵۔ اور اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے ہم

الرِّقَابِ وَالْغَرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۶۱﴾

وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ
هُوَ آذُنٌ ۖ قُلْ أُذُنٌ خَيْرٌ لَّكُمْ يَوْمَئِذٍ
بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ بِالْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةً
لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۖ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ
رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۲﴾

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيَرْضَوْكُمْ ۖ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا
مُؤْمِنِينَ ﴿۶۳﴾

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۖ
ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿۶۴﴾

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنزَلَ عَلَيْهِمْ
سُورَةٌ تَنْبِئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ۖ قُلْ
اسْتَهْزِئُوا إِنَّا لِلَّهِ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿۶۵﴾

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا

تو محض گپ شپ میں محو تھے اور کھلیں کھیل رہے تھے۔ تو پوچھ کیا اللہ اور اس کے نشانات اور اس کے رسول سے تم استہزاء کر رہے تھے؟

۶۶۔ کوئی عذر پیش نہ کرو۔ یقیناً تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے کسی ایک گروہ سے درگزر کریں تو کسی دوسرے گروہ کو عذاب بھی دے سکتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً مجرم ہیں۔

نَحْوُصٍ وَنَلَعَبٌ ۚ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ تَعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ
مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے نسبت رکھتے ہیں۔ وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھیاں (انفاق فی سبیل اللہ میں) بند رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اس نے بھی انہیں بھلا دیا۔ یقیناً منافق ہی ہیں جو بدکردار لوگ ہیں۔

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ
بَعْضٍ يَّأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا
اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۚ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾

۶۸۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفار سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے۔ وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہنے والے ہیں۔ یہ ان کے لئے کافی ہوگی۔ اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ایک ٹھہر جانے والا عذاب (مقدر) ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ
نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ هِيَ حَسْبُهُمْ
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے۔ وہ قوت میں تم سے زیادہ تھے اور اموال اور اولاد میں بڑھ کر۔ انہوں نے اپنے نصیب سے جتنا فائدہ اٹھانا تھا اٹھا لیا۔ تم بھی اپنے نصیب سے فائدہ اٹھا چکے جس طرح ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے نصیب سے

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً
وَآكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۗ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلٰقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلٰقِهِمْ

فائدہ اٹھایا۔ اور تم بھی لغو باتوں میں منہمک ہو جیسے وہ لغو باتوں میں منہمک رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ضائع ہو گئے اور یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت گھانا کھانے والے ہیں۔

۷۰۔ کیا ان کے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو اُن سے پہلے تھے (یعنی) نوح کی قوم کی اور عاد اور ثمود کی اور قوم ابراہیم کی اور مدین والوں کی اور ان بستیوں کی جو تہ و بالا ہو گئیں۔ ان کے پاس بھی ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے۔ پس اللہ تو ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

وَخُصِّمْتُمْ كَالَّذِي خَاصُّوْا ۗ اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

اَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ
نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدٍ وَّ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَاَلْمَوْتَفِكٰتِ ۗ اَتَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۗ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيْظَلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ
بَعْضٍ ۗ يٰۤاَمْرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَيَطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۗ
اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾

۷۲۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنَّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا اَنْهٰرٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَمَسٰكِنٌ طَيِّبَةٌ ۗ فِيْ جَنَّٰتٍ عَدْنٍ ۗ

میں ہوں گے۔ تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۷۳۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۷۴۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں (کہ) انہوں نے نہیں کہا حالانکہ وہ یقیناً کفر کا کلمہ کہہ چکے ہیں جبکہ وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور وہ ایسے پختہ ارادے رکھتے تھے جنہیں وہ پانہ سکے۔ اور انہوں نے (مومنوں سے) پرخاش نہ رکھی مگر صرف اس وجہ سے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے مالا مال کر دیا۔ پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔ ہاں اگر وہ پھر جائیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کے لئے ساری زمین میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔

۷۵۔ اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ عطا کرے تو ہم ضرور صدقات دیں گے اور ہم ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۶۔ پس جب اس نے اپنے فضل سے انہیں عطا کیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) پھر گئے اس حال میں کہ وہ اعراض کرنے والے تھے۔

وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرَ ۗ ذَلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٦﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفْرَ وَالْمُنَافِقِينَ
وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٧﴾

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا ۗ وَلَقَدْ قَالُوا
كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
وَهُمْ مُّوَابِقَاتٌ لِّمَا كَانُوا ۗ وَمَا نَفَعُوا
إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ
فَإِنْ يَتُوبُوا إِلَيْكَ خَيْرٌ لَّهُمْ ۗ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا
يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۗ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۗ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ قَوْلِي
وَلَا نَصِيرٍ ﴿٧٨﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنٰمُنْ
فَضْلِهٖ لَنَنصُدَّقنَّ وَاَلَنَكُوْننَّ مِنْ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٠﴾

۷۷۔ پس عقوبت کے طور پر اللہ نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے نفاق رکھ دیا جب وہ اس سے ملیں گے بوجہ اس کے کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی نیز اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

۷۸۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ ان کے رازوں کو اور ان کے پوشیدہ مشوروں کو جانتا ہے اور اللہ تمام غیبوں کا بہت زیادہ علم رکھتا ہے۔

۷۹۔ وہ لوگ جو مومنوں میں سے دلی شوق سے نیکی کرنے والوں پر صدقات کے بارہ میں تہمت لگاتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کے سوا (اپنے پاس) کچھ نہیں پاتے۔ پس وہ ان سے تمسخر کرتے ہیں۔ اللہ ان کے تمسخر کا جواب دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۸۰۔ تو ان کے لئے مغفرت طلب کر یا ان کے لئے مغفرت نہ طلب کر۔ اگر تو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی مغفرت مانگے تب بھی اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۱۔ پیچھے چھوڑ دیئے جانے والے رسول اللہ کے برخلاف اپنے پیٹھ رہنے پر خوش ہو رہے ہیں اور انہوں نے ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور وہ کہتے تھے کہ سخت

فَاعْقِبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾
الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۗ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا

گرمی میں سفر پر نہ نکلو۔ تو کہہ دے کہ جہنم کی آگ جلن کے لحاظ سے زیادہ سخت ہے۔ کاش وہ سمجھ سکتے۔

۸۲۔ پس چاہئے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں، اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کسب کیا کرتے تھے۔

۸۳۔ پس اگر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ کی طرف دوبارہ لے جائے اور وہ تجھ سے (ساتھ) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تو انہیں کہہ دے کہ ہرگز تم آئندہ کبھی میرے ساتھ (جہاد کے لئے) نہیں نکلو گے اور ہرگز کبھی میرے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑائی نہیں کرو گے۔ تم یقیناً پہلی مرتبہ (گھر) بیٹھ رہنے پر راضی ہو گئے تھے۔ پس اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

۸۴۔ اور تو ان میں سے کسی مرنے والے پر کبھی (جنازہ کی) نماز نہ پڑھ اور کبھی اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑا نہ ہو۔ یقیناً انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر دیا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ بدکردار تھے۔

۸۵۔ اور ان کے اموال اور ان کی اولادیں تیرے لئے کوئی کشش پیدا نہ کریں۔ اللہ محض یہ چاہتا ہے کہ ان ہی کے ذریعے سے انہیں اس دنیا میں ہی عذاب دے۔ اور ان کی جائیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔

۸۶۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لے آؤ اور اس کے رسول کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند تجھ سے رخصت چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ تاکہ ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں۔

لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿۸۱﴾

فَلْيُضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۲﴾

فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَذْنُوكَ لِخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخُلَفَاءِ ﴿۸۳﴾

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَسِقُونَ ﴿۸۴﴾

وَلَا تَعْجَبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۸۵﴾

وَإِذَا أَنْزَلْتُ سُورَةً أَنْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَجَاهَدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَعْمَنْ مَعَ الْقَعْدِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ وہ پیچھے بیٹھ رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ پس وہ سمجھ نہیں سکتے۔

۸۸۔ لیکن رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے وہ اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور یہی ہیں جن کے لئے تمام بھلائیاں (مقدّر) ہیں اور یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
وَوَطَّبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾
لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأَوْلِيكَ
لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

۸۹۔ اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

۹۰۔ اور بادیہ نشینوں میں سے بھی عذر پیش کرنے والے آئے تاکہ انہیں (پیچھے رہنے کی) اجازت دی جائے اور (اس طرح) وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا وہ پیچھے بیٹھ رہے۔ ضرور اُن لوگوں کو جنہوں نے ان میں سے کفر کیا دردناک عذاب پہنچے گا۔

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ
لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ
سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

۹۱۔ نہ کمزوروں پر حرج ہے اور نہ مریضوں پر اور نہ اُن لوگوں پر جو (اپنے پاس) خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخلص ہوں۔ احسان کرنے والوں پر مؤاخذہ کا کوئی جواز نہیں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى
وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يَنْفِقُونَ
حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ مَا
عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ﴿٩١﴾

۹۲۔ اور نہ ان لوگوں پر کوئی حرف ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تاکہ تو انہیں (جہاد کے لئے ساتھ) کسی سواری پر بٹھالے تو تو انہیں جواب دیتا ہے میں تو کچھ نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر سکوں۔ اس پر وہ اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ وہ کچھ نہیں رکھتے جسے (راہِ موئی میں) خرچ کر سکیں۔

۹۳۔ پکڑ کا جواز تو صرف ان لوگوں کے خلاف ہے جو تجھ سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ وہ دولت مند ہیں۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ پیچھے بیٹھ رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں۔ اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ پس وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَكَّاتِ تَحْمِلُكُمْ قُلَّتْ لَا آجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَرْنًا إِلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٦﴾

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رِضْوَابًا يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾

۹۴۔ وہ تم سے معذرتیں کریں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے۔ تو کہہ دے کوئی عذر پیش نہ کرو۔ ہم ہرگز تم پر اعتبار نہیں کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے حالات سے باخبر کر دیا ہے اور اللہ یقیناً تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اسی طرح اُس کا رسول بھی۔ پھر (ایسا ہوگا کہ) تم غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں اس کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُونَ لِي مِنْ لَكُمْ قَدْ نَبَأَ اللَّهُ مِنْ آخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾

۹۵۔ وہ یقیناً تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹو گے تاکہ تم ان سے اعراض کرو۔ پس (بے شک) ان سے اعراض کرو۔ وہ بہر حال ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کسب کرتے تھے۔

سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِيُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجِسٌ وَمَا وَهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٥﴾

۹۶۔ وہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ پس اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ بکرदार لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوتا۔

۹۷۔ بادیہ نشین کفر اور منافقت میں سب سے زیادہ سخت ہیں اور زیادہ رجحان رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے اس کی حدود کو نہ پہچانیں اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۹۸۔ اور بادیہ نشینوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو بھی وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے چٹی سمجھتے ہیں اور تم پر حوادثِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حوادثِ زمانہ تو انہی پر پڑنے والے ہیں اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۹۹۔ اور (ان) بادیہ نشینوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کی قربتوں کا ذریعہ اور رسول کی دعائیں لینے کا ایک سبب سمجھتے ہیں۔ سنو کہ یقیناً یہ ان کے لئے حصولِ قرب کا ذریعہ ہی ہے۔ اللہ ضرور انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۔ اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسنِ عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾

الْأَعْرَابِ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٩٧﴾

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُّ بِكُمْ الدَّوَابِرَ ۗ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٩٨﴾

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا لِلَّهِ وَعَسَلَاتِ الرَّسُولِ ۗ أَلَّا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۖ سَيَدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩٩﴾

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ ۗ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ

نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

۱۰۱۔ اور تمہارے ارد گرد کے بادیہ نشینوں میں سے منافقین بھی ہیں اور اسی طرح مدینہ میں بسنے والوں میں سے بھی۔ وہ نفاق پر جم چکے ہیں۔ تو انہیں نہیں جانتا (مگر) ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ عذاب عظیم کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۰۱﴾

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۗ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَىٰ الْإِثْقاقِ ۗ لَا تَعْلَمُهُمْ ۗ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۗ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۲۔ اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بد اعمال ملا جلا دیئے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے بھلے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۳۔ تو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تو انہیں پاک کرے گا نیز ان کا تزکیہ کرے گا۔ اور ان کے لئے دعا کیا کر یقیناً تیری دعا ان کے لئے سکینت کا موجب ہوگی اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَأَخْرُوكَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرَ سَيِّئًا ۗ عَسَىٰ اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۰۳﴾

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيَهُمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۗ إِنَّ صَلَوَاتِكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ بس اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ منظور کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ ۗ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔ اور تو کہہ دے کہ تم عمل کرتے رہو پس اللہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے اور اس کا رسول بھی اور سب مومن بھی۔ اور تم (بالآخر) غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

۱۰۶۔ اور کچھ دوسرے لوگ ہیں جو اللہ کے فیصلے کے انتظار میں چھوڑے گئے ہیں خواہ وہ انہیں عذاب دے یا اُن پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۱۰۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

۱۰۸۔ تو اس میں کبھی کھڑانہ ہو۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۰۹۔ پس جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ

مسجد ضرار کو گرانے کا حکم واضح طور پر اس بنا پر دیا گیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف مشرکین کی فحشی کارروائیوں کے لئے ایک اڈہ بنا ہوا تھا۔ ورنہ مساجد کا احترام لازم ہے۔

وَقُلْ اَعْمَلُوا فَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَرَسُوْلُهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلَى
عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

وَآخِرُوْنَ مُرْجُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا
يُعَذِّبُهُمْ ۝ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۝ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا
وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَارْصَادًا
لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مِنْ قَبْلُ ۝
وَلِيَحْلِفُوْا اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى ۝ وَاللّٰهُ
يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۝ لِمَسْجِدٍ اَسَّسَ عَلٰى
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اِحْقٰنٌ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۝
فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَّظَرُوْا ۝ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُتَّظَرِيْنَ ۝

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

اور (اس کی) رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے کرے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۱۰۔ ان کی عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شکوک پیدا کرتی رہے گی۔ سوائے اس کے کہ ان کے دل (اللہ کی خشیت سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۱۱۱۔ یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اُس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۱۲۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (لئے) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تو مومنوں کو بشارت دیدے۔

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ آسَسَ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ فَأَنْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۱۱۹

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ط وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۱۲۰

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ط يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ط وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ط وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۱۲۱

التَّائِبُونَ الْعَبْدُونَ الْحِمْدُونَ السَّاجِدُونَ الرُّكَّعُونَ السُّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۱۲۲

۱۱۳۔ نبی کے لئے ممکن نہیں اور نہ ہی ان کے لئے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت طلب کریں خواہ وہ (ان کے) قریبی ہی کیوں نہ ہوں بعد اس کے کہ اُن پر روشن ہو چکا ہو کہ وہ جہنمی ہیں۔

۱۱۴۔ اور ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لئے محض اس وعدے کی وجہ سے تھا جو اُس نے اس سے کیا تھا۔ پس جب اس پر یہ بات خوب روشن ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ یقیناً ابراہیم بہت نرم دل (اور) بردبار تھا۔

۱۱۵۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ ٹھہرا دے بعد اس کے کہ انہیں ہدایت دے چکا ہو یہاں تک کہ اس نے اُن پر خوب کھول دیا ہو کہ وہ کس کس چیز سے پوری طرح بچیں۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۱۱۶۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

۱۱۷۔ یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَا قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۳﴾

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۗ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿۱۱۴﴾

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۱۱۶﴾

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

آیت ۱۱۳-۱۱۴: کسی نبی یا مومنین کے لئے جائز نہیں کہ ایسے شخص کے لئے دعائے مغفرت مانگیں جو مشرک کی حالت میں مر گیا ہو۔ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کیلئے استغفار کرنے کا تعلق ہے تو چونکہ انہوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے لئے مغفرت کی دعا کروں گا اس لئے کچھ عرصہ تک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن جب اُن پر ظاہر کر دیا گیا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو حضرت ابراہیم نے اس کیلئے استغفار سے توبہ کر لی۔

میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر بھی اس نے ان کی توبہ قبول کی۔ یقیناً وہ ان کے لئے بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٧﴾

۱۱۸۔ اور ان تینوں پر بھی (اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا) جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تاکہ وہ توبہ کر سکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا
ضَاقتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا
مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٨﴾

۱۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ ﴿١٩﴾

۱۲۰۔ اہل مدینہ کے لئے اور ان کے ارد گرد بسنے والے بادیہ نشینوں کے لئے جائز نہ تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاتے، اور نہ ہی یہ مناسب تھا کہ اس کی ذات کے مقابل پر اپنے آپ کو پسند کر لیتے۔ (یہ نفوس کی قربانی لازم تھی) کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں کوئی پیاس اور کوئی مشقت اور

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ
الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ
وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ
بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا

یہاں ان تین صحابہ کا ذکر ہے جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہے اور جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جھوٹ سے کام نہیں لیا۔ ورنہ کئی منافقین تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے کر لئے تھے۔ اُن کو تو کوئی سزا نہیں دی گئی صرف ان تینوں کو مقاطعہ کی سزا ملی اور پھر اللہ کے حکم سے یہ سزا معاف فرمادی گئی۔

ضمنی طور پر اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور یوم قیامت پر پختہ یقین تھا ورنہ ان تینوں سے زیادہ منافقین سزا کے مستحق تھے جنہوں نے جھوٹے بہانے پیش کئے لیکن آپ نے ان کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ ان کی سزا کا معاملہ یوم آخرت پر چھوڑ دیا۔

کوئی بھوک کی مصیبت نہیں پہنچتی اور نہ ہی وہ ایسے رستوں پر چلتے ہیں جن پر (ان کا) چلنا کفار کو غصہ دلاتا ہے اور نہ ہی وہ دشمن سے (دورانِ قتال) کچھ حاصل کرتے ہیں مگر ضرور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

۱۲۱۔ اسی طرح وہ نہ کوئی چھوٹا خرچ کرتے ہیں اور نہ کوئی بڑا اور نہ ہی کسی وادی کی مسافت طے کرتے ہیں مگر (یہ فعل) ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے۔ تاکہ جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اللہ انہیں ان کے مطابق جزا دے۔

۱۲۲۔ مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

۱۲۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اُن قریبیوں سے بھی لڑو جو کفار میں سے ہیں اور چاہئے کہ وہ تمہارے اندر سختی محسوس کریں اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

۱۲۴۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تم میں سے کون ہے جسے اس (سورت) نے ایمان میں بڑھا دیا ہو۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں انہیں تو اس نے ایمان میں بڑھا دیا ہے اور وہ (آئندہ کے متعلق) خوشخبریاں حاصل کرتے ہیں۔

مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَّوْنُ مَوْطِنًا
يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نَيْلًا
إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲۱﴾

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًّا إِلَّا كُتِبَ لَهُم
لِيَجْزِيََهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۲﴾

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا
رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿۱۲۳﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ
مِّنَ الْكُفَّارِ وَلِيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۲۴﴾

وَإِذَا مَا أَنْزَلْنَا سُورَةً فَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ
أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا
الَّذِينَ آمَنُوا فزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ
يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۱۲۴﴾

۱۲۵۔ ہاں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یہ (سورت) ان کی ناپاکی میں مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیتی ہے اور وہ کافر ہونے کی حالت میں مرتے ہیں۔

۱۲۶۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دو بار آزمائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی وہ نصیحت پکارتے ہیں۔

۱۲۷۔ اور جب بھی کوئی سورت اُتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض، بعض دوسروں کی طرف دیکھتے ہیں (گویا اشاروں سے کہہ رہے ہوں کہ) تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہ اُلٹے پھر جاتے ہیں۔ اللہ نے اُن کے دلوں کو اُلٹ دیا ہے اس لئے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔

۱۲۸۔ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اُٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۹۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو کہہ دے میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا
وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ
مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ
يَذَكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ
بَعْضٍ ۗ هَلْ يَرِيكُمْ مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ
انصَرَفُوا ۗ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

۱۰۔ یونس

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو دس آیات ہیں۔

سورة البقرة اور سورة آل عمران میں اَلْسَمَ کے مقطعات مذکور ہیں جبکہ اس سورت میں میم کی بجائے را فرمایا گیا ہے۔ گویا سابقہ ترجمہ کی طرز کو اختیار کرتے ہوئے اس کا یہ ترجمہ کیا جاسکتا ہے کہ اَنَا الْمَلَّةُ اُردی کہ میں اللہ ہوں، میں دیکھتا ہوں۔

اس سورت کا مرکزی نکتہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آنے والا ابتلا ہے، اسی لئے اس سورت کا نام یونس رکھا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ ایک سوال اٹھاتا ہے کہ کیا لوگوں کے لئے یہ بات تعجب انگیز ہے کہ انہی میں سے ایک شخص پر ہم نے وحی فرمائی ہے۔ اس کا جواب جو اس میں مضمر ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کا تعجب دراصل ان کے اپنے ہی نفوس کی گواہی ہے کیونکہ وہ لوگ سراسر دنیا کے کیڑے بن گئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل نہیں فرماتا۔ دراصل وہ اپنے پیمانے پر جانچتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر بھی وحی نازل نہیں فرما سکتا۔

اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ یہ ذکر فرماتا ہے کہ وہ اللہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور ہر امر میں ایک عمدہ تدبیر اختیار فرمائی کیا وہ اس فعل کو محض رائیگاں جانے دے گا؟ اس تدبیر کا منتہی یہ ہے کہ ایک ایسا شفع پیدا کیا جانے والا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو اللہ کے اذن کے ساتھ اپنی امت کے ہی مستحق بندوں کی شفاعت نہیں کرے گا بلکہ تمام گزشتہ امتوں میں سے نیک بندوں کے حق میں شفاعت کرے گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایک سورج سے دی گئی ہے جس کی روشنی سے دنیا میں زندگی کا نظام فیض اٹھا رہا ہے اور اس کے فیض سے ایک بدرِ کامل نے پیدا ہونا ہے جو رات کے اندھیروں میں بھی اس نور کا فیض زمین تک پہنچاتا رہے گا۔

یہ امر حیرت انگیز ہے کہ مادی عالم میں بھی چاند کی روشنی میں بعض سبزیاں اس تیزی سے بڑھتی ہیں کہ ان کے بڑھنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ کلکڑیوں کے متعلق سائنس دان بتاتے ہیں کہ ان کے بڑھنے کی رفتار کی وجہ سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسے انسانی کان سن سکتے ہیں۔ پس وہی اللہ ہے جس نے دن کو بھی زندگی کا ذریعہ بنایا اور رات کو بھی۔

سورت یونس میں ایسی قوم کا ذکر ہے جو اس دنیا میں کلیۃً اس عذاب سے بچالی گئی جس کا وعید انہیں دیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد میں آنے والی سورت ہود میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے کلیۃً ہلاک کر دی گئیں۔

سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَعَشْرُ آيَاتٍ وَ أَحَدَ عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،

بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَرَى: میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا

ہوں۔ یہ ایک حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔

۳۔ کیا لوگوں کے لئے تعجب انگیز ہے کہ ہم نے انہی

میں سے ایک شخص کی طرف وحی نازل کی (اس حکم

کے ساتھ) کہ لوگوں کو ڈرا اور ان لوگوں کو جو ایمان

لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کا قدم ان کے رب

کے نزدیک سچائی پر ہے۔ کافروں نے کہا یقیناً یہ تو

ایک کھلا کھلا جادوگر ہے۔

۴۔ یقیناً تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور

زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر

قرار پکڑا۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے۔ کوئی

شفاعت کرنے والا نہیں مگر اس کی اجازت کے

بعد۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ پس اُسی کی عبادت

کرو۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے؟

۵۔ اسی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ یہ اللہ

کا سچا وعدہ ہے۔ یقیناً وہ تخلیق کا آغاز بھی کرتا ہے

پھر اسے دہراتا بھی ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان

لائے اور نیک اعمال بجالائے انصاف کے ساتھ

جزا دے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے

لئے کھولتا ہوا پانی بطور مشروب اور دردناک عذاب

ہوگا بسبب اس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔

الرَّاٰ تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ②

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلَى رَجُلٍ

مِنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ اٰمَنُوْا

اَنْ لَهُمْ قَدَمٌ صَدَقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ

الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ③

اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

عَلَى الْعَرْشِ ۗ يَدْبِرُ الْاَمْرَ ۗ مَا مِنْ شٰفِعٍ

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۗ ذٰلِكُمْ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

فَاعْبُدُوْهُ ۗ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ④

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۗ وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا ۗ

اِنَّهٗ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۗ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ

وَعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ⑤

۶۔ وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور چاند کو نور، اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب سیکھ لو۔ اللہ نے یہ (سب کچھ) پیدا نہیں کیا مگر حق کے ساتھ۔ وہ آیات کو ایک ایسی قوم کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔

۷۔ یقیناً رات اور دن کے اُدلنے بدلنے میں اور اس میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ایک تقویٰ کرنے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی پر راضی ہو چکے ہیں اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ بھی جو ہمارے نشانات سے غافل ہیں۔

۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا آگ ہے بسبب اس کے جو وہ کسب کرتے رہے۔

۱۰۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کا رب انہیں ان کے ایمان کی بدولت ہدایت دے گا۔ نعمتوں والی جنتوں کے درمیان ان کے زیر تصرف نہریں بہ رہی ہوں گی۔

۱۱۔ وہاں ان کا اعلان یہ ہوگا کہ اے (ہمارے) اللہ! تو پاک ہے اور وہاں ان کا خیر سگالی کا کلمہ سلام ہوگا اور ان کا آخری اعلان یہ ہوگا کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ
نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ
وَالْحِسَابَ ۗ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ
يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ
اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَتَّقُونَ ﴿٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا
بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ
هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَفَلُونَ ﴿٨﴾

أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ النَّارُ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ﴿٩﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِآيَاتِهِمْ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٠﴾

دَعْوُهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۗ وَأٰخِرُ دَعْوَاهُمْ
أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١١﴾

۱۲۔ اور اگر اللہ لوگوں کی شرارت کا بدلہ اسی تیزی سے ان کو دے دیتا جس تیزی سے وہ خیر طلب کرتے ہیں تو انہیں ان کی اجل کا فیصلہ سنا دیا جاتا۔ پس ہم اُن لوگوں کو جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔

۱۳۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے پہلو کے بل (لیٹے ہوئے) یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے ہمیں پکارتا ہے۔ مگر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں گزر جاتا ہے جیسے اس نے کبھی ہمیں اس دکھ کی طرف بلایا ہی نہ ہو جو اُسے پہنچا ہو۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کو خوبصورت بنا کر دکھایا جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۱۴۔ اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا جب انہوں نے ظلم کئے حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے۔ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۱۵۔ پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین میں جانشین بنا دیا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۱۶۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں اس کی بجائے کوئی اور قرآن لے آیا اسے ہی تبدیل کر دے۔ تو کہہ دے کہ مجھے

وَلَوْ يُعْجِلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلَهُمْ
بِالْخَيْرِ لَقَضَىٰ إِلَيْهِمْ أَجَلَهُمْ ۖ فَذَرُ
الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبَةٍ
أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۖ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ
ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ ۖ
كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونََ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا
ظَلَمُوا ۗ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۗ كَذَلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمَجْرِمِينَ ﴿١٤﴾

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ
بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

وَإِذَا تَلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ
لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا أَنْتَ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا
أَوْ بَدِّلْهُ ۗ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ

اختیار نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں نہیں پیروی کرتا مگر اسی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں یقیناً ایک عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۷۔ تو کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ (اللہ) تمہیں اس پر مطلع کرتا۔ پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے؟ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا یا اس کی آیات کو جھٹلایا۔ حقیقت یہی ہے کہ مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

۱۹۔ اور وہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (سب) اللہ کے حضور ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔ تو پوچھ کہ کیا تم اللہ کو وہ خبر دیتے ہو جس (کے وجود) کا اُسے نہ آسمانوں میں کوئی علم ہے نہ زمین میں۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۲۰۔ اور تمام انسان نہیں تھے مگر ایک ہی امت۔ پھر انہوں نے اختلاف شروع کر دیا۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے (قضاء و قدر کا) فرمان صادر نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان اس کا فیصلہ پیدا دیا جاتا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

تِلْقَائِي نَفْسِي ۚ إِنَّ اتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ
إِلَيَّ ۚ إِنَِّّيَ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۷﴾

قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا
أَدْرِكُمْ بِهِ ۗ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ
قَبْلِهِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۷﴾

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمَجْرِمُونَ ﴿۱۸﴾
وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ
شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ۗ قُلْ أَتَنْبِئُونَ اللَّهَ بِمَا
لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۗ
سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۹﴾

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً
فَاخْتَلَفُوا ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۰﴾

﴿۱۷﴾ رسول اللہ ﷺ پر مشرک الزام لگاتے تھے کہ آپ نے خدا پر جھوٹ باندھتے ہوئے قرآن اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا میں اس کی قطعیت سے تردید فرمائی گئی ہے کہ وہ رسول جس کو تم صدوق اور امین کہا کرتے تھے دعویٰ سے پہلے چالیس سال کی عمر تک تو اس نے کبھی کسی انسان پر بھی جھوٹ نہیں بولا، اب اچانک خدا پر کیسے جھوٹ بولنے لگ گیا؟

۲۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نہیں اتاری جاتی؟ تو کہہ دے کہ یقیناً غیب (پر تسلط) اللہ ہی کا ہے۔ پس انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

۲۲۔ اور جب ہم لوگوں کو ایک رحمت کا مزا چکھاتے ہیں کسی ایسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچ چکی ہو تو اچانک ہماری آیات میں مکر کرنا ان کا وطیرہ ہو جاتا ہے۔ ان سے کہہ دے کہ اللہ (جو ابی) مکر میں سب سے زیادہ تیز ہے۔ ہمارے بھیجے ہوئے اپنی اُسے یقیناً لکھ رہے ہیں جو تم فریب کر رہے ہو۔

۲۳۔ وہی ہے جو تمہیں خشکی پر بھی چلاتا ہے اور تری میں بھی یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ خوشگوار ہواؤں کی مدد سے انہیں لئے ہوئے چلتی ہیں اور وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز ہوا انہیں آ لیتی ہے اور موج ہر طرف سے ان کی طرف بڑھتی ہے اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ گھیر لئے گئے ہیں، تب وہ اللہ کو پکارتے ہیں دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دیدے تو یقیناً ہم شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

۲۴۔ پس جب وہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو وہ زمین میں ناحق بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یقیناً تمہاری بغاوت تمہارے اپنے ہی خلاف ہے۔ (تمہیں) دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر ہماری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں ان اعمال کی خبر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا ۚ
إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝٢١

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَسَّتْهُمْ إِذْ آلَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۗ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝٢٢

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرِينَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۖ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ لَئِنِ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝٢٣

فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغَيْتُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ۖ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٢٤

۲۵۔ یقیناً دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس میں زمین کی روئیدگی گل مل گئی جس میں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور مویشی بھی۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنے سنگھار پہن لیتی ہے اور خوب سچ جاتی ہے اور اس کے رہنے والے یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ اس پر پورا اختیار رکھتے ہیں تو ہمارا فیصلہ رات یادن (کسی وقت بھی) اسے آلیتا ہے اور ہم اُسے ایک ایسے کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیتے ہیں (جو پھل لانے سے پہلے ہی کٹ گرا ہو) گویا کل تک اس کا کوئی وجود نہ تھا۔ اسی طرح ہم غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۲۶۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

۲۷۔ جن لوگوں نے احسان کئے ان کے لئے سب سے حسین جزا ہے اور اس سے بھی زیادہ۔ اور ان کے چہروں پر کبھی سیاہی اور ذلت نہیں چھائے گی۔ یہی اہل جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۲۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کمائیں (ان کیلئے) ہر بدی کی جزا اس جیسی ہی ہوگی اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔ اللہ سے ان کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔ گویا ان کے چہرے ایک رات کے اندھیرا کر دینے والے لکڑے سے ڈھانپ دیئے گئے ہیں۔^۱ یہی آگ والے لوگ ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ۗ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ ۗ عَلَيْهَا آتْمَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ ۗ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۵﴾

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ۗ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۶﴾

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۗ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۷﴾

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۗ وَتَرَهَّقُهُمْ ذِلَّةٌ ۗ مَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۸﴾

۱ دیکھئے: إملأ ما من به الرحمن۔

۲۹۔ اور (یاد رکھو) وہ دن جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر ہم ان سے جنہوں نے شرک کیا کہیں گے اپنی جگہ پر تم (بھی) رُک جاؤ اور تمہارے شریک بھی۔ پھر ہم ان کے درمیان تفریق کر دیں گے اور ان کے (مزعومہ) شریک کہیں گے تم ہماری عبادت تو نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۔ پس اللہ ہی ہمارے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے۔ یقیناً ہم تمہارے عبادت کرنے سے بے خبر تھے۔

۳۱۔ وہاں ہر رُوح جان لے گی جو وہ کرتی رہی ہے اور وہ اپنے حقیقی مولیٰ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اُن سے جاتا رہے گا جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

۳۲۔ پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر اختیار رکھتا ہے اور زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون ہے جو نظام کائنات کو تدبیر سے چلاتا ہے۔ پس وہ کہیں گے کہ اللہ۔ تو کہہ دے کہ پھر کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۳۳۔ پس وہی ہے اللہ تمہارا حقیقی رب۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ پس تم کہاں پھرائے جا رہے ہو۔

۳۴۔ اسی طرح تیرے رب کا فرمان ان لوگوں پر صادق آتا ہے جنہوں نے فسق کیا کہ وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٩﴾

فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغْفِيلِينَ ﴿٣٠﴾

هَذَا لَكَ تَبْلُؤُ كُلِّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣١﴾

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمْ مَنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدْبِرُ الْأَمْرَ ۗ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۗ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾

فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۗ فَمَاذَا بَعَدَ الْحَقِّ إِلَّا الصَّلٰٓءُ ۗ فَاَلَيْ تَتَصَرَّفُونَ ﴿٣٣﴾

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوْا اِنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو تخلیق کا آغاز بھی کرتا ہو پھر اسے دہراتا بھی ہو؟ تو (ان سے) کہہ دے اللہ ہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اسے دہراتا بھی ہے۔ پس تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔

۳۶۔ پوچھ کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف ہدایت دے؟ کہہ دے اللہ ہی ہے جو حق کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس کیا وہ جو حق کی طرف ہدایت دیتا ہے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو ہدایت نہیں پاسکتا مگر محض اس صورت میں کہ اسے ہدایت دی جائے؟ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

۳۷۔ اور ان میں سے اکثر لوگ ظن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے (جبکہ) یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ یقیناً اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۳۸۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ سے الگ رہ کر (محض) افترا کر لیا جائے۔ لیکن یہ اس کی تصدیق (کرتا) ہے جو اس کے سامنے ہے اور اس کتاب کی تفصیل ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

۳۹۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے افترا کر لیا ہے۔ تو کہہ دے کہ پھر اس (کی سورت) جیسی کوئی سورت تو بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جن کو بلانے کی طاقت رکھتے ہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَن يَبْدُوا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ فَالَىٰ تَوَفَّكُونَ ﴿٣٥﴾

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۚ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي ۚ إِلَّا أَنْ يَهْدِيَ ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٧﴾

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٨﴾

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا مَنِ اسْتَضَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٩﴾

۴۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اُسے جھٹلا رہے ہیں جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکے اور ابھی تک اس کا مفہوم اُن پر ظاہر نہیں ہوا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس تو دیکھ کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

۴۱۔ اور ان میں سے وہ بھی ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور تیرا رب فساد کرنے والوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

۴۲۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو کہہ دے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے۔ تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔

۴۳۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگائے رکھتے ہیں۔ پس کیا تو بہروں کو بھی سنا سکتا ہے اگرچہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔

۴۴۔ اور ان میں وہ بھی ہے جو تجھ پر نظر لگائے ہوئے ہے۔ پس کیا تو اندھوں کو بھی ہدایت دے سکتا ہے اگرچہ وہ بصیرت نہ رکھتے ہوں۔

۴۵۔ یقیناً اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

۴۶۔ اور (یاد کرو) وہ دن جب وہ انہیں اکٹھا کرے گا انہیں لگے گا کہ وہ (زمین پر) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے۔ یقیناً وہ گھائے میں رہے جنہوں نے اللہ کی لقا کا انکار کر دیا تھا اور وہ ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہو سکے۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِطُوا بِعَلَمِهِ وَكَمَا يَأْتِيهِمْ تَأْوِيلُهُ ۗ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝۴۰

وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۗ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝۴۱

وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ إِنِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۗ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝۴۲

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۗ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصَّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝۴۳

وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۗ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْى وَلَوْ كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ۝۴۴

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۴۵

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۗ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝۴۶

۴۷۔ اور اگر ہم تجھے اس (انذار) میں سے کچھ دکھادیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو (بہر حال) ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر اللہ ہی اس پر گواہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور ہر ایک امت کے لئے کوئی نہ کوئی رسول ہوتا ہے۔ پس جب ان کا رسول ان کے پاس آجائے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور وہ ہرگز ظلم نہیں کئے جاتے۔

۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

۵۰۔ تو کہہ دے کہ میں تو اپنے نفس کے لئے بھی نہ کسی نقصان کا کوئی اختیار رکھتا ہوں اور نہ نفع کا مگر (اتنا ہی) جو اللہ چاہے۔ ہر قوم کے لئے ایک اجل مقرر ہے۔ جب ان کی اجل آجائے تو نہ وہ ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۵۱۔ تو کہہ دے کہ بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارے پاس اُس کا عذاب رات کو آ پینچے یا دن کو تو مجرم کس سہارے پر اس سے بھاگنے کی جلدی کریں گے۔

۵۲۔ تو پھر کیا اس وقت اس پر ایمان لاؤ گے جب وہ واقعہ ہو چکا ہوگا۔ کیا اب (بھاگ نکلنے کی کوئی راہ ہے) اور تم تو اُسے جلد تر لانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَقَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا رَجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿۴۷﴾

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۴۸﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۴۹﴾

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ إِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۵۰﴾

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن آتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۱﴾

أَتَمَّ إِذَا مَا وَقَعَ أَمْتُمْ بِهِ ۖ أَأَلْتَنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۵۲﴾

﴿۴۷﴾ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ نبی کی زندگی میں ہی اس کی ساری پیشگوئیاں پوری ہوں۔ ہاں بعض اس کی زندگی میں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ قرآن کریم جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا قیامت تک کے لئے لاتعداد ایسی پیشگوئیوں کا ذکر فرما رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد پوری ہونی شروع ہوئیں اور اب تک پوری ہوتی رہیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔

۵۳۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہا جائے گا کہ (اب) بیشکی کا عذاب چکھو۔ کیا تمہیں اُن کے سوا بھی جزا دی جا رہی ہے جو کسب تم کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے؟ تو کہہ دے ہاں! قسم ہے میرے رب کی کہ یقیناً وہ حق ہے اور تم (اُسے) عاجز کرنے والے نہیں بن سکو گے۔

۵۵۔ اور اگر ہر اُس جان کا جس نے ظلم کیا وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے تو وہ اُسے فدیہ میں دے دیتی۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت چھپاتے پھریں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَيَسْتَبْشِرُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قُلُوبًا وَإِنِّي أَعْلَمُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسْرُ وَالنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَى الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خبردار! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۷﴾

۵۸۔ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آچکی ہے اسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۗ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ تو کہہ دے کہ (یہ) محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۗ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ تو کہہ دے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے اس میں سے تم نے خود ہی حرام اور حلال بنا لئے ہیں۔ تو (ان سے) پوچھو کہ کیا اللہ نے تمہیں (ان باتوں کی) اجازت دی ہے یا تم محض اللہ پر افترا باندھ رہے ہو۔

۶۱۔ اور وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں قیامت کے دن ان کی کیا سوچ ہوگی۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔

۶۲۔ اور تو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تم (اے مومنو!) کوئی (اچھا) عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو۔ اور تیرے رب سے ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے کوئی چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں (تحریر) ہے۔

۶۳۔ سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۶۴۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔

۶۵۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا ۗ قُلْ اللَّهُ أَدْنَىٰ لَكُمْ أَمَ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿۱۰﴾

وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۱۱﴾

۱۱

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۗ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۱۱﴾

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۲﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۳﴾
لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۗ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۗ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۴﴾

وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۖ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶۶﴾
 اور تجھے اُن کی بات غمگین نہ کرے۔ یقیناً عزت تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

آلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۗ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۶۷﴾
 ۶۷۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی کے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور جو لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ (مزعوّمہ) شریکوں کی پیروی نہیں کرتے، وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور صرف انگلوں سے کام لیتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ آيَاتٍ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالتَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿۶۸﴾
 ۶۸۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ ۗ هُوَ الْغَنِيُّ ۗ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۗ اتَّقُوا اللَّهَ عَلَىٰ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۹﴾
 ۶۹۔ وہ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا، پاک ہے وہ۔ وہ غنی ہے۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس (دعویٰ) کی کوئی بھی دلیل نہیں۔ کیا تم اللہ پر وہ (بات) کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا يَفْلِحُونَ ﴿۷۰﴾
 ۷۰۔ تو کہہ دے یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کامیاب نہیں ہوں گے۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۷۱﴾
 ۷۱۔ دنیا میں کچھ فائدہ اٹھانا ہے پھر ہماری ہی طرف اُن کا لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب چکھائیں گے بسبب اس کے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔

۷۲۔ اور تو ان پر نوح کی خبر پڑھ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر میرا موقف اور اللہ کے نشانات کے ذریعہ نصیحت کرنا شاق گزرتا ہے تو میں تو اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ پس تم اپنی تمام طاقت اکٹھی کر لو اور اپنے شرکا کو بھی۔ پھر اپنی طاقت پر تمہیں کوئی اشتباہ نہ رہے پھر گزر دو جو مجھ سے کرنا ہے اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

وَإِلَّٰهِهِمْ نَبَأُ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ
يَقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي
وَتَذَكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ
فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا
يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا
إِلَيَّ وَلَا تَنْظُرُونِ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ پس اگر تم منہ موڑتے ہو تو میں تم سے کوئی اجر تو نہیں مانگتا۔ میرا اجر اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِن
أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور ان کو جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور ان کو جانشین بنا دیا اور ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا غرق کر دیا۔ پس دیکھ کہ جن کو ڈرایا گیا ان کی عاقبت کیسی تھی۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِّ
وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ وَأَعْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِينَ ﴿۷۴﴾

۷۵۔ پھر ہم نے اس کے بعد کئی رسولوں کو اُن کی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لے کر آئے۔ لیکن وہ اس پر ایمان لانے والے نہ بنے جسے وہ پہلے سے جھٹلا چکے تھے۔ اسی طرح ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ
فَجَاءَهُمْ وَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا يُؤْمِنُوا
بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَى
قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿۷۵﴾

۷۶۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمُ مُوسَىٰ وَهَارُونَ

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ مبعوث کیا تو انہوں نے استنبار کیا اور وہ ایک مجرم قوم تھے۔

۷۷۔ پس جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا یقیناً یہ ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

۷۸۔ موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے متعلق (یہ) کہہ رہے ہو جبکہ وہ تمہارے پاس آ گیا ہے۔ کیا یہ جادو ہے؟ جبکہ جادو گر تو کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

۷۹۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تو ہمیں اس (مسلک) سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، اور تم دونوں کی زمین میں بڑائی ہو جبکہ ہم تو کبھی تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں۔

۸۰۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہر فن جادو گر لے آؤ۔

۸۱۔ پس جب جادو گر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا ڈال دو جو بھی تم ڈالنے والے ہو۔

۸۲۔ پس جب انہوں نے ڈال دیا (جو ڈالنا تھا) تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ محض نظر کا دھوکہ ہے۔ اللہ یقیناً اُسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدین کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

۸۳۔ اور اللہ اپنے کلمات سے حق کو سچ کر دکھاتا ہے خواہ مجرم کیسا ہی ناپسند کریں۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِالْبَيْتِ فَاسْتَكْبَرُوا
وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٦﴾

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ
هَذَا السِّحْرُ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا
جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ
السِّحْرُ ﴿٧٨﴾

قَالُوا أَجِئْنَا لِنُلْفِتَنَّا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
آبَاءَنَا وَتَكُونُ لَكُمْ الْكِبْرِيَاءُ فِي
الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٩﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ أَتُونِي بِكُلِّ سِحْرٍ
عَلَيْمٍ ﴿٨٠﴾

فَلَمَّا جَاءَ السِّحْرَةَ قَالَ لَهُمُ مُوسَىٰ
الْقَوْمَا مَا أَنْتُمْ مُّلقُونَ ﴿٨١﴾

فَلَمَّا اتَّقُوا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ
السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا
يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٢﴾

وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٣﴾

۸۴۔ پس موسیٰ پر ایمان نہیں لائی مگر اس کی قوم میں سے ایک (محدودے چند) ذریت اس خوف کے باوجود کہ فرعون اور اُن کے سردار انہیں کسی تکلیف دہ آزمائش میں نہ ڈال دیں اور یقیناً فرعون زمین میں بہت سرکشی کرنے والا تھا اور یقیناً وہ حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔

۸۵۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم (فی الحقیقت) فرمانبردار ہو۔

۸۶۔ تو انہوں نے (جواباً) کہا اللہ پر ہی ہم توکل رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لئے ابتلا نہ بنا۔

۸۷۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات بخش۔

۸۸۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھرتیار کرو اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو اور نماز قائم کرو۔ اور تو مومنوں کو خوشخبری دیدے۔^۱

۸۹۔ اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب! یقیناً تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو اس دنیوی زندگی میں ایک بڑی زینت اور اموال دیئے ہیں۔ اے ہمارے رب! (کیا) اس لئے کہ وہ تیری راہ سے (لوگوں کو)

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ^ط وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ^ج وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ^{۸۴}

وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُمْ مُّسْلِمِينَ^{۸۵}

فَقَالُوا وَعَلَىٰ اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ^{۸۶}

وَجِئْنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ^{۸۷}

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ يَمُونَ^ط وَاجْعَلُوا يَمُونَ^ط قِبَلَهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ^{۸۸}

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَآءَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَن سَبِيلِكَ^ج رَبَّنَا اطْمِسْ

^۱ اس آیت کریمہ میں ایک ایسی بات کا ذکر ہے جس کا گمان بھی آنحضرت ﷺ کو از خود نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی بائبل میں اس کا ذکر ہے۔ سو یہ الزام بھی جھوٹا ہے کہ بائبل جاننے والوں کا بیان سننے کے نتیجے میں آپ کو علم ہوا۔ لیکن اب ماہرین آثار قدیمہ نے مصر میں بنی اسرائیل کے مدفنوں کا دریافت کئے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ بنی اسرائیل کے گھر ایک ہی سمت میں یعنی قبلہ رخ تھے۔

بھٹکادیں۔ اے ہمارے رب! ان کے اموال برباد کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کر۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ ﴿۹۰﴾ اس نے کہا تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔ پس تم دونوں استقامت دکھاؤ اور ہرگز ان لوگوں کے رستے کی پیروی نہ کرو جو کچھ نہیں جانتے۔

۹۱۔ اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار اُتار لائے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے بغاوت اور زیادتی سے کام لیتے ہوئے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اُسے غرقابی نے آیا تو اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (بھی) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

۹۲۔ کیا اب (ایمان لایا ہے)! جبکہ اس سے پہلے تو نافرمانی سے کام لیتا رہا اور تو مفسدوں میں سے تھا۔

۹۳۔ پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔ حال یہ ہے کہ انسانوں میں سے اکثر یقیناً ہمارے نشانات سے بالکل غافل ہیں۔ ﴿۹۳﴾

عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَأَشَدُّ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۸۹﴾

قَالَ قَدْ أُجِيبْتُ دَعْوَتِكُمْ فَأَسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعِنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۹۰﴾

وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّىٰ إِذَا

أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۹۱﴾

أَلْتَنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۹۲﴾

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنِ

آيَاتِنَا لَغَفْلُونَ ﴿۹۳﴾

﴿۱﴾ ان معنوں کے لئے دیکھئے: إِمْلَأْ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمَنُ۔

﴿۲﴾ یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے کہ قرآن مجید عالم الغیب کی طرف سے نازل ہوا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو فرعون کی لاش کا کوئی اشارہ بھی ذکر موجود نہیں تھا۔ لیکن فی زمانہ حضرت موسیٰ کے مقابل پر آنے والے فرعون کی لاش کو آخر قدیمرہ والوں نے تلاش کر لیا ہے۔ اس لاش سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فرعون غرق ہونے کے باوجود مرنے سے پہلے ہی نکال لیا گیا تھا اور اس کے بعد تقریباً ساٹھ سال تک یہ معذور اپنے

بستر پر پڑا رہا۔ گویا گل اُس نے توے سال عمر پائی۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھیں (Ian Wilson: Exodus Enigma 1985)

۹۴۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ایک سچائی کا ٹھکانا عطا کیا اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ پس انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ علم اُن کے پاس آ گیا۔ یقیناً تیرا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

۹۵۔ پس اگر تو اس بارہ میں کسی تردد میں ہو جو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو اُن سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے (بھیجی ہوئی) کتاب پڑھتے ہیں۔ یقیناً حق ہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے تیرے پاس آیا ہے پس تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۹۶۔ اور تو ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جنہوں نے اللہ کے نشانات کو جھٹلا دیا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

۹۷۔ یقیناً وہ لوگ جن پر تیرے رب کا فرمان صادر ہو چکا ہے ایمان نہیں لائیں گے۔

۹۸۔ اگرچہ اُن کے پاس ہر نشان آچکا ہو یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

۹۹۔ پس کیوں یونس کی قوم کے سوا ایسی کوئی بستی والے نہیں ہوئے جو ایمان لائے ہوں اور جن کو اُن کے ایمان نے فائدہ پہنچایا ہو۔ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے ان سے اس دنیوی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کر دیا اور انہیں ایک مدت تک سامان معیشت عطا کئے۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأً صَدَقٍ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا
حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٤﴾
فَإِن كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقرءُونَ الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكَ ۖ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٥﴾

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
فَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٦﴾

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٧﴾

وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوْا الْعَذَابَ
الْأَلِيمَ ﴿٩٨﴾

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمَنَتْ فَأَفْعَهَا إِيْمَانُهَا
إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ۗ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٩﴾

۱۰۰۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں بیٹے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تُو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ایمان لانے والے ہو جائیں۔

۱۰۱۔ اور کسی نفس کو اختیار نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ان (کے چہروں) پر جو عقل سے کام نہیں لیتے (ان کے دل کی) پلیدی تھوپ دیتا ہے۔
۱۰۲۔ تو کہہ دے کہ اس پر غور سے نظر ڈالو جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور آیات اور انذار کی باتیں ان لوگوں کے کچھ کام نہیں آتیں جو ایمان نہیں لاتے۔

۱۰۳۔ پس کیا وہ انتظار کر رہے ہیں مگر اسی قسم کے دور کا جیسا ان لوگوں پر آیا جو اُن سے پہلے گزرے۔ تُو کہہ دے کہ انتظار کرتے رہو یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

۱۰۴۔ پھر (عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور ان کو جو ایمان لائے اسی طرح نجات بخش دیتے ہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیں۔

۱۰۵۔ تُو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو میں تو ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ لیکن میں اُسی اللہ کی عبادت کروں گا جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہو جاؤں۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ
كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى
يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۰﴾

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوَمِّنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۱﴾
قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا تُعْجِبُ الْآيَاتِ وَالنُّذُرِ
عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۲﴾

فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِلَيَّ
مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿۱۰۳﴾

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ
حَقًّا عَلَيْنَا نُنَجِّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۴﴾

قُلِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ
دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي
يَتَوَفَّكُمُ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۶۔ اور (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ اور تو ہرگز مشرکوں میں سے نہ بن۔

۱۰۷۔ اور اللہ کے سوا اُسے نہ پکار جو نہ تجھے فائدہ دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے اور اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔

۱۰۸۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو کوئی نہیں جو اُسے دور کرنے والا ہو مگر وہی۔ اور اگر وہ تیرے لئے کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے وہ (فضل) عطا کرتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۹۔ تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آچکا ہے۔ پس جو ہدایت پا گیا وہ اپنے نفس کی خاطر ہی ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا وہ اپنے نفس کے خلاف ہی گمراہ ہوتا ہے۔ اور میں تم پر نگران نہیں ہوں۔

۱۱۰۔ اور اُس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اور صبر سے کام لے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ صادر کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۶﴾

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ
وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ
إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۷﴾

وَإِنْ يَمَسُّكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ
إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ
لِفَضْلِهِ ۗ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۗ
وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۸﴾

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي
لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿۱۰۹﴾

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ
يَحْكُمَ اللَّهُ ۗ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱ - ہود

یہ کئی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چوبیس آیات ہیں۔
 اس کا گزشتہ سورت سے جو تعلق ہے اسے گزشتہ سورت کے تبصرہ میں واضح کر دیا گیا ہے۔ اس سورت کا یہ پہلو
 بہت نمایاں ہے کہ اس کی آیت نمبر ۱۱۳ فَاَسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ كِى رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پر ایسی بھاری ذمہ داری آپڑی کہ آپ نے فرمایا: شَيْبَتْنِي هُوَذَا کہ مجھے تو سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ نیز اس سورت
 میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ ان لوگوں کے غم کی وجہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو بہت دکھ پہنچا۔

اس سورت کی آیت نمبر ۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپ سے پہلے کی ایک گواہی کا بھی ذکر کرتی
 ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی اور ایک ایسے گواہ کا بھی ذکر کرتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بعد پیدا ہونے والا ہے۔ اس گواہ کا ذکر سورۃ البروج میں ان الفاظ میں ملتا ہے وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ کہ ایک زمانہ
 ہوگا جس میں ایک عظیم شاہد ایک عظیم تر مشہود یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپ کی صداقت کی گواہی
 دے گا۔

اس کے بعد چونکہ سورۃ یوسف کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں قصص میں سے بہترین قصے کا بیان
 ہے اس لئے اس سورت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انبیاء کے جو قصص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 سامنے بیان کئے جا رہے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ آپ کا دل ثبات پکڑے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ سورۃ ہود
 میں ان قصص کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو صدمہ پہنچانا مقصود نہیں تھا۔

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَارْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَعَشْرَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَرَىٰ میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ (یہ) ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم بنائی گئی ہیں (اور) پھر صاحب حکمت (اور) ہمیشہ خبر رکھنے والے کی طرف سے اچھی طرح کھول دی گئی ہیں۔

۳۔ (متنبہ کر رہی ہیں) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں یقیناً تمہارے لئے اس کی طرف سے ایک نذیر اور ایک بشیر ہوں۔

۴۔ نیز یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامانِ معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایانِ شانِ فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارہ میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۵۔ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۶۔ خبردار! یقیناً وہ اپنے سینوں کو بیل دیتے ہیں تاکہ وہ اس سے چھپ سکیں۔ خبردار! جب وہ اپنے کپڑے پہن رہے ہوتے ہیں تو وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الرَّاٰفَتْ كِتَابٌ اَحْكَمَتْ اٰيَتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيْرٍ ②

اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ۙ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ③

وَ اِنْ اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوْا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ④

اِلٰى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۙ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑤

اَلَا اِنَّهُمْ يَتُنَوْنُ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۗ اَلَا حِيْنَ يَسْتَعْشُوْنَ شٰىءًا مِنْهُمْ لَ يَعْلَمُ مَا يُسْرُوْنَ وَا مَا يَعْلَنُوْنَ ۚ

اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥

۷۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں
رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا^ط
کُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

۸۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ
دِنُونَ مِّنْ قَبْلِهَا وَكُنَّ خِزْيَانًا لِّهَا
تَمْتَمِينَ ۝ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ
أَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً الْيَوْمَ الْمَاءَ
الْحَلِيمَ ۖ فَذُرْهُ ۚ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَيَخْتَارُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو بَدْرٍ عَسِيمٍ ۝

۹۔ اور اگر ہم کچھ مدت کے لئے اُن سے عذاب نال
دیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے اسے روک
رکھا ہے۔ خبردار! جس دن وہ اُن تک آئے گا تو
نا ممکن ہوگا کہ وہ ان سے ٹالا جاسکے اور وہی (وعید)
انہیں گھیر لے گی جس پر وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

۱۰۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا
مزا چکھائیں پھر اس سے وہ چھین لیں تو وہ یقیناً
بہت مایوس اور سخت ناشکرا ہو جاتا ہے۔
۱۱۔ اور اگر ہم اسے کسی تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہو
نعمت عطا کریں تو وہ ضرور کہتا ہے کہ مجھ سے سب تکلیفیں
جاتی رہیں۔ یقیناً وہ (چھوٹی سی بات پر) بہت خوش
ہو جانے والا (اور) بڑھ کر فخر کرنے والا ہے۔

○ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ سے یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ خدا کی روح پانی پر تیر رہی تھی۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس نے تمام زندگی کی بنا
پانی سے ڈالی ہے اور روحانی زندگی بھی روحانی پانی پر منحصر ہے جو آسمان سے انبیاء پر اتارا جاتا ہے۔

۱۲۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صبر کیا اور نیک اعمال بجالائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑی مغفرت اور ایک بہت بڑا اجر ہے۔
 ۱۳۔ پس کیا (کسی طرح بھی) تیرے لئے ممکن ہے کہ اس وحی میں سے جو تیری طرف کی جاتی ہے کچھ ترک کر دے، کیونکہ تیرا سینہ اس سے سخت تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اس کے ساتھ کوئی خزانہ اتارا گیا یا اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ آیا۔ تو محض ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۱۴۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے افترا کر لیا ہے۔ تو کہہ دے کہ پھر اس جیسی دس افترا کی ہوئی سورتیں تو لاؤ اور اللہ کے سوا جسے پکار سکتے ہو (مدد کے لئے) پکارو اگر تم سچے ہو۔

۱۵۔ پس اگر وہ تمہیں اس کا مثبت جواب نہ دیں تو جان لو کہ یہ محض اللہ کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور یہ بھی جان لو کہ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے بنو گے (بھی کہ نہیں)؟

۱۶۔ جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہے ہم ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ انہیں اسی (دنیا) میں دے دیں گے اور اس میں ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۲﴾
 فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ
 وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا
 أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ
 إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ﴿۱۳﴾ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
 وَكِيلٌ ﴿۱۴﴾

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ
 سُوْرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرِيَةٍ وَادْعُوا مَنِ
 اسْتَضَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ
 صَادِقِينَ ﴿۱۵﴾

فَالْتَمِمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا
 أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۱۶﴾

مَنْ كَانَ يَرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
 نُوْفِ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا
 لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور انہوں نے اس (دنیا) میں جو صنعتی کام کیا ہوگا وہ ضائع ہو جائے گا اور جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے باطل ٹھہرے گا۔

۱۸۔ پس کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟) یہی (اس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانا ہوگی۔ پس اس بارہ میں تو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

۱۹۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲۰۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

۲۱۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کبھی زمین میں (اللہ والوں کو) عاجز نہیں کر سکیں گے اور ان کے لئے اللہ کو چھوڑ کر

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۗ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبِطُلَّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابٌ مُّوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۗ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۗ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ إِنَّهُ الْحَقُّ مِّن رَّبِّكَ ۗ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۗ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۹﴾

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۗ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۲۰﴾

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانْ لَهُمْ مِّن دُونِ اللَّهِ مَن

أُولِيَاءَ مُيْضَعِفَ لَهُمُ الْعَذَابُ ۗ مَا يَنْجِيهِمْ كَانُوا يَسْتَعْجِلُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يَصْبِرُونَ ۝۲۱

اور کوئی دوست نہیں۔ ان کے لئے عذاب بڑھا دیا جائے گا۔ نہ انہیں کچھ سننے کی طاقت ہوگی اور نہ ہی وہ کچھ دیکھ سکیں گے۔

يُبْصِرُونَ ۝۲۱

أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۲۲

۲۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھائے میں ڈالا اور جو بھی وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے وہ اُن کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

۲۳۔ بلاشبہ آخرت میں وہی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

الْأَخْسَرُونَ ۝۲۳

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۗ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۲۴

۲۴۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور وہ اپنے رب کی طرف جھکے یہی وہ لوگ ہیں جو اہل جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصْمِ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۗ هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝۲۵

۲۵۔ (ان) دونوں گروہوں کی مثال اندھے اور بہرے اور خوب دیکھنے والے اور خوب سننے والے کی طرح ہے۔ کیا یہ دونوں بحیثیت مثال برابر ہو سکتے ہیں؟ پس کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۲۶

۲۶۔ اور یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا (جس نے کہا) میں یقیناً تمہارے واسطے ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝۲۷

۲۷۔ (اور یہ) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں یقیناً تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرُكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرُكَ

۲۸۔ پس اس کی قوم میں سے اُن سرداروں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ ہم تو تجھے محض اپنے جیسا ہی ایک بشر دیکھتے ہیں۔ نیز ہم اُس کے سوا تجھے کچھ

نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے وہ بادی النظر میں ہمارے ذلیل ترین لوگ ہیں اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں سمجھتے بلکہ تمہیں جھوٹے گمان کرتے ہیں۔

۲۹۔ اس نے کہا اے میری قوم! غور تو کرو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہے اور تم پر یہ بات پوشیدہ رہ گئی تو کیا ہم زبردستی تمہیں اس کا پابند کر سکتے ہیں جبکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو؟

۳۰۔ اور اے میری قوم! اس پر میں تم سے کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں۔ اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں کبھی دھتکارنے والا نہیں۔ یقیناً وہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ لیکن تمہیں میں ایک ایسی قوم دیکھتا ہوں جو جہالت کر رہے ہیں۔

۳۱۔ اور اے میری قوم! اگر میں ان کو دھتکار دوں تو اللہ سے مجھے بچانے میں کون میری مدد کرے گا۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے۔

۳۲۔ اور میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں کہتا ہوں کہ میں ایک فرشتہ ہوں۔ اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تمہاری آنکھیں حقیر اور ذلیل دیکھتی ہیں انہیں اللہ ہرگز کوئی خیر عطا نہیں کرے گا۔ اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ (اگر میں بھی وہ کہوں جو تم کہتے ہو) تب تو ضرور میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔

اَتَّبِعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَادْنَا بِادِي الرَّايِ وَمَا نَرِي لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۸﴾

قَالَ يَقَوْمِ اَرَايْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ وَ اَتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعَمِيْتُ عَلَيْكُمْ ؕ اَنْذَرْتُمْ كُمْ وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۹﴾

وَيَقُوْمٍ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَا لَّا اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلٰى اللّٰهِ وَمَا اَنَا بِظَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّٰلِقُوْا رَبَّهُمْ وَاَلَكِنِّيْ اَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَيَقُوْمٍ مِّنْ يَّضُرُّنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۱﴾

وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَايِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَا اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَلَا اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْنَ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْ اَنْفُسِهِمْ ؕ اِنِّيْ اِذَا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور ہم سے جھگڑنے میں بہت بڑھ گیا۔ پس اب تو ہمارے پاس وہ لے آ جس کا تو ہمیں ڈراوا دیتا ہے اگر تو بچوں میں سے ہے۔

۳۴۔ اس نے کہا یقیناً اللہ ہی اُسے لئے ہوئے تمہارے پاس آئے گا اگر وہ چاہے گا۔ اور تم کبھی (اُسے) عاجز کرنے والے نہیں ہو سکتے۔

۳۵۔ اور تمہیں میری نصیحت کوئی فائدہ نہیں دے گی خواہ میں تمہیں نصیحت کرنے کا ارادہ بھی کروں اگر اللہ چاہے کہ تمہیں گمراہ ٹھہرا دے۔ وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۳۶۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کر لیا ہے؟ تو کہہ دے کہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو مجھ پر ہی میرے جرم کا وبال پڑتا۔ اور میں اس سے بری ہوں جو تم کیا کرتے ہو۔

۳۷۔ اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ اس کے سوا جو ایمان لا چکا تیری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ پس اُس سے دل بُرا نہ کر جو وہ کرتے ہیں۔

۳۸۔ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارہ میں مجھ سے کوئی بات نہ کر۔ یقیناً وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔

قَالُوا يُونُحُ قَدْ جَدَلْنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللّٰهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٧﴾

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نَصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أُنصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٨﴾

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَىٰ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿٣٩﴾

وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوْحٍ أَنَّهُ لَنْ نُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَتَّبِعِيسَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٤٠﴾

وَأَضَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ﴿٤١﴾

۳۹۔ اور وہ کشتی بناتا رہا اور جب کبھی اس کی قوم کے سرداروں کا اس پر گزر ہوا وہ اس سے تمسخر کرتے رہے۔ اس نے کہا اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو یقیناً ہم بھی تم سے اسی طرح تمسخر کریں گے جیسے تم کر رہے ہو۔

وَيَضَعُ الْفُلْكَ^ق وَكَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأً^ق
مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ^ط قَالَ إِنَّ
تَسَخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسَخَرُ مِنْكُمْ كَمَا
تَسَخَرُونَ^ط

۴۰۔ پس عنقریب تم جان لو گے کہ وہ کون ہے جس پر وہ عذاب آئے گا جو اُسے ذلیل کر دے گا اور اس پر ایک ٹھہر جانے والا عذاب اترے گا۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ^ل مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ
يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ^ح
حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُورُ^ل قُلْنَا
أَحْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ
أَمِنَ^ط وَمَا أَمِنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ^ح

۴۱۔ یہاں تک کہ جب ہمارا فیصلہ آ پہنچا اور بڑے جوش سے چشمے پھوٹ پڑے تو ہم نے (نوح سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر ایک (ضرورت کے جانور) میں سے جوڑا جوڑا سوار کر اور اپنے اہل کو بھی سوائے اس کے جس کے خلاف فیصلہ گزر چکا ہے اور (اسے بھی سوار کر) جو ایمان لایا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ایمان نہیں لائے مگر تھوڑے۔

وَأَمِنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ

۴۲۔ اور اس نے کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور اس کا لنگر انداز ہونا ہے۔ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِبَهَا
وَمَرْسَهَا^ط إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ^ح

۴۳۔ اور وہ انہیں لئے ہوئے پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی رہی۔ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ ایک علیحدہ جگہ میں تھا۔ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ^ق
وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ^ح يَا بَنِيَّ
ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ^ح

یہاں ہر جانور کا جوڑا امرائیں ہے ورنہ تو کشتی جانوروں کے لئے بھی کافی نہ ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ جو انسانی ضرورت کے جانور ہیں ان کے جوڑوں میں سے دو دو کو ساتھ لے لو۔

۴۴۔ اس نے جواب دیا میں جلد ہی ایک پہاڑ کی طرف پناہ (ڈھونڈ) لوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ اس نے کہا آج کے دن اللہ کے فیصلہ سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے (صرف وہی بچے گا)۔ پس ان کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔

۴۵۔ اور کہا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نکل جا اور اے آسمان! تھم جا۔ اور پانی خشک کر دیا گیا اور فیصلہ صادر کر دیا گیا۔ اور وہ (کشتی) جو دی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی اور کہا گیا کہ ہلاکت ہو ظالم قوم پر۔

۴۶۔ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا اے میرے رب! یقیناً میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ ضرور سچا ہے اور تو فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

۴۷۔ اس نے کہا اے نوح! یقیناً وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ بلاشبہ وہ تو سراپا ایک ناپاک عمل تھا۔ پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں مبادا تو جاہلوں میں سے ہو جائے۔

۴۸۔ اس نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ بات پوچھوں جس (کے مخفی رکھنے کی وجہ) کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالَ سَاوِيَٰٓ إِلَىٰ جَبَلٍ يَّعَصِمُنِي مِنَ الْمَآءِ ۖ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَهُ ۗ وَحَالٌ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ﴿٤٤﴾

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَسْمَاءُ أَفْلَحِي وَغِيصَ الْمَآءُ وَفُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٥﴾

وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكِمِينَ ﴿٤٦﴾

قَالَ يُوحٰى إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٤٧﴾

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٤٨﴾

۴۹۔ (جب) کہا گیا اے نوح! تو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر اور ان برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور ان قوموں پر بھی جو تیرے ساتھ (سوار) ہیں۔ کچھ اور قومیں (بھی) ہیں جنہیں ہم ضرور فائدہ پہنچائیں گے (لیکن) پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

۵۰۔ یہ غیب کی ان خبروں میں سے ہے جنہیں ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں۔ تو اس سے پہلے اسے نہیں جانتا تھا اور نہ تیری قوم (جانتی تھی)۔ پس صبر سے کام لے۔ (نیک) عاقبت یقیناً متقیوں ہی کی ہوتی ہے۔

۵۱۔ اور عادی طرف (ہم نے) ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم تو محض افترا کرنے والے ہو۔

۵۲۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (خدمت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اس کے سوا کسی پر نہیں جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

۵۳۔ اور اے میری قوم! اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ وہ تم پر لگا تار مینہ برساتے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور جرموں کا ارتکاب کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر نہ چلے جاؤ۔

قِيلَ يٰ نُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلٰیكَ وَعَلٰی اٰمِرٍ مِّنْ مَّعَكَ وَ اٰمِرٌ سَمِعْتَهُمْ ثُمَّ يَمْسُهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٩﴾

تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٠﴾

وَ اِلٰى عَادٍ اٰخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَقَوْمِ اَعْبُدُو اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥١﴾

يَقَوْمِ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥٢﴾

وَ يَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوَبُّوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلٰیكُمْ مِّدْرٰرًا وَّ يَزِدُّكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ انہوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لایا ہے۔ اور ہم محض تیرے کہے میں اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں ہو سکتے۔

۵۵۔ ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی نے کوئی بد سایہ ڈال دیا ہے۔ اس نے کہا یقیناً میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔

۵۶۔ (یعنی) اس کے سوا۔ پس تم سب مل کر میرے خلاف چالیں چلو پھر مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

۵۷۔ یقیناً میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر وہ (اسے) اُس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑے ہوئے ہے۔ یقیناً میرا رب صراطِ مستقیم پر (ماتا) ہے۔

۵۸۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو میں تمہیں وہ سب باتیں پہنچا چکا ہوں جن کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ اور میرا رب تمہارے علاوہ کسی اور قوم کو جانشین بنا دے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ یقیناً میرا رب ہر چیز پر خوب محافظ ہے۔

۵۹۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے ہود اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات بخشی۔

قَالُوا يَهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي الْهَتَا عَنِ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۵۴﴾

اِنْ نَقُولُ اِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ الْهَتَا بِسُوْءٍ ۗ قَالَ اِنِّيْ اَشْهَدُ اللّٰهَ وَاَشْهَدُوْا اَنِّيْ بَرِيْءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۵﴾

مِنْ دُوْنِهٖ فَكَيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ۗ لَّا تُنظَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلٰى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۗ مَا مِنْ دَاۤءِبَةٍ اِلَّا هُوَ اَخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۗ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۷﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَا اُرْسَلْتُ بِهٖ اِلَيْكُمْ ۗ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۗ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا ۗ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۸﴾

وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۗ وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ اور یہ ہیں عاد۔ انہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کر دیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت جاہل (اور) سرکش کے حکم کی پیروی کرتے رہے۔
 ۶۱۔ اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی۔ خبردار! یقیناً عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! ہلاکت ہو عاد، قوم ہود کے لئے۔

۶۲۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارا اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی نے زمین سے تمہیں پروان چڑھایا اور تمہیں اس میں آباد کیا۔ پس اس سے استغفار کرتے رہو پھر اسی کی طرف توبہ کے ساتھ جھکو۔ یقیناً میرا رب قریب ہے (اور دعا) قبول کرنے والا ہے۔

۶۳۔ انہوں نے کہا اے صالح! یقیناً تو اس سے پہلے ہمارے اندر امیدوں کا مرجع تھا۔ کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ اس کی پوجا کریں جسے ہمارے آباء و اجداد پوجتے رہے۔ اور ہم یقیناً اس بارہ میں جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے بے چین کر دینے والے شک میں (بتلا) ہیں۔

۶۴۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح حجت پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا کی ہو تو کون مجھے اللہ سے بچانے میں میری مدد کرے گا اگر میں اُس کی نافرمانی کروں۔ پس تم تو مجھے نقصان کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاؤ گے۔

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝
 وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ ۚ كَفَرُوا وَ رَبَّهُمْ ۚ
 إِلَّا بَعْدَ لِعَادٍ قَوْمٍ هُودٍ ۝

وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۚ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ ۚ
 إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ۝

قَالُوا يٰصَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّآ لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝

قَالَ يَقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۚ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝

۶۵۔ اور اے میری قوم! یہ اللہ کی (راہ میں وقف) اوثق تمہارے لئے ایک نشان ہے۔ پس اسے (اپنے حال پر) چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرتے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک عنقریب پہنچنے والا عذاب پکڑ لے گا۔

۶۶۔ پھر (بھی) انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں تو اس نے کہا اپنے گھر میں بس تین دن عارضی فائدے اٹھا لو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

۶۷۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی اور اس دن کی ذلت سے بچا لیا۔ یقیناً تیرا رب ہی دائمی قوت والا (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

۶۸۔ اور جنہوں نے ظلم کیا انہیں ایک سخت گونج دار آواز نے آ پکڑا۔ پس وہ اپنے گھروں میں گھنٹوں کے بل پڑے رہ گئے۔

۶۹۔ گویا وہ ان میں کبھی بسے نہ تھے۔ خبردار! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! ثمود کے لئے ہلاکت ہو۔

۷۰۔ اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا۔ اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بھنا ہوا مچھڑا لے آیا۔

۷۱۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اُس (کھانے) کی طرف بڑھ نہیں رہے تو اس نے انہیں غیر سمجھا اور ان سے ایک خوف سانسوں کیا۔ انہوں نے کہا خوف نہ کر۔ یقیناً ہمیں قوم لوط کی طرف بھیجا گیا ہے۔

وَيَقُومُ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿١٥﴾

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعَدَّ غَيْرَ مَكْدُوبٍ ﴿١٦﴾

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِن خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٧﴾

وَآخِذِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جُثَمِينَ ﴿١٨﴾

كَانَ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ تَمُودًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بَعْدَ الثَّمُودِ ﴿١٩﴾

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا ۗ قَالَ سَلَامٌ ۗ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِئِدٍ ﴿٢٠﴾

فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكَرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۗ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٢١﴾

۷۲۔ اور اس کی بیوی (پاس ہی) کھڑی تھی۔ پس وہ ہنسی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بھی۔

۷۳۔ اس نے کہا اے وائے میرا غم! کیا میں بچہ جنوں کی جبکہ میں ایک بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بوڑھا ہے۔ یقیناً یہ تو بہت عجیب بات ہے۔

۷۴۔ انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہے۔ تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے اہل بیت! یقیناً وہ صاحبِ حمد (اور) بہت بزرگی والا ہے۔

۷۵۔ پھر جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور اُس کے پاس خوشخبری آگئی تو وہ ہم سے لوط کی قوم سے متعلق بحث کرنے لگا۔

۷۶۔ یقیناً ابراہیم بہت ہی بردبار، نرم دل (اور) جھکنے والا تھا۔

۷۷۔ اے ابراہیم! اس (بات) سے کنارہ کر لے۔ یقیناً تیرے رب کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور یقیناً اُن پر ایک نہ ٹالا جانے والا عذاب آئے گا۔

۷۸۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے ناخوش ہوا اور ان کے باعث دل گرفتہ ہوا اور کہا یہ بڑا سخت دن ہے۔

۷۹۔ اور اس کی قوم اس کی طرف دوڑی چلی آئی جبکہ اس سے پہلے بھی وہ بُرائیاں کیا کرتے تھے۔

وَأَمْرَاتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحَكْتُ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ وَرَاءَ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧٢﴾

قَالَتْ يَٰوَيْلَتِي ۖ أَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٣﴾

قَالُوا اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحِمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٤﴾

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٥﴾

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٦﴾

يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ لَأْتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٧﴾

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٨﴾

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۖ قَالَ لِقَوْمِ

اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یہ تمہارے نزدیک بھی پاکیزہ ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رُسا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی عقل والا نہیں؟

هُؤلَاءِ بَنَاتٍ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزُونِ فِي صَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿۷۹﴾

۸۰۔ انہوں نے (بات کو نکل دیتے ہوئے) جواب دیا: تو اچھا بھلا جانتا ہے کہ ہمارا تیری بیٹیوں کے معاملہ میں کوئی حق نہیں اور یقیناً تو وہ بھی جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔^{۸۰}

۸۱۔ اس نے کہا اے کاش! تمہارے مقابلہ کی مجھ میں طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿۸۰﴾

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِيَ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿۸۱﴾

۸۲۔ انہوں نے کہا اے لوط! یقیناً ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ پس رات کے ایک حصہ میں اپنے اہل سمیت گھر سے نکل جا اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی، یقیناً اسے بھی وہی مصیبت پہنچے گی جو انہیں پہنچنے والی ہے۔ ان کا موعود وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

قَالُوا لَيْلُوطَ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصْلَوْا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرًا تَكُنُ إِنَّهُ مَصِيبٌ مَّا أَصَابَهُمْ ۖ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۖ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر ہم نے تہ بہ تہ خشک مٹی سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسا دی۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ۖ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ۖ مَّنْصُودٍ ﴿۸۳﴾

آیات ۷۸-۸۰: بعض مفسرین نے جو یہ کہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت لوط نے اپنی قوم کے سامنے اپنی بیٹیاں پیش کی تھیں، یہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت لوط کی قوم آپ کا انکار کرنے کے بعد یہ سمجھتی تھی کہ شاید اب یہ باہر سے لوگ بلا کر ہمارے خلاف کوئی سازش کر رہا ہے اس لئے آپ نے اپنی قوم کو شرم دلائی کہ میری بیٹیاں تمہارے گھروں میں بیابھی ہوئی ہیں تو پھر میں کیسے تمہارا بُرا چاہتے ہوئے تمہارے خلاف کوئی منصوبہ بنا سکتا ہوں۔

مُسُوْمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ
الظَّالِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ جو تیرے رب کے نزدیک نشان لگائے ہوئے تھے۔ اور یہ (سلوک) ظالموں سے بعید نہیں۔

وَ اِلَىٰ مَدِيْنَ اٰخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ ۗ وَلَا
تَتَّقُوا الْمَكِّيَالَ وَالْمِيْرَانَ اِنِّيْ
اَرٰكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے بھیجا)۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ یقیناً میں تمہیں دولت مند پاتا ہوں اور میں تم پر ایک گھبر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وَيَقُوْمِ اَوْفُو الْمَكِّيَالَ وَالْمِيْرَانَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخُسُو النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ
وَلَا تَعْتَوُوْا فِى الْاَرْضِ مُمْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ اور اے میری قوم! ماپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزیں انہیں کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں مفسد بنتے ہوئے بد امنی نہ پھیلاؤ۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۗ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اللہ کی طرف سے جو (تجارت میں) بچتا ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم (سچے) مومن ہو۔ اور میں تم پر نگران نہیں۔

قَالُوْا لِيٰشُعَيْبُ اَصْلُوْكَ تَأْمُرُكَ اَنْ
تَّتْرِكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْ
اَمْوَالِنَا مَا نَشَاۗءُ ۗ اِنَّكَ لَآَنْتَ الْحَلِيْمُ
الرَّشِيْدُ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم اُسے چھوڑ دیں جس کی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے یا ہم اپنے اموال میں وہ (تصرف نہ) کریں جو ہم چاہیں۔ یقیناً تو ضرور بڑا بڑبار (اور) عقل والا (بنا پھرتا) ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاۤءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقْنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَمَا

۸۹۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا

ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو)۔ جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔ میں تو صرف حسبِ توفیق اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اللہ کی تائید کے سوا مجھے کوئی مدد حاصل نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

۹۰۔ اور اے میری قوم! میری دشمنی تمہیں ہرگز ایسی بات پر آمادہ نہ کرے کہ تمہیں بھی ویسی مصیبت پہنچے جیسی نوح کی قوم کو اور ہود کی قوم کو اور صالح کی قوم کو پہنچی تھی۔ اور لوط کی قوم بھی تم سے کچھ دُور نہیں۔

۹۱۔ اور اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسی کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ یقیناً میرا رب بار بار رحم کرنے والا (اور) بہت محبت کرنے والا ہے۔

۹۲۔ انہوں نے کہا اے شعیب! تُو جو کہتا ہے اس میں سے بہت سا ہم سمجھ نہیں سکتے جبکہ تجھے ہم اپنے درمیان بہت کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تیرا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم ضرور تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہمارے مقابل پر کوئی غلبہ نہیں رکھتا۔

۹۳۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا میرا قبیلہ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ طاقتور ہے اور تم نے اسے ایک ناقابلِ اعتناء چیز سمجھ کر پس پشت ڈال رکھا ہے۔ یقیناً میرا رب جو تم کرتے ہو اسے گھیرے ہوئے ہے۔

۹۴۔ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے

أَرِيدُ أَنْ أَخَالِفَكُمُ إِلَىٰ مَا أَنهَكُمُ عَنْهُ ۗ إِنَّ أَرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۗ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۹۱﴾

وَيَقَوْمٍ لَا يُجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۗ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۹۰﴾

وَاسْتَغْفِرْ لِرَبِّكَ ثُمَّ تَوَبَّ إِلَىٰ إِلَهِ ۗ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿۹۱﴾

قَالُوا لَشَيْعِيبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرِيكَ فِينَا ضَعِيفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۗ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿۹۲﴾

قَالَ يَقَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظَهْرِيًّا ۗ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۹۳﴾

وَيَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي

رہو۔ یقیناً میں بھی کچھ کرتا رہوں گا۔ عنقریب تم جان لو گے کہ کسے وہ عذاب آ لے گا جو اسے رسوا کر دے گا اور (تم جان لو گے کہ) کون ہے وہ جو جھوٹا ہے۔ اور نظر رکھو۔ یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ نظر رکھنے والا ہوں۔

۹۵۔ اور جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے شعیب کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں ایک گونج دار عذاب نے پکڑ لیا۔ پس وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

۹۶۔ گویا کہ وہ ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ خبردار! مدین کے لئے بھی اسی طرح ہلاکت ہو جیسے قوم ثمود ہلاک ہوئی۔

۹۷۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات اور ایک روشن برہان کے ساتھ بھیجا۔

۹۸۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ تو انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی جبکہ فرعون کا حکم درست نہ تھا۔

۹۹۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور انہیں آگ کے گھاٹ پر لا اُتارے گا۔ اور بہت ہی بُرا گھاٹ ہے جس پر لے جایا جاتا ہے۔ ۱۰۰۔ اور اس (دنیا) میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی۔ کیا ہی بُری عطا ہے جو کی گئی۔

عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ^{۹۵} مَنْ يَأْتِيهِ
عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ^ط
وَأَرْتَقِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ رَقِيبٌ^{۹۶}

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ
آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ
ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ
جُثَمِينَ^{۹۷}

كَانَ لَّمْ يَخْنَوْا فِيهَا^ط إِلَّا بَعْدَ الْمَدِينِ
كَمَا بَعَدَتْ ثَمُودُ^{۹۸}

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِينٍ^{۹۹}

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ
فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ^{۱۰۰}

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ
النَّارَ^ط وَبِئْسَ الْوَرْدُ الْمَوْرُودُ^{۹۹}

وَأَتَّبَعُوا فِي هٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ^ط
بِئْسَ الرَّفْدُ الْمَرْفُودُ^{۱۰۰}

۱۰۱۔ یہ اُن بستیوں کی خبروں میں سے (ایک خبر) ہے جس کا قصہ ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض قائم ہیں اور بعض کاٹ پھینکی گئیں۔
۱۰۲۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس جب تیرے رب کا فیصلہ آ گیا تو ان کے وہ معبود اُن کے کچھ بھی کام نہ آسکے جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ اور انہوں نے انہیں ہلاکت کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھایا۔

۱۰۳۔ اور تیرے رب کی گرفت اسی طرح ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو اس حال میں پکڑتا ہے کہ وہ ظالم ہوتی ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ بڑی اذیت ناک (اور) بڑی سخت ہے۔
۱۰۴۔ یقیناً اس بات میں ایک عظیم نشان ہے اُس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جس کی شہادت دی گئی ہے۔

۱۰۵۔ اور ہم اُسے پیچھے نہیں ڈالیں گے مگر ایک گنہ ہونے معین وقت تک۔

۱۰۶۔ جس دن وہ آجائے گا تو کوئی جان بھی اس کے اذن کے بغیر کلام نہ کر سکے گی۔ پس ان میں سے بد بخت بھی ہیں اور خوش نصیب بھی۔

۱۰۷۔ پس وہ لوگ جو بد بخت ہوئے تو وہ آگ میں ہوں گے۔ اس میں ان کے لئے چلا نا اور چھنا ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قٰٓئِمٌ وَّ حٰصِيۡدٌ ﴿۱۱﴾

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَمَا اَغْنٰتْ عَنْهُمْ اِلٰهُهُمْ الَّتِي يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرٌ رَّبِّكَ ۗ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتٰبٍ ﴿۱۲﴾

وَكَذٰلِكَ اَخَذَ رَبُّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظٰلِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اِلَيْهِمْ شَدِيْدٌ ﴿۱۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لٰآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۗ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لِّلّٰهِ النَّاسِ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۴﴾

وَمَا نُوَخِّرُهٗۗ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ يٰٓآتِ لَا تَكَلِّمُنْ فِىْهَا نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيْقٌ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۶﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ سَهِيْقٌ ﴿۱۷﴾

۱۰۸۔ وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ یقیناً تیرا رب جس چیز کا ارادہ کرے اسے ضرور کر کے رہتا ہے۔

۱۰۹۔ اور وہ لوگ جو خوش نصیب بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے۔ وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ یہ ایک نہ کاٹی جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔ ﴿۱۰۹﴾

۱۱۰۔ پس یہ لوگ جس (باطل) کی عبادت کرتے ہیں اس کے متعلق تو کسی شک میں مبتلا نہ ہو۔ یہ عبادت نہیں کرتے مگر ویسی ہی جیسی پہلے سے ان کے آباء و اجداد کرتے رہے ہیں اور یقیناً ہم انہیں ان کا حصہ کم کئے بغیر پورا پورا ادا کریں گے۔

۱۱۱۔ اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک فرمان گزر نہ چکا ہوتا تو ضرور ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا۔ اور وہ یقیناً اس کے متعلق ایک بے چین کرنے والے شک میں مبتلا ہیں۔

۱۱۲۔ اور یقیناً تیرا رب ان سب کو ان کے اعمال کا ضرور پورا پورا بدلہ دے گا۔ ﴿۱۱۲﴾ یقیناً وہ اس سے جو وہ کرتے ہیں ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

خُلِدَيْنَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوْتُ
وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
فَعَالٌ لِّمَا يَرِيدُ ﴿۱۰۸﴾

وَأَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فِى الْجَنَّةِ خُلِدِينَ
فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوْتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا
مَا شَاءَ رَبُّكَ ۗ عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُوذٍ ﴿۱۰۹﴾

فَلَاتُكَ فِى مَرِيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هُوَ لَأِ
مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ
مِّن قَبْلُ ۗ وَإِنَّا لَمَوْفُوهُم نَصِيبَهُمْ
غَيْرَ مَنقُوصٍ ﴿۱۱۰﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۗ
وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿۱۱۱﴾
وَإِن كَلَّا لَمَّا لِيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ
إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۱۲﴾

﴿۱۰۸﴾ آیات ۱۰۸-۱۰۹: ان دونوں آیات سے بظاہر یہ شبہ پڑتا ہے کہ جنت کی طرح جہنم بھی دائمی ہے مگر جہنم کے ذکر والی آیت میں اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ کہہ کر بات ختم کر دی گئی ہے جبکہ جنت کے ذکر والی آیت نمبر ۱۰۹ میں ساتھ ہی عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُوذٍ بھی فرما دیا کہ وہ ایک ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ نیز لفظ خُلُوْد لے بے عرصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ لازم نہیں ہے کہ اس کا معنی بیٹھگی کا ہی ہو۔ ﴿۱۱۲﴾ دیکھئے: اِمْلَاءُ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمَنُ۔

۱۱۳۔ پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے (اس پر) مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی (قائم ہو جائیں) جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔
۱۱۴۔ اور ان لوگوں کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی آگ آ پکڑے گی۔ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے کوئی سرپرست نہ ہوں گے۔ پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

۱۱۵۔ اور دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کر اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔

۱۱۶۔ اور صبر کر۔ پس اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

۱۱۷۔ پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانوں میں کچھ ایسے صاحب عقل لوگ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے۔ ہاں مگر اُن چند ایک کا معاملہ الگ ہے جن کو ہم نے اُن میں سے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اُس کی پیروی کی جس کی پناہ پر وہ (پہلے لوگ) سرکش ٹھہرائے گئے اور وہ مجرم (لوگ) تھے۔

۱۱۸۔ اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستوں کو از رہ ظلم ہلاک کر دے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کر رہے ہوں۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أَمَرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱۳﴾

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَمَا تَمْسَكُمُ
النَّارُ وَمَالُكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ
تُمْ لَا تُنصِرُونَ ﴿۱۱۴﴾

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مَنْ
الَيْلٍ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ
ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكْرَيْنِ ﴿۱۱۵﴾

وَأَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۶﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا
بَقِيَّةً يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا مَا أَتَرَفُوا فِيهِ وَكَانُوا
مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۷﴾

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ
وَأَهْلِهَا مُصْلِحُونَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۹۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

۱۲۰۔ سوائے اس کے جس پر تیرا رب رحم کرے اور اسی خاطر اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور تیرے رب کی یہ بات بھی پوری ہوئی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور عوام الناس سب سے بھردوں گا۔

۱۲۱۔ اور وہ سب جو ہم انبیاء کی خبروں میں سے تیرے سامنے بیان کرتے ہیں وہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم تیرے دل کو تقویت دیتے ہیں۔ اور ان (خبروں) میں تیرے پاس حق آچکا ہے اور نصیحت کی بات بھی اور مومنوں کے لئے ایک بڑی عبرت بھی۔

۱۲۲۔ اور تو ان سے کہہ دے جو ایمان نہیں لاتے کہ اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے رہو۔ ہم بھی یقیناً کچھ کرنے والے ہیں۔

۱۲۳۔ اور انتظار کرو۔ ہم بھی یقیناً انتظار کرنے والے ہیں۔

۱۲۴۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کا ہے اور اسی کی طرف معاملہ تمام تر لوٹایا جاتا ہے۔ پس اس کی عبادت کرو اور اس پر توکل کرو۔ اور تیرا رب اس سے غافل نہیں ہے جو تم لوگ کرتے ہو۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ مُمْتَلِفِينَ ۝۱۱۹

إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۗ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝۱۲۰

وَكَلَّا تَقْصُصَ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝۱۲۱

وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ أَعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ ۗ إِنَّا عَامِلُونَ ۝۱۲۲

وَانْتَظِرُوا ۗ إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝۱۲۳

وَاللَّهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۗ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝۱۲۴

۱۲۔ یوسف

یہ سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں۔

اس کا آغاز بھی آلہ کے مقطعات سے ہو رہا ہے اور وہی معنی رکھتا ہے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اس کے معاً بعد تمام قصص میں سے اُس بہترین قصے کا ذکر آیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشتِ قلب کا موجب بنا تھا۔ سورۃ ہود میں مذکور واقعات سے پہنچنے والے صدمہ کا یہ بہترین ازالہ ہے۔ ضروری ہے کہ یہاں قصص کی وضاحت کی جائے۔ قصص سے مراد قصہ کہانی نہیں بلکہ ماضی کے وہ واقعات ہیں جو کھوج لگانے پر بعینہ درست ثابت ہوتے ہیں۔

اس سورت کا آغاز حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک روایا کے ذکر سے کیا گیا ہے جس میں آپؐ کے ساتھ پیش آمدہ تمام واقعات کا ذکر موجود ہے اور جس کی تعبیر حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائی کہ حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں سے سخت نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ یہ روایا اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہیں کرنی۔

یہ تمام سورت حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تعبیر روایا کا علم دیا گیا تھا اس سے تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً آپؐ کے ساتھ جو دو قیدی تھے ان دونوں کی روایا کی حضرت یوسفؑ نے ایسی تعبیر فرمائی جو بعینہ پوری ہوئی اور اسی وجہ سے وہ قیدی جس کے بچنے کی خوشخبری دی گئی تھی وہ ذریعہ بن گیا کہ بادشاہ کی اس روایا کے متعلق حضرت یوسفؑ سے تعبیر طلب کرتا جس کو درباری علماء نے محض نفس کے خیالات سے تعبیر کیا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کی تعبیر ہی کے نتیجے میں یہ عظیم الشان واقعہ ہوا کہ مصر اور اس کے ارد گرد ایسے غرباء جنہوں نے یقیناً فاقوں سے مر جانا تھا فاقہ کشی کے عذاب سے بچائے گئے اور مسلسل سات برس تک ان کو غذا مہیا کی گئی اور اس انتظام کے نگران خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بنائے گئے اور اسی وجہ سے بالآخر آپؐ کے والدین اور بھائیوں کو آپؐ ہی کی پناہ میں آنا پڑا اور وہ آپؐ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔

یہ تاریخ کے ایسے واقعات ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صورت ذاتی علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے فرمایا کہ تو ان لوگوں میں موجود نہیں تھا جب یہ سب کچھ رونما ہو رہا تھا۔ یہ محض ایک علیم وخبیر اللہ ہی ہے جو تجھے ان واقعات کی حقیقت سے آگاہ فرما رہا ہے۔

اس سورت کا اختتام اس آیت کریمہ پر کیا جا رہا ہے کہ ان واقعات کا بیان ایسا نہیں جیسے قصے کہانیاں بیان کی جاتی ہیں بلکہ اہل عقل کے لئے ان واقعات میں بہت سی عبرتیں پوشیدہ ہیں۔ اور بلاشبہ سورۃ یوسف تمام تر ان گنت عبرتوں کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔



سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَائْتِنَا عَشْرَةَ آيَةً وَائْتِنَا عَشْرَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَزَى : میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔

۳۔ یقیناً ہم نے اسے عربی قرآن کے طور پر نازل کیا تاکہ تم عقل کرو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الرَّحْمَنُ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ②

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ③

۴۔ ہم نے جو یہ قرآن تجھ پر وحی کیا اس کے ذریعہ ہم تیرے سامنے ثابت شدہ تاریخی حقائق میں سے بہترین بیان کرتے ہیں جبکہ اس سے پہلے (اس بارہ میں) تو غافلوں میں سے تھا۔

۵۔ (یاد کرو) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! یقیناً میں نے (رؤیا میں) گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے ہیں۔ (اور) میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ ریز دیکھا۔

۶۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! اپنی رؤیا اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

۷۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھے (اپنے لئے) چن لے گا اور تجھے معاملات کی تہ تک پہنچنے کا علم سکھادے گا اور اپنی نعمت تجھ پر تمام کرے گا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْغَافِلِينَ ④

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ⑤

قَالَ يَبْنَى لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَيَّ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ ⑥

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ

اور آل یعقوب پر بھی جیسا کہ اس نے اُسے تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پہلے تمام کیا تھا۔ یقیناً تیرا رب دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا آتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ
مِن قَبْلُ اِبْرَاهِيمَ وَاسْحَاقَ ۗ إِنَّ رَبَّكَ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۷﴾

۸۔ یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعہ) میں پوچھنے والوں کے لئے کئی نشانات ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ
لِّلسَّالِفِينَ ﴿۸﴾

۹۔ (یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ یقیناً یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک مضبوط ٹولی ہیں۔ یقیناً ہمارا باپ ایک ظاہر و باہر غلطی میں مبتلا ہے۔

إِذْ قَالُوا لِيُوسُفَ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا
أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۗ إِنَّ آبَاءَنَا لَفِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۹﴾

۱۰۔ یوسف کو قتل کر ڈالو یا اُسے کسی جگہ پھینک آؤ تو تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہارے لئے رہ جائے گی اور تم اس کے بعد نیک لوگ بن جانا۔

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوْ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ
لَكُمْ وَجْهٌ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ
قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اُسے کسی کنویں کی اوچھل تہوں میں پھینک دو جو چراگاہ کے پاس واقع ہو۔ اسے کوئی قافلہ اٹھالے جائے گا۔ (یہی کرو) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ
وَأَخُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطُهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! تجھے کیا ہوا ہے کہ تو یوسف کے بارہ میں ہم پر اعتماد نہیں کرتا جبکہ ہم تو یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں۔

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ
وَإِنَّا لَهُ لَنَصِحُونَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دے تا وہ کھاتا پھرے اور کھیلے جبکہ ہم اس کے یقیناً محافظ ہوں گے۔

أَرْسَلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبُ وَإِنَّا
لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اس نے کہا یقیناً مجھے یہ بات فکر میں ڈالتی ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے جبکہ تم اس سے غافل ہو۔

۱۵۔ انہوں نے کہا اگر اسے بھیڑیا کھا جائے جبکہ ہم ایک مضبوط ٹولی ہیں تب تو ہم یقیناً بہت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

۱۶۔ پس جب وہ اسے لے گئے اور اس بات پر متفق ہو گئے کہ اسے ایسے کنویں کی اوجھل تہوں میں پھینک دیں جو چراہ گاہ کے پاس واقع تھا تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تُو (ایک دن) یقیناً انہیں ان کی اس کارستانی سے آگاہ کرے گا اور انہیں کچھ پتہ نہ ہوگا (کہ تُو کون ہے)۔

۱۷۔ اور رات کے وقت وہ اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

۱۸۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! یقیناً ہم ایک دوسرے سے دوڑ لگاتے ہوئے (دور) چلے گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا پس اسے بھیڑیا کھا گیا اور تُو کبھی ہماری ماننے والا نہیں خواہ ہم سچے ہی ہوں۔

۱۹۔ اور وہ اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگالائے۔ اس نے کہا بلکہ تمہارے نفوس نے ایک بہت سنگین بات تمہارے لئے معمولی اور آسان بنا دی ہے۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں) اور اللہ ہی ہے جس سے اس (بات) پر مدد مانگی جائے جو تم بیان کرتے ہو۔

قَالَ اِنِّي لَيَحْزُنُنِي اَنْ تَذَهَبُوْا بِهِ
وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ
غٰفِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْا لَيْسَ اَكْلَةُ الذِّئْبِ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
اِنَّا اِذَا لَلْخُسْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهِ وَاَجْمَعُوْا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ
غَيْبَتِ الْجُبِّ ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهُمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَ جَاءَ وَاٰبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۷﴾

قَالُوْا يَاۤ اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا
يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ؕ وَمَا
اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَاَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸﴾

وَ جَاءَ وَّ عَلٰى قَمِيصِهٖ بَدِمْ كَذِبٍ ؕ قَالَ
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْۢ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبِرْ
جَمِيْلًا ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعٰنُ عَلٰى مَا
تَصِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی نکالنے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈال دیا۔ اس نے کہا اے (قافلہ والو) خوشخبری! یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے ایک پونجی کے طور پر چھپا لیا اور اللہ اسے خوب جانتا تھا جو وہ کرتے تھے۔

۲۱۔ اور انہوں نے اسے معمولی قیمت چند دراہم کے عوض فروخت کر دیا اور وہ اس کے بارہ میں بالکل بے رغبت تھے۔

۲۲۔ اور جس نے اُسے مصر سے خریدا اپنی بیوی سے کہا اسے عزت کے ساتھ ٹھہراؤ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ اور اس طریقہ سے ہم نے یوسف کے لئے زمین میں جگہ بنادی اور (یہ خاص انتظام اس لئے کیا) تاکہ ہم اسے معاملات کی تہہ تک پہنچنے کا علم سکھا دیں اور اللہ اپنے فیصلہ پر غالب رہتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۳۔ اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اسے ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۲۴۔ اور اُس عورت نے جس کے گھر میں وہ تھا اسے اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی اور دروازے بند کر دیئے اور کہا تم میری طرف آؤ۔ اس (یوسف) نے کہا خدا کی پناہ! یقیناً میرا رب وہ ہے جس نے میرا ٹھکانا بہت اچھا بنایا۔ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَبْشُرِي هَذَا عِلْمٌ ۖ ط
وَأَسْرَوْهُ بِضَاعَةً ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۖ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿۲۱﴾ ط
وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لَا مِرَاتٍ ۖ أَكْرَمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۖ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَنَبَعَلَّمُهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۖ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۖ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۲﴾

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۖ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۳﴾

وَرَأَوْنَاهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنِ نَفْسِهِ ۖ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۖ ط
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ ط
إِنَّهُ لَا يَفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ اور یقیناً وہ اس کا پختہ ارادہ کر چکی تھی اور وہ (یعنی یوسف) بھی اس کا ارادہ کر لیتا اگر اپنے رب کی ایک عظیم برہان نہ دیکھ چکا ہوتا۔ یہ طریق اس لئے اختیار کیا تا کہ ہم اس سے بدی اور فحشاء کو دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے خالص کئے گئے بندوں میں سے تھا۔

۲۶۔ اور وہ دونوں دروازے کی طرف لپکے اور اس (عورت) نے پیچھے سے (اُسے کھینچتے ہوئے) اس کی قمیص پھاڑ دی اور ان دونوں نے اس کے سرتاج کو دروازے کے پاس پایا۔ اُس (عورت) نے کہا جو تیرے گھر والی سے بدی کا ارادہ کرے اس کی جزا قید کئے جانے یا دردناک عذاب کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

۲۷۔ اس (یعنی یوسف) نے کہا اسی نے مجھے میرے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی تھی۔ اور اس کے گھر والوں ہی میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اُس کی قمیص سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہی سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

۲۸۔ اور اگر اُس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ جھوٹ بول رہی ہے اور وہ سچوں میں سے ہے۔

۲۹۔ پس جب اس نے اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو (بیوی سے) کہا یقیناً یہ (واقعہ) تمہاری چالبازی سے ہوا۔ یقیناً تمہاری چالبازی (اے عورتو!) بہت بڑی ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۗ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۗ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿۲۵﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ ۚ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۗ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۶﴾

قَالَ هِيَ رَأَوْدَتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۗ إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قَبْلِ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۲۷﴾

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۲۸﴾

فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كٰذِبِينَ ۗ إِنَّ كٰذِبًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾

اس آیت میں ہم بھٹا کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت یوسف نے بھی بدی کا ارادہ کیا تھا بلکہ اسے لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ کے ساتھ اکٹھا پڑھنا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ یوسف بھی اس کے ساتھ ہوا ارادہ کر لیتا اگر اس نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی برہان نہ دیکھی ہوتی۔ اور برہان سے مراد کوئی ایسی برہان نہیں جو عین اس وقت آپ نے دیکھی ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے بلکہ بچپن سے ہی حضرت یوسف کو اللہ کی براہین دکھائی گئی تھیں اور اس کے بعد ان کا کسی بد ارادے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

۳۰۔ اے یوسف! اس سے اعراض کر اور تُو
(اے عورت!) اپنے گناہ کی وجہ سے استغفار کر۔
یقیناً تُو ہی ہے جو خطا کاروں میں سے تھی۔

۳۱۔ اور شہر کی عورتوں نے کہا کہ سردار کی بیوی اپنے
غلام کو اس کے نفس کے بارہ میں پھسلاتی ہے۔ اس نے
محبت کے اعتبار سے اس کے دل میں گھر کر لیا ہے۔
یقیناً ہم اسے ضرور ایک کھلی کھلی گمراہی میں پاتی ہیں۔

۳۲۔ پس جب اُس نے اُن کی مکاری کی بات
سنی تو اُنہیں بُلا بھیجا اور اُن کے لئے ایک ٹیک
لگا کر بیٹھنے کی جگہ تیار کی اور ان میں سے ہر ایک کو
ایک ایک چھری پکڑادی اور اس (یعنی یوسف)
سے کہا کہ ان کے سامنے جا۔ پس جب انہوں
نے اسے دیکھا اسے بہت عالی مرتبہ پایا اور اپنے
ہاتھ کاٹ لئے اور کہا پاک ہے اللہ۔ یہ انسان
نہیں۔ یہ تو ایک معزز فرشتہ کے سوا کچھ نہیں۔^{۳۰}

۳۳۔ وہ بولی یہی وہ شخص ہے جس کے بارہ میں
تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور یقیناً میں نے اسے
اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانے کی کوشش کی تو
وہ بچ گیا اور اگر اس نے وہ نہ کیا جو میں اسے حکم
دیتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور
ذلیل لوگوں میں سے ہو جائے گا۔

۳۴۔ اس نے کہا اے میرے رب! قید خانہ مجھے زیادہ
پیارا ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں۔ اور

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا وَاَسْتَغْفِرِي
لِذَنبِكِ ۗ اِنَّكَ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ۝۳۰

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ
تُرَاوِدُوْذِفْتَهَا عَنْ نَفْسِهَا ۚ قَدْ شَغَفَهَا
حُبًّا ۗ اِنَّا نَرٰهَا فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۱

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ
اِلَيْهِنَّ ۙ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مَتٰكًا وَاَتَتْ كُلَّ
وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَّقَالَتِ اٰخْرَجْ
عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَايْنَهُ اَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ
اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا
ۙ اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝۳۲

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنِنِيْ فِيْهِ ۗ وَلَقَدْ
رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهَا ۙ فَاسْتَعْصَمَ ۗ وَلَئِن
لَّمْ يَفْعَلْ مَا اَمْرُهُ لَيَسْجَنَنَّ ۙ وَلَيَكُوْنًا
مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۳

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا
يَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

فَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ سے یہ مراد نہیں ہے کہ یوسف کی خوبصورتی میں کھو کر ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں پر چھریاں چلا دیں بلکہ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اسے اپنے ہاتھوں کی پہنچ سے بہت بالا پایا۔ اَكْبَرْنَهُ کے الفاظ بھی اس مفہوم کی تائید کرتے ہیں۔

اگر تو مجھ سے اُن کی تدبیر (کا منہ) نہ پھیر دے تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

۳۵۔ پس اس کے رب نے اُس کی دعا کو سنا اور اس سے ان کی چال کو پھیر دیا۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۶۔ پھر بعد اُس کے جو آثار انہوں نے دیکھے اُن پر ظاہر ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے اسے ضرور قید خانہ میں ڈال دیں۔

۳۷۔ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دونو جوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ یقیناً میں (رؤیا میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں شراب بنانے کی خاطر رس نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں (رؤیا میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں ان کی تعبیر سے مطلع کر۔ یقیناً ہم تجھے احسان کرنے والے لوگوں میں سے دیکھ رہے ہیں۔

۳۸۔ اس نے کہا کہ تم دونوں تک وہ کھانا نہیں آئے گا جو تمہیں دیا جاتا ہے مگر میں تمہارے پاس اُس کے آنے سے پہلے ہی ان (خوابوں) کی تعبیر سے تم دونوں کو مطلع کر چکا ہوں گا۔ یہ (تعبیر) اس (علم) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا۔ یقیناً میں اس قوم کے مسلک کو چھوڑ بیٹھا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے تھے اور وہ آخرت کا انکار کرتے تھے۔

۳۹۔ اور میں نے اپنے آباء و اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین کی پیروی کی۔ ہمارے

کَیْدَهُنَّ أَصَبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۵﴾

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾

ثُمَّ بَدَّلَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوْا الْآيَاتِ لَيْسَ جُنَّتْهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۳۷﴾

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنٌ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرِنِي أَخْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرِنِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۚ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۸﴾

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقِينَ إِلَّا نَبَأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۖ ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۖ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۳۹﴾

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ

لئے ممکن نہ تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتے۔ یہ اللہ کے فضل ہی سے تھا جو اس نے ہم پر اور (مومن) انسانوں پر کیا لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

۴۰۔ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! کیا کئی مختلف رب بہتر ہیں یا ایک صاحبِ جبروت اللہ؟

۴۱۔ تم اُس کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر ایسے ناموں کی جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے خود ہی اُن (فرضی خداؤں) کو دے رکھے ہیں جن کی تائید میں اللہ نے کوئی غالب آنے والی بُرہان نہیں اُتاری۔ فیصلے کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہ قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے لیکن اکثر انسان نہیں جانتے۔

۴۲۔ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! جہاں تک تم دونوں میں سے ایک کا تعلق ہے تو وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو وہ سولی پر چڑھایا جائے گا پس پرندے اس کے سر میں سے کچھ (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ اُس بات کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے جس کے بارہ میں تم دونوں استفسار کر رہے تھے۔

۴۳۔ اور اس نے اُس شخص سے جس کے متعلق خیال کیا تھا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے آقا کے پاس (یہ) ذکر کرے۔ پس وہ چند سال تک قید خانہ میں پڑا رہا۔

مِنْ شَيْءٍ ۱۰۰ ذَلِكِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا
وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُونَ ۱۰۱

يَصَاحِبِ السِّجْنِ ۱۰۲ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ
خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۱۰۳

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً
سَمِيئُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ بِهِمَا مِنْ سُلْطَنٍ ۱۰۴ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا
لِلَّهِ ۱۰۵ أَمْرًا لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۱۰۶ ذَلِكِ
الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ۱۰۷

يَصَاحِبِ السِّجْنِ ۱۰۸ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقَى
رَبَّهُ حَمْرًا ۱۰۹ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصَلَّبُ فَتَأْكُلُ
الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۱۱۰ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ
تَسْتَفْتَيْنِ ۱۱۱

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي
عِنْدَ رَبِّكَ ۱۱۲ فَأَنسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۱۱۳

۳۴۔ اور بادشاہ نے (در بار میں) بیان کیا کہ میں سات موٹی گائیں دیکھتا ہوں جنہیں سات ڈبلی تیلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور کچھ دوسری سوکھی ہوئی بھی (دیکھتا ہوں)۔ اے سردارو! مجھے میری رویا کے بارہ میں تعبیر سمجھاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعٌ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَبْسِتٌ ۗ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِن كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿۴۴﴾

۳۵۔ انہوں نے کہا یہ پرانگندہ خیالات پر مشتمل نفسانی خوابیں ہیں اور ہم نفسانی خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتے۔

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۗ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿۴۵﴾

۳۶۔ اور اس شخص نے جو ان دونوں (قیدیوں) میں سے بچ گیا تھا اور ایک طویل مدت کے بعد اس نے (یوسف کو) یاد کیا، یہ کہا کہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا پس مجھے (یوسف کی طرف) بھیج دو۔

وَقَالَ الَّذِي بَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِي ﴿۴۶﴾

۳۷۔ یوسف اے راستباز! ہمیں سات موٹی گائیوں کا جنہیں سات ڈبلی گائیں کھا رہی ہوں اور سات سبز و شاداب بالیوں اور دوسری سوکھی ہوئی بالیوں کے بارہ میں مسئلہ سمجھا تا کہ میں لوگوں کی طرف واپس جاؤں شاید کہ وہ (اس کی تعبیر) معلوم کر لیں۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَبْسِتٌ ۗ لَعَلَّكَ أَرْجِعَ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۴۷﴾

۳۸۔ اس نے کہا کہ تم مسلسل سات سال تک کاشت کرو گے۔ پس جو تم کاٹو اسے اس کی بالیوں میں رہنے دو سوائے تھوڑی مقدار کے جو تم اس میں سے کھاؤ گے۔

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَابًّا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُونَ ﴿۴۸﴾

۴۹۔ پھر اس کے بعد سات بہت سخت (سال) آئیں گے جو وہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے آگے بھیجا ہوگا سوائے اس میں سے تھوڑے سے حصہ کے جو تم (آئندہ کاشت کے لئے) سنبھال رکھو گے۔

۵۰۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگ خوب سیراب کئے جائیں گے اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔

۵۱۔ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ۔ پس جب ایلیچی اس (یعنی یوسف) کے پاس پہنچا تو اس نے کہا اپنے آقا کی طرف لوٹ جاؤ اور اس سے پوچھو ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جو اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھی تھیں۔ یقیناً میرا رب ان کی چال کو خوب جانتا ہے۔

۵۲۔ اس (بادشاہ) نے پوچھا (اے عورتو!) بتاؤ تمہارا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف کو اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانا چاہا تھا۔ انہوں نے کہا پاک ہے اللہ۔ ہمیں تو اس کے خلاف کسی بُرائی کا علم نہیں۔ سردار کی بیوی نے کہا اب سچائی ظاہر ہو چکی ہے۔ میں نے ہی اسے اس کے نفس کے بارہ میں پھسلانا چاہا تھا اور یقیناً وہ صادقوں میں سے ہے۔

۵۳۔ یہ اس لئے ہوا تاکہ وہ (عزیز مصر) جان لے کہ میں (یعنی یوسف) نے اس کی عدم موجودگی میں اس کی کوئی خیانت نہیں کی اور یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو سرے نہیں چڑھاتا۔

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعَ شِدَادٍ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصِنُونَ ﴿٤٩﴾

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُعَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٥٠﴾

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُ النَّاسَ وَالرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾

قَالَ مَا خَطْبُكُمْ إِذْ رَأَوْتُمْ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَرِيزِ ائْتِنَا حَصْحَصَ الْحَقِّ أَنَا رَأَوْنَاهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥٢﴾

ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ اور میں اپنے نفس کو بری قرار نہیں دیتا یقیناً نفس تو بدی کا بہت حکم دینے والا ہے سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے۔ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۵۵۔ اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ میں اسے اپنے لئے چُن لوں۔ پھر جب وہ اس سے ہم کلام ہوا تو کہا یقیناً آج (سے) تُو ہمارے حضور بہت تمکنت والا (اور) قابلِ اعتماد ہے۔

۵۶۔ اس نے کہا مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کردے۔ میں یقیناً بہت حفاظت کرنے والا (اور) صاحبِ علم ہوں۔

۵۷۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں تمکنت دی۔ وہ اس میں جہاں چاہتا ٹھہرتا۔ ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچاتے ہیں۔ اور ہم احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

۵۸۔ اور آخرت کا اجر یقیناً ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور تقویٰ سے کام لیتے رہے۔

۵۹۔ اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے حضور پیش ہوئے۔ پس اُس نے انہیں پہچان لیا جبکہ وہ اس سے ناواقف رہے۔

۶۰۔ اور جب اُس نے انہیں اُن کے سامان کے ساتھ (رخصت کے لئے) تیار کیا تو کہا تمہارے باپ کی طرف سے جو تمہارا بھائی ہے اُسے بھی میرے پاس لاؤ۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں بھرپور ماپ دیتا ہوں اور میں بہترین میزان ہوں۔

وَمَا أBRِئى نَفْسى ۚ إِنَّ التَّنْفِى ۚ
لَأَمَارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّ ۗ
إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۴۴

وَقَالَ الْمَلِكُ اسْتُونِى بِہِ اسْتَخْلِصْہُ
لِنَفْسِى ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْیَوْمَ
لَدِیْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝۴۵

قَالَ اجْعَلْنِى عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۚ
إِنِّى خَفِیْطٌ عَلِيمٌ ۝۴۶

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا یُوسُفَ فِى الْأَرْضِ ۚ
یَتَّبِعُوا مِنْهَا حَیثُ یَشَآءُ ۗ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا
مَنْ نُّشَآءُ ۗ وَلَا نُضِیْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِینَ ۝۴۷

وَلَا جَزَا لَآخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِینَ آمَنُوا
وَكَانُوا یَتَّقُونَ ۝۴۸

وَجَآءَ إِخْوَةُ یُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَیْہِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۝۴۹

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ اسْتُونِى
بِأَخِ لَكُمْ مِّنْ أِبْنِکُمْ ۚ الْآتِرُونَ أُنِّى
أُوْفِى الْکَیْلِ وَأَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِینَ ۝۵۰

۶۱۔ پس اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو پھر تمہارے لئے میرے پاس کچھ ماپ نہیں ہوگا اور تم میرے قریب بھی نہ آنا۔

۶۲۔ انہوں نے کہا ہم اس کے بارہ میں اس کے باپ کو ضرور پھسلائیں گے اور ہم یقیناً ضرور کر گزرنے والے ہیں۔
۶۳۔ اور اس نے اپنے کارندوں سے کہا کہ ان کی پونجی ان کے سامان ہی میں رکھ دو تاکہ وہ اس بات کا پاس کریں جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائیں تاکہ شاید وہ پھر لوٹ آئیں۔

۶۴۔ پس جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹے تو انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہم سے ماپ روک دیا گیا ہے۔ پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج تاکہ ہم ماپ حاصل کر سکیں اور یقیناً ہم اس کے ضرور محافظ رہیں گے۔

۶۵۔ اس نے کہا کیا میں اس کے متعلق اس کے سوا بھی تم پر کوئی اعتماد کر سکتا ہوں جیسا کہ میں نے اس کے بھائی کے بارہ میں (اس سے) پہلے تم پر کیا تھا؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا اور وہی سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۶۶۔ پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی پونجی کو اپنی طرف واپس کیا ہوا پایا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمیں (اور) کیا چاہئے یہ ہے ہماری پونجی (جو) ہمیں واپس لوٹا دی گئی ہے۔ اور ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ مزید حاصل کر لیں گے۔ یہ تو بہت آسان سودا ہے۔

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ①

قَالُوا سُبْحَانَ أَبِيهِ وَإِنَّا لَفِعْلُونَ ②

وَقَالَ نِفْسِيْنِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ③

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَنَعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسَلْ مَعَنَا آخَانَا نَكْتَلُ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ④

قَالَ هَلْ أَمْنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمْنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ٥ قَالَهُ خَيْرٌ حِفْظًا ٥ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ⑥

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ٧ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْعِي ٧ هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ آخَانَا وَنَزِدُكَ كَيْلًا بَعِيرٍ ٨ ذَلِكْ كَيْلٌ يَسِيرٌ ⑧

۶۷۔ اس نے کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا یہاں تک کہ تم اللہ کے حوالہ سے مجھے پختہ عہد دو کہ تم ضرور اسے میرے پاس (واپس) لے آؤ گے سوائے اس کے کہ تمہیں گھیر لیا جائے۔ پس جب انہوں نے اسے اپنا پختہ عہد دے دیا تو اس نے کہا اللہ اُس پر جو ہم کہہ رہے ہیں نگران ہے۔

۶۸۔ اور اس نے کہا اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور میں تمہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ بھی بچا نہیں سکتا۔ حکم اللہ ہی کا چلتا ہے۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور پھر چاہئے کہ اسی پر سب توکل کرنے والے توکل کریں۔

۶۹۔ پس جب وہ جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا داخل ہوئے۔ وہ اللہ کی تقدیر سے تو انہیں قطعاً بچا نہیں سکتا تھا مگر محض یعقوب کے دل کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کی۔ اور یقیناً وہ صاحب علم تھا اس لئے کہ ہم نے اسے اچھی طرح علم سکھایا تھا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۷۰۔ پس جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے اس نے اپنے بھائی کو اپنے قریب جگہ دی (اور) کہا یقیناً میں تیرا بھائی ہوں۔ پس جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس پر تمکین نہ ہو۔

۷۱۔ پھر جب اس نے انہیں ان کے سامان سمیت

قَالَ كُنْ اَرْسِلْهُ مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُوْنَ
مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتِنِيْ بِهِ اِلَّا اَنْ يُحَاطَ
بِكُمْ ۚ فَلَمَّا اَتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٧﴾

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَادْخُلُوْا مِنْۢ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۗ وَمَا
اَغْنٰى عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٨﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوهُمْ ۗ
مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا
حَاجَةً فِى نَفْسٍ يَّعْقُوْبَ قَضٰهَا ۗ وَاِنَّهٗ
لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اَوٰى اِلَيْهِ
اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتِئِسْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧٠﴾

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهٰزِهِمْ جَعَلَ

(رخصت کے لئے) تیار کیا تو اس نے (بے خیالی میں) اپنے بھائی کے سامان میں پینے کا برتن رکھ دیا۔ پھر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اے قافلہ والو! تم ضرور چور ہو۔

۷۲۔ انہوں نے ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جواب دیا تم کیا گم پاتے ہو۔

۷۳۔ انہوں نے کہا ہم بادشاہ کا مناپ تول کا پیمانہ گم کیا ہوا پاتے ہیں اور جو بھی اسے لائے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام میں) دیا جائے گا اور میں اس بات کا ذمہ دار ہوں۔ ﴿۷۳﴾
۷۴۔ انہوں نے (جواباً) کہا اللہ کی قسم! تم یقیناً جان چکے ہو کہ ہم اس لئے نہیں آئے کہ زمین میں فساد کریں اور ہم ہرگز چور نہیں ہیں۔

۷۵۔ انہوں نے پوچھا پھر اس کی کیا جزا ہوگی اگر تم جھوٹے نکلے؟

۷۶۔ انہوں نے جواب دیا اس کی جزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں وہ (پیمانہ) پایا جائے وہی اس کی جزا ہوگا۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۷۷۔ پھر اس (اعلان کرنے والے) نے اس (یعنی یوسف) کے بھائی کے بورے سے پہلے ان کے بوروں سے شروع کیا پھر اس کے بھائی کے بورے میں سے اس (پیمانہ) کو نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ اس کے لئے ممکن نہ تھا کہ اپنے بھائی کو بادشاہ کی حکمرانی میں روک لیتا سوائے اس کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسے چاہیں درجات کے لحاظ سے بلند کرتے ہیں اور ہر علم رکھنے والے سے برتر ایک صاحب علم ہے۔

السَّقَايَةِ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
أَيُّهَا الْحَيِّرُ إِنَّكُمْ لَسِرِقُونَ ﴿٧١﴾

قَالُوا وَاقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقَدُونَ ﴿٧٢﴾

قَالُوا نَفَقْدُ صَوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ
حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٣﴾

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ
فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سِرْقِينَ ﴿٧٤﴾

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَذِبِينَ ﴿٧٥﴾

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ
جَزَاؤُهُ ۖ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ
اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ۖ كَذَلِكَ

كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي
دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۖ نَرْفَعُ

دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ ۖ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ
عَلِيمٌ ﴿٧٧﴾

﴿۷۱﴾ بادشاہ کا یہ پیمانہ بالا راوہ نہیں رکھا گیا تھا بلکہ غلطی سے ایسا ہوا تھا۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ اگر یہ تدبیر یوسف کی ہوتی تو اللہ اسے اپنی طرف منسوب نہ فرماتا۔

۷۸۔ انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کے ایک بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی تو یوسف نے اس (الزام کے اثر) کو اپنے دل میں چھپالیا اور اُسے ان پر ظاہر نہ کیا۔ (ہاں دل ہی دل میں) کہا تم مقام کے لحاظ سے بدترین ہو اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

۷۹۔ انہوں نے کہا اے صاحب اختیار! یقیناً اس کا باپ بہت بوڑھا شخص ہے۔ پس اس کی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لے۔ یقیناً ہم تجھے احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔

۸۰۔ اس نے کہا اللہ کی پناہ! کہ جس کے پاس ہم اپنا سامان پائیں اس کے سوا کسی اور کو پکڑیں۔ تب تو ہم یقیناً ظلم کرنے والے بن جائیں گے۔

۸۱۔ پس جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو مشورہ کے لئے علیحدہ ہوئے۔ ان کے بڑے نے کہا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کے حوالہ سے تم پر واجب پختہ عہد لیا تھا اور (اس سے) پہلے بھی جو تم یوسف کے معاملہ میں زیادتی کر چکے ہو۔ پس میں ہرگز یہ ملک نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا میرے لئے اللہ کوئی فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۸۲۔ اپنے باپ کی طرف واپس جاؤ اور اسے کہو کہ اے ہمارے باپ! یقیناً تیرے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم سوائے اس کے جس کا ہمیں علم ہے کوئی گواہی نہیں دے رہے اور ہم یقیناً غیب کے محافظ نہیں۔

قَالُوا اِنْ يَسْرِقُ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاَسْرَهَا يُّوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ؕ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۗ۸

قَالُوا يَا يٰٓأَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَكَ اَبًا سَيِّئًا كَبِيْرًا فَاخْذْ اَحَدًا مِّنْ مَّكَانِهِ ؕ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۗ۹

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّأَخْذَ اِلَّا مَن وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ ؕ اِنَّا اِذَا الظّٰلِمُوْنَ ۗ۱۰

فَلَمَّا اسْتَيْسَوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْتَقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُّوسُفَ ؕ فَلَنْ اُبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكَمَ اللّٰهُ لِيْ ؕ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۗ۱۱

اِرْجِعُوْا اِلَيَّ اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يَا اَبَانَا اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ؕ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۗ۱۲

۸۳۔ پس اس بستی (والوں) سے پوچھ جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی جس میں شامل ہو کر ہم آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

۸۴۔ اس نے کہا (نہیں) بلکہ تمہارے نفوس نے ایک بہت بڑے معاملہ کو تمہارے لئے ہلکا اور معمولی بنا دیا ہے۔ پس صبر جمیل (کے سوا میں کیا کر سکتا ہوں)۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ یقیناً وہی ہے جو دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۸۵۔ اور اس نے ان سے توجہ پھیر لی اور کہا وائے افسوس یوسف پر! اور اس کی آنکھیں غم سے ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا غم دبانے والا تھا۔^{۸۵}

۸۶۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! تو ہمیشہ یوسف ہی کا ذکر کرتا رہے گا یہاں تک کہ تو (غم سے) نڈھال ہو جائے یا ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہو جائے۔

۸۷۔ اس نے کہا میں تو اپنے رنج و الم کی طرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۸۸۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کے متعلق کھوج لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت سے کوئی مایوس نہیں ہوتا مگر کافر لوگ۔

وَسَأَلَ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعَيْرَ الَّتِي
اَقْبَلْنَا فِيهَا ۗ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۳﴾

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا
فَصَبِرْ جَمِيْلًا ۗ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاتِيَنِيْ
بِهِمْ جَمِيْعًا ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۴﴾

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا سَفِيْ عَلِي
يُوْسُفُ وَاَبْيَضَّتْ عَيْنُهٗ مِنَ الْحَزَنِ
فَهُوَ كَظِيْمٍ ﴿۸۵﴾

قَالُوْا تَا لَلّٰهِ تَفْتُوْا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى
تَكُوْنَ حَرَضًا ۗ اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۶﴾

قَالَ اِنَّمَا اَسْكُوْا بَنِيَّ وَحَزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ
وَاعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۷﴾

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُوْسُفَ
وَآخِيْهِ وَلَا تَايَسُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ
اِنَّهٗ لَا يَآئِسُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا
الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۸﴾

﴿۸۵﴾ اَبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ: آنکھوں کے سفید ہو جانے سے مراد اندھا ہو جانا نہیں ہے بلکہ آنکھوں کا آنسوؤں سے بھر جانا اور ڈبڈبانا مراد ہے۔ حضرت امام رازی نے لکھا ہے کہ اَبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ کثرت گریہ کی طرف کنایہ ہے۔ نیز لکھتے ہیں عِنْدَ غَلْبَةِ الْبُكَاءِ يَكْثُرُ الْمَاءُ فِي الْعَيْنِ فَتَصِيْرُ الْعَيْنِ كَاَنَّهَا اَبْيَضَّتْ مِنْ بَيَاضِ ذَلِكَ الْمَاءِ. (تفسیر کبیر رازی) كَظِيْمٌ کا لفظ بھی اس مفہوم کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہ کَظْم سے ہے جس کا مطلب ہے: غم کے جذبات برداشت کرنا۔ اس کی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔

۸۹۔ پس جب وہ اس کی جناب میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا اے صاحب اختیار! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں بھرپور تول عطا کر اور ہم پر صدقہ کر۔ یقیناً اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

۹۰۔ اس نے کہا کیا تم جانتے ہو جو تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا تھا جب تم جاہل لوگ تھے۔

۹۱۔ انہوں نے کہا کیا واقعی تو ہی یوسف ہے؟ اس نے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے یقیناً ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ یقیناً جو بھی تقویٰ کرے اور صبر کرے تو اللہ ہرگز احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۹۲۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ نے یقیناً تجھے ہم پر فضیلت دی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔

۹۳۔ اس نے کہا آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں۔ اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۹۴۔ میری یہ قمیص ساتھ لے جاؤ اور میرے باپ کے سامنے اسے ڈال دو، اس پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور (بعد میں) میرے پاس اپنے سب گھر والوں کو لے آؤ۔

۹۵۔ پس جب قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے کہا یقیناً مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے خواہ تم مجھے دیوانہ ٹھہراتے رہو۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ
مُرْجَبَةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ
عَلَيْنَا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِجَزَى الْمُتَصَدِّقِينَ ۙ

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ
وَآخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۙ

قَالُوا إِيَّاكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۗ قَالَ أَنَا
يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي ۗ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۗ
إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ
أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۙ

قَالُوا اتَّاللَّهُ لَقَدْ أَشْرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا
لَخٰطِئِينَ ۙ

قَالَ لَا تَثْرِبَ عَلَيْكُمْ أَيُّومَ ۗ يُغْفِرُ اللَّهُ
لَكُمْ ۗ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۙ

إِذْ هَبُوا بَقْعَيْصِي هَذَا فَاقْفُوهُ عَلَى وَجْهِ
أَبِي يَاتِ بِصَيْرًا ۗ وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
أَجْمَعِينَ ۙ

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعَيْرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنَّ
لِإِجْدَرِيحِ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُقِنْدُونِ ۙ

قَالُوا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِي ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۶﴾ ۹۶۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! یقیناً تو اپنی اسی پرانی غلطی میں مبتلا ہے۔

۹۷۔ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا (اور) اس نے اُس (قیص) کو اس کے سامنے ڈال دیا تو اس پر حقیقت واضح ہوئی۔ اس نے کہا کیا میں تمہیں نہیں کہتا تھا کہ میں یقیناً اللہ کی طرف سے ان باتوں کا علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟

۹۸۔ انہوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کر۔ یقیناً ہم خطا کار تھے۔

۹۹۔ اس نے کہا میں ضرور تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۔ پس جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے قریب جگہ دی اور کہا کہ اگر اللہ چاہے تو مصر میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

۱۰۱۔ اور اس نے اپنے والدین کو عزت کے ساتھ تخت پر بٹھایا اور وہ سب اس کی خاطر سجدہ ریز ہو گئے۔ اور اس نے کہا اے میرے باپ! یہ تعبیر تھی میری پہلے سے دیکھی ہوئی رؤیا کی۔ میرے رب نے اسے یقیناً سچ کر دکھایا اور مجھ پر بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور تمہیں صحرا سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان رخنہ ڈال دیا تھا۔ یقیناً میرا رب جس کے لئے چاہے بہت لطف و احسان کرنے والا ہے۔ بے شک وہی دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰى وَّجْهِهِ

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْ

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا يَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا

كُنَّا خٰطِيْنَ ﴿۹۸﴾

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْ اِنَّهٗ

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۹﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ

اَبُوْيهٖ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

وَرَفَعَ اَبُوْيهٖ عَلٰى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ

سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يَا بَتِ هٰذٰتَا وِیْلٌ رَّءٰی

مِنْ قَبْلُ ۚ قَدْ جَعَلْتٰ رَبِّیْ حَقًّا وَّقَدْ

اَحْسَنَ بِّیْ ۚ اِذْ اَخْرَجْتَنِ مِنَ السِّجْنِ

وَجَاءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ تَزْعَ

الشَّیْطٰنُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اٰخُوْتِیْ ۚ اِنَّ رَبِّیْ

لَطِيْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۱﴾

۱۰۲۔ اے میرے رب! تو نے مجھے امورِ سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل کر۔

۱۰۳۔ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب انہوں نے اپنی بات پر اتفاق کر لیا تھا جبکہ وہ (برے) منصوبے بنا رہے تھے۔

۱۰۴۔ اور اکثر انسان، خواہ تو کتنا بھی چاہے، ایمان لانے والے نہیں بنیں گے۔

۱۰۵۔ اور تو ان سے اس (خدمت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو محض تمام جہانوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

۱۰۶۔ اور آسمانوں اور زمین میں کتنے ہی نشان ہیں جن پر وہ گزرتے رہتے ہیں اس حال میں کہ وہ ان سے منہ پھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔

۱۰۷۔ اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس طرح کہ وہ شرک کر رہے ہوتے ہیں۔

۱۰۸۔ پس کیا وہ اس بات سے امن میں ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذاب میں سے کوئی ڈھانپ دینے والی (مصیبت) آئے یا (انقلاب کی) گھڑی اچانک آجائے جب کہ وہ (اس کا) کوئی شعور نہ رکھتے ہوں۔

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠٢﴾

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٣﴾

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٤﴾

وَمَا سَأَلْتَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۗ إِنَّهُ هُوَ الْوَالِي ۚ ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٥﴾

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَاتِي فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٦﴾

وَمَا يُؤْمِنُ مِنْ أَكْثَرِهِمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٧﴾

أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٨﴾

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا آتَانَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ ﴿۱۰۹﴾

۱۰۹۔ تو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں بصیرت پر ہوں اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی۔ اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے بستیوں کے باشندوں میں سے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ سکتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ اور آخرت کا گھر ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ سے کام لیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّى مَنْ نَشَاءُ ۗ وَلَا يَرُدُّ بِأَسْنَا عَنْ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ یہاں تک کہ جب پیغمبر (ان سے) مایوس ہو گئے اور (لوگوں نے) خیال کیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا ہے ۞ تو ہماری مدد ان تک پہنچی۔ پس جسے ہم نے چاہا وہ بچا لیا گیا۔ اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹالا نہیں جاسکتا۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ یقیناً ان کے تاریخی واقعات کے بیان میں اہل عقل کے لئے ایک بڑی عبرت ہے۔ یہ کوئی جھوٹے طور پر بنایا ہوا قصہ نہیں بلکہ اس کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے ہے اور ہر چیز کی خوب وضاحت ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

۞ کذبوا کا مطلب ہے ان سے جھوٹ بولا گیا۔ یہاں کذبوا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم سے نبیوں نے جھوٹ بولا ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ کی مدد نبیوں کو مل گئی تو ان لوگوں کو سمجھ آ گئی کہ جو بھی ان نبیوں نے کہا تھا وہ سچ تھا۔

۱۳۔ الرّعد

یہ کئی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوالیس آیات ہیں۔

یہاں اَلَمْ کے علاوہ حرف 'ر' آتا ہے اور اَلْمَرُّ کا مطلب ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرَىٰ یعنی میں اللہ سے زیادہ جاننے والا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

اس سورت میں کائنات کے ایسے مخفی رازوں سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست کوئی بھی خبر نہیں تھی۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس سے پہلے جو خبریں تیرے سامنے بیان کی گئی ہیں وہ بھی یقیناً ایک عالم الغیب اللہ کی طرف سے بیان کی گئی تھیں جن میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

کائنات کے رازوں میں سے سب سے بنیادی بات جو یہاں پیش کی گئی ہے وہ کششِ ثقل (Gravity) کی حقیقت ہے۔ فرمایا کہ زمین و آسمان از خود اتفاقاً اپنے مدار پر قائم نہیں بلکہ تمام اجرامِ فلکی کے درمیان ایک ایسی پنہاں قوت کام کر رہی ہے جسے تم آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس قوت کے نتیجے میں اپنے مدار پر قائم سارے اجرامِ فلکی گویا ستونوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ علمِ فلکیات کے ماہرین کششِ ثقل کی یہی تعبیر کرتے ہیں۔ اس کے تفصیلی بیان کا یہاں موقعہ نہیں۔

ایک دوسرا اہم مضمون اس سورت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے شفاف پانی سے زمین کی ہر چیز کو زندگی عطا کی ہے۔ سمندر کا پانی تو انتہائی کھاری ہوتا ہے کہ اس سے خشکی پر بسنے والے جانور اور نباتات زندگی حاصل کرنے کی بجائے موت کا شکار ہو جاتے۔ اس میں سمندر کے پانی کو نتھار کر بلند پہاڑوں کی طرف لے جانے اور پھر وہاں سے اس کے برسنے اور سمندر کی طرف واپس پہنچتے پہنچتے ہر طرف زندگی بکھیرنے کے نظام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس نظام کا بہت گہرا تعلق آسمانی بجلیوں سے ہے جو سمندر سے بخارات اٹھنے کے نتیجے ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور پانی بھی بادلوں کے درمیان بجلی کے لپکوں کے بغیر قطروں کی صورت میں زمین پر نہیں برس سکتا۔ یہ بجلی کے کڑکے بعض دفعہ ایسے ہولناک ہوتے ہیں کہ بعضوں کے لئے وہ زندگی بخش ہونے کی بجائے ان کی ہلاکت کا موجب بن جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ فرشتے ایسے وقتوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور لرزہ برآمد ہو جاتے ہیں۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر بھی فرمایا کہ ہر انسان کی حفاظت کے لئے اس کے آگے اور پیچھے ایسے مخفی محافظ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی گہرا

سائنسی مضمون ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں لیکن جس کو بھی توفیق ہے اس کے بحر معانی میں غوطے لگا کر حکمت کے موتی نکال سکتا ہے۔

پھر اس سورت میں یہ بھی فرمایا گیا کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ عرب اتنا تو جانتے تھے کہ کھجور کے جوڑے ہوتے ہیں مگر دیگر درختوں اور پھلوں کے متعلق ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ پس یہ ایک نیا مضمون بیان فرمادیا گیا جس کو آج کے سائنسدانوں نے اس گہرائی سے سمجھ لیا ہے کہ ان کے بیان کے مطابق صرف ہر زندہ نباتات کے جوڑے نہیں بلکہ مالیکیولز اور ایٹمز میں بھی جوڑے ملتے ہیں۔ مادہ (Matter) کے مقابل پر ضد مادہ (Anti-matter) کا بھی ایک جوڑا ہے۔ گویا اگر ساری کائنات کو سمیٹ دیا جائے تو اس کا مثبت مادہ اس کے منفی مادہ سے مل کر کالعدم ہو جائے اور عدم سے وجود کا فلسفہ بھی ان آیات میں مضمر معانی سے حل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ایک زبردست دلیل دی جا رہی ہے کہ یہ عظیم الشان نبی اور اس کے صحابہؓ کیسے مغلوب ہو سکتے ہیں جبکہ ان کی زمین بڑھتی چلی جا رہی ہے اور ان کے دشمنوں کی زمین کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی گئی کہ بالآخر خواہ اسلام کی عظیم الشان فتح تو اپنی آنکھ سے دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے ہم بہر حال تیرے دین کو سب دنیا پر غالب کر دیں گے۔

سُورَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَغْلَمُ وَأَزْي: میں اللہ ہوں۔ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ یہ کمال کتاب کی آیات ہیں۔ اور جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

۳۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا اور سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کیا۔ ہر چیز ایک معین مدت تک کے لئے حرکت میں ہے۔ وہ ہر معاملہ کو تدبیر سے کرتا ہے (اور) اپنے نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کا یقین کرو۔

۴۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں میں سے اس نے اس میں دو دو جوڑے بنائے۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

۵۔ اور زمین میں ایک دوسرے سے ملحق خطے ہیں اور انگوروں کے باغات اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت بھی، ایک جڑ سے ایک سے زائد کوٹیلیں نکالنے والے اور ایک جڑ سے زائد کوٹیلیں نہ نکالنے والے۔ یہ (سب کچھ) ایک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمَرَّاتِ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ②

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ③

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رِوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الشَّجَرِ جَعَلَ فِيهَا زُجْجِينَ اثْنَيْنِ يُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارَ ④
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ⑤

وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مَّتَّجِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزُرْعٌ وَنَخِيلٌ صُنُوفٌ وَغَيْرُ صُنُوفٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ ⑥

ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اور ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر پھلوں کے لحاظ سے فضیلت بخش ہے۔ اس میں یقیناً صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

۶۔ اور اگر تو تعجب کرے تو ان کا یہ قول بھی تو بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور ایک نئی تخلیق میں ڈھالے جائیں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں وہ جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی آگ والے لوگ ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

۷۔ اور وہ تجھ سے بدی کو بھلائی سے پہلے جلد تر طلب کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے پہلے بہت سی عبرتناک مثالیں گزر چکی ہیں۔ اور یقیناً تیرا رب لوگوں کے لئے ان کے ظلم کے باوجود بہت مغفرت والا ہے اور یقیناً تیرا رب سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں ایسا کیوں نہ ہوا کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی ایک نشان ہی اتارا جاتا۔ یقیناً تو محض ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک راہنما ہوتا ہے۔

۹۔ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ (بطور حمل) اٹھاتی ہے اور (اُسے بھی) جو رحم کم کرتے ہیں اور جو وہ بڑھاتے ہیں۔ اور ہر چیز اس کے ہاں ایک خاص اندازے کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۰۔ وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ بہت بڑا (اور) بہت رفیع الشان ہے۔

وَنُفِّصِلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ ۖ^ط
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ۖ إِذَا كُنَّا
تُرَبَّاءَ ۖ إِنَّآ لَنَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ^ط وَأُولَٰئِكَ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۗ^ج وَأُولَٰئِكَ
الْأَغْلَىٰ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۗ^ج وَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۗ^ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
وَقَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثَلُ ۖ^ط وَإِنَّ
رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۗ^ج
وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ
عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَّبِّهِ ۖ^ط إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۗ^ح

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ
الْأَرْحَامُ وَمَا تَرْدَادُ ۖ^ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ
بِمِقْدَارٍ ۝

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝

۱۱۔ برابر ہے تم میں سے وہ جس نے بات چھپائی اور جس نے بات کو ظاہر کیا اور وہ جو رات کو چھپ جاتا ہے اور دن کو (سرعام) چلتا پھرتا ہے۔

سَوَاءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ أَسَرَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ⑩

۱۲۔ اُس کے لئے اُس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُسے تبدیل نہ کریں جو ان کے نفوس میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے بد انجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں۔ اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی کار ساز نہیں۔ ⑪

لَهُ مَعْقِبَتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ① إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ② وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ③ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ④ ⑤

۱۳۔ وہی ہے جو تمہیں آسمانی بجلی دکھاتا ہے جس سے کبھی تم خوف اور کبھی طمع میں مبتلا ہو جاتے ہو اور جو بھل بادلوں کو (اونچا) اٹھا دیتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑥

۱۴۔ اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ (اس کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح کر رہے ہوتے ہیں)۔ اور وہ کڑکتی ہوئی بجلیاں بھیجتا ہے اور ان کے ذریعہ جسے چاہے مصیبت میں ڈالتا ہے۔ جبکہ وہ اللہ کے بارہ میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ گرفت میں بہت سخت ہے۔

وَيَسْبِغُ الرِّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلِئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ⑦ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ ⑧ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ⑨

۱۵۔ سچی دعا اُسی سے کی جاتی ہے۔ اور جنہیں وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے ہاں مگر (وہ) اس شخص کی طرح (ہیں) جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف بڑھائے

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ⑩ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطٍ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا

⑩ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ۔ بظاہر عربی محاورہ کے لحاظ سے بِأَمْرِ اللَّهِ ہونا چاہئے تھا یعنی اللہ کے حکم سے۔ لیکن یہ خاص اسلوب دو معنی رکھتا ہے کہ اللہ کے حکم سے اللہ ہی کی تقدیر سے بچانے کے لئے اللہ کا امر ظاہر ہوتا ہے۔

تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ کسی صورت اس تک پہنچنے والا نہیں۔ اور کافروں کی دعا گمراہی میں بھٹکنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

۱۶۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خواہ مرضی سے کریں خواہ مجبوری سے، اور ان کے سائے بھی صبح کو بھی اور شاموں (کے اوقات) میں بھی۔

۱۷۔ تو پوچھ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ (اور) کہہ دے کہ اللہ ہی ہے۔ تو کہہ دے کیا پھر تم اس کے سوا ایسے دوست پکڑ بیٹھے ہو جو خود اپنے لئے بھی نہ نفع کی اور نہ نقصان کی کچھ قدرت رکھتے ہیں؟ تو پوچھ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ اور اندھیرے اور روشنی ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ یا کیا انہوں نے اللہ کے سوا ایسے شرکاء بنا رکھے ہیں جنہوں نے اس کی تخلیق کی طرح تخلیق کی ہے پس ان پر تخلیق مشتبہ ہوگئی؟ تو کہہ دے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا (اور) صاحب جبروت ہے۔

۱۸۔ اس نے آسمان سے پانی اُتارا تو وادیاں اپنے طرف کے مطابق بہہ پڑیں اور سیلاب نے اوپر آ جانے والی جھاگ کو اٹھالیا۔ اور وہ جس چیز کو آگ میں ڈال کر دکھاتے ہیں تاکہ زیور یا دوسرے سامان بنائیں اس سے بھی اسی طرح کی جھاگ اٹھتی ہے اسی طرح اللہ سچ اور جھوٹ کی تمثیل بیان کرتا ہے۔ پس جو جھاگ ہے وہ تو

هُوَ بِالْإِغْمِ ۖ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝۱۵

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلْمُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝۱۶

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۗ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۗ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۱۷

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أوديةً بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۖ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حُلِيَّةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلَهُ ۗ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۗ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

بے کار چلی جاتی ہے اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

جُفَاءً ۷ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي
الْأَرْضِ ۸ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ
الْأَمْثَالَ ۱۸

۱۹۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں بھلائی ہے۔ اور وہ لوگ جو اُسے لبیک نہیں کہتے اگر وہ سب کا سب اُن کا ہو جو زمین میں ہے اور اس کے برابر اور بھی ہو تو وہ اس کو دے کر ضرور اپنی جانیں چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بُرا حساب (مقدر) ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الْحُسْنَىٰ ۱۹
وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۲
أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۱۰ وَمَا لَهُمْ
جَهَنَّمَ ۲ وَبِئْسَ الْمِهَادِ ۱۹

۲۰۔ تو کیا وہ جو جانتا ہے کہ جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے حق ہے اس کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہو؟ یقیناً نصیحت صرف عقل والے لوگ ہی پکڑتے ہیں۔

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۲۰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
أُولُو الْأَلْبَابِ ۱۰

۲۱۔ (یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَتَّقُونَ
الْمِيثَاقَ ۲۱

۲۲۔ اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ
يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ
سُوءَ الْحِسَابِ ۲۲

۲۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور علانیہ بھی خرچ کیا

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِعَاءً وَجْهَ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآَنَفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

اور جو نیکیوں کے ذریعہ بُرائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔

۲۳۔ (یعنی) دوام کی جنتیں ہیں۔ ان میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اُن کے آباء و اجداد اور ان کے ازواج اور ان کی اولادوں میں سے اصلاح پذیر ہوئے۔ اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہو رہے ہوں گے۔

۲۵۔ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ پس کیا ہی اچھا ہے گھر کا انجام۔

۲۶۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو چنگلی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

۲۷۔ اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ اور وہ لوگ دنیا کی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہیں اور آخرت میں دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک معمولی سامانِ عیش کے سوا کچھ (یاد) نہ رہے گی۔

۲۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کیوں نہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی ایک نشان ہی اتارا گیا۔ تو کہہ دے یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور اپنی طرف (صرف) اسے ہدایت دیتا ہے جو (اس کی طرف) جھکتا ہے۔

۲۹۔ (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل

سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرءُونَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقَبَى الدَّارِ ﴿۳۱﴾

جَنَّتْ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ
وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۳۲﴾
سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقَبَى الدَّارِ ﴿۳۳﴾

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ
بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ
بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَهُمْ سَوْءُ الدَّارِ ﴿۳۴﴾

اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ
وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۳۵﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا اُنزِلَ عَلَيْهِ
اٰيَةٌ مِنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يَضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ
وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۳۶﴾

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

۳۰۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے بہت پاکیزہ مقام اور بہت ہی عمدہ لوٹنے کی جگہ ہے۔

۳۱۔ اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی اُمت میں بھیجا جس سے پہلے کئی اُمتیں گزر چکی تھیں تاکہ تُو ان پر وہ تلاوت کرے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا حالانکہ وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں۔ تو کہہ دے وہ میرا رب ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اُسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔

۳۲۔ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ چلائے جاسکتے یا اس سے زمین پھاڑی جاسکتی یا اس کے ذریعہ مُردوں سے کلام کیا جاسکتا (تو بھی وہ شک کرتے)۔ حقیقت یہ ہے کہ فیصلہ تمام تر اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ پس کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس بات سے باخبر نہیں ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کے سب انسانوں کو ہدایت دے دیتا؟ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ان کی کارگزاریوں کے سبب سے (دلوں کو) کھٹکھٹانے والی ایک آفت پہنچتی رہے گی یا وہ (متنبیہ) ان کے گھروں کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۱۰

اللَّهُ ۙ لَا يَذْكُرِ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ ۗ ﴿٣٠﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحَسُنَ مَا بِيَدِ اللَّهِ ۗ ﴿٣١﴾

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ لَّا تَتْلُوْا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۗ قُلْ هُوَ رَبِّيْٓ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۗ ﴿٣٢﴾

وَلَوْ اَنَّ قُرٰنًا سُوِّرَتْ بِهٖ اَنْجِبَالٌ اَوْ قُطِعَتْ بِهٖ الْاَرْضُ اَوْ كَلِمَةٌ بِهٖ الْمَوْتُ ۗ بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۗ اَفَلَمْ يٰٓاَيُّسَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تُوِيْسٰٓءَ اللّٰهُ لَهٰدِي النَّاسِ جَمِيْعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دٰرِهِمْ حَتّٰى يٰٓاْتِيْ وَعْدُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخَلِّفُ الْمِيْعَادَ ۗ ﴿٣٣﴾

۱۰ قرآن کریم کی تلاوت سے نہ تو پہاڑ ٹلنے لگتے ہیں، نہ زمین پھاڑی جاسکتی ہے، نہ مُردوں سے کلام کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ چیزیں اللہ کے حکم سے ممکن ہیں۔ اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے کہنے پر بھی نہ پہاڑ ٹلنے لگتے تھے، نہ زمین پھاڑی جاتی تھی، نہ مُردے زندہ کئے جاتے تھے بلکہ اللہ ہی کا حکم چلتا تھا۔

۳۳۔ اور یقیناً تجھ سے پہلے رسولوں سے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس میں نے انہیں، جنہوں نے کفر کیا، کچھ مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا۔ پس میری سزا کیسی (عبرت ناک) تھی؟

۳۴۔ پس کیا وہ جو ہر نفس پر نگران ہے کہ اس نے کیا کیا (برحق محاسبہ کا اہل نہیں؟)۔ اور انہوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں۔ تو کہہ دے ان کے نام تو گنواؤ۔ یا کیا پھر تم اُسے ایسی بات سے آگاہ کرو گے جس کا وہ ساری زمین میں کوئی علم نہیں رکھتا؟ یا (یہ) محض دکھاوے کی باتیں ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لئے اُن کے فریب خوبصورت بنا دیئے گئے۔ اور وہ (ہدایت کی) راہ سے روک دئے جائیں گے۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

۳۵۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب سخت تر ہے اور اللہ سے انہیں بچانے والا کوئی نہیں۔

۳۶۔ اس جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے) کہ اس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، اُس کا پھل دائمی ہے اور اُس کا سایہ بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام آگ ہے۔

وَلَقَدْ اسْتَهْزَيْتُمْ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَأَمَلَيْتُمْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتَهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۳

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۗ قُلْ
سَمُّوهُمْ ۗ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
الْأَرْضِ أَمْ بِيْطَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرَهُمْ وَصَدُّوا عَنِ
السَّبِيلِ ۗ وَ مَن يُضِلِّ اللَّهُ فَمَا لَهُ
مِنْ هَادٍ ۝۳۴

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَعَذَابٌ
الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ
مِنْ وَاقٍ ۝۳۵

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ۗ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۗ أُكُلُهَا دَائِمٌ
وَوَظْلُهَا ۗ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا
وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝۳۶

۳۷۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس سے جو تیری طرف اُتارا جاتا ہے خوش ہوتے ہیں۔ اور متفرق گروہوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کے بعض حصوں کا انکار کر دیتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤں۔ اسی کی طرف میں بلاتا ہوں اور اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

۳۸۔ اور اسی طرح ہم نے اُسے ایک فصیح و بلیغ حکم کے طور پر اُتارا ہے۔ اور اگر تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے بعد اس کے کہ تیرے پاس علم آچکا ہے تو تجھے اللہ کی طرف سے کوئی دوست اور کوئی بچانے والا نہ ملے گا۔

۳۹۔ اور ہم نے یقیناً تجھ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کے لئے بیویاں بنائیں اور ذریت بھی۔ اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایک آیت بھی اللہ کے اذن کے بغیر لاسکے۔ اور ہر مقدر وقت کے لئے ایک نوشتہ تحریر ہے۔

۴۰۔ اللہ جو چاہے مٹا دیتا ہے اور قائم بھی رکھتا ہے اور اس کے پاس تمام نوشتوں کا منبع ہے۔

۴۱۔ اور اگر ہم تجھے ان اندازی وعدوں میں سے کچھ دکھا دیں جو ہم ان سے کرتے ہیں یا تجھے وفات دے دیں تو (ہر صورت) تیرا کام صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور حساب ہمارے ذمہ ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّيَهُمُ الْكِتَابُ يَفْرَحُونَ بِمَا
أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ
بَعْضَهُ ۗ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۗ إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ
مَابِ ۖ

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۗ وَلَئِنْ
اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ ۗ لَمَالِكٍ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاوِيٍّ
وَلَا وَاوِيٍّ ۖ

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ
أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ
لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۖ

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ ۗ وَعِنْدَهُ
أُمُّ الْكِتَابِ ۖ

وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
أَوْ تَوَفَّيْنَاكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ
وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۖ

۴۲۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ یقیناً ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹائے چلے آ رہے ہیں۔ اور اللہ ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلہ کو ٹالنے والا کوئی نہیں اور وہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

۴۳۔ اور یقیناً ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کئے تھے۔ پس ہر مکر کلئئہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ جانتا ہے جو ہر جان کماتی ہے۔ اور ضرور انکار کرنے والے جان لیں گے کہ گھر کا (بہترین) انجام کس کا ہے۔

۴۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مُرْسَل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ أَطْرَافِهَا ۖ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُكْمِهِ ۗ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۴۲

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَئِنْ
الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ ۖ وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ لِمَنْ
عُقِبَى الدَّارِ ۝۴۳

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۖ
قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ
وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝۴۴

۱۱۰۔ ابراہیم

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ترپن آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی مقطعات سے ہو رہا ہے اور سورت یونس میں جہاں السرا پہلے آچکا ہے وہی تشریح اس پر بھی اطلاق پاتی ہے۔

اس سے پہلی سورت کا اختتام اس آیت کریمہ پر ہے: ”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تو مرسل نہیں ہے۔ تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے“۔

پس اس سورت کا آغاز بھی کتاب کے ذکر سے ہوا اور کتاب کے نزول کی یہ حکمت بیان فرمائی گئی کہ یہ تجھ پر اس لئے نازل کی جا رہی ہے تاکہ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالا جائے۔ پھر یہ بھی ذکر فرمایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس غرض سے کتاب دی گئی تھی۔ پھر حضرت موسیٰ کے اُس انتباہ کا ذکر ہے جس سے آپ نے اپنی قوم کو ڈرایا کہ اگر تم اور وہ تمام جو زمین میں بستے ہیں میرا انکار کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے انکار سے مستغنی ہے اور تم اس کی حمد نہ بھی کرو تو وہ اپنی ذات میں صاحبِ حمد ہے۔

اس کے بعد مختلف انبیاء کا ذکر ہے کہ ان کی قوموں نے انکار کیوں کیا۔ ان کے انکار کی بنا یہی تھی کہ وہ رسولوں کو اپنے جیسا ایک انسان سمجھتے تھے جن پر خدا تعالیٰ کی پاک وحی نازل ہو ہی نہیں سکتی۔

اس سورت میں ایک نئی بات یہ بھی پائی جاتی ہے کہ قتل مرتد کے عقیدے کی بحث اٹھائی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ قتل مرتد کا عقیدہ رسولوں کا انکار کرنے والوں کا اجماعی عقیدہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے ہر رسول کو اپنے زعم میں مرتد سمجھتے ہوئے اس کے عواقب سے آگاہ کیا کہ ہم مرتد کو ضرور سزا دیا کرتے ہیں جو اپنی زمین سے دلیس نکالا ہے جب تک واپس ہماری ملت میں نہ لوٹ آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر وحی فرمائی کہ تمہاری ہلاکت کا دعویٰ کرنے والے خود ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ جن زمینوں کے وہ مالک بنے بیٹھے ہیں ان کے بعد تم ان کے وارث بنا دیئے جاؤ گے۔

اسی سورت میں لفظ کلمۃ کی ایک عظیم الشان تشریح پیش فرمائی گئی ہے اور اسی طرح شجرہ کے معنی بھی خوب کھول دیئے گئے ہیں۔ شجرہ طیبہ کی مثال پاک انسانوں یعنی انبیاء کی طرح ہے جن کی جڑیں بظاہر زمین میں پیوست ہوتی ہیں لیکن وہ اپنی روحانی غذا آسمان سے حاصل کرتے ہیں اور ہر حال میں ان کو یہ غذا عطا کی جاتی ہے

خواہ موسم بہار ہو یا موسم خزاں ہو۔ اور شجرہٴ خبیثہ سے مراد انبیاء کے مخالفین ہیں جو اس طرح زمین سے اکھاڑ پھینک دیئے جائیں گے جیسے وہ پودے جو تیز ہواؤں کے نتیجہ میں زمین سے اکھڑ جاتے ہیں اور ہوائیں انہیں اسی حالت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی رہتی ہیں۔ پس انبیاء کے مخالفین کا بھی یہی حال ہوگا۔ وہ بار بار اپنے مؤقف تبدیل کریں گے اور بالآخر خاک میں ملا دیئے جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا ہے جو خانہ کعبہ سے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس میں یہ بھی التجا کی گئی ہے کہ خانہ کعبہ کے پاس رہنے والوں کو دُور دراز سے ہر قسم کے پھل عطا کئے جائیں۔ یہ واقعہ اسی طرح رونما ہوا۔ انہیں جسمانی پھل بھی عطا کئے گئے اور روحانی پھل بھی اور اس کا مختصر ذکر سورۃ قمر میں فرمایا گیا ہے۔ روحانی پھلوں میں سے سب سے بڑا پھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی آپ وہ کلمہ طیبہ بن کر ابھرے جو بنی نوع انسان کو آسمانی پھل عطا کرتا تھا۔

اس سورت کے آخر پر فرمایا گیا ہے کہ کفار، اسلام کے خلاف یا رسولوں کے خلاف جس قدر مکر بھی کرنا چاہیں یہاں تک کہ اُن کے مکر کے ذریعہ پہاڑ جڑوں سے اکیڑ پھینکے جائیں تب بھی وہ اللہ کے رسولوں کو ناکام نہیں کر سکتے۔

یہاں پہاڑوں کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عظیم ترین پہاڑ سے مشابہت رکھنے والے ایک رسول کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے۔ پس اس سورت کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے والوں کی زمین اور ان کے آسمان تبدیل کر دیئے جائیں گے اور نئے زمین و آسمان بنائے جائیں گے جس کے نتیجہ میں وہ غالب خدا کے حضور گر وہ در گر وہ نکل کھڑے ہوں گے۔

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسَبْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللّٰهُ اَرَى : میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اُتاری ہے تاکہ تُو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ حمد کا راستہ ہے۔

۳۔ یعنی اللہ (کا راستہ) جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور کافروں کے لئے ایک سخت عذاب سے ہلاکت (مقدر) ہے۔

۴۔ (یعنی) ان کے لئے جو آخرت کے مقابل پر دنیا کی زندگی سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ ایک دُور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

۵۔ اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ انہیں خوب کھول کر سمجھا سکے۔ پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

الرَّحْمٰنُ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۗ اِلَى صِرٰطٍ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ②

اللّٰهُ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ③

الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلٰی الْاٰخِرَةِ ۗ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عَوْجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ④

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسٰنٍ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ۗ فِیْضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ⑤

۶۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ (یہ اذن دے کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لا اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔ یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

۷۔ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب اس نے تمہیں فرعون کی قوم سے نجات بخشی۔ وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو تو ہلاک کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے لئے) بہت بڑا امتلا تھا۔

۸۔ اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

۹۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور وہ جو زمین میں (ہستے) ہیں سب کے سب ناشکری کریں تو اللہ یقیناً بے نیاز (اور) صاحبِ حمد ہے۔

۱۰۔ کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے یعنی نوح کی قوم کی اور عاد اور ثمود کی اور ان لوگوں کی جو اُن کے بعد تھے۔ انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو انہوں نے (تکبر کرتے ہوئے) اپنے ہاتھ اپنے منہوں میں رکھ لئے اور کہا یقیناً ہم

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَخْرَجَكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيَدَّبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۗ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ تَكْفُرًا وَأَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۗ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۗ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۗ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي

اس چیز کا جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو انکار کرتے ہیں اور یقیناً ہم اس کے بارہ میں، جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو، بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

أَفَوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا
أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا
تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝۱۰

۱۱۔ ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟ وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں آخری معین مدت تک کچھ اور مہلت دیدے۔ انہوں نے کہا کہ تم نہیں ہو مگر ہماری طرح کے بشر۔ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اُن (بتوں) سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ہمارے پاس کوئی کھلی کھلی غالب آنے والی حجت تو لاؤ۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَلِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَدْعُوْكُمْ
لِيُغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُوْخِزَكُمْ
اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا ۗ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانِ
يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا فَاتُّوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱

۱۲۔ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم تمہاری طرح کے بشر ہونے کے سوا کچھ نہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان کرتا ہے۔ اور ہم میں طاقت نہیں کہ کوئی غالب آنے والا نشان لے آئیں مگر اللہ کے اذن سے۔ اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ مومن توکل کریں۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ ۗ وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نَّاتِيْكُمْ
بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَعَلٰی اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲

۱۳۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں جب کہ اس نے ہماری راہوں کی طرف (خود) ہمیں ہدایت دی ہے۔ اور ہم یقیناً اس پر صبر کریں گے جو تم ہمیں تکلیف پہنچاؤ گے اور اللہ ہی پر پھر چاہئے کہ توکل کرنے والے توکل کریں۔

وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَّوَكَّلَ عَلٰی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا
سُبُلَنَا ۗ وَنُصَّبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَيْتُمُوْنَا ۗ
وَعَلٰی اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۳

۱۴۔ اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اپنے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

رسولوں سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے۔ تب ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی کہ یقیناً ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔

۱۵۔ اور ضرور ہم تمہیں ان کے بعد ملک میں بسا دیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے مقام سے خوف کھاتا ہے اور میری تشبیہ سے ڈرتا ہے۔

۱۶۔ اور انہوں نے (اللہ سے) فتح مانگی اور ہر جاہر دشمن ہلاک ہو گیا۔

۱۷۔ اس سے پرے جہنم ہے اور وہ پیپ ملا پانی پلایا جائے گا۔

۱۸۔ وہ اُسے گھونٹ گھونٹ پئے گا اور آسانی سے اُسے نکل نہ سکے گا اور ہر سمت سے موت اس کی طرف لپکے گی جبکہ وہ مر نہیں سکے گا۔ اور اس سے پرے ایک اور سخت عذاب ہے۔

۱۹۔ ان لوگوں کی مثال، جنہوں نے اپنے رب کا کفر کیا، یہ ہے کہ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر ایک آندھی والے دن تیز ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا اُس میں سے کسی چیز پر وہ مقدرت نہیں رکھتے۔ یہی ہے وہ جو بہت دور کی گمراہی ہے۔

۲۰۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو (اے انسانو!) تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ ﴿۱۹﴾

لُخِّرْ جَنَّتْكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي
مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهَلِكَنَّ
الظَّالِمِينَ ﴿۱۴﴾

وَلَنُسَكِّنَنَّكُمْ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۗ ذَٰلِكَ
لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿۱۵﴾
وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿۱۶﴾

مِّنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ
مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿۱۷﴾

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ
الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۗ
وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿۱۸﴾

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ
كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ
عَاصِفٍ ۗ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا
عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلُّ الْبَعِيدُ ﴿۱۹﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ ۗ إِنَّ يَشَاءُ يَذْهَبِكُمْ وَيَأْتِ
بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۲۰﴾

﴿۱۹﴾ یہاں اس بات کا احتمال ظاہر فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بنی نوع انسان کو کاپیہ نابود کر کے ایک نئی مخلوق کو زمین کا وارث بنا سکتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اللہ پر وہ کچھ مشکل نہیں۔

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ

۲۲۔ اور اللہ کے حضور وہ اجتماعی طور پر نکل کھڑے

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

ہوں گے۔ پس کمزور لوگ اُن سے جنہوں نے

فَهَلْ أَنْتُمْ مُّعْتَدُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

استکبار کیا کہیں گے ہم تو تمہارے ہی پیچھے چلنے والے

مِنْ شَيْءٍ ۖ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ

تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب میں سے کچھ تھوڑا سا ہم

لَهَدَيْكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجْرُ عَنَّا أَمْ

سے ٹال سکتے ہو۔ وہ کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت

صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ ﴿۲۲﴾

دیتا تو ہم تمہیں بھی ضرور ہدایت دے دیتے۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ

(اب) ہم پر برابر ہے خواہ ہم جزع فزع کریں یا

وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقِّ ۖ وَوَعَدْتُمْكُمْ

صبر کریں۔ بچ نکلنے کی ہمیں کوئی راہ میسر نہیں۔

فَاخْلَفْتُمْكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ

۲۳۔ اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ نپٹا دیا جائے گا

سُلْطٰنٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ

کہ یقیناً اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا جب کہ

لِي ۖ فَلَا تَلْمُزُونِي وَلَوْ مَوَّأَنْفُسِكُمْ ۖ

میں ہمیشہ تم سے وعدہ کرتا پھر خلاف ورزی کرتا

مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ

رہا۔ اور مجھے تم پر کوئی غلبہ نصیب نہ تھا سوائے

بِمُصْرِحِي ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا

اس کے کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری

أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّ الظَّالِمِينَ

دعوت کو قبول کر لیا۔ پس مجھے ملامت نہ کرو بلکہ

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾

اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد رسی

وَأَدْخَلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔

جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

یقیناً میں اس کا انکار کرتا ہوں جو تم مجھے پہلے

شریک بنایا کرتے تھے۔ یقیناً ظالم لوگ ہی ہیں

جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۲۴۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا

لائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن

کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُن کا تحفہ اُن (جنتوں) میں سلام ہوگا۔

۲۵۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہ طیبہ کی ایک شجرہ طیبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔

۲۶۔ وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۲۷۔ اور ناپاک کلمے کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین پر سے اُکھاڑ دیا گیا ہو۔ اس کے لئے (کسی ایک مقام پر) قرار مقدر نہ ہو۔

۲۸۔ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے مستحکم قول کے ساتھ دنیوی زندگی میں اور آخرت میں استحکام بخشتا ہے جبکہ اللہ ظالموں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۹۔ کیا تُو نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اُتار دیا۔

۳۰۔ یعنی جہنم میں۔ وہ اس میں داخل ہوں گے اور کیا ہی بُرا قرار (کا مقام) ہے۔

خُلِدِينَ فِيهَا يَأْتِينَ رَبَّهُمْ تَحِيَّةً فِيهَا
سَلَامٌ ﴿٢٥﴾

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٦﴾

تَوَاتَىٰ أَكْطَافَهَا كُلِّ حِينٍ يَأْتِينَ رَبَّهَا
وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا
مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٨﴾

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ
الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٣٠﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا
وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٣١﴾

جَهَنَّمَ ۚ يَصَلُّونَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٣٠﴾

۳۱۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے شریک بنا لئے تاکہ وہ اس کے رستہ سے بہکائیں۔ تو کہہ دے کہ کچھ فائدہ اٹھا لو پس یقیناً تمہارا سفر آگ ہی کی طرف ہے۔ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ تو میرے اُن بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور علانیہ طور پر بھی خرچ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی (کام آئے گی)۔

۳۳۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں)۔ اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔ اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کر دیا۔

۳۴۔ اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر کیا اس حال میں کہ وہ دونوں ہمیشہ گردش کر رہے ہیں۔ اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کیا۔

۳۵۔ اور اُس نے ہر چیز میں سے تمہیں دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو کبھی اُن کا شمار نہ کر سکو گے۔ یقیناً انسان بہت ظلم کرنے والا (اور) بہت ناشکرا ہے۔ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ

قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿۳۱﴾

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّنْ

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيِّعُ فِيهِ وَلَا خِلٌّ ﴿۳۲﴾

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

الشَّمْرِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمْ

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ

وَسَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ ﴿۳۳﴾

وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

دَائِبِينَ ۗ وَسَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۴﴾

وَأَتاكم مِّنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۗ

وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا ۗ

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَضَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿۳۵﴾

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ

رب! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

۳۷۔ اے میرے رب! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۸۔ اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تاکہ وہ شکر کریں۔

۳۹۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ سے نہ زمین میں کچھ چھپ سکتا ہے اور نہ آسمان میں۔

۴۰۔ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا کئے۔ یقیناً میرا رب دعا کو بہت سننے والا ہے۔

۴۱۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔

اِمْنَا وَاجْتَبَيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ﴿٣٧﴾

رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ تَبِعْنِيْ فَاِنَّهٗ مَعِيَ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٨﴾

رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بُوَادِعَ غَيْرِ
ذِي زُرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمَحْرَمِ رَبَّنَا
لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاَجْعَلْ اَفِيْدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَاَرْزُقْهُمْ
مِّنَ الشَّمْرِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٩﴾

رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ
وَمَا يَخْفٰى عَلٰى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِى الْاَرْضِ
وَلَا فِى السَّمٰوٰتِ ﴿٤٠﴾

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لِىْ الْكِبَرَ
اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ
لَسْمِيعَ الدُّعٰءِ ﴿٤١﴾

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعٰءِ ﴿٤١﴾

۴۲۔ اے ہمارے رب! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

۴۳۔ اور تو اللہ کو ہرگز اس عمل سے غافل گمان نہ کر جو ظالم کرتے ہیں۔ وہ انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

۴۴۔ وہ اپنے سر اٹھائے ہوئے خوف سے دوڑتے پھر رہے ہوں گے۔ ان کی نظر ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئے گی (یعنی کچھ دکھائی نہ دے گا) اور ان کے دل ویران ہوں گے۔

۴۵۔ اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا جس دن ان پر عذاب آئے گا تو وہ لوگ جنہوں نے ظلم کئے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مدت تک مہلت دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم پر کوئی زوال نہیں آئے گا۔

۴۶۔ اور تم ان کے گھروں میں بس رہے تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تم پر خوب روشن ہو چکا تھا کہ ہم نے ان سے کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے سامنے خوب کھول کر مثالیں بیان کیں۔

۴۷۔ اور انہوں نے (مقدور بھر) اپنا مکر دکھا اور ان کا مکر اللہ کے سامنے ہے۔ خواہ ان کا کمر ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ ٹل سکتے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤٢﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ
الظَّالِمُونَ ۗ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٣﴾

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۗ وَأَفِئْتُهُمْ هَوَاءً ﴿٤٤﴾

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ
فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرِنَا إِلَى
أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ لَنْجُبَ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعَ
الرُّسُلَ ۗ أَوْ لَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ
قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ ﴿٤٥﴾

وَسَكُنْتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ
وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ ﴿٤٦﴾

وَقَدْ مَكَرُوا وَمَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ
مَكْرُهُمْ ۗ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ
مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٧﴾

۴۸۔ پس تو ہرگز اللہ کو اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدوں کی خلاف ورزی کرنے والا نہ سمجھ۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) ایک سخت انتقام لینے والا ہے۔
۴۹۔ جس دن زمین ایک مختلف زمین میں تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان بھی اور وہ اللہ واحد و یگانہ، صاحب جبروت کے حضور (حاضر ہونے کے لئے) نکل کھڑے ہوں گے۔

۵۰۔ اور تو اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

۵۱۔ ان کے لباس کول تار سے (بنے ہوئے) ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

۵۲۔ تاکہ اللہ ہر نفس کو (اس کی) جزا دے جو اس نے کمایا۔ یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

۵۳۔ یہ لوگوں کے لئے ایک کھلا کھلا پیغام ہے اور (مقصد یہ ہے) تاکہ وہ اس کے ذریعہ ڈرائے جائیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی ہے جو ایک ہی معبود ہے اور تاکہ صاحب عقل لوگ نصیحت پکڑیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخَلَّفًا وَعَدِمَهُ رَسُولُهُ ط
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٨﴾

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمَوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿٤٩﴾

وَتَرَى الْمَجْرِمِينَ مَقْرَنِينَ
فِي الْأَصْفَادِ ﴿٥٠﴾

سَرَابِيظُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى
وُجُوهُهُمُ النَّارُ ﴿٥١﴾

لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ط
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٥٢﴾

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذِرُوا بِهِ
وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ
وَلِيَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٣﴾

۱۵۔ الحجر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز السرا سے ہوتا ہے اور اس کے بعد ان مقطعات کو نہیں دہرایا گیا۔

گزشتہ سورت میں مذکور جلالی و جمالی نشانات کے نتیجہ میں بعض اوقات کفار کے دل پر بھی رعب طاری ہو جاتا ہے، اس کا ذکر یوں فرمایا گیا کہ وہ بھی دل ہی دل میں کبھی تو حسرت کرتے ہیں کہ کاش ہم تسلیم کرنے والوں میں سے ہو جاتے۔ لیکن اس کے بعد پھر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور رسولوں کے غلبے کا تو انکار کر نہیں سکتے، الزام یہ لگاتے ہیں کہ شاید یہ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ بڑی تمدی سے یہ اعلان فرماتا ہے کہ دشمن خواہ کچھ بھی کہے یقیناً ہم نے ہی اس کتاب کو نازل فرمایا ہے اور آئندہ بھی اس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔

اس کے بعد کی آیات میں بروج کا ذکر فرمایا گیا ہے جو سورۃ البروج کی یاد دلاتا ہے اور ”ہم ہی اس کلام کی حفاظت کریں گے“ کے مضمون پر سے پردہ اٹھاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ مامور ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہیں گے۔ یہاں بروج میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو مجددین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ بروجوں کے طور پر آتے رہے وہ بھی اسی کام پر مامور تھے۔

جس طرح قرآن کریم کے مضامین نہ ختم ہونے والے ہیں اسی طرح بنی نوع انسان کی تمام ضرورتیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ایسے خزانے عطا فرماتا رہتا ہے جو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ چنانچہ ایندھن کا نظام اس کی ایک عظیم مثال ہے۔ کبھی انسان کو فکر تھی کہ لکڑی ختم ہو جائے گی تو کیا کریں گے۔ کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ کونلہ ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔ کبھی یہ فکر لاحق ہوئی کہ تیل ختم ہو جائے گا تو کیا کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے کہ تیل ختم ہو اللہ تعالیٰ نے ایک اور نہ ختم ہونے والی قوت کے ذریعہ کی طرف انسان کی توجہ مبذول فرمادی ہے یعنی ایٹمی توانائی۔ انسان اگر اس توانائی سے پورا استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اس کے منفی اثرات سے بچاؤ کی تدبیریں سوچ لے تو یہ وہ توانائی ہے جو قیامت تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ پس قرآن کے روحانی خزانے کی طرح انسان کی بقا کے مادی خزانے بھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی ذکر ہے کہ یہ دونوں قسم کے خزانہ جو انسان کے لئے قیامت تک نازل کئے جاتے رہیں گے ان کے نتیجہ میں شیطان وسوسے بھی پیدا کرتا رہے گا اور وسوسوں کا یہ سلسلہ بھی قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ بعض دیگر انبیاء اور ان کی قوموں کا ذکر ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں اصحابُ الایمۃ اور اصحابُ الحجرتو قوموں کی مثال بھی دی گئی ہے یہ بتانے کے لئے کہ اسی طرح آئندہ زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ رسولوں کے مخالفوں کو ختم کرتا چلا جائے گا۔

اسی طرح اس میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری کا بھی ذکر ہے۔ اس پیشگوئی میں اگرچہ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب وغیرہ کا بھی ذکر ہے لیکن اوّل طور پر یہ پیشگوئی حضرت اسماعیلؑ پر چسپاں ہوتی ہے جن کی جسمانی اور روحانی ذریت میں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونا تھا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ تجھ پر جو تمسخر کرتے ہیں اُن سے درگزر کر۔ ہم خود ہی اُن سے نپٹنے والے ہیں اور جب بھی تیرے دل کو ان کی باتوں سے تکلیف پہنچے تو صبر کے ساتھ اپنے رب کی حمد کرتا چلا جا۔

سُورَةُ الْحَجَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ آيَةٌ وَسِتَّةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَرَى : میں اللہ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔
یہ کتاب اور ایک کھلے کھلے قرآن کی آیات ہیں۔

۳۔ بسا اوقات وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا چاہیں
گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

۴۔ انہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دے۔ وہ کھائیں،
پئیں اور عارضی فائدہ اٹھائیں اور امید انہیں غافل
کئے رکھے۔ پس وہ عنقریب جان لیں گے۔
۵۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے
لئے ایک معلوم کتاب (بطور تنبیہ) تھی۔

۶۔ کوئی اُمت اپنے مقررہ وقت سے آگے نہیں بڑھ
سکتی اور نہ وہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔

۷۔ اور انہوں نے کہا اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا
گیا ہے! یقیناً تو مجنون ہے۔

۸۔ تو ہمارے پاس فرشتے لئے ہوئے کیوں نہیں
آتا اگر تو سچوں میں سے ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

أَلَمْ تَرَ أَنَّكَ أَنْتَ الْكِتَابُ وَقُرْآنٍ
مُبِينٍ ②

رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْكَانُوا
مُسْلِمِينَ ③

ذَرَهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِمُهُمُ
الْأَمْلَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ④
وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا
كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ⑤

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا
يَسْتَأْخِرُونَ ⑥

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ⑦

لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَكِ إِنْ كُنْتَ
مِنَ الصَّادِقِينَ ⑧

۹۔ ہم فرشتے نہیں اتارا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔

مَا نُنزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ
وَمَا كَانُوا إِذًا مُنظَرِينَ ۙ

۱۰۔ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ﴿۱۰﴾

إِنَّا نَحْنُ نُزِّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ اور ہم نے تجھ سے قبل بھی پہلے گروہوں میں (رسول) بھیجے تھے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِعْرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ اور کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے تمسخر کیا کرتے تھے۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اسی طرح ہم مجرموں کے دلوں میں اس (بیباکی) کو داخل کرتے ہیں۔

كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ وہ اس (رسول) پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ اس سے پہلے لوگوں کا مال گزر چکا ہے۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اور اگر ہم آسمان کا کوئی دران پر کھول دیتے پھر وہ اس پر چڑھنے بھی لگتے (تاکہ پنجم خود رسول کی صداقت کا نشان دیکھ لیتے)۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ تب بھی وہ ضرور کہتے کہ ہماری آنکھیں تو (کسی نشے سے) مدہوش کر دی گئی ہیں بلکہ ہم تو ایک ایسی قوم ہیں جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور یقیناً ہم نے آسمان میں ستاروں کی منازل بنائی ہیں اور اُس (آسمان) کو دیکھنے والوں کے لئے مزین کر دیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿۱۷﴾

﴿۱۷﴾ آنحضرت ﷺ سے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے یہ ابدی ہے۔ جب بھی قرآن کریم کی طرف غلط معنی منسوب کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی روحانی وجود کو اُن کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمادیتا ہے۔

۱۸۔ اور اُس کی ہم نے ہر ایک دھتکارے ہوئے شیطان سے حفاظت کی ہے۔

۱۹۔ سوائے اُس کے جو سننے کی کوئی بات اُچک لے تو آگ کا ایک روشن شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔

۲۰۔ اور زمین کو ہم نے بچھا دیا اور اُس میں ہم نے مضبوطی سے گڑے ہوئے (پھاڑ) ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی متناسب چیز اگائی۔

۲۱۔ اور ہم نے اس میں تمہارے لئے معیشت کے سامان بنائے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے تم رازق نہیں۔

۲۲۔ اور کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں اور ہم اسے نازل نہیں کرتے مگر ایک معلوم اندازے کے مطابق۔

۲۳۔ اور ہم نے (پانی سے) لدی ہوئی ہواؤں کو بھیجا۔ پس آسمان سے ہم نے پانی اتارا اور تمہیں اس سے سیراب کیا جبکہ تم اس کو ذخیرہ کر لینے پر قادر نہیں تھے۔

۲۴۔ اور یقیناً ہم ہی ہیں جو زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں اور ہم ہی ہیں جو (ہر چیز کے) وارث ہوں گے۔

۲۵۔ اور ہم نے یقیناً تم میں سے سبقت لے جانے والوں کو جان لیا ہے اور ان کو بھی جان لیا ہے جو پیچھے رہتے ہیں۔

۲۶۔ اور تیرا رب انہیں ضرور اکٹھا کرے گا۔ یقیناً وہ بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَحَفِظْنَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿١٨﴾

إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٩﴾

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿٢٠﴾

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ نَسْتَمِلْهُ بَرَازِقِينَ ﴿٢١﴾

وَأَنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خِزْيَانُهُ وَمَا نُنزِلْهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾

وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاسْتَقْبَلْتُمُوهُ مَجِّجًا وَمَا أَنْتُمْ لَهُ

بِخَزِينِينَ ﴿٢٣﴾

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٤﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٥﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو گلے سڑے کچڑ سے بنی ہوئی خشک کھکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اور جنوں کو ہم نے اُس سے پہلے سخت گرم ہوا کی آگ سے بنایا۔

وَالجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اور (یاد کر) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے کچڑ سے بنی ہوئی خشک کھکتی ہوئی ٹھیکریوں سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔
۳۰۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنا کلام پھونکوں تو اس کی اطاعت میں سجدہ ریز ہو جانا۔^{۳۰}

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۹﴾
فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَتَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔
۳۲۔ سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کر دیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۱﴾
إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ أَبَىٰ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّٰجِدِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اس نے کہا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہوا؟

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّٰجِدِينَ ﴿۳۳﴾

آیات ۲۷ تا ۳۰: ان آیات کریمہ میں دو باتیں بطور خاص قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ انسان کو محض گیلی مٹی سے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ایسی گیلی مٹی سے جس میں عفوت پیدا ہو چکی تھی اور پھر وہ کھکتی ہوئی ٹھیکریاں بن گئی۔ یہ وہ مضمون ہے جو از خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کسی اور الہی کتاب میں بھی کھکتی ہوئی ٹھیکریوں سے انسان کی پیدائش کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ مسئلہ اس دور میں سائنسدانوں نے حل کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کے آغاز سے پہلے جن کو آسمان سے برسنے والی ایسی سخت گرم ہوا سے جو آگ کی طرح گرم تھی پیدا کیا گیا ہے۔ یہ امر بھی ایسا ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا جب تک عالم الغیب خدا اس کی اطلاع نہ فرماتا۔ نَارُ السَّمُومِ سے پیدا ہونے والے جنوں سے مراد بیکٹیریا ہیں اور اس سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ گلا سڑا کچڑ کیسے بنا۔ جب تک بیکٹیریا موجود نہ ہوں گیلی مٹی میں سڑاند پیدا نہیں ہو سکتی۔

۳۴۔ اس نے کہا میں ایسا نہیں کہ میں ایک ایسے بشر کے لئے سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے کچڑ سے بنی ہوئی خشک کھکتی ہوئی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔

۳۵۔ اس نے کہا اس (مقام) میں سے نکل جا۔ یقیناً تو دھنکارا ہوا ہے۔

۳۶۔ اور یقیناً تجھ پر جزا سزا کے دن تک لعنت رہے گی۔

۳۷۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جب وہ (بشر) اٹھائے جائیں گے۔

۳۸۔ اس نے کہا پس یقیناً تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

۳۹۔ ایک معلوم وقت کے دن تک۔

۴۰۔ اس نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرا دیا ہے سو میں ضرور زمین میں (قیام) ان کے لئے خوبصورت کر کے دکھاؤں گا اور میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔

۴۱۔ سوائے اُن میں سے تیرے چنیدہ بندوں کے۔

۴۲۔ اس نے کہا یہ سیدھی راہ (دکھانا) میرے ذمہ ہے۔

۴۳۔ یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا سوائے گمراہوں میں سے اُن کے جو (از خود) تیری پیروی کریں گے۔

۴۴۔ اور یقیناً جہنم اُن سب کا موعود ٹھکانا ہے۔

۴۵۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان (گمراہوں) کا ایک مقررہ حصہ ہے۔

قَالَ لِمَ أَكُنْ لِاسْجِدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝۳۴

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝۳۵

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝۳۶

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ۝۳۷

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝۳۸

إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝۳۹

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ
فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝۴۰

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ۝۴۱

قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝۴۲

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ

إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَايِبِينَ ۝۴۳

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝۴۴

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ

جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝۴۵

۴۶۔ یقیناً متقی باغوں اور چشموں میں (متمکن) ہوں گے۔

۴۷۔ ان میں سلامتی کے ساتھ مطمئن اور بے خوف ہوتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔

۴۸۔ اور ہم ان کے دلوں سے جو بھی کینے ہیں نکال باہر کریں گے۔ بھائی بھائی بنتے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۴۹۔ انہیں ان میں نہ کوئی تھکان چھوئے گی اور نہ وہ کبھی ان میں سے نکالے جائیں گے۔

۵۰۔ میرے بندوں کو مطلع کر دے کہ یقیناً میں ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

۵۱۔ اور یہ بھی کہ یقیناً میرا عذاب ہی بہت دردناک عذاب ہے۔

۵۲۔ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے متعلق آگاہ کر دے۔

۵۳۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام۔ اس نے کہا ہم تو تم سے خائف ہیں۔

۵۴۔ انہوں نے کہا خوف نہ کر۔ ہم یقیناً تجھے ایک صاحب علم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

۵۵۔ اس نے کہا کیا تم نے مجھے خوشخبری دی ہے باوجود اس کے کہ مجھے بڑھاپے نے آیا ہے۔ پس تم کس بنا پر خوشخبری دے رہے ہو؟

۵۶۔ انہوں نے کہا ہم نے تجھے برحق خوشخبری دی ہے۔ پس مایوس ہونے والوں میں سے نہ ہو۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝۲۶

أَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ أَمِينٍ ۝۲۷

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ

إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝۲۸

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا

بِمُخْرَجِينَ ۝۲۹

نَبِيٌّ عَبْدِي أَيُّبَىٰ أَنَا الْعَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۳۰

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝۳۱

وَنَبِّئَهُمْ عَنْ صَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝۳۲

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۝۳۳

مِنْكُمْ وَاجْلُونَ ۝۳۴

قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

عَلِيمٍ ۝۳۵

قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ

فِيمَ تَبَشِّرُونَ ۝۳۶

قَالُوا بَشِّرْنَا بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ

الْقٰنِطِينَ ۝۳۷

۵۷۔ اس نے کہا بھلا گمراہوں کے سوا کون ہے جو اپنے رب کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔

۵۸۔ اس نے کہا اے بھیجے ہوؤ! تمہارا اصل مقصد کیا ہے؟

۵۹۔ انہوں نے کہا یقیناً ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

۶۰۔ سوائے آل لوط کے۔ ہم ان سب کو ضرور پھالیں گے۔

۶۱۔ اس کی بیوی کے سوا۔ ہم نے (اس کا انجام) جانچ لیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

۶۲۔ پس جب آل لوط کے پاس پیغامبر پہنچے۔

۶۳۔ اس نے کہا تم یقیناً اجنبی لوگ ہو۔

۶۴۔ انہوں نے جواب دیا بلکہ ہم تو تیرے پاس وہ (خبر) لائے ہیں جس کے متعلق وہ شک میں مبتلا رہتے تھے۔

۶۵۔ اور ہم تیرے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

۶۶۔ پس اپنے اہل کو لے کر رات کے ایک حصے میں نکل کھڑا ہو اور ان کے پیچھے چل اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور تم چلتے رہو جس طرف (چلنے کا) تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

۶۷۔ اور ہم نے اُسے یہ فیصلہ سنا دیا کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے وقت کاٹی جا چکی ہوگی۔

قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٧﴾

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٨﴾

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٩﴾

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٦٠﴾

إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَرْنَا لَهَا لِمَنِ الْغَابِرِينَ ﴿٦١﴾

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦٢﴾

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّكَرُّونَ ﴿٦٣﴾

قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٤﴾

وَآتَيْنَكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٥﴾

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٦﴾

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هُوَلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٧﴾

۶۸۔ اور شہر کے رہنے والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔

۶۹۔ اس نے کہا یہ میرے مہمان ہیں پس مجھے رُسوا نہ کرو۔

۷۰۔ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو۔

۷۱۔ انہوں نے کہا کیا ہم نے تجھے سب جہانوں (سے راہ و رسم رکھنے) سے منع نہیں کیا تھا؟

۷۲۔ اس نے کہا (دیکھو) یہ میری بیٹیاں ہیں (ان کی حیا کرو) اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

۷۳۔ (اللہ نے وحی کی کہ) تیری عمر کی قسم! یقیناً وہ اپنی بدمستی میں بھٹک رہے ہیں۔

۷۴۔ پس انہیں ایک گونج دار عذاب نے صبح ہوتے آ پکڑا۔

۷۵۔ پس ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور ان پر ہم نے کنکروں والی مٹی سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔

۷۶۔ یقیناً اس (واقعہ) میں کھوج لگانے والوں کے لئے نشانات ہیں۔

۷۷۔ اور وہ (بستی) یقیناً ایک مستقل شاہراہ پر (واقع) ہے۔

۷۸۔ یقیناً اس میں مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

۷۹۔ اور گھنے درختوں کے علاقہ (میں بسنے) والے بھی یقیناً ظالم تھے۔

۸۰۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ دونوں (بستیاں) ایک نمایاں شاہراہ پر (واقع) ہیں۔

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٧٨﴾

قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٧٩﴾

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٨٠﴾

قَالُوا أَوْلَمْ نُنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾

قَالَ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ﴿٧٢﴾

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ

يَعْمَهُونَ ﴿٧٣﴾

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٤﴾

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

حِجَابًا مِّنْ سَجِيلٍ ﴿٧٥﴾

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٦﴾

وَإِنَّهَا لِبَسْبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٧﴾

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾

وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ظَالِمِينَ ﴿٧٩﴾

فَأَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ

مُبِينٍ ﴿٨٠﴾

۸۱۔ اور یقیناً حجر (کے رہنے) والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

۸۲۔ اور ہم نے ان کو اپنے نشانات دیئے تو وہ ان سے اعراض کرتے رہے۔

۸۳۔ اور وہ پہاڑوں میں بے خطر گھبراتے تھے۔

۸۴۔ پس انہیں بھی ایک گونج دار عذاب نے صبح ہوتے میں آپکڑا۔

۸۵۔ پس ان کے کام نہ آسکا جو کسب وہ کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ اور ساعت ضرور آنے والی ہے۔ پس بہت عمدہ طریق پر درگزر کر۔

۸۷۔ تیرا رب ہی یقیناً بہت باکمال خالق (اور) صاحب علم ہے۔

۸۸۔ اور یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائی جانے والی (آیات) اور قرآن عظیم عطا کئے ہیں۔

۸۹۔ اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پیار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہے اور ان پر غم نہ کھا اور مومنوں کے لئے اپنے (شفقت کے) پڑ جھکا دے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨١﴾

وَأَتَيْنَهُمُ الْبَتَاءَ فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨٢﴾

وَكَانُوا يُجْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
أَمِينًا ﴿٨٣﴾

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْحِينَ ﴿٨٤﴾

فَمَا آغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٥﴾

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ
فَاصْفَحَ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٦﴾

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٧﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٨﴾

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ
أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٩﴾

﴿٨٨﴾ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي سے مراد سورۃ فاتحہ کی آیات معلوم ہوتی ہیں جن کے معانی قرآن کریم میں بکثرت دہرائے گئے ہیں اور تمام مقطعات بھی سورۃ فاتحہ ہی سے لئے گئے ہیں۔ مقطعات میں ایک حرف بھی ایسا نہیں جو سورۃ فاتحہ سے باہر ہو جبکہ سورۃ فاتحہ میں ان کے علاوہ سات حروف ایسے ہیں جن کو مقطعات میں استعمال نہیں فرمایا گیا۔

۹۰۔ اور کہہ دے کہ میں تو یقیناً ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

۹۱۔ (اس عذاب سے) جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔

۹۲۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

۹۳۔ پس تیرے رب کی قسم! ہم یقیناً ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔

۹۴۔ اس کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔

۹۵۔ پس خوب کھول کر بیان کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے اور شرک کرنے والوں سے اعراض کر۔

۹۶۔ یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے مقابل پر تجھے بہت کافی ہیں۔

۹۷۔ جنہوں نے اللہ کے ساتھ ایک دوسرا معبود بنا لیا ہے پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

۹۸۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تیرا سینہ ان باتوں سے تنگ ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں۔

۹۹۔ پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا۔

۱۰۰۔ اور اپنے رب کی عبادت کرتا چلا جا یہاں تک کہ تجھے یقین آجائے۔

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٩٠﴾

كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩١﴾

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩٢﴾

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾

فَأُصِدِّعُ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضُ

عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٥﴾

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٦﴾

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرَكَ بِمَا

يَقُولُونَ ﴿٩٨﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٩﴾

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿١٠٠﴾

۱۶۔ النحل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو انتیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیت میں جس یقین کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے ایک معنی موت کے بھی لئے گئے ہیں مگر پہلا معنی بہر حال یقین ہی ہے۔ اس سورت کا آغاز ہی اس امر سے فرمایا گیا ہے کہ جس یقینی امر کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ آیا ہی چاہتا ہے۔ پس اے منکر و! تم اس کے طلب کرنے میں جلدی نہ کرو اور یقین رکھو کہ آسمان سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، اپنے فرشتے نازل فرماتا ہے۔

اس کے بعد ہر قسم کے جانوروں کی تخلیق کا ذکر فرمانے کے بعد یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ اس قسم کی اور سواریاں بھی اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا جن کا تمہیں اس وقت کوئی علم نہیں۔ چنانچہ فی زمانہ ایجاد ہونے والی نئی نئی سواریوں کی پیشگوئی اس آیت میں فرمادی گئی ہے۔

اسی طرح ہر قسم کے جانداروں کی بقا کے متعلق فرمایا کہ وہ آسمان سے اترنے والے پانی ہی کے ذریعہ ہوتی ہے جس سے زمین سے سبزہ اگتا ہے اور ہر قسم کے درخت اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن آسمانی پانی کا ایک پہلو وہ بھی ہے جسے وہ اَنعَام نہیں جانتے جو گھاس وغیرہ چرتے تو ہیں لیکن اس کی گڑہ کو نہیں سمجھتے۔ پس روحانی پانی سے جو زندگی اللہ کے رسول پاتے ہیں اور اس فیض کو آگے جاری کرتے ہیں اسے وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جن کی مثال قرآن کریم نے اَنعَام سے دی ہے بلکہ ان کو اَشْرَ قرار دیا ہے کہ ان کا تو جانداروں سے بھی بدتر حال ہے کیونکہ اَنعَام تو اس کو سمجھنے کی بھی اہلیت ہی نہیں رکھتے مگر یہ دین کو بظاہر سمجھنے کے باوجود پھر بھی اس کے فیض سے محروم رہتے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے سمندر میں پائی جانے والی نعمتوں اور سمندر میں کھارے پانی میں پلنے والی مچھلیوں وغیرہ کا بھی ذکر فرمادیا جو کھارا پانی پیتی ہیں، اسی میں گزر بسر کرتی ہیں لیکن ان کے گوشت میں کھار کا کوئی ادنیٰ سا بھی نشان نہیں پایا جاتا۔ اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ پانی کے ذریعہ اس بقا کے نظام کا انحصار ان پہاڑوں پر ہے جو بڑی مضبوطی سے زمین میں گڑے ہوتے ہیں۔ اگر یہ پہاڑ نہ ہوتے تو سمندر سے شفاف پانی کے اٹھنے اور اس کے برسنے کا یہ نظام جاری رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

قرآن کریم نے سایوں کے زمین پر بچھے ہونے کا ذکر اس رنگ میں فرمایا ہے گویا وہ سجدہ ریز ہیں۔ لیکن دابۃ اور ملائکہ بھی اللہ کی عظمت کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں۔ دَابَّةٌ زَمِنٌ سے اپنی زندگی کا سامان پانے کے نتیجہ میں زبان حال سے ہمیشہ اللہ کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں اور فرشتے آسمان سے اترنے والے پانی کی معرفت حاصل ہونے کی وجہ سے سر بسجود رہتے ہیں۔

آیت کریمہ نمبر ۶۲ میں یہ حیرت انگیز مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ انسانوں کے ہر ظلم پر فوراً گرفت فرمانا شروع کر دے تو زمین پر چلنے پھرنے والے جانوروں کی صف لیٹ دی جائے۔ دراصل انسان کو اس پر غور کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ اگر ذابۃ نہ ہوتے تو انسان کی بقا ممکن ہی نہ تھی۔ اسی لئے پھر معاً بعد یہ فرمایا کہ موبیشیوں میں تمہارے لئے بہت بڑا عبرت کا سامان ہے۔

اس کے بعد وحی کی عظمت کا بیان شہد کی مکھی کی مثال دے کر فرمایا گیا۔ کسی دوسرے جانور پر وحی کے نزول کا ذکر نہیں ملتا۔ دیکھا جائے تو شہد کی مکھی اسی طرح ایک مکھی ہی ہے جیسے عام گندگی پر پلنے والی مکھی ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وحی کے ذریعہ خدا نے اس کو ہر گندگی سے پاک کر دیا۔ یہ اپنے گھر بھی پہاڑوں پر اور بلند درختوں پر اور اُن بیلوں پر بناتی ہے جو بلند سہاروں پر چڑھائی جاتی ہیں۔ پھر اس پر وحی کی گئی کہ وہ ہر پھول کا رس چوسے اگرچہ لفظ نمر استعمال فرمایا ہے مگر اس میں دوہری حکمت یہ ہے کہ مکھی کے اس پھول کو چوسنے کے نتیجے میں ہی اس میں سے ثمر پیدا ہوتا ہے اور ہر پھل کا عرق اور نچوڑ بھی وہ پھول سے ہی چوستی ہے اور اس کے نتیجے میں جو شہد بناتی ہے اس میں انسانوں کے لئے ایک عظیم الشان شفا رکھ دی گئی ہے۔

یہاں یَسْخَرُجُ مِنْ بُطُونِهَا فرما کر اس طرف اشارہ فرمادیا گیا کہ شہد صرف پھولوں کے رس سے نہیں بنتا بلکہ شہد کی مکھی کے بطن سے جو لعاب نکلتا ہے اسے وہ پھولوں کے رس سے ملا کر اور بار بار زبان ہوا میں نکال کر اسے کاڑھا کر کے شہد میں تبدیل کرنے کے بعد چھتوں میں محفوظ کرتی ہے۔

پھر اس کے بعد دو غلاموں کی مثال دی گئی ہے ایک ایسا احمق غلام جس کے کاموں میں کوئی بھی بھلائی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ رزقِ حسن عطا فرماتا ہے اور پھر وہ اسے آگے بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اس کا بھی شہد کی مکھی سے ایک بہت گہرا جوڑ ہے۔ عام مکھی تو ایسے مملوک کی طرح ہے جس کے اندر کوئی فائدہ نہیں اور شہد کی مکھی ایسے مملوک کی طرح ہے جسے رزقِ حسن عطا کیا جاتا ہے اور پھر وہ آگے بھی بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے یہ رزق تقسیم کرتی ہے۔

اس کے بعد مختلف قسم کے غلاموں کی مثال کو آگے بڑھا کر انسانوں پر چسپاں فرمایا گیا ہے۔ وہ مملوک جو اللہ کی وحی سے فیضیاب نہیں ہوتا اور اللہ کو گونگا سمجھتا ہے وہ خود ہی اَبْکُمْ یعنی گونگا ہے۔ وہ تو ایسا ہی ہے کہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے گا نقصان ہی کا سودا کرے گا۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ۔ اور دوسرے مملوک خدا کے انبیاء ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کو عدل کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر رواں رہتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ شہد کی مکھی کے متعلق بھی یہی فرمایا تھا کہ اپنے رب کے رستوں پر چل۔ تو انبیاء اس پہلو سے اس پر بہت بڑی فضیلت رکھتے ہیں کہ اُس ایک سیدھے رستے پر چلتے ہیں جو لازماً اللہ تک پہنچا دیتا ہے۔

اس کے بعد اسی سورت میں پرندوں کے متعلق یہ فرمایا گیا کہ یہ جو آسمان پر اڑتے پھرتے ہیں یہ خیال مت کرو کہ محض اتفاقاً ان کو پر عطا ہو گئے اور اڑنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔ صرف پروں کا پیدا ہونا ہی پرندوں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا نہیں کر سکتا تھا جب تک اس کی کھوکھلی ہڈیاں، اس کی چھاتی کی خاص بناوٹ اور چھاتی کے دونوں طرف نہایت مضبوط عضلات نہ بنائے جاتے جو بہت بڑا بوجھ اٹھا کر انہیں بلند پروازی کی توفیق بخشتے ہیں۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز کرشمہ ہے کہ انتہائی وزنی مگھ بھی مسلسل کئی ہزار میل تک اڑتے چلے جاتے ہیں اور اڑتے وقت ان کی جو اندرونی ترکیب ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے جیٹ جہاز کا سامنے کا حصہ ہو اور منتشر کرتا ہے اسی طرح ہوا کا دباؤ ان پر اس بناوٹ کی وجہ سے کم سے کم پڑتا ہے۔ اور جو مگھ سب سے زیادہ اس دباؤ کو برداشت کرنے کے لئے دوسروں کے آگے ہوتا ہے، کچھ دیر کے بعد پیچھے سے ایک اور مگھ آ کر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ پھر یہی پرندے آبی پرندے بھی بنتے ہیں اور ڈوبتے نہیں حالانکہ ان کو اپنے وزن کی وجہ سے ڈوب جانا چاہئے تھا۔ نہ ڈوبنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم کے اوپر چھوٹے چھوٹے پَر ہوا کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پروں میں قید ہوا ان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے۔ اور یہ خود بخود ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ضروری ہے کہ ان پروں کے گرد کوئی ایسا چکنامادہ ہو جو پانی کو پروں میں جذب ہونے سے روکے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ پرندے سارے پَر اپنی چونچوں میں سے گزارتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت ان کے جسم میں سے اللہ تعالیٰ گریس (Grease) کی طرح کا وہ مادہ نکالتا ہے جسے پروں پر ملنا لازمی ہے۔ وہ مادہ کیسے از خود پیدا ہوا اور ان کے منہ تک کیسے پہنچا اور ان پرندوں کو کیسے شعور ہوا کہ جسم تک پانی کے سرایت کرنے کو روکنا لازمی ہے ورنہ وہ ڈوب جائیں گے؟

آگے قرآن کریم کے اس حیرت انگیز معجزے کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہر چیز کی وہ تفصیل بیان فرما رہا ہے۔ اور دوسری کتابوں پر اس پہلو سے قرآن کریم کو جو فضیلت حاصل ہے وہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر انبیاء پر ہے۔ اسی وجہ سے جیسے وہ اپنی قوموں پر شہید تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود ان انبیاء پر بھی شہید مقرر فرمایا گیا۔

قرآن کریم کی تعلیم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کی مثال آیت کریمہ نمبر ۹۱ ہے جو خود تمام اخلاقی اور روحانی تعلیمات کو سمیٹے ہوئے ہے اور ان پر حاوی ہے۔ سب سے پہلے عدل کا ذکر فرمایا گیا جس کے بغیر دنیا میں کوئی اصلاح ممکن نہیں۔ پھر احسان کا ذکر فرمایا گیا جو انسان کو عدل سے ایک بالا مقام عطا کرتا ہے۔ پھر اِنْسَاءِ ذِي الْقُرْبٰیٰی فرما کر اس مضمون کو آخری بلندی تک پہنچا دیا گیا کہ وہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ جیسے ماں اپنے بچوں پر کرتی ہے اور اس کے بدلہ میں کسی خدمت یا صلہ کا واہمہ تک اس کے دل سے نہیں گزرتا۔ اور یہ

اعلیٰ ترین مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا کہ آپ ہر قسم کے عوض کے تصور سے پاک رہ کر سارے بنی نوع انسان کو فیض پہنچا رہے تھے۔

اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ایک فرد تھے، پوری امت کے طور پر پیش کیا گیا ہے کیونکہ آپ ہی سے بہت سی امتوں نے پیدا ہونا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ کر یہ مضمون اپنے معراج تک پہنچ جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی وحی فرمائی گئی کہ اس ابراہیمی سنت پر عمل پیرا ہو۔ اور اس کا خلاصہ یہ پیش فرما دیا گیا کہ اپنے رب کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلاؤ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان انتہائی صبر سے کام لینے والا ہو۔ لَا تَسْتَعْجِلْ فِيهِمْ جَلَّ جَلَلُ میں جو ارشاد ہے اس میں بھی اس مضمون کی طرف اشارہ ہے۔ عظیم روحانی انقلاب آنا فانا برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ اس کے لئے بے انتہا صبر کی ضرورت ہے۔ پس یہ صبر تو تقویٰ کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے جو احسان کرنے والے ہیں۔

یہاں احسان کا ایک مضمون تَوَيَّأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ میں بیان فرما دیا گیا ہے اور دوسرا اس کی وہ تشریح ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی کہ احسان یہ ہے کہ جب تُو عبادت کے لئے کھڑا ہو تو ایسے کھڑا ہو گویا تُو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور احسان کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ تُو اس طرح باادب کھڑا ہو جیسے وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔



سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ وَعَشْرٌ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ کا حکم آنے ہی کو ہے پس اس کی طلب میں جلدی نہ کرو۔ پاک ہے وہ اور بالا ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح القدس کے ساتھ اُتارتا ہے کہ خبردار کرو کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔

۴۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ بہت بالا ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۵۔ اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر اچانک وہ کھلا کھلا جھگڑالو بن گیا۔

۶۔ اور موشیوں کو بھی اس نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں اور بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو۔

۷۔ اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہو۔

۸۔ اور وہ تمہارے بوجھ اُٹھائے ہوئے ایسی بستی کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

آتَىٰ أَمْرَ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۖ سُبْحٰنَهُ
وَتَعَلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ②

يُنزِلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ
مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ③

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ
تَعَلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ④

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا
هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ⑤

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ
وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ⑥

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ
وَحِينَ تَسْرَحُونَ ⑦

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا

طرف چلتے ہیں جسے تم جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ یقیناً تمہارا رب بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۹۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔ نیز وہ (تمہارے لئے) وہ بھی پیدا کرے گا جسے تم نہیں جانتے۔

۱۰۔ اور سیدھی راہ دکھانا اللہ پر (بندوں کا) حق ہے جبکہ اُن (راہوں) میں سے بعض ٹیڑھی بھی ہیں۔ اور اگر وہ چاہتا تو ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا۔

۱۱۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا اس میں پینے کا سامان ہے اور اسی سے پودے نکلتے ہیں جن میں تم (موسیٰ) چراتے ہو۔

۱۲۔ وہ تمہارے لئے اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور کرتی ہے بہت بڑا نشان ہے۔

۱۳۔ اور اس نے تمہارے لئے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کیا اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔

۱۴۔ اور جو مختلف اقسام کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کی ہیں (وہ سب تمہارے لئے مسخر ہیں)۔ اس میں نصیحت پکڑنے والے لوگوں کے لئے یقیناً بہت بڑا نشان ہے۔

بَلِّغِيهِ الْإِسْقَىٰ الْإِنْفُسِ ۖ إِنَّ رَبَّكُمْ
لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۙ

وَ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيرِ لِيَتْرَكُوها
وَ زِينَةً ۖ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۙ

وَ عَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَ مِنْهَا جَابِرٌ ۖ
وَ لَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۙ

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ
شَرَابٌ وَ مِنْهُ شَجْرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۙ

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُونَ
وَ النَّخِيلَ وَ الْأَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۖ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۙ

وَ سَخَّرَ لَكُمْ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ
وَ الْقَمَرَ ۖ وَ النُّجُومَ ۖ مُسَخَّرَاتٍ

بِأَمْرِهِ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ
يَعْقِلُونَ ۙ

وَ مَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ

يَذَكَّرُونَ ۙ

۱۵۔ اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے تم زینت کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں، اور تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

۱۶۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تاکہ تمہارے لئے کھانے کا سامان مہیا کریں اور دریا اور راستے بھی تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

۱۷۔ اور بہت سے رہنمائی کرنے والے نشان۔ اور وہ ستاروں سے بھی رہنمائی لیتے ہیں۔

۱۸۔ تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

۱۹۔ اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۰۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

۲۱۔ اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔

۲۲۔ مردے ہیں، زندہ نہیں اور شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِيَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَ لِيَتَبَتَّغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٥﴾

وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾

وَعَلَّمَتْهُ وَالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٧﴾

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٨﴾

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَعَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩﴾

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُؤْنَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٠﴾

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢١﴾

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢٢﴾

اس آیت میں ان مشرکین کا رد ہے جو فرضی خداؤں پر ایمان لاتے تھے جو مردہ کی طرح تھے اور زندگی کے کوئی آثار ان میں نہیں پائے جاتے تھے۔

۲۳۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل انکاری ہیں اور وہ استنبار کرنے والے ہیں۔

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ
مُسْتَكْبِرُونَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ استنبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
يُعْلِنُونَ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ (گویا وہ چاہتے ہیں) کہ قیامت کے دن اپنے تمام تر بوجھ بھی اٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ بھی جنہیں وہ بغیر علم کے گمراہ کیا کرتے تھے۔ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وہ اٹھاتے ہیں۔

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضَلُّونَهُمْ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ یقیناً ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے مکر کئے تو اللہ نے ان کی عمارتیں بنیادوں سے اکھیڑ دیں تب ان پر چھت ان کے اوپر سے آ پڑی اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آیا جہاں سے ان کو گمان تک نہ تھا۔

قَدَّمْكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهَ
بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ
مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَتْهُمْ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں رُسوا کر دے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی خاطر تم مخالفت کیا کرتے تھے؟ وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا کہیں گے کہ یقیناً آج کے دن ذلت اور خرابی کافروں پر (پڑ رہی) ہے۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ
شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ
قَالَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ (اُن پر) جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں اور وہ (یہ کہتے ہوئے) صلح کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی بُرائی نہیں کیا کرتے تھے۔ کیوں نہیں! یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

۳۰۔ پس جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ لمبا عرصہ اُس میں رہتے چلے جاؤ، پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

۳۱۔ اور ان لوگوں سے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا کہا جائے گا کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب نے اتارا ہے؟ وہ کہیں گے سراپا خیر!۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کئے بھلائی (مقدر) ہے اور آخرت کا گھر بہت بہتر ہے۔ اور کیا ہی عمدہ ہے متقیوں کا گھر۔

۳۲۔ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان کے لئے ان میں وہی کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ اسی طرح اللہ متقیوں کو جزا دیا کرتا ہے۔

۳۳۔ (یعنی) وہ لوگ جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ (انہیں) کہتے ہیں تم پر سلام ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ اُس کی بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔

۳۴۔ کیا وہ اس کے سوا کوئی راہ دیکھ رہے ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں یا تیرے رب کا فیصلہ آپہنچے۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے

الَّذِينَ تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيۡ
اَنْفُسِهِمْ ۗ فَاَلْقَوْا السَّلٰمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ
مِنْ سُوۡءٍ ۗ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

فَاَدْخُلُوۡا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۗ
فَلَبَسۡتُمْ مَثُوۡىَ الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۳۰﴾

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اٰتَقُوا مَا ذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۗ
قَالُوۡا خَيْرًا ۗ لِلَّذِيۡنَ اَحْسَنُوۡا فِيۡ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً ۗ وَكَدٰرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۗ وَلَنِعۡمَ
دٰرُ الْمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۱﴾

جَنَّتْ عَدْنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجَرِيۡ مِنْ تَحْتِهَا
الۡاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ ۗ كَذٰلِكَ
يَجۡزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۲﴾

الَّذِيۡنَ تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ ۗ
يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمْ ۗ اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوۡنَ ﴿۳۳﴾

هَلْ يَنْظُرُوۡنَ اِلَّا اَنْ تَاۡتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَوْ يٰٓاۡتِيۡ اَمْرٌ رَّبِّكَ ۗ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ

پہلے تھے۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے نفسوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

۳۵۔ پس انہیں ان کے اعمال کی بُرائیاں پہنچیں اور انہیں اُس نے گھیر لیا جس کے ساتھ وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

۳۶۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے شرک کیا کہا اگر اللہ چاہتا تو ہم نے اس کے سوا کسی چیز کی عبادت نہ کی ہوتی، نہ ہم نے نہ ہمارے آباء و اجداد نے۔ اور نہ ہی ہم نے اُس کے سوا کسی چیز کو حرمت دی ہوتی۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس کیا پیغمبروں پر کھلا کھلا پیغام پہنچانے کے سوا بھی کچھ فرض ہے؟

۳۷۔ اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہی میں ایسے بھی ہیں جن پر گمراہی واجب ہو گئی۔ پس زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

۳۸۔ اگر تو ان کی ہدایت پر حریص ہے تو اللہ ان کو ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ کرتے ہیں اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

۳۹۔ اور انہوں نے اللہ کی پکی قسمیں کھائی ہیں کہ

مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ
وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳۵﴾

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَ حَاقَ بِهِمْ
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۶﴾

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا
عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا
آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ
كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ
فَهَلْ عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۳۷﴾

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۗ فَمِنْهُمْ
مَنْ هَدَى اللَّهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ
الضَّلَالَةُ ۗ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۳۸﴾

إِنْ تَحَرَّصَ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَ مَا لَهُمْ
مِنْ نَصِيرِينَ ﴿۳۹﴾

وَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ

اللہ اسے پھر کبھی نہیں اٹھائے گا جو مر جائے گا۔ کیوں نہیں! یہ ایسا وعدہ ہے جسے پورا کرنا اس پر واجب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۴۰۔ تاکہ وہ ان پر وہ چیز خوب کھول دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ وہ جھوٹے ہیں۔

۴۱۔ کسی چیز کے لئے ہمارا محض یہ قول ہوتا ہے جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں کہ ہم اُسے کہتے ہیں کہ ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔

۴۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ضرور انہیں دنیا میں بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو سب (اجروں) سے بڑا ہے۔ کاش وہ علم رکھتے۔

اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلَفُونَ فِيهِ وَيَعْلَمَ
الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ ﴿۴۰﴾

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ
كُنْ فَيَكُونُ ﴿۴۱﴾

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا
ظَلَمُوا لِنَبِيِّنَاهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ط

وَلَا جَزَاءَ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ (یہ اجر ان کے لئے ہے) جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۴۴۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی کو نہیں بھیجا مگر ایسے مردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

۴۵۔ (انہیں ہم نے) کھلے کھلے نشانات اور صحیفوں کے ساتھ (بھیجا)۔ اور ہم نے تیری طرف بھی ذکر اتارا ہے تاکہ تو اچھی طرح لوگوں پر اس کی وضاحت کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا تھا اور تاکہ وہ تفکر کریں۔

۴۶۔ کیا وہ لوگ جنہوں نے بُری تدبیریں کیں امن

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۴۳﴾

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا لَوْحِيَّ
إِلَيْهِمْ فَسَاءَ لَوْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ط وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۵﴾

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ

میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں۔

۴۷۔ یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آ پکڑے۔ پس وہ (اللہ کو اس کے مقاصد میں) عاجز کرنے والے نہیں۔

۴۸۔ یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑ لے۔ پس یقیناً تمہارا رب بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۴۹۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو چیز بھی اللہ نے پیدا کی ہے اُس کے سائے کبھی دائیں طرف سے اور کبھی بائیں اطراف سے جگہ بدلتے ہوئے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور وہ تذلّل اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

۵۰۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں جاندار ہیں اور تمام فرشتے بھی اور وہ استکبار نہیں کرتے۔

۵۱۔ وہ اپنے اوپر غالب رب سے ڈرتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

۵۲۔ اور اللہ نے کہا کہ دو دو معبود مت پکڑ بیٹھو۔ یقیناً وہ ایک ہی معبود ہے۔ پس صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

۵۳۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اطاعت اُسی کی واجب ہے۔ تو کیا تم غیر اللہ سے ڈرتے رہو گے۔

اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٦﴾

أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٧﴾

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٨﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَتَّبِعُوهُ أَظْلَهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّامِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ ذَاخِرُونَ ﴿٤٩﴾

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبِرُونَ ﴿٥٠﴾

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥١﴾

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ فَإِذَا يَأْتِي فَاذْهَبُونَ ﴿٥٢﴾

وَلَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ اور جو بھی تمہارے پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف تم زاری کرتے (ہوئے بھکتے) ہو۔

۵۵۔ پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تم میں سے ایک گروہ فوراً اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

۵۶۔ تاکہ جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ پس کچھ فائدہ اٹھا لو تم ضرور (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔

۵۷۔ اور وہ اس کے لئے جسے وہ جانتے نہیں اس رزق میں سے جو ہم نے اُن کو عطا کیا ایک حصہ بنا بیٹھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ضرور تم اس بارہ میں پوچھے جاؤ گے جو تم انفر کرتے رہے ہو۔

۵۸۔ اور انہوں نے اللہ کے لئے بیٹیاں بنالی ہیں۔ پاک ہے وہ۔ جبکہ اُن کے لئے وہ کچھ ہے جو وہ پسند کرتے ہیں۔

۵۹۔ اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ (اسے) ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

۶۰۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس (خبر) کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اُسے دی گئی۔ کیا وہ رسوائی کے باوجود (اللہ کے) اُس (احسان) کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے؟ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

۶۱۔ ان لوگوں کیلئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ تُمْرًا إِذَا
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِيَّاهِ تَجْعَرُونَ ﴿٥٤﴾

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرُّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِحُوا
مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٥﴾

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَهُمْ ۖ فَتَمْتَعُوا
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا
رَزَقْنَاهُمْ ۖ تَاللَّهِ لَتَسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُونَ ﴿٥٧﴾

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحٰنَهُ ۚ وَلَهُمْ مَا
يَشْتَهُونَ ﴿٥٨﴾

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ
مُسْوَدًّا ۖ وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٩﴾

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَبِهِ ۖ
أَيْمَسُّكُهُ عَلَىٰ هُونٍ ۖ أَمْ يَدُسُّهُ فِي
الْطُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٦٠﴾

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ

بہت بُری مثال ہے اور سب سے عالی مثال اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۶۲۔ اور اگر اللہ انسانوں کا اُن کے ظلم کی بنا پر مواخذہ کرتا تو اس (زمین) پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں ایک طے شدہ میعاد تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی میعاد آ پہنچے تو نہ وہ (اس سے) ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

۶۳۔ اور وہ اللہ کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں جس سے وہ خود کراہت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ بہترین چیز انہی کے لئے ہے۔ بلاشبہ اُن کیلئے آگ (مقدر) ہے اور یقیناً وہ بے یار و مددگار چھوڑ دیئے جائیں گے۔

۶۴۔ اللہ کی قسم! ہم نے یقیناً تجھ سے پہلی قوموں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے پس آج وہ ان کا ولی (بنا بیٹھا) ہے حالانکہ ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۶۵۔ اور ہم نے تجھ پر کتاب نہیں اتاری مگر اس لئے کہ جس بارہ میں وہ اختلاف کرتے ہیں تو اُن کے لئے خوب کھول کر بیان کر دے اور (اس لئے کہ یہ کتاب) ایمان لانے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان ہو۔

۶۶۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مَر جانے کے بعد زندہ کر دیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے جو (بات) سنتے ہیں۔

السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ۙ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۶۱

وَلَوْ یُوْاْ اِخْذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّوْخِرُهُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۲

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكُذْبَ اَنْ لَّهُمُ الْحُسْنٰی ۙ لَا جَرَمَ اَنْ لَّهُمُ النَّارُ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝۶۳

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلَیْكَ اَمْرًا مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَّهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَ لَهُمْ فَهُوَ وَاِلَیْهِمُ الْیَوْمَ وَاَنَّهُمْ عَذَابُ الْاَلِیْمِ ۝۶۴

وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اِخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۶۵

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَآحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۙ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیةً لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝۶۶

۶۷۔ اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں بھی ایک بڑا نشان ہے۔ ہم تمہیں اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں گوبر اور خون کے درمیان سے پیدا ہوتا ہے وہ خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

۶۸۔ اور کھجوروں کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم پلاتے ہیں)۔ تم اس سے نشہ بناتے ہو اور بہترین رزق بھی۔ یقیناً اس میں عقل رکھنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔

۶۹۔ اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

۷۰۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

۷۱۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں وفات دے گا اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش و حواس کھو دینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیہ علم سے عاری ہو جائے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت رکھنے والا ہے۔

۷۲۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض دوسروں پر

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِبًا لِلشَّرِبِ ۖ

وَمِنْ ثَمَرِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ

ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا ۗ يَخْرُجُ مِنْهَا بِطُورِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۗ وَمِنْكُمْ مَن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي

✽ محاورہ ہے: ”نشہ اس نے پیا خمار تمہیں چڑھا“۔ دیکھئے جامع اللغات۔

رزق میں فضیلت بخشی ہے۔ پس وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی وہ کبھی اپنے رزق کو ان کی طرف جو ان کے ماتحت ہیں اس طرح لوٹانے والے نہیں کہ وہ اس میں ان کے برابر ہو جائیں۔ پھر کیا وہ (اس) حقیقت کے جاننے کے باوجود اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟

۳۔ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے ہی جوڑے پیدا کئے اور تمہیں تمہارے جوڑوں میں سے ہی بیٹے اور پوتے عطا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ تو پھر کیا وہ باطل پر تو ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کر دیں گے؟

۴۔ اور وہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں جو ان کے لئے آسمانوں اور زمین میں کسی رزق کا کچھ بھی مالک نہیں اور وہ تو کوئی استطاعت نہیں رکھتے۔

۵۔ پس اللہ کے بارہ میں مثالیں نہ بیان کرو۔ یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۶۔ نیز اللہ مثال بیان کرتا ہے ایک بندے کی جو کسی کی ملکیت ہو اور وہ کسی چیز پر کوئی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس کی بھی جسے ہم نے اپنی جناب سے اچھا رزق عطا کیا ہو اور وہ اس میں سے خفیہ طور پر بھی خرچ کرتا ہو اور علانیہ بھی۔ کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔

۷۔ نیز اللہ دو شخصوں کی مثال بیان کرتا ہے۔ ان

الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَأْيِي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۗ أَفَبِعِزَّةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿۷۱﴾

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْزَلِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً ۚ وَرِزْقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۗ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿۷۲﴾

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا ۚ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۷۳﴾

فَلَا تَصْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۷۴﴾

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّْا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۗ هَلْ يَسْتَوُونَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۷۵﴾

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا

دونوں میں سے ایک گونگا ہے جو کسی چیز پر کوئی قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے مالک پر ایک بوجھ ہے۔ وہ اسے جس طرف بھی بھیجے وہ کوئی خیر (کی خبر) نہیں لاتا۔ کیا وہ شخص اور وہ برابر ہو سکتے ہیں جو عدل کا حکم دیتا ہے اور سیدھے راستے پر (گامزن) ہے؟

۷۸۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کی ملکیت ہے۔ اور ساعت کا معاملہ نہیں مگر آنکھ جھپکنے کی طرح یا اس سے بھی جلد تر۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۷۹۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیڑوں سے نکالا جب کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

۸۰۔ کیا انہوں نے پرندوں کو آسمان کی فضا میں مسخر کیا ہوا نہیں دیکھا؟ انہیں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہوتا مگر اللہ۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

۸۱۔ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں میں سکینت رکھ دی اور تمہارے لئے مویشیوں کی کھالوں کے ایک طرح کے گھر بنا دیئے جنہیں تم کوچ کے دن اور پڑاؤ کے دن ہلکا پاتے ہو اور ان کی پشم اور ان کی اُون اور ان کے بالوں سے بہت سا ساز و سامان بنایا اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانا مقدر کیا۔

أَبْكُمْ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ لَا آيِنَمَا يُوجِّهُهُ لَا آيَاتٍ بِخَيْرٍ ۗ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۗ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٧﴾

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمَحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٨﴾

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۗ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٩﴾

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوْوِ السَّمَاءِ ۗ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٠﴾

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۗ وَمِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨١﴾

۸۲۔ اور اللہ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس میں سے تمہارے لئے سایہ دار چیزیں ﴿﴾ بھی بنائیں اور تمہارے واسطے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائیں اور تمہاری خاطر اوڑھنے کا سامان بنایا جو تمہیں گرمی سے بچاتا ہے اور اوڑھنے کا وہ سامان بھی جو جنگ کے وقت تمہارا بچاؤ کرتا ہے۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمت تمام کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار ہو جاؤ۔

۸۳۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تجھ پر تو محض کھلا کھلا پیغام پہنچانا فرض ہے۔

۸۴۔ وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر لوگ ہیں۔

۸۵۔ اور جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کو (کچھ کہنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ وہ دہلیز تک رسائی پائیں گے۔

۸۶۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جب وہ عذاب دیکھیں گے تو وہ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

۸۷۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ ہیں ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے تو وہ (ان کی) یہ بات ان پر ہی دے ماریں گے کہ یقیناً تم جھوٹے ہو۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيْكُمْ مِنَ الْحَرِّ وَسَرَابِيلَ تَقِيْكُمْ بَاسِكُمْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۳﴾

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرَهُمْ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۴﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شٰهِيْدًا لِّمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۗ لِيُوْذَنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاَلَّا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۵﴾

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الْعٰذَابَ فَلَا يَخْفَفُ عَنْهُمْ وَاَلَّا هُمْ يُنْتَظَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اٰشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۗ فَالْتَقُوا اِلَيْهِمْ الْقَوْلُ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۷﴾

﴿﴾ ظلال کے ان معنوں کے لئے دیکھیں مفردات امام راغب۔

۸۸۔ پس اس دن وہ اللہ کی طرف صلح کی طرح ڈالیں گے اور جو کچھ وہ افتر کیا کرتے تھے ان سے کھو چکا ہوگا۔

۸۹۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب میں بدھاتے چلے جائیں گے بسبب اس کے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے۔

۹۰۔ اور جس دن ہم ہر اُمت میں انہی میں سے اُن پر ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ہم ان (سب) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے تیری طرف کتاب اُتاری ہے اس حال میں کہ وہ ہر بات کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت کے طور پر ہے اور فرمانبرداروں کے لئے خوشخبری ہے۔

۹۱۔ یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

۹۲۔ اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۹۳۔ اور اس عورت کی طرح مت بنو جس نے

وَأَنفُوا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۸۸﴾

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿۸۹﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ ۗ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۹۰﴾

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۗ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۹۱﴾

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنفُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۹۲﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنَّا

اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد پارہ پارہ کر دیا۔ تم اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دہی کے لئے استعمال کرتے ہو مبادا ایک قوم دوسری قوم پر فوقیت لے جائے۔ یقیناً اللہ تمہیں اس ذریعہ سے آزماتا ہے اور وہ ضرورتاً پر قیامت کے دن وہ کھول دے گا جس کے متعلق تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

۹۴۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں اُمتِ واحدہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم یقیناً پوچھے جاؤ گے اُن اعمال کے بارہ میں جو تم کرتے تھے۔

۹۵۔ اور تم اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دہی کا ذریعہ نہ بناؤ مبادا (تمہارا) قدم جم جانے کے بعد اکٹھ جائے اور تم بدی (کا مزا) چکھو بسبب اس کے کہ تم اللہ کی راہ سے روکتے رہے اور تمہارے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہو۔

۹۶۔ اور اللہ کا عہد تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کیا کرو۔ یقیناً جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے۔

۹۷۔ جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ضرور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

بَعْدُ قُوَّةٍ أَنْكَأْتُ تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ
دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى
مِنْ أُمَّةٍ ۖ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۖ وَلِيُبَيِّنَ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٤﴾

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَكِنْ يُلِيْضُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ
وَلِنَسْأَلَنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٥﴾

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ
فَتَزِلَّ قَدَمُ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا
السُّوَاءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٦﴾

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ إِنَّمَا
عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ
وَلَنَجْزِيَنَ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ
بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾

۹۸۔ مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

۹۹۔ پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

۱۰۰۔ یقیناً اسے ان لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۱۰۱۔ اس کا غلبہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور اُن پر جو اُس (یعنی اللہ) کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱۰۲۔ اور جب ہم کوئی آیت بدل کر اس کی جگہ دوسری آیت لے آتے ہیں، اور اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ تو محض ایک افترا کرنے والا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۱۰۳۔ تو کہہ دے کہ اسے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اُتارا ہے تاکہ وہ اُن لوگوں کو ثبات بخشنے جو ایمان لائے اور فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہو۔

۱۰۴۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں اسے کسی بشر نے سکھایا ہے۔ اس کی زبان جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں، اعمیٰ (یعنی غیر فصیح) ہے جبکہ یہ (قرآن کی زبان) ایک صاف اور روشن عربی زبان ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۸﴾

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۹﴾

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۱۰۰﴾

إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ

وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿۱۰۱﴾

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ ۚ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

بِمَا يُنزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ

لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰۳﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ

بَشَرٌ ۚ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ

أَعْجَبَىٰ ۚ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دے گا اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۱۰۶۔ جھوٹ صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی وہ لوگ ہیں جو جھوٹے ہیں۔

۱۰۷۔ جو بھی اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کرے سوائے اس کے کہ جو مجبور کر دیا گیا ہو حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (وہ بری الذمہ ہے)۔ لیکن وہ لوگ جو شرح صدر سے کفر پر راضی ہو گئے ان پر اللہ کا غضب ہو گا اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

۱۰۸۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت پر (ترجیح دیتے ہوئے) دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا اور اس وجہ سے (بھی) ہے کہ اللہ ہرگز کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۰۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر۔ اور یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔

۱۱۰۔ کوئی شک نہیں کہ آخرت میں یقیناً یہی لوگ گھانا پانے والے ہوں گے۔

۱۱۱۔ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٥﴾

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٠٦﴾

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِّنَ اللَّهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٧﴾

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ۗ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٨﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمِعَتْهُمُ وَأَبْصَارُهُمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿١٠٩﴾

لَا جْرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١١٠﴾

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِن بَعْدِ مَا قُتِلُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا ۗ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَعَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١١﴾

۱۱۲۔ جس دن ہر نفس اپنی جان کے دفاع میں جھگڑتا ہوا آئے گا اور ہر نفس کو جو کچھ اُس نے کیا پورا پورا دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تَجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا
وَتُؤْفَىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۲﴾

۱۱۳۔ اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق با فراغت آتا تھا پھر اُس (کے کینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً
مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعَمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ
لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا
يَصْنَعُونَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۴۔ اور یقیناً ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو عذاب نے ان کو آ پکڑا جبکہ وہ ظلم کرنے والے تھے۔

۱۱۵۔ پس جو کچھ تمہیں اللہ نے رزق عطا کیا ہے اس میں سے حلال (اور) طیب کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۱۴﴾
فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا
وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ
تَعْبُدُونَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۶۔ اس نے تم پر صرف مُردار اور خون اور سُوْر کا گوشت اور وہ (کھانا) حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ہاں جو سخت مجبور ہو جائے، نہ رغبت رکھنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا، تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
الْخِزْيِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۷۔ اور تم ان چیزوں کے بارہ میں جن کے متعلق

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمْ

تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ تم اللہ پر بہتان تراشو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

۱۱۸۔ ایک تھوڑا سا فائدہ ہے اور (پھر) ان کے لئے ایک بڑا دردناک عذاب (مقرر) ہے۔

۱۱۹۔ اور ان لوگوں پر بھی جو یہودی ہوئے ہم نے وہ چیزیں حرام قرار دی تھیں جن کا ذکر ہم تجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

۱۲۰۔ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لاعلمی میں بڑے اعمال کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کی یقیناً تیرا رب اس (پاک تبدیلی) کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۱۔ یقیناً ابراہیم (فی ذاتہ) ایک امت تھا جو ہمیشہ اللہ کا فرمانبردار، اسی کی طرف جھکا رہنے والا تھا اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھا۔

۱۲۲۔ اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا تھا۔ اُس (اللہ) نے اسے چُن لیا اور اسے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دی۔

۱۲۳۔ اور ہم نے اُسے دنیا میں حُسنِ عطا کی اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔

۱۲۴۔ پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ تو ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کر اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔

الْكَذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَ هَذَا حَرَامٌ
تَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ
يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٧﴾

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٨﴾

وَ عَلَى الَّذِينَ هَادُوا أَحْرَمْنَا مَا قَصَصْنَا
عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٩﴾

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا
إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢٠﴾

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا
وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢١﴾

شَاكِرًا لِأَنْعَمِهِ ۖ اجْتَبَاهُ وَ هَدَاهُ إِلَى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٢٢﴾

وَ اتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي
الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٣﴾

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ تَبْعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا ۖ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٤﴾

۱۲۵۔ یقیناً سب ان لوگوں پر (آزمائش) بنایا گیا جنہوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا اور تیرا رب یقیناً ان کے درمیان قیامت کے دن اُن باتوں کا ضرور فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

۱۲۶۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

۱۲۷۔ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔

۱۲۸۔ اور تو صبر کرو اور تیرا صبر اللہ کے سوا اور کسی کی خاطر نہیں اور تُو ان پر غم نہ کر اور تُو اس سے تنگی میں نہ پڑ جو وہ مکر کرتے ہیں۔

۱۲۹۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۵﴾

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۶﴾

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۗ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۷﴾

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۸﴾

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿۱۲۹﴾

۱۷۔ بنی اسرائیل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں۔ اسے سُورَةُ الْاِسْرَاءِ بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی ارتقاء کا مضمون جو گزشتہ سورت میں جاری تھا اسی کا ذکر اس سورت میں مذکور ہے۔ اس میں آنحضرت ﷺ کو یہ دکھایا گیا کہ جن نبوتوں کا اختتام فلسطین پر ہوا تیرا سفر وہاں ختم نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے اور بلندیوں کی طرف شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر فرمایا کہ گو حضرت موسیٰ بھی بہت بلندیوں تک پہنچے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتقاء اس سے بھی بلند تر تھا۔

یہ سورت اب یہود کے ذکر کو اس طرح بیان کر رہی ہے کہ ان کو اپنے جرائم کی بنا پر اپنے وطن فلسطین سے نکال دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی سخت نگران بندے ان پر مسلط کئے گئے تھے جو ان کے شہر کی گلیوں میں داخل ہو کر تیزی سے آگے بڑھے اور تمام شہر کو ملیا میٹ کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان پر رحم فرمائے گا اور ایک اور موقع انہیں دے گا کہ وہ دوبارہ فلسطین پر قابض ہو جائیں جیسا کہ فی زمانہ ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ رحم کے ساتھ پیش نہ آئے تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں فلسطین سے خود نکالے گا نہ کہ مسلمانوں سے جنگ کے نتیجہ میں، اور ان کی بجائے اللہ اپنے صالح بندوں کو فلسطین کا بادشاہ بنا دے گا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو تب تک فلسطین پر غلبہ عطا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس شرط کو پورا نہ کریں کہ اللہ کے صالح بندے بن جائیں۔

اس کے بعد ان برائیوں کا ذکر ہے جو یہودیوں میں ان کی سخت دلی کے زمانہ میں راسخ ہو گئی تھیں یعنی بخل، فضول خرچی، زنا، قتل و غارت، یتیم کا مال کھا جانا، بدعہدی، تکبر وغیرہ اور مسلمانوں کو ان سے باز رہنے کی تلقین ہے۔ پھر اس سورت میں فرمایا گیا کہ جب تو اس عظیم قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو یہ اس کو سمجھنے سے عاری رہتے ہیں اور ان میں شرک اتنا سرایت کر چکا ہے کہ جب تو صرف اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرے تو پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ ان کو کلمہ تو حید میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ چونکہ ان کے دلوں میں دہریت گھر کر جاتی ہے اس لئے یومِ آخرت پر سے بھی ان کا ایمان کھلیا اٹھ جاتا ہے۔ اور جو قوم آخرت پر یقین نہ رکھے اور اپنی جوابدہی کی قائل نہ ہو وہ اپنے جرائم اور گناہوں میں ہمیشہ بلا روک ٹوک بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس کے بعد اسی رویا کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کشف کے ذریعہ فلسطین کی حالت دکھائی گئی اور پھر مزید روحانی بلندیوں کی طرف آپ کا اسراء ہوا۔

پھر جس شجرہ ملعونہ کا ذکر ہے اس سے مراد یہودی ہیں جن کا سورۃ فاتحہ کی آخری آیت میں ذکر ہے کہ وہ

ہمیشہ اللہ کے غضب کے نیچے بھی رہیں گے اور بندوں کے غضب کے نیچے بھی۔ جو لوگ غضب اور انتقام کے عادی ہوں ان کی مثال آگ کی سی ہے جو نشوونما کو بھسم کر دیتی ہے اور جو منکسر مزاج بندے طین کی خاصیت رکھتے ہیں، ہر قسم کی نشوونما انہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس اس ذکر کا یہ مطلب بنتا ہے کہ یہود ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کو کوششوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہ سوچیں گے کہ یہ مٹی سے نشوونما پانے والے کیسے ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مگر تمام دنیا کی نشوونما اس بات کا ثبوت ہے کہ آگ کبھی اللہ کی قدرت سے پیدا ہونے والی نشوونما کو بھسم نہیں کر سکی۔ تمام لہلہاتے ہوئے باغات اور سبزہ زار اس بات کے گواہ ہیں۔

اس کے بعد قرآن کریم کی وہ آیات ہیں جو اَقِمِ الصَّلَاةَ سے شروع ہوتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محمود کا ذکر کرتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین جو کوشش آپ کو مذموم کرنے کی کر سکتے ہیں کرتے چلے جائیں مگر اس کے نتیجے میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلندتر مقام کی طرف اٹھاتا چلا جائے گا۔ گویا آپ کے روحانی ارتقاء کو اس رنگ میں بھی اونچا فرمایا یہاں تک کہ آپ اس مقام محمود تک پہنچ جائیں گے جس تک کسی دوسرے کی رسائی نہیں ہوئی۔ مگر یہ مقام یونہی نصیب نہیں ہوا کرتا اس کے لئے فَتَّهْ جَذْبَهُ نَافِلَةً لِّكَ فرمایا کہ اس کے لئے راتوں کو اٹھ کر ہمیشہ دعائیں کرتا چلا جا۔

یہ دعویٰ کہ آپ واقعی مقام محمود تک پہنچائے جائیں گے عملاً بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دشمن نے پورا ہوتا ہوا دیکھ لیا کہ جب آپ بظاہر مغلوب ہو کر مکہ سے نکلے تو اسی سورت میں ایک دعا کی صورت میں یہ پیشگوئی تھی کہ تُو دُوبَارَہِ اس شہر میں داخل ہوگا اور یہ اعلان کرے گا کہ جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْفًا کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل کے مقدر میں ہی بھاگنا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے روشنی آجائے تو اندھیرا بھاگ جاتا ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر ۸۶ روح کے متعلق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے کہا کہ ہمیں بتا کہ روح کیا چیز ہے اللہ تعالیٰ نے یہ جواب عطا فرمایا کہ ان سے کہہ دے کہ روح میرے رب کے امر کے سوا اور کچھ نہیں۔ عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روح اللہ مانتے ہیں اور یہی لقب مسلمان بھی آپ کو دیتے ہیں مگر اس بات میں حضرت عیسیٰ کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں کیونکہ آپ بھی محض اسی طرح امر الہی سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آغاز میں تمام زندگی امر الہی سے پیدا ہوئی ہے۔

سورت کے آخر پر اس مضمون کو مزید کھول دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اس لئے کہ وہ بن باپ کے تھا اللہ کا بیٹا قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ پس تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس کو کسی بیٹے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس کا کوئی ملکیت میں شریک ہے اور اسے کبھی ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو گویا کمزوری کی حالت میں اس کا مددگار بنتا۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَاثْنَاعَشْرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①
۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا ②
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا
الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ③
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ④
۲۔ پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے
ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ تاکہ ہم اسے اپنے
نشانات میں سے کچھ دکھائیں۔ یقیناً وہ بہت سننے
والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ⑤

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى
لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي
وَكَيْلًا ⑥
۳۔ اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی اور اسے
بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا کہ تم میرے سوا
کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ
عَبْدًا شَكُورًا ⑦
۴۔ (یہ لوگ) اُن کی ذریت تھے جنہیں ہم نے
نوح کے ساتھ سوار کیا تھا۔ یقیناً وہ بہت ہی شکر گزار
بندہ تھا۔

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ
لَتَفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا كَبِيرًا ⑧
۵۔ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو اس قضا سے
کھول کر آگاہ کر دیا تھا کہ تم ضرور زمین میں دو مرتبہ
فساد کرو گے اور یقیناً ایک بڑی سرکشی کرتے ہوئے
چھا جاؤ گے۔

① قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے روحانی سفر کے دو واقعات بیان ہوئے ہیں۔ ایک کو اسراء کہا جاتا ہے اور دوسرے کو معراج۔
اسراء کے روحانی سفر میں آپ کو فلسطین کی زیارت کروائی گئی جو ظاہری جسم کے فلسطین جانے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ روحانی زیارت مراد ہے۔ اسی
لئے جب کسی نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ بتائیں فلسطین کی فلاں عمارت کس کس طرح کی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں
کے سامنے اس وقت وہ عمارت ظاہر ہوئی اور آپ دیکھ دیکھ کر اس کے سوال کا جواب بتانے لگے۔ چنانچہ بخاری میں ہے: لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ فَمُنْتُ
فِي الْحَجَرِ فَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفَّفْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ. (بخاری. کتاب التفسیر. تفسیر سورۃ بنی اسرائیل)

۶۔ پس جب ان دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آپہنچا، ہم نے تمہارے خلاف اپنے ایسے بندوں کو کھڑا کر دیا جو سخت جنگجو تھے پس وہ بستیوں کے بچوں بچ تباہی مچاتے ہوئے داخل ہو گئے ﴿۱﴾ اور یہ پورا ہو کر رہنے والا وعدہ تھا۔

۷۔ پھر ہم نے تمہیں دوبارہ ان پر غلبہ عطا کیا اور ہم نے اموال اور اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کی اور تمہیں ہم نے ایک بہت بڑا جتھا بنا دیا۔

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ
عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا
خِلَالَ الدِّيَارِ ۖ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ﴿۱﴾

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ
وَأَمَدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ
أَكْثَرَ نَفِيرًا ﴿۲﴾

۸۔ اگر تم اچھے اعمال بجلاؤ تو اپنی خاطر ہی اچھے اعمال بجلاؤ گے۔ اور اگر تم بُرا کرو تو خود اپنے لئے ہی بُرا کرو گے۔ پس جب آخرت والا وعدہ آئے گا (تب بھی یہی مقدر ہے) کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور وہ مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جیسا کہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تاکہ وہ جس پر غلبہ پائیں اُسے نہیں نہس کر دیں۔

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ
وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ
الْآخِرَةِ لِيَسُوءَ أَوْ جَوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ
وَلِيَتَّبِعُوا مَا عَلَوَا تَتَّبِعُوا ﴿۳﴾

۹۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے تکرار کی تو ہم بھی تکرار کریں گے۔ اور ہم نے جہنم کا فروں کو گھیر لینے والی بنائی ہے۔ ﴿۲﴾

عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُمْ
عَدْنَا ۖ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿۳﴾

﴿۱﴾ ان معنوں کے لئے دیکھیں ”المنجد“۔

﴿۲﴾ آیات ۹۳۵: بنی اسرائیل کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر جاری ہوئی تھی کہ جب وہ بد اعمالیوں میں بہت بڑھ گئے تو ان پر بائبل کے بادشاہ نبوکدنصر کو غلبہ عطا ہوا۔ وہ لوگ ان کی گلیوں میں بھی گھس گئے اور عملاً ان کو ملیامیٹ کر دیا یا ہجرت کے ذریعہ منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جب پہلی بار بنی اسرائیل کو دوبارہ فلسطین پر غلبہ عطا فرمایا تو ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی تعداد میں بھی برکت دی اور ان کے اموال میں بھی برکت دی اور یہ نصیحت فرمائی کہ اگر تم نے حسن سلوک سے کام لیا تو تمہارے اپنے ہی فائدے میں ہے اور اگر تم نے سابقہ بد اعمالیوں کو دہرایا تو خود اپنے مفاد کے خلاف ہی ایسا کرو گے۔ پس جب آخری زمانہ میں ان کو فلسطین پر دوبارہ غلبہ عطا کیا جائے گا تو اس کی وجہ فلسطین پر قابض مسلمانوں کی بد اعمالیاں ہوں گی اور یہود کو پھر آزمائش میں ڈالا جائے گا۔ اگر وہ مفتوح علاقوں میں انصاف اور رحمت کا سلوک کریں گے تو ان کا یہ غلبہ لبا ہو جائے گا اور اس کے برعکس عمل کے نتیجے میں کوئی دنیاوی قوم ان کو مغلوب نہیں کرے گی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر سے ایسے سامان پیدا فرمائے گا کہ بڑی طاقتیں یہود کو فلسطین میں پناہ دینے سے باز رہیں گی۔

۱۰۔ یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور اُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

۱۱۔ اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

۱۲۔ اور انسان شرّ ایسے مانگتا ہے جیسے خیر مانگ رہا ہو۔ اور انسان بہت جلد باز ہے۔

۱۳۔ اور ہم نے رات اور دن کے دو نشان بنائے ہیں۔ پس ہم رات کے نشان کو مٹا دیتے ہیں اور دن کے نشان کو روشنی عطا کرنے والا بنا دیتے ہیں تاکہ تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب سیکھ سکو۔ اور ہر بات ہم نے خوب کھول کھول کر بیان کر دی ہے۔

۱۴۔ اور ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اُس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کے لئے اُسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اپنی کتاب پڑھ! آج کے دن تیرا نفس تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿۱۰﴾

وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَغْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۱﴾

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ﴿۱۲﴾

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتٍ فَمَحْوَنًا آيَةً اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مُبْصِرَةً تَتَّبِعُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَتَتَعَلَّمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ ط وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿۱۳﴾

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طِيبَ رُءُوسِهِ ط وَنُخْرِجْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿۱۴﴾

إِقْرَأْ كِتَابَكَ ط كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿۱۵﴾

﴿۱۴﴾ یہاں طائر سے مراد پرندہ نہیں ہے کہ گویا ہر انسان کی گردن میں ایک پرندہ لٹک رہا ہے۔ بلکہ اس کا اعلیٰ نامہ مراد ہے جو ظاہری شکل میں لٹکا ہوا نہیں ہوتا مگر قیامت کے دن اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔ یہ ایسا ہی محاورہ ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے کہ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم کیسے ہو۔

۱۶۔ جو ہدایت پا جائے وہ خود اپنی جان ہی کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو تو وہ اسی کے مفاد کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں)۔

۱۷۔ اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو تباہ کر دیں تو اُس کے خوشحال لوگوں کو حکم دے دیتے ہیں (کہ من مانی کارروائیاں کرتے پھریں) پھر وہ اس میں فسق و فجور کرتے ہیں تو اس پر فرمان صادق آجاتا ہے سو ہم اس کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔

۱۸۔ اور کتنے ہی زمانوں کے لوگ ہیں جنہیں ہم نے نوح کے بعد ہلاک کیا اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے (اور) اُن پر نظر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

۱۹۔ جو ورلی زندگی کی آرزو رکھتا ہے اسے ہم اسی زندگی میں (وہ) جلد عطا کر دیتے ہیں جو ہم چاہیں اور جس کیلئے ہم ارادہ کریں۔ پھر ہم نے اس کے لئے جہنم بنا رکھی ہے وہ اس میں مذمت کیا ہوا (اور) دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔

۲۰۔ اور وہ جس نے آخرت کا ارادہ کیا ہو اور اس کے لئے جیسا کہ اس کا حق ہے کوشش کی ہو بشرطیکہ وہ مومن ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جن کی کوشش مشکور ہوگی۔

۲۱۔ ہر ایک کو ہم تیرے رب کی عطا سے مدد دیتے ہیں اُن کو بھی اور اِن کو بھی اور تیرے رب کی عطا روکی نہیں جاتی۔

مَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٦﴾

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٧﴾

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿١٨﴾

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ﴿١٩﴾

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿٢٠﴾

كُلًّا نُمِدُّهُمُؤَلَاءً وَهُؤَلَاءُ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۗ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْضُورًا ﴿٢١﴾

۲۲۔ دیکھ ہم نے کس طرح ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے اور فضیلت عطا کرنے کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔

۲۳۔ تو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ تو مذمت کیا ہوا (اور) بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔

۲۴۔ اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

۲۵۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پڑھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

۲۶۔ تمہارا رب سب سے زیادہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک ہو تو وہ یقیناً بکثرت توبہ کرنے والوں کو بہت بخشے والا ہے۔

۲۷۔ اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۖ^ط
وَلِلْآخِرَةِ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ
تَفْصِيلًا ۝۲۲

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعَدَ
مَذْمُومًا مَّخْذُومًا ۝۲۳

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ
لَهُمَا أَفٍ ۚ وَلَا تَهْرَبهُمَا وَقُلْ لَهُمَا
قَوْلًا كَرِيمًا ۝۲۴

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي
صَغِيرًا ۝۲۵

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۖ إِنَّ
تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ
غَفُورًا ۝۲۶

وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ
وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝۲۷

۲۸۔ یقیناً فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکر ہے۔

۲۹۔ اور اگر تجھے ان سے اعراض کرنا ہی پڑے تو اپنے رب کی رحمت کے حصول کی خاطر، جس کی تُو امید رکھتا ہے، اُن سے نرم بات کہہ۔

۳۰۔ اور اپنی مٹھی (بجل کے ساتھ) بھینچتے ہوئے گردن سے نہ لگا لے اور نہ ہی اُسے پورے کا پورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تُو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے۔

۳۱۔ تیرا رب یقیناً جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۳۲۔ اور اپنی اولاد کو نکال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

۳۳۔ اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے۔

۳۴۔ اور اُس جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے حُرمت بخشی ہو۔ اور جو مظلوم ہونے کی حالت میں قتل کیا جائے تو ہم نے اُس کے ولی کو (بد لے کا) قوی حق عطا کیا ہے۔ پس وہ قتل کے معاملہ میں زیادتی نہ کرے۔ یقیناً وہ تائید یافتہ ہے۔

إِنَّ الْمُبَدِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ط
وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۱۸

وَإِمَّا تَعْرِضْ لِمَنْ عَنْهُمْ ابْتَغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۱۹

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسِطِ فَتَقْعَدَ مَلُومًا
مَّحْسُورًا ۲۰

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ ۗ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا
بَصِيرًا ۲۱

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ط
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ط إِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خِطَاءً كَبِيرًا ۲۲

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ط
وَسَاءَ سَبِيلًا ۲۳

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ ط وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا
لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ط
إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۲۴

۳۵۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریق پر کہ وہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

۳۶۔ اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ بات بہت بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔

۳۷۔ اور وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ ☆ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

۳۸۔ اور زمین میں اکر کر نہ چل۔ تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

۳۹۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جن کی بُرائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے۔

۴۰۔ یہ اُن حکمت کی باتوں میں سے ہے جو تیرے رب نے تیری طرف وحی کیں۔ اور تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنا ورنہ تو جہنم میں ملامت زدہ (اور) دھکا رہا ہوا پھینک دیا جائے گا۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا
بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝۳۵

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا
بِالْقِسْطِ السِّبْطِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝۳۶

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝۳۷

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ
تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُولًا ۝۳۸

كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوهًا ۝۳۹

ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ
الْحِكْمَةِ ۚ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝۴۰

۴۱۔ کیا تمہیں تو تمہارے رب نے بیٹوں کے لئے چُن لیا اور خود فرشتوں میں سے بیٹیاں بنا بیٹھا؟ تم یقیناً بہت بڑی بات کر رہے ہو۔

أَفَأَصْفُكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۖ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ
قَوْلًا عَظِيمًا ۙ

۴۲۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں (آیات کو) بار بار بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں بایں ہمہ یہ انہیں نفرت سے دور بھاگنے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔
۴۳۔ ٹو کہہ دے کہ اگر اُس کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے جیسا یہ کہتے ہیں تو وہ بھی ضرور صاحبِ عرش تک پہنچنے کی راہ بڑی خواہش سے ڈھونڈتے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ
لِيَذَّكَّرُوا ۖ وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۙ
قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا
لَأَبْتَغُوا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۙ

۴۴۔ پاک ہے وہ اور بہت بلند ہے ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں۔

سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُقُولُونَ ۙ عَلُّوا كَبِيرًا ۙ

۴۵۔ اُسی کی تسبیح کر رہے ہیں سات آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے۔ اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اُس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے لیکن حال یہ ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ وہ یقیناً بہت بُر دُبار (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

تَسْبِيحٌ لَّهُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيهِنَّ ۖ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَسْبِيحُ
بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيحَهُمْ ۖ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۙ

۴۶۔ اور جب تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو ہم تیرے درمیان اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک مخفی پردہ ڈال دیتے ہیں۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا
مَّسْتُورًا ۙ

۴۷۔ اور ہم اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ اُسے سمجھ نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں بوجھ۔ اور جب تو قرآن میں اپنے ربِّ یگانہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیرتے ہوئے پلٹ جاتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
يَفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَاِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ
وَلَّوْا عَلٰى اٰدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۙ

۴۸۔ ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا بات سُننا چاہتے ہیں جب وہ تیری طرف کان دھرتے ہیں اور جب وہ خفیہ مشوروں میں مصروف ہوتے ہیں۔ جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔

۴۹۔ دیکھ تیرے بارہ میں وہ کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ رستہ سے بھٹک گئے ہیں اور سیدھی راہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

۵۰۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم محض ہڈیاں رہ جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور ایک نئی تخلیق کی صورت میں اٹھائے جائیں گے؟

۵۱۔ تو کہہ دے تم پتھر بن جاؤ یا لوہا،

۵۲۔ یا ایسی مخلوق جو تمہاری دانست میں (سختی میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ تو اس پر وہ ضرور کہیں گے کہ کون (ہے جو) ہمیں لوٹائے گا؟ تو کہہ دے وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ تو وہ تیری طرف (منہ کر کے) اپنے سر مٹکائیں گے اور کہیں گے ایسا کب ہوگا؟ تو کہہ دے ہو سکتا ہے کہ جلد ایسا ہو۔

۵۳۔ جس دن وہ تمہیں بلائے گا اور تم اس کی حمد کے ساتھ لبیک کہو گے اور تم گمان کرو گے کہ تم تھوڑی سی مدت کے سوا نہیں رہے۔

۵۴۔ اور تو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ یقیناً شیطان اُن کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ
إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى
إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا
رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٨﴾

أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ
فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٩﴾
وَقَالُوا إِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرَفَاتًا إِنْ
لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٥٠﴾
قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥١﴾

أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ
فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُّعِيدُنَا قُلِ الَّذِي
فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ
إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ
قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥٢﴾

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ
وَتَتَّظَنُونَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٣﴾
وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ
كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٤﴾

۵۵۔ تمہارا رب تمہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے تجھے ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔

۵۶۔ اور تیرا رب سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور یقیناً ہم نے نبیوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو ہم نے زبور عطا کی۔

۵۷۔ تو کہہ دے پکارو ان لوگوں کو جنہیں تم اُس کے سوا گمان کیا کرتے تھے۔ پس وہ تم سے تکلیف دور کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اسے تبدیل کرنے کی۔

۵۸۔ یہی لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف جانے کا وسیلہ ڈھونڈیں گے کہ کون ہے ان میں سے جو (وسیلہ بننے کا) زیادہ حقدار ہے اور وہ اُس کی رحمت کی توقع رکھیں گے اور اُس کے عذاب سے ڈریں گے۔ یقیناً تیرے رب کا عذاب اس لائق ہے کہ اس سے بچا جائے۔

۵۹۔ اور کوئی بستی نہیں مگر اسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کرنے والے یا اُسے بہت سخت عذاب دینے والے ہیں۔ یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

۶۰۔ اور کسی بات نے ہمیں نہیں روکا کہ ہم اپنی آیات بھیجیں سوائے اس کے کہ پہلوں نے ان کا انکار کر دیا تھا۔ اور ہم نے ثمود کو بھی ایک بصیرت افروز نشان

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِنَّ يَشَأُ يَرْحَمَكُمُ أَوْ
إِنَّ يَشَأُ يُعَذِّبُكُمْ ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْكُمْ
وَكَيْلًا ۝

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۖ وَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ
عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۝

قُلْ اذْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا
يَمْلِكُونَ كَشْفِ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا
تَحْوِيلًا ۝

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ
رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۖ إِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۝

وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۖ
كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝

وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ
كَذَّبَ بِهَا الْأَوْلِيَاءُ ۖ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ

کے طور پر اُوٹنی عطا کی تھی۔ پس وہ اس سے ظلم کے ساتھ پیش آئے۔ اور ہم نشانات نہیں بھیجتے مگر تدریجاً ڈرانے کی خاطر۔

۶۱۔ اور (یاد کر) جب ہم نے تجھے کہا یقیناً تیرے رب نے انسانوں کو گھیر لیا ہے۔ اور وہ خواب جو ہم نے تجھے دکھایا اُسے ہم نے نہیں بنایا مگر لوگوں کے لئے آزمائش اور اس درخت کو بھی جو قرآن میں ملعون قرار دیا گیا۔ اور ہم انہیں تدریجاً ڈراتے ہیں مگر وہ انہیں سوائے بڑی سرکشی کے اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

۶۲۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤ تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اُس نے کہا کیا میں اس کے لئے سجدہ کروں جسے تُو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے؟

۶۳۔ اس نے کہا مجھے بتا تو سہی کہ کیا یہ وہ (چیز) ہے جسے تُو نے مجھ پر فضیلت دی ہے؟ اگر تُو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے تو میں ضرور اس کی نسلوں کو ہلاک کر دوں گا سوائے چند ایک کے۔

۶۴۔ اُس نے کہا جا! پس جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو یقیناً جہنم تم سب کا پورا پورا بدلہ ہوگی۔

۶۵۔ پس اپنی آواز سے ان میں سے جسے چاہے بہکا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا اور اموال میں اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور ان سے وعدے کر۔ اور شیطان دھوکے کے سوا ان سے کوئی وعدہ نہیں کرتا۔

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۖ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ۝

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا الرِّءْيَا الَّتِي آرَيْتَكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ وَنُحَوِّفُهُمْ ۚ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا ۖ اِلَّا اِبٰلِيسَ ۗ قَالَ ؕ اَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۝

قَالَ اَرَاۤءَيْتَ هٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلٰٓى لٰٓئِن اٰخَرْتِنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَآ اٰحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗءٌ وَّكَمٌ جَزَاۗءٌ مُّوَفُوْرًا ۝

وَاسْتَفْزِرُ مِنْ اَسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلَبَ عَلَيْهِمْ جَنِّيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكُهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِعْدُهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

۶۶۔ یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا اور تیرا رب ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

۶۷۔ تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اُس کے فضلوں کی تلاش کرو۔ یقیناً وہ تمہارے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۶۸۔ اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو تم (اُس سے) اعراض کرتے ہو۔ اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔

۶۹۔ پس کیا تم اس بات سے امن میں ہو کہ وہ تمہیں خشکی کے کنارے لے جا کر دھنسا دے یا تم پر تیز جھکڑ چلائے پھر تم اپنے لئے کوئی کارساز نہ پاؤ۔

۷۰۔ یا کیا تم امن میں ہو کہ وہ تمہیں اسی میں دوبارہ لوٹا دے اور پھر تم پر تند و تیز ہوائیں چلائے اور تمہیں تمہاری ناشکریوں کی وجہ سے غرق کر دے۔ پھر تم ہمارے خلاف اپنی خاطر اس کا کوئی بدلہ لینے والا نہ پاؤ۔

۷۱۔ اور یقیناً ہم نے ابنائے آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواری عطا کی اور انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا اور اکثر چیزوں پر جو ہم نے پیدا کیں انہیں بہت فضیلت بخشی۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۝
وَكٰفِيٰ بِرَبِّكَ وَكَيْلًا ۝۱۶

رَبُّكُمْ الَّذِي يُزِيحُ لَكُمْ الْفَلَكَ
فِي الْبَحْرِ لِيَتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِهِ ۝ إِنَّهُ كَانَ
بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۱۷

وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ
تَدْعُونَ إِلَّا آيَاتِنَا ۚ فَلَمَّا نَجَّكُم إِلَى الْبَرِّ
أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كٰفُوْرًا ۝۱۸

أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يُخَسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا
لَكُمْ وَكَيْلًا ۝۱۹

أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرٰى
فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ
فَيَغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ۚ ثُمَّ لَا تَجِدُوا
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيْعًا ۝۲۰

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الصَّيْبِ وَفَضَّلْنَاهُمْ
عَلَىٰ كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝۲۱

۷۲۔ وہ دن (یاد کرو) جب ہم ہر قوم کو اُس کے امام کے حوالے سے بلائیں گے۔ پس جس کو اُس کا اعمال نامہ اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہی وہ لوگ ہوں گے جو اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے اور وہ ایک تاکے کے برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۷۳۔ اور جو اسی دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا۔ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ اور قریب تھا کہ وہ تجھے اس کے بارہ میں جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے فتنہ میں مبتلا کر دیتے تاکہ تو اس کے سوا کچھ اور ہمارے خلاف گھڑ لیتا تب وہ ضرور بلاتا خیر تجھے دوست بنا لیتے۔

۷۵۔ اور اگر ہم نے تجھے استقامت نہ عطا کی ہوتی تو ہوسکتا تھا کہ تُو ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتا۔

۷۶۔ پھر ہم ضرور تجھے زندگی کا بھی دُہرا عذاب چکھاتے اور موت کا بھی دُہرا عذاب۔ تب تُو ہمارے خلاف اپنے لئے کوئی مددگار نہ پاتا۔

۷۷۔ اور ان سے بعید نہیں تھا کہ وطن سے تیرے پاؤں اکھاڑ دیتے تاکہ تجھے اُس سے باہر نکال دیں۔ ایسی صورت میں وہ بھی تیرے بعد زیادہ دیر نہ رہ سکتے۔

۷۸۔ یہ سنت ہمارے اُن رسولوں کے متعلق تھی جو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے اور تُو ہماری سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔ ﴿۷۸﴾

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَاُوْلٰئِكَ يَفْرءُوْنَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۲﴾

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهِ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَصْلُ سَبِيْلًا ﴿۷۳﴾

وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْكَ عَنِ الَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۗ وَاِذَا لَا تَخْذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۴﴾

وَلَوْ لَا اَنْ تَبْنُكَ لَقَدْ كَدَتْ تَرْكُنْ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴿۷۵﴾

اِذَا لَا دَقْنٰكَ ضَعْفَ الْحَيٰوةِ وَضَعْفَ الْمَمَاتِ ۗ ثُمَّ لَا تَجِدْ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۶﴾

وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفْرِزُوْكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيَخْرُجُوْكَ مِنْهَا وَاِذَا لَا يَلْبَثُوْنَ خَلْفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۷﴾

سُنَّةٍ مِّنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۸﴾

﴿۷۸﴾ یہاں اَعْمٰى سے مراد یہ نہیں کہ ظاہری آنکھ سے جو اندھا ہو وہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ ظاہری آنکھیں رکھنے والے جو بصیرت سے محروم ہیں وہ قیامت کے دن بھی بصیرت سے محروم ہوں گے۔

۷۹۔ سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

۸۰۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کر دے۔
۸۱۔ اور تو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

۸۲۔ اور کہہ دے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہی ہے۔

۸۳۔ اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

۸۴۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ اعراض کرتا ہے اور اپنا پہلو کتراتے ہوئے پرے ہٹ جاتا ہے اور جب اسے کوئی شر پہنچے تو سخت مایوس ہو جاتا ہے۔

۸۵۔ تو کہہ دے کہ ہر ایک اپنی جبلت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ پس تمہارا رب اسے سب سے زیادہ جاننے والا ہے جو رستے کے اعتبار سے سب سے زیادہ صحیح ہے۔

اقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ
الَّيْلِ وَقُرْآنِ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ
كَانَ مَشْهُودًا ﴿۷۹﴾

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ۗ عَسَىٰ
أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ﴿۸۰﴾
وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِي مَدْخَلَ صِدْقٍ
وَ اَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ وَ اجْعَلْ
لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۱﴾

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۗ إِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿۸۲﴾

وَنُنزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا
خَسَارًا ﴿۸۳﴾

وَ اِذَا اَنْعَمْنَا عَلٰی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَ نَابِجَانِبِهٖ ۗ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ
يُوسًا ﴿۸۴﴾

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ ۗ فَرَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۵﴾

۸۶۔ اور وہ تجھ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں معمولی علم کے سوا کچھ نہیں دیا گیا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۸۶﴾

۸۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً اُسے واپس لے جاتے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے پھر تو اپنے لئے ہمارے خلاف اس پر کوئی کارساز نہ پاتا۔

۸۸۔ مگر محض اپنے رب کی رحمت کے ساتھ (تو بچایا گیا)۔ یقیناً تجھ پر اُس کا فضل بہت بڑا ہے۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿۸۷﴾
إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۗ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿۸۸﴾

۸۹۔ تو کہہ دے کہ اگر جن وانس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں۔

قُلْ لَئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿۸۹﴾

۹۰۔ اور ہم نے یقیناً اس قرآن میں لوگوں کی خاطر ہر قسم کی مثالیں خوب پھیر پھیر کر بیان کی ہیں۔ پس اکثر انسانوں نے انکار کر دیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَأَلْبَسْنَا الْأَكْثَرَ النَّاسِ إِلَّا الْكُفُورًا ﴿۹۰﴾

۹۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ پھاڑ لائے۔

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ﴿۹۱﴾

۹۲۔ یا تیرے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تو اس کے پتوں بیج خوب نہریں کھود ڈالے۔

أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿۹۲﴾

۹۳۔ یا جیسا کہ تُو گمان کرتا ہے ہم پر آسمان کو ٹکڑوں کی صورت گرا دے یا اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئے۔

۹۴۔ یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو یا تُو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم تیرے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تُو ہم پر ایسی کتاب اُتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تُو کہہ دے کہ میرا رب (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

۹۵۔ اور لوگوں کو جب ان کے پاس ہدایت آئی اس کے سوا کسی چیز نے ایمان لانے سے نہیں روکا کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

۹۶۔ تُو کہہ دے کہ اگر زمین میں اطمینان سے چلنے پھرنے والے فرشتے ہوتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان سے فرشتہ ہی بطور رسول اُتارتے۔

۹۷۔ تُو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۹۸۔ اور جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو ایسوں کے لئے تُو اس کے بالمقابل کوئی ساتھی نہ پائے گا اور قیامت کے دن ہم انہیں ان کے چہروں کے بل اوندھے اکٹھا کریں گے،

أَوْ تَسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسْفًا أَوْ تَأْتِي بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۙ

أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرٍ أَوْ تَرْفِي فِي السَّمَاءِ ۗ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرَبِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرُؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۙ

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ۙ

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَّمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۙ

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۙ

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ۗ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ

اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔
جب کبھی وہ (ان پر) دھیمی پڑنے لگے گی ہم انہیں
جلن میں بڑھادیں گے۔

عَمِيًّا وَبِكْمًا وَصَمًّا مَّا وُهِمَ بِهِمُ جَهَنَّمَ ط
كَلَّمَا خَبَتْ زِدْنَهُمْ سَعِيرًا ۹۸

۹۹۔ یہ ان کی جزا ہے کیونکہ انہوں نے ہماری آیات
کا انکار کیا اور کہا جب ہم ہڈیاں ہو جائیں گے اور
ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ضرور ایک نئی
تخلیق کی صورت میں اٹھائے جائیں گے؟

ذَلِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ بِآنِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا
وَقَالُوا إِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرَفَاتًا إِنَّا
لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۹۹

۱۰۰۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس نے آسمانوں اور
زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے پیدا
کردے اور اس نے ان کے لئے ایک ایسی مدت
مقرر کی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ پس ظالموں
نے انکار کر دیا محض ناشکری کرتے ہوئے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَا رَيْبَ فِيهِ ط فَآبَى
الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ۱۰۰

۱۰۱۔ تو کہہ دے کہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے
خزانون کے مالک ہوتے تب بھی تم ان کے خرچ ہو
جانے کے ڈر سے انہیں روک رکھتے۔ اور انسان یقیناً
بہت کجوس واقع ہوا ہے۔

قُلْ لَوْ أَنَّكُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ
رَبِّي إِذًا لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ ط
وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ۱۰۱

۱۰۲۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو کھلے کھلے
نشانات عطا کئے تھے۔ پس بنی اسرائیل سے پوچھ
(کر دیکھ لے) کہ جب وہ اُن کے پاس آیا تو
فرعون نے اُسے کہا کہ اے موسیٰ! میں تو تجھے محض
سحر زدہ سمجھتا ہوں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
فَسَأَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ
لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَمُوسَىٰ
مَسْحُورًا ۱۰۲

۱۰۳۔ اس نے کہا تو جان چکا ہے کہ یہ نشانات جو
بصیرت افروز ہیں آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا
کسی نے نہیں اتارے اور اے فرعون! میں تجھے یقیناً

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أُنزِلَ هَؤُلَاءِ إِلَّا
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِصَآءِرٍ وَإِنِّي

ہلاک شدہ سمجھتا ہوں۔

لَا تُطِئُكَ يَفْرَعُونَ مُثْبُورًا ﴿۱۳﴾

۱۰۴۔ پس اُس نے ارادہ کیا کہ انہیں زمین سے اُکھاڑ ڈالے تو ہم نے اُسے اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کے سب کو غرق کر دیا۔

فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَفِزَّهُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ جَمِيعًا ﴿۱۴﴾

۱۰۵۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موعودہ سر زمین میں سکونت اختیار کرو۔ پس جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تمہیں پھر اکٹھا کر کے لے آئیں گے۔

وَقُلْنَا مَنْ بَعْدِهِمُ لَبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جُنَابِكُمْ لَفِيضًا ﴿۱۵﴾

۱۰۶۔ اور ہم نے حق کے ساتھ اسے اُتارا ہے اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ یہ اُترا ہے۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر۔

وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلْ ﴿۱۶﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۱۷﴾

۱۰۷۔ اور قرآن وہ ہے کہ اسے ہم نے نکلوانوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تُو اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ہم نے اسے بڑی قوت اور تدریج کے ساتھ اُتارا ہے۔

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْتٍ وَنَزَلْنَاهُ تَنْزِيلًا ﴿۱۸﴾

۱۰۸۔ تُو کہہ دے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ ایمان لاؤ۔ یقیناً وہ لوگ جو اس سے پہلے علم دیئے گئے تھے جب اُن پر اس کی تلاوت کی جاتی تھی تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہوتے ہوئے گر جاتے تھے۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖ اَوْ لَا تُوْمِنُوْا ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰوْتُوْا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۹﴾

۱۰۹۔ اور وہ کہتے تھے ہمارا رب پاک ہے یقیناً ہمارے رب کا وعدہ تو بہر حال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

وَيَقُولُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۲۰﴾

۱۱۰۔ وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر جاتے تھے اور یہ انہیں اُکساری میں بڑھا دیتا تھا۔

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَسْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ حُشُوْعًا ﴿۲۱﴾

۱۱۱۔ تو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھو اور نہ اُسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

۱۱۲۔ اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو (گویا) کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔ اور تو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر۔

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ ۖ
أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۗ
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ وَهْبٌ مِّنَ الدُّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ۝

۱۸۔ الکہف

یہ کئی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو گیارہ آیات ہیں۔ اس کا زمانہ نزول نبوت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔

سورۃ الکہف کا آغاز سورۃ بنی اسرائیل کے اسی مضمون سے ہوا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندہ ہونے کو بڑی صراحت اور جلال سے پیش فرمایا گیا ہے اور بہت ہی سادہ الفاظ میں یہ اعلان فرمادیا گیا کہ انہیں علم ہی کوئی نہیں کہ حضرت عیسیٰ کیسے پیدا ہوئے اور نہ یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ تولید کے نظام سے کلیہٗ پاک ہے۔ وہ اللہ پر بہت ہی بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کے دعویٰ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔

اس کے بعد ابتدائی عیسائیوں کا ذکر فرمایا گیا کہ کس طرح وہ توحید کی حفاظت کی خاطر سطح زمین کو چھوڑ کر غاروں میں چلے گئے۔ اصحاب کہف کے ذکر سے پہلے ان ابتدائی آیات میں یہ فرمایا گیا تھا کہ دنیا کی جو ظاہری نعمتیں بنی نوع انسان کو عطا کی گئی ہیں وہ ان کی آزمائش کی خاطر ہیں لیکن ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ یہ نعمتیں ان سے چھین لی جائیں گی اور ان لوگوں کو عطا کر دی جائیں گی جنہوں نے اللہ کی خاطر سطح زمین کی زینت کی بجائے غاروں میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دی۔

اس کے بعد دو ایسی جنتوں یعنی باغوں کی مثال دی گئی ہے جن کی وجہ سے ایک شخص دوسرے پر فخر کرتا ہے کہ مجھے تو یہ سب کچھ عطا ہوا ہے اور میرے مقابل پر تم تہی دست ہو۔ لیکن ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی فرمادی گئی کہ جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے بغولے تمہاری نعمتوں پر اتریں گے تو تمہیں خاکستر کر دیں گے۔ وہی صَعِيدًا جُرُزًا والا مضمون دوسرے لفظوں میں دہرایا گیا ہے۔

اسی سورت میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا ذکر ملتا ہے جس میں انہیں اپنی امت کی آخری حدیں دکھادی گئیں اور اُس مقام کی نشان دہی فرمادی گئی جہاں روحانی غذا کی مچھلی واپس سمندر میں چلی گئی اور یہ عیسائیت کے ظہور اسلام سے پہلے کے اُس دور کی طرف اشارہ ہے جب وہ روحانیت کھو چکی تھی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تمثیل میں اُس بزرگ کی صورت میں دکھایا گیا ہے جسے عوام الناس حضرت خضر کہتے ہیں اور بتایا گیا کہ جو حکمتیں اس کو عطا کی جائیں گی وہ موسیٰ علیہ السلام کی پہنچ سے بالا ہیں اور ان کی کُنہ تک پہنچنے کے لئے جس صبر کی ضرورت ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کو عطا نہیں ہوا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰؑ پر یہ فضیلت عطا ہوئی کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے ہمراز بنائے گئے۔

اس کے بعد ذوالقرنین کا ذکر آتا ہے جو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ آپ کو دوزمانوں کی بادشاہی دی جائے گی۔ ایک اڈلین کی اور ایک آخِرین کی۔ اس میں جو ذوالقرنین کے سفر کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں وہ اپنے اندر بہت سے اشارے رکھتی ہیں جن کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جاسکتی مگر ایک بات بہر حال حتمی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا پھیلاؤ مغرب تک بھی ہوگا جہاں اہل مغرب کے باطل خیالات کے گدلے پانی میں سورج غروب ہوتا دکھائی دیتا ہے اور مشرق میں سفر اس سرزمین تک ہوگا جس سے پرے سورج اور زمین کے درمیان کوئی اوٹ نہیں۔

اس سورت کے آخر پر قطعیت سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس میں عیسائیت کے عروج و زوال کا قصہ بیان فرمایا گیا ہے۔ عروج ابتدائی موحدین کی وجہ سے ہوا تھا اور زوال اس وقت ہوا جبکہ ایک اللہ کا عقیدہ بگڑتے بگڑتے سینکڑوں بلکہ ہزاروں اولیاء کو خدا ماننے پر منتج ہوا۔ چنانچہ عملاً آج فرضی Saints کو جو الوہیت کا رتبہ دیا جا رہا ہے اس کا اس سورت کے آخر پر یوں ذکر ہے کہ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ۔ کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو اس کے سوا اولیاء بنالیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا واضح عرفان عطا کیا گیا تھا کہ اس سورت کا تعلق دجال سے ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ جو شخص اس سورت کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کیا کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور باوجود اس کے کہ آپ بھی ایک بشر ہی تھے آپ کی زبان سے یہ اعلان کروایا گیا کہ میں بشر تو ہوں مگر ہر قسم کے شرک سے پاک۔ پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی لقا تمہیں بھی نصیب ہو تو اپنے آپ کو ہر قسم کے شرک سے پاک کر لو۔ یہاں وحی الہی کے جاری رہنے کی پیشگوئی بھی فرمائی گئی ہے۔ اللہ کے پاک بندے جو اپنے آپ کو شرک سے پاک رکھیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے بھی ہمکلام ہوگا۔

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ مِائَةٌ وَاحِدِي عَشْرَةَ آيَةً وَانْعَاشَرَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔

۳۔ مضبوطی سے قائم اور قائم رکھنے والا تاکہ وہ اس کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیکیاں بجالاتے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے بہت اچھا اجر (مقدر) ہے۔

۴۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۵۔ اور وہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے کہا اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔

۶۔ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں، نہ ہی ان کے آباء و اجداد کو تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مومنوں سے نکلتی ہے۔ وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کہتے۔

۷۔ پس کیا تو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

۸۔ یقیناً ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کے لئے زینت کے طور پر بنایا ہے تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ②

قِیَمًا لِّیُنذِرَ بَآسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهٖ
وَلِیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ③

مَا كَثِیْرٍ فِیْهِ اَبْدًا ④

وَلِیُنذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ⑤

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِابَآئِهِمْ ⑥
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ⑦
اِنْ یَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑧

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ مُّفْسِكٌ عَلٰی اَثَارِهِمْ
اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسْفًا ⑨

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلٰی الْاَرْضِ زِیْنَةً لِّهَا
لِنَبْلُوْهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ⑩

۹۔ اور یقیناً ہم جو کچھ اس پر ہے اسے خشک بجز مٹی بنا دیں گے۔

۱۰۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ غاروں والے اور تحریروں والے ہمارے نشانات میں سے ایک عجب نشان تھے؟

۱۱۔ جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

۱۲۔ پس ہم نے غار کے اندر ان کے کانوں کو چند سالوں تک (باہر کے حالات سے) منقطع رکھا۔

۱۳۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ ہم جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون زیادہ صحیح شمار کرتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ (اس میں) رہے۔

۱۴۔ ہم تیرے سامنے ان کی خبر سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یقیناً وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔

۱۵۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی جب وہ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم ہرگز اس کے سوا

وَإِنَّا لَجَعَلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝۹

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِن آيَاتِنَا عَجَبًا ۝۱۰

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۱

فَضْرَبْنَا عَلَى آذَانِهِم فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝۱۲

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحَرْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمْدًا ۝۱۳

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝۱۴

وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَدْعُوا

اصحاب الرقيم کا مطلب ہے تحریروں والے۔ ان لوگوں نے اپنی کھف میں نہایت ہی اہم تحریریں چھوڑی تھیں جن پر نئی زمانہ اہل یورپ نے بہت تحقیق کی ہے۔ یہ آیت بھی ایک اعجاز رکھتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اصحاب کھف کا تو علم ہوا ہوگا لیکن ان کو اصحاب الرقيم کہنا یہ عالم الغیب کے سوا کوئی آپ کو بتا نہیں سکتا۔

یہاں سینین سے مراد نو سال تک کا عرصہ ہے کیونکہ یہ سنۃ کی جمع قلت ہے جو تین سے نو تک کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ موصد عیسائیوں کا غاروں میں جا کر اپنے ایمان کو بچانے کا پورا عرصہ تین سو سال سے کچھ زائد ہے لیکن عملاً وہ نو سال سے زیادہ غاروں میں نہیں رہے۔ کیونکہ اس تین سو سال کے عرصہ میں جب مخالفت کم ہو جاتی تھی تو وہ غاروں سے باہر آ جاتے تھے۔

کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً اعتدال سے ہٹی ہوئی بات کہنے والے ہوں گے۔

۱۶۔ یہ ہیں ہماری قوم، جنہوں نے اس کے سوا معبود بنا رکھے ہیں۔ وہ کیوں ان کے حق میں کوئی غالب روشن دلیل نہیں لاتے؟ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔

۱۷۔ پس جبکہ تم نے انہیں اور ان کو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ترک کر دیا ہے تو غار کی طرف پناہ لینے کے لئے چلے جاؤ۔ تمہارا رب تمہارے لئے اپنی رحمت پھیلائے گا اور تمہارا کام تمہارے لئے آسان کر دے گا۔

۱۸۔ اور تو سورج کو دیکھتا ہے کہ جب وہ چڑھتا ہے تو اُن کی غار سے دائیں طرف ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو ان سے راستہ کتراتا ہوا بائیں طرف سے گزرتا ہے اور وہ اس کے بیچ میں ایک کھلی جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ کے نشانات میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہے جو ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے حق میں تو کوئی ہدایت دینے والا دوست نہ پائے گا۔

۱۹۔ اور تو انہیں جاگا ہوا گمان کرتا ہے جبکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور ہم انہیں دائیں اور بائیں اڈلتے بدلتے رہتے ہیں اور ان کا کتا چوکھٹ پر اپنی اگلی دونوں ٹانگیں پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ضرور پیٹھ پھیر کر ان سے بھاگ جائے

مِنْ دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذَا شَطَطًا ۱۵

هُؤُلَاءِ قَوْمًا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ إِلَهًا ۖ لَوْلَا يُاتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَنِ بَيْنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ ۱۶

وَإِذِ اعْتَرَزْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهُ فَأَوَّا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهِ وَيَهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَقًا ۗ ۱۷

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزْوُرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۗ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُضِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۗ ۱۸

وَتَحْسَبُهُمْ آيِقَاطًا وَهُمْ رُقُودٌ ۗ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۗ لَوِاطَلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

وَلَمَلَّتْ مِنْهُمْ رُعبًا ۱۹

اور ان کے رعب سے بھر جائے۔

۲۰۔ اور اسی طرح ہم نے انہیں (غفلت سے) بیدار کیا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے پوچھا تم کتنی دیر رہے تو انہوں نے کہا ہم تو محض ایک دن یا اس کا کچھ حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو۔ پس اپنے میں سے کسی کو یہ اپنا سکہ دے کر شہر کی طرف بھجھو۔ پس وہ دیکھے کہ سب سے اچھا کھانا کونسا ہے تو پھر اس میں سے وہ تمہارے پاس کچھ کھانا لے آئے اور حیلہ کرتے ہوئے ان کے راز معلوم کرے اور تمہارے بارہ میں ہرگز کسی کو آگاہ نہ کرے۔

الغفران باعتبار عدد الحروف باب التام بعد التام من النصف الاول واللام الثاني من النصف الثاني

۲۱۔ یقیناً وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر تم پر غالب آگئے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے اور نتیجہً تم کبھی فلاح نہیں پاسکو گے۔

وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۱۹
قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِئْتُمْ ۱۹
قَالُوا لَبِئْنَا
يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۱۹
قَالُوا رَبُّكُمْ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِئْتُمْ ۱۹
فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ
بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ
أَيُّهَا أَرْزُقِي طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ
وَلْيَكْتَلِفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بَكُمْ أَحَدًا ۱۹

إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ
أَوْ يَحِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا
إِذَا أَبَدًا ۲۱

۲۲۔ اور اسی طرح ہم نے ان کے حالات پر آگاہی بخشی تاکہ وہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ انقلاب کی گھڑی وہ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ جب وہ آپس میں بحث کر رہے تھے تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر کوئی یادگار عمارت تعمیر کرو۔ ان کا رب ان کے بارہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

وَكَذَلِكَ أَعْتَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا ۲۲
إذِيتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا
أَبْنَاؤَعَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۲۲
رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۲۲

”ٹو انہیں جاگا ہوا سمجھتا ہے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں“ سے مفسرین کے نزدیک ظاہری نیند مراد ہے جو درست نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ وہ باہر کے حالات سے ناواقف تھے گویا یہ عرصہ ان کے لئے نیند کا عرصہ تھا۔ اگر ظاہری طور پر سو یا ہوا مراد ہوتا تو یہ ذکر نہ آتا کہ ٹو ان کو دیکھے تو ان سے خوف کھائے اور تیرا دل رعب سے بھر جائے۔ سوئے ہوئے آدمی کو دیکھ کر تو انسان نہ رعب سے بھرتا ہے نہ خوف کھاتا ہے۔ دراصل وہ سخت جفاکش لوگ تھے اور جب بھی اہل روم نے غاروں میں اتر کر ان کو پکڑنے کی کوشش کی تو غار کے منہ پر ایک کتا ان کی حفاظت کرتا ہوا پایا۔ اس کے بھونکنے سے ان کو سمجھ آ جاتی تھی کہ حملہ ہوا ہے اور وہ اپنے دفاع کے لئے اور چھپنے کے لئے پہلے ہی سے تیار ہو جاتے تھے۔

اُن لوگوں نے جو اپنے فیصلہ میں غالب آگئے کہا کہ ہم تو یقیناً ان پر ایک مسجد تعمیر کریں گے۔

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿١٧﴾

۲۳۔ ضرور وہ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور وہ بن دیکھے تخمیناً کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ تو کہہ دے میرا رب، ہی ان کی گنتی کو بہتر جانتا ہے اور (اس کے سوا) کوئی ایک بھی انہیں نہیں جانتا ﴿۱۷﴾۔ پس تو ان کے بارہ میں سرسری گفتگو کے سوا بحث نہ کر اور ان سے متعلق ان میں سے کسی سے بھی کوئی بات نہ پوچھ۔ ﴿۱۷﴾

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ
وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۗ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
وَأَمْنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۗ قُل رَّبِّيَ أَعْلَمُ
بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا
تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ۗ وَلَا
تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۗ ﴿١٨﴾

۲۴۔ اور ہرگز کسی چیز سے متعلق یہ نہ کہا کر کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۔

وَلَا تَقُولْ لَإِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ
غَدًا ۗ ﴿١٨﴾

۲۵۔ سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ اور جب تو بھول جائے تو اپنے رب کو یاد کیا کر اور کہہ دے کہ بعید نہیں کہ میرا رب اس سے زیادہ درست بات کی طرف میری راہنمائی کر دے۔

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۗ وَادْكُرْ رَبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِّي رَبِّي
لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا ۗ ﴿١٩﴾

﴿۱۸﴾ ”إِلَّا قَلِيلٌ“ کے اس معنی کے لئے دیکھیں: اقرب الموارد۔

﴿۱۹﴾ اصحاب کہف کی تعداد کے متعلق مختلف روایتیں ملتی ہیں لیکن ہر جگہ مہینہ تعداد کے ساتھ ان کے کتے کا بھی ذکر ہے۔ عیسائی تو میں جو کتے سے محبت کرتی ہیں ان کو ابھی تک یہ علم نہیں کہ وہ کیوں کتے سے محبت کرتی ہیں۔ بائبل میں تو کوئی ایسا ذکر نہیں ملتا۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بہت لمبے عرصہ تک سچے عیسائی اپنی حفاظت کے لئے کتے کو استعمال کرتے رہے اس لئے ان کو اپنے وفادار دوست سے محبت پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔

جہاں تک ان کی تعداد کا تعلق ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا گیا کہ اصحاب کہف کے بارہ میں تفصیلی علم کسی کو نہیں دیا گیا اس لئے ان سے اس بارہ میں سرسری بات کیا کر، تفصیلی بحث میں نہ پڑا کر۔

۲۶۔ اور وہ اپنی غار میں تین سو سال کے دوران گنتی کے چند سال رہے اور اس پر انہوں نے مزید نو کا اضافہ کیا۔

۲۷۔ تو کہہ دے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کا ہے۔ کیا ہی خوب دیکھنے والا اور کیا ہی خوب سننے والا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں بناتا۔

۲۸۔ اور تلاوت کر اُس کی جو تیرے رب کی کتاب میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اس کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اور تو اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ گاہ نہ پائے گا۔

۲۹۔ اور تو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے رب کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

۳۰۔ اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سوا انکار کر دے۔ یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں

وَلِيَتُوفَىٰ كَهِفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ
وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٦﴾

قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لِيَتُوفَىٰ لَهُ غَيْبُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۗ
مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ ۗ وَلَا يُشْرِكُ
فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٧﴾

وَآتِلْ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۗ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۗ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ
مُلْتَحَدًا ﴿٢٨﴾

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِالْعُدْوَةِ وَالنَّعْشِ ۗ يُرِيدُونَ
وَجْهَهُ ۗ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ ۗ تُرِيدُ
زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَلَا تُطِغْ مَنْ
أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا ۗ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا ﴿٢٩﴾

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَاءَ
فَلْيُؤْمِنْ ۗ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفِرْ ۗ إِنَّا
أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا ۗ لَا آحَاطَ بِهِمْ

گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو پچھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو ان کے چہروں کو جھلسا دے گا۔ بہت ہی بُرا مشروب ہے اور بہت ہی بُری آرام گاہ ہے۔

۳۱۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے (سُن لیں کہ) ہم ہرگز اُس کا اجر ضائع نہیں کرتے جس نے عمل کو اچھا بنایا ہو۔

۳۲۔ یہی ہیں وہ جن کے لئے ہمیشہ کے باغات ہیں۔ ان کے (قدموں کے) نیچے نہریں بہتی ہیں۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ باریک ریشم اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنیں گے۔ اُن میں وہ تختوں پر نیک لگائے ہوں گے۔ بہت ہی عمدہ جزا ہے اور بہت ہی اچھی آرام گاہ ہے۔

۳۳۔ اور ان کے سامنے دو شخصوں کی مثال بیان کر جن میں سے ایک کے لئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے تھے اور ان دونوں کو کھجوروں سے گھیر رکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان کھیت بنائے تھے۔

۳۴۔ وہ دونوں باغ اپنا پھل لاتے تھے اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے اور ان کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کی تھی۔

۳۵۔ اور اس کے بہت پھل (والے باغ) تھے۔ پس

سَرَادِقُهَا ۱ وَ اِنْ یَسْتَغِیْثُوْا یُعَاثُوْا بِمَآءِ
كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ۲ بِسُّ
الشَّرَابِ ۳ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۴

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا
لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۵

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتٌ عَدْنٍ تَجْرِی مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ یُحَلَّلُوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسْوَرٍ
مِنْ ذَهَبٍ وَ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خَضْرًا مِّنْ
سُنْدِسٍ وَ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِیْنٍ فِيْهَا عَلٰی
الْاَرَآئِكِ ۶ نِعْمَ الثَّوَابُ ۷ وَ حَسَنَتْ
مُرْتَفَقًا ۸

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا
لَا حَدِیْمًا جَتَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ
وَ حَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلِ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا
زُرْعًا ۹

كَلَّمَا الْجَتَّتَیْنِ اِنَّتَا كُلُّهُمَا وَلَمْ تَطْلِمْ مِنْهُ
شِیْءًا ۱۰ وَ فَجَّرْنَا خِلْلَهُمَا نَهْرًا ۱۱

وَ كَانَ لَهُ ثَمْرٌ ۱۲ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَ هُوَ

اُس نے اپنے ساتھی سے جب کہ وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا کہا کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ اور جتنے میں قوی تر ہوں۔

۳۶۔ اور وہ اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس نے کہا میں تو یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کبھی برباد ہو جائے گا۔

۳۷۔ اور میں یقین نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو ضرور اس سے بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔

۳۸۔ اُس سے اس کے ساتھی نے، جبکہ وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہا کیا تو اُس ذات کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے بنایا پھر تجھے ایک چلنے پھرنے والے انسان کی صورت میں ٹھیک ٹھاک کر دیا؟

۳۹۔ لیکن (میں کہتا ہوں ☆) میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

۴۰۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں تو نے ماسشاء اللہ نہ کہا اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ اگر تو مجھے مال اور اولاد کے اعتبار سے اپنے سے کم تر دیکھ رہا ہے۔

۴۱۔ تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا کر دے اور اس (تیرے باغ) پر آسمان سے بطور محاسبہ کوئی عذاب اتارے۔ پس وہ چٹیل بنجر زمین میں تبدیل ہو جائے۔

يٰحَاوِرَةَ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝۳۶

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيدَ هَذِهِ اَبَدًا ۝۳۷

وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۗ وَلَئِنْ رُدِّدْتُ اِلَىٰ رَبِّي لَاجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُّقْبَلًا ۝۳۸

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ اَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّكَ رَجُلًا ۝۳۹

لَكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّي وَاَلَا اَشْرِكُ بِرَبِّي اَحَدًا ۝۴۰

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنْ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝۴۱

فَعَسَىٰ رَبِّيْ اَنْ يُّوْتِيَنِي خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا ۝۴۲

☆ یہ معنی تفسیر روح المعانی سے لیا گیا ہے۔

۴۲۔ یا اس کا پانی بہت نیچے اتر جائے پھر تو ہرگز طاقت نہیں رکھے گا کہ اسے (واپس) کھینچ لائے۔

أَوْ يُصْبِحَ مَاؤَهَا غُورًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ
طَلْبًا ﴿٤٦﴾

۴۳۔ اور اس کے پھل کو (آفات کے ذریعہ) گھیر لیا گیا اور وہ اُس سرمایہ پر اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا جو اُس نے اُس میں لگایا تھا جبکہ وہ (باغ) اپنے سہاروں سمیت زمین بوس ہو چکا تھا اور وہ کہنے لگا اے کاش! میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہراتا۔

وَ أَحِيطَ بِشَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ
عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ
عُرْسِهَا وَيَقُولُ لِيَلَيْتَنِي لَمْ أَشْرِكْ
بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٤٧﴾

۴۴۔ اور اُس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابل پر اس کی مدد کر سکتی اور وہ کسی قسم کا انتقام نہ لے سکا۔

وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٨﴾

۴۵۔ اس وقت اختیار کلیۃً اللہ ہی کا تھا جو حق ہے۔ وہ جزا دینے میں بھی اچھا اور نیک انجام تک پہنچانے میں بھی اچھا ہے۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۖ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا
وَ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٩﴾

۴۶۔ اور ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر جو ایسے پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی شامل ہوگئی۔ پھر وہ چوراچورا ہوگئی جسے ہوائیں اُڑائے لئے پھرتی ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا
أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ
الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ
الرِّيحُ ۗ وَ كَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
مُّقْتَدِرًا ﴿٥٠﴾

۴۷۔ مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور اُمگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَ الْبَلْقِيَةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَ خَيْرٌ أَمَلًا ﴿٥١﴾

۴۸۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو حرکت دیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ وہ اپنا اندرون ظاہر کر دے گی اور ہم (اس آفت میں) ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔

۴۹۔ اور وہ تیرے رب کے حضور صف بہ صف پیش کئے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا لیکن تم گمان کر بیٹھے تھے کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی موعود دن مقرر نہیں کریں گے۔

۵۰۔ اور کتاب پیش کی جائے گی تو مجرموں کو ٹو دیکھے گا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: افسوس ہم پر! اس کتاب کو کیا ہوا ہے کہ نہ یہ کوئی چھوٹی چیز چھوڑتی ہے اور نہ کوئی بڑی چیز مگر اس نے ان سب کو شمار کر لیا ہے۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں اسے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

۵۱۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کے لئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے رب کے حکم سے رُوگردان ہو گیا۔ تو کیا تم اسے اور اس کے پیلوں کو میرے سوا دوست پکڑ بیٹھو گے جبکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ ظالموں کے لئے یہ تو بہت ہی بُرا بدل ہے۔

۵۲۔ میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر گواہ نہیں بنایا اور نہ ہی ان کی اپنی پیدائش پر اور نہ ہی میں

وَيَوْمَ نُسِِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۗ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۙ

وَعَرَّضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۗ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ۙ

وَوَضِعَ الْكِتَابَ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يُؤْتِنَا مَا لِي هَذَا الْكِتَابِ لَا يَغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۙ

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۖ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۖ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۙ

مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذًا

ایسا ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو دوست و بازو بناؤں۔

۵۳۔ اور جس دن وہ کہے گا کہ انہیں پکارو جنہیں تم میرا شریک گمان کیا کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی دیوار حائل کر دیں گے۔

۵۴۔ اور مجرم آگ کو دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں اور وہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

۵۵۔ اور ہم نے خوب پھیر پھیر کر لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں جبکہ انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑا لو ہے۔

۵۶۔ اور کسی چیز نے لوگوں کو نہیں روکا کہ جب ہدایت ان کے پاس آجائے تو ایمان لے آئیں اور اپنے رب سے استغفار کریں سوائے اس کے کہ (وہ چاہتے تھے کہ) ان پر پہلوں کی تاریخ دہرائی جائے یا پھر ان کی طرف تیزی سے بڑھنے والا عذاب انہیں آ پکڑے۔

۵۷۔ اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انداز کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ باطل کا سہارا لے کر جھگڑتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ حق کو جھٹلا دیں۔ اور انہوں نے میرے نشانات کو اور ان باتوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے مذاق کا نشانہ بنا لیا۔

۵۸۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جسے اس کے

الْمُضِلِّينَ عَصَدًا ﴿٥٦﴾

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ﴿٥٧﴾

وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٨﴾^٧
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٩﴾

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةٌ الْأُولِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٦٠﴾

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيَجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُؤًا ﴿٦١﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

رب کی آیات یاد دلائی گئیں پھر بھی وہ ان سے منحرف ہو گیا اور اُسے بھول گیا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ یقیناً ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیا ہے اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے بھی تو ہرگز کبھی ہدایت نہیں پائیں گے۔

۵۹۔ اور تیرا رب بہت بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔ اگر وہ ان کا مواخذہ کرے اس پر جو وہ کسب کرتے ہیں تو ان پر جلد تر عذاب لے آئے لیکن ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے جس سے بچ نکلنے کی وہ کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

۶۰۔ اور یہ وہ بستیاں ہیں جنہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

۶۱۔ اور جب موسیٰ نے اپنے جوان ساتھی سے کہا میں رُکوں گا نہیں جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں خواہ مجھے صدیوں چلنا پڑے۔

۶۲۔ پس جب وہ دونوں اُن (سمندروں) کے سنگم تک پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے اور اُس نے چپکے سے سمندر کے اندر اپنی راہ بنالی۔

۶۳۔ پس جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو اس نے اپنے جوان ساتھی سے کہا ہمیں ہمارا کھانا لادے۔ یقیناً اپنے اس سفر سے ہمیں بہت تھکان ہو گئی ہے۔

فَاعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ ۗ اِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۗ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْا اِذَا اَبَدًا ۝۵۹

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ لَوْ يُوَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَلْ لَّهُمُ الْعَذَابُ ۗ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْبِلًا ۝۶۰

وَتِلْكَ الْقُرٰى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۶۱

وَاذْقَالَ مُوسٰى لِفَتْنِهٖ لَا اَبْرٰحَ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِ حُقُبًا ۝۶۲

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حَوْثَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۳

آیات ۶۱-۶۲: ان آیات میں حضرت موسیٰ کے ایک کشف کی طرف اشارہ ہے جس میں ان کی اُمت میں ظاہر ہونے والے عیسیٰ کو اُن کے ساتھ سفر پر دکھایا گیا۔ حوث سے مراد روحانی تعلیم ہے جو روحانی غذا کا موجب بنتی ہے۔ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ سے مراد آنحضرت ﷺ کی اُمت اور موسوی اُمت کا سنگم ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں سمیت موسوی اُمت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ تک چلے گی۔ لیکن اس سے بہت پہلے عیسائیت بگڑ چکی ہوگی۔ مچھلی کے ہاتھ سے نکل جانے سے مراد یہی ہے۔

۶۴۔ اس نے کہا کیا تجھے پتہ چلا کہ جب ہم نے چٹان پر پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا؟ اور مجھے شیطان کے سوا کسی نے یہ بات نہ بھلائی کہ میں اسے یاد رکھتا۔ پس اس نے سمندر میں عجب طریق سے اپنی راہ بنالی۔

۶۵۔ اس نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پس وہ دونوں اپنے نقوشِ قدم کا کھوج لگاتے ہوئے لوٹ گئے۔

۶۶۔ پس وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک عظیم بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے بڑی رحمت عطا کی تھی اور اُسے خود اپنی جناب سے علم بخشا تھا۔

۶۷۔ موسیٰ نے اُس سے کہا کیا میں اس غرض سے تیری پیروی کر سکتا ہوں کہ مجھے بھی اس ہدایت میں سے کچھ سکھا دے جو تجھے سکھلائی گئی ہے؟

۶۸۔ اس نے کہا یقیناً تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھے گا۔

۶۹۔ اور تو کیسے اس پر صبر کر سکے گا جس کا تو تجربہ کے ذریعہ احاطہ نہیں کر سکا۔

۷۰۔ اس نے کہا اگر اللہ نے چاہا تو مجھے تو صبر کرنے والا پائے گا اور میں کسی امر میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔

۷۱۔ اس نے کہا پس اگر تو میرے پیچھے چلے تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کرنا یہاں تک کہ میں خود تجھ سے اس کا کوئی ذکر چھیڑوں۔

قَالَ ارْءَيْتَ اِذْ اَوْيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ
فَاِنَّا نَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَيْنَاهُ اِلَّا
الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿٦٤﴾

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ ۗ فَاَرْتَدَّا عَلٰى
اَنْۡرٰهِمَا قَصَصًا ﴿٦٥﴾

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اٰتَيْنَاهُ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِنَا وَوَعَلَّمْنَاهُ مِمَّا لَدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٦﴾

قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعَكَ عَلٰى اَنْ
تُعَلِّمِنِ مِمَّا عَلَّمْتَ رُسُودًا ﴿٦٧﴾

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٨﴾

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
خُبْرًا ﴿٦٩﴾

قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا
وَلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٧٠﴾

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ
حَتّٰى اُحَدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧١﴾

۷۲۔ پس وہ دونوں روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ ایسی کشتی میں سوار ہوئے جسے (بعد ازاں) اُس نے اکھیڑ پکھیر دیا۔ اس نے کہا کیا تُو نے اس لئے اسے توڑا پھوڑا ہے کہ تُو اس کے اہل کو غرق کر دے؟ یقیناً تُو نے ایک بہت بُری بات کی ہے۔

۷۳۔ اس نے کہا کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھ سکے گا۔

۷۴۔ اس نے کہا جو میں بھول گیا اُس کا مجھ سے مواخذہ نہ کر اور میرے بارہ میں سختی کرتے ہوئے مجھے مشقت میں نہ ڈال۔

۷۵۔ وہ دونوں پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب وہ ایک لڑکے سے ملے تو اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اس نے کہا کیا تُو نے ایک معصوم جان کو جس نے کسی کی جان نہیں لی قتل کر دیا ہے؟ یقیناً تُو نے ایک سخت ناپسندیدہ بات کی ہے۔

۷۶۔ اس نے کہا کیا تجھے میں نے کہا نہیں تھا کہ تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھ سکے گا۔

۷۷۔ اس نے کہا اگر اس کے بعد میں تجھ سے کوئی سوال پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ یقیناً میری طرف سے تُو ہر جواز پاچکا ہے۔

۷۸۔ وہ دونوں پھر روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو اُس کے مکینوں سے انہوں نے کھانا مانگا۔ پس انہوں نے انکار کر دیا کہ ان کی میزبانی کریں۔ وہاں انہوں نے ایک دیوار

فَانْطَلَقَا ^{۷۲} حَتَّىٰ اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۗ قَالَ اٰخَرُفَتَهَا لِتُغَرِقَ اَهْلَهَا ۗ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۗ ﴿۷۲﴾

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۗ ﴿۷۳﴾

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا ۗ ﴿۷۴﴾

فَانْطَلَقَا ^{۷۵} حَتَّىٰ اِذَا لَقِيَا غُلَمًا فَتَقْتُلُهٗ ۗ قَالَ اَقْتَلْتَنِي سَا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۗ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثُوْكَرًا ۗ ﴿۷۵﴾

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ^{۷۶} مَعِيَ صَبْرًا ۗ ﴿۷۶﴾

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا فَ لَا تُصِجْنِي ۗ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۗ ﴿۷۷﴾

فَانْطَلَقَا ^{۷۸} حَتَّىٰ اِذَا آتٰٓا اَهْلَ قَرْيَةٍ ۗ اَسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُصَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقُصَ

دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ تو اُس نے اُسے سیدھا کر دیا۔ اس نے کہا اگر تو چاہتا تو ضرور اس کام پر اُجرت لے سکتا تھا۔

۷۹۔ اس نے کہا یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔ اب میں تجھے اس کی حقیقت بتاتا ہوں جس پر تو صبر نہیں کر سکا۔

۸۰۔ جہاں تک کشتی کا تعلق ہے تو وہ چند غریبوں کی ملکیت تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ پس میں نے چاہا کہ اس میں نقص ڈال دوں کیونکہ ان کے پیچھے پیچھے ایک بادشاہ (آ رہا) تھا جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔

۸۱۔ اور جہاں تک لڑکے کا تعلق ہے تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے۔ پس ہم ڈرے کہ کہیں وہ سرکشی اور ناشکری کرتے ہوئے ان پر ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈال دے۔

۸۲۔ پس ہم نے چاہا کہ اُن کا رب انہیں پاکبازی کے اعتبار سے اس سے بہتر اور زیادہ رحم کرنے والا متبادل عطا کرے۔

۸۳۔ اور جہاں تک دیوار کا تعلق ہے تو وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کے لئے خزانہ تھا اور اُن کا باپ ایک نیک شخص تھا۔ پس تیرے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ

فَأَقَامَهُ^ط قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ
أَجْرًا^{٧٨}

قَالَ هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنِكَ^ج
سَأَنْبِئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ
صَبْرًا^{٧٩}

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ
يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا
وَكَانَ وِرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
غَضَبًا^{٨٠}

وَأَمَّا الْغُلَمَ فَكَانَ أَبُوهُمُ مُؤْمِنِينَ فَخَشِينَا
أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا^{٨١}

فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ
زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا^{٨٢}

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي
الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ
أَبُوهُمَا صَالِحًا^ج فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا
أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً^ج

تیرے رب کی طرف سے بطور رحمت تھا۔ اور میں نے ایسا اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ حکمت تھی ان باتوں کی جن پر تجھے صبر کی استطاعت نہ تھی۔

۸۴۔ اور وہ تجھ سے ذوالقرنین کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دے کہ میں ضرور اس کا کچھ ذکر تم پر پڑھوں گا۔

۸۵۔ ہم نے یقیناً اُسے زمین میں تمکنت بخشی تھی اور اُسے ہر قسم کے کاموں کے وسائل عطا کئے تھے۔

۸۶۔ پس وہ ایک رستے پر چل پڑا۔

۸۷۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تک پہنچا اُس نے اسے ایک بدبودار کپچڑ کے منبع میں غروب ہوتے دیکھا اور اس کے پاس ہی ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو ان کے معاملہ میں اچھا رویہ اختیار کر۔^{۱۰۷}

۸۸۔ اس نے کہا جس نے بھی ظلم کیا ہم اُسے ضرور عذاب دیں گے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اُسے (اور بھی) زیادہ سخت عذاب دے گا۔

مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۗ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۗ

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ ذِي الْقُرْنَيْنِ ۗ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۗ

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَاتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۗ

فَاتَّبَعَ سَبَبًا ۗ

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۖ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قَلْبًا يَدَّ الْقُرْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ تُعَذِّبُ وَإِنَّمَا أَنْتَ تَتَّخِذُ فِيهِمْ حُسْنًا ۗ

قَالَ إِنَّمَا أَنْتَ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ۗ

آیات ۸۴ تا ۸۸: ذوالقرنین سے اصل مراد تو آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے ایک زمانہ تو حضرت موسیٰ اور ان کی امت کا پایا اور ایک آئندہ زمانہ میں آپ کی امت کے احیائے نو کے لئے اللہ آپ کے کسی خادم و مطیع کو مبعوث فرمائے گا۔ اس طرح یہ دونوں زمانے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ لیکن اس بات کو جس تصویری زبان میں بیان کیا گیا ہے وہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس سے غالباً خورس (Cyrus) بادشاہ مراد ہے جس کے متعلق بائبل میں بھی ذکر ہے۔ وہ غیر معمولی طور پر روحانی قوتوں والا انسان تھا اور موحد تھا۔ اس کے مشرق و مغرب کے سفروں کا ذکر ان آیات کریمہ میں ملتا ہے۔ اور دیوار بنانے کا جو ذکر ہے وہ ایک نہیں بلکہ کئی دیواریں ہیں جو قدیم زمانے سے حملہ آوروں کو روکنے اور ایسی قوموں کو بچانے کی خاطر بنائی گئیں جو براہ راست دفاع کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ان میں سے ایک دیوار تروس میں ہے اور ایک دیوار چین بھی ہے۔ یعنی دیواروں کے ذریعہ حفاظت کرنا اس زمانہ کا رواج تھا۔

۸۹۔ اور وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کئے تو اس کیلئے جزا کے طور پر سراسر بھلائی ہوگی اور ہم اس کیلئے اپنے حکم سے آسانی کا فیصلہ صادر کریں گے۔
۹۰۔ پھر وہ ایک اور رستے پر چل پڑا۔

۹۱۔ یہاں تک کہ وہ جب سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو اُس نے اُسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے پایا جن کے لئے ہم نے اُس (یعنی سورج) سے دُورے کوئی روک نہیں بنائی تھی۔

۹۲۔ اسی طرح ہوا۔ ہم اس کے ہر تجربہ کا احاطہ کئے ہوئے تھے۔
۹۳۔ پھر وہ ایک اور رستے پر چل پڑا۔

۹۴۔ یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو ان دونوں کے دُورے اُس نے ایک اور قوم کو پایا جن کے لئے بات سمجھنا مشکل تھا۔

۹۵۔ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یقیناً یا جوج اور ماجوج زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔ پس کیا ہم تیرے لئے اس پر کوئی خراج مقرر کر دیں کہ تو ان کے اور ہمارے درمیان کوئی روک بنا دے۔

۹۶۔ اس نے کہا میرے رب نے جو مجھے تمکنت بخشی ہے وہ بہتر ہے۔ پس تم صرف قوت کے ذریعہ میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک بڑی روک بنا دوں گا۔

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ ۖ الْحَسَنَىٰ ۗ وَسَنُقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۙ ﴿۸۹﴾
ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۙ ﴿۹۰﴾

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ۙ ﴿۹۱﴾

كَذٰلِكَ ۗ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۙ ﴿۹۲﴾
ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۙ ﴿۹۳﴾

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۙ ﴿۹۴﴾

قَالُوا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ إِنَّ يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۙ ﴿۹۵﴾

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ﴿۹۶﴾

۹۷۔ مجھے لوہے کے ٹکڑے لادو۔ یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو (بھر کر) برابر کر دیا تو اس نے کہا اب آگ دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ بنا دیا اس نے کہا مجھے دو کہ میں اس پر تانبا ڈالوں۔ ﴿۹۷﴾

اَتُوْنِي زُبْرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ اِذَا سَاوَىٰ
بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ اَنْفُخُوا حَتَّىٰ اِذَا
جَعَلَهُ نَارًا قَالَ اَتُوْنِي اُفْرِغْ عَلَيْهِ
قَطْرًا ﴿۹۷﴾

۹۸۔ پس اُسے پھلانگنے کی اُن میں قدرت نہ تھی اور نہ وہ استطاعت رکھتے تھے کہ اس میں نقب لگا سکیں۔

فَمَا اسْتَطَاعُوا اَنْ يُّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿۹۸﴾

۹۹۔ اس نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پس جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور یقیناً میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ ﴿۹۹﴾

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّيْ ۚ فَاِذَا
جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۚ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۹﴾

۱۰۰۔ اور اس دن ہم ان میں سے بعض کو بعض پر موج در موج چڑھائی کرنے دیں گے اور صورت پھونکا جائے گا اور ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجٍ فِى
بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنَاهُمْ
جَمْعًا ﴿۱۰۰﴾

۱۰۱۔ پھر ہم اس دن جہنم کو کافروں کے سامنے لاکھڑا کریں گے۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِيْنَ
عَرَضًا ﴿۱۰۱﴾

﴿۱﴾ آیات ۹۳ تا ۹۷: ان آیات میں جس دیوار کا ذکر چل رہا ہے وہ ترکی اور روس کے درمیان در بند کی دیوار ہے جس کے ذریعہ بحیرہ اخصر اور کوہ قاف کے درمیانی راستہ کو بند کر دیا گیا تھا جو بعض کمزور قوموں کو مغربی قوموں کے حملے سے بچانے کے لئے خورس نے تعمیر کی تھی۔ خورس نے اس کے بدلے ان سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا بلکہ محنت اور لوہا اور تانبا طلب کیا اور تعمیری کام بھی خورس بادشاہ کی ہدایت کے مطابق انہوں نے ہی سرانجام دیا۔

﴿۲﴾ وہ زمانہ جس میں یاجوج ماجوج کا دنیا میں خروج ہوگا اس زمانہ میں یہ دیواریں بے معنی ہو چکی ہوں گی۔ اور یاجوج ماجوج کے سب دنیا پر غلبہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے جس طرح سمندری لہریں موج در موج بڑھتی ہیں۔ پس ان کا غلبہ دراصل سمندری غلبہ کے نتیجہ میں شروع ہونا تھا۔

۱۰۲۔ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی بھی توفیق نہیں رکھتے تھے۔

۱۰۳۔ پس کیا وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گمان کرتے ہیں کہ وہ میری بجائے میرے بندوں کو اپنے ولی بنا لیں گے؟ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے مہمانی کے طور پر جہنم تیار کر رکھی ہے۔

۱۰۴۔ کہہ دے کہ کیا ہم تمہیں اُن کی خریدیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھانا کھانے والے ہیں۔
۱۰۵۔ جن کی تمام تر کوششیں دُنیوی زندگی کی طلب میں گم ہو گئیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صنعت کاری میں کمال دکھا رہے ہیں۔

۱۰۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی لقاء سے انکار کر دیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔

۱۰۷۔ یہ ہے ان کی جزا جہنم بسبب اس کے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کو مذاق بنا بیٹھے۔

۱۰۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے مہمانی کے طور پر فردوس کی جنتیں ہیں۔

۱۰۹۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ کبھی ان سے جدا ہونا نہیں چاہیں گے۔

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنِ
ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا
عِبَادِي مِنْ دُونِ أَوْلِيَاءِ ۗ إِنَّا أَعْتَدْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝
الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ
صُنْعًا ۝

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝

ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمَ بِمَا كَفَرُوا
وَاتَّخَذُوا إِلَهِيَ وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ
لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝

خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝

۱۱۰۔ کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

۱۱۱۔ کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب کی لقاء چاہتا ہے وہ (بھی) نیک عمل، صالح اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى الْبَحْرِ مَدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي
لَنفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي
وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿۱۱۰﴾

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ
أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا
لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا
يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿۱۱۱﴾

۱۹۔ سرپر

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ننانوے آیات ہیں۔ اس کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے قبل نبوت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔

اس سورت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے باپ کے پیدائش کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ پیدائش ایک ایسے معجزے کے طور پر تھی جس کو دنیا اُس وقت نہیں سمجھ سکتی تھی۔ ضمناً یہ ذکر ضروری ہے کہ آجکل خود عیسائی محققین نے یہ بات قطعیت سے ثابت کر دی ہے کہ مرد سے تعلق قائم کئے بغیر بھی ایک کنواری کے لطن سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پہلے خیال تھا کہ صرف لڑکی پیدا ہو سکتی ہے لیکن آخری تحقیق سے ثابت ہے کہ لڑکا بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جہاں تک اعجازی پیدائش کا تعلق ہے وہ بعض دفعہ اس رنگ میں ہوتی ہے کہ باپ اور ماں کے ملنے سے ہی بچہ پیدا ہوتا ہے مگر اس عمر میں کہ بظاہر اولاد ہونا ناممکن ہو۔ یہی صورت حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش آئی۔ آپ کو اولاد کی خواہش تھی مگر خود اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ سفیدی سے گویا سر بھڑک اٹھا تھا اور بیوی نہ صرف بوڑھی بلکہ بانجھ تھی پس اعجازی پیدائش کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آپ کو ان دونوں باتوں کے باوجود حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے گئے۔ اور بیٹے کی خواہش ان کو حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کے حالات پر غور کرنے سے پیدا ہوئی تھی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن باپ کی پیدائش کا معجزہ دکھانا تھا۔

اس کے بعد ان تفصیل کا ذکر ہے جن میں حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام فلسطین کو چھوڑ کر اس کے مشرق میں کسی طرف چلی گئی تھیں اور وہاں دن رات ذکر الہی میں مصروف رہتی تھیں اور وہیں آپ کو پہلی بار ایک فرشتے کے ذریعہ جو انسان کے روپ میں متمثل ہوا تھا ایک بیٹے کی خوشخبری دی گئی۔

پیدائش کے بعد جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام ساتھ لے کر فلسطین پہنچیں تو یہود نے بہت شور مچایا کہ، نعوذ باللہ، یہ ناجائز اولاد ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کو یہ ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی خاطر چُپ کا روزہ رکھو اور یہ بیٹا (جو اُس وقت ابھی پنگھوڑے میں تھا یعنی دو تین سال کی عمر کا تھا) خود جواب دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودی علماء کے سامنے معرفت کی وہ باتیں کہیں جو ایک ناپاک بچہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور ان باتوں میں اپنے آئندہ نبی بننے کی پیشگوئی بھی شامل تھی۔ اور آپ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمہاری قتل کی سازشوں سے نجات بخشے گا۔ چنانچہ فرمایا: ”وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أُمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا“۔ جب میں پیدا کیا گیا اس وقت بھی مجھے اللہ کی طرف سے سلامتی نصیب

تھی اور جب میں وفات پاؤں گا تو طبعی موت سے وفات پاؤں گا اور پھر جب میرا احیاء ہوگا اس وقت بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہوگی۔

اس سے بہت ملتی جلتی آیت حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی آتی ہے جس میں فرمایا: ”سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا“ کہ اس پر سلامتی تھی جب اس کی ولادت ہوئی اور اس پر سلامتی ہوگی جب وہ وفات پائے گا اور سلامتی ہوگی جب اس کا احیاء ہوگا۔ اس آیت سے میں استنباط کرتا ہوں کہ حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی قتل نہیں کئے گئے تھے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کی اعجازی اولاد کا ذکر فرمادیا گیا جب کہ بڑھاپے میں آپ کو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عطا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور آپ کے بعد آپ کی نسل سے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اس کے بعد دیگر انبیاء کا ذکر ملتا ہے جس میں روحانی ولادت کی مختلف صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی مثال بھی حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی صورت میں پیش فرمائی گئی ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے تھے جن کی بعد کی نسلیں پاکباز نہ رہ سکیں اور اپنی نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی۔ پس ان کے لئے وعید ہے کہ وہ ضرور اپنی کجی کا بدلہ پائیں گے۔

اس سورت میں صفتِ رحمانیت کا بکثرت بیان ہے۔ رحمن کے معنی ہیں: بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے عطا کرنے والا۔ اور اس سورت کا مضمون بعینہ اس صفت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

اس کے آخر پر رحمان خدا کی طرف بیٹا منسوب کرنے کو ایک بہت ہی بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں قریب ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں۔ مراد یہ ہے کہ یہی لوگ انتہائی خوفناک جنگوں میں مبتلا کئے جائیں گے جو ایسی ہولناک ہوں گی کہ گویا آسمان اُن پر پھٹ پڑا ہے۔

اس کے برعکس اس کی آخری آیات میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو حقیقی ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں رحمان خدا باہمی محبت پیدا کر دے گا، نہ کہ آپس کا وہ بغض و عناد جس کا پہلے ذکر گزر چکا ہے۔

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

كَهَيِّصًا ⑦

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَّرِيَّا ②

إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ④

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ

الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ

شَقِيًّا ⑤

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي

وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي

مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ⑥

يَرِيئِي وَيَرِّثْ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ ③ وَاجْعَلْهُ

رَبِّ رَضِيًّا ⑦

يُزَكَّرِيًّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِعَلِيمٍ اسْمُهُ

يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ⑧

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنْتَ كَافٍ وَهَادِيَا عَالِمٍ يَا صَادِقُ: تُو کافِ
ہے اور ہادی ہے، اے جاننے والے، اے صادق۔

۳۔ یہ ذکر ہے تیرے رب کی رحمت کا اُس کے
بندے زکریا پر۔

۴۔ جب اس نے اپنے رب کو دھیمی آواز میں پکارا۔

۵۔ کہا اے میرے رب! یقیناً میری ہڈیاں کمزور
پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا ہے۔ پھر بھی
میرے رب! میں تجھ سے دعا مانگتے ہوئے کبھی
بد نصیب نہیں ہوا۔

۶۔ اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں
جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی
جناب سے ایک وارث عطا کر۔

۷۔ جو میرا ورثہ بھی پائے اور آل یعقوب کا ورثہ بھی
پائے اور اے میرے رب! اسے بہت پسندیدہ بنا۔

۸۔ اے زکریا! یقیناً ہم تجھے ایک عظیم بیٹے کی بشارت
دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا پہلے
کوئی ہمنام نہیں بنایا۔

۹۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ گیا ہوں؟

قَالَ رَبِّ اَنْى يَكُون لِىْ غُلْمٌ وَّكَانَتْ
اُمْرَاتىْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ
عَتِيًّا ۙ

۱۰۔ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے۔ اور یقیناً میں تجھے بھی تو پہلے پیدا کر چکا ہوں جبکہ تو کچھ چیز نہ تھا۔

قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هٰٓئِنٍ
وَّ قَدْ خَلَقْتِكِ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكِ شَيْئًا ۙ

۱۱۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشان بنا دے۔ اس نے کہا تیرا نشان یہ ہے کہ تو لوگوں سے مسلسل تین راتوں تک کلام نہ کرے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لىْ آيَةً ۗ قَالَ اَيْتُكَ اِلَّا
تُكَلِّمُ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۙ

۱۲۔ پس وہ اپنی قوم پر محراب سے ظاہر ہوا اور انہیں اشارہ کیا کہ صبح و شام تسبیح کرو۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ
اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ۙ

۱۳۔ اے بچی! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور ہم نے اسے بچپن ہی سے حکمت عطا کی تھی۔

يٰحِيىٰ خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَاَتَيْنٰهُ
الْحِكْمَ صَبِيًّا ۙ

۱۴۔ نیز اپنی جناب سے نرم دلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیزگار تھا۔

وَّحٰنٰنًا مِّنْ لَّدُنَّا وَّزَكٰوَةً ۗ وَّكَانَ تَقِيًّا ۙ

۱۵۔ اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے والا تھا اور ہرگز سخت گیر (اور) نافرمان نہیں تھا۔

وَّ بَرًّاۙ بِوَالِدَيْهِ وَّلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا
عَصِيًّا ۙ

۱۶۔ اور سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن اسے دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۙ

۱۷۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی۔

وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۙ اِذِ اٰتٰتَبَدَّتْ
مِنْ اٰهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ

۱۸۔ پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک مناسب بشر کا تمثیل اختیار کیا۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ
فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا
بَشَرًا سَوِيًّا ۝۱۸

۱۹۔ اس نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔

قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ
إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝۱۹

۲۰۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا محض ایک اپنی ہوں تاکہ تجھے ایک پاک خُو لڑکا عطا کروں۔

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكَ
عُلْمًا زَكِيًّا ۝۲۰

۲۱۔ اس نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار نہیں؟

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمَسِّنِي
بَشَرٌ ۖ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝۲۱

۲۲۔ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسے پیدا کریں گے ☆) تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے مجسم رحمت بنا دیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے۔

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّئًا
وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۖ
وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۝۲۲

۲۳۔ پس اسے اس کا حمل ہو گیا اور وہ اُسے لئے ہوئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝۲۳

۲۴۔ پھر درِ ذہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ اس نے کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بھری ہو چکی ہوتی۔

فَاجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۖ
قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ
نَسِيًّا مَنْسِيًّا ۝۲۴

☆ بریکٹ والے الفاظ علامہ قرطبی کے نزدیک اس کے مفہوم میں شامل ہیں۔ دیکھئے: تفسیر القرطبی۔

۲۵۔ تب (ایک پکارنے والے نے) اسے اس کی زیریں طرف سے پکارا کہ کوئی غم نہ کر۔ تیرے رب نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

۲۶۔ اور کھجور کی ساق کو ٹو اپنی سمت جنبش دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔

۲۷۔ پس تُو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمان کے لئے روزے کی منت مانی ہوئی ہے پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔

۲۸۔ پھر وہ اسے اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لے آئی۔ انہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تُو نے تو بہت بُرا کام کیا ہے۔

۲۹۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔^۱

۳۰۔ تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم کیسے اس سے بات کریں جو ابھی پنگھوڑے میں پلنے والا بچہ ہے۔

۳۱۔ اُس نے کہا یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

فَنَادِيهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝۲۵

وَهَزِيءَ إِلَيْكَ بِجَذَعِ النَّخْلَةِ لُتَسْقِطَ عَلَيْكَ رَطْبًا جَدِيًّا ۝۲۶

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۚ فَمَا مَتَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۗ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۝۲۷

فَأْتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۗ قَالُوا لِمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝۲۸

يَا خُتُّ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوِيًّا ۗ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَعِيًّا ۝۲۹

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۗ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝۳۰

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ آتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝۳۱

^۱ یہاں حضرت مریم کو جو اُخت ہارون کہا گیا ہے اسی سورت کے آخر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ موسیٰ کے بھائی ہارون نہیں تھے۔ وہاں واضح طور پر حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون کا نام لیا گیا ہے اور حضرت مریم بہت بعد کی ہیں۔ یا تو قوم نے طنز کے طور پر اُخت ہارون کہا ہے یا مریم کا کوئی بھائی ہارون ہوگا جو حضرت موسیٰ کا بھائی بہر حال نہیں ہے۔

۳۲۔ نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔

وَجَعَلَنِي مُبْرَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ
وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا ۳۲

۳۳۔ اور اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سخت گیر اور سخت دل نہیں بنایا۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي ۗ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا
شَقِيًّا ۳۳

۳۴۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ
وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۳۴

۳۵۔ یہ ہے عیسیٰ بن مریم۔ (یہ) وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔

ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ
الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۳۵

۳۶۔ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنا لے۔ پاک ہے وہ۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اسے محض ”ہو جا“ کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وُلْدٍ لِسُبْحٰنَہٗ ط
إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ ۳۶

۳۷۔ اور یقیناً اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ط
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۳۷

۳۸۔ پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پھر ہلاکت ہوگی ان کے لئے جنہوں نے کفر کیا ایک بہت بڑے دن میں حاضری کے نتیجہ میں۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ج
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۳۸

۳۹۔ کیا خوب ان کا سنا اور کیا خوب ان کا دیکھنا ہوگا

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصُرْ لَا يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَكِن

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے۔ لیکن ظالم لوگ تو آج ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

۳۰۔ اور انہیں (اس) حسرت کے دن سے ڈرا جب فیصلہ چکا دیا جائے گا۔ حال یہ ہے کہ وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۹﴾

وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا

يُؤْمِنُونَ ﴿۴۰﴾

۳۱۔ یقیناً زمین کے ہم ہی وارث ہوں گے اور ان کے بھی جو اُس پر ہیں اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔

۳۲۔ اور (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ ایک صدیق نبی تھا۔

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِنَّا

يُرْجَعُونَ ﴿۴۱﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۗ إِنَّهُ كَانَ

صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿۴۲﴾

۳۳۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور تیرے کسی کام نہیں آتا۔

۳۴۔ اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ پس میری پیروی کر۔ میں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔

۳۵۔ اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان یقیناً رحمان کا نافرمان ہے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا

يَسْمَعُ وَلَا يَبْصُرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۳﴾

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ

يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۴﴾

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۗ إِنَّ الشَّيْطَانَ

كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ﴿۴۵﴾

۳۶۔ اے میرے باپ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ رحمان کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تُو (اُس وقت) شیطان کا دوست نکلے۔

۳۷۔ اس نے کہا کیا تُو میرے معبودوں سے انحراف کر رہا ہے اے ابراہیم! اگر تُو باز نہ آیا تو یقیناً میں تجھے

يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ

مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونُ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿۴۶﴾

قَالَ أَرَأَيْتَ أَنْتَ عَنْ الْهَيْئِ

يَا بْرَاهِيمَ ۚ لَنْ لَّمْ تَنْتَه لَأَرْجُمَنَّكَ

سنگسار کر دوں گا اور تو مجھے لمبے عرصہ تک تنہا چھوڑ دے۔

۴۸۔ اس نے کہا تجھ پر سلام۔ میں ضرور اپنے رب سے تیرے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔

۴۹۔ اور میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ اور میں اپنے رب سے دعا کروں گا۔ عین ممکن ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے بدنصیب نہ رہوں۔

۵۰۔ پس جب اس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔

۵۱۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے نوازا اور انہیں ایک بلند مرتبہ زبان صدق عطا کی۔

۵۲۔ اور (اس) کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ خالص کیا گیا تھا اور ایک پیغمبر نبی تھا۔

۵۳۔ اور ہم نے اسے طور کے دائیں کنارے سے آواز دی اور اسے سرگوشی کرتے ہوئے اپنے قریب کر لیا۔

۵۴۔ اور ہم نے اسے اپنی رحمت سے اس کا بھائی ہارون بطور نبی عطا کیا۔

۵۵۔ اور (اس) کتاب میں اسماعیل کا ذکر بھی کر۔

وَ اِهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿۴۷﴾

قَالَ سَلِّمْ عَلَيَّ ۖ سَأَسْتَغْفِرَ لَكَ رَبِّي ۗ ط

إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿۴۸﴾

وَ اعْتَزِلْ كُمْ ۖ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَ ادْعُوا رَبِّي ۗ عَسَىٰ آتَاكُم بِدُعَائِ

رَبِّي شَيْئًا ﴿۴۹﴾

فَلَمَّا اعْتَزَلْتَهُمْ ۖ وَ مَا يَعْْبُدُونَ مِنْ

دُونِ اللَّهِ ۗ وَ هَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ ۖ وَ يَعْقُوبَ ۗ ط

وَ كَلَّا جَعَلْنَا نَبِيًِّّا ﴿۵۰﴾

وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ

لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۱﴾

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۗ إِنَّهُ كَانَ

مُخْلَصًا ۖ وَ كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ﴿۵۲﴾

وَ نَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ

وَ قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ﴿۵۳﴾

وَ وَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ

نَبِيًّا ﴿۵۴﴾

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۗ إِنَّهُ كَانَ

یقیناً وہ سچے وعدے والا اور رسول (اور) نبی تھا۔

۵۶۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے رب کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

۵۷۔ اور (اس) کتاب میں اور لیس کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا (اور) نبی تھا۔

۵۸۔ اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔

۵۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا جو آدم کی ذریت میں سے نبی تھے اور ان میں سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل کی ذریت میں سے تھے اور ان میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان پر رحمان کی آیات تلاوت کی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

۶۰۔ پھر ان کے بعد ایسے جانشینوں نے (ان کی) جگہ لی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی۔ پس ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

۶۱۔ سوائے اُس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل بجالایا تو یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور ذرا بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝۵۶

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ۝۵۷

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝۵۸

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۝ إِنَّهُ كَانَ

صِدْقًا نَبِيًّا ۝۵۹

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝۶۰

أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ

النَّبِيِّنَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ ۚ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا

مَعَ نُوحٍ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ

وَإِسْرَائِيلَ ۚ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۗ

إِذَا تَلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتِ الرَّحْمَنِ خَرُّوا

سُجَّدًا وَبُكْيًا ۝۶۱

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا

الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ

يَلْقَوْنَ غِيًّا ۝۶۲

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

شَيْئًا ۝۶۱

۶۲۔ بھنگی کی جنتوں میں جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غیب سے وعدہ کیا ہے۔ یقیناً اس کا وعدہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔

۶۳۔ وہ ان میں کوئی لغو (بات) نہیں سنیں گے مگر (صرف) سلام۔ اور ان کے لئے اُن کا رزق ان میں صبح و شام میسر ہوگا۔

۶۴۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس کو بنائیں گے جو متقی ہو۔

۶۵۔ اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم نازل نہیں ہوتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔ اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اُن کے درمیان ہے۔ اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔

۶۶۔ (وہ) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔ پس اس کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر صبر سے قائم رہو۔ کیا اُو اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے؟

۶۷۔ اور انسان کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟

۶۸۔ تو کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اُسے پہلے بھی اس حال میں پیدا کیا تھا کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

۶۹۔ پس تیرے رب کی قسم! ہم انہیں ضرور اکٹھا کریں گے اور شیطانوں کو بھی۔ پھر ہم انہیں لازماً جہنم کے گرد اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔

جَنَّتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۗ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ﴿٦٢﴾

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۗ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٣﴾

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٤﴾

وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۗ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ ۗ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٥﴾

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۗ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٦﴾

وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ ۖ إِذَا مَا مِئْتُ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٧﴾

أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٨﴾

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيْطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٩﴾

۷۰۔ تب ہم ہر گروہ میں سے اُسے کھینچ نکالیں گے جو رحمان کے خلاف بغاوت میں سب سے زیادہ سخت تھا۔

۷۱۔ پھر ہم ہی تو ہیں جو ان لوگوں کو سب سے زیادہ جانتے ہیں جو اُس میں جلنے کے زیادہ سزاوار ہیں۔

۷۲۔ اور تم (ظالموں) میں سے کوئی نہیں مگر وہ ضرور اُس پر اُترنے والا ہے۔ یہ تیرے رب پر ایک طے شدہ فیصلہ کے طور پر فرض ہے۔^{۷۰}

۷۳۔ پھر ہم ان کو بچالیں گے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ہم ظالموں کو اُس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

۷۴۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر کیا وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے کہتے ہیں دونوں فریقوں میں سے کون مقام کے لحاظ سے بہتر اور مجلس کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے؟

۷۵۔ اور ہم نے کتنی ہی ایسی نسلیں ان سے پہلے ہلاک کر دیں جو ساز و سامان اور نمود و نمائش میں (ان سے) بہتر تھیں۔

۷۶۔ تو کہہ دے جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اُسے ضرور کچھ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ آخر جب وہ اُسے دیکھ لیں گے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی، تو وہ ضرور جان

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا^{۷۰}

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا^{۷۱}

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا^{۷۲}

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا^{۷۳}

وَإِذْ تَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا يَتَّبِعْتِ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَا آتِي الْفَرِيقِينَ خَيْرٌ مَّقَامًا وَآحْسَنُ نَدِيًّا^{۷۴}

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قُرُونِهِمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِعْيًا^{۷۵}

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَاةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ^ط

اس آیت میں اِن مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ قرآن کریم تو پاک لوگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سنیں گے۔ اس جہنم سے مراد دنیا کی جہنم ہے جسے نیک لوگ لے لے کر برداشت کرتے ہیں۔ بعض دفعہ گنہگاروں کو بھی مرنے سے پہلے اذیت ناک تکلیف پہنچتی ہے، وہ بھی ایک قسم کی جہنم ہی ہے جو اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

لیں گے کہ کون مرتبے کے لحاظ سے بدترین اور جتھے کے لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور تھا۔

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٦٦﴾

۷۷۔ اور اللہ انہیں ہدایت میں بڑھادے گا جو ہدایت پا چکے ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک اجر کے لحاظ سے بھی بہتر اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ط
وَالْبَلَقِيَّتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ﴿٧٧﴾

۷۸۔ کیا تو نے اس پر غور کیا جس نے ہماری آیات کا انکار کر دیا اور کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ
لَأُوتِينَ مَالًا مَّا لَوْ وُلَدًا ﴿٧٨﴾

۷۹۔ کیا اس نے غیب پر اطلاع پائی ہے یا رحمان کی جناب سے کوئی عہد لے لیا ہے؟

أَطَّلَعَ الْغَيْبِ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ
عَهْدًا ﴿٧٩﴾

۸۰۔ خبردار! ہم ضرور لکھ رہیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ
مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٨٠﴾

۸۱۔ اور اُس کے وارث ہو جائیں گے جس کی وہ باتیں کرتا ہے جبکہ ہمارے پاس وہ اکیلا آئے گا۔

وَنَرِيثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨١﴾
وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِلَهَةً لِيُكُونُوا
لَهُمْ عِزًّا ﴿٨٢﴾

۸۲۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں تاکہ ان کے لئے وہ عزت کا باعث بنیں۔

۸۳۔ خبردار! وہ ضرور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے خلاف ہو جائیں گے۔

كَلَّا ط سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٣﴾

۸۴۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم شیطانوں کو کافروں کے خلاف بھیجتے ہیں جو انہیں طرح طرح سے اُکساتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَا أَرْسَلْنَا الشَّيْطِينَ عَلَى
الْكٰفِرِينَ تَوَزُّؤَهُمْ آزًّا ﴿٨٤﴾

۸۵۔ پس تو ان کے بارہ میں جلدی نہ کر۔ ہم ان کا لمحہ شمار کر رہے ہیں۔

۸۶۔ وہ دن جب ہم متقیوں کو رحمان کی طرف ایک (معزز) وفد کی صورت میں اکٹھا کر کے لے جائیں گے۔

۸۷۔ اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف ایک گھاٹ پر اترنے والی قوم کے طور پر ہانک کر لے جائیں گے۔

۸۸۔ وہ کسی شفاعت کا اختیار نہ رکھیں گے سوائے اُس کے جس نے رحمان کی جناب سے عہد لے رکھا ہو۔

۸۹۔ اور وہ کہتے ہیں رحمان نے بیٹا اپنا لیا ہے۔

۹۰۔ یقیناً تم ایک بہودہ بات بنا لائے ہو۔

۹۱۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں۔

۹۲۔ کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا ہے۔

۹۳۔ حالانکہ رحمان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا پنائے۔

۹۴۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمان کے حضور ایک بندے کے طور پر آنے والا ہے۔

۹۵۔ اس نے یقیناً ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اور انہیں خوب گن رکھا ہے۔

۹۶۔ اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اُس کے حضور اکیلا آئے گا۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝۸۵

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا ۝۸۶

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَرِدًّا ۝۸۷

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝۸۸

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا ۝۸۹

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا ۝۹۰

تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَّقَطْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ

الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۱

أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا ۝۹۲

وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝۹۳

إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا

أَتَى الرَّحْمَنَ عَبْدًا ۝۹۴

لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝۹۵

وَكُلُّهُمْ أْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝۹۶

۹۷۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن کے لئے رحمانِ محبت پیدا کر دے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۙ ﴿٩٧﴾

۹۸۔ پس یقیناً ہم نے اسے تیری زبان پر رواں کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو اس کے ذریعہ خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائے۔

فَأَنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ
وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۙ ﴿٩٨﴾

۹۹۔ اور کتنی ہی نسلیں ہیں جنہیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیا۔ کیا تو ان میں سے کسی کو محسوس کرتا ہے یا اُن کی آہٹ سنتا ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ
لَهُمْ رِكْزًا ۙ ﴿٩٩﴾

۱۶
۹۹

۲۰۔ طہ

یہ سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چھتیس آیات ہیں۔
یہ طہ کے حروفِ مقطعات سے شروع ہوتی ہے اور یہ مقطعات کسی اور سورت کے آغاز میں بیان نہیں
ہوئے۔ اس کے معانی ہیں: اے پاک رسول اور ہادیِ کامل۔

اس سے پہلی سورت میں جن ہولناک جنگوں کی خبر دی گئی ہے لازماً یہ خبریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل پر گراں گزرتی ہوں گی اس لئے اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمایا کہ ان کے نتیجے میں تو کسی دکھ میں مبتلا نہ ہو۔ یہ اُس کی
طرف سے تنزیل ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور وہ رحمان ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا۔
چونکہ تمام رسالتیں رحمانیت کے نتیجے میں ہی عطا کی جاتی ہیں اور گزشتہ سورت کی طرح اس سورت میں
بھی رحمانیت ہی کا مضمون جاری ہے اس لئے ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے کہ کس طرح
اللہ تعالیٰ نے رحمانیت کے سبب آپ کو اپنا رسول بنایا۔ وہ تمام احسانات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
فرمائے گئے وہ تمام تر رحمانیت کے نتیجے میں تھے۔

اسی سورت میں جادوگروں کے سجدہ ریز ہونے کا ذکر ہے اور فرعون کی طرف سے ان کو انتہائی خطرناک
سزاؤں کی دھمکی کا بھی۔ لیکن جنہوں نے رحمان خدا کے جلوے دیکھ لئے ہوں وہ ایسی دھمکیوں سے مرعوب نہیں
ہوتے۔ پس ان کا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہر قسم کی دھمکی کے باوجود پوری طرح قائم رہا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ سے وہ پہاڑوں
کے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ پہاڑوں کے بارہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی سوال نہیں کیا گیا تھا۔
ہاں پہاڑوں جیسی بلند طاقتوں کے متعلق مشرکین پوچھتے تھے کہ ان کے ہوتے ہوئے تو کیسے کامیاب ہوگا۔ ایک
طرف کسریٰ کی حکومت کا پہاڑ تھا اور دوسری طرف قیصر کی حکومت کا پہاڑ تھا۔ تو اس کا یہ جواب سکھایا گیا کہ دنیا کی
بڑی بڑی متکبر قومیں خواہ پہاڑوں کی طرح سر بلند ہوں اس وقت تک ایمان نہیں لاتیں جب تک ان کا تکبر توڑ نہ دیا
جائے اور وہ ایسے صحرا کی ریت کی طرح نہ ہو جائیں جو پوری طرح ہموار ہو اور اس میں کوئی بلندی اور پستی دکھائی نہ
دے۔ جب یہ ہوگا تو پھر وہ ایک ایسے رسول کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں پائی جاتی۔

آیت نمبر ۱۰۹ میں بھی صفتِ رحمان کی تکرار ہے اور اس کے بعد آنے والی آیت نمبر ۱۱۰ میں بھی رحمان ہی
کے جلوے کا ذکر ہے جس کے رعب اور شان کے حضور تمام آوازیں مدھم پڑ جائیں گی گویا سب اگر گفتگو کرتے بھی
ہیں تو سرگوشیوں میں۔

اس کے بعد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پھر ذکر چھیڑا گیا ہے کیونکہ آپ کی پیدائش بھی رحمانیت کے جلوے کے تابع تھی۔ اور پہلی بار آپ کی شریعت کے چار بنیادی پہلو بیان فرمائے گئے ہیں یعنی یہ کہ جو کوئی بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرے گا اس کے لئے ضمانت ہے کہ نہ وہ بھوکا رہے گا اور نہ ننگا اور نہ پیاسا رہے گا اور نہ دھوپ میں جلے گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پھر صبر کی تعلیم دی گئی ہے کہ دشمن کی ایذا دہی پر صبر سے کام لے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح، سورج نکلنے سے پہلے بھی کر اور اس کے غروب سے پہلے بھی اور رات کی گھڑیوں میں بھی اور دن کے دونوں کناروں پر بھی۔ اس آیت کریمہ میں دن رات کی تمام نمازوں کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔ اس سورت کے آخر پر فرمایا کہ کہو کہ سب انتظار کر رہے ہیں کہ اس کشمکش کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ تم بھی انتظار کرو۔ پس تم پر خوب کھول دیا جائے گا کہ سیدھے راستے پر چلنے والا کون ہے اور وہ کون ہے جو ہدایت پاتا ہے۔

سُورَةُ طه مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَسِتُّ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَ ثَمَانِيَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ طَيِّبٌ. هَادِيٌّ : اے پاک (رسول) اور ہادی کمال!

۳۔ ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تُو دکھ
میں مبتلا ہو۔

۴۔ مگر (یہ) محض نصیحت کے طور پر ہے اُس کے لئے
جو ڈرتا ہے۔

۵۔ اس کا اتارا جانا اس کی طرف سے ہے جس نے
زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔

۶۔ رحمن۔ وہ عرش پر متمکن ہوا۔

۷۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور
وہ بھی جو زمین کی گہرائیوں میں ہے۔

۸۔ اور اگر تو اونچی آواز میں بات کرے تو یقیناً وہ تو
ہر پوشیدہ اور پوشیدہ ترکو بھی جانتا ہے۔

۹۔ اللہ۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اسی کے
تمام خوبصورت نام ہیں۔

۱۰۔ اور کیا موسیٰ کی سرگزشت تجھ تک پہنچی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

طه ②

مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ③

إِلَّا تَذَكَّرَ ④ لِمَنْ يَخْشَى ⑤

تَنْزِيلًا لِمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ
الْعُلَى ⑥

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ⑦

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ⑧

وَإِنْ تَجَهَّرَ بِالنُّقُولِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ
وَاحْفَى ⑨

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ⑩ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى ⑪

وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى ⑫

ﷺ

۱۱۔ جب اس نے آگ دیکھی تو اپنے اہل سے کہا ذرا ٹھہرو، میں نے ایک آگ سی دیکھی ہے۔ امید ہے کہ میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا اس آگ کے پاس مجھے رہنمائی مل جائے۔

۱۲۔ پس جب وہ اس تک پہنچا تو آواز دی گئی کہ اے موسیٰ!

۱۳۔ یقیناً میں تیرا رب ہوں۔ پس اپنے دونوں جوتے اتار دے۔ یقیناً تو طوسیٰ کی مقدس وادی میں ہے۔

۱۴۔ اور میں نے تجھے چن لیا ہے۔ پس اُسے غور سے سُن جو وحی کیا جاتا ہے۔

۱۵۔ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

۱۶۔ ساعت ضرور آنے والی ہے۔ بعید نہیں کہ میں اسے چھپائے رکھوں تاکہ ہر نفس کو اس کی جزا دی جائے جو وہ کوشش کرتا ہے۔

۱۷۔ پس ہرگز تجھے اُس (کے تقاضے پورے کرنے) سے وہ نہ روک سکے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۸۔ اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ!

۱۹۔ اس نے کہا یہ میرا عصا ہے، میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنی بھینٹ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔

إِذْ رَأَانَا رَاقًا لَّا هَلِيلَ أَمْكُتُوا إِلَيْنَا
أَنْتُمْ نَارُ الْعَالَمِينَ أَيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ
أَوْ آجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۱۱
فَلَمَّا آتَاهَا نُودِيَ يَمُوسَى ۱۲

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوًى ۱۳

وَإِنَّا اخْتَرْتِكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى ۱۴

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۱۵
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۱۶

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا سَعَى ۱۷

فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَى ۱۸

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَمُوسَى ۱۹

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهْتَشُّ
بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِي فِيهَا مَارِبٌ أُخْرَى ۱۹

آیات ۱۳ تا ۱۹: حضرت موسیٰ نے جو آگ کی سی روشنی دیکھنے پر دوسرا امکان ظاہر کیا تھا کہ اُو آجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یعنی ممکن ہے کہ اس آگ کے پاس سے میں ہدایت لے کر آؤں، وہی سچا ثابت ہوا۔ کیونکہ وہ کوئی ایسی آگ تو نہیں تھی جس کا انگارہ لے کر وہ واپس پہنچے ہوں۔

- قَالَ لَقِهَا لِيُؤْمِسَ ①
 ۲۰۔ اس نے کہا اسے پھینک دے اے موسیٰ!
- قَالَ لَقِهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى ②
 ۲۱۔ پس اُس نے اسے پھینک دیا تو اچانک گویا وہ ایک حرکت کرتا ہوا سانپ سا بن گیا۔
- قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى ③
 ۲۲۔ اس نے کہا اسے پکڑ لے اور ڈر نہیں۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔
- وَاضْمُمُ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجَ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سَوْءٍ ۖ آيَةٌ أُخْرَى ④
 ۲۳۔ اور تو اپنے ہاتھ کو اپنے پہلو میں بھینچ لے، وہ بغیر بیماری کے سفید نکلے گا۔ یہ دوسرا نشان ہے۔
- لِنُرِيكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ⑤
 ۲۴۔ تاکہ آئندہ ہم تجھے اپنے بڑے بڑے نشانات میں سے بھی بعض دکھائیں۔
- إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ⑥
 ۲۵۔ فرعون کی طرف جا، یقیناً اس نے سرکشی اختیار کی ہے۔
- قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ⑦
 ۲۶۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔
- وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ⑧
 ۲۷۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔
- وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ⑨
 ۲۸۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔
- يَفْقَهُوا قَوْلِي ⑩
 ۲۹۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔
- وَاجْعَلْ لِّي وِزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ⑪
 ۳۰۔ اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنا دے۔
- هَرُونَ أَخِي ⑫
 ۳۱۔ ہارون میرے بھائی کو۔
- أَشْدُدْ بَعْدَ أَرْبِي ⑬
 ۳۲۔ اس کے ذریعے میری پشت مضبوط کر۔
- وَأَشْرِكُهُ فِي أَمْرِي ⑭
 ۳۳۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔
- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ⑮
 ۳۴۔ تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

وَنَذُرْكَ كَغَيْرِ ۳۵

۳۵۔ اور تجھے بہت یاد کریں۔

إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۳۶

۳۶۔ یقیناً تو ہمارے حال پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَمُوسَى ۳۷

۳۷۔ اس نے کہا اے موسیٰ! تجھے تیری منہ مانگی (مراد) دے دی گئی۔

وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَى ۳۸

۳۸۔ اور یقیناً ہم نے ایک اور مرتبہ بھی تجھ پر احسان کیا تھا۔

إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمَمِكَ مَا يُؤْحَىٰ ۳۹

۳۹۔ جب ہم نے تیری ماں کی طرف وہ وحی کی جو وحی کی جاتی ہے۔

أَنْ أَقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ

۴۰۔ کہ اسے صندوق میں ڈال دے پھر اسے دریا

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوِّي

میں ڈال دے پھر دریا اسے ساحل پر جا پھینکے تاکہ

وَعَدُوِّي لَهُ ۷ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۵

میرا دشمن اور اس کا دشمن اسے اٹھالے۔ اور میں نے

وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۶

تجھ پر اپنی محبت انڈیل دی اور تاکہ یہ بھی ہو کہ تو

إِذْ تَمْشِيٰ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ

میری آنکھ کے سامنے پروان چڑھے۔

عَلَىٰ مَنْ يَّكْفُلُهُ ۷ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمَمِكَ

۴۱۔ (تصور کر کہ) جب تیری بہن چل رہی تھی پس

كَمْ تَقَرَّرَ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۸ وَقَتَلْتَ

کہتی جا رہی تھی کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کون ہے جو

نَفْسًا فَجَجْنِكَ مِنَ الْعَمِّ ۹ وَفَتَنَّا

اس بچے کی پرورش کر سکے گا؟ پھر ہم نے تجھے تیری

فُتُونًا ۱۰ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۱۱

ماں کی طرف کوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور

ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يُّمُوسَىٰ ۱۲

وہ غم نہ کرے۔ نیز تو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم

وَاصْطَنَعْنَاكَ لِنَفْسِي ۱۳

نے تجھے غم سے نجات بخشی اور طرح طرح کی

آزمائشوں میں ڈالا۔ پھر تو اہل مدین میں چند سال

رہا۔ پھر اے موسیٰ! تو (نبوت کے لئے) ایک

موزوں عمر کو پہنچ گیا۔

۴۲۔ اور میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔ ☆

۴۳۔ تُو اور تیرا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور میرے ذکر میں سستی نہ دکھانا۔

۴۴۔ تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔

۴۵۔ پس اس سے نرم بات کہو۔ ہو سکتا ہے وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

۴۶۔ ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب! یقیناً ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔

۴۷۔ اس نے کہا کہ تم ڈرو نہیں۔ یقیناً میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

۴۸۔ پس تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم تیرے رب کے دو ایٹھی ہیں۔ پس ہمارے ساتھ تُو بنی اسرائیل کو بھیج دے اور انہیں عذاب نہ دے۔ یقیناً ہم تیرے رب کی طرف سے ایک بہت بڑا نشان لے کر آئے ہیں اور جو بھی ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلامتی ہو۔

۴۹۔ یقیناً ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھوٹ بولتا ہے اور الٹا پھر جاتا ہے اس پر عذاب ہوگا۔

۵۰۔ اس نے کہا تم دونوں کا رب ہے کون؟ اے موسیٰ!

۵۱۔ اس نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی خلقت عطا کی پھر ہدایت کی راہ پر ڈال دیا۔

إِذْهَبْ أَنْتَ وَأُخُوكَ بِآيَتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۚ

إِذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۖ

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝

قَالَا رَبَّنَا إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُفْرِطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ ۝

قَالَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمْ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝

فَأْتِيَهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تَعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّنْ رَبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝

إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝

قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يُمُوسَىٰ ۝

قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝

۵۲۔ اس نے کہا پھر پہلی قوموں کا کیا حال ہوا؟

۵۳۔ اس نے جواب دیا کہ اُن کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے۔ میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ ٹھوٹتا ہے۔

۵۴۔ (وہ) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہاری خاطر اس میں کئی راستے جاری کئے اور اس نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے کئی ایک جوڑے نباتات کی مختلف قسموں سے پیدا کئے۔

۵۵۔ کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ۔ اس میں یقیناً صاحب عقل لوگوں کے لئے کئی بڑے نشانات ہیں۔

۵۶۔ اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں ہم دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

۵۷۔ اور یقیناً ہم نے اُسے اپنے تمام نشانات دکھائے مگر اس نے جھٹلادیا اور انکار کر دیا۔

۵۸۔ اُس نے کہا کیا تُو ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمیں ہمارے وطن سے اپنے جادو کے ذریعہ باہر نکال دے، اے موسیٰ؟

۵۹۔ پس ہم ضرور تیرے سامنے ایک ایسا ہی جادو لائیں گے۔ پس تُو اپنے اور ہمارے درمیان وعدے کا دن اور جگہ مقرر کر جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں گے نہ تُو۔ یہ (دونوں کے لئے) برابر کا مقام ہو۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿۵۲﴾

قَالَ عَلِمَهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ
لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَىٰ ﴿۵۳﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَوَسَّلَكَ
لَكُمُ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿۵۴﴾

كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِّأُولِي النَّهْيِ ﴿۵۵﴾

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿۵۶﴾

وَلَقَدْ آرَيْنَهُ الْآيَاتِ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۵۷﴾

قَالَ أَجِئْتَنَا لِنُخْرِجَنَّكَ مِنْ
أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿۵۸﴾

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا ۖ لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا
أَنْتَ مَكَانًا سُوَّىٰ ﴿۵۹﴾

اس آیت کریمہ میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اسی زمین سے تم پیدا کئے گئے ہو اور اسی میں سے تم نکلو گے اس پر یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ آج کل کے زمانہ میں جو لوگ فضا میں راکٹس وغیرہ میں مر جاتے ہیں، ان پر اس کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان جہاں تک بھی چلا جائے وہ زمینی ہوا اور زمینی خوراک وغیرہ ساتھ رکھتا ہے اور کبھی بھی اس سے باہر نہیں نکل سکتا۔

۶۰۔ اس نے کہا تمہارے لئے مقررہ دن تہوار کا دن ہے اور یوں ہو کہ لوگوں کو کچھ دن چڑھے اکٹھا کیا جائے۔

۶۱۔ پس فرعون منہ موڑ کر چلا گیا پھر اُس نے اپنا منصوبہ مکمل کیا پھر دوبارہ آیا۔

۶۲۔ موسیٰ نے ان سے کہا وائے افسوس تم پر! اللہ پر جھوٹ نہ گھڑو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے تمہیں نہیں کر دے گا۔ اور یقیناً وہ نامراد ہو جاتا ہے جو افترا کرتا ہے۔

۶۳۔ پس وہ اپنے معاملہ میں ایک دوسرے سے جھگڑتے رہے اور چھپ چھپ کر پوشیدہ مشورے کرتے رہے۔

۶۴۔ انہوں نے کہا یقیناً یہ دونوں تو محض جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمہیں اپنے جادو کے ذریعہ تمہارے وطن سے نکال دیں اور تمہارے مثالی طور طریق کو نابود کر دیں۔

۶۵۔ پس اپنی تدبیروں کو مجتمع کر لو پھر صف بہ صف چلے آؤ اور یقیناً آج وہی کامیاب ہوگا جو بالا ہوگا۔

۶۶۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ! کیا تو ڈالے گا یا پھر ہم پہلے ہوں جو (اپنا جادو) ڈالیں۔

۶۷۔ اس نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو۔ پس اچانک ان کے جادو کی وجہ سے اسے خیال دلا یا گیا کہ ان کی رسیاں اور ان کی سوئیاں دوڑ رہی ہیں۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۱۰

فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى ۱۱

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَىٰ ۱۲

فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسْرُوا النَّجْوَىٰ ۱۳

قَالُوا إِنَّ هَٰذِهِ لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۱۴

فَأَجْمَعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتَّوَصَفَّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ۱۵

قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْفَىٰ ۱۶

قَالَ بَلْ أَلْفُوا ۚ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۱۷

۶۸۔ تو موسیٰ نے اپنے جی میں خوف محسوس کیا۔

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۖ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ ہم نے کہا مت ڈر۔ یقیناً تو ہی غالب آنے والا ہے۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۖ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ اور جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے پھینک دے جو کچھ انہوں نے بنایا یہ اسے نکل جائے گا۔ انہوں نے جو بنایا ہے وہ محض ایک جادوگر کا شعبدہ ہے اور جادوگر جس جہت سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوا کرتا۔

وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۗ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ ط وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۖ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ پس تمام جادوگر سجدے کی حالت میں گرا دیئے گئے۔ انہوں نے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔

بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۖ ﴿٧١﴾

۷۲۔ اس نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ تمہارا ہی سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ پس لازماً میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور ضرور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا اور تم یقیناً جان لو گے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

قَالَ امْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنَا لَكُمْ ۗ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۗ فَلَا قِطْعَنَ بـ أَيَدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ مِمَّنْ خِلَافٍ وَلَا وَصَلَبْنِكُمْ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ ۗ وَتَعْلَمَنَّ بـ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَآبَقَىٰ ۖ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز تجھے ان روشن نشانات پر ترجیح نہیں دیں گے جو ہم تک پہنچے ہیں اور نہ ہی اس پر (ترجیح دیں گے) جس نے ہمیں پیدا کیا۔ پس کرگزر جو ٹو کرنے والا ہے۔ تو محض اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

قَالُوا لَنْ نُؤْتِيكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ ۗ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۗ ﴿٧٣﴾

۷۴۔ یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں

إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيُعْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا وَمَا

تاکہ وہ ہمیں ہماری خطائیں اور ہمارے جادو کے کام جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا بخش دے اور اللہ بہتر اور سب سے بڑھ کر باقی رہنے والا ہے۔

۷۵۔ یقیناً وہ جو اپنے رب کے حضور مجرم کے طور پر آئے گا تو لازماً اس کے لئے جہنم ہے۔ نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔

۷۶۔ اور جو مومن ہوتے ہوئے اس کے پاس آئے گا اس حال میں کہ وہ نیک اعمال بجالایا ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بلند درجات ہیں۔

۷۷۔ (وہ) بیٹھگی کی جہنمیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور یہ جزا ہے اس کی جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

۷۸۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی تھی کہ میرے بندوں کو رات کے وقت لے چل اور ان کے لئے سمندر میں ایسی راہ اختیار کر جو خشک ہو۔ نہ تجھے پکڑے جانے کا خوف ہوگا اور نہ تو ڈرے گا۔

۷۹۔ پس فرعون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو سمندر میں سے اس چیز نے انہیں ڈھانپ لیا جس نے انہیں ڈھانپ لیا۔

۸۰۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور ہدایت نہ دی۔

۸۱۔ اے بنی اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات بخشی اور تم سے طور کے دائیں جانب ایک معاہدہ کیا اور تم پر من اور سلوی اتارے۔

۸۲۔ جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے

اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ط وَاللَّهُ خَيْرٌ
وَ اَبْقَى ۝۷۴

اِنَّهُ مَنْ يَّاتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهُ
جَهَنَّمَ ط لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۝۷۵

وَمَنْ يَّاتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ
فَاُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى ۝۷۶

جَبَّتْ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ط وَذٰلِكَ جَزَاؤُا مَنْ تَزَكَّى ۝۷۷

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلَى مُوسَى اَنْ اَسْرِ
بِعِبَادِي فَاصْرَبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِى الْبَحْرِ

يَبَسًا ط لَا تَخَفْ دَرَكًا وَّلَا تَخْشَى ۝۷۸

فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَعَشِيَهُمْ مِّنَ
الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ط ۝۷۹

وَاصَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَ مَا هَدَى ۝۸۰

يٰۤاِبْنَۤىٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَيْنَاکُمْ مِّنْ
عَدُوِّکُمْ وَ وَّعَدْنَاکُمْ جَانِبَ الطُّورِ
الْاَیْمَنِ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ۝۸۱

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَ لَا تَطْغَوْا

طیب چیزیں کھاؤ اور اس بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو تو وہ یقیناً ہلاک ہو گیا۔

۸۳۔ اور یقیناً میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

۸۴۔ اور اے موسیٰ! کس بات نے تجھے اپنی قوم سے جلدی میں الگ ہونے پر مجبور کیا؟

۸۵۔ اس نے کہا وہ میرے ہی نقش قدم پر ہیں اور اے میرے رب! میں اس لئے جلد تیری طرف چلا آیا کہ تُو راضی ہو جائے۔

۸۶۔ اُس نے کہا ہم نے یقیناً تیری قوم کو تیری غیر حاضری میں آزمایا اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا۔

۸۷۔ تب موسیٰ اپنی قوم کی طرف سخت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس لوٹا۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک بہت اچھا وعدہ نہیں کیا تھا پھر کیا تم پر عہد کی مدت بہت طویل ہو گئی یا تم یہ تہیہ کر چکے تھے کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو؟ پس تم نے میرے ساتھ کئے ہوئے عہد کے برخلاف کیا۔

۸۸۔ انہوں نے کہا ہم نے تیرے عہد کی خلاف ورزی اپنے اختیار سے نہیں کی لیکن ہم پر قوم کے زیورات کا بوجھ لا دیا گیا تھا تو ہم نے اُسے اُتار پھینکا۔ پس اس طرح سامری نے طُرَح ڈالی۔ ﴿۸۸﴾

فِيهِ فَيَجِلُّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۚ وَمَنْ يَجِلُّ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿۸۷﴾

وَإِنِّي لَخَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿۸۸﴾

وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَىٰ ﴿۸۹﴾

قَالَ هُمْ أَوْلَاءٌ عَلَيَّ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿۹۰﴾

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۹۱﴾

فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعَدَّ أَحْسَنًا أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿۹۲﴾

قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلِكِنَا وَلَكِنَّا حَمَلْنَا أَوْزَارًا مِّنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۹۳﴾

﴿۸۸﴾ حضرت موسیٰ کی قوم اپنے ساتھ جو زیورات اٹھائے پھرتی تھی وہ بہت بوجھل تھے تو اس پر سامری نے یہ لالچ دی کہ وہ زیورات میرے سپرد کرو، میں ان سے تمہارے لئے ایک چھڑا بنا دوں گا جو دراصل تمہارا خدا ہے۔ اس قوم نے سامری کو زیور دینے کا حضرت موسیٰ کے سامنے یہ بہانہ بنایا کہ وہ ہم پر بوجھ تھا جو ہم نے اُتار دیا۔

۸۹۔ پھر وہ ان کے لئے ایک ایسا مچھڑا نکال لایا جو ایک (بے جان) جسم تھا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔ تب انہوں نے کہا یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا بھی، پس اُس سے بھول ہوگئی۔

۹۰۔ کیا وہ دیکھ نہیں رہے تھے کہ وہ انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع کا؟

۹۱۔ حالانکہ ہارون ان سے پہلے سے کہہ چکا تھا کہ اے میری قوم! تم اس کے ذریعہ آزمائے گئے ہو اور یقیناً تمہارا رب بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو۔

۹۲۔ انہوں نے کہا ہم اس کے سامنے ضرور بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہماری طرف لوٹ آئے۔

۹۳۔ اس نے کہا اے ہارون! تجھے کس بات نے (ان کے مؤاخذہ سے) روکا تھا، جب تو نے انہیں دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں،

۹۴۔ کہ تُو میری اتباع نہ کرتا؟ پس کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟

۹۵۔ اس نے کہا اے میری ماں کے بیٹے! تُو میری داڑھی اور میرا سر نہ پکڑ۔ میں تو اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں تُو یہ نہ کہے کہ تُو نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا اور میرے فیصلے کا انتظار نہ کیا۔

۹۶۔ اس نے کہا پس اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟

فَاخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٍ
فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَىٰ
فَنَسِيَ ۗ

أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا ۗ
وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ صَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هُرُونُ مِنْ قَبْلُ يَقَوْمِ
إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۗ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ
فَاتَّبِعُونِي وَاطِيعُوا أَمْرِي ۙ

قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى
يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۙ

قَالَ يَهُرُونَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ
ضَلُّوا ۗ

أَلَا تَتَّبِعَنِ ۗ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۙ

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا
بِرَأْسِي ۗ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ
بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۙ

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا مِصْرِي ۙ

۹۷۔ اس نے کہا میں نے وہ بات جان لی تھی جسے یہ نہیں پاسکے۔ تو میں نے رسول کے نقش قدم سے کچھ اپنا لیا پھر اسے پھینک دیا اور میرے نفس نے میرے لئے یہی کچھ اچھا کر کے دکھایا۔ ﴿۹۷﴾

۹۸۔ اس نے کہا پس چلا جا۔ یقیناً تیرے لئے زندگی بھر یہی کہنا ہے کہ ”ہرگز نہیں چھوٹا“۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک مقررہ وقت کا وعدہ ہے جس کی ٹیجھ سے خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔ اور اپنے اس معبود کی طرف نظر کر جس کے حضور ٹو بیٹھا رہا۔ ہم ضرور اُسے بھسم کر دیں گے پھر اُسے سمندر میں اچھی طرح بکھیر دیں گے۔ ﴿۹۸﴾

۹۹۔ یقیناً تمہارا معبود صرف اللہ ہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ علم کے لحاظ سے ہر چیز پر حاوی ہے۔

۱۰۰۔ اسی طرح ہم اُس کی خبریں تیرے سامنے بیان کرتے ہیں جو گزر چکا اور ہم نے یقیناً اپنی جناب سے تجھے ذکر عطا کیا ہے۔

۱۰۱۔ جس نے بھی اس سے اعراض کیا تو قیامت کے دن یقیناً وہ ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا۔

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلْتُ لِي نَفْسِي ﴿۹۷﴾

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تَخْلَفُهُ ۚ وَانْظُرْ إِلَى إِلْهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۸﴾

إِنَّمَا إِلْهُكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلْهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۹﴾

كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْتَكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ﴿۱۰۰﴾
مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۱﴾

﴿۱﴾ سامری نے اپنا عذر یہ پیش کیا کہ میں نے نبوت کے متعلق محسوس کر لیا کہ یہ چالاک ہے اور اس لئے میں نے اسے ایک طرف پھینک دیا۔ اور میرے اس فعل کو میرے نفس نے اچھا کر کے دکھایا۔

﴿۲﴾ سامری کی اس حرکت کی سزا کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس کو کہا کہ اب تو اس حال میں زندہ رہ کہ خود کہا کر کہ مجھے کوئی نہ چھوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کوڑھ ہو گیا تھا اور لوگوں کو اپنی بیماری سے بچانے کے لئے وہ خود آواز دیا کرتا تھا کہ میرے قریب نہ چھکو اور مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ یہ رواج یورپ میں پچھلی صدی تک رائج رہا ہے کہ کوڑھیوں کو حکم ہوتا تھا کہ وہ اپنے گلے میں گھٹی باندھ کر چلیں تاکہ سڑک کے دوسری طرف بھی لوگوں کو پتہ چل جائے کہ کوڑھی گزر رہا ہے۔

۱۰۲۔ وہ لمبے عرصہ تک اس (حال) میں رہنے والے ہیں۔ اور وہ اُن کے لئے قیامت کے دن ایک بہت بُرا بوجھ (ثابت) ہوگا۔

۱۰۳۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور اُس دن ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے یعنی (بکثرت) نیلی آنکھوں والوں کو۔ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں گے کہ تم نہیں رہے مگر دس (یوم تک)۔ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہیں گے۔ جب اُن میں سب سے اچھا طریق اختیار کرنے والا کہے گا کہ تم بس ایک یوم کے سوا نہیں رہے۔

۱۰۶۔ اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر دے گا۔

۱۰۷۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔

۱۰۸۔ تو اس میں نہ کوئی کچی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔

۱۰۹۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کچی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔

خُلِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۲﴾

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۳﴾

يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۴﴾

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۵﴾

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿۱۰۶﴾

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۷﴾

لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿۱۰۸﴾

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۹﴾

﴿۱۰۲﴾ یہاں زُرْقًا سے مراد نیلی آنکھوں والے لوگ ہیں اور غالباً عیسائی قوموں کا ذکر ہے جن کی بھاری اکثریت نیلی آنکھوں والی ہے۔

﴿۱۰۳﴾ وہ قیامت کے دن اپنے عظیم الشان دنیوی غلبہ کو اتنی دیر اور دُور سے دیکھ رہے ہوں گے کہ آپس میں باتیں کریں گے کہ گویا ان کا غلبہ دس سے زیادہ نہیں رہا۔ مراد ہے دس صدیاں یعنی ہزار سال سے زیادہ۔ عیسائیت کے غلبہ کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ ان کو ہزار سالہ غلبہ نصیب ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی پہلی تین صدیوں کے بعد مغربی عیسائی قوموں کا قریباً ہزار سالہ غلبہ ہی رہا ہے اور اس کے بعد تنزل کے آثار شروع ہو گئے۔

۱۱۰۔ اس دن شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اُسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے۔

۱۱۱۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے جبکہ وہ اس کا علم کے ذریعہ کوئی احاطہ نہیں کر سکتے۔

۱۱۲۔ اور چہرے حسی و قیوم کے حضور جھک جائیں گے اور وہ نامراد ہوگا جس نے کوئی ظلم کا بوجھ اٹھایا ہوگا۔

۱۱۳۔ اور وہ جس نے اس حال میں نیکیاں کی ہوں گی کہ وہ مومن تھا تو وہ کسی ظلم یا حق تلفی کا خوف نہیں کرے گا۔

۱۱۴۔ اور اسی طرح ہم نے اُسے فصیح و بلیغ قرآن کی صورت میں اُتارا ہے اور اُس میں ہر قسم کے وعید بیان کئے ہیں تاکہ ہو سکے تو وہ تقویٰ اختیار کریں یا وہ اُن کے لئے کوئی عبرت کا نشان ظاہر کر دے۔

۱۱۵۔ پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اُس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔

۱۱۶۔ اور یقیناً ہم نے قبل ازیں آدم سے بھی عہد باندھا تھا پس وہ بھول گیا۔ اور ہم نے (اسے توڑنے کا) اس کا کوئی ارادہ نہیں پایا۔

۱۱۷۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤ تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کر دیا۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١١٠﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١١﴾

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۗ وَقَدْ
خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١٢﴾

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا يَخِفُّ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٣﴾

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا
فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ
يُحَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٤﴾

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ
بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ
وَحْيُهُ ۗ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٥﴾

وَلَقَدْ عٰهَدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَىٰ وَلَمْ
نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿١١٦﴾

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۗ أَبَىٰ ﴿١١٧﴾

۱۱۸۔ پس ہم نے کہا اے آدم! یقیناً یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے۔ پس یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نکال نہ دے ورنہ تو بد نصیب ہو جائے گا۔

فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوُّكَ
وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكَمَا مِنَ الْجَنَّةِ
فَتَشْتَقِي ۝۱۱۸

۱۱۹۔ تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ۝۱۱۹

۱۲۰۔ اور یہ (بھی) کہ نہ تو اُس میں پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَى ۝۱۲۰

۱۲۱۔ پس شیطان نے اُسے وسوسہ ڈال دیا۔ کہا اے آدم! کیا میں ایک ایسے درخت پر تجھے آگاہ کروں جو بیٹنگی کا درخت ہے اور ایک ایسے ٹلک پر جو کبھی بوسیدہ نہیں ہوگا۔

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ
أَدْرَاكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ
لَّا يَبُلَى ۝۱۲۱

۱۲۲۔ پس دونوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور ان کے ننگ ان پر ظاہر ہو گئے اور وہ جنت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپنے لگے۔ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ سے بھٹک گیا۔

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتَ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ
وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ۝۱۲۲

۱۲۳۔ پھر اس کے رب نے اسے چن لیا اور توبہ قبول کرتے ہوئے اس پر بھکا اور اسے ہدایت دی۔

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى ۝۱۲۳

۱۲۴۔ اس نے کہا تم دونوں سب ساتھیوں سمیت اس میں سے نکل جاؤ اس حال میں کہ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہو چکے ہیں۔ پس لازم ہے کہ جب بھی میری طرف سے تم تک ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ بد نصیب۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْتَقِي ۝۱۲۴

۱۲۵۔ اور جو میری یاد سے اعراض کرے گا یقیناً اس کے لئے بیٹنگی کی زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً
ضَنْكًا ۖ وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۝۱۲۵

۱۲۶۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے جبکہ میں بینا ہوا کرتا تھا۔

۱۲۷۔ اس نے کہا اسی طرح (ہوگا)۔ تیرے پاس ہماری آیات آتی رہیں پھر بھی تو انہیں فراموش کرتا رہا۔ پس آج کے دن تو بھی اسی طرح بھلا دیا جائیگا۔
۱۲۸۔ اور اسی طرح ہم اسے جزا دیتے ہیں جس نے اسراف سے کام لیا اور وہ اپنے رب کی آیات پر ایمان نہیں لایا۔ اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

۱۲۹۔ پس کیا یہ بات ان کی ہدایت کا موجب نہیں بنی کہ ان سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جن کے مساکن میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ یقیناً اس میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

۱۳۰۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک قول اور ایک مقررہ میعاد طے نہ ہو چکے ہوتے تو وہ ایک چٹ رہنے والا (عذاب) بن جاتا۔

۱۳۱۔ پس جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نیز رات کی گھڑیوں میں بھی تسبیح کر اور دن کے کناروں میں بھی تاکہ تو راضی ہو جائے۔

۱۳۲۔ اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پساں جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو دنیوی

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۶﴾

قَالَ كَذٰلِكَ اٰتٰنَا فَنَسِيْتَهَا ۗ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنۡسٰی ﴿۱۲۷﴾
وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنۡ بِاٰیٰتِ رَبِّهِ ۗ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰی ﴿۱۲۸﴾

اَفَلَمْ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمَا اَهَلَكْنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الْۡقُرۡوٰنِ يَمۡشُوۡنَ فِیۡ مَسٰكِنِهِمۡ ۗ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّۡهٰی ﴿۱۲۹﴾

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَمٰنًا وَّ اَجَلًا مُّسۡئٰی ﴿۱۳۰﴾

فَاَصۡبِرْ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۗ وَمِنۡ اٰنَاۤیِ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰی ﴿۱۳۱﴾

وَلَا تَمۡدَنَّ عَیۡنَیۡكَ اِلٰی مَا مَتَّعَیۡنَا ۗ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الْحَیۡوَةِ الدُّنۡیَا ۗ

زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

۱۳۳۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

۱۳۴۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کیوں کوئی ایک نشان بھی نہیں لاتا۔ کیا ان کے پاس وہ کھلی کھلی روشن دلیل نہیں آئی جو پہلے صحیفوں میں موجود ہے؟

۱۳۵۔ اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے اے ہمارے رب! کیوں نہ تو نے ہماری طرف رسول بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے پیشتر اس کے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہو جاتے۔

۱۳۶۔ تو کہہ دے کہ ہر ایک منتظر ہے، پس تم بھی انتظار کرو۔ پھر تم ضرور جان لو گے کہ کون سیدھے راستے والے ہیں اور وہ کون ہے جس نے ہدایت پائی۔

لِنَفْتَنَهُمْ فِيهِ ط وَرِزْقُ رَبِّكَ حَيْرٌ
وَآبَتِي ۝۱۳۲

وَأَمْرٌ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط
لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط
وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى ۝۱۳۳

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ط أَوْلَمَّا
تَأْتِيهِمْ بَيِّنَةٌ مَّا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۝۱۳۴

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ
لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا
فَتَنَّبَعُ آيَاتِكَ مِّن قَبْلِ أَنْ نَذَلَّ
وَنُخْرَى ۝۱۳۵

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ج
فَسَتَعْلَمُونَ مَنِ أَصْحَبُ الصِّرَاطِ
السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى ۝۱۳۶

۶۱۔ الانبیاء

یہ مکی سورت ہے اور اس کا زمانہ نزول نبوت کا چوتھا یا پانچواں سال ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو تیرہ آیات ہیں۔

جس حساب کا بچھلی سورت کے آخر پر ذکر تھا کہ لوگ جو ابده ہوں گے اور تجھ پر یہ بات کھل جائے گی کہ تو ہی ہدایت پر قائم ہے، اس سورت کے آغاز میں یہ ذکر فرمایا گیا کہ وہ حساب کی گھڑی آپہنچی ہے لیکن اکثر اس بات سے غافل ہیں۔

پھر اس سورت میں فرمایا گیا کہ تجھ سے پہلے بھی ہم نے مردوں ہی میں سے رسول مبعوث فرمائے تھے اور انہیں ایسے جسد عطا نہیں کئے گئے جو بغیر کھانے کے زندہ رہ سکیں۔ یہاں ضمناً حضرت مسیح کی الوہیت کا بھی رد کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ تو زندگی بھر کھاتے پیتے رہے۔

اس کے معاً بعد یہ بیان کیا گیا کہ جاہل لوگوں نے زمین سے ہی معبود گھڑ لئے ہیں۔ اور پھر ایک عظیم الشان دلیل اس امر پر دی ہے کہ دو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو زمین و آسمان میں فساد پھیل جاتا اور ہر خدا اپنی پیدا کردہ تخلیق کو لے کر الگ ہو جاتا اور کائنات میں ایسا رخنہ اور فساد پڑتا کہ پھر کبھی دور نہ ہو سکتا۔ حالانکہ کائنات میں جدھر بھی نظر دوڑاؤ اس میں کوئی دوئی کا نشان تک نہیں ملتا۔ اسی لئے فرمایا کہ ہم نے اس سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

آیت نمبر ۲ میں ان کے جھوٹے دعویٰ کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا پکڑ لیا ہے۔ مگر جب بھی ایک بیٹے کو فرضی معبود بنایا جائے تو پھر وہ ایک فرضی معبود نہیں رہتا بلکہ اور بھی اس مفروضے میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ معاً بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اور بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے پاک بندے ہیں جن کو اللہ کا شریک ٹھہرایا گیا۔

اس کے معاً بعد ایک ایسی آیت ہے جو کائنات کے اسرار پر سے ایسا پردہ اٹھاتی ہے جو اُس زمانے کے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس میں سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کائنات اس میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔ اور پانی کے معاً بعد ”زَوَاسِی“ کے ساتھ اس پانی کے نازل ہونے کے نظام کا ذکر فرما دیا۔ اور پھر یہ ذکر فرمایا کہ کس طرح آسمان، زمین اور اہل زمین کی حفاظت کرتا ہے۔ پھر زمین و آسمان اور تمام اجرام کی دائمی گردش کا ذکر فرمایا اور جس طرح زمین اور آسمان دائمی نہیں ہیں اسی

طرح یہ بھی متوجہ فرمایا کہ انسان بھی دائم رہنے والا نہیں اور اے رسول! تجھ سے پہلے جتنے لوگ زندہ تھے ان میں سے کسی کو بھی دوام نہیں بخشا گیا۔

پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انبیاء کا ذکر ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمانیت کا فیض پہنچایا۔ اور یہ نہ ٹلنے والا مضمون بیان فرما دیا کہ جب کسی بستی کے بسنے والوں کو ایک دفعہ ہلاک کر دیا جائے تو وہ دوبارہ کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہاں تک کہ یا جوج ماجوج کے زمانہ میں بھی جب بظاہر سائنسدان مردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کریں گے ایسا نہیں ہو سکے گا۔

اس سورت میں آگے چل کر زمین و آسمان کی صف لپیٹ دینے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ اسی کائنات سے جو ایک دفعہ عدم میں ڈوب جائے گی، نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس کا اعادہ کرتا رہے۔

اس سورت کے آخری رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل عالم کے لئے رحمان خدا کا مظہر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تجھے بھی ہم نے تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ تُو میرے درمیان اور میرے مکذبین کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ اور چونکہ آپ رحمان کے نمائندہ ہیں اس لئے سب دنیا کو متنبہ کر رہے ہیں کہ رب رحمان اپنے اس بندے کو تنہا نہیں چھوڑے گا جو اُس کی رحمانیت کا کل عالم کے لئے مظہر ہے۔

اس کے بعد سورۃ الحج آتی ہے جو اس بات کا کامل ثبوت ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ مبعوث ہوئے تھے اور بیت اللہ وہ واحد جگہ ہے جہاں تمام دنیا سے بنی نوع انسان ادا یگی حج کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

سُورَةُ الْاَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَثَلَاثٌ عَشْرَةَ آيَةٌ وَ سَبْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آچکا ہے اور
وہ باوجود اس کے غفلت کی حالت میں منہ پھیرے
ہوئے ہیں۔

۳۔ ان کے پاس کوئی نیا ذکر ان کے رب کی طرف
سے نہیں آتا مگر وہ اسے اس طرح سنتے ہیں کہ گویا وہ
شغل کر رہے ہوں۔

۴۔ اس حال میں کہ ان کے دل غافل ہوتے ہیں۔
اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اپنے مخفی مشوروں
کو چھپا رکھا ہے۔ کیا یہ تم جیسے بشر کے سوا بھی کچھ
ہے؟ پس کیا تم جادو کی طرف بڑھے جاتے ہو
حالانکہ تم دیکھ رہے ہو؟

۵۔ اس نے کہا میرا رب ہر قول کو جو آسمان میں ہے
اور زمین میں ہے خوب جانتا ہے اور وہ بہت سننے
والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۶۔ اس کے برعکس انہوں نے کہا کہ یہ پراگندہ خواہیں
ہیں بلکہ اُس نے یہ بھی افترا کیا ہے درحقیقت یہ تو محض
ایک شاعر ہے۔ پس چاہئے کہ یہ ہمارے پاس کوئی بڑا
نشان لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

۷۔ ان سے پہلے کوئی ہستی جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو
ایمان نہیں لائی تھی تو پھر کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ②

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحَدَّثٍ
إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ③

لَا هِيَءَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاسْرُوا النَّجْوَى ۗ
الَّذِينَ ظَلَمُوا ۗ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشْرٌ
مِثْلُكُمْ ۗ أَفَتَأْتُونَ السَّحَرَ وَأَنْتُمْ
تُبْصِرُونَ ④

قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ⑤

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۗ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا
أُرْسِلَ الْأَوْلُونَ ⑥

مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرِيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ⑦

۸۔ اور تجھ سے پہلے ہم نے کبھی کسی کو نہیں بھیجا مگر مردوں کو جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي
إِلَيْهِمْ فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸﴾

۹۔ اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے نہیں تھے۔ ﴿۹﴾

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا آلَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ
وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ﴿۹﴾

۱۰۔ پھر ہم نے ان سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ پس ہم نے ان کو اور اُسے جسے ہم نے چاہا نجات بخشی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ
نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف وہ کتاب اُتاری ہے جس میں تمہارا ذکر موجود ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو ظلم کرنے والی تھیں اور اُن کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو پیدا کر دیا۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً
وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے۔

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا
يَرْكُضُونَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ بھاگومت اور واپس جاؤ اس جگہ کی طرف جہاں تمہیں آسودگی عطا کی گئی تھی اور اپنے گھر وندوں کی طرف تاکہ تم سے جواب طلبی کی جائے۔

لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أَتَرْتُمْ
فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ انہوں نے کہا وائے افسوس ہم پر! ہم یقیناً ظلم کرنے والے تھے۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۱۵﴾

﴿۱۳﴾ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی نبی بھی دنیا میں ایسا نہیں گزرا جو کھائے بغیر زندہ رہتا تھا۔ پس کسی نبی کو کھانا کھانا رہا ہو غیر طبعی طور پر لمبی عمر حاصل نہیں ہوئی۔

۱۶۔ پس یہی ان کی پکار رہی۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی ویران کھیتوں کی طرح کر دیا۔

۱۷۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشہ کرتے ہوئے پیدا نہیں کیا۔

۱۸۔ اگر ہم چاہتے کہ کوئی مشغلہ بنا لیں تو ہم اسے اپنی ذات ہی میں اختیار کر لیتے، اگر ہم (یہ) کرنے والے ہوتے۔

۱۹۔ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھکتے ہیں تو وہ اسے کچل ڈالتا ہے اور اچانک وہ زائل ہو جاتا ہے۔ اور تم پر ہلاکت ہو اس سبب سے جو تم باتیں بناتے ہو۔

۲۰۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو اس کے حضور رہتے ہیں وہ اس کی عبادت کرنے میں استکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔

۲۱۔ وہ رات اور دن تسبیح کرتے ہیں (اور) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

۲۲۔ کیا انہوں نے زمین میں سے ایسے معبود بنائے ہیں جو پیدا (بھی) کرتے ہیں۔

۲۳۔ اگر ان دونوں میں اللہ کے سوا کوئی معبود ہوتے تو دونوں تباہ ہو جاتے۔ پس پاک ہے اللہ، عرش کا رب اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوُهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَمِدِينَ ﴿١٦﴾

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِلْعَيْنِ ﴿١٧﴾

لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهُمْ آلَاتٍ خَدْنَهُ مِنْ لَدُنَّا ۖ إِنَّ كُنَّا فَعَلِينَ ﴿١٨﴾

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۖ وَلَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٩﴾

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ ۖ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿٢٠﴾

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢١﴾

أَمْ اتَّخَذُوا إِلَهًا مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ﴿٢٢﴾

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلَٰهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۗ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٣﴾

۲۴۔ وہ پوچھا نہیں جاتا اُس پر جو وہ کرتا ہے جبکہ وہ پوچھے جائیں گے۔

۲۵۔ کیا انہوں نے اس کے سوا کوئی معبود بنا رکھے ہیں؟ تو کہہ دے کہ اپنی قطعی دلیل لاؤ۔ یہ ذکر اُن کا ہے جو میرے ساتھ ہیں اور اُن کا ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کا علم نہیں رکھتے اور وہ اعراض کرنے والے ہیں۔

۲۶۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اُس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

۲۷۔ اور انہوں نے کہا کہ رحمان نے بیٹا اختیار کر لیا ہے۔ پاک ہے وہ۔ بلکہ وہ قابلِ احترام بندے ہیں۔

۲۸۔ وہ قول میں اُس سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ اُسی کے حکم سے کام کرتے ہیں۔

۲۹۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اسی کی جس سے وہ راضی ہو اور وہ اُس کے رعب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

۳۰۔ اور اُن میں سے جو کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو وہی ہے جسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ﴿۲۴﴾

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۚ هَذَا ذِكْرٌ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرٌ مَنْ قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۗ الْحَقُّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۲۵﴾

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿۲۶﴾

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ ۗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿۲۷﴾

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ ۗ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنَ خَشِيَّتِهِ مُسْفِقُونَ ﴿۲۹﴾

وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۙ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے اُن کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

۳۲۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اور ہم نے اس میں کھلے رستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

۳۳۔ اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت کے طور پر بنایا اور وہ اس کے نشانات سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

۳۴۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔

۳۵۔ اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہیٹنگی عطا نہیں کی۔ پس اگر تو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟

۳۶۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ہم تمہیں شر اور خیر کے ذریعہ سخت آزمائیں گے اور ہماری طرف (ہی) تم لوٹائے جاؤ گے۔

أَوَلَمْ يَرِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا
يُؤْمِنُونَ ﴿۳۱﴾

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ
تَمِيدَ بِهِمْ ۖ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا
لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۲﴾

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَفَافًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ
عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿۳۳﴾

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ۗ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۳۴﴾

وَمَا جَعَلْنَا لِإِشْرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۗ
أَقَابِنُ مِتَّ فَهُمْ الْخُلْدُونَ ﴿۳۵﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ
وَنَبْلُوكُمْ بِالْأَشْرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ
وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿۳۶﴾

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کو بھی ہم نے غیر معمولی لمبی زندگی عطا نہیں فرمائی، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ توفیق ہو جائے جب کہ دوسرے غیر طبعی لمبی زندگی پائیں؟ اس آیت سے حضرت عیسیٰ کی وفات بھی قطعیت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر نبی کا نشانہ۔ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔

۳۸۔ انسان جلد بازی کے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں ضرور تمہیں اپنے نشانات دکھاؤں گا پس مجھ سے جلدی کرنے کا مطالبہ نہ کرو۔

۳۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

۴۰۔ کاش وہ لوگ جو کافر ہوئے علم رکھتے (کہ ان کی کچھ پیش نہ جائے گی) جب وہ آگ کو نہ اپنے چہروں سے روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ہی وہ مدد دینے جائیں گے۔

۴۱۔ بلکہ وہ (گھڑی) اُن تک اچانک آئے گی اور انہیں مہبوت کر دے گی اور وہ اسے (اپنے سے) پرے کر دینے کی طاقت نہیں رکھیں گے اور نہ ہی وہ مہلت دینے جائیں گے۔

۴۲۔ اور رسولوں سے تجھ سے پہلے بھی تمسخر کیا گیا۔ پس اُن کو جنہوں نے ان (رسولوں) سے تمسخر کیا انہی باتوں نے گھیر لیا جن سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

۴۳۔ تو کہہ دے کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمان کی گرفت سے بچا سکتا ہے؟ بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر سے ہی منہ موڑے بیٹھے ہیں۔

وَإِذْ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۳۷﴾

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَجٍ ۖ فَأَوْرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿۳۸﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۹﴾

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۴۰﴾

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَعَثَةٌ فَبَتَّهِتَهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۴۱﴾

وَلَقَدْ اسْتَهْزَيْتُمْ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۲﴾

قُلْ مَنْ يَكْلُو كُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ ۖ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ کیا ان کے کوئی ایسے معبود ہیں جو ہمارے مقابل پران کا دفاع کر سکیں؟ وہ تو خود اپنی مدد کی بھی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا ساتھ دیا جائے گا۔

۴۵۔ بلکہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے آباء و اجداد کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ عمر ان پر دراز ہو گئی۔ پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں؟

۴۶۔ ٹوکہ دے کہ میں تو تمہیں محض وحی کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں اور بہرے لوگ بلاوا نہیں سنتے جب وہ ڈرائے جاتے ہیں۔

۴۷۔ اور اگر انہیں تیرے رب کے عذاب کی کوئی لپٹ چھوئے گی تو ضرور کہیں گے کہ وائے ہماری بلاکت! ہم یقیناً ظلم کرنے والے تھے۔

۴۸۔ اور ہم انصاف کے ترازو نصب کریں گے قیامت کے دن کی خاطر۔ پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ خواہ رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ ہو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لحاظ سے کافی ہیں۔

۴۹۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور متقیوں کے لئے ذکر عطا کیا۔

۵۰۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے غیب

أَمْ لَهُمُ إِلَهَةٌ تَمَعَهُمْ مِّنْ دُونِنَا
لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُمْ
مَتَّابُونَ ۝۴۴

بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى طَالَ
عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي
الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ
الْغَالِبُونَ ۝۴۵

قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ وَلَا يَسْمَعُ
الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ۝۴۶

وَلَيْسَ مَسْئَتُهُمْ نَفْحَةً مِّنْ عَذَابِ
رَبِّكَ لِيَقُولُنَّ يَوْمَئِذٍ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝۴۷
وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا
حَسِيبِينَ ۝۴۸

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ
وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۝۴۹

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنْ

میں ڈرتے رہتے ہیں اور ساعت کا خوف رکھتے ہیں۔

السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿۵۰﴾

۵۱۔ اور یہ برکت دیا ہوا ذکر ہے جسے ہم نے اُتارا ہے، تو کیا تم اس کا انکار کر رہے ہو؟

وَهَذَا ذِكْرٌ مُّبْرَكٌ أَنْزَلْنَاهُ أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿۵۱﴾

۵۲۔ اور یقیناً ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے اُس کی رُشد عطا کی تھی اور ہم اُس کے بارہ میں خوب علم رکھتے تھے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَلِيمِينَ ﴿۵۲﴾

۵۳۔ جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا یہ بُت کیا چیز ہیں جن کی خاطر تم وقف ہوئے بیٹھے ہو؟

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاقِبُونَ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔

قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عِبَادِينَ ﴿۵۴﴾

۵۵۔ اس نے کہا تو پھر تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس کوئی حق لایا ہے یا تو محض شغل کرنے والوں میں سے ہے؟

قَالُوا أَجِئْنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿۵۶﴾

۵۷۔ اس نے کہا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں تمہارے لئے اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۗ وَأَنَا عَلَىٰ ذِكْمِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۵۷﴾

۵۸۔ اور خدا کی قسم! میں ضرور تمہارے بتوں سے کچھ تدبیر کروں گا بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے جاؤ گے۔

وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُولَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ پس اس نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے ان کے سردار کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔

۶۰۔ انہوں نے کہا ہمارے معبودوں سے یہ کس نے کیا ہے؟ یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔

۶۱۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو سنا تھا جو اُن کا ذکر کر رہا تھا۔ اُسے ابراہیم کہتے ہیں۔

۶۲۔ انہوں نے کہا پس اُسے لوگوں کی نظروں کے سامنے لے آؤ تاکہ وہ دیکھ لیں۔

۶۳۔ انہوں نے کہا کیا تو نے ہمارے معبودوں سے یہ کچھ کیا ہے؟ اے ابراہیم!

۶۴۔ اس نے کہا بلکہ ان کے اس سردار نے یہ کام کیا ہے۔ پس ان سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہیں۔ ﴿۱﴾

۶۵۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف چلے گئے اور کہا کہ یقیناً تم ہی ظالم ہو۔

۶۶۔ پس وہ سر بہ گریباں کر دیئے گئے (اور بولے)

فَجَعَلَهُمْ جُودًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿۵۹﴾

قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَذَا بِإِلَهِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۶۰﴾

قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذُكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿۶۱﴾

قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿۶۲﴾

قَالُوا أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِإِلَهِنَا يَا بَرَاهِيمُ ﴿۶۳﴾

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَسَلُّوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ﴿۶۴﴾

فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۶۵﴾

ثُمَّ نَكَسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

﴿۱﴾ اس آیت کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا کے بعد وقف کیا جائے تاکہ یہ نتیجہ نکلے کہ کسی نے کیا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے خود ہی سب کو بتا دیا تھا کہ میں تمہارے معبودوں کے ساتھ کچھ کرنے والا ہوں۔ اس لئے یہ جھوٹ نہیں۔ بلکہ ایک ناممکن بات کو ممکن کی طرح پیش کرنا ایک طرز استدلال ہے جو خصوصیت سے حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہوا تھا۔ آپ کے مخالفین میں سے ایک بھی اس بات کو نہیں مانا کہ اُن بتوں میں سے بڑے بت نے سب کو مارا ہے اور اس بات کو ناممکن سمجھنا اُن کے اس عقیدہ کو جھوٹا ثابت کرتا ہے کہ اُن کے معبودوں میں کچھ طاقت ہے۔

تو یقیناً جانتا ہے کہ یہ کلام نہیں کرتے۔

مَا هُوَ لَآءٍ يَنْطِقُونَ ﴿۲۱﴾

۶۷۔ اس نے کہا پھر کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں ذرہ بھر فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۲۱﴾

۶۸۔ ٹھ ہے تم پر اور اس پر جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۲۱﴾

۶۹۔ انہوں نے کہا اس کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فاعِلِينَ ﴿۲۱﴾

۷۰۔ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿۲۱﴾

۷۱۔ اور انہوں نے اُس سے ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے خود انہی کو کلیئہ نامراد کر دیا۔

وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْآخِسرِينَ ﴿۲۱﴾

۷۲۔ اور ہم نے اسے اور لوط کو ایک ایسی زمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے تمام جہانوں کے لئے برکت رکھی تھی۔

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعالمِينَ ﴿۲۱﴾

۷۳۔ اور اُسے ہم نے اسحاق عطا کیا اور پوتے کے طور پر یعقوب۔ اور سب کو ہم نے پاکباز بنایا تھا۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ﴿۲۱﴾ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿۲۱﴾

۷۴۔ اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم انہیں اچھی باتیں کرنے

وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ

یہاں آگ سے مراد مخالفت کی آگ بھی ہے اور حقیقی آگ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا کہ ”مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے“۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۲۹) آگ کے ٹھنڈا پڑ جانے سے مراد یہ ہے کہ اس کی تپش کو ہلاک کرنے کی توفیق نہیں ملے گی بلکہ وہ آگ خود ٹھنڈی ہو جائے گی۔

اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے۔ اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔

۷۵۔ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور ہم نے اسے ایسی بستی سے نجات بخشی جو پلید کام کیا کرتی تھی۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا بدکار لوگ تھے۔

۷۶۔ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ صالحین میں سے تھا۔

۷۷۔ اور نوح (کا بھی ذکر کر) جب قبل ازیں اُس نے پکارا تو ہم نے اسے اس کی پکار کا جواب دیا اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔

۷۸۔ اور ہم نے اُس کی اُن لوگوں کے مقابل مدد کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

۷۹۔ اور داؤد اور سلیمان (کا بھی ذکر کر) جب وہ دونوں ایک کھیت کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے جبکہ اس میں لوگوں کی بھیڑ بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کی نگرانی کر رہے تھے۔

۸۰۔ پس ہم نے سلیمان کو وہ بات سمجھادی اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور ہم نے داؤد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا اور پرندوں کو

الصَّلٰوةَ وَ اِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ وَ كَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۴﴾

وَلَوْ طَاۡتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عَلَمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِيۡثَ ط اِنَّهُمْ كَانُوۡا قَوْمًا سَوِيۡءًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۷۵﴾

وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيۡ رَحْمَتِنَا اِنَّهٗ مِنْ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۶﴾

وَ نُوۡحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلِ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَّ اَهْلَهٗ مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيۡمِ ﴿۷۷﴾

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِآيٰتِنَا ط اِنَّهُمْ كَانُوۡا قَوْمًا سَوِيۡءًا فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيۡنَ ﴿۷۸﴾

وَ دَاوُدَ وَّ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمْنَ فِيۡ الْحَرْثِ اِذْ نَفَسَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ط وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيۡنَ ﴿۷۹﴾

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ط وَ كَلَّاۤ اَتَيْنَا حُكْمًا وَّ عَلَمًا ط وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ

بھی۔ اور ہم ہی (یہ سب کچھ) کرنے والے تھے۔ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور تمہارے لئے ہم نے اُسے زہریں بنانے کی صنعت سکھائی تاکہ وہ تمہیں تمہاری لڑائیوں (کے ضرر) سے بچائیں۔ پس کیا تم شکر کرنے والے ہو گے۔

۸۲۔ اور سلیمان کے لئے (ہم نے) تیز ہوا (مسخر کی) جو اس کے حکم سے اُس زمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی جبکہ ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے تھے۔ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ اور شیطانوں میں سے ایسے بھی تھے جو اس کے لئے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی کام کرتے تھے اور ہم اُن کی حفاظت کرنے والے تھے۔ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ اور ایوب (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے سخت اذیت پہنچی ہے اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ۸۵۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کو جو بھی تکلیف تھی اسے دور کر دیا۔ اور ہم نے اُسے اُس کے گھر والے عطا کر دیئے اور ان کے ساتھ اور بھی اُن جیسے دیئے جو ہماری طرف سے ایک رحمت کے طور پر تھا اور نصیحت تھی عابدوں کے لئے۔

يُسَبِّحَنَّ وَالطَّيْرُ ط وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿۸۱﴾

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِيُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَأْسِكُمْ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ﴿۸۲﴾

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ ﴿۸۳﴾

وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَن يَغْوُصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ﴿۸۴﴾

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسْنِي الضَّرَّ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ﴿۸۵﴾

فَأَسْتَجِبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ ۖ وَأَتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً

مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ﴿۸۶﴾

﴿۸۱﴾ یہاں پہاڑوں کو مسخر کرنے سے مراد پہاڑی قوموں کو آپ کا مطیع بنانا ہے۔ اسی طرح حضرت سلیمان کے لشکر میں طیور کے لشکر کا ذکر ملتا ہے۔ یہ بھی استعارہ ہے۔ اس کے دو معنی ہیں: وہ انسان جن کو روحانی طور پر اُڑنے کی طاقت دی گئی اور وہ تیز رفتار سوار جو پرندوں کی طرح تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے تھے۔ حضرت سلیمان کی فوج کے سب سے تیز رسالہ کو بھی پرندوں کا لشکر قرار دیا گیا ہے۔

﴿۸۲﴾ حضرت سلیمان کی خاطر ہواؤں کو مسخر کرنے سے مراد یہ ہے کہ فلسطین کے ساحلی علاقے میں ایک ایک مہینہ کے بعد ہوا کا رخ بدلتا تھا اور اس پر حضرت سلیمان کے سمندری جہاز ان ہواؤں کے زور سے چلتے تھے۔ اور ایک مہینہ کے بعد پھر دوسری طرف کی ہوا چل پڑتی تھی۔

﴿۸۳﴾ یہاں شیاطین سے مراد آگ کے بنے ہوئے شیطان نہیں ہیں ورنہ سمندروں میں غوطہ مارنے سے یہ آگ بجھ جاتی۔ بلکہ سرکش قومیں مراد ہیں جو حضرت سلیمان نے مسخر کی تھیں ان میں سے کچھ غوط خور بھی تھے۔

۸۶۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کا بھی ذکر کر۔ وہ) سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔

وَاسْمِعِيلَ وَاَدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ط مَكْلًا
مِّنَ الصَّابِرِينَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً وہ نیک لوگوں میں سے تھے۔

وَاَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ط اِنَّهُمْ مِّنَ
الصَّالِحِينَ ﴿۸۷﴾

۸۸۔ اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اُس نے گمان کیا کہ ہم اُس پر گرفت نہیں کریں گے۔ پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اُس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ ٹو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔ ﴿۸۸﴾

وَذَا التُّورِ اِذْ ذَهَبَ مُخَاضِبًا فَظَنَّ
اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ
لَّا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ط اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِيْنَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ط وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ ط
وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ اور زکریا (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ﴿۹۰﴾

۹۱۔ پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ط وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيٰى
وَاصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا
يُسْرِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَآ رَغْبًا
وَرَهْبًا ط وَكَانُوْا اِنَّا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۱﴾

﴿۸۸﴾ حضرت یونس نے جب دیکھا کہ اُن کی اندازی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو چونکہ اُن کو یہ علم نہیں تھا کہ انداز کی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ گریہ وزاری کے نتیجہ میں ٹال دیا کرتا ہے اس لئے وہ رُوٹھ کر سمندر کی طرف چلے گئے جہاں اُن کو وہیل مچھلی نے پہلے نگلا اور پھر زندہ ہی اُگل دیا۔ اس اندھیروں کے وقت اُن کے دل سے یہ دعا نکلی تھی کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ٹو پاک ہے اور میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

۹۲۔ اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس میں اپنے امر میں سے کچھ پھونکا اور اُسے اور اس کے بیٹے کو ہم نے تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿۹۲﴾

۹۳۔ یقیناً یہی تمہاری امت ہے جو امتِ واحدہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو۔

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ اور (بعد میں) انہوں نے اپنا مسلک آپس میں ٹکڑے ٹکڑے بنا لیا۔ سبھی ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔

وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۗ كُلٌّ لِّإِيْتَانَا رُجُوعًا ﴿۹۴﴾

۹۵۔ پس جو بھی کچھ نیکیاں بجالائے گا اور وہ مومن ہوگا تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور یقیناً ہم اس کے حق میں (یہ بات) لکھنے والے ہیں۔

۹۶۔ اور قطعاً لازم ہے کسی بستی کے لئے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھر لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَكْفُرْ أَلَسَعِيَمٌ ۚ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿۹۵﴾
وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۹۶﴾

۹۷۔ یہاں تک کہ جب یا جوج ماجوج کو کھولا جائے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑے چلے آئیں گے۔

حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿۹۷﴾

۹۸۔ اور اٹل وعدہ قریب آجائے گا تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کی آنکھیں اچانک پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (وہ کہیں گے) اے والے ہماری ہلاکت! کہ ہم اس بات سے غفلت میں تھے بلکہ ہم تو ظلم کرنے والے تھے۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَذَاهِبِ شَاخِصَةً أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ يُؤْيَلْنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۹۸﴾

آیات ۹۶، ۹۷: ان آیات میں قریب سے مراد اہل قریہ ہیں۔ کوئی قوم بھی جب ہلاک کر دی جائے تو دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آیا کرتی۔ ”حتیٰ“ سے مراد یہ نہیں کہ یا جوج ماجوج کے زمانہ میں مردہ تو میں واپس آجائیں گی بلکہ حتیٰ ان معنوں میں ہے کہ یا جوج ماجوج کے زمانہ میں بھی کبھی مردوں کو واپس آنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ پس ظاہری طور پر یہ لوگ اس قسم کے کرشمے دکھاتے ہیں کہ گویا مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں لیکن حقیقی مردوں کو کبھی زندہ نہیں کر سکتے۔

۹۹۔ یقیناً تم اور وہ جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے جہنم کا بندھن ہو۔ تم اس میں اترنے والے ہو۔

۱۰۰۔ اگر یہ واقعہ معبود ہوتے تو کبھی اُس میں وارد نہ ہوتے۔ اور سبھی اس میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہیں۔

۱۰۱۔ اس کے اندر اُن کے مقدر میں چیخ و پکار ہوگی اور وہ اس میں (کچھ) نہ سن سکیں گے۔

۱۰۲۔ یقیناً وہ لوگ جن کے حق میں ہماری طرف سے بھلائی کا فرمان صادر ہو چکا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو اُس سے دُور رکھے جائیں گے۔

۱۰۳۔ وہ اس کی سرسراہٹ بھی نہ سنیں گے۔ اور جو بھی اُن کے دل چاہا کرتے تھے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

۱۰۴۔ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ بھی بے چین نہیں کرے گی اور فرشتے ان سے بکثرت ملیں گے (یہ کہتے ہوئے کہ) یہی وہ تمہارا دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔

۱۰۵۔ جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔ جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

۱۰۶۔ اور یقیناً ہم نے زبور میں ذکر کے بعد یہ لکھ رکھا تھا کہ لازماً موعود زمین کو میرے صالح بندے ہی ورثہ میں پائیں گے۔ ﴿۱۰۶﴾

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۖ أَنْتُمْ لَهَا وَرِدُونَ ﴿۹۹﴾

لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ إِلَهًا مَا وَرَدُوا مَا وَكَلَّ فِيهَا خَلِدُونَ ﴿۱۰۰﴾

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿۱۰۱﴾
إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿۱۰۲﴾

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَلِدُونَ ﴿۱۰۳﴾

لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ ۖ هَٰذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۱۰۴﴾

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۖ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ تُعِيدُهُ ۖ وَعَدًّا عَلَيْنَا ۖ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿۱۰۵﴾

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿۱۰۶﴾

﴿۱﴾ یہاں حضرت داؤد کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو زبور، باب ۳۷ میں مذکور ہے

۱۰۷۔ اس میں یقیناً ایک اہم پیغام ہے عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے۔

۱۰۸۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

۱۰۹۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس کیا تم فرمانبردار بنو گے؟

۱۱۰۔ پس اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دے کہ میں نے تم سب کو برابر اطلاع کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ قریب ہے یا دُور۔

۱۱۱۔ یقیناً وہ اونچی آواز میں بات کا بھی علم رکھتا ہے اور اس کا بھی علم رکھتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔

۱۱۲۔ اور میں نہیں جانتا شاید کہ وہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک مدت تک عارضی فائدہ اٹھانا ہو۔

۱۱۳۔ اُس (یعنی رسول) نے کہا اے میرے رب! تُو حق کے ساتھ فیصلہ کر۔ اور ہمارا رب وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اُس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔

إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۰۷

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۹

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَقْبَلْ اَدْبٰتِكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۚ وَاِنْ اَدْرٰى اَقْرَبُ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝۱۱۰

اِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنْ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۱۱۱

وَاِنْ اَدْرٰى لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لِّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝۱۱۲

قُلْ رَبِّ اِحْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعٰنُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝۱۱۳

۲۲۔ الحج

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اتالی آیات ہیں۔

اس کی پہلی آیت میں تمام بنی نوع انسان کو قیامت کے زلزلے سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ ایک ایسا رسول آچکا ہے جس نے تمام بنی نوع انسان کو رحمان خدا کی حفاظت میں چلے آنے کی دعوت دی تھی جس کو قبول نہ کرنے کے نتیجہ میں ایسی ہولناک جنگوں سے ایک بار پھر ڈرایا جا رہا ہے گویا تمام زمین پر قیامت ٹوٹ پڑے گی، وہ ایسی ہولناک تباہی ہوگی کہ مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کی حفاظت کا خیال بھول جائیں گی اور ہر حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تو لوگوں کو ایسے دیکھے گا جیسے وہ نشے سے مدہوش ہو چکے ہیں حالانکہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے سخت عذاب کی وجہ سے وہ اپنے حواس کھو چکے ہوں گے۔

قیامت سے یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جب سب بنی نوع انسان ہلاک ہو گئے تو دوبارہ پھر کیسے زندہ کئے جائیں گے۔ فرمایا جس اللہ نے تمہیں اس سے پہلے مٹی سے پیدا کیا اور پھر رحم مادر میں مختلف شکلوں میں سے گزارا وہی اللہ ہے جو تمہیں پھر زندہ کر دے گا۔

پھر فرمایا لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرتا ہے گویا وہ کسی گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہو۔ جب تک اس کو خیر پہنچتی رہتی ہے وہ مطمئن رہتا ہے اور جب وہ فتنے میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اوندھے منہ گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ یہ ایسا شخص ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ میں رہتا ہے۔

اس کے بعد تمام ادیان کے پیروکاروں کا اختصار سے ذکر فرمایا گیا کہ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ فرمائے گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ تاکید حکم ہے کہ حج بیت اللہ کے لئے آنے والوں کو خانہ کعبہ تک پہنچنے سے ہرگز نہ روکو۔ اس کے معاً بعد بیت اللہ کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو تاکید فرمائی ہے اس کا ذکر ہے کہ میرے گھر کو ہمیشہ حج پر آنے والے اور اعتکاف کرنے والے کی خاطر پاک و صاف رکھو۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو یہ تاکید کی گئی یہ صرف آپ کی ذات کو نہیں بلکہ آپ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو قیامت تک کے لئے ہے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو حج کی غرض سے خانہ کعبہ آنے کے لئے ایک دعوت عام دو۔ اس کے بعد قربانیوں وغیرہ کا ذکر فرمایا گیا کہ وہ بھی خانہ کعبہ کی طرح شعائر اللہ میں داخل ہیں، اگر ان کی بے حرمتی کرو گے تو گویا خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرو گے۔ لیکن خانہ کعبہ کی خاطر کی جانے والی ساری قربانیاں اس وقت قبول ہوں گی جب تقویٰ کے ساتھ کی جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو نہ تو قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ ان کا خون بلکہ محض

قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔

اس کے بعد جہاد بالسیف کے مضمون پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ صرف ان لوگوں کو اپنے دفاع میں جہاد بالسیف کی اجازت دی جا رہی ہے جن پر اس سے پہلے دشمن کی طرف سے تلوار اٹھائی گئی اور ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا محض اس لئے کہ وہ یہ اعلان کرتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد یہ عظیم الشان مضمون بھی بیان فرمایا گیا کہ اگر دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو صرف مسلمانوں کی مسجدیں ہی منہدم نہ کر دی جاتیں بلکہ یہود اور عیسائیوں وغیرہ کے معابد اور خانقاہوں کو بھی برباد کر دیا جاتا۔

اس کے بعد گزشتہ انبیاء کی منکر قوموں کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر انسان زمین کی سیر کرے اور آنکھیں کھول کر ان ہلاک شدہ قوموں کے مدفن تلاش کرے تو یقیناً وہ ان کے بد انجام سے آگاہی پائے گا۔ آجکل ماہرین آثار قدیمہ بھی کام سر انجام دے رہے ہیں اور بہت سی گزشتہ قوموں کے مدفن دریافت کر چکے ہیں۔

اس کے بعد آیت نمبر ۵۳ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رسول کی خواہشات میں اگر کوئی دل کی خواہش شامل ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اس خواہش کو کالعدم کر دیتا ہے۔ یہاں شیطان سے مراد معروف شیطان لعین نہیں بلکہ انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتے پھرتے رہنے والا شیطان مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسَلَمَ** (مسند احمد بن حنبل، مسند بنی ہاشم) کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ پس اس آیت کریمہ سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ واقعہ کوئی شیطان انبیاء کے دلوں میں کوئی فتنہ پیدا کرتا ہے کیونکہ ایک دوسری جگہ (الشعراء: ۲۲۲-۲۲۳) پر بڑی وضاحت سے فرما دیا گیا ہے کہ شیطان کو رسولوں کے قریب بھی پھٹکنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ یہ تو انتہائی جھوٹے اور بدکردار لوگوں پر نازل ہوتا ہے اور رسولوں پر یہ بیان کسی صورت اطلاق نہیں پاسکتا۔

اس سورت کے آخری رکوع میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جنہیں یہ لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں ان فرضی شرکاء کو تو اتنی استطاعت بھی نہیں کہ ایک مکھی اگر کسی چیز کو چاٹ جائے تو اسے اس کے منہ سے واپس لے سکیں۔ واقعہ ایک مکھی کے منہ میں کسی چیز کے داخل ہوتے ہی اس کے لعاب کے اثر سے نیز اس کے پیٹ میں کیمیائی تبدیلیوں کے نتیجے میں وہ چیز اصل حالت میں رہ ہی نہیں سکتی۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ کی راہ میں وہ جہاد کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے جس کی وضاحت اس سے پہلے فرمادی گئی ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تبعین کو اللہ تعالیٰ نے ہی مسلم قرار دیا ہے۔ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ اس کے سامنے کون کلیہ سر تسلیم خم کرتا ہے۔

آخر پر اس اعلان کا اعادہ فرمایا گیا کہ یہ رسول یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عالمی رسول ہیں۔

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعٌ وَ سَبْعُونَ آيَةً وَ عَشْرَةٌ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ

۲۔ اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً
ساعت کا زلزلہ ایک بہت بڑی چیز ہوگی۔

السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ②

۳۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے
والی اسے بھول جائے گی جسے وہ دودھ پلاتی تھی
اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو
مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے
لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔

يَوْمَ تَرُؤْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا

أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

وَ تَرَى النَّاسَ سُكَرَى وَ مَا هُمْ

بِسُكَرَى وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ③

۴۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو بغیر کسی علم کے
اللہ کے بارہ میں جھگڑا کرتا ہے اور ہر سرکش شیطان
کی پیروی کرتا ہے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ④

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ

وَ يَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ⑤

۵۔ اُس پر یہ بات مقدر کر دی گئی ہے کہ جو اس سے
دوستی کرے گا تو وہ یقیناً اُسے بھی گمراہ کر دے گا اور
اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ

الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّن تَرَابٍ ثُمَّ

مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّن عِلْقَةٍ ثُمَّ مِّن مُّضْغَةٍ

مُخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط

۶۔ اے لوگو! اگر تم جی اٹھنے کے بارہ میں شک
میں مبتلا ہو تو یقیناً ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا تھا
پھر نطفہ سے پھر لوتھڑے سے پھر گوشت کے
تکڑے سے جسے خاص تخلیقی عمل یا عام تخلیقی عمل
سے بنایا گیا تاکہ ہم تم پر (تخلیق کے راز) کھول دیں۔

اور ہم جو چاہیں رحموں کے اندر ایک مقررہ مدت تک ٹھہراتے ہیں پھر ہم تمہیں ایک بچے کے طور پر نکالتے ہیں تاکہ پھر تم اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچو۔ اور تم ہی میں سے وہ ہے جس کو وفات دے دی جاتی ہے اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش و حواس کھودینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیتہً علم سے عاری ہو جائے۔ اور تو زمین کو بے آب و گیاہ پاتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ (نمو کے لحاظ سے) متحرک ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے اور ہر قسم کے ہرے بھرے بڑے رونق جوڑے اُگاتی ہے۔ ﴿۱﴾

۷۔ یہ اس لئے ہے کہ یقیناً اللہ ہی حق ہے اور وہی ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۸۔ اور قیامت ضرور آکر رہے گی۔ اُس میں کوئی شک نہیں۔ اور یقیناً اللہ اُنہیں اُٹھائے گا جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

۹۔ اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے بارہ میں جھگڑا کرتا ہے۔

وَنَقَرْنَا فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَيِّئٍ ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَىٰ الْأَرْضَ هَامِدَةً فَاذًا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿۱﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷﴾

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۸﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدٰى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۹﴾

وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿۸﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿۹﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں سب سے پہلے تو قابل ذکر بات یہ ہے کہ انسانی ارتقاء کے سب مراحل اس میں بیان فرمادیے ہیں یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں جنین میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بھی علی الترتیب یعنی اسی طرح بیان فرمائی ہیں جیسا کہ سائنسدانوں نے فی زمانہ دریافت کیا ہے۔ یہ آیت اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ان امور کا کوئی ذاتی علم نہیں تھا اور عالم الغیب کے سوا کوئی ذات آپ کو ان باتوں کی خبر نہیں دے سکتی تھی۔

پھر آگے چل کر اس آیت کریمہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ زمین کو بھی ہم نے خشک مٹی پر پانی برسا کر زندگی بخشی تھی۔ یہ عجیب حیرت انگیز دریافت ہے کہ بقول سائنسدانوں کے خشک زمین پر جب پانی برستا ہے تو واقعہً اس میں زندگی کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہاں اصل اشارہ اس طرف ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جو آسمانی پانی برسا ہے اس نے ایک مردہ زمین یعنی روحانی لحاظ سے مردہ قوم کو زندہ کر دیا۔

۱۰۔ (تکبر سے) اپنا پہلو موڑتے ہوئے تاکہ اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے۔ اس کے لئے دنیا میں زلت ہوگی اور قیامت کے دن بھی ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

۱۱۔ یہ اُس کے باعث ہے جو تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور یقیناً اللہ بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں۔

۱۲۔ اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کی محض سرسری عبادت کرتا ہے۔ پس اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی ابتلا آئے تو وہ منہ پھیر لیتا ہے۔ وہ دنیا بھی گنوا بیٹھا اور آخرت بھی۔ یہ تو بہت کھلا کھلا نقصان ہے۔

۱۳۔ وہ اللہ کے سوا اُسے پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ اُسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یہی ہے پرلے درجہ کی گمراہی۔

۱۴۔ وہ اُسے پکارتا ہے جس کا نقصان پہنچانا زیادہ قریب قیاس ہے بہ نسبت اس کے نفع پہنچانے کے۔ کیا ہی بُرا سر پرست ہے اور کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔

۱۵۔ یقیناً اللہ انہیں جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۶۔ جو شخص یہ گمان کرنے لگے کہ اللہ اس (رسول)

ثَانِي عِظْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط
لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنَذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَذَابَ الْحَرِيقِ ۱۰

ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتَ يَدَكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ
بِظَلَامٍ لِّلْعَبِيدِ ۱۱

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ ج
فَإِنِ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطمأنَّ بِهِ ج وَإِنِ
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ اَنقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ ج
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ط ذَلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۱۲

يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُ وَمَا
لَا يَنْفَعُهُ ط ذَلِكَ هُوَ الضَّلُّ الْبَعِيدُ ج
يَدْعُوا مَنْ صَرَّهُ اقربُ مِنْ نَفْعِهِ ط
لِبئسَ المولى ولبئسَ العشيرُ ۱۳

إِنَّ اللَّهَ يَدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ط إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۱۴

مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا

کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا تو چاہئے کہ وہ آسمان کی طرف رستہ بنائے پھر (اس مدد کو) کاٹ دے پھر دیکھ لے کہ کیا اس کی تدبیر وہ بات دور کر سکتی ہے جو (اسے) غصہ دلاتی ہے۔

۱۷۔ اور اسی طرح ہم نے اسے کھلی کھلی روشن آیات کی صورت میں اتارا ہے۔ اور (حق یہ ہے کہ) اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جو (ہدایت) چاہتا ہے۔

۱۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اللہ ضرور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۱۹۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے کہ اسے سجدہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور شمس و قمر بھی اور نجوم بھی اور پہاڑ اور درخت بھی اور چلنے پھرنے والے تمام جاندار اور بکثرت انسان بھی۔ جبکہ بہت سے ایسے ہیں جن پر اس کا عذاب لازم ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ رسوا کر دے تو اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں۔ یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۰۔ یہ دو جھگڑالو ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی انڈیلا جائے گا۔

وَالْآخِرَةُ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٦﴾

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّوَّ أَنَّ اللَّهَ يَهْدِيَ مَنْ يُرِيدُ ﴿١٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصْرِيَّةَ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٨﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ ۗ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿١٩﴾

هُذُنِ خَصْمَنِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۖ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿٢٠﴾

۲۱۔ اس سے جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے گلا دیا جائے گا اور ان کی جلدیں بھی۔

۲۲۔ اور ان کے لئے لوہے کے تھوڑے ہوں گے۔

۲۳۔ جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ غم کی شدت کی وجہ سے اس میں سے نکل جائیں وہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) تم آگ کا عذاب چکھو۔

۲۴۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں انہیں سونے کے کڑے اور موتی پہنائے جائیں گے اور اُن میں اُن کا لباس ریشم ہوگا۔

۲۵۔ اور پاک قول کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی اور صاحبِ حمد (اللہ) کی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے گی۔

۲۶۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کی راہ سے اور اُس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے اس طرح کہ اس میں (خدا کی خاطر) بیٹھ رہنے والے اور بادیہ نشین (سب) برابر ہیں، اور جو بھی ظلم کی راہ سے اس میں کجی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔

۲۷۔ اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ بنائی (یہ کہتے ہوئے کہ) میرا کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے

يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝

وَلَهُمْ مَقَامِعٌ مِنْ حَدِيدٍ ۝

كَلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝

إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝

وَهُدُّوا إِلَى الصَّيْبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهَدُّوا إِلَى صِرَاطٍ الْحَمِيدِ ۝

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً ۖ الْعَاكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا ۖ وَطَهَّرَ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ

والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھ۔

۲۸۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی مکان سے دہلی ہوگئی ہو۔ وہ (سواریاں اور چیزیں) ہر گہرے اور دور کے رستے سے آئیں گی۔

۲۹۔ تاکہ وہ وہاں پر اپنے فوائد کا مشاہدہ کر سکیں اور چند معروف دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر (بلند) کریں اس (احسان) پر کہ اس نے مویشی چوپایوں کے ذریعہ انہیں رزق عطا کیا ہے۔ پس ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور محتاج ناداروں کو بھی کھلاؤ۔

۳۰۔ پھر چاہئے کہ وہ اپنی (بدیوں کی) میل کو دور کریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

۳۱۔ یہ (ہم نے حکم دیا)۔ اور جو بھی ان چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

۳۲۔ ہمیشہ اللہ کی طرف جھکتے ہوئے اس کا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ اور جو بھی اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ پس یا تو اسے پرندے اُچک لیں گے یا ہوا اسے کسی دور جگہ جا پھینکے گی۔

وَالْقَابِئِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۲۷

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۲۸

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنَ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِمْؤُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ ۲۹

ثُمَّ لِيُقْضَىٰ أَفْئِئْتُهُمْ وَلِيُؤْفُوا نَذْرَهُمْ وَيُلِيطُوا قُؤُا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۳۰

ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْمُ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۳۱ وَأَحَلَّتْ لَكُمْ الْأَنْعَامَ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۳۲

خَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۳۳ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۳۴

۳۳۔ یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

۳۴۔ تمہارے لئے ان (قربانی کے مویشیوں) میں ایک مقررہ مدت تک فوائد وابستہ ہیں پھر انہیں قدیم گھرتک پہنچانا ہے۔

۳۵۔ اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تاکہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔

۳۶۔ ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۳۷۔ اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔ پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

۳۸۔ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان

ذَلِكَ وَمَنْ يُعِظْكُمْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿۳۳﴾

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعٌ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْحَتِيقِ ﴿۳۴﴾

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ الْأَنْعَامِ ۖ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلَمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿۳۵﴾

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۳۶﴾

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَيْرٌ ۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِعُوا الْقَنَاعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾

لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا

کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

۳۹۔ یقیناً اللہ اُن کی جو ایمان لائے مدافعت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

۴۰۔ اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُنکی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

۴۱۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

۴۲۔ جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

۴۳۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو اُن سے پہلے

وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۗ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَيْكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۸﴾

إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿۳۹﴾

أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا ۗ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿۴۰﴾

الَّذِينَ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الصَّوَامِعُ وَبَيْعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدٌ يُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿۴۲﴾

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

قوم نوح نے بھی جھٹلادیا تھا اور عاد اور ثمود نے بھی۔

قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودٍ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ اور ابراہیم کی قوم نے بھی اور لوط کی قوم نے بھی۔

وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمِ لُوطٍ ﴿۴۳﴾

۴۵۔ نیز اصحابِ مدین نے۔ اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پس میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا۔ پس کیسی تھی میری عقوبت!

وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَكَذَّبَ مُوسَىٰ

فَأَمَلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتَهُمْ ﴿۴۵﴾

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا جبکہ وہ ظلم کرنے والی تھیں۔ پس اب وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں اور کتنے ہی متروک کنوئیں ہیں اور مضبوط بنائے ہوئے محل ہیں (جن سے ایسا ہی سلوک کیا گیا)۔

فَكَأَيُّنَ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ

ظَالِمَةٌ فِيهَا خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبُئِيَ

مُعْظَلَةٌ وَقَصِيرٌ مَشِيدٌ ﴿۴۶﴾

۴۷۔ پس کیا وہ زمین میں نہیں پھرے تا انہیں وہ دل ملتے جن سے وہ عقل سے کام لیتے یا ایسے کان نصیب ہوتے جن سے وہ سن سکتے۔ پس آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونُ لَهُمْ

قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ

بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْسَىٰ الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ

تَعْسَىٰ الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور وہ تجھ سے جلد تر عذاب مانگتے ہیں جبکہ اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور یقیناً تیرے رب کے پاس ایسا بھی دن ہے جو اس شمار کے مطابق جو تم کرتے ہو ایک ہزار برس کا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ

اللَّهُ وَعْدَهُ ۗ وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿۴۸﴾

۴۹۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں میں نے مہلت دی جبکہ وہ ظالم تھیں۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ اور میری ہی طرف کوٹنا ہے۔

وَكَأَيُّنَ مِنْ قَرْيَةٍ أَمَلَيْتُ لَهَا وَهِيَ

ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتَهَا ۗ وَإِلَى الْمَصِيرِ ﴿۴۹﴾

۵۰۔ تو کہہ دے کہ اے تمام انسانو! میں تمہارے

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۱﴾

لئے محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال
بجالائے ان کے لئے بخشش ہے اور ایک عزت
والا رزق ہے۔

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِرِينَ أُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو عاجز
کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بہت بھاگ دوڑ کی
یہی دوزخ والے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا
نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي
أُمْنِيَّتِهِ ۚ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَتَهُ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور
نہ نبی مگر جب بھی اُس نے (کوئی) تمنا کی (نفس
کے) شیطان نے اس کی تمنا میں (بطور ملاوٹ
کچھ) ڈال دیا۔ تب اللہ اسے منسوخ کر دیتا ہے جو
شیطان ڈالتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیات کو مستحکم کر دیتا
ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت
والا ہے۔

لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً
لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ
وَإِلْقَايَةَ قُلُوبِهِمْ ۖ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ وہ اسے جو شیطان
اپنی طرف سے ڈالے صرف ان لوگوں کے لئے فتنہ
بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل
سخت ہو چکے ہیں۔ اور یقیناً ظلم کرنے والے بہت
دور کی مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۖ
وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ وہ لوگ جنہیں علم
عطا کیا گیا جان لیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے
حق ہے پس وہ اُس پر ایمان لے آئیں اور اُس کی
طرف اُن کے دل جھک جائیں۔ اور یقیناً اللہ ان
لوگوں کو جو ایمان لائے سیدھے رستے کی طرف
ہدایت دینے والا ہے۔

۵۶۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہمیشہ اس کے متعلق شک میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ اچانک ان تک انقلاب کی گھڑی آ پہنچے گی یا ایسے دن کا عذاب انہیں آ لے گا جو خوشیوں سے عاری ہوگا۔

۵۷۔ سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجائے نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

۵۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا تو یہی ہیں وہ جن کے لئے زسواکن عذاب (مقدر) ہے۔

۵۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا طبعی موت مر گئے اللہ ان کو یقیناً رزقِ حسن عطا کرے گا اور یقیناً اللہ ہی ہے جو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۶۰۔ وہ ضرور انہیں ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے۔ اور یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بردبار ہے۔

۶۱۔ یہ اسی طرح ہوگا۔ اور جو (کسی پر) ویسی ہی سختی کرے جیسی سختی اس پر کی گئی ہو اور پھر اُس کے خلاف (اس کے نتیجے میں) سرکشی کی جائے تو یقیناً اللہ اُس کی ضرور مدد کرے گا۔ اللہ یقیناً بہت عنف کرنے والا (اور) بہت بخشش کرنے والا ہے۔

۶۲۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مَرِيَةٍ مِّنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٦﴾

أَلَمْ لِكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ط فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي حَبْتِ النَّعِيمِ ﴿٥٧﴾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٨﴾

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٩﴾

لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ط وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿٦٠﴾

ذَٰلِكَ ؕ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لِيُصْرَثَهُ ط إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ عَفُورٌ ﴿٦١﴾

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُوَجِّعُ الْآيِلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤْوِجُ النَّهَارَ فِي الْآيِلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٦٢﴾

۶۳۔ یہ اسی طرح ہے کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہی باطل ہے اور یقیناً اللہ ہی بہت بلند شان والا ہے (اور) بہت بڑا ہے۔

۶۴۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۶۵۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور یقیناً اللہ ہی ہے جو غنی ہے (اور) صاحبِ حمد ہے۔

۶۶۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۶۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ یقیناً انسان بہت ناشکرا ہے۔

۶۸۔ ہر ملت کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ قربانی کرتے ہیں۔ پس وہ اس بارہ میں تجھ سے ہرگز کوئی جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب کی طرف بلا۔ یقیناً تو ہدایت کی سیدھی راہ پر (گامزن) ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنْ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿١٣﴾

الْمُتَرَّانَ اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَصَبَّحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٤﴾

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

الْمُتَرَّانَ اللَّهُ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٦﴾

وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿١٧﴾

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَاذْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۗ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٌ ﴿١٨﴾

۶۹۔ اور اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے کہ اللہ اُسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۷۰۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان اس بارہ میں فیصلہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

۷۱۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ اُسے جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ یقیناً یہ (سب کچھ) ایک کتاب میں ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

۷۲۔ اور وہ اللہ کے سوا اُس کی عبادت کرتے ہیں جس کے بارہ میں اس نے کوئی فیصلہ کن دلیل نہیں اُتاری اور جس کا انہیں کوئی علم نہیں۔ اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

۷۳۔ اور جب اُن پر ہماری کھلی کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے چہروں پر جنہوں نے انکار کیا تو ناپسندیدگی (کے آثار) پہچان لیتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ ان پر جھپٹ پڑیں جو اُن کے سامنے ہماری آیات پڑھتے ہیں۔ پس تو کہہ دے کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ شر والی بات سے آگاہ کروں۔ آگ۔ اس کا اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے جنہوں نے کفر کیا اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۷۴۔ اے انسانو! ایک اہم مثال بیان کی جا رہی ہے پس اسے غور سے سنو۔

وَإِنْ جَدَلُواكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۶۹﴾

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۷۰﴾

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ ۖ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۷۱﴾

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانٌ وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿۷۲﴾

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَسْتَلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۖ قُلْ أَفَأَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ دُونِكُمْ ۖ أَتَأْتُونَ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِسِ الْمَصِيرِ ﴿۷۳﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاستَمِعُوا لَهُ ۖ

یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اُس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔

۷۵۔ انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

۷۶۔ اللہ فرشتوں میں سے رسول چُنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۷۷۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف معاملات لوٹائے جائیں گے۔

۷۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۷۹۔ اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چُن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اُس (یعنی اللہ)

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبِ وَالْمُطْلُوبِ ﴿٧٥﴾

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٦﴾

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمَنْ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٧﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٨﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿٧٩﴾

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ
اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ
مِنْ حَرَجٍ ط مَلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ط هُوَ

اس آیت کریمہ میں ایک الہی سنت کو بطور قاعدہ کلیہ بیان فرمایا گیا ہے جس کے منقطع ہونے کا کوئی ذکر نہیں یعنی یہ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یا انسانوں کو اپنا رسول بنا کر بھیجا کرتا ہے۔

نے تمہارا نام مسلمان رکھا (اس سے) پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تاکہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ ﴿۷۵﴾

سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ۗ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۗ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۷۵﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں پہلی غور طلب بات تو یہ ہے کہ لفظ ”مسلم“ پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اسلام کے ظہور سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اور آپؐ کی قوم کو مسلم قرار دیا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے تمام مسلمانوں پر شہید یعنی نگران ہونے کا ذکر ہے اور مسلمانوں کا باقی دوسری قوموں پر شہید ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ جن معنوں میں رسول اللہ ﷺ اپنے وقت میں شہید تھے بعینہ آپؐ کی پیروی میں مسلمان دوسروں پر شہید ہیں۔ لیکن شہید ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ دوسروں کو زبردستی اپنی پسند کا مسلمان بنایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شہید ہوتے ہوئے بھی کبھی جارحانہ جنگ نہیں لڑی، نہ ہی کسی کو زبردستی مسلمان بنایا۔

۲۳. المؤمنون

یہ مکہ میں نازل ہونے والی آخری سورتوں میں سے ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو اُنیس آیات ہیں۔ سچھلی سورت کے آخر پر یہ ذکر ہے کہ اصل کامیابی قیام نماز اور قیام زکوٰۃ سے ہے اور اس امر سے کہ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ پس جس فلاحِ عظیم کا اس میں اشارہ ملتا ہے اس کی تفصیل سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات میں مذکور ہے کہ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو محض نماز کو قائم نہیں کرتے اور زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ اور بھی ان میں بہت سی صفات پائی جاتی ہیں۔ وہ دونوں قسم کی صفات ہیں یعنی کن کن چیزوں سے بچتے ہیں اور کیا نیکیاں بجالاتے ہیں۔

اس کے بعد یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر چہ زندگی کا پانی آسمان سے اُترتا ہے اور اس کے بار بار آسمان سے نازل کرنے کا نظام موجود ہے لیکن اگر کسی بنا پر بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ سبق سکھانا چاہے تو وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس پانی کو لے جائے۔ اس کی دو صورتیں ہیں یا تو یہ کہ پانی بار بار آسمان کی بلندیوں سے واپس کرنے کا جو نظام ہے اس میں اللہ تعالیٰ کوئی تبدیلی فرمادے جیسا کہ ابتدائے آفرینش میں زمین کا پانی مسلسل بخارات کی صورت میں آسمانوں کی طرف بلند ہوتا رہا اور جب برستا تھا تو درمیانی گرم فضا کے نتیجے میں پھر واپس عروج کر جاتا تھا۔ اور دوسری صورت وہ ہے جو عام مشاہدہ میں آتی ہے کہ جب پانی زمین میں گہرا اُتر جائے تو پھر گہرے کنوؤں کی تہ سے بھی نیچے غائب ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد پھر پانی کے مضمون کو آگے بڑھا کر ان کشتیوں کا ذکر ہے جو پانیوں پر چلتی ہیں اور اس نسبت سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کا ذکر بھی آیا ہے کہ پانی کی سطح پر بلند رہنے کی استطاعت کشتیوں کو تھمی نصیب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو۔ بلند سے بلند طوفان میں بھی کشتیاں پانی کی سطح پر بلند ہوتی رہتی ہیں اور معمولی سے طوفان سے بھی غرق ہو جاتی ہیں۔ جب تو میں آسمانی پانی سے جو روحانی طور پر ان پر نازل کیا جاتا ہے ناشکری سے پیش آتی ہیں تو دنیاوی پانی کی طرح اس سے بھی اللہ انہیں محروم کر دیتا ہے اور یہ امر بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچاتا کہ موسلا دھار بارش کی طرح مسلسل رسول ان میں آتے رہے ہیں بلکہ سب کے انکار پر وہ مُصر رہتے ہیں۔

پھر ایسے پہاڑی علاقے کا ذکر فرمایا جہاں پانی کے چشمے اُبلتے تھے اور امن اور تسکینِ قلب کا موجب بنتے تھے۔ اسی وادی میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی والدہ کو دشمنوں سے نجات دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے لکھا۔ قرآن و آثار بتاتے ہیں کہ یہ وادی کشمیر ہی ہے۔

اس کے بعد آیت ۷۹ میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ ارتقائی منازل میں سب سے پہلے قوتِ شنوائی عطا ہوئی تھی اور اس کے بعد بصارت اور پھر وہ دل انسان کو عطا کئے گئے جو گہری بصیرت رکھتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی مضامین کو سمجھنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد کچھ ایسی آیات آتی ہیں جن کے مضامین اُن آیات سے ملتے جلتے ہیں جن پر تفصیلی بحث پہلے گزر چکی ہے۔ پھر ایک ایسی آیت ہے جو ایک نئے مضمون کو پیش فرما رہی ہے۔ قیامت کے دن جب انسانوں سے یہ سوال کیا جائے گا کہ تم زمین میں کتنی دیر رہے ہو تو وہ کہیں گے کہ شاید ایک دن یا اس کا بھی کچھ حصہ۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب یہ دے گا کہ دراصل تم اس سے بھی بہت تھوڑا عرصہ وہاں ٹھہرے ہو۔ اس سے موت کے بعد جی اٹھنے تک کے زمانے کی طوالت کی طرف اشارہ ہے۔ دنیا اتنی دُور دکھائی دے گی کہ جیسے آناً فاناً گزر گئی اور یہ وہ مضمون ہے جو روزمرہ انسانی تجربہ میں آیا ہے کہ بہت دُور کے ستارے جو اپنے حجم میں چاند اور سورج کے تمام نظامِ شمسی سے بھی بہت بڑے ہیں محض چھوٹے چھوٹے نقطوں کی صورت میں دکھائی دے رہے ہیں۔

اس سورت کی آخری آیت ایک دعا کی صورت میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں سکھائی گئی کہ اپنے رب کو مخاطب ہو کر یہ عرض کیا کر کہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔



سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَتِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَسِتَّةَ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۲

۳۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔
۴۔ اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔
۵۔ اور وہ جو زکوٰۃ (کاتق) ادا کرنے والے ہیں۔
۶۔ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُونَ ۳

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللّٰغُوْ مُعْرِضُونَ ۴

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُونَ ۵

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُونَ ۶

۷۔ مگر اپنی بیویوں سے نہیں یا ان سے (بھی نہیں)
جن کے ان کے دانہ ہاتھ مالک ہوئے۔ پس یقیناً
وہ ملامت نہیں کئے جائیں گے۔
۸۔ پس جو اس سے ہٹ کر کچھ چاہے تو یہی لوگ ہیں
جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۷

فَمَنْ اَبْتٰغٰی وَّرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

الْعٰدُوْنَ ۸

۹۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی
کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ بَنٰ هُمْ لِاٰمٰنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

رٰعُونَ ۹

۱۰۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔
۱۱۔ یہی ہیں وہ جو وارث بننے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوةِهِمْ يُحٰفِظُونَ ۱۰

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُونَ ۱۱

۱۲۔ (یعنی) وہ جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ وہ
اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا

خٰلِدُونَ ۱۲

۱۳۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ پھر ہم نے اس نطفے کو ایک لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مُضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنا دیا پھر اس مُضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی خلقت کی صورت میں پروان چڑھایا۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النَّطْمَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا

فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ﴿۱۵﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ﴿۱۶﴾ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱۷﴾

۱۶۔ پھر یقیناً تم اس کے بعد مر جانے والے ہو۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ پھر ضرور تم قیامت کے روز اٹھائے جاؤ گے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْحَثُونَ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں اور ہم خلق سے غافل رہنے والے نہیں۔ ﴿۱۸﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقٍ ﴿۱۸﴾ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی اتارا پھر اُسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اُسے لے جانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَتْهُ فِي الْأَرْضِ ﴿۱۹﴾ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِنَّ لَقَادِرُونَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پروان چڑھائے۔ اُن میں تمہارے لئے بہت پھل (کلتے) ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاحِشٌ كَثِيرَةٌ ﴿۲۰﴾ وَمِنْهَا تَأْكُمُونَ ﴿۲۱﴾

﴿۱۸﴾ یہاں انسانوں کے اوپر سات آسمانی رستوں کا ذکر ملتا ہے۔ سات کے عدد سے مراد ایسا عدد ہے جو بار بار دہرایا جاتا ہے جیسا کہ ہفتہ ہر سات دن کے بعد دہرایا جاتا ہے۔ پس سَبْعَ طَرَائِقٍ سے مراد اُن گنت آسمانی رستے ہیں۔

۲۱۔ اور ایک ایسا درخت اُگایا جو طور سیناء میں نکلتا ہے اور وہ تیل اور کھانے والوں کے لئے ایک طرح کا سالن لئے ہوئے اُگتا ہے۔

۲۲۔ اور یقیناً تمہارے لئے چوپایوں میں ایک سبق ہے۔ ہم تمہیں اس میں سے جو اُن کے پٹوں میں ہے پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے اُن میں بہت سے فوائد ہیں اور انہی میں سے کچھ تم کھاتے بھی ہو۔

۲۳۔ اور اُن پر اور کشتیوں پر بھی تم سوار کئے جاتے ہو۔

۲۴۔ اور یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۲۵۔ پس ان سرداروں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے کفر کیا، کہا یہ تو تمہاری طرح کے ایک بشر کے سوا کچھ نہیں۔ یہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی فضیلت قائم کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اُتار دیتا۔ ہم نے تو اپنے گزشتہ آباء و اجداد کے تعلق میں ایسا نہیں سنا۔

۲۶۔ یہ تو محض ایک انسان ہے جسے جنون ہو گیا ہے۔ پس کچھ عرصہ تک اس کے (انجام کے) بارہ میں انتظار کرو۔

۲۷۔ اس نے کہا اے میرے رب! میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

۲۸۔ پس ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالذُّهْنِ وَاصْبِغِ لِللَّاكِلِينَ ۝۲۱

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝۲۲

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝۲۳

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝۲۴

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لَا يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً ۖ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝۲۵

إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فُتَرَبِّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝۲۶

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝۲۷

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ اصْنَعِ الْفُلَكَ بِأَعْيُنِنَا

کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ پس جب ہمارا فرمان آجائے اور (زمین کا) سوتا پھوٹ پڑے تو اس میں ہر ایک (ضرورت کے جانور) میں سے جوڑا جوڑا داخل کر لے اور اپنے گھر والوں کو بھی سوائے ان میں سے اُس کے جس کے خلاف فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ اور مجھ سے ان لوگوں کے بارہ میں کوئی کلام نہ کر جنہوں نے ظلم کیا۔ یقیناً وہ غرق کئے جانے والے ہیں۔

۲۹۔ پس جب تو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں کشتی پر قرار پکڑ جائیں تو یہ کہہ کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی۔

۳۰۔ اور تو کہہ کہ اے میرے رب! تو مجھے ایک مبارک اترنے کی جگہ پر اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۳۱۔ یقیناً اس میں بڑے بڑے نشانات ہیں اور ہم بہر حال ابتلاء لانے والے تھے۔

۳۲۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے زمانہ کے لوگ پیدا کر دیئے۔

۳۳۔ پھر ہم نے ان میں بھی انہی میں سے ایک رسول بھیجا (جو کہتا تھا) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں۔ پس کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۳۴۔ اور اس کی قوم کے ان سرداروں نے، جنہوں نے کفر کیا اور لقاءِ آخرت کا انکار کر دیا جبکہ ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کو بہت آسودگی بخشی تھی، کہا کہ

وَوَجِينَا فَاِذَا جَاءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التُّنُورُ ۙ
فَاَسَلْتُ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ ۗ وَلَا تَخَاطِبُنِي فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اِنَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلٰى
الْفُلِّ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَجَّيْنَا
مِنْ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِىْ مُنْزَلًا مُّبْرَكًا وَّاَنْتَ
خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۳۰﴾

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۱﴾

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۲﴾

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنْ اَعْبُدُوْا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ ۗ اَفَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَقَالَ الْمَلَاْ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ

یہ تو تمہاری طرح کے ایک بشر کے سوا کچھ نہیں۔ انہی چیزوں میں سے کھاتا ہے جن میں سے تم کھاتے ہو اور انہی چیزوں میں سے پیتا ہے جن میں سے تم پیتے ہو۔

۳۵۔ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے کسی بشر کی اطاعت کی تو یقیناً تم بہت نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے۔

۳۶۔ کیا تمہیں یہ اس بات سے ڈراتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے۔

۳۷۔ دور کی بات ہے، بہت دور کی بات ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

۳۸۔ ہماری تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی رہتے ہیں اور ہم ہرگز اٹھائے نہیں جائیں گے۔

۳۹۔ یہ محض ایک ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

۴۰۔ اس نے کہا اے میرے رب! میری نصرت کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

۴۱۔ اس نے کہا تھوڑی دیر میں ہی وہ ضرور پشیمان ہو جائیں گے۔

۴۲۔ پس ان کو ایک گرجدار آواز نے حق کے ساتھ آ پکڑا اور ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ پس لعنت ہو ظالم قوم پر۔

۴۳۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے زمانے والوں کو پیدا کیا۔

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٥﴾

وَلِئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخٰسِرُونَ ﴿٣٦﴾

أَعِدُّكُمْ أَنْكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنْكُمْ مُّحْرَجُونَ ﴿٣٧﴾

هِيَ هَاتِ هِي هَاتِ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٨﴾

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٩﴾

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٤٠﴾

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونَ ﴿٤١﴾

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لِّيُصْبِحَنَّ نَدِمِينَ ﴿٤٢﴾

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبَعَدَ لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٣﴾

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿٤٤﴾

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کوئی اُمت اپنی مقررہ میعاد سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا ۖ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۖ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ لِلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ پھر ہم نے اپنے رسول پے در پے بھیجے۔ جب بھی کسی اُمت کی طرف اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ پس ہم اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں کے پیچھے لائے پھر ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنا دیا۔ پس لعنت ہو اُسی قوم پر جو ایمان نہیں لاتے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیات اور کھلی کھلی غالب دلیل کے ساتھ بھیجا۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، تو انہوں نے تکبر اختیار کیا اور وہ ایک سرکش قوم تھے۔

فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ بِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عِدُونَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ پس انہوں نے کہا کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں جبکہ ان دونوں کی قوم ہماری غلام ہے۔

فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔ پس ان دونوں کو انہوں نے جھٹلا دیا اور وہ خود ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّةً آيَةً ۖ وَوَعَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور ابن مریم کو اور اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا۔

۵۲۔ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھایا کرو اور نیک اعمال بجالاؤ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کا میں یقیناً دائماً علم رکھتا ہوں۔

۵۳۔ اور یقیناً یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔ پس مجھ سے ڈرو۔

۵۴۔ پس انہوں نے اپنے معاملہ کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے بنا لیا۔ سب گروہ، اس پر جو اُن کے پاس تھا، اترانے لگے۔

۵۵۔ پس انہیں ان کی جہالت میں کچھ مدت کے لئے چھوڑ دے۔

۵۶۔ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد کے ذریعہ اُن کی مدد کرتے ہیں۔

۵۷۔ ہم انہیں بھلائیوں میں آگے بڑھا رہے ہیں؟ نہیں نہیں! وہ کچھ شعور نہیں رکھتے۔

۵۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔

۵۹۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

۶۰۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔

۶۱۔ اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل (اس خیال سے) ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۗ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥٢﴾

وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٣﴾

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۗ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٤﴾

فَذَرَهُمْ فِي غَمَرَاتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٥٥﴾

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٦﴾

نَسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۗ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٧﴾

إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٥٨﴾

وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٦٠﴾

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ

أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦١﴾

۶۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ اُن میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

۶۳۔ اور ہم کسی جان کو پابند نہیں کرتے مگر اُس کی استطاعت کے مطابق اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۶۴۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دل اس سے بے خبر ہیں اور اس کے علاوہ بھی ان کے ایسے اعمال ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں۔

۶۵۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب کے ذریعہ پکڑ لیتے ہیں تو اچانک وہ چیخنے چلانے لگتے ہیں۔

۶۶۔ آج کے دن نہ چلاؤ۔ ہرگز تم ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں دینے جاؤ گے۔

۶۷۔ تم پر میری آیات تلاوت کی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے تھے۔

۶۸۔ (اس پر) اسٹکبار کرتے ہوئے، اس کے متعلق راتوں کو مجلسیں لگاتے ہوئے بے ہودہ باتیں کرتے تھے۔

۶۹۔ پس کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا یا اُن تک کوئی ایسی بات پہنچی ہے جو اُن کے گزشتہ آباء و اجداد تک نہیں پہنچی تھی۔

۷۰۔ یا کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں پس وہ اس کے منکر ہو گئے ہیں۔

۷۱۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہو گیا ہے؟ نہیں! بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر آیا ہے جبکہ ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں۔

أُولَٰئِكَ يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٦٦﴾

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٧﴾

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَمَلُونَ ﴿٦٨﴾

حَتَّىٰ إِذَا آخَذْنَا مَثَرًا فِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْعَرُونَ ﴿٦٩﴾

لَا تَجْرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُمْ مِنَّا لَا تَنْصُرُونَ ﴿٧٠﴾

قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَيَّ أَعْقَابِكُمْ تَنْكُصُونَ ﴿٧١﴾

مُسْتَكْبِرِينَ ۗ بِهِ سِمِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٧٢﴾

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧٣﴾

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ﴿٧٤﴾

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلْ جَاءَهُمُ بِالْحَقِّ وَآكَثَرَهُمُ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿٧٥﴾

۷۲۔ اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرتا تو ضرور سب آسمان اور زمین بگڑ جاتے اور وہ بھی جو اُن میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم انہی کا ذکر ان کے پاس لائے ہیں اور وہ اپنے ہی ذکر سے منہ پھیر رہے ہیں۔

۷۳۔ کیا تو ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے؟ پس (وہ یاد رکھیں کہ) تیرے رب کی عطا بہت بہتر ہے اور وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔
۷۴۔ اور یقیناً تو انہیں سیدھے راستے کی طرف بلارہا ہے۔

۷۵۔ اور یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے سیدھے رستے سے بہک جانے والے ہیں۔

۷۶۔ اور اگر ہم ان پر رحم کرتے اور جو تکلیف انہیں ہے وہ دور کر دیتے تو وہ ضرور اپنی سرکشی میں بھٹکنے لگتے۔

۷۷۔ اور یقیناً ہم نے انہیں عذاب کے ذریعہ پکڑ لیا۔ پس نہ انہوں نے اپنے رب کے حضور عاجزی اختیار کی اور نہ وہ گریہ و زاری کرتے تھے۔

۷۸۔ یہاں تک کہ جب ہم نے سخت عذاب کا ڈر اُن پر کھول دیا تو اچانک وہ اس میں کلیئہ مایوس ہو گئے۔

۷۹۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۗ بَلْ
آتَيْنَهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ
مُعْرِضُونَ ﴿٧٢﴾

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَقَرَاحَ رَجْرِكَ خَيْرٌ
وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ﴿٧٣﴾
وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٤﴾

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ
الصِّرَاطِ لَنُكَبُّونَ ﴿٧٥﴾

وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ
ضُرِّ اللَّجْوِ فِي طُعْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٦﴾
وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْأَعْدَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٧﴾

حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبَابًا دَاْعَابٍ
شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٨﴾
وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٩﴾

۸۰۔ اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہاری تخم ریزی کی اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۸۰﴾

۸۱۔ اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا اختلاف بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۱﴾

۸۲۔ بلکہ انہوں نے ویسی ہی بات کہی جیسی پہلے لوگ کہا کرتے تھے۔

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالِ الْأَوَّلُونَ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ وہ کہتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر بھی ضرور اٹھائے جائیں گے؟

قَالُوا إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا ۖ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ یقیناً ہم سے اور ہمارے آباء و اجداد سے بھی اس سے پہلے یہی وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ کچھ نہیں مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

لَقَدْ وَعَدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَذَا مِنْ قَبْلُ ۖ إِن هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸۴﴾

۸۵۔ تو پوچھ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کا ہے؟ (بتاؤ) اگر تمہیں علم ہے۔

قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۵﴾

۸۶۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کا ہے۔ کہہ دے کہ کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۗ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۸۶﴾

۸۷۔ پوچھ کہ کون ہے سات آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب؟

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۸۷﴾

۸۸۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کے ہیں۔ کہہ کیا پھر تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۗ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ تو پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دی جاتی؟ (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو۔

قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيزُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

تَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کی ہے۔ پوچھ پھر تم کہاں
بہکائے جا رہے ہو؟

۹۱۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں
اور یقیناً وہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔

۹۲۔ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ ہی اس کے
ساتھ کوئی اور معبود ہے۔ ایسا ہوتا تو یقیناً ہر معبود اپنی
مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ضرور ان میں سے
بعض بعض دوسروں پر چڑھائی کرتے۔ پاک ہے
اللہ اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

۹۳۔ جو غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ اُس
سے بہت بالا ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۹۴۔ تو کہہ اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے
جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے)۔
۹۵۔ اے میرے رب! پس مجھے ظالم قوم میں سے
نہ بنا دینا۔

۹۶۔ اور یقیناً ہم اس پر ضرور قادر ہیں کہ تجھے وہ دکھا
دیں جس سے ہم ان کو ڈراتے ہیں۔

۹۷۔ اُس (طریق) سے جو بہترین ہے بدی کو ہٹا
دے۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ
باتیں بناتے ہیں۔

۹۸۔ اور تو کہہ کہ اے میرے رب! میں شیطانوں
کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ ﴿٩٠﴾

بَلْ آتَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٩١﴾

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهُ مِنْ
الِٰهٍ اِذْ ذٰلِكَ ذَهَبَ كُلُّ الِٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَّلَعَلَّا
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يَصِفُونَ ﴿٩٢﴾

عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَلٰى عَمَّا
يُشْرِكُونَ ﴿٩٣﴾

قُلْ رَبِّ اِمَّا تُرِيّٰنِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٤﴾

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾
وَ اِنَّا عَلٰى اَنْ تُرِيْكَ مَا نَعِدُهُمْ
لَقٰدِرُونَ ﴿٩٦﴾

اِذْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةِ ﴿٩٧﴾ نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿٩٧﴾

وَقُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيْطٰنِ ﴿٩٨﴾

۹۹۔ اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں
اے میرے رب! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

۱۰۰۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت
آجاتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھے لوٹا
دیکھئے۔

۱۰۱۔ شاید کہ میں اچھے کام کروں اُس (دنیا) میں جسے
چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو محض ایک بات ہے جو
وہ کہہ رہا ہے۔ اور اُن کے پیچھے ایک روک حائل
رہے گی اس دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں گے۔

۱۰۲۔ پس جب بگل میں پھونکا جائے گا تو اس دن
ان کے درمیان کوئی رشتے نہیں رہیں گے اور نہ ہی
وہ ایک دوسرے سے سوال کر سکیں گے۔

۱۰۳۔ پس وہ جس کے (اعمال کے) پلڑے
بھاری ہوئے تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے
والے ہیں۔

۱۰۴۔ اور وہ جن کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوئے تو
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا۔
جہنم میں وہ لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔

۱۰۵۔ آگ ان کے چہروں کو جھلسائے گی اور اس
میں (چہرے کے اذیت ناک کھچاؤ سے) ان کی
کچلیاں نظر آنے لگیں گی۔

۱۰۶۔ کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟
پس تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔

۱۰۷۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری
بد نصیبی غالب آگئی اور ہم ایک گمراہ قوم تھے۔

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ۙ ﴿۹۹﴾

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ
ارْجِعُونِ ﴿۱۰۰﴾

لَعَلِّيَ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۗ
إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ
بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۰۱﴾

فَإِذَا نْفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ
يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿۱۰۲﴾

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۳﴾

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿۱۰۴﴾

تَلْفَحُ وُجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا
كَالِحُونَ ﴿۱۰۵﴾

أَلَمْ تَكُنْ أَيْتِي تَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ فَاكُنْتُمْ بِهَا
تُكذِّبُونَ ﴿۱۰۶﴾

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا
ضَالِّينَ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۸۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ پس اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ظلم کرنے والے ہوں گے۔

۱۰۹۔ وہ کہے گا اسی میں دفع ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

۱۱۰۔ یقیناً میرے بندوں میں سے ایک ایسا فریق بھی تھا جو کہا کرتا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۱۱۱۔ پس تم نے انہیں تمسخر کا نشانہ بنا لیا یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا اور تم ان سے ٹھٹھا کرتے رہے۔

۱۱۲۔ یقیناً آج میں نے ان کو اُس کی، جو وہ صبر کیا کرتے تھے، یہ جزا دی ہے کہ یقیناً وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۱۱۳۔ وہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟

۱۱۴۔ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے پوچھ۔

۱۱۵۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا۔ (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔

۱۱۶۔ پس کیا تم نے گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہرگز ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿۱۰۸﴾

قَالَ احْسَبُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿۱۰۹﴾

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٍ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱۱۰﴾

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سُخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوَكُمُ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضَحِكُونَ ﴿۱۱۱﴾

إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا ۗ إِنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۲﴾

قُلْ كَمْ لَبِئْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۳﴾

قَالُوا لَبِئْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسَلِّ الْعَادِينَ ﴿۱۱۴﴾

قُلْ إِنْ لَبِئْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۵﴾

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۷۔ پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ سچا بادشاہ۔
اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ معزز عرش کا
رب ہے۔

۱۱۸۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے
جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو یقیناً اُس کا
حساب اُس کے رب کے پاس ہے۔ یقیناً کافر
کامیاب نہیں ہوتے۔

۱۱۹۔ اور تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم
کرا اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۷﴾

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ
لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿۱۱۸﴾

وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ
الرَّحِيمِينَ ﴿۱۱۹﴾

۲۴۔ النور

یہ مدنی سورت ہے اور یہ ہجرت کے پانچویں سال نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی پینٹھ آیات ہیں۔ اس سے پہلی سورۃ المؤمنون کے شروع میں مومنوں کی علامات میں فروج کی حفاظت کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے اور سورۃ النور کا مضمون بھی بنیادی طور پر اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے اور زانی مرد اور زانی عورت کی سزا کا ذکر ہے اور اس بات کا ذکر ہے کہ گندے لوگ گندے ساتھیوں ہی سے راہ رکھا کرتے ہیں اور مومن اس بات کا سختی سے خیال رکھتے ہیں کہ ان کو پاکیزہ ساتھی عطا ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی تاکید فرمادی گئی کہ وہ بد بخت جو پاکدامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ اس کی بہت بڑی سزا پائیں گے۔ اسی سورت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو انتہائی پاکدامن تھیں ان پر بعض بد بختوں کے الزام کا ذکر ملتا ہے اور اس کی سزا کا بھی۔

اس کے بعد پاکبازی کی زندگی اختیار کرنے والوں کو وہ نصائح کی گئی ہیں جن پر عمل درآمد سے ان کو اللہ تعالیٰ مزید پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو اس سے پہلے سلام کر لیا کرو تاکہ اہل خانہ کو غفلت کی حالت میں اس طرح نہ پاؤ جس سے تمہارے خیالات بھٹک جائیں۔ اور اس کی دوسری پیش بندی یہ بتائی گئی کہ مومن مرد بھی اور مومن عورتیں بھی دونوں غضب بصر سے کام لیا کریں اور نظروں کو آوارہ بھٹکنے نہ دیا کریں۔

اس تمام ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نُسور کے ایک عظیم الشان مظہر کے طور پر پیش فرمایا ہے جس کی بنیادی صفات یہ ہیں کہ وہ نہ مشرقی ہے نہ مغربی بلکہ وہ شرق اور غرب کو برابر اپنے نور سے منور کرے گا اور ایسے چراغ کی طرح ہے جو اور بہت سے چراغوں کو روشن کرے گا۔ اس کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے گھروں کا تذکرہ ہے کہ کس طرح ان گھروں میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چراغ روشن فرمادئے۔

اس کے بعد کفار کی مثال دو طرح سے دی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ دنیا کی لذتوں کی پیروی میں اپنی بیاس بچانے کی جو کوشش کرتے ہیں بالآخر وہ حسرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے بیابان میں کوئی پیاسا سراب کو پانی سمجھتا ہے لیکن جب وہ وہاں پہنچتا ہے تو اس کے سوا اُس کا کوئی انجام نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نفس کے اس دھوکے کی سزا دے۔ اسی طرح نور کے مقابل پر ان پر اس طرح تہ بہ تہ تاریکیاں مسلط ہوتی ہیں جیسے گہرے سمندر میں جبکہ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے ہوں ایک غرق ہونے والا تہ بہ تہ اندھیروں میں ڈوب رہا ہوتا ہے اور اس قدر تاریکی ہوتی ہے کہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔

آیت نمبر ۵۲ میں فرمایا کہ سچے مومنوں کی تعریف یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تو اس دعوت پر بلا تامل لبیک کہتے ہیں۔ یہاں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ میں مذکور فلاح کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

اسی سورت میں آیت استخلاف بھی ہے جو اس مضمون کو پیش فرماتی ہے کہ جس طرح گزشتہ انبیاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے خلفاء مقرر فرمائے تھے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلفاء اللہ کے اذن سے ہی مقرر ہوں گے، خواہ بظاہر کسی انسانی انتخاب کے ذریعہ ہی ہوں اور ان کی ایک علامت یہ ہوگی کہ خطرات اور فساد کے دوران جبکہ قوم سمجھ رہی ہوگی کہ دشمن ان پر غالب آ رہا ہے ہم اُن کے خطرات کو پھر امن میں تبدیل کر دیں گے۔

مومنوں کی کامل اطاعت کا جو بار بار ذکر فرمایا گیا ہے اس اطاعت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف اطاعت ہی نہیں کرتے بلکہ آپ کا بے انتہا ادب کرتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی اجتماعی امر میں غور و فکر کے لئے اکٹھے ہوں تو ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر مجلس سے باہر نہیں جاتے اور جاہلوں کو آداب سکھاتے ہوئے یہ فرمایا گیا کہ جس طرح ایک دوسرے کو آوازیں دیا کرتے ہو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح آوازیں دے کر نہ بلایا کرو۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو بھی دعویٰ کرو وہ مخلصانہ بھی ہو سکتا ہے اور منافقانہ بھی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کس حال پر ہو۔



سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَ سِتُّونَ آيَةً وَ تِسْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ایک عظیم سورت جسے ہم نے نازل کیا اور اسے فرض کر دیا اور اس میں کھلی کھلی آیات اُتاریں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

۳۔ زنا کار عورت اور زنا کار مرد، پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے تعلق میں اُن دونوں کے حق میں کوئی نرمی (کا رُحمان) تم پر قبضہ نہ کر لے اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اور اُن کی سزا مومنوں میں سے ایک گروہ مشاہدہ کرے۔

۴۔ اور ایک زانی (طبعاً) شادی نہیں کرتا مگر کسی زانیہ یا مشرکہ سے اور ایک زانیہ سے (طبعاً) کوئی شادی نہیں کرتا مگر زانی یا مشرکہ۔ اور یہ (قیح فعل) مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔

۵۔ وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ②

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْشَهِدُ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ③

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحَرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ④

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ⑤

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱﴾

اور یہی لوگ ہیں جو بدکردار ہیں۔ ﴿۱﴾

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا

۶۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲﴾

۷۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دینی ہوگی کہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةٌ

أَحَدِهِمْ أَرْبَعٌ شَهِدَتْ بِاللَّهِ إِنَّهُ

لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۳﴾

۸۔ اور پانچویں مرتبہ یہ (کہنا ہوگا) کہ اللہ کی اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ

مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۴﴾

۹۔ اور اس (عورت) سے یہ بات سزا ٹال دے گی کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے کہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں میں سے ہے۔

وَيَدْرُؤُاٰ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعٌ

شَهِدَتْ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۵﴾

۱۰۔ اور پانچویں بار یہ (کہنا ہوگا) کہ اس (یعنی عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ

مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۶﴾

۱۱۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑی حکمت والا ہے (تو تمہارا کیا بنتا)۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ

اللَّهُ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿۷﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں زنا کی تہمت لگانے کا سدباب کیا گیا ہے کیونکہ ایسا الزام لگانے والوں کے لئے چار عینی گواہ پیش کرنے کا حکم ہے بصورت دیگر انہیں یہ سخت سزا ملے گی۔ اس سے محض بدظنی کی بناء پر الزام لگانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

دوسرا اہم نکتہ اس میں یہ ہے کہ چونکہ یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیوی کا معاملہ تھا اور کثرت سے لوگ سنی سنائی باتیں کر رہے تھے اس لئے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بریت ثابت نہیں کی اس وقت تک آپ خاموش رہے۔ حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

۱۲۔ یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس (معاملہ) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اُس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ جو اس کے بیشتر کا ذمہ دار ہے اس کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۗ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٢﴾

۱۳۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اُسے سنا تو مومن مرد اور مومن عورتیں اپنوں کے متعلق حُسن ظن کرتے اور کہتے کہ یہ کھلا کھلا بہتان ہے۔

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾

۱۴۔ کیوں نہ وہ اس بارہ میں چار گواہ لے آئے۔ پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو وہی ہیں جو اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْلَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿١٤﴾

۱۵۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجے میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آ لیتا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾

۱۶۔ جب تم اُس (جھوٹ) کو اپنی زبانوں پر لیتے تھے اور اپنے منہوں سے وہ کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہیں تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی تھی۔

إِذْ تَلَقُّونَهُ بِإِسْنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۗ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾

۱۷۔ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو تم کہہ دیتے ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اس معاملے میں زبان کھولیں۔ پاک ہے تو (اے اللہ!)۔ یہ تو ایک بہت بڑا بہتان ہے۔

۱۸۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے مبادا تم آئندہ کبھی ایسی بات کا اعادہ کرو، اگر تم مومن ہو۔

۱۹۔ اور اللہ تمہارے لئے آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۲۰۔ یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

۲۱۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے اور یہ کہ اللہ یقیناً بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (تو تم میں بے حیائی پھیل جاتی)۔

۲۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٧﴾

يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٨﴾

وَيَبِّئُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٩﴾

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٠﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢١﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢﴾

۲۳۔ اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
أَنْ يُؤْتُوا أَوْلِيَ الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَلِيَحْفُوا
وَلِيُصَفِّحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۳﴾

۲۴۔ یقیناً وہ لوگ جو پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں دنیا میں بھی لعنت کئے گئے اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغُفْلَتِ
الْمُؤْمِنَاتِ لَعْنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۴﴾

۲۵۔ وہ دن (یاد کرو) جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان باتوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾

۲۶۔ اس دن اللہ انہیں ان کی پوری پوری جزاء دے گا جس کے وہ سزاوار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ ہی ہے جو ظاہر حق ہے۔

يَوْمَذِي يُوقِفِهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ
وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿۳۶﴾

۲۷۔ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ لوگ اُس سے بَرِّئِ الدَّمِّ ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ انہی کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق ہے۔ ﴿۳۷﴾

الْخَيْثُ لِلْخَيْثِ وَالْخَيْثُونَ
لِلْخَيْثِ ۚ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبِ ۚ أُولَٰئِكَ
مَبْرَأُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۗ لَهُمْ
مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۳۷﴾

یہاں ایک عمومی قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ جو گندے لوگ ہیں وہ عموماً گندی عورتوں سے ہی شادی کرتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ اس میں استثناء بھی ہیں۔ اور جو پاکباز ہیں وہ پاکباز عورتوں سے ہی شادی کیا کرتے ہیں۔ اس میں بھی بعض دفعہ استثناء ہوتے ہیں۔

۲۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

۲۹۔ اور اگر تم ان (گھروں) میں کسی کو نہ پاؤ تو اُن میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں (اس کی) اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اور اللہ اُسے، جو تم کرتے ہو، خوب جانتا ہے۔

۳۰۔ تم پر گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں داخل ہو جو آباد نہیں ہیں اور ان میں تمہارا سامان پڑا ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

۳۱۔ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۳۲۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاندنوں کے لئے یا اپنے باپوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا
غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا
عَلَىٰ أَهْلِهَا ۗ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۲۸﴾

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۗ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ
ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿۲۹﴾

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا
غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿۳۰﴾

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۗ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿۳۱﴾

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ
زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۗ وَلَا يُبْدِينَ
زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوتِهِنَّ أَوِ آبَائِهِنَّ

یا اپنے خاندنوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے
یا اپنے خاندنوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے
بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں
کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگین مردوں کے
لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی
(جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے
جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور
وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ
ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں
سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب
اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے بھگو تاکہ تم کامیاب
ہو جاؤ۔

۳۳۔ اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی
شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور
لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی
کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں
غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا
(اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۴۔ اور وہ لوگ جو نکاح کی توفیق نہیں پاتے انہیں
چاہیے کہ اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہاں تک کہ اللہ
انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔ اور تمہارے جو
غلام تمہیں معاوضہ دے کر اپنی آزادی کا تحریری
معاہدہ کرنا چاہیں اگر تم ان کے اندر صلاحیت پاؤ تو
ان کو تحریری معاہدہ کے ساتھ آزاد کر دو۔ اور وہ مال
جو اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ ان کو
بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو

أَوْ آبَاءَ بُعُوْتِهِمْ أَوْ أَبْنَاءِهِمْ أَوْ أَبْنَاءَ
بُعُوْتِهِمْ أَوْ إِخْوَانِهِمْ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِمْ
أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِمْ أَوْ نِسَائِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ أَوْ الشَّبْعِينَ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ أَوْ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ
يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَلَا
يُضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ
مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
إِيَّاهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٣﴾

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ
عِبَادِكُمْ وَأَمَّا بِكُمْ ۖ أَنْ يَكُونُوا
فُقَرَاءَ يُخْنِئَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾

وَلَيْسْتَغْفِرِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
حَتَّىٰ يُخْنِئَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ
يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۗ
وَأَتَوْهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ
وَلَا تُكْرَهُوا فَتِيَّتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ

(روک کر مخفی) بدکاری پر مجبور نہ کرو تاکہ تم دُنیوی زندگی کا فائدہ چاہو۔ اور اگر کوئی ان کو بے بس کر دے گا تو ان کے بے بس کئے جانے کے بعد یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۵۔ اور ہم نے تمہاری طرف روشن کر دینے والی آیات اُتاری ہیں اور ان لوگوں کا نمونہ بھی جو تم سے پہلے گزر گئے اور متقیوں کے لئے نصیحت۔

۳۶۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نور علی نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ﴿۳۶﴾

إِنْ أَرَدْنَا تَحْصِنًا لَّيَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِمْ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۵﴾
وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۳۶﴾

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۚ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۚ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۚ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَى نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳۶﴾

﴿۳۶﴾ اس تمثیل میں زیتون کے تیل کا ذکر ہے۔ زیتون کے تیل کو جلایا جائے تو اس سے روشنی تو پیدا ہوتی ہے لیکن دھواں نہیں اٹھتا۔ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ کا مطلب ہے کہ اللہ کا نور نہ مشرق کے لئے خاص ہے اور نہ مغرب کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس تمثیل کے مصداق کے طور پر مشرق و مغرب دونوں کے واحد رسول ہیں اور یہی نور ہے جو آپ کی وساطت سے صحابہؓ کو بھی عطا ہوا۔ یعنی رسول اللہ نے اس نور کو صرف اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عام فرمایا۔ چنانچہ اگلی آیت میں اسی کا ذکر ہے کہ وہ نور صحابہؓ کے گھروں میں بھی چمکتا ہے۔ ستاروں کی مثال اس لئے دی کہ ان کا نور دُور دُور سے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کا نور صحابہ کا نور بھی دُور دُور سے دکھائی دے گا۔ مشکوٰۃ اس محفوظ طاقے کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ اس لیپ کی روشنی شیشے سے منعکس ہو کر صرف اس مشکوٰۃ کو روشن نہیں کرتی جس میں وہ نور ہے بلکہ باہر بھی منعکس ہوتی ہے۔ لیپ کے گرد جو شیشہ ہوتا ہے اس کے دو مقاصد ہیں۔ اول یہ کہ شیشہ ہو تو پھر لیپ میں سے دھواں نہیں نکلتا۔ دوسرے اس کی روشنی زیادہ چمک کے ساتھ باہر نکلتی اور پھیلتی ہے۔

۳۷۔ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔

۳۸۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) اُلٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔

۳۹۔ تاکہ اللہ انہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

۴۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے سراب کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے سخت پیاسا پانی گمان کرے یہاں تک کہ جب وہ اس تک پہنچے اسے کچھ نہ پائے اور اللہ کو اس جگہ پائے پس وہ اسے اس کا پورا پورا حساب دے اور اللہ حساب چکانے میں تیز ہے۔

۴۱۔ یا (ان کے اعمال) اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں جس کو موج کے اوپر ایک اور موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے اوپر بادل ہوں۔ یہ ایسے اندھیرے ہیں کہ اُن میں سے بعض بعض پر چھائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی دیکھ نہیں سکتا۔ اور وہ جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہ بنایا ہو تو اُس کے حصہ میں کوئی نور نہیں۔

فِي بُيُوتٍ اٰذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا
اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاَصَالِ ﴿۳۷﴾
رِجَالًا لَا تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ
وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۸﴾

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ
بَقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمٰنُ مَآءً حَتّٰى اِذَا
جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ سَيِّئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ
فَوْقَهُ حِسَابًا ۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۰﴾

اَوْ كَظُلُمٍ فِىْ بَحْرٍ لَّجِيٍّ يَّعْشَهُ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ
ظَلُمْتَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۗ اِذَا
اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْدِرْهَا ۗ وَمَنْ لَّمْ
يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِ ۙ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پڑ پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے۔ اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۴۳۔ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۴۴۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے پھر اُسے اکٹھا کر دیتا ہے پھر اسے تہہ بہ تہہ بنا دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ سے بارش نکلنے لگتی ہے۔ اور وہ بلندیوں سے یعنی ان پہاڑوں سے جو اُن میں واقع ہیں اُولے اُتارتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں برساتا ہے اور جس سے چاہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے۔ بعید نہیں کہ اس کی بجلی کی چمک (ان کی) مینائیاں اُچک لے جائے۔

۴۵۔ اللہ رات اور دن کو اُدلتا بدلتا رہتا ہے۔ یقیناً اس میں اہل بصیرت کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

۴۶۔ اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پس ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْبِغُ لَهُ مَنِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالظَّيْرُ صَفْتٍ ۗ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۴۲﴾

وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿۴۳﴾

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُرْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۗ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَيَصْرِفُهُ عَنِ مَن يَشَاءُ ۗ يَكَادُ سُنَّابِرُهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

يَقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ ۗ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ ۗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ ۗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ ۗ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۶﴾

۴۷۔ یقیناً ہم نے روشن کر دینے والی آیات اُتاری ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی۔ پھر بھی ان میں سے ایک فریق اُس کے بعد پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور یہ لوگ ہرگز مومن نہیں ہیں۔

۴۹۔ اور جب وہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے اچانک کچھ لوگ اعراض کرنے لگتے ہیں۔

۵۰۔ اور اگر ان کا کوئی حق بنتا ہو تو جلدی سے اس (یعنی رسول) کی طرف فرمانبرداری کا دم بھرتے ہوئے چلے آتے ہیں۔

۵۱۔ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا وہ شک میں پڑ گئے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اللہ اُن پر ظلم کرے گا اور اس کا رسول بھی۔ بلکہ یہی ہیں جو خود ظالم ہیں۔

۵۲۔ مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا یا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔

۵۳۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٧﴾

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٨﴾

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٤٩﴾

وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٥٠﴾

أَفِ قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥١﴾

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥٢﴾

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٣﴾

۵۴۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت (کرو)۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۵۵۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

۵۶۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنِ
أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجْنَ ۗ قُلْ لَا تَقْسِمُوا
بِطَاعَةِ مَعْرُوفَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ مِّمَّا
تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنِ
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا
حُمِّلْتُمْ ۗ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۗ وَمَا
عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۵۵﴾

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَلِيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ
وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۗ
يَعْبُدُونَنِي ۚ لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۗ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۵۶﴾

اس آیت کو آیت استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضرت ﷺ کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت نبی کے نور کو لے کر آگے بڑھے گی۔ اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا۔ پس سچی خلافت کی نشانی یہ ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے کر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بوجہدے گا لیکن آیت استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔

نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے۔ چنانچہ خلافتِ حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہوگا۔

۵۷۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۵۸۔ ہرگز گمان نہ کر کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ (مومنوں کو) زمین میں بے بس کرتے پھریں گے جبکہ ان کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۵۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے وہ جو تمہارے زیر نگیں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے، چاہئے کہ وہ تین اوقات میں (تمہاری خواہگا ہوں میں داخل ہونے سے پہلے) تم سے اجازت لیا کریں۔ صبح کی نماز سے قبل اور اس وقت جب تم قیلوے کے وقت (زائد) کپڑے اُتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین تمہارے پردے کے اوقات ہیں۔ ان کے علاوہ (بغیر اجازت آنے جانے پر) نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ اُن پر۔ تم میں سے بعض بعض کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ آیات کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۶۰۔ اور جب تم میں سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اسی طرح اجازت لیا کریں جس طرح اُن سے پہلے لوگ اجازت لیتے رہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا
الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۵۷﴾

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ
فِي الْأَرْضِ وَمَاؤُهُمُ النَّارُ وَلَيْسَ
الْمَصِيرُ ﴿۵۸﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ
صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ
مِنَ الظُّهْرِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ
ثَلَاثَ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا
عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طُفُوفٌ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۵۹﴾

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمْ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ اور بیٹھی رہ جانے والی عورتیں جو نکاح کی امید نہ رکھتی ہوں ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے (زائد) کپڑے زینت کی نمائش نہ کرتے ہوئے اُتار دیں اور اگر وہ احتیاط کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ بہت سنے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ
نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ
شِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۗ وَأَنْ
يَسْتَغْفِنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ﴿۶۱﴾

۶۲۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لو لے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالائوں کے گھروں سے یا اُس (گھر) سے جس کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم اکٹھے کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ
بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
عَمَّتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
خُلَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ
صَدِيقِكُمْ ۗ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۗ فَإِذَا دَخَلْتُمْ
بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ
عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةً طَيِّبَةً ۗ كَذَلِكَ يَبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۶۲﴾

۶۳۔ سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اُٹھ کر نہ جائیں۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۶۴۔ تمہارے درمیان رسول کا (تمہیں) بلانا اس طرح نہ بناؤ جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ یقیناً اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اُس کے حکم کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی ابتلا آجائے یا دردناک عذاب آ پہنچے۔

۶۵۔ خبردار اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے جس (حال) پر تم ہو۔ اور جس دن وہ (لوگ) اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تب وہ انہیں اس سے باخبر کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ
جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذَنَ
لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٣﴾

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۖ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ
الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا
فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ
يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٥﴾

۲۵. الفرقان

یہ سورت مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اٹھہتر آیات ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فرقان یعنی عظیم کسوٹی عطا فرمائی ہے جو سچے اور جھوٹے کے درمیان بہت نمایاں فرق دکھاتی ہے۔ یہ وہی کسوٹی ہے جس کا بار بارسورۃ النور میں ذکر گزر چکا ہے۔ اب اس سورت میں اس کی مزید مثالیں پیش کی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے ارد گرد موجود لوگوں ہی میں نمایاں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے بلکہ تمام جہانوں کے بچوں اور جھوٹوں کو پرکھنے کے لئے بھی آپ کو ایک عظیم فرقان، قرآن کی صورت میں عطا ہوئی ہے۔

دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے حیرت انگیز معجزات کے جواب میں سچی رسالت کی یہ من گھڑت کسوٹی پیش کرتے تھے کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا تاکہ اس کے ساتھ مل کر وہ بھی ڈراتا۔ اسی طرح انہوں نے ایک یہ بیمانہ بنا رکھا تھا کہ رسول پر آسمان سے کوئی ظاہری خزانہ اُترنا چاہئے تھا۔ حالانکہ رسول پر اس کی تعلیم کا لامتناہی خزانہ اُترا کرتا ہے نہ کہ کوئی ظاہری خزانہ۔

اسی طرح ان کے نزدیک رسول کے پاس عظیم الشان باغات ہونے چاہئیں جن میں سے وہ بغیر کسی محنت کے جتنا چاہے کھاتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ ہم نے جو تیرے لئے جنت کے باغات مقدر کر رکھے ہیں ان کا یہ جاہل تصور بھی نہیں کر سکتے اور ان باغات میں وہ روحانی محل بھی ہوں گے جو تیرے ہی لئے بنائے گئے ہیں۔

اسی طرح کفار کے دعویٰ کے رد میں یہ بھی فرمایا گیا کہ اس سے پہلے جتنے بھی رسول گزرے ہیں ان میں کوئی ایک بھی دکھاؤ جو انسانوں کی طرح گلیوں میں چلتے پھرتے نہ ہوں۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو یہ کلیۃً رسالت ہی کا انکار ہے کہ گویا خدا کسی کو رسول بنا ہی نہیں سکتا۔ اور جہاں تک ان کفار پر نزول ملائکہ کا تعلق ہے تو ان دشمنوں پر ضرور فرشتے نازل ہوں گے مگر ان کی ہلاکت کا پیغام لے کر اور ایسے عذاب کی خبر دیتے ہوئے جس سے پھر کوئی نجات نہیں۔

ایک یہ اعتراض بھی اٹھایا گیا کہ قرآن کریم اکٹھا کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم اکٹھا نہ نازل کئے جانے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اُس زمانہ کے گرد و پیش کا تقاضا یہ تھا کہ جوں جوں اُن کی بیماریاں ظاہر ہوتی چلی جائیں اُن کے مطابق قرآن کریم کی ایسی آیات کا نزول ہو جو اُس مضمون سے تعلق رکھتی ہوں۔ دوسرے ہر گھڑی نئے نشا نوں کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو گہری استقامت عطا ہو اور ایک نہیں بلکہ لامتناہی نشانات تمام عرصہ نزول قرآن کے دوران آپ دیکھتے چلے جائیں۔ پھر یہ بھی کہ تیس سالہ عرصہ میں پھیلا ہوا قرآن کریم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنایا ہوتا تو اس میں آیات کی ایسی ترتیل اور ترتیب نہ ہوتی۔ جو لکھنا پڑھنا بھی نہ جانتا ہو اس کی تیس سال کے زمانہ پر کیسے نظر پڑ سکتی ہے۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حکمت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس پورے تیس سال کے عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی خطرناک حالات کا سامنا رہا۔ بڑے بڑے ہولناک حالات میں صحابہ سے آگے بڑھ کر عین خطرات کے درمیان دشمن سے نبرد آزما رہے۔ زہر کے ذریعہ بھی آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب تک پوری شریعت مکمل نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ اٹھایا۔ پس قرآن کریم کا رفتہ رفتہ نازل ہونا ایک انتہائی عظیم الشان معجزہ ہے۔

اسی طرح عباد الرحمن کی علامات بیان فرماتے ہوئے سورت کے آخر پر یہ ذکر فرمایا ہے کہ جس طرح آسمان پر بارہ برج ہیں اسی طرح تیرے بعد بارہ مجددین تیرے دین کے دفاع کے لئے پیدا ہوں گے۔ اور پھر تیرے نور سے کامل روشنی پانے والا چودھویں کا چاند بھی آئے گا۔

اسی رکوع میں عباد الرحمن کی صفات میں سے ان کی میانہ روی، ان کا عجز، ان کا قیام و سجود میں زندگی بسر کرنا مذکور ہے جس کے نتیجہ میں ہی ان کو تمام فضیلتیں عطا ہوتی ہیں۔ اور اس سورت کی آخری آیت یہ بتاتی ہے کہ وہ کیوں سجود و قیام میں دعائیں کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں، اس لئے کہ دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ سے زندگی پانے کا کوئی وسیلہ نہیں اور جو اس کو جھٹلا دیں اور اللہ سے قطع تعلق کر لیں ان کو ان گنت قسم کی ہولناک بیماریاں لاحق ہو جائیں گی جو ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَمَانٍ وَسَبْعُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ رُّكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے
بندے پر فرقان اُتارا تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے
ڈرانے والا بنے۔

۳۔ وہی جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی
ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ
بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے
ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے ایک بہت عمدہ اندازے
کے مطابق ڈھالا۔

۴۔ اور انہوں نے اس کے سوا ایسے معبود بنا رکھے
ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے جبکہ وہ خود پیدا کئے گئے
ہیں اور وہ اپنے لئے بھی نہ نقصان کی طاقت رکھتے
ہیں نہ نفع کی اور نہ ان کے اختیار میں موت ہے نہ
زندگی اور نہ ہی حشر نشتر۔

۵۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے کہا کہ یہ
جھوٹ کے سوا کچھ نہیں جو اُس نے گھڑ لیا ہے اور اس
بارہ میں اس کی دوسرے لوگوں نے مدد کی ہے۔ پس
یقیناً وہ سراسر ظلم اور جھوٹ بنا لائے ہیں۔

۶۔ اور انہوں نے کہا کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں
جو اس نے لکھوالی ہیں پس یہ صبح و شام اس پر پڑھی
جاتی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ
لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ②

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي
الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ
تَقْدِيرًا ③

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ
شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ
لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ
مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ④

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا آفَكٌ
أُفْتِرَةٌ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ
فَقَدْ جَاءَهُمْ ظُلْمًا وَزُورًا ⑤

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا
فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ⑥

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
فَهُمْ يَكْفُرُونَ

۷۔ ٹوکہ دے کہ اسے اُس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۸۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔ کیوں نہ اس کی طرف کوئی فرشتہ اُتارا گیا جو اس کے ساتھ مل کر (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا۔

۹۔ یا اس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا۔ اور ظالموں نے کہا کہ تم لوگ یقیناً ایک ایسے آدمی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کر رہے جو سحر زدہ ہے۔

۱۰۔ دیکھ تیرے بارے میں وہ کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ گمراہ ہو چکے ہیں اور کسی راہ کی استطاعت نہیں رکھتے۔

۱۱۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جو اگر چاہتا تو تیرے لئے اس سے بہت بہتر چیزیں بناتا یعنی ایسے باغات جن کے دامن میں نہریں بہتیں اور تیری خاطر بہت سے عظیم الشان محل بنا دیتا۔

۱۲۔ بلکہ وہ تو ساعت ہی کو جھٹلا بیٹھے ہیں اور ہم نے ان کے لئے جو ساعت کو جھٹلا دیں ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

۱۳۔ جب وہ انہیں ابھی دُور کے مقام پر ہی دیکھے گی تو وہ اس کی غیظ سے کھولتی ہوئی آواز اور چیخیں سنیں گے۔

قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۷﴾

وَقَالُوا مَا لِهذا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ
وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۗ لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ
مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿۸﴾

أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ
يَأْكُلُ مِنْهَا ۗ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ
إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ﴿۹﴾

أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ
فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿۱۰﴾

تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِمَّنْ
ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا ﴿۱۱﴾

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿۱۲﴾

إِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا
تَعِيظًا وَزَفِيرًا ﴿۱۳﴾

۱۴۔ جب وہ اس میں تنگ مقام پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے تو اس وقت وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔

۱۵۔ آج کے دن تم صرف ایک ہی ہلاکت کو نہ پکارو بلکہ بکثرت ہلاکتوں کو پکارو۔

۱۶۔ تُو پوچھ کہ کیا یہ (چیز) اچھی ہے یا دائمی جنت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے جو اُن کے لئے جزا ہوگی اور لوٹ کر آنے کی جگہ۔

۱۷۔ اُس میں وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا ہمیشہ (اس میں) رہتے ہوئے۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو (پورا کرنا) تیرے رب پر لازم ہے۔

۱۸۔ اور (یاد کرو) جس دن وہ ان کو اکٹھا کرے گا اور ان کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے پھر ان سے کہے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا وہ خود رستے سے ہٹ گئے تھے۔

۱۹۔ وہ کہیں گے پاک ہے تُو۔ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم تجھے چھوڑ کر کوئی دوسرے آقا بنا لیتے۔ لیکن تو نے ان کو اور ان کے آباء کو کچھ فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ وہ (تیرے) ذکر کو بھول گئے اور ہلاک ہو جانے والی قوم بن گئے۔

۲۰۔ پس وہ تو جو تم کہتے ہو اُسے جھٹلا چکے ہیں۔ پس نہ تم (عذاب) ٹالنے کی استطاعت رکھو گے نہ مدد (حاصل کرنے) کی۔ اور تم میں سے جو ظلم کرے ہم اُسے ایک بڑا عذاب چکھائیں گے۔

وَإِذَا أُلْتَقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ
دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۱۴

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا
ثُبُورًا كَثِيرًا ۱۵

قُلْ أَدْلِكْ خَيْرًا مِّمَّ جَنَّةِ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ ۱۶ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَاصِيِرًا ۱۷
لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خُلْدِينَ ۱۷ كَانَ عَلَى
رَبِّكَ وَعْدًا مُّسْتَوْلًا ۱۷

وَيَوْمَ يُحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ
اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَصَلَلْتُمْ عِبَادِي
هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۱۸

قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يُدْبِعِي لَنَا أَنْ
تَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ
مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ
وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۱۹

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ بِمَا تَقُولُونَ لِمَا
تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۲۰ وَمَنْ
يَظْلِمِ مِنْكُمْ نُدِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۲۰

۲۱۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بالضرور کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔ اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے ابتلاء کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ اور تیرا رب گہری نگاہ رکھنے والا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ أَنْ تَصْبِرُوا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ

بَصِيرًا ﴿۲۱﴾

۲۲۔ اور ان لوگوں نے کہا جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ یقیناً انہوں نے اپنے تئیں بہت بڑا سمجھا ہے اور بہت بڑی سرکشی کی ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ۗ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نُرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًا كَبِيرًا ﴿۲۲﴾

۲۳۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشخبری نہیں ہوگی اور وہ کہیں گے (عذاب کے ان فرشتوں سے) ایسی روک ہی بہتر ہے جو پائی نہ جاسکے۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ ۗ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور جو عمل بھی انہوں نے کیا ہم اس کی طرف پیش قدمی کریں گے اور ہم اسے پراگندہ خاک بنا دیں گے۔

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ﴿۲۴﴾

۲۵۔ جنت کے رہنے والے اس دن مستقل ٹھکانے کے لحاظ سے بھی سب سے اچھے ہوں گے اور عارضی آرام کی جگہ کے لحاظ سے بھی بہترین۔

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿۲۵﴾

۲۶۔ اور (یاد کرو) جس دن آسمان بادلوں (کی گھن گرج) سے پھٹنے لگے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔

وَيَوْمَ تَشْقُقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ ۖ وَنُزِّلُ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِيلًا ﴿۲۶﴾

۲۷۔ سچی بادشاہت اُس دن رحمان کے لئے ہوگی اور کافروں کے لئے وہ بہت دشوار دن ہوگا۔

۲۸۔ اور (یاد کرو) جس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش! میں نے رسول کے ساتھ ہی راہ اختیار کی ہوتی۔

۲۹۔ اے وائے ہلاکت! کاش میں فلاں شخص کو گہرا دوست نہ بناتا۔

۳۰۔ اس نے یقیناً مجھے (اللہ کے) ذکر سے منحرف کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا اور شیطان تو انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ جانے والا ہے۔

۳۱۔ اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ ﴿۱﴾

۳۲۔ اور اسی طرح ہم ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیتے ہیں۔ اور بہت کافی ہے تیرا رب بطور ہادی اور بطور مددگار۔

۳۳۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ کہیں گے کہ اس پر قرآن یک دفعہ کیوں نہ اتارا گیا۔ اسی طرح (اتارا جانا تھا) تاکہ ہم اس کے ذریعہ تیرے دل کو ثبات عطا کریں اور (اسی طرح) ہم نے اسے بہت مستحکم اور سلیس بنایا ہے۔

۳۴۔ اور وہ تیرے سامنے کوئی حجت نہیں لاتے مگر ہم (اسے رد کرنے کے لئے) تیرے پاس حق لے آتے ہیں اور (اُس کی) بہترین تفسیر بھی۔

أَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ الْحَقَّ لِلرَّحْمَنِ ط وَكَانَ
يَوْمًا عَلَى الْكُفْرَيْنَ عَسِيرًا ﴿۱۷﴾

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ
يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿۱۸﴾

يُوَيْلَتِي لَيْتَنِي لِمَا اتَّخَذْتُ فَلَانًا خَلِيلًا ﴿۱۹﴾

لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ط

وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿۲۰﴾

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا

هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿۲۱﴾

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ

الْمُجْرِمِينَ ط وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿۲۲﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۗ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ

بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿۲۳﴾

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ

وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿۲۴﴾

﴿۱﴾ یہ آیت صحابہ کے متعلق تو یقیناً نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد تین صدیوں تک آنے والے صحابہ اور تابعین و تبع تابعین نے قرآن کو نہیں چھوڑا۔ لازماً یہ ایک پیشگوئی ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہونے والی تھی جب آنحضرت ﷺ کی قوم عملاً قرآن کو چھوڑ دے گی اور رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کریں گے۔

۳۵۔ وہ لوگ جو اوندھے منہ اکٹھے جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جو مقام کے لحاظ سے سب سے بُرے اور راہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۗ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے ساتھ ہم نے اس کے بھائی ہارون کو (اس کا) وزیر بنایا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿۳۶﴾

۳۷۔ پس ہم نے کہا تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے۔ پس ہم نے اُن (لوگوں) کو بُری طرح ہلاک کر دیا۔

فَقُلْنَا أَذْهَبَ إِلَى الْفُؤَمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور نوح کی قوم کو بھی جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں ہم نے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔ اور ظالموں کے لئے ہم نے بہت دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَقَوْمِ نُوحٍ ۖ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَاعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو بھی اور بہت سی اُن قوموں کو بھی جو اس (عرصہ) کے درمیان تھیں۔

وَعَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور ہر ایک کے لئے ہم نے (عبرت آموز) مثالیں بیان کیں اور سب کو ہم نے (بالآخر) بُری طرح ہلاک کر دیا۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اور وہ (تیرے مخالف) ایسی ہستی پر (بارہا) گزر چکے ہیں جس پر بُری بارش برسائی گئی تھی۔ پس کیا وہ اس پر غور نہ کر سکتے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ اٹھائے جانے کی امید ہی نہیں رکھتے۔

وَلَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي آمَطْرَتْ مَطَرَ السَّوءِ ۖ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَلًا كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے محض تمسخر کا

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ

نشانہ بناتے ہیں (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر مبعوث کیا ہے؟

۴۳۔ قریب تھا کہ یہ ہمیں اپنے معبودوں سے بھٹکا دیتا اگر ہم اُن پر صبر نہ کئے رہتے۔ اور وہ ضرور جان لیں گے جب عذاب کو دیکھیں گے کہ کون راستے کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔

۴۴۔ کیا تُو نے اُس پر غور کیا جس نے اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنا لیا۔ پس کیا تو اس کا بھی ضامن بن سکتا ہے؟

۴۵۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل رکھتے ہیں؟ وہ نہیں ہیں مگر مویشیوں کی طرح بلکہ وہ (ان سے بھی) زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۴۶۔ کیا تُو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کیسے سائے کو پھیلاتا جاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اُسے ساکن بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر نشانہ ہی کرنے والا بنایا ہے۔

۴۷۔ پھر ہم اس (سائے) کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں۔

۴۸۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو لباس بنایا اور نیند کو آرام کا ذریعہ اور دن کو پھیلاؤ کا۔

۴۹۔ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا۔

أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝۴۳

إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ الْهَتَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۖ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرُونَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝۴۴

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ ۖ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ۝۴۵

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝۴۶

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۖ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۖ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۴۷

ثُمَّ قَبْضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝۴۸

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ لَيَالٍ لِبَاسًا وَأَنْتُمْ سُبَاتًا ۖ وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝۴۹

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝۵۰

۵۰۔ تاکہ ہم اس کے ذریعہ ایک مُردہ سرزمین کو زندہ کریں اور اس (پانی) سے انہیں سیراب کریں جنہیں ہم نے بکثرت مویشیوں اور انسانوں کی صورت میں پیدا کیا۔

۵۱۔ اور یقیناً ہم نے اسے ان کے درمیان پھیر پھیر کر بیان کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں مگر اکثر لوگوں نے محض ناشکری کرتے ہوئے انکار کر دیا۔

۵۲۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بہتے میں کوئی ڈرانے والا ضرور مبعوث کر دیتے۔

۵۳۔ پس کافروں کی پیروی نہ کرو اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُن سے ایک بڑا جہاد کرو۔

۵۴۔ اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملا دے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان (سردست) ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پائی نہیں جاسکتی۔

۵۵۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے آبائی اور سرالی رشتوں میں باندھا اور تیرا رب دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۵۶۔ اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب کے بالمقابل (دوسروں کی) پشت پناہی کرنے والا ہے۔

۵۷۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے کی حیثیت سے۔

لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿۵۰﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيهِمْ لِيَذَكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿۵۱﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿۵۲﴾
فَلَا تُطِيعِ الْكُفْرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿۵۳﴾

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أَحْجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۵۴﴾

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۵﴾

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿۵۶﴾

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۵۷﴾

اس میں بحر اکاہل اور بحر اوقیانوس کا ذکر ہے۔ بحر اکاہل نسبتاً میٹھے پانی کا سمندر ہے اور بحر اوقیانوس کڑوے پانی کا۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک روک ہے جس کے متعلق ایک دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یہ روک ڈور کر دی جائے گی اور ان دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے گا۔

۵۸۔ ٹوکہ دے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا مگر جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے والی راہ اختیار کر سکتا ہے۔

۵۹۔ اور توکل کر اُس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۵۸﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۗ وَكَفَىٰ بِهِ بُدْثُوبِ عِبَادِهِ خَيْرًا ﴿۵۹﴾

۶۰۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رحمان ہے پس اس کے متعلق کسی واقفِ حال سے سوال کر۔

۶۱۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ رحمان کے حضور سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمان ہے کیا چیز؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا ٹوٹو ہمیں حکم دیتا ہے اور ان کو اس (بات) نے نفرت میں اور بھی بڑھا دیا۔

الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۗ الرَّحْمَنُ فَسَلِّ بِهِ خَيْرًا ﴿۶۰﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَّا سَجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿۶۱﴾

۶۲۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اس (آسمان) میں ایک روشن چراغ (یعنی سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا۔

۶۳۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنے والا بنایا اُس کے لئے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے یا شکر کرنا چاہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿۶۲﴾

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿۶۳﴾

۶۴۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ”سلام“۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿۶۴﴾

۶۵۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

۶۶۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چٹ جانے والا ہے۔

۶۷۔ یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

۶۸۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

۶۹۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ نے حرمت بخشی ہو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا گناہ (کی سزا) پائے گا۔

۷۰۔ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں لمبے عرصہ تک ذلیل و خوار حالت میں رہے گا۔

۷۱۔ سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ خوبیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۲۔ اور جو توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو وہی ہے جو اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿۶۵﴾

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۗ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۶﴾

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿۶۷﴾

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴿۶۸﴾

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿۶۹﴾

يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ﴿۷۰﴾

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۷۱﴾

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿۷۲﴾

۷۳۔ اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ لغویات ☆ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

۷۴۔ اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد کروائی جاتی ہیں تو ان پر وہ بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

۷۵۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

۷۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالا خانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔

۷۷۔ وہ ہمیشہ اُن (جنتوں) میں رہنے والے ہوں گے۔ وہ کیا ہی اچھی ہیں عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

۷۸۔ ٹوکہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللُّغُومِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٣﴾

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٤﴾

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٥﴾

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٦﴾

خَالِدِينَ فِيهَا ۗ حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٧﴾

قُلْ مَا يَعْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٨﴾

۲۶. الشعراء

یہ سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دو سو اٹھائیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک دفعہ پھر بعض مقطعات سے کیا گیا ہے اور اس میں لفظ ”س“ بطور حرف مقطعہ پہلی بار نازل فرمایا گیا ہے۔ اس کے مختلف معانی ہو سکتے ہیں اور ہیں لیکن بعض اہل علم ان مقطعات کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ ”ط“ سے مراد طیب اور ”س“ سے مراد سمیع اور ”م“ سے مراد علیم ہے۔

گزشتہ سورت کے آخر میں بتایا گیا تھا کہ جب انسان دعا کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیتا ہے تو اسے اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی روحانی بیماریاں چٹ جاتی ہیں۔ اس سورت میں اسی کی مثال کے طور پر ان قوموں کا ذکر ہے جن سے دعا کے انکار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک فرمایا۔ ان سب منکر قوموں کے ذکر کے بعد اَلْعَزِيزُ الْوَحِيْمُ کی جو نکر آئی ہے وہ بتاتی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو رحیم ہونے کے سبب سے دوبارہ موقع عطا فرمایا کہ شاید وہ رجوع کریں مگر پئے بہ پئے ایسا ہوتا رہنے کے باوجود انجام کار وہ حق کو ٹھکراتے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نئی رحمت کے ذریعہ ان پر نازل ہوتا رہا۔

یہاں ”اَلْعَزِيزُ“ کی تکرار بتا رہی ہے کہ اللہ کے دشمنوں نے تو انبیاء کو ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کی مگر اُن کے رب عزیز نے ان کو دائمی عزت عطا فرمائی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اُن کے بد انجام سے ڈرا اور جو روحانی رشتہ دار تجھے عطا فرمائے گئے ہیں ان پر اپنی رحمت کے پَر جھکا دے۔ اگر کفر کرنے والے اپنے کفر پر مُصر رہیں تو اعلان کر دے کہ میں تمہارے کفر سے بیزار ہوں اور میرا توکل تو محض اللہ ہی پر ہے جو بہت غالب اور حکمت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے اور دعاؤں کو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس کے بعد ایک ایسی دلیل دی گئی ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء پر بہر حال شیطان نہیں اتر سکتے کیونکہ نہ وہ ”اَفَّاك“ ہوتے ہیں اور نہ ”اٰثِم“۔ یعنی وہ نہ تو جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں اور نہ گنہگار ہوتے ہیں اور ان کے سچے ہونے پر اُن کے گرد و پیش رہنے والے سب گواہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام کی عظمت میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ یہ عظیم الشان شعریت سے پُر ہے اور قرآن کریم کی شعری فصاحت و بلاغت سے متاثر ہو کر بہت سے شعراء نے شعر کہنے ہی چھوڑ دیئے تھے۔ لیکن اس کے نتیجے میں یہ گمان کرنا کہ نعوذ باللہ من ذلک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے اس لئے غلط ہے کہ شاعر تو ہر وادی میں بھٹکتا پھرتا ہے مگر قرآن تو ایسی کتاب نہیں جو بے سبب ہر وادی میں بھٹکتی پھرے۔

اس کے ساتھ ہی ان شعر کہنے والے مسلمانوں کی بطور استثناء بریت فرمادی کہ جو ایمان لائے، نیک عمل بجالائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اور جب اُن پر ظلم کیا گیا تو اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ یہاں اُن مسلمان شعراء کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اُس وقت اپنے شعروں کے ذریعہ بدلہ لیا جب کفار کے بدگو شعراء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا۔



سُورَةُ الشُّعْرَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ وَتَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَاحِدٌ عَشَرَ رُكُوعًا

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ طَيِّبٌ سَمِيعٌ عَلِيمٌ: پاک، بہت سننے والا،
بہت جاننے والا۔

۳۔ یہ ایک روشن کردینے والی کتاب کی آیات ہیں۔

۴۔ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ
وہ مومن نہیں ہوتے۔

۵۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسا
نشان اُتاریں جس کے سامنے ان کی گردنیں
جھک جائیں۔

۶۔ اور ان کے پاس رحمان کی طرف سے کوئی تازہ
نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض کرنے
والے ہوتے ہیں۔

۷۔ پس یقیناً انہوں نے (ہر تازہ نشان کو) جھٹلا دیا
ہے۔ سو ضرور انہیں ان (باتوں کے پورا ہونے)
کی خبریں ملیں گی جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

۸۔ کیا انہوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس
میں کتنے ہی (نباتات کے) اعلیٰ درجے کے
جوڑے اُگائے ہیں۔

۹۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے جبکہ اکثر
اُن میں سے ایمان لانے والے نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

طَسْمَ ②

تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ③

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا

مُؤْمِنِينَ ④

إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً

فَضَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خِضَعِينَ ⑤

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثٍ

إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ⑥

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا

بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ⑦

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمَا أَنْبَتْنَا فِيهَا

مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑧

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ⑨ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ ⑩

- ۱۰۔ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
- ۱۱۔ اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو ندا دی کہ تو ظالم قوم کی طرف جا۔
- ۱۲۔ (یعنی) فرعون کی قوم کی طرف (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے؟
- ۱۳۔ اس نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔
- ۱۴۔ اور میرا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔ پس ہارون کی طرف اپنی رسالت بھیج۔
- ۱۵۔ نیز مجھ پر ان کا ایک جرم بھی ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ قتل کر دیں گے۔
- ۱۶۔ اس نے کہا ہرگز نہیں! پس تم دونوں ہمارے نشانات کے ساتھ جاؤ۔ یقیناً ہم تمہارے ساتھ خوب سننے والے ہیں۔
- ۱۷۔ پس دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور (اسے) کہو کہ ہم یقیناً تمام جہانوں کے رب کی طرف سے پیغمبر ہیں۔
- ۱۸۔ (یہ پیغام دینے کے لئے) کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔
- ۱۹۔ اس نے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن سے اپنے درمیان نہیں پالا جبکہ تو اپنی عمر کے کئی سال ہمارے درمیان رہا؟
- وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰﴾
- وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنْ إِنَّا آلُ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۱﴾
- قَوْمٍ فَرَعَوْنَ ۖ أَ لَا يَتَّقُونَ ﴿۱۲﴾
- قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿۱۳﴾
- وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَرُونَ ﴿۱۴﴾
- وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿۱۵﴾
- قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿۱۶﴾
- فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۷﴾
- أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۸﴾
- قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ اور تو نے وہ فعل کیا جو تو نے کیا اور تُو ناشکروں میں سے ہے۔

وَفَعَلْتَ فَعَلْتَكِ الْتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكُفْرِينَ ﴿۲۰﴾

۲۱۔ اس نے کہا میں نے وہ فعل اس وقت کیا جب میں گم گشتہ راہ تھا۔

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿۲۱﴾

۲۲۔ پس میں تم سے فرار ہو گیا جب میں تم سے ڈرا۔ تب میرے رب نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے پیغمبروں میں سے بنا دیا۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ اور (کیا تیرا) یہ احسان ہے جو تُو مجھ پر جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا ڈالا؟

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ فرعون نے کہا اور وہ سب جہانوں کا رب ہے کیا چیز؟

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ اس نے کہا آسمانوں اور زمین کا رب اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم یقین کرنے والے ہوتے۔

قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ اس نے اُن سے جو اُس کے ارد گرد تھے کہا کیا تم سن نہیں رہے؟

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْمَعُونَ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا (وہ) تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولِينَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اُس (یعنی فرعون) نے کہا یقیناً یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور پاگل ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا (وہ) مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی اور اس کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم عقل کرتے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ اس نے کہا اگر تو نے میرے سوا کسی کو معبود پکڑا تو میں ضرور تجھے قیدی بنا دوں گا۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ
مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ میں تیرے سامنے کوئی کھلی کھلی چیز پیش کروں؟
۳۲۔ اس نے کہا پھر لے آئے اگر تو بچوں میں سے ہے۔

قَالَ أَوْلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿۳۱﴾

قَالَ قَاتِلْ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ تب اس نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ صاف صاف دکھائی دینے والا اثر دکھانے لگا۔

فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کو سفید دکھائی دینے لگا۔

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّظِيرِينَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اس نے اپنے ارد گرد سرداروں سے کہا یقیناً یہ کوئی بڑا ماہر فن جادوگر ہے۔

قَالَ لِلْمَلَآئِكَةِ إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے وطن سے نکال دے۔ پس تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ ۗ فَمَا ذَا تَأْمُرُونَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ انہوں نے کہا اس کو اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دے اور شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیج دے۔

قَالُوا أَرْجَاهُ وَأَخَاهُ وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ
حُشْرِيْنَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ وہ تیرے پاس ہر قسم کے بڑے ماہر فن جادوگر لے آئیں گے۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٍ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ پس جادوگروں کو ایک معین دن کے مقررہ وقت پر اکٹھا کیا گیا۔

فَجَمَعَ السَّحَرَةَ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ
مَّعْلُومٍ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور لوگوں سے کہا گیا کہ کیا تم جمع ہو سکو گے؟

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُونَ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ تاکہ ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں اگر وہی غالب آجائیں۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمْ
الْغَالِبِينَ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ پس جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے کوئی اجر بھی ہوگا اگر ہم ہی غالب آنے والے ہوئے؟

۴۳۔ اس نے کہا ہاں اور یقیناً تم اس صورت میں مقررین میں بھی شامل ہو جاؤ گے۔

۴۴۔ موسیٰ نے ان سے کہا جو (جادو) تم ڈالنے والے ہو ڈال دو۔

۴۵۔ تب انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی سوئیاں (زمین پر) ڈال دیں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آنے والے ہیں۔

۴۶۔ تب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ اس جھوٹ کو نکلنے لگا جو انہوں نے گھڑا تھا۔

۴۷۔ پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے (زمین پر) گرا دیئے گئے۔

۴۸۔ انہوں نے کہا ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔

۴۹۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔

۵۰۔ اُس (یعنی فرعون) نے کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا تھا۔ پس تم عنقریب (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔ میں ضرور تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا اور یقیناً میں تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَإِنِّ
لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٢﴾

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٣﴾

قَالَ لَهُمُ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٤﴾

فَأَلْقُوا جِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ

فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٥﴾

فَأَلْفَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ

مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٦﴾

فَأَلْفَى السَّحَرَةُ سَجْدِينَ ﴿٤٧﴾

قَالُوا أَمَّا رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٨﴾

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٩﴾

قَالَ امْسُدْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنَّكُمْ إِنَّهُ

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۗ لَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ

وَأَرْجُلِكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَلَا وُصْلَةَ لَكُمْ

أَجْمَعِينَ ﴿٥٠﴾

۵۱۔ انہوں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم یقیناً اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۵۲۔ یقیناً ہم اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا کیونکہ ہم اولین ایمان لانے والوں میں سے ہو گئے۔

۵۳۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ رات کو کسی وقت ہمارے بندوں کو یہاں سے لے چل۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

۵۴۔ پس فرعون نے مختلف شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیجے۔

۵۵۔ (یہ اعلان کرتے ہوئے کہ) یقیناً یہ لوگ ایک کم تعداد حقیر جماعت ہیں۔

۵۶۔ اور اس کے باوجود یہ ضرور ہمیں طیش دلا کر رہتے ہیں۔

۵۷۔ جبکہ ہم سب یقیناً چوکس رہنے والے ہیں۔

۵۸۔ پس ہم نے انہیں باغات اور چشموں (کی سرزمین) سے نکال دیا۔

۵۹۔ اور خزانوں اور عزت والے مقام سے بھی۔

۶۰۔ اسی طرح (ہوا)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس (سرزمین) کا وارث بنا دیا۔

۶۱۔ پس وہ ٹوڑے ٹوڑے ان کے پیچھے لگ گئے۔

۶۲۔ پس جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا یقیناً ہم تو پکڑے گئے۔

۶۳۔ اس (یعنی موسیٰ) نے کہا ہرگز نہیں۔ یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے (اور) ضرور میری رہنمائی کرے گا۔

قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُقْلِبُونَ ﴿۵۱﴾

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَاتِنَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۲﴾

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيٰ إِنَّكُمْ مُتَّبِعُونَ ﴿۵۳﴾

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿۵۴﴾

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿۵۵﴾

وَإِنَّهُمْ لَنَا لِعَائِلُونَ ﴿۵۶﴾

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حٰذِرُونَ ﴿۵۷﴾

فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِّنْ جَنَّتٍ وَعَيْوُنٍ ﴿۵۸﴾

وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۵۹﴾

كَذٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرٰءِيلَ ﴿۶۰﴾

فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِينَ ﴿۶۱﴾

فَلَمَّا تَرَأَىٰ الْجَمْعَ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ

إِنَّا لَمَدْرُكُونَ ﴿۶۲﴾

قَالَ كَلًا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ پس ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا سے سمندر پر ضرب لگا تو (سمندر) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا ایسا ہو گیا جیسے کوئی بڑا ٹیلہ ہو۔

فَاَوْحَيْنَا اِلَىٰ مُوسَىٰ اِنۡ اَضْرِبۡ بِعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَاِنْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ ﴿۱۶﴾

۶۵۔ اور اس جگہ ہم نے دوسروں کو (پہلوں کے) قریب کر دیا۔

وَازْلَفْنَا تَمَّ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

۶۶۔ اور ہم نے موسیٰ کو نجات بخشی اور ان سب کو بھی جو اُس کے ساتھ تھے۔

وَانۡجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَّعَهٗ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

۶۷۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔

ثُمَّ اَعْرَفْنَا الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

۶۸۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان تھا اور (باوجود اس کے) ان میں سے اکثر مومن نہ بنے۔

اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةًۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

۶۹۔ اور یقیناً تیرا رب ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹﴾

۷۰۔ اور ان پر ابراہیم کی خبر پڑھ۔

وَاقْلُ عَلَيْهِمْ نَبَا اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۹﴾

۷۱۔ جب اس نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

اِذۡ قَالَ لِاٰيِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۰﴾

۷۲۔ انہوں نے کہا ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی (عبادت کی) خاطر بیٹھے رہتے ہیں۔

قَالُوۡا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَاَنْظِلۡ لَهَا عَكْفِيْنَ ﴿۲۱﴾

۷۳۔ اس نے کہا جب تم (انہیں) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں؟

قَالَ هَلۡ يَسْمَعُوۡنَکُمْ اِذۡ تَدْعُوۡنَ ﴿۲۱﴾

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سمندر کو اس جگہ سے پار کرنے کا ذکر ہے جہاں دریائے نیل اور سمندر ملتے ہیں۔ بعض اوقات دریائے نیل میں اوپر سے طغیانی کا پانی بہت تیزی سے آرہا ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ پانی کی ایک دیوار چلی آ رہی ہے۔ اسی طرح سمندر بھی مد کے وقت طوفانی لہروں کے ساتھ اٹھ کر بڑھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے دریا اور سمندر کا یہ سنگم بحفاظت پار کروا دیا جبکہ یہ دونوں پانی ابھی ملے نہیں تھے لیکن پیچھے جو فرعون کی قوم ان کو پکڑنے کے لئے آ رہی تھی وہ سب فرعون سمیت اس وقت غرق ہو گئے جب یہ دونوں متقابل طوفان ایک دوسرے سے مل گئے۔

۷۴۔ یا تمہیں فائدہ پہنچاتے ہیں یا کوئی نقصان پہنچاتے ہیں؟

۷۵۔ انہوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو دیکھا کہ وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۷۶۔ اس نے کہا کیا تم نے غور کیا کہ تم کس کی عبادت کرتے رہے ہو؟

۷۷۔ (یعنی) تم اور تمہارے پہلے آباء و اجداد۔

۷۸۔ پس یقیناً یہ (تمام) میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔

۷۹۔ جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس وہی ہے جو میری رہنمائی کرتا ہے۔

۸۰۔ اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

۸۱۔ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے۔

۸۲۔ اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔

۸۳۔ اور جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ جزا سزا کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔

۸۴۔ اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

۸۵۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے۔

۸۶۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

۸۷۔ اور میرے باپ کو بھی بخش دے۔ یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔

أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يُضُرُّونَ ﴿٧٤﴾

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٥﴾

قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٦﴾

أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٧﴾

فَاللَّهُمَّ عَذِّبْ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٨﴾

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٩﴾

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٨٠﴾

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨١﴾

وَالَّذِي يُمَيِّتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨٢﴾

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي

يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٣﴾

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَالْحَقْنَ

بِالصُّلِحِينَ ﴿٨٤﴾

وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٥﴾

وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٦﴾

وَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٧﴾

۸۸۔ اور مجھے اُس دن رُسوا نہ کرنا جس دن وہ
(سب) اُٹھائے جائیں گے۔

۸۹۔ جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے۔

۹۰۔ مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ کے حضور
اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہوگا۔

۹۱۔ اور جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔

۹۲۔ اور جہنم گمراہوں کے سامنے لاکھڑی کی جائے گی۔

۹۳۔ اور اُن سے کہا جائے گا وہ کہاں ہیں جن کی تم
عبادت کیا کرتے تھے؟

۹۴۔ اللہ کے سوا۔ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا
(اپنا) انتقام لے سکتے ہیں؟

۹۵۔ پس وہ اس میں اوندھے گرا دیئے جائیں گے
نیز سرکش لوگ بھی۔

۹۶۔ اور ابلیس کے تمام لشکر بھی۔

۹۷۔ وہ کہیں گے جبکہ وہ اس میں آپس میں جھگڑ
رہے ہوں گے۔

۹۸۔ اللہ کی قسم! ہم تو یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

۹۹۔ جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔

۱۰۰۔ اور ہمیں کسی نے گمراہ نہیں کیا مگر مجرموں نے۔

۱۰۱۔ پس ہمارے لئے (اب) کوئی سفارش کرنے
والا نہیں ہے۔

۱۰۲۔ اور نہ کوئی جگہری دوست ہے۔

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿۸۸﴾

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿۸۹﴾

إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۹۰﴾

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۹۱﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوْينَ ﴿۹۲﴾

وَقِيلَ لَهُمْ آيِنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿۹۳﴾

مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ هَلْ يَنْصُرُونَكُم

أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿۹۴﴾

فَكَبِكَبُوا فِيهَا هُمْ وَالْعَاوُنَ ﴿۹۵﴾

وَجُودُ ابْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿۹۶﴾

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿۹۷﴾

تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۹۸﴾

إِذْ نُسُوبِكُمْ بَرَبِ الْعَالَمِينَ ﴿۹۹﴾

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۰۰﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿۱۰۱﴾

وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿۱۰۲﴾

۱۰۳۔ پس اے کاش! ہمارے لئے ایک بار کوٹ کر جانا ہوتا تو ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔
۱۰۴۔ اس میں یقیناً ایک بڑا نشان ہے اور ان میں اکثر مومن نہیں تھے۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَايَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۵۔ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۱۰۶۔ نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۵﴾
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحٍ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۷۔ جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا تھا کیا تم تقویٰ سے کام نہیں لو گے؟
۱۰۸۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اٰمِيْنٌ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۹۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔
۱۱۰۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيْ
اِلَّا عَلَى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

۱۱۱۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔
۱۱۲۔ انہوں نے کہا کیا ہم تیری بات مان لیں؟ جبکہ سب سے نچلے درجے کے لوگوں نے تیری پیروی کی ہے۔
۱۱۳۔ اس نے کہا مجھے اس کا کیا علم ہے جو کام وہ کیا کرتے تھے؟

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
قَالُوْا اَنْتُمْ مِّنْ لَّكَ وَاَتَّبَعَكَ الْاَرْدٰلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
قَالَ وَمَا عَلِيَّ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۴۔ ان کا حساب صرف میرے رب کے ذمہ ہے۔ کاش! تم شعور رکھتے۔

اِنَّ حِسَابَهُمْ اِلَّا عَلَى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۵۔ اور میں تو ایمان لانے والوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔

وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۶۔ میں تو صرف ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اِنَّ اَنَا اِلَّا نٰذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۶﴾

۱۱۷۔ انہوں نے کہا اے نوح! اگر تُو باز نہ آیا تو ضرور تو سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

۱۱۸۔ اس نے کہا اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

۱۱۹۔ پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور اُن کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

۱۲۰۔ پس ہم نے اسے اور اُن کو جو اس کے ساتھ تھے ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔

۱۲۱۔ پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔

۱۲۲۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

۱۲۳۔ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۴۔ عاد نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلا دیا۔

۱۲۵۔ جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۱۲۶۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

۱۲۷۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۲۸۔ اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

قَالُوا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يَنُوحَ لَتَكُونَنَّ
مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝

فَأَفْتَحَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجَّيْنِي
وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِّ
الْمُسْحُونِ ۝

ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدَ الْبَاقِينَ ۝

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ
مُؤْمِنِينَ ۝

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۝

إِذْ قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

۱۲۹۔ کیا تم ہر اونچے مقام پر (محض) بے فائدہ
(اپنی عظمت کی) یادگار تعمیر کرتے ہو؟
۱۳۰۔ اور تم (طرح طرح کے) کارخانے لگاتے ہو
تا کہ تم ہمیشہ رہو۔

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۹﴾
وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۱۔ اور جب تم گرفت کرتے ہو تو زبردست بنتے
ہوئے گرفت کرتے ہو۔

وَإِذَا بَطِشْتُمْ بَطِشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۲۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿۱۳۲﴾

۱۳۳۔ اور اس سے ڈرو جس نے ایسی چیزوں سے
تمہاری مدد کی جنہیں تم جانتے ہو۔

وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۴۔ اس نے مویشیوں اور اولاد (کی عطا) سے
تمہاری مدد کی۔

أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۵۔ اور باغوں اور چشموں کی صورت میں بھی۔

وَجَنِّتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۶۔ یقیناً میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے
ڈرتا ہوں۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيمٍ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۷۔ انہوں نے کہا ہم پر برابر ہے خواہ تو ہمیں
نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَضْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ
مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۸۔ یہ محض پرانے لوگوں کے خُلق ہیں (جو تم ہمیں
سکھاتے ہو)۔

إِنْ هَذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۹۔ اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۹﴾

۱۴۰۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کو
ہلاک کر دیا۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے۔
اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ﴿۱۴۰﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔ اور یقیناً تیرا رب ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۴۲۔ شمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

۱۴۳۔ جب ان کو ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۱۴۴۔ میں یقیناً تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

۱۴۵۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۴۶۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

۱۴۷۔ کیا تم اسی طرح یہاں امن میں رہتے ہوئے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

۱۴۸۔ باغات میں اور چشموں میں۔

۱۴۹۔ اور کھیتوں میں اور ایسی کھجوروں میں جن کے خوشے (پھل کے بوجھ سے) ٹوٹ رہے ہوں۔

۱۵۰۔ اور تم مہارت سے کام لیتے ہوئے پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو۔

۱۵۱۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۵۲۔ اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی پیروی نہ کرو۔

۱۵۳۔ جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

۱۵۴۔ انہوں نے کہا یقیناً تو ان میں سے ہے جو جادو سے مُختل کر دیئے جاتے ہیں۔

۷
ع
۱۱

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۴۱﴾

كَذَبْتَ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۲﴾

إِذْ قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۳﴾

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۴﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا عَمْرًا ﴿۱۴۵﴾

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ

إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۶﴾

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هُمْنَا أَمِينٌ ﴿۱۴۷﴾

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۴۸﴾

وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿۱۴۹﴾

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِينَ ﴿۱۵۰﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا عَمْرًا ﴿۱۵۱﴾

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۵۲﴾

الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۱۵۳﴾

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمَسْحُورِينَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۵۔ تو ہماری طرح کے ایک بشر کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس کوئی نشان لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے۔

۱۵۶۔ اس نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے جس کے پانی پینے کا ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور تمہارے لئے بھی مقررہ دن کو پانی کی باری ہوا کرے گی۔

۱۵۷۔ پس اُسے نقصان پہنچانے کے لئے چھوؤ، تک نہیں۔ ورنہ تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب آ پکڑے گا۔

۱۵۸۔ پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں۔ پس وہ سخت پشیمان ہو گئے۔

۱۵۹۔ پس انہیں عذاب نے آ پکڑا۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

۱۶۰۔ اور یقیناً تیرا رب ہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۶۱۔ لوط کی قوم نے بھی پیغمبروں کو جھٹلا دیا تھا۔

۱۶۲۔ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۱۶۳۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

۱۶۴۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۶۵۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

۱۶۶۔ کیا تم دنیا بھر میں مردوں ہی کے پاس آتے ہو؟

مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَاتٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ لِّهَآ شَرْبٌ وَ لَكُمْ شَرْبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ ﴿۱۵۶﴾

وَلَا تَمْسُوْهَا سُوْءًا فَيَاْخُذْكُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۷﴾

فَعَقَرُوْهَا فَاصْبَحُوْا نِدْمِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

فَاْخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ط وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾

كَذَّبَتْ قَوْمٌ لُّوطٍ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ لُوطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۳﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اطِيعُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَ مَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيْ

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۶﴾

۱۶۷۔ اور اسے چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہارے ساتھی پیدا کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔

۱۶۸۔ انہوں نے کہا اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تو (اس بستی سے) نکالے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

۱۶۹۔ اس نے کہا یقیناً میں تمہارے کردار سے سخت بیزار ہوں۔

۱۷۰۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

۱۷۱۔ پس ہم نے اُسے اور اس کے اہل سب کو نجات عطا کی۔

۱۷۲۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔

۱۷۳۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔

۱۷۴۔ اور ان پر ہم نے ایک بارش برسائی۔ پس بہت بُری تھی ڈرائے جانے والوں کی بارش۔

۱۷۵۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان تھا۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

۱۷۶۔ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۷۷۔ بن میں بسنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

۱۷۸۔ جب شعیب نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟

۱۷۹۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں۔

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ

أَرْوَاجِكُمْ ۗ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۷﴾

قَالُوا لَيْنَ لَمْ تَنْتَهَ يَلُوطَ لَتَكُونَنَّ

مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۸﴾

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۹﴾

رَبِّ نَجِّنِي وَاهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷۰﴾

فَنَجَّيْنَاهُ وَاهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۱﴾

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۲﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۳﴾

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ

الْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۴﴾

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۵﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۶﴾

كَذَّبَ أَصْحَابُ لَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۷﴾

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۸﴾

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۸۰۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۞

۱۸۱۔ اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو محض تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجِرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞

۱۸۲۔ پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں۔

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۞

۱۸۳۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔

وَزِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ۞

۱۸۴۔ اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فساد بن کر بد امنی نہ پھیلاتے پھرو۔

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۞

۱۸۵۔ اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور پہلی خلقت کو بھی۔

وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبَّةَ الْأُولَىٰ ۞

۱۸۶۔ انہوں نے کہا یقیناً تو ان میں سے ہے جو جادو سے مختل کر دیئے جاتے ہیں۔

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمَسْحُورِينَ ۞

۱۸۷۔ اور تو ہماری طرح کے ایک بشر کے سوا اور کچھ نہیں اور ہم تجھے ضرور جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں۔

وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِنْ نَطْنُكَ لَمِنَ الْكٰذِبِينَ ۞

۱۸۸۔ پس تو ہم پر آسمان سے کچھ ٹکڑے گرا اگر تو بچوں میں سے ہے۔

فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۞

۱۸۹۔ اس نے کہا میرا رب اُسے خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

قَالَ رَبِّيٰ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۞

۱۹۰۔ پس انہوں نے اُسے جھٹلا دیا اور ان کو ایک سایہ کر دینے والے مہلک بادل کے دن کے عذاب نے آ پکڑا۔ یقیناً وہ ایک بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۞ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۞

۱۹۱۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشان تھا اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۲۔ اور یقیناً تیرا رب ہی ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ع
۱۹۲

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۳۔ اور یقیناً یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا (کلام) ہے۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۴۔ جسے روح الامین لے کر اتر ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۵۔ تیرے دل پر تا کہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو جائے۔

☉

عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۶۔ کھلی کھلی عربی زبان میں (ہے)۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۷۔ اور یقیناً یہ پہلوں کے صحیفوں میں (مذکور) تھا۔

وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۸۔ کیا ان کے لئے یہ بات ایک بڑا نشان نہیں ہے کہ علماء بنی اسرائیل اس کو جانتے ہیں؟

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۹۔ اور اگر ہم اسے اعجمیوں (یعنی غیر فصیح لوگوں) میں سے کسی پر اُتارتے ۲۰۰۔ اور وہ انہیں اُسے پڑھ کر سنا تا تو ہرگز یہ اُس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿۱۹۹﴾

۲۰۱۔ اسی طرح ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس (بات) کو داخل کر دیا ہے۔

فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۲۰۰﴾

۲۰۲۔ (کہ) وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب اُود کھلیں۔

كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۳۔ پس وہ ان کے پاس اچانک آجائے اور وہ کوئی شعور نہ رکھتے ہوں۔

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۰۲﴾

فِيَاتِيهِمْ بِعَتَّةٍ ۚ وَهُمْ لَا يَسْعُرُونَ ﴿۲۰۳﴾

☉ آیات ۱۹۳ تا ۱۹۵: قرآن کریم حضرت جبرائیل کے ذریعہ نازل فرمایا گیا جن کا دوسرا نام الرُّوح الامین بھی ہے اور اسے آنحضرت ﷺ کے قلب پر جاری کیا گیا۔

۲۰۴۔ پس وہ کہیں گے کہ کیا ہم مہلت دیئے جانے والے ہیں؟

۲۰۵۔ پس کیا وہ ہمارے عذاب کو جلد طلب کرتے ہیں؟

۲۰۶۔ کیا تو نے غور کیا کہ اگر ہم انہیں چند سال کے لئے فائدہ پہنچادیں۔

۲۰۷۔ پھر وہ ان کے پاس آجائے جس سے وہ ڈرائے جاتے تھے۔

۲۰۸۔ تو جو عارضی فائدہ وہ پہنچائے جاتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آسکے گا۔

۲۰۹۔ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے ڈرانے والے (بھیجے جاچکے) تھے۔

۲۱۰۔ (یہ) ایک بڑا عبرتناک ذکر (ہے) اور ہم ہرگز ظلم کرنے والے نہیں تھے۔

۲۱۱۔ اور شیطان یہ (وجی) لئے ہوئے نہیں اترے۔

۲۱۲۔ اور نہ ان کی یہ مجال ہے اور نہ ہی وہ (اس کی) استطاعت رکھتے ہیں۔

۲۱۳۔ یقیناً وہ (کلامِ الہی) سننے سے بلاشبہ معزول کر دیئے گئے ہیں۔

۲۱۴۔ پس تو اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہ پکار ورنہ تو عذاب دیئے جانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

۲۱۵۔ اور اپنے اہل خاندان یعنی اقرباء کو ڈرا۔

۲۱۶۔ اور اپنا پر مومنوں میں سے ان کے لئے جو تیری پیروی کرتے ہیں، جھکا دے۔

فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُونَ ﴿۲۰۴﴾

أَفِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۲۰۵﴾

أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿۲۰۶﴾

ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۲۰۷﴾

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَمْتَنِعُونَ ﴿۲۰۸﴾

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿۲۰۹﴾

ذِكْرِي ۚ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۱۰﴾

وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيْطَانُ ﴿۲۱۱﴾

وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۲۱۲﴾

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعَزُولُونَ ﴿۲۱۳﴾

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونُ مِنَ الْمَعذِبِينَ ﴿۲۱۴﴾

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿۲۱۵﴾

وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۱۶﴾

۲۱۷۔ پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ دے کہ یقیناً میں اس سے جو تم کرتے ہو بڑی ہوں۔

۲۱۸۔ اور کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے والے (اللہ) پر توکل کر۔

۲۱۹۔ جو تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے۔

۲۲۰۔ اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری کو بھی۔

۲۲۱۔ یقیناً وہی ہے جو بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۲۲۔ کیا میں تمہیں اس کی خبر دوں جس پر شیاطین بکثرت اترتے ہیں؟

۲۲۳۔ وہ ہر چکے جھوٹے (اور) سخت گنہگار پر بکثرت اترتے ہیں۔

۲۲۴۔ وہ (ان کی باتوں پر) کان دھرتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔

۲۲۵۔ اور رہے شعراء تو محض بھٹکے ہوئے ہی ان کی پیروی کرتے ہیں۔

۲۲۶۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں؟

۲۲۷۔ اور یقیناً وہ کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں۔

۲۲۸۔ سوائے اُن کے جو (اُن میں سے) ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور کثرت سے اللہ کو یاد کیا اور ظلم کا نشانہ بننے کے بعد اس کا بدلہ لیا۔ اور وہ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس لوٹنے کے مقام پر لوٹ جائیں گے۔

فَارِنْ عَصُوكَ فَقُلْ اِنَّ بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۳۷﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿۳۸﴾

الَّذِي يَرِيكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۳۹﴾

وَتَقَلَّبَكَ فِي السَّجْدِیْنَ ﴿۴۰﴾

اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۴۱﴾

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنْزَلُ الشَّیْطٰنُ ﴿۴۲﴾

تَنْزَلُ عَلَىٰ كُلِّ اَقَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۴۳﴾

یُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كَذِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

وَالشُّعْرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوِنُ ﴿۴۵﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِی كُلِّ وَادٍ یَّهیمُونَ ﴿۴۶﴾

وَاَنَّهُمْ یَقُولُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۷﴾

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ

وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

مَا ظَلَمُوْا ۗ وَسِیَعَلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

اٰیُّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۴۸﴾

۲۷۔ النمل

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چورانوے آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز طس کے حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی طیب ہیں اور طیب پر شیطین نہیں اُترا کرتے۔ اس لئے لازماً یہ ایسے طیب خدا کا کلام ہے جو بہت حکمت والا ہے اور جس نے اپنے طیب بندے پر طیب اور پُر حکمت وحی نازل فرمائی ہے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر دُہرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کو وحی کے ذریعہ مبارک بھی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ آیت نمبر ۹ میں فرمایا گیا کہ اللہ کے وہ نیک بندے جو نور کی تلاش میں رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے نور کا جلوہ دکھا کر برکتوں کی طرف بلاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا گیا ہے جو بہت سے ایسے امور پر مشتمل ہے جو قرآنی محاوروں پر سے پردہ اٹھاتے ہیں اور انسان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔ لیکن اس مضمون میں بہت سی ایسی تشابہات آیات ہیں جن سے دلوں کی کچی والے اور بھی بھٹک جاتے ہیں اور مضامین کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس میں سب سے زیادہ قابل توجہ چیز مَنْطِقُ الطَّيْرِ ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک مَنْطِقُ الطَّيْرِ تو اُن لوگوں کی زبان ہے جو پرندوں کی طرح آسمان میں اڑتے ہیں یعنی آسمانی زبان میں کلام کرتے ہیں۔ یہ خیال درست نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ زبان عطا فرمائی گئی تھی جو پرندے آپس میں بولتے ہیں۔ اس سورت کی بہت سی آیات اس غلط فہمی کا ازالہ کرتی ہیں۔ مثلاً یہ جو فرمایا گیا کہ نمل کی قوم آپس میں باتیں کر رہی تھی اور حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سمجھ لیا، اگر نمل سے مراد نمل کی قوم کی بجائے بعض مفسرین کے قول کے مطابق چیونٹیاں ہی لی جائیں تو چیونٹیاں تو طیر نہیں ہوتیں۔ اس لئے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو مَنْطِقُ الطَّيْرِ عطا کی گئی تھی، چیونٹیوں کی زبان کیسے سمجھ گئے۔

پھر یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں ایک پرندوں کی فوج بھی شامل تھی جس کا سردار ملکہ سبا کا کھوج لگاتے ہوئے اس کے دربار تک جا پہنچا تھا۔ جب اس نے واپس آ کر اپنے غائب ہونے کی وجہ بیان کی تو وہ ساری باتیں جو ملکہ کے دربار میں کہی جا رہی تھیں وہ گویا اُن کو سمجھ رہا تھا حالانکہ ملکہ اور درباریوں کی زبان تو پرندوں کی زبان نہیں تھی۔ پھر جب اس نے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط ملکہ کے سامنے پیش کیا تو تب بھی ملکہ اور درباریوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس ساری گفتگو کو جو انسانی زبان میں ہو رہی تھی وہ پرندہ سمجھ گیا۔

غرضیکہ اس سورت میں مَنْطِقُ الطَّيْرِ کے متعلق فرضی قصے کہانیوں کو رد فرما کر اس کا یہی معنی پیش فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے بندے آسمانی زبان میں کلام کیا کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس ملکہ کو جو سیاسی طور پر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برتری کو تسلیم کر چکی تھی مگر ابھی حقیقتاً اپنے مذہب سے دستبردار ہو کر حضرت سلیمان کے مذہب تو حید میں داخل نہیں ہوئی تھی اس کو سمجھانے کے لئے حضرت سلیمان کے کاریگروں نے آپ کے محل میں ایک ایسا فرش بنایا جو شیشے کی طرح چمک رہا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ فرش نہیں بلکہ پانی ہے۔ اس پر ملکہ سبانے پانی سے بچنے کے لئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا۔ تب حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو سمجھایا کہ سورج کی بھی ایسی ہی مثال ہے کہ خود روشنی کا منبع معلوم ہوتا ہے مگر دراصل اللہ تعالیٰ کے نور سے فیضیاب ہو رہا ہوتا ہے اور سورج کو روشنی کا منبع سمجھنے والے اسی طرح دھوکہ کھاتے ہیں جیسے ملکہ سبا کی نظر دھوکہ کھا گئی۔ یہ بات سمجھنے کے بعد وہ ملکہ اس حقیقت کو سمجھ گئی کہ ہر طرف اللہ تعالیٰ ہی کا جلوہ ہے اور باقی سب جلوے نظر کا دھوکہ ہیں۔

اس کے بعد مسلسل ایسے نبیوں کا ذکر ہے جنہوں نے توحید کا جھنڈا اٹھایا تو مشرک قوموں نے جیسا کہ سبا کی قوم مشرک تھی ان کو بار بار رد کر دیا اور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے سبا کی قوم کو توحید پانے کی وجہ سے معاف فرما دیا لیکن وہ لوگ پے بہ پے شرک کا رستہ اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

اس کے بعد پھر یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا مضمون انبیاء پر بارش کی طرح نازل ہوتا ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔ مادی زندگی بھی اس آسمانی پانی سے عطا ہوتی ہے اور روحانی زندگی بھی انبیاء کو اسی آسمانی بارش کے فیض سے نصیب ہوتی ہے۔

اس کے بعد یہ سوال اٹھایا ہے کہ زمین پر شفاف پانی برس آنے کا جو نظام ہے کیا وہ اللہ کے سوا کوئی اور فرضی معبود بھی بنا سکتا تھا اور اس بات پر اس مضمون کو ختم کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندروں کے درمیان ایک روک پیدا کی ہوئی ہے۔ یہ مضمون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمانی پانی کی طرح نازل ہوا ورنہ آپ کے زمانہ میں ہرگز ایسی سائنسی یا جغرافیائی معلومات موجود نہ تھیں۔ قرآن کریم نے دو سمندروں کے درمیان روک کا جو مضمون بیان فرمایا، دراصل اس میں ایک پیشگوئی مضمون تھی جو ظاہر ہونے پر اہل علم کے لئے بہت ایمان افروز ثابت ہونی چاہئے تھی۔ یعنی جن سمندروں کے درمیان ایک ناقابل عبور روک بنا دی گئی تھی، اللہ تعالیٰ ان سمندروں کو ملا دے گا۔ اس مضمون کی واضح پیشگوئی دو دوسری آیات میں مذکور ہے۔

اب وہی دعا کا مضمون جو گزشتہ چند سورتوں میں مسلسل جاری ہے، پھر چھیڑتے ہوئے فرمایا کہ جب ایک مضطر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس مضمون کا بھی سمندروں سے تعلق

ہے جیسا کہ دوسری آیات میں بیان فرمایا کہ جب سمندروں کے طوفان میں گھر کر بعض لوگ مایوس ہو جاتے ہیں اور سخت بے چینی اور بے قراری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں تو وہ ان کو ہولناک طوفانوں سے بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے۔ مگر اس نجات کے باوجود جب ان میں سے بعض پھر واپس شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ انہیں خشکی میں ہی غرق کر دے۔ اس مضمون کو تفصیل سے بعض دوسری آیات میں بیان فرمایا گیا ہے اور خشک زمین میں دھنسائے جانے والوں کا ذکر بھی قرآن کریم میں ملتا ہے جیسا کہ آجکل بھی ہم زلزلوں کی صورت میں یہ دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ انسانوں کی بڑی بڑی آبادیاں زمین چھٹنے سے زمین میں دفن ہو جاتی ہیں۔

اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ غور کرے کہ سمندر اور خشکی کے اندھیروں میں کون ہے جو اسے ہر قسم کے خطرات سے نجات دیتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ اسی طرح فرمایا گیا کہ کون ہے جو پہلی بار تخلیق کرتا ہے اور پھر اس تخلیق کو دہراتا چلا جاتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟ اس میں یہ سبق ہے کہ جب کہ وہ دیکھتے ہیں پہلی بار بھی اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرماتا ہے (ورنہ پیدائش کے آغاز کا کوئی حل نہیں) اور پھر روزانہ یہی عمل دہراتا چلا جاتا ہے کہ ہر وقت، تمام دنیا میں پانی کی برکت سے مٹی سے طرح طرح کی زندگی پیدا کرتا ہے تو وہ اس بات سے کیسے عاجز ہو سکتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو جس طرح چاہے پھر دوبارہ زندگی عطا فرمادے۔ لیکن کیونکہ ان لوگوں کو آخرت کا کوئی علم نہیں اس لئے اپنے احیاء نو سے متعلق ہمیشہ شک میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس پس منظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کفار اور مشرکین کی مثال تو مردوں کی سی ہے اور مردوں تک تیری پکار نہیں پہنچ سکتی۔ پس جب تو ان کو ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو ان عقل کے بہروں کو تیری پکار سنائی ہی نہیں دیتی۔ اسی طرح اندھوں کو بھی تیرا نور کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ نور کے پیچھے چلنے کے لئے آنکھوں میں بھی تو روشنی ہونی چاہئے۔

پھر آیت ۸۳ میں زمین پر جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا انذار فرمایا گیا کہ زمین پر چلنے پھرنے والا ہی ایک جانور ان کو سزا دینے کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ تُكَلِّمُهُمْ کے دونوں معانی یہاں اطلاق پاتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ ان سے کلام کرے گا۔ یعنی زبان حال سے ان سے کلام کرے گا۔ اور دوسرا معنی ہے ان کو کاٹے گا جس کی وجہ سے وہ نہایت ہولناک بیماری کا شکار ہو جائیں گے۔ پس اس آیت کریمہ میں ذَابَّةُ الْأَرْضِ یعنی اُن چوہوں کا ذکر ہے جو ذابۃ بھی ہیں اور زمین میں طاعون پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ ان کی پیٹھوں پر وہ کیڑے سوار ہوتے ہیں جن کے کاٹنے سے طاعون پھیلتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ پہاڑوں کو جامد سمجھتے تھے مگر اس سورت کی آیت نمبر ۸۹ بیان کرتی ہے کہ وہ بادلوں کی طرح مسلسل اُڑ رہے ہیں حالانکہ بہت مضبوطی سے زمین میں گڑے ہوئے بھی ہیں۔ اس کا

اس کے سوا کوئی استنباط نہیں ہو سکتا کہ زمین سمیت وہ بادلوں کی طرح گھوم رہے ہیں۔ اس آیت کے آخری ٹکڑے نے قطعی طور پر ثابِت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی صنعت جس نے مضبوطی سے ان پہاڑوں کو زمین میں گاڑا ہوا ہے کیسے تنقید کا نشانہ بنائی جاسکتی ہے؟ یہاں اس وہم کا ازالہ فرما دیا گیا کہ یہ واقعہ قیامت کے دن ہوگا۔ قیامت کے دن تو کوئی آنکھ ان پہاڑوں کو اڑتا ہوا نہیں دیکھے گی اور اگر پہاڑ اڑے بھی تو اتَقَنَّ كُلَّ شَيْءٍ کے دعویٰ کے برخلاف ہوگا اس لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ انسان یہ تسلیم کرے کہ پہاڑ زمین میں ایسے گردش کر رہے ہیں جیسے آسمان پر بادل رواں دواں ہیں۔ یہ باتیں اس لئے بیان کی گئی ہیں کہ اہل علم کو کامل یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ایک عظیم صنّاع ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں یہ وعدہ فرما دیا گیا ہے کہ جن نشانات کا ذکر گزرا ہے وہ ضرور بنی نوع انسان کو دکھائیے جائیں گے جس میں زمینی نشانات بھی ہیں اور آسمانی نشانات بھی اور آئندہ زمانہ کے اہل علم اس بات کی گواہی دیں گے کہ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا بعینہ ویسا ہی ہوا۔



سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعٌ وَتَسْعُونَ آيَةً وَ سَبْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ طَيْبٌ سَمِيْعٌ: پاک، بہت سننے والا۔
یہ قرآن کی اور ایک روشن کتاب کی آیات ہیں۔

۳۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہیں۔

۴۔ وہ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں
اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم
نے ان کے اعمال ان کے لئے خوبصورت کر دکھائے
ہیں۔ پس وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بہت بُرا عذاب
(مقدر) ہے اور وہی آخرت میں سب سے زیادہ
گھانا کھانے والے ہوں گے۔

۷۔ اور یقیناً قرآن تجھے عطا کیا جاتا ہے بہت حکمت
والے (اور) بہت علم والے کی طرف سے۔

۸۔ (یاد کر) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا
کہ میں یقیناً ایک آگ دیکھ رہا ہوں۔ پس میں یا تو
اس (کے پاس) سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں گا
یا تمہارے پاس کوئی سلگتا ہوا انگارہ لے آؤں گا
تا کہ تم آگ تا پو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

طَسَّ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ
مُّبِينٍ ②

هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ③

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ④

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ⑤

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَسِرُونَ ⑥

وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ
حَكِيمٍ عَلِيمٍ ⑦

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا
سَاتِيكُمْ مِنْهَا جَبْرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشَهَابٍ
قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ⑧

۹۔ پس جب وہ اس کے پاس آیا تو نید ادی گئی کہ برکت دیا گیا ہے جو اس آگ میں ہے اور وہ بھی جو اس کے ارد گرد ہے۔ اور پاک ہے اللہ تمام جہانوں کا رب۔

۱۰۔ اے موسیٰ! یقیناً (یہ کلام کرنے والا) میں ہی اللہ ہوں، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔^{۱۰}
۱۱۔ اور اپنا عصا پھینک۔ پس جب اس نے اُسے دیکھا کہ ایسے حرکت کر رہا ہے جیسے وہ ایک سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے مڑ گیا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ اے موسیٰ! ڈر نہیں۔ یقیناً میں وہ ہوں کہ میرے قُرب میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

۱۲۔ مگر وہ جس نے کوئی ظلم کیا ہو پھر وہ (اُسے) بدی کے بعد نیکی میں تبدیل کر دے تو یقیناً میں بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہوں۔
۱۳۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ (یہ دونوں) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (بھیجے جانے والے) نو نشانات میں سے ہیں۔ یقیناً وہ بہت ہی بدکردار لوگ ہیں۔

۱۴۔ پس جب ان کے پاس ہمارے بصیرت بخشنے والے نشانات آئے تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔

فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۹

يُمُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱۰
وَأَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ
كَأَنَّهُا جَانٌّ وَلِي مُدَبِّرًا لَمْ يَعْبَتْ ۗ
يُمُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ
لَدَى الْمُرْسَلُونَ ۝۱۱

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلْ حَسَنًا بَعْدَ سُوءٍ
فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۲

وَأَدْخُلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۗ فِي تِسْعِ آيَاتٍ
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَوْمًا فَسِقِينَ ۝۱۳

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا
هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝۱۴

آیات ۱۰ تا ۱۴: ان تین آیات میں حضرت موسیٰ پر وحی کے نازل ہونے کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے جب آپ اپنے اہل کے ساتھ مدین سے ہجرت کر کے مصر کی طرف واپس جا رہے تھے۔ اس وقت سردی کا موسم تھا اور آپ کو آگ کی ضرورت تھی۔ طور کے پہاڑ پر آپ نے آگ کی طرح ایک روشن شعلہ دیکھا لیکن جب وہاں پہنچے تو کوئی آگ نہیں تھی بلکہ درخت کا ایک حصہ غیر معمولی طور پر روشن دکھائی دے رہا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ وحی نازل فرمائی کہ جس کو تم آگ کے طور پر روشن دیکھ رہے ہو وہ آگ نہیں بلکہ میرا نور چمک رہا ہے۔ یہ ایک تمثیل ہے۔

۱۵۔ اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے اُن کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لائے تھے۔ پس دیکھ! فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

۱۶۔ اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا کیا تھا۔ اور دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

۱۷۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے ہمیں کچھ عطا کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ کھلا کھلا فضل ہی ہے۔

۱۸۔ اور سلیمان کے لئے جن وانس اور پرندوں میں سے اس کے لشکر اکٹھے کئے گئے اور انہیں الگ الگ صفوں میں ترتیب دیا گیا۔

۱۹۔ یہاں تک کہ جب وہ نمل کی وادی پر پہنچے تو نمل (قوم) کی ایک عورت نے کہا اے نمل! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ سلیمان اور اس کے لشکر ہرگز تمہیں روند نہ دیں جبکہ انہیں (اس کا) احساس تک نہ ہو۔

۲۰۔ وہ (یعنی سلیمان) اس کی اس بات پر مسکرایا اور کہا اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عِلْمًا مِّنطِقِ الطَّيْرِ وَأَوْتَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۝

وَخَشَرَ لِسُلَيْمَانَ جُودَهُ مِنَ الْجِبِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

حَتَّىٰ إِذَا آتَوَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

بجلاؤں جو تجھے پسند ہوں۔ اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکو کار بندوں میں داخل کر۔

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ ادْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور اس نے ایک بلند خیال انسان کو غائب پایا تو اس نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھ رہا۔ کیا وہ غیر حاضروں میں سے ہے؟ ﴿۲۱﴾

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ ۗ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿۲۱﴾

۲۲۔ میں ضرور اسے سخت عذاب دوں گا یا پھر اسے ضرور ذبح کر دوں گا یا وہ (اپنے دفاع میں) میرے پاس کوئی کھلی کھلی دلیل لے کر آئے۔

لَا عَذَابَ لَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَا أَذْبَحْتَهُ أَوْ لِيَأْتِيَنِي بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ پس وہ (یعنی سلیمان) زیادہ دیر نہیں ٹھہرا تھا کہ (ہد ہد آ گیا اور) اس نے کہا میں نے وہ بات معلوم کر لی ہے جو آپ کو معلوم نہیں اور میں سب سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطَّتْ بِمَا لَمْ تَحِظْ بِهِ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَأٍ يَقِينٍ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ یقیناً میں نے ایک عورت کو ان پر حکمرانی کرتے پایا اور اسے ہر چیز میں سے کچھ عطا کیا گیا ہے اور اس کا ایک عظیم تخت ہے۔

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو خوبصورت کر کے دکھائے ہیں پس اس نے (سچی) راہ سے ان کو روک دیا ہے۔ پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔

وَ جَدَّتْهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ (شیطان نے ان کو انجنت کیا) کہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

أَلَا يَسْجُدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبَاءَ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَ مَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

﴿۲۱﴾ ”طیر“ بمعنی بلند خیال انسان (غریب القرآن)

”هُدْهُدُ“ عبرانی میں ”هُدْدُ“ حضرت سلیمان کے لشکر کے ایک جرنیل کا نام ہے۔ (دیکھیں جیوش انسا نیکلو پیڈیا)

۲۷۔ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی عرشِ عظیم کا رب۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اس نے کہا ہم جائزہ لیں گے کہ کیا تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ یہ میرا خط لے جا اور اسے ان لوگوں کے سامنے رکھ دے پھر ان سے ایک طرف ہٹ جا۔ پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

إِذْ هَبَّ بِكِسْفٍ هَذَا فَأَلْقَاهُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ فَأَنْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ (یہ خط دیکھ کر) اس (ملکہ) نے کہا اے سردارو! میری طرف یقیناً ایک معزز خط بھیجا گیا ہے۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيْكَ كِتَابٌ كَرِيمٌ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ یقیناً وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ (پیغام یہ ہے) کہ تم میرے خلاف سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر چلے آؤ۔

أَلَا تَعْلَمُونَ عَلَىٰ وَأَنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اس نے کہا اے سردارو! مجھے میرے معاملہ میں مشورہ دو۔ میں کوئی اہم فیصلہ نہیں کرتی مگر اس وقت جب تم میرے پاس موجود ہو۔

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا أَفْتُونِي فِي أَمْرِي ۗ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ انہوں نے کہا ہم بڑے طاقتور لوگ ہیں اور سخت جنگجو ہیں۔ دراصل فیصلہ کرنا تیرا ہی کام ہے۔ پس تو خود ہی غور کر لے کہ تجھے (ہمیں) کیا حکم دینا چاہیے۔

قَالُوا نَحْنُ أَوْلُو قُوَّةٍ وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ ۗ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي

مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اس نے کہا یقیناً جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَآةَ أَهْلِهَا

أَذِلَّةً ۗ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور ضرور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے لگی ہوں۔ پھر میں دیکھوں گی کہ اپنی کیا جواب لاتے ہیں۔

۳۷۔ پس جب وہ (وند) سلیمان کے پاس آیا تو اس نے کہا کیا تم مجھے مال کے ذریعہ مدد دینا چاہتے ہو جبکہ اللہ نے جو مجھے عطا کیا ہے اُس سے بہتر ہے جو تمہیں عطا کیا ہے لیکن تم اپنے تحفے پر ہی اتر رہے ہو۔

۳۸۔ اُن کی طرف لوٹ جا۔ پس ہم ضرور اُن کے پاس ایسے لشکروں کے ساتھ آئیں گے جن کا کوئی مقابلہ ان کیلئے ممکن نہیں اور ہم انہیں ضرور اس (بستی) سے ذلیل بناتے ہوئے نکال دیں گے اور وہ بے بس ہوں گے۔

۳۹۔ اس نے کہا اے سردارو! کون ہے تم میں سے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر پہنچیں؟

۴۰۔ جنوں میں سے عفریت نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا پیشتر اس سے کہ تُو اپنے مقام سے پڑاؤ اٹھالے اور یقیناً میں اس (کام) پر بہت قوی (اور) قابل اعتماد ہوں۔

۴۱۔ وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا پیشتر اس سے کہ تیرا نگہبان دستہ تیری طرف لوٹ آئے۔ پس جب اس نے اسے اپنے پاس پڑا پایا تو کہا یہ محض میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنظِرَةٌ
بِمَا يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۶﴾

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَ بِمَالِي
فَمَا آتَيْنِ اللَّهُ خَيْرَ مِمَّا آتَيْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ
بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿۳۷﴾

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ
لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ
صَغُرُونَ ﴿۳۸﴾

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْاْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَعْرِشَہَا
قَبْلِ أَنْ يَأْتُوْنِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۹﴾

قَالَ عَفْرِيَّتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ
أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ
لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿۴۰﴾

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا
آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ
فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ؕ أَشْكُرَ أَمْ أَكْفُرُ ﴿۴۱﴾

عفریت جس کو جن ظاہر کیا گیا ہے کوئی ایسا جن نہیں تھا جس کو عرف عام میں جن کہا جاتا ہے۔ پہاڑی قوموں کے جابر سرداروں کو بھی جن کہا جاتا ہے جو حضرت سلیمان کے تابع کئے گئے تھے۔

اور جو بھی شکر کرتا ہے تو اپنے نفس کے فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب یقیناً مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اس نے کہا اس کا تخت اس کے لئے ایک عام سی چیز بنا دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آیا وہ حقیقت کو پا جاتی ہے یا ایسے لوگوں میں سے ہو جاتی ہے جو ہدایت نہیں پاتے۔ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ پس جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تیرا تخت اسی طرح کا ہے؟ تو اس نے جواب دیا گویا یہ وہی ہے اور اس سے پہلے ہی ہمیں علم دے دیا گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہو چکے تھے۔ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ اور اُس (یعنی سلیمان) نے اُسے اُس سے روکا جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتی تھی۔ یقیناً وہ کافر قوم میں سے تھی۔

۴۵۔ اسے کہا گیا: محل میں داخل ہو جا۔ پس جب اس نے اسے دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا اور اپنی دونوں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ اُس (یعنی سلیمان) نے کہا یہ تو ایک ایسا محل ہے جو شیثوں سے بچا ہوا ہے۔ اس (ملکہ) نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ اللہ،

وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيَ غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿۴۱﴾

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَ تَهْتَدِي ۙ أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۴۲﴾

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَ هَكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿۴۳﴾

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿۴۴﴾

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً ۚ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا ۖ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ

﴿۴۱﴾ اس آیت میں علم کتاب سے مراد بائبل کا علم نہیں بلکہ سائنسی علم مراد ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علم دو قسم کے ہیں: عِلْمُ الْأَدْيَانِ وَعِلْمُ الْأَبْدَانِ۔ یہ اس کی ایک مثال ہے۔ وہ سائنسی علوم کا بہت بڑا ماہر تھا اور اپنے علم کے زور سے مشکل سے مشکل چیز کی بھی نقل اتار سکتا تھا۔ ملکہ سب کے تخت جیسا تخت بنانا بھی ایک بہت مشکل کام تھا مگر اُس نے دعویٰ کیا کہ میں یہ تخت بنا دوں گا اس سے پہلے کہ تیرا نگہبان دستہ سردوں سے واپس تجھ تک پہنچے۔

﴿۴۲﴾ یہ بات سن کر حضرت سلیمان نے یہ حکم دیا کہ اس کا تخت اس کیلئے ایک عام سی چیز بنا کر دکھا دو۔ یہ نہیں کہ اس کا تخت وہاں سے اٹھا کر لے آؤ۔ اس کا مطلب تھا کہ بعینہ وہی تخت بنا دو تا کہ جس تخت پر وہ فخر کر رہی ہے وہ عام سی چیز دکھائی دے۔

﴿۴۳﴾ اس آیت سے ساری بات محل جاتی ہے۔ ملکہ کو یہ نہیں کہا گیا تھا کہ کیا یہی تیرا تخت ہے بلکہ یہ فرمایا گیا کہ کیا تیرا تخت اسی طرح کا ہے۔ اس کے جواب میں ملکہ سب نے یہ نہیں کہا کہ وہی ہے بلکہ یہ کہا کہ اتنا مشابہ ہے کہ گویا وہی ہے۔

سَلِّمْنَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۶﴾ ﴿۵۶﴾ تمام جہانوں کے رب کی فرمانبردار ہوتی ہوں۔ ﴿۵۶﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۵۷﴾

۴۶۔ اور ہم نے یقیناً ثمود کی طرف بھی اُن کا بھائی صالح بھیجا تھا (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ پس اچانک وہ دو گروہ بن کر جھگڑنے لگے۔

قَالَ يَقَوْمٍ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۵۷﴾

۴۷۔ اس نے کہا اے میری قوم! تم کیوں اچھی بات سے پہلے بُری بات کے لئے جلدی کرتے ہو۔ تم کیوں اللہ سے بخشش نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا الظَّيْرُ نَابِكُ وَبِمَنْ مَعَكَ قَالُوا ظَيْرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۵۸﴾

۴۸۔ انہوں نے کہا ہم تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے برا شگون لیتے ہیں۔ اُس نے کہا تمہارا شگون تو اللہ کے پاس ہے بلکہ تم تو ایک ایسی قوم ہو جسے آزمایا جائے گا۔

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةٌ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۵۹﴾

۵۹۔ اور (اُس کے) مرکزی شہر میں نو اشخاص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوا اتَّقِ اللَّهَ يَا أَبَانُمَّ لَبَيْتَهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِي أَشْهَدْنَا مَهْلِكِ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم ضرور اس پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ پھر ہم ضرور اس کے سر پرست سے کہیں گے کہ ہم نے تو اس کے گھر والوں کی ہلاکت کا مشاہدہ نہیں کیا اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

﴿۱﴾ ملکہ سا کوئل میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس کا فرش نہایت شفاف شیشوں کے ٹکڑوں سے بنا ہوا تھا اور اپنی چمک دمک میں پانی دکھائی دے رہا تھا حالانکہ عام فرش اور کوئی پانی وہاں نہیں تھا۔ ملکہ نے پانی سمجھ کر اپنا لباس اڑس لیا تاکہ گیلا نہ ہو جائے۔ اس وقت حضرت سلیمان نے اس کو بتایا کہ یہ بھی ایک نظر کا دھوکہ ہے جس طرح تم سورج کو روشن سمجھ کر یہی سمجھتی ہو کہ سورج ہی روشنی کا منبع ہے حالانکہ دراصل تو خدا تعالیٰ کا نور اس میں روشن ہو رہا ہوتا ہے۔ اس پر وہ سمجھ گئی کہ ہم سورج کی ناجائز پرستش کیا کرتے تھے۔

۵۱۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا اور ہم نے بھی ایک (جو ابی) مکر کیا اور وہ کچھ نہ سمجھ سکے۔

۵۲۔ پس دیکھ کہ ان کے مکر کا کیسا انجام ہوا کہ ہم نے اُن کو اور ان کی تمام قوم کو ہلاک کر دیا۔

۵۳۔ پس یہ ان کے گھر میں جو اُس ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں جو انہوں نے کیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے ایک عظیم نشان ہے جو علم رکھتے ہیں۔

۵۴۔ اور ہم نے ان کو نجات بخشی جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔

۵۵۔ اور لوط کو بھی (نجات دی) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو؟ جبکہ تم اچھی طرح سمجھ رہے ہو (کہ کیا کرتے ہو)۔

۵۶۔ کیا تم ضرور شہوت مٹانے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو؟ بلکہ تم تو ایک جاہل قوم ہو۔

۵۷۔ پس اس کی قوم کا سوائے اس کے کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ لوط کے خاندان کو اپنی بہستی سے نکال دو۔ یقیناً یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

۵۸۔ پس ہم نے اس کو نجات بخشی اور اس کے گھر والوں کو بھی، سوائے اس کی بیوی کے جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں شمار کر رکھا تھا۔

۵۹۔ اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ پس کتنی بُری ہوتی ہے ڈرائے جانے والوں کی بارش۔

وَمَكْرًا وَمَكْرًا وَمَكْرًا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۱﴾

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ لَا اَنَّا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِينَ ﴿۵۲﴾

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَايَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۵۳﴾

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۴﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ اَتَاْتُوْنَ الْفٰحِشَةَ وَاَنْتُمْ تَبْصُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۶﴾

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا اٰخْرِجُوْا لَوْ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۗ اِنَّهُمْ اِنٰسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اِلَّا اَمْرٰتَهٗ ۗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطْرًا ۗ فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو اس کے بندوں پر جنہیں اس نے چُن لیا۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

۶۱۔ یا (یہ بتاؤ کہ) کون ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعہ ہم نے پُر رونق باغات اُگائے۔ تمہارے بس میں تو نہ تھا کہ تم ان کے درخت پروان چڑھاتے۔ (پس) کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں نہیں) بلکہ وہ ناصافی کرنے والے لوگ ہیں۔

۶۲۔ یا (پھر) وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار پکڑنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ میں دریا جاری کر دیئے اور جس نے اس کے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک روک بنا دی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۶۳۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

۶۴۔ یا (پھر) وہ کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر ہوا میں چلاتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ اللَّهُ خَيْرٌ مَّا يُشْرِكُونَ ﴿۶۰﴾

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿۶۱﴾

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهْرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶۲﴾

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۳﴾

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّهُ مَعَ اللَّهِ ۗ تَعَلَىٰ اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۶۴﴾

۶۵۔ یادہ کون ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر وہ اُسے دہراتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تو کہہ دے کہ اپنی قطعی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

۶۶۔ تو کہہ دے کہ کوئی بھی، جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ۔ اور وہ تو یہ بھی شعور نہیں رکھتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

۶۷۔ بلکہ آخرت کے بارہ میں ان کا علم تمام ہوا۔ بلکہ وہ تو اس کے متعلق شک میں ہیں۔ بلکہ وہ تو اُس کے بارہ میں اندھے ہو چکے ہیں۔

۶۸۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہا کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے آباء و اجداد بھی، تو کیا پھر بھی ہم ضرور نکالے جانے والے ہیں؟

۶۹۔ یقیناً یہ وعدہ ہمیں اور ہمارے آباء و اجداد کو پہلے بھی دیا گیا تھا۔ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں۔

۷۰۔ تو کہہ دے زمین میں خوب سیر کرو اور پھر دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام تھا۔

۷۱۔ اور اُن پر غم نہ کرو اور کسی تنگی میں مبتلا نہ ہو اس کے باعث جو وہ مکر کرتے ہیں۔

۷۲۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔

اٰمَنْ يَّبْدُوْا الْخَلْقَ ثُمَّ يَّعِيْدُهُ
وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۵﴾

قُلْ لَا يَعْزِمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اٰيٰتِ
مُّبَعْتُوْنَ ﴿۶۶﴾

بَلِ اَدْرٰكٌ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ قَلِيْلٌ
فِي شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۷﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِذَا كُنَّا تُرَابًا
وَاٰبَاؤُنَا اٰبَاؤُنَا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۸﴾

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ
اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۹﴾

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عٰقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۷۰﴾

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ
مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

۷۳۔ ٹوکہ دے بعد نہیں کہ ان باتوں میں سے بعض جن کو تم جلدی طلب کرتے ہو تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہوں۔

۷۴۔ اور (یہ کہ) تیرا رب یقیناً لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔

۷۵۔ اور یقیناً تیرا رب خوب جانتا ہے جو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ (خود) ظاہر کرتے ہیں۔

۷۶۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی چھپی ہوئی چیز نہیں مگر کھلی کھلی کتاب میں موجود ہے۔

۷۷۔ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

۷۸۔ اور یقیناً یہ مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔

۷۹۔ ضرور تیرا رب ان کے درمیان اپنی حکمت کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ کامل غلبہ والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۸۰۔ پس اللہ پر توکل کر۔ یقیناً تو کھلے کھلے حق پر قائم ہے۔

۸۱۔ تو ہرگز مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ ہی بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ دکھاتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٣﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٤﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٥﴾

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٦﴾

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَفُصِّلُ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٧﴾

وَإِنَّهُ لَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٩﴾

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّكَ عَلَىٰ الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٨٠﴾

إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمَعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨١﴾

اس سے پہلے گزرے ہوئے جو عجائبات ہیں ان کے متعلق بائبل میں عجیب و غریب قسم کی کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ قرآن کریم نے اصل واقعات سے پردہ اٹھا کر ان کہانیوں کی اصل حقیقت بیان فرمادی جن کو بنی اسرائیل ظاہر پر محمول کرتے تھے۔

۸۲۔ اور یقیناً تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کی طرف نہیں لاسکتا۔ تو تو محض ان کو سنا سکتا ہے جو ہمارے نشانات پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہیں۔

۸۳۔ اور جب ان پر فرمان صادق آجائے گا تو ہم ان کے لئے سطح زمین میں سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان کو کاٹے گا (اس وجہ سے) کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے تھے۔

۸۴۔ اور (یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی ایک لشکر اکٹھا کریں گے اور پھر وہ الگ الگ صف بند کئے جائیں گے۔

۸۵۔ یہاں تک کہ جب وہ (اللہ کے حضور) آجائیں گے وہ کہے گا کیا تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا تھا جبکہ تم ان کا بطور علم احاطہ نہیں کر سکتے تھے؟ یا پھر اور کیا تھا جو تم کرتے رہے ہو۔

۸۶۔ اور ان پر فرمان صادر ہو جائے گا اس ظلم کی وجہ سے جو انہوں نے کیا۔ پس وہ (جواب میں) کچھ نہ بولیں گے۔

۸۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو بنایا تاکہ وہ اس میں آرام پائیں اور دن کو روشن کرنے والا بنایا۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

۸۸۔ اور جس دن بگل میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے خوف سے بے چین ہو جائے گا سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ اور سب اس کے حضور عاجزانہ حاضر ہوں گے۔

وَمَا أَنْتَ بِهِيَ الْعُمَىٰ عَنْ صَلَاتِهِمْ ۖ^ط
إِنْ تَسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا
فَهُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿۸۲﴾

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ
دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۚ أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿۸۳﴾

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ
يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۸۴﴾

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ وَقَالَ أَكْذَبْتُمْ بِلَايَتِي وَلَمْ
تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَاكُمْ تُعْمَلُونَ ﴿۸۵﴾

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ
لَا يَنْطِقُونَ ﴿۸۶﴾

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لَيْسَكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ﴿۸۷﴾

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ
شَاءَ اللَّهُ ۗ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دٰخِرِينَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ (یہ) اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ یقیناً وہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۹۰۔ جو بھی کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر (اجر) ہوگا اور وہ لوگ اس دن سخت اضطراب سے بچے رہیں گے۔

۹۱۔ اور جو بدی لے کر آئے گا تو اُن کے چہرے آگ میں جھونکے جائیں گے۔ کیا تم کوئی جزا دیئے جاؤ گے مگر اسی کی جو تم کرتے رہے ہو۔

۹۲۔ مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت بخشی ہے اور ہر چیز اُسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

۹۳۔ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دے کہ میں تو محض ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

۹۴۔ اور کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ عنقریب تمہیں اپنے نشانات دکھائے گا۔ پس تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم لوگ کرتے ہو۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ
تَمْرٌ مَّرَّ السَّحَابِ ۖ صُنِعَ اللَّهُ الَّذِي أَتَقَنَ
كُلَّ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿۸۹﴾

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۖ وَهُمْ
مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ أَمْوُونَ ﴿۹۰﴾

وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وَجُوهُهُمْ
فِي النَّارِ ۖ هَلْ تَجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ ﴿۹۱﴾

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدِ
الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ
أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۹۲﴾

وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۚ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا
يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا
أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۹۳﴾

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ
فَتَعْرِفُونَهَا ۖ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُونَ ﴿۹۴﴾

۲۸ - القصص

یہ کئی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو اسی آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی طسّم کے مقطعات ہی سے ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طیب، سمیع اور علیم کے مضمون کو جاری رکھا جا رہا ہے جس کی تشریح اس سے پہلے پیش کر دی گئی ہے۔

گزشتہ سورت میں جس طرح آئندہ پورے ہونے والے عظیم نشانات کا ذکر ہے اسی طرح اس سورت میں بیان فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماضی کا بھی ویسا ہی علم رکھتا ہے جس طرح آئندہ کا علم رکھتا ہے۔ اور اس ضمن میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا جو بہت سے معجزات پر مشتمل ہے۔ مختصر اُیہ کہ وہ پانی جو ایک چھوٹے سے معصوم بچے حضرت موسیٰ کو غرق نہ کر سکا، وہی پانی فرعون اور اس کی فوجوں کو غرق کرنے کا موجب ہو گیا۔

اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ اس زمانہ کے یہود تیرا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر موسیٰ کی طرح تجھ پر نشانات نازل ہوں تو ہم انکار نہیں کریں گے۔ مگر وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ موسیٰ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے نشانات کو بھی تو یہودی قوم نے جھٹلایا تھا اور نہ یہ سب نشان دیکھ کر وہ بت پرستی کی طرف مائل نہ ہوتے۔ سب انکار کرنے والے خواہ وہ ماضی کے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے، بعینہ اُن کی ایک ہی طرح کی ٹیڑھی روش ہوتی ہے کہ پہلوں کے نشانات پر بظاہر ایمان لاتے ہیں اور اسی قسم کے نشانات کو جب آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو ان کا انکار کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد ان اہل کتاب کا ذکر ہے جو پہلے بھی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سچا ایمان لائے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے معجزات کو انہوں نے دیکھا تو اپنی پاک فطرت کی وجہ سے ان پر بھی ایمان لے آئے تو گویا دو ہرے اجر کے مستحق ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کا بھی ان کو اجر ملے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا بھی ان کو اجر عطا ہوگا۔

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ ہدایت کو انسان بزور بازو حاصل نہیں کر سکتا بلکہ سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود ہی ہدایت فرماتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ذکر فرمادیا کہ اس سے پہلے جو کثرت سے ہلاک ہونے والی قوموں کا ذکر ملتا ہے وہ اس لئے نہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم کیا بلکہ وہ خود اپنے ہی ظلموں کا نشانہ بن گئے جو وہ اپنی جان پر اور اپنے وقت کے انبیاء پر کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر فرماتا ہے کہ اندھیروں کو ہمیشہ کے لئے انسان پر مسلط نہیں کیا جاتا جیسا کہ زمین میں بھی رات اور دن آپس میں بدلتے رہتے ہیں۔ اور ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے فصیح و بلیغ کلام میں متنبہ کیا گیا کہ اگر رات ہمیشہ کے لئے مسلط ہوتی تو ان اندھیروں میں تم دیکھ تو نہیں سکتے تھے مگر سننے کے کان ہوتے تو سن تو سکتے تھے۔ پس ان کو ظلمات کے خطرات سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ پھر اگر دن ہمیشہ کے لئے مسلط ہوتا تو نہ سننے والوں کو بھی دن کی روشنی میں توستہ دکھائی دینا چاہئے تھا۔ پھر وہ کیوں دیکھتے نہیں؟

اس کے بعد قارون کا ذکر فرمایا گیا جسے بے شمار دولت عطا کی گئی تھی اور لوگ حسرت سے اسے دیکھتے تھے کہ کاش! ان کو بھی ویسی ہی دولت ملے لیکن اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ اپنے خزانوں سمیت زمین میں دفن ہو گیا۔ اسی سورت کے شروع میں یہ تشبیہ کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ صرف سمندروں میں غرق کرنے کی ہی طاقت نہیں رکھتا بلکہ اگر اللہ چاہے تو بعض متکبرین اپنی دولتوں سمیت ہمیشہ کے لئے زمین میں دفن کر دیئے جائیں۔ جیسا کہ فی زمانہ بھی ہم یہی دیکھتے ہیں کہ زلزلوں سے زمین پھٹتی ہے اور کثیر آبادیاں اور اس زمانہ کی بڑی بڑی بھاری ایجادات زمین میں دفن ہو جاتی ہیں اور پھر ان کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔

ان آیات کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ۸۶) ہے جو دشمنوں پر قطعی طور پر یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھی کہ یہ اللہ کا کلام ہے اس نے بہر حال پورا ہو کر رہنا ہے اور وہ یہ تھی کہ تجھے ہم دوبارہ معاد یعنی مکہ میں داخل کریں گے۔ پس انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اس معجزہ کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ پھر ماضی یا مستقبل کی پیشگوئیوں میں شک کی کونسی گنجائش رہ جاتی ہے؟ پھر نتیجہ یہی نکالا گیا کہ توحید باری تعالیٰ کے سوا کچھ بھی ثابت نہیں۔ جو ہلاکت کے ذکر گزرے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے خواہ وہ اللہ کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو یا قانون قدرت کے تابع اپنے انجام کو پہنچے۔ صرف ایک اللہ کا جلوہ ہے جو دائمی ہے۔

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ طَيِّبٌ سَمِيعٌ عَلِيمٌ: پاک، بہت سننے والا،
بہت جاننے والا۔

۳۔ یہ ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔

۴۔ ہم تیرے سامنے موسیٰ اور فرعون کی خبر میں سے
حق کے ساتھ کچھ پڑھتے ہیں، اُن لوگوں کی خاطر جو
ایمان لانے والے ہیں۔

۵۔ فرعون نے یقیناً زمین میں سرکشی کی اور اس کے
باشندوں کو گروہ درگروہ بانٹ دیا۔ وہ ان میں سے
کسی ایک گروہ کو بے بس کر دیتا تھا۔ ان کے
بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا
تھا۔ یقیناً وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

۶۔ اور ہم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ ملک میں کمزور سمجھے
گئے ان پر احسان کریں اور انہیں رہنما بنا دیں اور
انہیں وارث کر دیں۔

۷۔ اور انہیں زمین میں تمکنت عطا کریں اور فرعون
اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان
(بنی اسرائیل) کی طرف سے وہ کچھ دکھا دیں جس
سے وہ ڈرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

طَسَمَ ②

تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ③

تَتْلُوَ عَلَيْكَ مِنْ نَّبِيٍّ مَّوْسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ
لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ④

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا
شِيْعًا يَسْتَضَعِفُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ
يُدْبِحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ
إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ⑤

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي
الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ
الْوَارِثِينَ ⑥

وَنُمَكِّنْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ
وَهَامَانَ وَجُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا
يَحْذَرُونَ ⑦

۸۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اُسے دودھ پلا۔ پس جب تو اُس کے بارہ میں خوف محسوس کرے تو اسے دریا میں ڈال دے اور کوئی خوف نہ کر اور کوئی غم نہ کھا۔ ہم یقیناً اسے تیری طرف دوبارہ لانے والے ہیں اور اسے مُرسَلین میں سے (ایک رسول) بنانے والے ہیں۔

۹۔ پس فرعون کے خاندان نے (اذن الہی کے مطابق) اسے اُٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لئے دشمن (ثابت ہو) اور غم کا موجب بن جائے۔ یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکرِ خطا کا رتھے۔

۱۰۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ) میرے لئے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک (ثابت) ہوگا، اسے قتل نہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہ فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں جبکہ وہ کچھ شعور نہیں رکھتے ہوں گے۔

۱۱۔ اور موسیٰ کی ماں کا دل (فکروں سے) فارغ ہو گیا۔ عین ممکن تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو سنبھالے نہ رکھتے۔ (ہم نے ایسا کیا) تاکہ وہ مومنوں میں سے ہو جاتی۔

۱۲۔ اور اُس (یعنی موسیٰ کی ماں) نے اُس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے جا۔ پس وہ دُور سے اُسے دیکھتی رہی اور انہیں کچھ پتہ نہ تھا۔

۱۳۔ اور پہلے ہی سے ہم نے اُس (یعنی موسیٰ) پر دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں۔ پس اُس (کی بہن) نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتہ دوں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کر سکیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں؟

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ
فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا
تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا رَأَيْنَاهُ إِلَيْكَ
وَاجْعَلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۸﴾

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا
وَحَرْنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿۹﴾

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتْ عَيْنِي لِئِ
وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ
نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰﴾

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَرِحًا ۗ إِنَّ
كَادَتْ لِتُبَدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَّنَا
عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱﴾

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۗ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ
جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۲﴾

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ
لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ پس ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ غم نہ کرے اور تاکہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے تھے۔

۱۵۔ اور جب وہ بچنگی کی عمر کو پہنچا اور متوازن ہو گیا تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔

۱۶۔ اور وہ شہر میں اس کے رہنے والوں کی غفلت کی حالت میں (ان سے چھپتا ہوا) داخل ہوا تو وہاں اس نے دو مردوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ یہ (ایک) اس کے قبیلے کا تھا اور وہ (دوسرا) اس کے دشمن قبیلے کا۔ پس وہ جو اس کے قبیلے کا تھا اس نے اس کو مخالف قبیلے والے کے خلاف مدد کے لئے آواز دی۔ پس موسیٰ نے اسے مٹکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اس نے (دل میں) کہا کہ یہ (جو کچھ ہوا) یہ تو شیطان کا کام تھا۔ یقیناً وہ کھلا کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔

۱۷۔ اس نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔ تو اُس نے اسے بخش دیا۔ یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۸۔ اس نے کہا اے میرے رب! اس وجہ سے کہ تُو نے مجھ پر انعام کیا میں آئندہ ہرگز کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

۱۹۔ پس وہ صبح شہر میں داخل ہوا، ڈرتا ہوا ادھر ادھر

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۗ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾

﴿۱۴﴾

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۗ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۵﴾

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلَىٰ حِينٍ عَفْلَةٍ ۖ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يُقْتَتِلَنِ هٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاَسْتَاغَاهُ الَّذِي مِّنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِّنْ عَدُوِّهِ ۖ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِيْ ۗ فَغَفَرَ لَهُ ۗ اِنَّهُ هُوَ الْعَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷﴾

قَالَ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظٰهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۗ فَاِذَا

نظر ڈالتا ہوا تو اچانک وہی شخص جس نے اُسے گزشتہ دن مدد کے لئے بلایا تھا پھر اُس سے چیخ چیخ کر مدد مانگ رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا یقیناً تو ہی ظاہر و باہر سخت گمراہ ہے۔

۲۰۔ پھر جب اس نے ارادہ کیا کہ اُسے پکڑے جو اُن دونوں کا دشمن ہے تو اس نے کہا اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے بھی قتل کر دے جیسا تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ اس کے سوا تو کچھ نہیں چاہتا کہ ملک میں دھونس جماتا پھرے اور تو نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔

۲۱۔ اور ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے موسیٰ! یقیناً سردار تیرے خلاف منصوبہ بنا رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ پس نکل بھاگ۔ یقیناً میں تیری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔

۲۲۔ پس وہ وہاں سے نکل کھڑا ہوا، خوفزدہ اور ادھر ادھر نگاہ ڈالتا ہوا۔ اس نے کہا اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ ﴿۱﴾

الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِحُهُ ۗ
قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَعَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۹﴾

فَلَمَّا أَنْ ارَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ
لَّهُمَا قَالَ يَمُوسَى اٰتْرِيدُ اَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا
قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۗ اِنْ تُرِيدُ اِلَّا اَنْ
تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيدُ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمَصْلِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعَىٰ
قَالَ يَمُوسَى اِنَّ الْمَلَايَا تَمْرُوْنَ بِكَ
يَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ
النَّصِيْحِيْنَ ﴿۲۱﴾

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۗ قَالَ رَبِّ
نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

﴿۱﴾ آیات ۱۶ تا ۲۳: معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ نبوت سے پہلے اپنے گھر صبح کے اندھیرے میں آیا کرتے تھے۔ ایک دن رستے میں انہوں نے ایک اسرائیلی کو فرعون کی قوم کے ایک شخص سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ جب اس نے حضرت موسیٰ کو مدد کے لئے پکارا تو آپ کے لئے سے قوم فرعون کا آدمی مر گیا۔

دوسری صبح منہ اندھیرے حضرت موسیٰ پھر گزر رہے تھے تو آپ کی قوم کے اسی لڑاکا شخص نے، قوم فرعون کے ایک آدمی سے لڑائی شروع کی۔ جب موسیٰ اپنے ہم قوم کی مدد کیلئے بڑھے تو قوم فرعون کے شخص نے احتجاجاً حضرت موسیٰ سے کہا کہ کیا مجھ سے بھی وہی کرو گے جس طرح کل تم نے ہمارا ایک آدمی مار دیا تھا؟ ان دو واقعات کے بیان کے بعد وہ آیت آتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ فرعون کی قوم کے سرداروں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ موسیٰ کو قتل کی سزا دی جائے گی۔ اس پر حضرت موسیٰ کو ایک باخبر آدمی نے پہلے سے متنبہ کر دیا اور آپ وہاں سے مدین کی طرف چلے گئے۔

۲۳۔ پس جب اس نے مدین کی جانب رخ کیا اس نے کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے صحیح راستے کی طرف ہدایت دیدے۔

۲۴۔ پس جب وہ مدین کے پانی کے گھاٹ پر اُتر ا۔ اس نے وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو (اپنے جانوروں کو) پانی پلاتے ہوئے دیکھا اور ان سے پڑے دو عورتوں کو بھی موجود پایا جو اپنے جانوروں کو پڑے بٹا رہی تھیں۔ اس نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم پانی نہیں پلائیں گی یہاں تک کہ چرواہے لوٹ جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔

۲۵۔ تو اس نے ان دونوں کی خاطر (اُن کے جانوروں کو) پانی پلایا۔ پھر وہ ایک سائے کی طرف مُڑ گیا اور کہا کہ اے میرے رب! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔

۲۶۔ پس ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔ اس نے کہا یقیناً میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اس کا بدلہ دے جو تو نے ہماری خاطر پانی پلایا۔ پس جب وہ اس کے (باپ کے) پاس آیا اور سارا واقعہ اس کے سامنے بیان کیا اس نے کہا خوف نہ کرتو ظالم قوم سے نجات پا چکا ہے۔

۲۷۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا اے میرے باپ! اسے نوکر رکھ لے۔ یقیناً جنہیں بھی تو نوکر رکھے اُن میں بہترین وہی (ثابت) ہوگا جو مضبوط (اور) امانت دار ہو۔

۲۸۔ اس نے (موسیٰ سے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٰٓ اَنْ يَّهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿۳۳﴾

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۗ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَاَتَيْنِ تَدُوْدٰنِ ۙ قَالَا مَا حَظُّكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتّٰى يُصْدِرَ الرَّعَاءُ ۗ ۙ وَابُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

فَسَقٰى لَهَا مِمَّا تَمَّتْ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّى لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۳۵﴾

فَجَاءَتْهُ اِحْدَاهُمَا تَمْشِيْ اَعْلٰى اسْتِحْيَا ۗ ۙ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۗ ۙ نَجُوْتُ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

قَالَتْ اِحْدَاهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرُهُ ۗ اِنَّ خَيْرَ مِّنْ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۳۷﴾

قَالَ اِنِّىٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدٰى

ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک تجھ سے بیاہ دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ سال میری خدمت کرے۔ پس اگر تو دس پورے کر دے تو یہ تیری طرف سے (طوعی طور پر) ہوگا اور میں تجھ پر کسی قسم کی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ چاہے تو تو مجھے نیک لوگوں میں سے پائے گا۔

ابْنَتِي هَتَيْنِ عَلَيَّ اَنْ تَاَجِرَنِي ثَمَنِي حَجَجٌ ۚ
فَاِنْ اَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا
اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۗ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۲۸

۲۹۔ اس نے کہا یہ میرے اور تیرے درمیان طے ہو گیا۔ دونوں میں سے جو میعاد بھی میں پوری کروں تو میرے خلاف کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ اور اللہ اُس پر، جو ہم کہہ رہے ہیں، نگران ہے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۗ اَيُّمَا الْاَجْلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا
نَقُولُ وَكِيْلٌ ۝۲۹

۳۰۔ پس جب موسیٰ نے مقررہ مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلا، اس نے طور کی طرف ایک آگ سی دیکھی۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ذرا اٹھرو، مجھے ایک آگ سی دکھائی دے رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اُس (کے پاس) سے کوئی خبر تمہارے پاس لے آؤں یا کوئی آگ کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم آگ تاپ سکو۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوسٰى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاهْلِهِ
اَنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۗ قَالَ
لِاهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّيْ اَنْسْتُ نَارًا اَلْعَلٰی
اَتِيْكُمْ مِنْهَا خَبْرًا اَوْ جَدُوَةٌ مِّنَ النَّارِ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۳۰

۳۱۔ پس جب وہ اُس کے پاس آیا تو بابرکت وادی کے کنارے سے ندادی گئی، درخت کے ایک مبارک حصہ میں، کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب۔

فَلَمَّا اَتْهٰا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ
فِي الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
يُّمُوْسٰى اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۱

۳۲۔ اور (کہا گیا) کہ اپنا عصا پھینک۔ پس جب اُس نے اُس (عصا) کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہا ہے گویا سانپ ہو تو وہ پیٹھ دکھاتا ہوا مُڑ گیا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔

وَاَنْ اَلْقٰ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَاَهَا تَهْتَزُّ
كَانَتْهَا جَاۗنٌّ وَّلِيٌّ مُّدْبِرًا ۗ وَلَمْ يَعْقِبْ ۗ

اے موسیٰ! آگے بڑھ اور نہ ڈر۔ تو یقیناً سلامت رہنے والوں میں سے ہے۔

۳۳۔ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ پھر اپنے بازو کو خوف سے (بچنے کیلئے) اپنے ساتھ چمٹالے۔ پس تیرے رب کی طرف سے یہ دو براہین فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (بھیجی جا رہی) ہیں۔ یقیناً وہ بدکردار لوگ ہیں۔

۳۴۔ اس نے کہا اے میرے رب! یقیناً میں نے ان کا ایک شخص قتل کیا ہوا ہے۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

۳۵۔ اور میرا بھائی ہارون زبان کے لحاظ سے مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ پس میرے مددگار کے طور پر اسے میرے ساتھ بھیج دے وہ میری تصدیق کرے گا۔ یقیناً مجھے (یہ بھی) ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

۳۶۔ اس نے کہا ہم ضرور تیرے بھائی کے ذریعے تیرا بازو مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو ایک غالب نشان عطا کریں گے۔ پس ہمارے نشانات کے ہوتے ہوئے وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ تم دونوں بھی اور وہ بھی جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آنے والے ہیں۔

۳۷۔ پس جب موسیٰ ان کے پاس ہمارے کھلے کھلے نشانات لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے گزشتہ آباء و اجداد میں ایسا نہیں سنا۔

يٰمُوسَىٰ اٰقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۗ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۳﴾

اَسْلَكَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِّنْ غَيْرِ سُوءٍ ۗ وَاَضْمَمْتَ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ ۗ فَذٰلِكَ بُرْهٰنُنَا مِنْ رَّبِّكَ ۗ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَٲِيْهِ ۗ اِنَّهُمْ كٰنُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا ۗ فَاَخَافُ اَنْ يُقْتَلُوْنِ ﴿۳۵﴾

وَاٰخِيۡ هٰرُوْنُ ۗ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىۡ لِسٰنًا ۗ فَاَرْسَلْهُ مَعِيَ رِدْآءً يُصَدِّقُنِ ۗ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنْ يُكٰذِبُوْنَ ﴿۳۶﴾

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاٰخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا ۗ فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۗ بِاٰيٰتِنَا ۗ اَنْتُمَا وَمِنۡ اَتْبَعِكُمَا الضٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوسَىٰ بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْٓا مَا هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّقْتَرٰى ۗ وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىۡ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور موسیٰ نے کہا میرا رب سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کون اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور کون ہے جس کو آخرت کا گھر نصیب ہوگا۔ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

۳۹۔ اور فرعون نے کہا اے سردارو! میں تمہارے لئے اپنے سوا کسی اور معبود کو نہیں جانتا۔ پس اے ہامان! میرے لئے مٹی (کی اینٹوں) پر آگ بھڑکا۔ پس مجھے ایک محل بنا دے تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں تو سہی اور میں یقیناً یہی گمان رکھتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

۴۰۔ اور اس نے اور اس کے لشکروں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ گمان کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

۴۱۔ پس ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو گرفت میں لے لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ پس دیکھ کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

۴۲۔ اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا تھا جو آگ کی طرف بٹاتے تھے اور قیامت کے دن وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

۴۳۔ اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بد حالوں میں سے ہوں گے۔

۴۴۔ اور یقیناً ہم نے، بعد اس کے کہ پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا تھا، موسیٰ کو کتاب عطا کی۔ یہ لوگوں کے لئے آنکھیں کھولنے والی اور ہدایت اور رحمت کے

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّيَ أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۳۸﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا مَلِكُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى آلِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿۳۹﴾

وَاسْتَكْبَرُوا وَجَنُّوهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُم إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾
فَأَخَذْنَاهُ وَجَنُّوهُ فَانبَدْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ﴿۴۱﴾
فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۴۲﴾
وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعَوْنَ إِلَى الثَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَنْصُرُونَ ﴿۴۳﴾

وَآتَبْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿۴۴﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ

طور پر تھی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۳۵۔ اور تو (طُور کے) غربی جانب نہیں تھا جب ہم نے موسیٰ کی طرف امر بھیجا۔ اور تو (چشم دید) گواہوں میں سے نہیں تھا۔

۳۶۔ لیکن ہم نے کئی قوموں کو عروج بخشا یہاں تک کہ ان پر عُمر طویل ہوگئی۔ اور تو اہل مدین میں بھی اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہوا نہیں ٹھہرا لیکن یہ ہم ہی ہیں جو پیغمبر بھیجنے والے تھے۔

۳۷۔ اور تو طُور کے کنارے پر نہیں تھا جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی لیکن (تُو) اپنے رب کی طرف سے ایک عظیم رحمت کے طور پر (بھیجا گیا ہے) تاکہ ایسی قوم کو جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، تُو ڈرائے۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۳۸۔ اور مبادا انہیں کوئی مصیبت پہنچے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو وہ کہیں کہ اے ہمارے رب! کیوں نہ تو نے ہماری طرف کوئی رسول بھیجا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہو جاتے۔

۳۹۔ پس جب ہماری طرف سے اُن کے پاس حق آ گیا تو انہوں نے کہا کہ اسے ویسا ہی کیوں نہ دیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا وہ اس سے پہلے اُس کا انکار نہیں کر چکے جو موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ انہوں نے یہ کہا

وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۴۴﴾

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۴۵﴾

وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًّا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿۴۶﴾

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَّحِمَةً مِّنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۴۷﴾

وَلَوْلَا أَنْ نَصِيبَهُمْ مُّصِيبَةً بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۸﴾

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۗ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۗ قَالُوا

تھا کہ یہ دو بہت بڑے جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہوئے اور انہوں نے کہا ہم تو یقیناً ہر ایک کا انکار کرنے والے ہیں۔

۵۰۔ ٹو کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب تو لاؤ جو ان دونوں (یعنی تورات اور قرآن) سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو تو میں اُسی کی پیروی کروں گا۔

۵۱۔ پس اگر وہ تیری اس دعوت کو قبول نہ کریں تو جان لے کہ وہ محض اپنی خواہشات ہی کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ اللہ ہرگز ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۵۲۔ اور یقیناً ہم نے ان تک بات اچھی طرح پہنچا دی تھی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۵۳۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی (ان میں سے کئی) اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔

۵۴۔ اور جب ان پر (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یقیناً یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔ یقیناً ہم اس سے پہلے ہی فرمانبردار تھے۔

۵۵۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دوسرے اپنا اجر دیئے جائیں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ بُرائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں عطا کرتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

سِحْرٍ تَظْهَرُ ۗ وَقَالُوا إِنَّا بِكُلِّ كَفْرٍ وَّكَفْرُونَ ﴿۴۹﴾

قُلْ فَاتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعُهُ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۵۰﴾

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۵۱﴾

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۲﴾

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۳﴾

وَإِذْ آتَيْنَاهُمْ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا ۗ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿۵۴﴾

أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ۗ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور جب وہ کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ تم پر سلام ہو۔ ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

۵۷۔ یقیناً تو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

۵۸۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم تیرے ہمراہ ہدایت کی پیروی کریں گے تو ہم اپنے وطن سے نکال پھینکے جائیں گے۔ کیا ہم نے انہیں پُر امن حرم میں سکونت نہیں بخشی جس کی طرف ہرقسم کے پھل لائے جاتے ہیں (یہ) ہماری طرف سے بطور رزق (ہیں)۔ لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔

۵۹۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کیا جو اپنی معیشت پر اترا تھیں۔ پس یہ اُن کے مساکن ہیں جنہیں اُن کے بعد آباد نہ رکھا گیا مگر تھوڑا۔ اور یقیناً ہم ہی وارث ہوئے۔

۶۰۔ اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا یہاں تک کہ ان (بستیوں) کی ماں میں رسول مبعوث کر چکا ہوتا ہے جو اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہے۔ اور ہم اس کے سوا بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے کہ ان کے بسنے والے ظالم ہو چکے ہوں۔

وَإِذْ سَمِعُوا اللَّعْنَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنْ نَأْمُرُنَا وَلَا نَحْمِلُ الْعِلْمَ عَلَيْهِمْ
لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٦﴾

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٧﴾

وَقَالُوا إِنْ تَتَّبِعِ الْهْدَىٰ مَعَكَ نُنْتَخِطُ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا أَمِنًا يُجَبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٨﴾

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسْكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٩﴾

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَارِ سُوْلًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٦٠﴾

۶۱۔ اور جو کچھ بھی تم دیئے جاتے ہو یہ دنیوی زندگی کا عارضی فائدہ اور اس (دنیا) کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ پس کیا تم عقل نہیں کرو گے؟

۶۲۔ پس کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا اور وہ اسے حاصل کرنے والا ہے اُس جیسا ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا عارضی فائدہ پہنچایا ہو پھر وہ قیامت کے دن (جواب دہی کے لئے) حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو۔

۶۳۔ اور جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم (شریک) گمان کیا کرتے تھے؟

۶۴۔ وہ جن پر فرمان صادق آچکا ہوگا کہیں گے اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے اُن کو گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے۔ بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے (اب) ہم تیری طرف آتے ہیں۔ یہ ہرگز ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

۶۵۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے (بنائے ہوئے) شرکاء کو پکارو۔ پھر وہ انہیں پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ کاش کہ وہ ہدایت پا جاتے۔

۶۶۔ اور (یاد رکھو) وہ دن جب وہ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا کہ تم نے مُرسَلین کو کیا جواب دیا؟

۶۷۔ پس اُس دن اُن پر خبریں مشتبہ ہو جائیں گی۔ پس وہ ایک دوسرے سے بھی کوئی سوال نہ کریں گے۔

وَمَا أَوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
وَّآبِقٰٓءُ ۙ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۙ ﴿٦١﴾

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعَدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ
كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۙ ﴿٦٢﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۙ ﴿٦٣﴾

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۖ اَغْوَيْنَهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ
تَبَرَّآنَا اِلَيْكَ ۗ مَا كَانُوْا اِلَآئِنَا يَعْبُدُوْنَ ۙ ﴿٦٤﴾

وَقِيْلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
يَسْتَجِيبُوْا لَهُمْ وَاَوَّعَدَابُ لَوْ اٰتٰهُمْ
كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۙ ﴿٦٥﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا اٰجَبْتُمْ
الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٦٦﴾

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ
لَا يَتَسَاءَلُوْنَ ۙ ﴿٦٧﴾

۲۸۔ پس جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو بعید نہیں کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہو جائے۔

۲۹۔ اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (اُس میں سے) اختیار کرتا ہے۔ اور اُن کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔ پاک ہے اللہ اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۳۰۔ اور تیرا رب جانتا ہے جو اُن کے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ (لوگ) ظاہر کرتے ہیں۔

۳۱۔ اور وہی ہے اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدا اور آخرت (دونوں) میں تعریف اُسی کی ہے اور اُسی کا حکم چلتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۳۲۔ تو کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تم پر رات قیامت کے دن تک دراز کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس کوئی روشنی لا سکے؟ پس کیا تم سنو گے نہیں؟

۳۳۔ تو کہہ دے کہ بتاؤ تو سہی اگر اللہ تم پر دن، قیامت کے روز تک دراز کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات کو لا سکے جس میں تم تسکین پاتے ہو؟ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لو گے؟

۳۴۔ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات

فَاٰمَنَ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ
اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۲۸﴾

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۹﴾

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِي
الْاٰوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۱﴾

قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اٰتِيْلَ
سَرْمَدًا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۗ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ النَّهَارَ
سَرْمَدًا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۗ اَفَلَا
تَبْصُرُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمْ اٰتِيْلَ وَالنَّهَارَ

اور دن کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں سکینت حاصل کرو اور اس کے فضلوں کی جستجو کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

لَتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۷۴﴾

۷۵۔ اور (وہ دن یاد رکھو) جس دن وہ انہیں پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم (میرا شریک) گمان کیا کرتے تھے؟

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ
الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۷۵﴾

۷۶۔ اور ہم ہر امت سے ایک گواہ نکال لائیں گے اور کہیں گے کہ اپنی برہان لاؤ۔ پس وہ جان لیں گے کہ حق اللہ کے اختیار میں ہے اور جو کچھ وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا
بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَصَلَّ
عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۷۶﴾

۷۷۔ یقیناً قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا۔ پس اس نے ان کے خلاف بغاوت کی اور ہم نے اسے ایسے خزانے دیئے تھے کہ ان کی چابیاں (اپنے بوجھ سے) ایک مضبوط جماعت کو بھی تھکا دیتی تھیں۔ (پھر) جب اس کی قوم نے اس سے کہا شیخی نہ بگھار، یقیناً اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ
عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ
مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ
إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿۷۷﴾

۷۸۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعہ دار آخرت کمانے کی خواہش کر اور دنیا میں سے بھی اپنا معین حصہ نظر انداز نہ کر اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا اور زمین میں فساد (پھیلا نا) پسند نہ کر۔ یقیناً اللہ فساد یوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا
تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنَ كَمَا
أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي
الْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۷۸﴾

۷۹۔ اس نے کہا مجھے تو یہ اس علم کی وجہ سے دیا گیا ہے جو مجھے حاصل ہے۔ پھر کیا اسے علم نہیں ہوا کہ یقیناً اللہ اُس سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکا

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ
أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ

ہے جو قوت میں اس سے سخت تر اور جمعیت میں زیادہ تھیں؟ اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارہ میں پوچھا نہیں جائے گا۔

مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً
وَ أَكْثَرُ جَمْعًا ۗ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ
ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۷۶﴾

۸۰۔ پس وہ اپنی قوم میں اپنی سچ دھج کے ساتھ نکلا۔ ان لوگوں نے جو دنیا کی زندگی چاہتے تھے کہا کاش! ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہوتا جو قارون کو دیا گیا۔ یقیناً وہ بڑے نصیب والا ہے۔

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۗ قَالَ الَّذِينَ
يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لِيَلْبِتَ لَنَا مِثْلَ مَا
أُوْتِيَ قَارُونُ ۗ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۷۷﴾

۸۱۔ اور ان لوگوں نے جنہیں علم عطا کیا گیا تھا کہا وائے افسوس تم پر!۔ اللہ کا (دیا ہوا) ثواب اُس کے لئے بہت بہتر ہے جو ایمان لایا اور نیک عمل بجالایا۔ مگر صبر کرنے والوں کے سوا کوئی نہیں جو یہ (معرفت) عطا کیا جائے۔

وَقَالَ الَّذِينَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلْكُمُ
ثَوَابَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَلَا يُلْقِمَهَا إِلَّا الْضَّالُّونَ ﴿۷۸﴾

۸۲۔ پس ہم نے اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پس اُس کا کوئی گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابل پر اس کی مدد کرتے اور وہ انتقام لینے والوں میں سے نہ ہوسکا۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۗ فَمَا كَانَ
لَهُ مِنْ فِتْنَةٍ يَتَّصِرُونَ ۗ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُتَّصِرِينَ ﴿۷۹﴾

۸۳۔ اور ان لوگوں نے، جنہوں نے ایک دن پہلے تک اس کے مقام (کو حاصل کرنے) کی تمنا کی تھی، اس حالت میں صبح کی کہ وہ کہہ رہے تھے وائے حسرت! اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہے) تنگ بھی کر دیتا ہے۔ اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا تو وہ ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ وائے حسرت! کافر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَّتْ أَمَّاكُنَهُ بِالْأَمْسِ
يَقُولُونَ وَيَكُنَّ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۗ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ
عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۗ وَيَكَاثُ ۗ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُونَ ﴿۸۰﴾

۸۴۔ یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متقیوں ہی کا ہے۔

۸۵۔ جو بھی کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لئے اس سے بہتر (اجر) ہوگا۔ اور جو بدی لے کر آئے گا تو وہ لوگ جو بدیوں کے مرتکب ہوئے، جزا نہیں دیئے جائیں گے مگر اتنی ہی جو وہ کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔ تو کہہ دے میرا رب اسے زیادہ جانتا ہے جو ہدایت لے کر آتا ہے اور اسے بھی جو کھلی کھلی گمراہی میں ہے۔

۸۷۔ اور تو کوئی خواہش نہیں رکھتا تھا کہ تجھے کتاب عطا کی جائے مگر (یہ) تیرے رب کی طرف سے بطور رحمت ہے۔ پس کافروں کا ہرگز مددگار نہ بن۔

۸۸۔ اور وہ ہرگز تجھے اللہ کی آیات (کی پیروی) سے نہ روک سکیں بعد اس کے کہ وہ تیری طرف نازل کی جا چکی ہوں۔ اور اپنے رب کی طرف بلاتا رہ اور شرک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو۔

۸۹۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس کے جو لوے کے۔ اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۸۴﴾

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۸۵﴾

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۖ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۸۶﴾

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿۸۷﴾

وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۸۸﴾

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۹﴾

۶۹۔ العنکبوت

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ستر آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز ایک دفعہ پھر اَلَمْ سے کیا گیا ہے جس میں یہ اشارہ بھی مضمر ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کے مضامین کو نئے انداز میں دہرائے گا۔ چنانچہ جیسا کہ سورۃ البقرہ میں یہود کا ذکر تھا کہ اُن کا ایمان لانا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کو قبول نہ ہو اوجب تک وہ آزمائشوں پر پورا نہ اُترے۔ اب اس سورت میں بھی اسی مضمون کا اعادہ ہے۔ اس دور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی پہلے لوگوں کی طرح محض ایمان کا دعویٰ کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ لازماً تمام آزمائشوں سے گزرنا ہوگا جن سے پہلی قوموں کو گزرا گیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کو اپنے ماں باپ کی طرف سے بھی کڑی آزمائش کا سامنا ہوتا ہے جو مشرک ہونے کی بنا پر اپنے بچوں کو شرک کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے احسان کی تعلیم دی ہے ان سے بہت بڑھ کر اللہ کا اپنے بندوں پر احسان ہے اس لئے کسی قیمت پر بھی وہ ماں باپ کی خاطر شرک کو قبول نہ کریں۔

جس طرح سورۃ البقرہ کے آغاز میں ہی منافقین کا ذکر ملتا ہے اور ان کی اندرونی بیماریوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے اسی طرح اس سورت میں بھی اب منافقین کا ذکر چلتا ہے اور ان کی طرح طرح کی روحانی بیماریوں کا تجزیہ فرمایا جا رہا ہے۔

ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس آزمائش میں سے بھی گزرتے ہیں کہ ان کے بڑے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ ہمارے پیچھے لگ جاؤ۔ اگر ہمارا مسلک غلط بھی ہو تو ہم تمہارے بوجھ اٹھالیں گے۔ حالانکہ یہ دعویٰ کرنے والے تو نہ صرف اپنا بوجھ اٹھائیں گے بلکہ اپنے تبعین کو گمراہ کرنے کا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اس امر کا فیصلہ قیامت کے دن ہی ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کیسے کیسے افترا باندھا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور بہت سے ایسے گزشتہ انبیاء کی قوموں کا ذکر ہے جو اپنے وقت کے رسولوں کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک کی گئیں اور ان کے نشانات اس زمین میں آج تک باقی ہیں۔ آثارِ قدیمہ کا علم رکھنے والے بہت سی قوموں کا کھوج لگا بھی چکے ہیں اور بہت سی قوموں کا کھوج لگانا ابھی باقی ہے۔ یہاں تک کہ کشتی نوح کے متعلق بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آثارِ قدیمہ کے علماء اس کی کھوج سے غافل نہیں اور ضرور ایک دن کھوج نکال لیں گے۔

اس کے بعد اس سورت کی مرکزی آیت (نمبر ۴۲) میں، جس کا سورت کے عنوان العنکبوت سے تعلق ہے، یہ ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ جو لوگ بھی اللہ کے سوا معبود ٹھہراتے ہیں ان کی مثال تو ایک مکڑی کی سی ہے جو ایک بہت پیچ دار جال بنتی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے استدلال بھی نہایت پیچ دار مگر فی الحقیقت نہایت احمقانہ ہیں۔ اور ان میں پھسنے والوں کی مثال بھی ان احمق مکھیوں کی طرح ہے جو مکڑی کے جالے میں پھنس کر اس کا شکار ہو جاتی ہیں اور انہیں علم نہیں کہ مکڑی کے جالے سے کمزور تر اور کوئی پھندا نہیں۔

مکڑی کے جالے میں یہ تضاد پایا جاتا ہے کہ اگرچہ اس کے لعاب سے پیدا ہونے والے دھاگے میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اس موٹائی اور وزن کے لوہے کے دھاگے میں بھی ویسی طاقت نہیں ہوتی مگر اس کے باوجود وہ ایک کمزور ترین پھندا ثابت ہوتا ہے۔ پس دشمنوں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ مضبوط پھندے بھی بنا کر دیکھ لیں ان کا حشر مکڑی کے بنائے ہوئے پھندے کے سوا کچھ نہیں ہوگا جو بظاہر مضبوط ہے مگر حقیقتاً انتہائی کمزور ثابت ہوتا ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اُسے اخلاص سے تلاش کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کا کوئی بھی مسلک ہو، اگر اللہ چاہے تو انہیں بالآخر صراطِ مستقیم تک پہنچا دے گا۔ اور دنیا کے ہر مذہب میں وہ سچائیاں موجود ہیں کہ ان پر غور کرنے کے نتیجے میں بالآخر اسلام کی سچائی اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کی ہدایت ممکن ہے، اگر اللہ چاہے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سَبْعُونَ آيَةً وَ سَبْعَةُ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے
والا ہوں۔

۳۔ کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم
ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیتے جائیں گے اور
آزمائے نہیں جائیں گے؟

۴۔ اور ہم یقیناً اُن لوگوں کو جو اُن سے پہلے تھے
آزمائش میں ڈال چکے ہیں۔ پس وہ لوگ جو سچے
ہیں اللہ انہیں ضرور شناخت کر لے گا اور جھوٹوں کو بھی
ضرور پہچان جائے گا۔

۵۔ کیا وہ لوگ جو بُرے اعمال بجالاتے ہیں گمان کر
بیٹھے ہیں کہ وہ (سزا سے بھاگ کر) ہم پر سبقت لے
جائیں گے؟ بہت بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

۶۔ جو بھی اللہ کی لقا چاہتا ہے تو (اُس کے لئے)
اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ بہت
سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۷۔ اور جو جہاد کرے تو وہ اپنی ہی خاطر جہاد کرتا
ہے۔ یقیناً اللہ تمام جہانوں سے مستغنی ہے۔

۸۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا
لائے ہم لازماً اُن کی بدیاں ان سے دور کر دیں گے
اور ضرور اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا
دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمَلِكِ ②

أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا
وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ③

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ
اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ④

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ
يَسْبِقُونَا ⑤ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ⑥

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ
لَآتٍ ⑦ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ⑧

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ⑨
إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ⑩

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑪

۹۔ اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرے اور (کہا کہ) اگر وہ تجھ سے جھگڑیں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے، جس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو پھر اُن دونوں کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تمہارا لوٹ کر آنا ہے پس میں تمہیں ان باتوں سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے تھے۔

۱۰۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم انہیں ضرور نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔

۱۱۔ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ مگر جب انہیں اللہ کی راہ میں تکلیف دی جاتی ہے تو وہ لوگوں کی آزمائش کو اللہ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے کوئی مدد آئی تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یقیناً تم لوگوں کے ساتھ تھے۔ کیا اللہ سب سے بڑھ کر اسے نہیں جانتا جو تمام جہانوں (میں بسنے والوں) کے دلوں میں ہے۔

۱۲۔ اور اللہ یقیناً مومنوں کو بھی پہچان لے گا اور منافقوں کو بھی پہچان لے گا۔

۱۳۔ اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اُن لوگوں سے کہا جو ایمان لائے کہ ہمارے رستے کی پیروی کرو اور ہم تمہاری خطائیں (خود) اٹھالیں گے حالانکہ وہ اُن کی خطاؤں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں ہوں گے۔ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

۱۴۔ اور وہ ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۹﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ﴿۱۰﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولَنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوْ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱﴾

وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴿۱۲﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطِيئَتَكُمْ وَمَاهُمْ بِحَمِيلِينَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ط إِنَّهُمْ لَكَذِبُونَ ﴿۱۳﴾

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ

بوجھوں کے علاوہ کچھ اور بوجھ بھی۔ اور قیامت کے دن وہ ضرور اس کے متعلق پوچھے جائیں گے جو افترا وہ کیا کرتے تھے۔

۱۵۔ اور یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ پس وہ ان میں پچاس کم، ہزار برس رہا۔ پس ان کو طوفان نے آ پکڑا اور وہ ظلم کرنے والے تھے۔

۱۶۔ پس ہم نے اس کو اور (اس کے ساتھ) کشتی سواروں کو نجات بخشی اور اس (کشتی) کو تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنا دیا۔

۱۷۔ اور ابراہیم (کو بھی بھیجا تھا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔

۱۸۔ یقیناً تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ گھڑتے ہو۔ یقیناً وہ لوگ جن کی تم اللہ کی بجائے عبادت کرتے ہو تمہارے لئے کسی رزق کی ملکیت نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے حضور ہی رزق چاہو اور اُس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۱۹۔ اور اگر تم تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں تکذیب کر چکی ہیں۔ اور پیغمبر پر کھلا کھلا پیغام پہنچانے کے سوا کچھ فرض نہیں۔

أَثْقَالِهِمْ ۚ وَ لَيْسَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٤﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٥﴾

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ ۖ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٧﴾

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۗ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٨﴾

وَإِنْ تَكْذِبُوا فَعَدَبُكُمْ مِنْ أَمْرِ قَوْمِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ﴿١٩﴾

حضرت نوح کی عمر جو ۹۵۰ سال بیان فرمائی گئی ہے اس سے ظاہری عمر مراد نہیں بلکہ آپ کی شریعت کی عمر ہے۔

۲۰۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پیدائش کا آغاز کرتا ہے اور پھر اسے دہراتا ہے؟ یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے۔

۲۱۔ ٹوکھ دے کہ زمین میں سیر کرو پھر غور کرو کہ کیسے اُس نے تخلیق کا آغاز کیا۔ پھر اللہ اُسے نشاۃِ آخرت کی صورت میں اُٹھائے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۲۲۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہے رحم کرتا ہے اور اُسی کی جانب تم لوٹائے جاؤ گے۔

۲۳۔ اور نہ تم زمین میں (اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں۔ اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی مددگار۔

۲۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس سے ملاقات کا انکار کیا یہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۲۵۔ پس اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا اسے قتل کر دو یا جلا دو۔ پس اللہ نے اسے آگ سے نجات بخشی۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۲۰﴾

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۱﴾

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿۲۲﴾

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۲۳﴾

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَكْفُرُونَ ۖ وَمِنْ رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۴﴾

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ اور اس نے کہا تم تو خدا کو چھوڑ کر محض بتوں کو، دنیا کی زندگی کی باہمی محبت کی بنا پر، پکڑے بیٹھے ہو۔ پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض، بعض کا انکار کریں گے اور بعض، بعض پر لعنت ڈالیں گے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہوگا اور تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا ۚ
مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ
بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوٰٓءُكُمْ النَّارُ وَمَا
لَكُمْ مِّن نَّصِيرِينَ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ پس لوط اس (یعنی ابراہیم) پر ایمان لے آیا۔ اور اس نے کہا کہ یقیناً میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جانے والا ہوں۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

فَأَمَّنَ لَهُ لُوطٌ ۖ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ
إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اور ہم نے اُسے (یعنی ابراہیم کو) اسحاق اور یعقوب عطا کئے اور اس کی ذریت میں بھی نبوت اور کتاب (کے انعام) رکھ دیئے۔ اور اُسے ہم نے اُس کا اجر دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ یقیناً صالحین میں شمار ہوگا۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي
ذُرِّيَّتِهِ النَّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَأَتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اور لوط کو بھی (بھيجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم یقیناً بے حیائی کی طرف (دوڑے) آتے ہو۔ تمام جہانوں میں کبھی کوئی اس میں تم پر سبقت نہ لے جاسکا۔

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ
الْفَاحِشَةَ ۖ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ
الْعٰلَمِينَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ کیا تم (شہوت کے ساتھ) مردوں کی طرف آتے ہو اور رہنمائی کرتے ہو اور اپنی مجالس میں سخت ناپسندیدہ باتیں کرتے ہو۔ پس اس کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا مگر (یہ) کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس اللہ کا عذاب لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے۔

إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ
السَّبِيلَ ۚ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ ۗ
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا
بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ اس نے کہا اے میرے رب! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِينَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور جب ہمارے رسول ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یقیناً ہم (لوط کی) اس بہتی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس کے باشندے ظالم لوگ ہیں۔ ﴿۳۲﴾

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبَشْرٰى
قَالُوْا اِنَّا مُهْلِكُوْا اَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اس نے کہا کہ اُس میں تو لوط بھی ہے۔ انہوں نے (جواباً) کہا کہ ہم بہتر جانتے ہیں کہ اس میں کون ہے۔ ہم یقیناً اسے اور اس کے تمام اہل خانہ کو بچالیں گے سوائے اس کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ
بِمَنْ فِيْهَا لَنُنَجِّيْنَهٗ وَاَهْلَهٗ اِلَّا اِمْرَاَتَهٗ
فَاِنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور جب ہمارے رسول لوط کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے ناخوش ہوا اور دل ہی دل میں ان سے بہت تنگی محسوس کی تو انہوں نے کہا کہ ڈر نہیں اور کوئی غم نہ کر۔ ہم یقیناً تجھے اور تیرے سب گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تیری بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّا اَنَّ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا
سِىٔٓءٍۢ بِهٖمْ وَصَاقٍۢ بِهٖمْ ذُرْعًا وَّ قَالُوْا
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنْجُوْكَ
وَاَهْلِكَ اِلَّا اِمْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ
الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ یقیناً ہم اس بہتی کے رہنے والوں پر آسمان سے ایک عذاب اتارنے والے ہیں اس وجہ سے کہ وہ فسق کرتے ہیں۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور یقیناً ہم نے اُس میں سے صرف ایک روشن نشان اُن لوگوں کے لئے باقی چھوڑا جو عقل کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ
يَعْقِلُوْنَ ﴿۳۶﴾

﴿۳۶﴾ حضرت لوط کی قوم کو تباہ کرنے کے لئے جو فرشتے آئے تھے وہ اس سے پہلے حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے تھے اور حضرت ابراہیم چونکہ رقیب القلب تھے اس لئے آپ نے اس قوم کی معافی کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہت اصرار کیا۔

۳۷۔ اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخری دن کی اُمید رکھو اور زمین میں فسادی بن کر بد امنی نہ پھیلاؤ۔

۳۸۔ پس (جب) انہوں نے اُس کو جھٹلا دیا تو انہیں ایک زلزلہ نے آ پکڑا۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے تھے۔

۳۹۔ اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے زلزلوں سے ہلاک کر دیا) اور تم پر یہ بات اُن کے مساکن (کے کھنڈرات) سے خوب کھل چکی ہے۔ اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال کو اچھا بنا کر دکھایا اور اس نے انہیں (سیدھی) راہ سے روک دیا حالانکہ وہ اچھا بھلا دیکھ رہے تھے۔

۴۰۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ان کی گمراہی کی سزا دی) اور موسیٰ ان کے پاس یقیناً کھلے کھلے نشان لا چکا تھا پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر سے کام لیا اور وہ (ہماری پکڑ سے) آگے بڑھ جانے والے نہ ہو سکے۔

۴۱۔ پس ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑ لیا۔ پس ان میں ایسا گروہ بھی تھا جن پر ہم نے کنکر برسانے والا ایک جھکڑ بھیجا۔ اور ان میں ایسا گروہ بھی تھا جس کو ایک ہولناک گرج نے پکڑ لیا۔ اور ان میں سے ایسا گروہ بھی تھا جسے ہم نے زمین میں دھنسا دیا

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۖ فَقَالَ يَوْمَ ۙ
اعْبُدُوا اللَّهَ ۖ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ ۖ وَلَا تَعْمُوا
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۳۷﴾

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا
فِي دَارِهِمْ جِثْمِينَ ﴿۳۸﴾

وَعَادًا وَثَمُودًا ۖ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ
مَّسْكِنِهِمْ ۖ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
أَعْمَالَهُمْ ۖ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا
مُصْتَبِرِينَ ﴿۳۹﴾

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ
جَاءَهُمْ مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا
فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ﴿۴۰﴾

فَكَلَّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِمْ ۖ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَرْسَلْنَا
عَلَيْهِ حَاصِبًا ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ
الصَّيْحَةُ ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ
الْأَرْضَ ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا ۖ

اور ان میں سے ایسا بھی ایک گروہ تھا جسے ہم نے غرق کر دیا۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے کٹری کی طرح ہے اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً کٹری ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۴۱﴾

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ ۖ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ۖ مُسْتَضَاءً

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ یقیناً اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۴۴۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں لیکن علم والوں کے سوا ان کو کوئی نہیں سمجھتا۔

۴۵۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یقیناً اس میں مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔

۴۶۔ تو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۴۳﴾

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ ﴿۴۴﴾

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۵﴾

أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۗ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿۴۶﴾

﴿۴۱﴾ نبیوں کی مخالف قوموں کے انجام کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے کہ کس کس ذریعہ سے وہ ہلاک کی گئیں۔ بعضوں پر بہت نکر برسائے والی آندھیاں چلیں جن سے وہ ہلاک ہو گئیں۔ بعضوں کو خوفناک گرج نے آ پکڑا۔ بعض زلازل کے نتیجہ میں زمین میں دفن کر دی گئیں اور بعض غرق کر دی گئیں۔ عموماً یہی چار ذریعے ہیں جو نبیوں کے مخالفوں کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں۔

۴۷۔ اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر اُس (دلیل) سے جو بہترین ہو سوائے اُن کے جنہوں نے اُن میں سے ظلم کیا ہو۔ اور (اُن سے) کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور اُس پر (بھی) جو تمہاری طرف اُتارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۗ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقَوْلُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأَنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَالهُنَا وَالْهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف کتاب اُتاری۔ پس وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (اہل کتاب) میں سے بھی (ایسا گروہ) ہے جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور ہماری آیات کا انکار کافروں کے سوا کوئی نہیں کرتا۔

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۖ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَ مِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ۖ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿۴۸﴾

۴۹۔ اور تو اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتا تھا اور نہ تو اپنے دامن ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے (تیرے بارہ میں) ضرور شک میں پڑ جاتے۔

۵۰۔ بلکہ یہ وہ کھلی کھلی آیات ہیں جو اُن کے سینوں میں (درج) ہیں جن کو علم دیا گیا اور ہماری آیات کا انکار ظالموں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَأَرْتَابَ الْمُبِطِلُونَ ﴿۴۹﴾

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أوتُوا الْعِلْمَ ۖ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿۵۰﴾

۵۱۔ اور وہ کہتے ہیں کیوں نہ اُس پر اُس کے رب کی طرف سے کوئی نشانات اُتارے گئے۔ تو کہہ دے کہ نشانات تو محض اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو محض ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۵۱﴾

۵۲۔ کیا (یہی) اُن کے لئے کافی نہیں کہ ہم نے تجھ

أَوْ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

پر ایک کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے اور یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے ایک بڑی رحمت بھی ہے اور بہت بڑی نصیحت بھی۔

۵۳۔ تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان لے آئے اور اللہ کا انکار کر دیا یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۵۴۔ اور وہ تجھ سے جلد عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور اگر معین مدت مقرر نہ ہوتی تو ضرور ان کے پاس عذاب آجاتا اور وہ ان کے پاس یقیناً (اس طرح) اچانک آئے گا کہ وہ (اس کا) کوئی شعور نہ کر سکیں گے۔

۵۵۔ وہ تجھ سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں جبکہ جہنم کافروں کو ضرور گھیر لینے والی ہے۔

۵۶۔ جس دن عذاب ان کو اوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور ان کے پاؤں کے نیچے سے بھی اور (اللہ) کہے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اسے چکھو۔

۵۷۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! میری زمین یقیناً وسیع ہے۔ پس صرف میری ہی عبادت کرو۔

۵۸۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ پھر ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

يَسْتَلِي عَلَيْهِمْ ۞ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرًا لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ۞

قُلْ كَفَىٰ بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شٰهِيْدًا ۙ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَاكْفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۳

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۗ وَلَوْلَا اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ ۗ وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۴

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ ۝۵۵

يَوْمَ يَغْشَاهُمْ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۶

يٰۤعِبَادِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اَرْضِيْ وَاِسْعٰةً فَايَّايْ فَاَعْبُدُوْنَ ۝۵۷

كُلُّ نَفْسٍ ذٰۤاِئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۵۸

۵۹۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ان کو جنت میں بالضرور ایسے بالا خانوں میں جگہ عطا کریں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔

۶۰۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر توکل کرتے رہے۔

۶۱۔ اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے جاندار ہیں کہ وہ اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی۔ اور وہ خوب سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۶۲۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو پھر (وہ) کس طرف اُلٹے پھرائے جاتے ہیں؟

۶۳۔ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور اُس کیلئے (رزق) تنگ بھی کر دیتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۶۴۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَنُؤْتِيَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
نِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۵۹﴾

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۶۰﴾
وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا
اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ﴿۶۱﴾

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۚ فَإِنِّي يُؤْفَكُونَ ﴿۶۲﴾

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
وَيَقْدِرُ لَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۶۳﴾

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولَنَّ
اللَّهُ ۗ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْقِلُونَ ﴿۶۴﴾

۶۵۔ اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُمُوعْبٌ ط
وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ﴿٦٥﴾
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٥﴾

۶۶۔ پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالے جاتا ہے تو اچانک وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِكِ دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ فَلَمَّا نَجَّيْنَاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ تاکہ وہ ناشکری کریں اُس کی جو ہم نے انہیں عطا کیا اور تاکہ وہ کچھ عارضی فائدہ اٹھالیں۔ پس وہ عنقریب (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۗ وَ لِيَتَمَتَّعُوا ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾

۶۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ جبکہ اُن کے ارد گرد سے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں۔ تو پھر کیا وہ جھوٹ پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کر دیں گے؟

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا ۖ وَيَتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۗ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر ایک بڑا جھوٹ گھڑے یا حق کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیا کافروں کے لئے جہنم میں ٹھکانا نہیں؟

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۗ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٠﴾

۳۰۔ الرّوم

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی حروف مقطعات اَلَمْ سے ہوا ہے۔ اَلَمْ سے شروع ہونے والی سورتوں میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا ہوا اور کیا ہونے والا ہے۔

اس سے پہلی سورت کے اختتام پر یہ دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے اور سب سے بڑے احسان کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس آپ کو مزید فتوحات کی خوشخبری دی جا رہی ہے جن کا ذکر اس سورت میں متعدد جگہ ملتا ہے۔ سب سے پہلے پیشگوئی کے رنگ میں یہ بیان فرمایا گیا کہ فارس کے مشرکین کو روم کی عیسائی حکومت کے مقابل پر (جو بہر حال موجد ہونے کا دعویٰ تو رکھتے تھے) تھوڑے سے علاقہ میں فتح میسر آئی تو اس سے مشرکین نے یہ فال نکالی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والوں پر آخری فتح بھی حاصل کر لیں گے۔ اس سورت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ لازماً رومی اپنے کھوئے ہوئے علاقے کو مشرکین فارس سے دوبارہ چھڑوالیں گے اور اس پر مسلمان خوشیاں منائیں گے، یہ توقع رکھتے ہوئے کہ اب انشاء اللہ مسلمانوں کو بھی بت پرستوں پر فتح عظیم حاصل ہوگی۔

یہ پیشگوئی اُن دنوں کی ہے جب ابھی مسلمان انتہائی کمزور تھے اور کوئی ان کی فتح کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ اس ضمن میں یہ پیشگوئی بھی اس فتح کے وعدے میں مضمر تھی کہ مسلمانوں کو مشرکوں کی عظیم الشان حکومت یعنی کسریٰ کی حکومت پر بھی فتح نصیب ہوگی۔ پس بعینہ ایسا ہی ہوا۔ اس اتنے واضح ثبوت کو دیکھتے ہوئے بھی لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس ان کو ایک دفعہ پھر اس حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا کہ کیا وہ زمین و آسمان یا اپنے نفوس پر غور نہیں کرتے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے وجود کی شہادتیں خود اپنے اندر اور زمین و آسمان کے آفاق میں دکھائی دینے لگیں۔ اسی طرح ان کی توجہ پہلی قوموں کے آثار کی طرف بھی پھر مبذول کروائی گئی کہ اگر وہ اپنے حال سے بے خبر ہیں تو پھر پہلی قوموں کے انجام کو دیکھ لیں۔ دنیاوی لحاظ سے وہ کتنی عظیم تو ہیں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود قوموں سے زیادہ انہوں نے زمین کو آباد کیا لیکن جب ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے انکار کر دیا تو اُن کی عظمتیں خاک میں ملا دی گئیں۔

اس کے بعد مختلف مثالوں کے ذریعہ مسلسل یہ مضمون جاری ہے کہ جدھر بھی تم نظر دوڑاؤ گے ادھر ہی تمہیں زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد زندگی کا مضمون پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔ لیکن افسوس کہ انسان اس پر غور نہیں کرتا کہ اس سارے نظام کی آخری منزل یہ تو نہیں ہو سکتی کہ انسان کو بار بار اسی دنیا کی خاطر زندہ کیا جائے۔ آخری زندگی وہی ہوگی جس میں وہ حساب دہی کے لئے اللہ کے حضور حاضر کیا جائے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پھر اس امر کی نصیحت ہے کہ تو صبر سے کام لے۔ اللہ کا وعدہ بہر حال حق ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں کرتے، تجھے اپنے موقف سے اکھاڑ نہ سکیں۔ یہاں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ نیکیوں سے چمٹے رہو اور کسی قیمت پر بھی حق بات کو ترک نہ کرو۔

☆☆☆

سُورَةُ الرَّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدَى وَ سِتُّونَ آيَةً وَ سِتَّةَ رُكُوْعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ : میں اللہ سب سے زیادہ جانتے
والا ہوں۔

۳۔ اہل روم مغلوب کئے گئے۔

۴۔ قریب کی زمین میں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے
کے بعد پھر ضرور غالب آ جائیں گے۔

۵۔ تین سے نو سال کے عرصہ تک۔ حکم اللہ ہی کا
(چلتا) ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور اس دن
مومن (بھی اپنی فتوحات سے) بہت خوش ہوں گے۔
۶۔ (جو) اللہ کی نصرت سے (ہوں گی)۔ وہ نصرت
کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور)
بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۔ (یہ) اللہ کا وعدہ (ہے۔ اور) اللہ اپنے وعدہ کے
خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۸۔ وہ دنیا کی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ
ایسے ہیں کہ آخرت کے بارہ میں وہ غافل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اَلْمَلِکِ ۲

غُلِبَتِ الرَّوْمُ ۳

فِیْ اَدْنٰی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَلَیْهِمْ
سَیَعْلَبُوْنَ ۴

فِیْ بَضْعِ سِنِیْنَ ۵ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ
بَعْدُ ۶ وَ یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۷
بِنَصْرِ اللّٰهِ ۸ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ۹ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ
الرَّحِیْمُ ۱۰

وَ عَدَّ اللّٰهُ ۱۱ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَ عَدَّهٗ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۱۲

یَعْلَمُوْنَ ظَٰهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۱۳ وَ هُمْ
عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۱۴

۱ (آیات ۷ تا ۱۴) سورۃ الروم کی ان ابتدائی آیات میں غُلِبَتِ الرَّوْمُ سے مراد رومی حکومت کا کسریٰ کی آتش پرست حکومت سے لڑائی کے دوران قریب کی زمین میں شکست کھانے کا ذکر ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ دوبارہ ان کو کسریٰ کی حکومت پر فتح عطا کی جائے گی اور یہ واقعہ نو سال کے اندر اندر ہوگا۔ یہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی ایک عظیم دلیل ہے کہ لازماً عالم الغیب خدا نے ہی آپ کو یہ خبر دی تھی۔

انہی آیات میں پھر بالآخر مسلمانوں کے غلبہ کی پیشگوئی بھی ہے جو اسی طرح بڑی شان سے پوری ہوئی۔ یہ فتح بھی بَضْعِ سِنِیْنَ کے اندر جنگ بدر کے موقع پر عطا ہوئی۔

۱۴۔ اور ان کے (مزعومہ) شرکاء میں سے ان کے لئے کوئی شفاعتی نہ ہوں گے اور وہ اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کا (خود ہی) انکار کرنے والے ہوں گے۔

۱۵۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (لوگ) الگ الگ بکھر جائیں گے۔

۱۶۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ایک باغ میں انہیں خوشیوں کے سامان مہیا کئے جائیں گے۔

۱۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

۱۸۔ پس اللہ (ہر حال میں) پاک ہے اُس وقت بھی جب تم شام میں داخل ہوتے ہو اور اس وقت بھی جب تم صبح کرتے ہو۔

۱۹۔ اور سب تعریف اُسی کی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، اور رات کو بھی اور اس وقت بھی جب تم دوپہر گزارتے ہو۔

۲۰۔ وہ مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

۲۱۔ اور اس کے نشانات میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر (گویا) اچانک تم بشر بن کر پھیلتے چلے گئے۔

۲۲۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے

وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ
وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كُفْرِينَ ﴿۱۴﴾

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُومِذِيَّتَفَرَّقُونَ ﴿۱۵﴾

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ
فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿۱۶﴾

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَفِئْتِ
الْآخِرَةِ فَأُولَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۱۷﴾

فَسَبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
تُصْبِحُونَ ﴿۱۸﴾

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا
وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿۱۹﴾

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿۲۰﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا
أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ﴿۲۱﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

۲۳۔ اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور اس کے نشانات میں سے تمہارا رات کو اور دن کو سونا ہے اور تمہارا اس کے فضل کی جستجو کرنا بھی۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں جو (بات) سنتے ہیں۔

۲۵۔ اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے خوف اور اُمید کی حالت میں اور بادل سے پانی اُتارتا ہے۔ پس اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں عقل رکھنے والے لوگوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

۲۶۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم کے ساتھ قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک آواز دے گا تو اچانک تم نکل کھڑے ہو گے۔

مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۙ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿۲۶﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۙ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۳﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۙ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿۲۴﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۙ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۲۵﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۙ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمُ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿۲۶﴾

﴿۲۳﴾ اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ آغا میں ایک ہی زبان تھی جو الہامی تھی اور پھر بنی نوع انسان کے مختلف علاقوں میں منتشر ہونے کے نتیجہ میں علاقائی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ زبان بھی تبدیل ہوتی رہی۔ اسی طرح آغا میں سب انسانوں کا رنگ بھی ایک ہی جیسا تھا پھر وہ بھی گرم سرد اور معتدل علاقوں کے مطابق تبدیل ہوتا رہا۔

۲۷۔ اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے
سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط
كُلُّ لَّهُ قَانُونَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اور وہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اُسے
دہراتا ہے اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور آسمانوں
اور زمین میں اس کی مثال سب سے اعلیٰ ہے اور وہ
کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ط وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ء وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ وہ تمہارے لئے تمہاری اپنی ہی مثال دیتا ہے۔ کیا
ان لوگوں میں سے جو تمہارے زیرِ نگیں ہیں ایسے بھی
ہیں کہ اُس رزق میں شریک بنے ہوں جو ہم نے تمہیں
عطا کیا ہے۔ پھر تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور) اُن سے
اُسی طرح خوف کھاؤ جیسے تم اپنوں سے خوف کھاتے
ہو؟ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے آیات خوب کھول
کھول کر بیان کرتے ہیں جو عقل کرتے ہیں۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ط هَلْ
لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاءَ
فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ
تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ط كَذَلِكَ
نُقِصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا انہوں
نے بغیر کسی علم کے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ پس
کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ نے گمراہ ٹھہرا
دیا اور ان (عیسوں) کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ء فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ط
وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ پس (اللہ کی طرف) ہمیشہ مائل رہتے ہوئے
اپنی توجہ دین پر مرکوز رکھ۔ یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر
اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی
تبدیلی نہیں۔ یہ قائم رکھنے اور قائم رہنے والا دین ہے
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۳۱﴾

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ط فِطْرَتِ
اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِ اللَّهِ ط ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ؕ وَلَكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۱﴾

﴿۳۱﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو فطرت پر پیدا کیا ہے اور ہر انسان اسی ایک دین پر پیدا ہوتا ہے یعنی پاک صاف فطرت لے کر۔ بعد میں بڑے ہو کر
مختلف اثرات کے نتیجے میں وہ بھٹک جاتا ہے۔ اس آیت کی رو سے خواہ ہندو، عیسائی، یہودی یا مشرک کا بچہ ہو، پیدائش کے وقت معصوم ہی ہوتا ہے۔

۳۲۔ ہمیشہ اُس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

۳۳۔ (یعنی) اُن میں سے (نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا اور وہ فرقہ فرقہ (ہو چکے) تھے۔ ہر گروہ (والے) جو اُن کے پاس تھا اُس پر اتر رہے تھے۔

۳۴۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف چھو جائے تو وہ اپنے رب کو اُس کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت (کا مزا) چکھاتا ہے تو اچانک ان میں سے ایک فریق (والے) اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔

۳۵۔ تاکہ وہ اُس کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں عطا کیا۔ پس عارضی فائدہ اٹھا لو، عنقریب تم (اس کا نتیجہ) جان لو گے۔

۳۶۔ کیا ہم نے ان پر کوئی غالب دلیل اُتاری ہے پس وہ اُن سے اس کے بارہ میں گفتگو کرتی ہے جو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں؟

۳۷۔ اور جب ہم لوگوں کو کوئی رحمت (کا مزا) چکھاتے ہیں تو اُس پر وہ اترانے لگتے ہیں اور اگر انہیں کوئی بُرائی پہنچ جائے جو (خود) اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہو تو اچانک وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

۳۸۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

مُنِيبِينَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَاَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۳۲

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِيَنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۝۳۳ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝۳۴

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ اِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا آذَاهُمْ مِنْهُ رَحْمَةٌ إِذْ اِفْرَيقُ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝۳۵

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۝۳۶ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۳۷

أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝۳۸

وَإِذَا آذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِن تُصِبَّهُمْ سَيِّئَةٌ مِّنَّا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذْ هُمْ يَقْنَطُونَ ۝۳۹

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۝۴۰ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۴۱

۳۹۔ پس اپنے قریبی کو اس کا حق دو نیز مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۴۰۔ اور جو تم سود کے طور پر دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں مل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو (اسے) بڑھانے والے ہیں۔

۴۱۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کچھ کرتا ہو؟ وہ بہت پاک ہے اور بہت بلند ہے اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۴۲۔ لوگوں نے جو اپنے ہاتھوں بدیاں کمائیں ان کے نتیجہ میں فساد خشکی پر بھی غالب آ گیا اور غری پر بھی تاکہ وہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے تاکہ شاید وہ رجوع کریں۔

۴۳۔ تو کہہ دے کہ زمین میں خوب سیاحت کرو اور غور کرو کہ پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا۔ ان میں سے اکثر مشرکین تھے۔

قَاتِ ذَٰلِ الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۹﴾

وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبِّالْيَرَبُؤًا فِىٓ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرَبُّوْا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكٰوةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿۴۰﴾

اللَّهُ الَّذِى خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذِكْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۗ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۱﴾

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِى عَمِلُوْا عَلَيْهِمْ ۗ يَرْجِعُونَ ﴿۴۲﴾

قُلْ سِيرُوا فِى الْاَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِىْنَ مِنْ قَبْلُ ۗ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ پس تو اپنی توجہ مضبوط اور قائم رہنے والے دین کے لئے مرکوز رکھ پیشتر اس سے کہ وہ دن آجائے جس کا کسی طور ملنا اللہ کی طرف سے ممکن نہ ہوگا۔ اس دن وہ پراگندہ ہو جائیں گے۔

۴۵۔ جو کفر کرے اس کا کفر اسی پر پڑے گا اور جو نیک عمل کرے تو وہ (لوگ) اپنی ہی بھلائی کی تیاری کرتے ہیں۔

۴۶۔ تاکہ وہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اپنے فضل سے جزا عطا کرے۔ یقیناً وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۷۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ وہ خوشخبریاں دیتی ہوئی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور (یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے کچھ چکھائے اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلنے لگیں اور تاکہ تم اس کے فضل کی تلاش کرو اور ایسا ہو کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔

۴۸۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسولوں کو اُنکی قوم کی طرف بھیجا۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو ہم نے ان سے جنہوں نے جرم کئے انتقام لیا اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا فرض ٹھہرنا تھا۔

۴۹۔ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پس وہ بادل اُٹھاتی ہیں۔ پھر وہ اسے آسمان میں جیسے چاہے پھیلا دیتا ہے اور پھر وہ اُسے مختلف ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَدِيمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يُصَدِّعُونَ ﴿۴۴﴾

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسَهُ يَمْهَدُونَ ﴿۴۵﴾

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ ﴿۴۶﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مُبَشِّرَاتٍ ۖ وَلِيَذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِأَمْرِهِ ۖ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۴۷﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۗ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۸﴾

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا ۖ فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ

پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے یہ (فیض) پہنچاتا ہے تو معاوہ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

۵۰۔ حالانکہ قبل اس سے کہ وہ (پانی) ان پر اتارا جاتا وہ اس کے آنے سے مایوس ہو چکے تھے۔ ﴿۵۰﴾

۵۱۔ پس تُو اللہ کی رحمت کے آثار پر نظر ڈال۔ کیسے وہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ یقیناً وہی ہے جو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے، دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۵۱﴾

۵۲۔ اور اگر ہم کوئی ایسی ہوا بھیجیں جس کے نتیجے میں وہ اُس (سبزہ) کو زرد ہوتا ہوا دیکھیں تو اس کے بعد ضرور وہ ناشکری کرنے لگیں گے۔

۵۳۔ پس تُو یقیناً مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو (اپنی) دعوت سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے جائیں۔

۵۴۔ اور نہ تُو اندھوں کو اُن کے بھٹک جانے کے بعد رستہ دکھا سکتا ہے۔ تُو نہیں سنا سکتا مگر اُسے جو ہماری آیات پر ایمان لے آئے پس وہی فرمانبردار لوگ ہیں۔ ﴿۵۴﴾

۵۵۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک ضَعْف (کی حالت) سے پیدا کیا۔ پھر ضَعْف کے بعد قوت بنائی۔ پھر قوت کے بعد ضَعْف اور بڑھاپا بنا دینے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔

فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۹﴾

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿۵۰﴾

فَانظُرْ إِلَىٰ آثَرِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمَجِيءُ الْمَوْتَىٰ ۗ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۵۱﴾

وَلَيْسَ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا تَظُنُّوْا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿۵۲﴾

فَإِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿۵۳﴾

وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَّتِهِمْ ۗ إِنَّ تَسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۵۴﴾

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۗ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۗ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿۵۵﴾

﴿۵۰﴾ قبلہ کے اس معنی کے لئے دیکھیں: المنجد اور المعجم الوسيط۔ چنانچہ لکھا ہے: قَبْلُ يَقْبَلُ قَبْلًا: اَتَى، اَقْبَلَ۔ ﴿۵۲﴾ آیات ۳۹، ۵۱: یہاں سمندر سے صاف پانی کے بخارات اٹھنے اور پھر بلند پہاڑوں سے ٹکرا کر صاف پانی کی صورت میں ٹپکی زمینوں کی طرف بہنے کا ذکر ہے جس کی وجہ سے زمین زندہ ہوتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نظام جاری نہ کیا جاتا تو ناممکن تھا کہ زمین پر کسی قسم کی زندگی کے آثار پائے جاتے۔

۵۶۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ اسی طرح وہ (پہلے بھی) بھٹکا دیئے جاتے تھے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ
مَا لَبِئُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۖ كَذَلِكَ كَانُوا
يُؤْفَكُونَ ﴿٥٦﴾

۵۷۔ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا کہیں گے کہ یقیناً تم اللہ کی کتاب میں بعث کے دن تک رہے ہو اور یہی ہے بعث کا دن، لیکن تم علم نہیں رکھتے۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ
لَبِئْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ
فَهَذَا يَوْمَ الْبَعْثِ وَ لِكَيْتُمْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

۵۸۔ پس اس دن جن لوگوں نے ظلم کیا ان کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی ان سے عذر قبول کیا جائے گا۔

فِيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مَعذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٨﴾

۵۹۔ اور یقیناً ہم نے انسانوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور اگر تو ان کے پاس کوئی نشان لے کر آئے تو جن لوگوں نے کفر کیا یقیناً وہ کہیں گے کہ تم (لوگ) تو محض جھوٹے ہو۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ ۖ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولُنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿٥٩﴾

۶۰۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔

كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٠﴾

۶۱۔ پس صبر کر۔ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ ہرگز تجھے بے وزن نہ سمجھیں۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفُّكَ
الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿٦١﴾

۳۱۔ لقمان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پینتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی اَلَمْ سے ہوتا ہے اور اَلَمْ سے شروع ہونے والی سب سے پہلی سورت ”البقرہ“ کے مضامین کا نئے انداز سے اعادہ فرمایا گیا ہے۔ الکتب کے نزول کا جس طرح سورۃ البقرہ کے آغاز میں ذکر ہے اس سورت کے شروع میں بھی اس کتاب میں مضمون، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہدایت کا ذکر ہے۔ لیکن مضمون کو اس پہلو سے بہت آگے بڑھا دیا گیا ہے کہ وہاں کتاب نے تقویٰ کے ابتدائی مفہوم کے اعتبار سے ان لوگوں کے لئے ہدایت بننا تھا جو سچ کو سچ کہنے کی جرأت رکھتے ہوں مگر یہاں اس کتاب سے ان کو ہدایت عطا کرنے کا بھی دعویٰ کیا گیا ہے جو تقویٰ کے مقام میں بہت آگے بڑھ چکے ہوں اور محسنین کے منصب پر فائز کئے جا چکے ہوں۔ اس سے آگے ہدایت کے جتنے لامتناہی مراحل ہیں یہ ہدایت کا نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ان کو بھی سیراب کرتا رہے گا۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی طاقتیں ہیں جن کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے جیسا کہ کشتِ ثقل کو بھی دیکھ نہیں سکتے تو پھر ننگی آنکھوں سے ان طاقتوں کو پیدا کرنے والے کو کیسے دیکھ سکو گے۔

حضرت لقمان علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں میں بہت حکیم مشہور تھے یعنی گہری حکمت کی باتیں کرنے والے تھے اور اس سورت میں اَلَمْ کے بعد الکتب کے ساتھ لفظ الحکیم کا اضافہ موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب لقمان حکیم کے حوالہ سے حکمت کی باتوں کو مختلف پیرایہ میں بیان کیا جائے گا۔ ان کی حکمت کی باتوں میں سے سب سے بڑی حکمت کی بات یہ ہے کہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ پھر ماں باپ سے احسان کی تعلیم دی کیونکہ وہ رب سے اس معنی میں ظلی طور پر مشابہت رکھتے ہیں کہ بچوں کے پیدا ہونے کا ایک ظاہری سبب بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ تاکید فرمائی گئی کہ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ بھی شرک کے خیالات تمہارے دل میں پیدا ہوئے تو اس علیم و حکیم اللہ کو اُن کا علم ہوگا جو زمین اور چٹانوں میں چھپے ہوئے رائی کے برابر دانوں کا علم بھی رکھتا ہے اور خیر بھی ہے۔ یہاں لفظ خیر میں اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن سے پیش آنے والے اُن کے مستقبل کی بھی خبر رکھتا ہے کہ وہ کس انجام کو پہنچیں گے۔

اس کے بعد قیامِ صلوة کا وہ مرکزی حکم دیا گیا جو سورۃ البقرۃ کے احکام میں سب سے پہلا حکم ہے۔ مومن کی زندگی کا انحصار سراسر قیامِ صلوة پر ہی ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی توفیق قیامِ صلوة ہی کے نتیجے میں ملتی ہے۔ لیکن انسان کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ اُسے نیکی کی ہر توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے، وہ دوسرے انسانوں پر چھوٹی چھوٹی فضیلتوں کے نتیجے میں فخر سے اپنے گلے پھلانے لگتا ہے۔ پس اس کو عجز کی تعلیم دی گئی کہ زمین میں انکساری کے ساتھ چلو اور اپنی آواز کو بھی دھیمار کھو۔

اس کے بعد انسان کو شکر کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے جو اس سورت کریمہ میں ایک مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ بار بار حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو شکر کی نصیحت فرماتے ہیں۔ پس حضرت لقمان کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نکتہ ہی شکر الہی ہے جس سے ان کی نصیحت کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تو کوئی انتہا ہی نہیں جس نے زمین اور آسمان اور اس میں مخفی تمام طاقتوں کو انسان کی نشوونما کیلئے مسخر کر دیا حتیٰ کہ کائنات کے کنارے پر واقع گیلیکسیز (Galaxies) بھی انسان میں مخفی طاقتوں پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈال رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کا کوئی علم نہیں رکھتے اور اپنی لاعلمی کے باوجود بڑھ بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر باتیں بناتے ہیں۔ ان کے پاس نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے جس میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو۔

یہاں کتاب منیر کہہ کر اس وہم کا ازالہ فرما دیا گیا کہ بت پرست اپنی بگڑی ہوئی تعلیم کے ثبوت کے طور پر بعض کتابیں پیش کرتے ہیں جیسا کہ ویدیوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ لیکن ویدو کوئی بھی روشن دلیل نہیں رکھتے بلکہ اور بھی زیادہ اندھیروں کی طرف انسان کو دھکیل دیتے ہیں۔

کائنات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت کے جو اسرار پھیلے پڑے ہیں ان پر کوئی حساب احاطہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ تمام سمندر بھی اگر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں تو سمندر خشک ہو جائیں گے اور قلم ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے اسرار کا بیان ابھی باقی ہوگا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ۲۹) آتی ہے جو انسانی تخلیق کے رازوں پر سے عجیب رنگ میں پردہ اٹھا رہی ہے۔ انسان کو متوجہ کیا گیا کہ اگر وہ رحمِ مادر میں تشکیل پانے والے جنین پر غور کرے کہ وہ تخلیق کے کن بے انتہا مراحل میں سے گزرتا ہے تو اسے اپنی پہلی پیدائش کی پُر اسرار حکمتوں کا کسی قدر علم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سائنسدان قطعیت سے یہ بیان کرتے ہیں کہ حمل کے آغاز سے لے کر جنین کی تکمیل تک جنین میں وہ ساری تبدیلیاں واقع ہو رہی ہوتی ہیں جو آغازِ زندگی سے لے کر تمام ارتقائی کہانی کو دہراتی ہیں۔ یہ ایک بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے جس پر تمام اہل علم سائنس دان متفق ہیں۔ فرمایا یہ تمہاری پہلی پیدائش ہے۔ جس طرح ایک حقیر کیڑے سے ترقی کرتے ہوئے تم اپنی بشری صلاحیتوں کی انتہا تک پہنچے اسی طرح تم اپنی نئی پیدائش میں قیامت تک اتنی ترقی

کر چکے ہو گے کہ اس تکمیل شدہ صورت کے مقابل پر انسان کی وہی حیثیت ہوگی جیسے انسان کے مقابل پر اس بے حیثیت کیڑے کی تھی جس سے زندگی کا آغاز کیا گیا۔

اس سورت کا اختتام اس اعلان پر ہے کہ وہ گھڑی جس کا ذکر کیا گیا ہے جب انسان مُردوں سے انتہائی تکمیل شدہ صورت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا، اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے کہ وہ کب اور کیسے ہوگی اور اسی تعلق میں ان اور دوسری باتوں کا بھی ذکر فرمایا گیا جن کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے اور انسان اس علم میں کسی طرح شریک نہیں۔ وہ باتیں یہ ہیں کہ آسمان سے پانی کب اور کیسے برسے گا اور ماؤں کے ارحام میں کیا چیز ہے جو پرورش پارہی ہے اور انسان آنے والے لکل میں کیا کمائے گا اور زمین میں اس کی موت کس مقام پر واقع ہوگی۔

یہاں ایک شک کا ازالہ ضروری ہے۔ آجکل کے ترقی یافتہ دور میں یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ نئے آلات کی مدد سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ یہاں تک کہ اب یہ بھی علم ہو سکتا ہے کہ بچہ صحت مند ہے یا پیدائشی مریض ہے۔ لڑکا ہے یا لڑکی۔ لیکن قطعیت کے اس دعویٰ کے باوجود وہ ہرگز یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والا بچہ معذور ہے یا نہیں۔ محض ایک غالب امکان کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کی یہ پیشگوئی بھی بارہا غلط ثابت ہوئی ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بیٹا ہے یا بیٹی۔ انسانی مشاہدے میں بکثرت یہ بات آرہی ہے کہ بعض دفعہ زچگی کے ماہرین ایک بچے کے پیدائشی نقص کا بڑے یقین سے ذکر کرتے ہیں مگر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس نقص سے مبرا ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ یقین سے کہتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہوگی مگر لڑکا پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس بھی۔ یہ بات تو بکثرت ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے۔



سُورَةُ لُقْمَانَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ خَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَارْبَعَةٌ رُكُوعَاتٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ اَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے
والا ہوں۔

۳۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔

۴۔ ہدایت اور رحمت ہیں حُسنِ عمل کرنے والوں کے لئے۔

۵۔ وہ لوگ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے
ہیں اور وہ آخرت پر بھی ضرور یقین رکھتے ہیں۔

۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے
ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب
ہونے والے ہیں۔

۷۔ اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بیہودہ بات کا
سودا کرتے ہیں تاکہ بغیر کسی علم کے اللہ کی راہ سے
گمراہ کر دیں اور اُسے تمسخر بنالیں۔ یہی وہ لوگ ہیں
جن کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

۸۔ اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی
ہے تو وہ استنہار کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا
اُس نے انہیں سنا ہی نہ ہو۔ جیسے اُس کے دونوں
کانوں میں ایک (بہرا کر دینے والا) بوجھ ہو۔ پس
اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

الْمَلِكِ

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۲

هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۳

الَّذِينَ يَتِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُوْتُونَ الزَّكَاةَ
وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۴

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمَفْلُحُونَ ۵

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ
لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَيتَّخِذَهَا هُزُوًا ۶ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

عَذَابٌ مُّهِينٌ ۷

وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَآلِيٰ مُسْتَكْبِرًا
كَانَ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَن فِيّٰ أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۸

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۹

۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان کے لئے نعمت والی جنتیں ہیں۔

۱۰۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۱۱۔ اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بنایا جنہیں تم دیکھ سکو اور زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ تمہیں خوراک مہیا کریں اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جاندار پیدا کئے اور آسمان سے ہم نے پانی اتارا اور اس (زمین) میں ہر قسم کے عمدہ جوڑے اُگائے۔

۱۲۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق۔ پس مجھے دکھاؤ کہ وہ ہے کیا جو اُس کے سوا دوسروں نے پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ظلم کرنے والے کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

۱۳۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحبِ تعریف ہے۔

۱۴۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۙ

خَالِدِينَ فِيهَا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا ۙ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۙ

خَلَقَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَأَلْفَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيًا أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۙ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۙ

هَذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۙ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۙ

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ ۙ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۙ

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۙ إِنَّ الشِّرْكَ عَظِيمٌ ۙ

۱۵۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکید نصیحت کی۔ اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری میں اُٹھائے رکھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اُسے ہم نے یہ تاکید نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

۱۶۔ اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور اُن دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اُس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔

۱۷۔ اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً اگر رانی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو پس وہ کسی چٹان میں (دبی ہوئی) ہو یا آسمانوں یا زمین میں کہیں بھی ہو، اللہ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

۱۸۔ اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اُس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے۔ یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے۔

۱۹۔ اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں یونہی اگرتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ
وَهُنَّ عَلَى وَهْنٍ وَفُضِّلَهُ فِي عَامَيْنِ
أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۖ إِلَى الْمَصِيرِ ﴿٥٠﴾

وَإِنْ جَاهَدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ
لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ
أَنَابَ إِلَيَّ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥١﴾

يٰٓبُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي
السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۗ
إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿٥٢﴾

يٰٓبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَامْرُءًا بِالمَعْرُوفِ
وَإِنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصِرٌ عَلٰى مَا
أَصَابَكَ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٥٣﴾
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ
فِي الْأَرْضِ مَرْحًا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٥٤﴾

۲۰۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیمار رکھ۔ یقیناً سب سے بڑی آواز گدھے کی آواز ہے۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْضُضْ
مِنْ صَوْتِكَ ۱۰ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ
لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۱۱

۲۱۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس نے اپنی نعمتیں تم پر ظاہری طور پر بھی پوری کیں اور باطنی طور پر بھی۔ اور انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارہ میں بغیر کسی علم یا ہدایت یا روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعْمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۱۲ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى
وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۱۳

۲۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی بجائے ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اس صورت میں بھی (ایسا کریں گے) اگر شیطان انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کی طرف بلائے؟

۲۳۔ اور جو بھی اپنی تمام توجہات اللہ کو سونپ دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس نے یقیناً ایک مضبوط کڑے کو پکڑ لیا اور تمام امور انجام کار اللہ ہی کی طرف (کوٹھے) ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أُولَٰئِكَ كَانَ
الشَّيْطٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۱۴
وَمَنْ يُسَلِّمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۱۵ وَإِلَى اللَّهِ
عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۱۶

۲۴۔ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر تجھے دکھ میں مبتلا نہ کرے۔ ہماری طرف ہی اُن کا کوٹ کر آنا ہے۔ پس ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ یقیناً اللہ سینوں کی باتوں کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۱۷ إِلَيْنَا
مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۱۸ إِنَّ اللَّهَ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۱۹

۲۵۔ ہم انہیں تھوڑا سا عارضی فائدہ پہنچائیں گے پھر انہیں ایک سخت عذاب کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے۔

۲۶۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔

۲۷۔ اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ یقیناً اللہ ہی غنی (اور) صاحب تعریف ہے۔

۲۸۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلمیں بن جائیں اور سمندر (روشنائی ہو جائے اور) اس کے علاوہ سات سمندر بھی اس کی مدد کریں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۲۹۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا دوبارہ اٹھایا جانا محض نفسِ واحدہ (کی پیدائش اور اٹھائے جانے) کے مشابہ ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۳۰۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے۔ ہر ایک اپنی مقررہ مدت کی طرف رواں دواں ہے۔ اور (یاد رکھو) کہ اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۲۵

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولَنَّ اللَّهُ ۝ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۝ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۲۶

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝۲۷

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۲۸

مَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثَكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝۲۹

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۝ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۝ وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۳۰

۳۱۔ یہ اس لئے ہے کہ یقیناً اللہ ہی ہے جو حق ہے اور جسے وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اللہ ہی بہت بلند شان (اور) بڑا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ الْبَاطِلُ ۗ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۳۱

۳۲

۳۲۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ سمندر میں کشتیاں اللہ کی نعمت کے ساتھ چلتی ہیں تاکہ وہ اپنے نشانات میں سے تمہیں کچھ دکھائے۔ اس میں یقیناً ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کیلئے نشانات ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيْرِىْكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۙ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ شٰكُوْرٍ ۝۳۲

۳۳۔ اور جب انہیں موج سايوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے وہ اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالے جاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں۔ اور ہمارے نشانات کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر ہر ایک وہ جو سخت دھوکہ باز (اور) بہت ناشکرا ہے۔

وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلْمِ دَعَوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ فَلَمَّا نَجَّيْنَاهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مَا يَجْحَدُ بِآيٰتِنَا اِلَّا كُلُّ خَتّٰرٍ كَفُوْرٍ ۝۳۳

۳۴۔ اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جس دن نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا، نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارہ میں دھوکہ باز (شیطان) ہرگز دھوکہ نہ دے سکے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۙ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازِعٌ عَنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا ۙ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرُّكُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۙ وَلَا يَغُرُّكُمْ بِاللّٰهِ الْغُرُوْرُ ۝۳۴

اس آیت میں انسانی نفسیات کا یہ اہم پہلو بیان ہوا ہے کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنسیں تو خواہ دہریہ ہوں یا مشرک اس وقت اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بچا لیتا ہے تو پھر وہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ ایسے طوفانوں میں پھنسے ہوئے جن لوگوں کا یہاں ذکر ہے ان میں مقتصدین یعنی میانہ روی اختیار کرنے والوں کا استثناء ہے۔ وہ خشکی پر پہنچ کر بھی اللہ کو نہیں بھلاتے۔

۳۵۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو اتارتا ہے اور جانتا ہے کہ جموں میں کیا ہے اور کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ مرے گا۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ
الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ط
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ط
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ع

۳۲۔ السَّجْدَةُ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتیس آیات ہیں۔

اس کے آغاز پر مقطعات اَلَمْ (جن کا مطلب ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ) گزشتہ سورت کی اختتامی آیات سے اس سورت کے تعلق کو واضح کر رہے ہیں۔ گزشتہ سورت کی آخری آیات میں یہ فرمایا گیا تھا کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں اور اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ کے دعویٰ میں بعینہ وہی بات دہرائی گئی ہے۔

اس کے بعد زمین و آسمان کے اسرار کا ایک دفعہ پھر ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر ایک ایسی آیت ہے جو حیرت انگیز طور پر کائنات کی عمر کا راز کھول رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری گنتی کے ہر دن کے مقابل پر اللہ کا دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ اگر ایک سال کے انسانی دنوں کو ایک ہزار سال سے ضرب دی جائے تو جو عدد بنتا ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور ایک اور آیت (سورۃ المعارج: ۵) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ پس اس دن کو اگر اس ایک ہزار سال والے دن کے ساتھ حسابی طریق پر ضرب دی جائے تو قریباً بیس بلین سال بنتے ہیں اور سائنس دانوں کے نزدیک بھی اس کائنات کی عمر اٹھارہ سے بیس بلین سال تک ہے۔ اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر اعلان فرمایا کہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والا وہی اللہ ہے جس نے ہر چیز کی بہترین تخلیق فرمائی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ ساری تخلیق عام مٹی سے کی گئی۔ اس کے بعد پھر دیگر تخلیقی مراحل کا ذکر ملتا ہے جن میں سے جنین کو رحم مادر میں گزرنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد پھر دوبارہ جی اٹھنے پر لوگوں کے شک کا ذکر فرما کر یہ ایک نئی بات بیان فرمائی گئی کہ ہر انسان کا ملک الموت الگ ہے جو اس کے عوارض اور باریک در باریک اندرونی خرابیوں کا علم رکھتے ہوئے بالکل صحیح نتیجہ نکالتا ہے کہ اس کی روح کب قبض ہونی چاہئے؟ اور یہاں پھر گزشتہ سورت کی آخری آیات والا مضمون ہی ایک نئے رنگ میں بیان فرما دیا گیا۔

اس سورت کے آخری رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے ساتھ ایک دفعہ پھر اَلَمْ والے مضمون کو دہراتے ہوئے یہ فرمایا گیا کہ اس کی لقا کے بارہ میں شک میں نہ پڑ۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر ہے۔ اگر یہ معنی بھی لئے جائیں تو ظاہر ہے کہ یہ وہ ملاقات نہیں جو قیامت کے دن سب نبیوں سے ہوگی بلکہ بطور خاص اُس ملاقات کا ذکر ہے جو معراج میں حضرت موسیٰ سے ہوئی اور نمازوں کے متعلق حضرت موسیٰ نے ایک مشورہ دیا جس کی تفصیل معراج والے واقعہ میں ہے۔

اس سورت کی آخری آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں اور ایذا دینے والوں سے اعراض کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ إِحْدَى وَثَلَاثُونَ آيَةً وَثَلَاثَةُ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے
والا ہوں۔

۳۔ کامل کتاب کا اتارا جانا، اس میں کوئی شک نہیں
کہ، تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔

۴۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کر لیا ہے؟
بلکہ وہ تو تیرے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تُو
ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کی طرف تجھ سے پہلے کوئی
ڈرانے والا نہیں آیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہدایت پائیں۔

۵۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو
کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ زمانوں میں
پیدا کیا پھر اُس نے عرش پر قرار پکڑا۔ اُسے چھوڑ کر
نہ تمہارا کوئی دوست ہے نہ کوئی سفارشی۔ پس کیا تم
نصیحت نہیں پکڑتے؟

۶۔ وہ فیصلے کو تدبیر کے ساتھ آسمان سے زمین کی
طرف اتارتا ہے۔ پھر وہ ایک ایسے دن میں اس کی
طرف عروج کرتا ہے جو تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک
ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔

۷۔ یہ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے جو کامل
غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمَرْج

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ②

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ
لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ③

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى
الْعَرْشِ ④ مَا لَكُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ
وَلَا شَفِيعٍ ⑤ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ⑥

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ⑦

ذَٰلِكَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزِ
الرَّحِيمِ ⑧

۸۔ وہی جس نے ہر چیز کو جسے اس نے پیدا کیا بہت اچھا بنایا اور اس نے انسان کی پیدائش کا آغاز گیلی مٹی سے کیا۔

۹۔ پھر اس نے اس کی نسل ایک حقیر پانی کے نچوڑ سے بنائی۔

۱۰۔ پھر اُس نے اُسے درست کیا اور اُس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لئے اس نے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

۱۱۔ اور وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا پھر بھی ہم ضرور ایک نئی تخلیق میں (بتلا) ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو اپنے رب کی لقا ہی سے منکر ہیں۔

۱۲۔ تو کہہ دے کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہیں وفات دے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۱۳۔ اور اگر تو دیکھ لے جب مجرم اپنے رب کے حضور اپنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور سن لیا۔ پس ہمیں لوٹا دے تاکہ ہم نیک اعمال کریں۔ ہم ضرور یقین کرنے والے (ثابت) ہوں گے۔

۱۴۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی (مناسب حال) ہدایت عطا کر دیتے لیکن میری طرف سے فرمان صادر ہو چکا ہے کہ میں جہنم کو ضرور سب جن و انس سے بھر دوں گا۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ﴿٨﴾

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٩﴾

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾

وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ بَلْ هُم بِلِقَائِ رَبِّهِمْ كَفِرُونَ ﴿١١﴾

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٢﴾

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٣﴾

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدًىٰ وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٤﴾

۱۵۔ پس (عذاب) چکھو بوجہ اس کے کہ تم اپنے آج کے دن کی ملاقات بھلا بیٹھے تھے۔ یقیناً ہم نے (بھی) تمہیں بھلا دیا ہے۔ مزید برآں ہمیشگی کا عذاب چکھو بسبب اس کے جو تم کیا کرتے تھے۔

۱۶۔ یقیناً ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان (آیات) کے ذریعہ انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

۱۷۔ ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں (جبکہ) وہ اپنے رب کو خوف اور طمع کی حالت میں پکار رہے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا وہ اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۱۸۔ پس کوئی ذی روح نہیں جانتا کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔ اُس کی جزا کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۹۔ پس کیا جو مومن ہو اُس جیسا ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

۲۰۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو ان کے لئے (ان کے شانِ شان) قیام کے باغات ہوں گے مہمانی کے طور پر، بسبب اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا
إِنَّا نَسِينُكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾

إِنَّمَا يَوْمٌ مِّنْ بَآئِنَاتِ الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا
خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ
لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۱۶﴾

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ ﴿۱۷﴾

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ
قَرَّةٍ أَعْيَنَ جَزَاءَٰٓءِٰٓ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا
لَّا يَسْتَوُونَ ﴿۱۹﴾

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰٓءِ نَزُلًا بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾

۲۱۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ اُس سے نکل جائیں تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَا لَهُمْ نَارٌ
كَلَّمَآ أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا
فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي
كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾

۲۲۔ اور ہم یقیناً انہیں بڑے عذاب سے ورے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے تاکہ ہو سکے تو وہ (ہدایت کی طرف) لوٹ آئیں۔

وَلَنذِيقَنَّاهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ اور کون اس سے زیادہ ظالم ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی آیات کے ذریعہ اچھی طرح نصیحت کیا جائے پھر بھی اُن سے منہ موڑ لے؟ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ
ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ
مُنتَقِمُونَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی۔ پس تو اُس (یعنی اللہ) کی ملاقات کے بارہ میں شک میں نہ رہ اور اُس کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ
فِي مَرِيئَةٍ مِّنْ لِّقَابِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى
لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ پس جب انہوں نے صبر سے کام لیا تو ان میں سے ہم نے ایسے امام بنائے جو ہمارے امر سے ہدایت دیتے تھے۔ اور وہ ہمارے نشانات پر یقین رکھتے تھے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آيَمَةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا
صَبَرُوا ۗ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ یقیناً تیرا رب ہی قیامت کے دن اُن کے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۶﴾

اس آیت کا ایک معنی یہ بنتا ہے کہ موسیٰ کے ساتھ لقاء کے بارہ میں شک میں نہ رہ۔ غالباً معراج کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب آنحضور ﷺ حضرت موسیٰ سے ملے اور پھر بار بار ملنے کا موقع ملا۔ اس جگہ حضرت موسیٰ کے ذکر میں اللہ سے ملنے کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰ کو طور پر اللہ تعالیٰ کی لقاء نصیب ہوئی اس سے بہت بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی رویت نصیب ہوئی۔

۲۷۔ پس کیا اس بات نے انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں جن کے (چھوڑے ہوئے) گھروں میں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں۔ پس کیا وہ سنتے نہیں؟

۲۸۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم بجز زمین کی طرف پانی کو بہائے لئے آتے ہیں پھر اس (پانی) کے ذریعہ سبزہ نکالتے ہیں جس سے ان کے جانور بھی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ پس کیا وہ دیکھتے نہیں؟

۲۹۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ فتح کب آئے گی اگر تم سچے ہو؟

۳۰۔ تو کہہ دے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کا فتح کے دن ایمان لانا ان کو کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

۳۱۔ پس ان سے صرف نظر کر اور (خدا کے فیصلے کا) انتظار کر۔ یقیناً وہ بھی کسی انتظار میں بیٹھے ہیں۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْكِنِهِمْ ۗ إِنَّ
فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ ۗ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۷﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ
الْجُرُزِ فَنَخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ
أَنْعَامُهُمْ وَانْفُسُهُمْ ۗ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿۲۸﴾

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ﴿۲۹﴾

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۳۰﴾

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ
مُنْتَظَرُونَ ﴿۳۱﴾

۳۳۔ الاحزاب

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوتھی آیات ہیں۔

اس سورت کے شروع میں ہی گزشتہ سورت کی آخری آیت والے مضمون کو پیش کیا گیا یعنی یہ کہ کفار اور منافقین تجھے اپنے مسلک سے ہٹانے کی کوشش کریں گے، تو اُن سے اعراض کر اور اُن کی اطاعت نہ کر اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

آیت کریمہ نمبر ۵ میں یہ دائمی اصول بیان فرمایا گیا کہ انسان بیک وقت دو الگ الگ وجودوں سے یعنی ایک جیسی محبت نہیں کر سکتا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کی محبت ہی غالب ہے اور دنیا میں جو تو محبت کرتا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنا پر ہی ہے۔ چنانچہ وہ حدیث اس مضمون کو کھول رہی ہے جس میں فرمایا کہ اگر تو بیوی کے منہ میں لقمہ بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی بنا پر ڈالے تو یہ بھی عبادت ہوگی۔

اس کے بعد عربوں کی اس رسم کا ذکر ہے جو اپنے منہ سے اپنی بیویوں کو مانگیں کہہ دیا کرتے تھے۔ اس رسم کا قلع قمع کرتے ہوئے توجہ دلائی گئی کہ ماں اور بیٹے کا تعلق تو اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق پیدا ہوتا ہے، تم اپنے مونہوں سے کیسے اس تعلق کو تبدیل کر سکتے ہو۔ اسی طرح اگر کسی کو بیٹا کہہ کر پکارا جائے تو وہ بیٹا نہیں بن سکتا۔ بیٹا وہی ہے جو خونی رشتہ میں بیٹا ہو۔ بیٹا کہہ کر پکارنا صرف ایک پیار کا اظہار ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

پھر اسی مضمون کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دلوں میں ایک ہی اولیٰ یعنی سب سے زیادہ محبت کا حقدار ہوتا ہے اور جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اولیٰ ہونے چاہئیں اور اس کے بعد درجہ بدرجہ دیگر قرابت داروں کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تمہارے قرب کے لحاظ سے فضیلت رکھتے ہیں۔

اسی سورت میں جس میں آیت خاتم النبیین بھی ہے اور بعض عرفان سے عاری علماء اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ان معنوں میں ہیں کہ آپؐ کے بعد کبھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا، اس غلط عقیدے کا رد فرمایا گیا اور اس میثاق کا ذکر فرمایا جو ہر نبی سے لیا جاتا رہا کہ اگر تمہارے بعد کوئی ایسا نبی آئے جو تمہاری باتوں کی تصدیق کرتا ہو تو تمہاری امت کا فرض ہے کہ وہ اس نبی کا انکار کرنے کی بجائے اس کی تائید کرنے والی ثابت ہو۔ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا وَمِنْكُمْ کہ ہم نے یہ عہد تجھ سے بھی لیا ہے۔ پس آپؐ کی امت پر یہ فرض عائد فرمایا گیا کہ اس شرط کے ساتھ کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا سو فیصد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو اور اُس نے فیض محمدی سے ہی نبوت کا انعام پایا ہو اور وہ آپؐ ہی کی تعلیم بلا تغیر و تبدل پیش کرنے والا ہو اور اُسی کے حق میں جہاد کر رہا ہو تو پھر نہ صرف یہ کہ اس کی مخالفت تم پر حرام ہے بلکہ اس کی نصرت کرنا لازم ہے۔

اس کے بعد احزاب کے بنیادی معنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس میں جنگِ خندق کا ذکر ہے جس میں تمام عرب کے احزاب مدینہ پر حملہ کے لئے اٹھ آئے تھے اور ان سے بچاؤ کی کوئی ظاہری صورت ممکن نہیں تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں یہ معجزہ دکھایا کہ ایک خوفناک آندھی کے ذریعہ آپ کی نصرت فرمائی جس نے کفار کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور وہ افراتفری میں بھاگ کھڑے ہوئے اور بہت سی سواریاں جو بندھی ہوئی تھیں ان کو کھولنے تک کا انہیں وقت نہ ملا۔ پس اپنی سواریوں سمیت وہ بہت سا ساز و سامان پیچھے چھوڑ گئے، اور وہ خوفناک غذا کی قلت جو مسلمانوں کو درپیش تھی اس کی وجہ سے وہ بھی دور ہوئی۔

اس واقعہ سے پہلے اہل یثرب کی جو حالت تھی اس کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ اتنی خوفناک مصیبت اور تباہی انہیں دکھائی دے رہی تھی کہ خوف سے ان کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور منافقین مدینہ کے مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ اب تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں رہی۔ اس وقت مومنوں نے انہیں یہ جواب دیا کہ ہمارا ایمان تو پہلے سے بھی زیادہ قوی ہو گیا ہے کیونکہ احزاب کے اس خوفناک حملے کی اس سے پہلے ہمیں خبر دے دی گئی تھی۔ ان کا اشارہ سورۃ القمہ کی طرف تھا جس میں یہ آیت آتی ہے کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ پس اس جنگ میں مومنوں نے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا اور ان میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو اس وقت ساتھ شامل نہیں تھے لیکن انتظار کر رہے تھے کہ کاش ان کو بھی جنگِ احزاب میں شامل ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح ثبات قدم اور قربانیوں کی توفیق عطا ہو۔

اس سورت کی آیت نمبر ۳۸ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کا حکم دیا اور یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت گراں گزر رہا تھا اور اس کے نتیجہ میں منافق جو اعتراضات کر سکتے تھے ان کا بھی کچھ خوف دامنگیر تھا۔ اس لئے آپ اس شادی کے معاملہ میں سخت متردد تھے مگر اللہ کے حکم پر عمل کرنا بہر حال لازم تھا۔ اس کے بعد ایک ایسی آیت (نمبر ۴۱) ہے جسے اس سورت کا معراج کہنا چاہئے اور اس کا تعلق حضرت زیدؓ کے واقعہ سے بھی ہے۔ یہ اعلانِ عام فرمایا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقتاً نہ زیدؓ کے باپ تھے، نہ تم جیسے انسانوں کے باپ ہیں بلکہ وہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ کو نبیوں کی روحانی ابوت عطا فرمائی گئی۔ سیاق و سباق سے تو یہی ترجمہ نکلتا ہے لیکن خاتم النبیین کے اور بہت سے معانی ہیں جو تمام تر اس قرآنی آیت کا منطوق ہیں۔ اور ہر معنی کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر خاتمہ کا ایک معنی مُصَدِّق کا بھی ہے اور تمام شرائع میں سے صرف ایک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے جس میں گزشتہ تمام نبیوں کی اور ہر زمانہ کے نبیوں کی تصدیق فرمائی گئی ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس شان کی آیت کریمہ پیش نہیں کر سکتی۔

اس کے بعد کی آیت حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کی یاد دلاتی ہے جو انہیں بیٹے کی خوشخبری عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔

اس کے بعد آیات ۴۶-۴۷ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہد، مبشر، نذیر ہونے کا ذکر فرمادیا گیا۔ آپ اپنے سے پہلے عظیم الشان نبی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بھی شاہد تھے اور اپنے آنے والے غلام کی صداقت پر بھی شاہد تھے۔ آپ کی شان کی مثال سورج سے دی گئی ہے جو سب جہانوں کو روشن کرتا ہے اور چاند بھی اسی سے روشنی پاتا ہے۔ پس مقدر ہے کہ کوئی چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہی کو اس وقت جب رات کی تاریکی چھا چکی ہو پھر بنی نوع انسان تک پہنچائے۔ سو اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ آئندہ کے اندھیرے زمانوں میں ایسا ہی ہوگا۔

اس کے بعد مومنوں کو تقویٰ کے آداب سکھائے گئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عظیم مقام بیان فرمایا گیا تھا اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر فرض فرمادیا گیا ہے کہ انتہائی ادب سے کام لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض مواقع پر اپنے عزیزوں اور صحابہ کرام کو اپنے گھر کھانے کی دعوت پر بلایا کرتے تھے۔ ان آیات میں صحابہ کو نصیحت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسی دعوت کریں تو اسے عام دعوتوں کی طرح سمجھتے ہوئے وقت سے پہلے آپ کے گھر پہنچ کر کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کیا کرو۔ جب کھانا تیار ہوا اور تمہیں بلایا جائے تو جایا کرو اور اس کے بعد اجازت لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔ اور اگر کھانے کے دوران تمہیں کسی چیز کی ضرورت پڑے تو پردے کے پیچھے سے اُمہات المومنین کو اپنی ضرورت کی اطلاع دو۔ یہاں پاکیزگی کی تاکید اور واج مطہرات کو عام مسلمان خواتین سے بہت زیادہ کی گئی ہے کیونکہ اُن کا بلند مرتبہ تقاضا کرتا ہے کہ ان کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادنیٰ سی تہمت بھی نہ سننی پڑے۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین بہتان تراشیوں کے ذریعہ ایذا پہنچاتے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بہتان تراشی کے ذریعہ ایذا دہی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ پس اس سورت کے اختتام پر یہ مضمون دہرایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے پہلے جلالی نبی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بکثرت مشابہتیں ہیں۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ کو بتایا گیا تھا کہ اللہ کے نزدیک وہ بہر حال وجیہ ہیں اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دلائی گئی کہ ان بہتان تراشیوں کے نتیجے میں تیرا کوئی بھی نقصان نہیں کیونکہ تُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ہے۔

اس سورت کی آخری دو آیات میں ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بارِ امانت تجھ پر ڈالا گیا ہے وہ موسیٰ پر ڈالے جانے والے بارِ امانت سے بہت زیادہ ہے۔ پہاڑ بھی اس کے رعب سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن تُو اس بارِ امانت کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھا جس کے نتیجے میں تجھے اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کرنا پڑا لیکن تُو نے ہرگز پروا نہیں کی کہ اس کے عواقب کیا ہوں گے۔

سُورَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے نبی! اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۳۔ اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ، اس سے جو تم کرتے ہو، خوب باخبر ہے۔

۴۔ اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کا سزا کے طور پر کافی ہے۔

۵۔ اللہ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ اسی طرح اس نے تمہاری اُن بیویوں کو جنہیں تم ماں کہہ کر اپنے اوپر حرام کر لیتے ہو تمہاری ماں نہیں بنایا۔ نہ ہی تمہارے منہ بولوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ محض تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق (بات) بیان کرتا ہے اور وہی ہے جو (سیدھے) راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

۶۔ ان کو ان کے آباء کے نام سے یاد کیا کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے۔ اور اگر تم ان کے آباء کو نہ جانتے ہو تو پھر وہ دینی معاملات میں تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تم غلطی کر چکے ہو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔ ہاں مگر وہ (گناہ ہے) جو تمہارے دلوں نے بالارادہ کمایا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

وَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِىْ جَوْفِهِ ۚ

وَمَا جَعَلَ اَرْوَاجَكُمْ اِلٰى اللّٰهِ تُظْهَرُوْنَ

مِنْهُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ

اَبْنَاءَكُمْ ۗ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۗ

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ۝

اُدْعُوْهُمْ لِاَبَائِهِمْ ۗ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى

الدِّيْنِ وَمَوَالِيكُمْ ۗ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۗ وَلٰكِنْ مَّا تَعَدَّتْ

قُلُوْبُكُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

۷۔ نبی مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ اور جہاں تک رحمی رشتے والوں کا تعلق ہے تو ان میں سے بعض اللہ کی کتاب میں (مندرج احکام کے مطابق) بعض پر اولیت رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں سے (بطور احسان) کوئی نیک سلوک کرو۔ یہ سب باتیں کتاب میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

۸۔ اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔

۹۔ تاکہ وہ سچوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے اور کافروں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

۱۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تمہارے پاس لشکر آئے تھے تو ہم نے ان کے خلاف ایک ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔ اور یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۱۱۔ جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھر اگئیں اور دل (اچھلنے ہوئے) بنسیلوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔

النَّبِيِّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجَهُ أُمَّهَاتِهِمْ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَٰكُمْ مَّعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿۷﴾

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿۸﴾

لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صَدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۹﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۱۰﴾

إِذْ جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا ﴿۱۱﴾

۱۲۔ وہاں مومن ابتلاء میں ڈالے گئے اور سخت (آزمائش کے) جھٹکے دیئے گئے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اور جب منافقوں نے اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا، کہا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کیا۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل بیثرب! تمہارے ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں رہا پس واپس چلے جاؤ۔ اور ان میں سے ایک فریق نے نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگنی شروع کی کہ یقیناً ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ محض بھاگنے کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔ ﴿۱۴﴾

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۗ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۗ إِنَّ يُرِيدُونَ الْإِفْرَارَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ اور اگر ان پر اُس (بستی) کے ہر طرف سے چڑھائی کردی جاتی پھر اُن سے فساد کا مطالبہ کیا جاتا تو وہ ضرور اُس کے مرتکب ہو جاتے اور اُس پر توقف نہ کرتے مگر معمولی۔

وَلَوْ دَخَلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سَأَلُوا الْفِتْنَةَ لَأْتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿۱۵﴾

۱۶۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ یقیناً اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پٹھیں نہیں دکھائیں گے۔ اور اللہ سے کیا ہوا عہد ضرور پوچھا جائے گا۔

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوْثِقُونَ الْإِدْبَارَ ۗ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿۱۶﴾

۱۷۔ تو کہہ دے کہ تمہیں بھاگنا ہرگز فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے۔ اور اس صورت میں تم کچھ فائدہ نہیں دینے جاؤ گے مگر تھوڑا سا۔

قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْإِفْرَارُ ۚ إِنِ فَرَغْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۷﴾

۱۸۔ تو پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے یا تمہارے حق میں رحمت کا فیصلہ کرے؟ اور وہ اپنے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

۱۹۔ اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو (جہاد سے) روکنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف آ جاؤ۔ اور وہ لڑائی کے لئے نہیں آتے مگر بہت کم۔

۲۰۔ تمہارے خلاف بہت خستہ کام لیتے ہیں۔ پس جب کوئی خوف (کا موقع) آتا ہے تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں (دہشت سے) گھوم رہی ہوتی ہیں اس شخص کی طرح جس پر موت کی غشی طاری کر دی جائے۔ پس جب خوف جاتا رہتا ہے تو وہ (اپنی) تیز زبانوں سے تمہیں ایذا پہنچاتے ہیں بھلائی کے معاملہ میں بھل کرتے ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (فی الحقیقت) ایمان نہیں لائے۔ پس اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے اور یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔

۲۱۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ لشکر ابھی تک نہیں گئے۔ اور اگر لشکر (واپس) آ جائیں تو وہ (حسرت سے) چاہیں گے کہ کاش وہ ویرانوں میں بدوؤں کے درمیان رہتے ہوتے (اور) تمہارے حالات معلوم کر رہے ہوتے۔ اور اگر وہ تم میں ہوتے بھی تو قتال نہ کرتے مگر بہت کم۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ
إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا
وَلَا نَصِيرًا ۱۸

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمَعْوِقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ
لِإِحْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۚ وَلَا يَأْتُونَ
الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۱۹

أَشْحَةً عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ
رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ
كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَإِذَا
ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِالسِّنَةِ حِدَادٍ
أَشْحَةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا
فَأَحْزَبَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَلِكَ
عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۲۰

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۚ وَإِنْ
يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ
فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۚ
وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۲۱

۲۲۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝۱۷

۲۳۔ اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انہوں نے کہا یہی تو ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس نے ان کو نہیں بڑھایا مگر ایمان اور فرمانبرداری میں۔

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝۱۸

۲۴۔ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝۱۹

۲۵۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا توبہ قبول کرتے ہوئے اُن پر جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۲۰

۲۶۔ اور اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اُن کے غیظ سمیت اس طرح اُٹا دیا کہ وہ کوئی بھلائی حاصل نہ کر سکے اور اللہ مومنوں کے حق میں قتال میں کافی ہو گیا۔ اور اللہ بہت قوی (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۗ وَكَفَىٰ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝۲۱

۲۷۔ اور اس نے اُن لوگوں کو جنہوں نے اہل کتاب میں سے ان کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے نیچے اُتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ان میں سے ایک فریق کو تم قتل کر رہے تھے اور ایک فریق کو قیدی بنا رہے تھے۔ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ اور تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانوں اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جسے تم نے (اس وقت تک) قدموں تلے پاہل نہیں کیا تھا۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مالی فائدہ پہنچاؤں اور عمرگی کے ساتھ تمہیں رخصت کروں۔

۳۰۔ اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسن عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

۳۱۔ اے نبی کی بیویو! جو بھی تم میں سے کھلی کھلی فاحشہ کا ارتکاب کرے گی اس کے لئے عذاب کو دو گنا بڑھا دیا جائے گا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

وَ أَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَ تَأْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿۲۷﴾

وَ أَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ وَ أَرْضًا لَمْ تَطَّؤُهَا ط وَ كَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۸﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ جِئْتُمْ تَرِدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعِكُنَّ وَ أُسْرِحُكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۲۹﴾

وَ إِن كُنْتُمْ تَرِيدُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۳۰﴾

يُنْسَاءُ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ يُضَعَّفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَ كَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۱﴾

﴿۱﴾ اس میں جنگ احزاب کے وقت غداری کرنے والے یہود کا ذکر ہے۔ اگرچہ انہوں نے بہت مضبوط دفاعی قلعے بنائے ہوئے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مومنوں کے غلبہ کا فیصلہ کر لیا تو قلعے ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کو سمار کرنے لگے۔

﴿۲﴾ اس میں ایسے علاقوں کی فتوحات کی پیشگوئی ہے جن میں ابھی تک مسلمانوں کو قدم رکھنے کا موقع نہیں ملا۔ دراصل اس میں پیشگوئیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ^{۳۲} اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک اعمال بجالائے گی ہم اُسے اس کا اجر دو مرتبہ دیں گے اور اس کے لئے ہم نے بہت عزت والا رزق تیار کیا ہے۔

۳۳۔ اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس بات لجا کر نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طبع کرنے لگے گا۔ اور اچھی بات کہا کرو۔

۳۴۔ اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔

۳۵۔ اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

۳۶۔ یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں

وَتَعْمَلْ صَالِحًا تَوْتَهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ
وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿۳۶﴾

يُنْسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنَّ
الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقَلْنِ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿۳۷﴾
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ
الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ إِنَّمَا يُرِيدُ
اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿۳۸﴾

وَأذْكُرَنَّ مَا يَمْتَلِي فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
وَالْحِكْمَةِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿۳۹﴾
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ
وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّابِغِينَ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔

وَالصَّامِتِ وَالْحَفِظِیْنَ فَرُّوْجَهُمْ
وَالْحَفِظِیْنَ وَالذَّكْرِیْنَ اللّٰهُ كَثِیْرًا
وَالذَّكْرِیْنَ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً
وَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

۳۷۔ اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں ان کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضٰی
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمْ
الْخِیْرَةُ مِنْ اَمْرِہُمْ ۗ وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ
وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝

۳۸۔ اور جب تو اُسے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تو نے بھی اُس پر انعام کیا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ (یعنی طلاق نہ دے) اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تو اپنے نفس میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خائف تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پس جب زید نے اس (عورت) کے بارہ میں اپنی خواہش پوری کر لی (اور اسے طلاق دے دی)، ہم نے اسے تجھ سے بیاہ دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی اور تردد نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنی احتیاج ختم کر چکے ہوں (یعنی انہیں طلاق دے چکے ہوں) اور اللہ کا فیصلہ بہر حال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

۳۹۔ نبی پر اس بارہ میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے جو اللہ نے اس کے لئے فرض کر دیا ہو، اللہ کی اس سنت کے طور پر جو پہلے لوگوں میں بھی جاری کی گئی۔ اور اللہ کا فیصلہ ایک نچے تُلے اندازے کے مطابق ہوا کرتا ہے۔

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلذَّیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجًا
وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تَخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِیْہِ وَ تَخْشِی النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ
تَخْشَہُ ۗ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِنْہَا وَ طَرًا
زَوْجَکَہَا یَکْفٰی لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
حَرَجٌ فِیْ اَزْوَاجِ اَدْعِیَابِہُمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْہُنَّ وَ طَرًا ۗ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

مَا كَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ
اللّٰهُ ۗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ
وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝

۴۰۔ (یہ اللہ کی سنت ان لوگوں کے حق میں گزر چکی ہے) جو اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

۴۱۔ محمدؐ تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۴۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

۴۳۔ اور اس کی تسبیح صبح بھی کرو اور شام کو بھی۔

۴۴۔ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں کے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۴۵۔ ان کا خیر مقدم، جس دن وہ اس سے ملیں گے، سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بہت معزز اجر تیار کر رکھا ہے۔

۴۶۔ اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

۴۷۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

۴۸۔ اور مومنوں کو خوشخبری دیدے کہ (یہ) ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

الَّذِينَ يَبْلَغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ
وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
حَسِيبًا ﴿۴۰﴾

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۴۱﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا
كَثِيرًا ﴿۴۲﴾

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿۴۳﴾

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيٰ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
لِيخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَكَانَ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿۴۴﴾

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۗ وَأَعَدَّ
لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿۴۵﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۴۶﴾

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿۴۷﴾

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ
فَضْلًا كَبِيرًا ﴿۴۸﴾

۴۹۔ اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر اور ان کی ایذا رسانی کو نظر انداز کر دے۔ اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کا ساز کے طور پر کافی ہے۔

وَلَا تُطِيعِ الْكُفْرِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَدَعِ
أَذْهُمُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
وَكِيْلًا ۝۴۹

۵۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر اس سے پہلے انہیں طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھو ا ہو تو ان کے اوپر تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کا تم شمار رکھو۔ پس انہیں کچھ متاع دو اور انہیں خوبصورت طریق پر رخصت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا
لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا
فَمَتَّعُوهُنَّ وَسَرَحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۵۰

۵۱۔ اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو انہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیر نگین ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاولوں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصتہ تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیر نگین عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تاکہ تجھ پر (ان کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ
الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ
عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ
وَبَنَاتِ خَالَتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
وَأَمْرًا مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ
مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا
عَلَيْهِمْ فِي آزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۖ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۵۱

۵۲۔ تُوْ اُنْ مِیْنِ سَے جَنہِیْنِ چاہے چھوڑ دے اور جَنہِیْنِ چاہے اپنے پاس رکھ۔ اور جَنہِیْنِ تُوْ چھوڑ چکا ہے ان مِیْنِ سَے کسی کو اگر پھر (لینا) چاہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم میں مبتلا نہ رہیں اور وہ سب اس پر راضی ہو جائیں جو تُوْ انہیں دے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت بُردبار ہے۔

۵۳۔ اس کے بعد تیرے لئے (اور) عورتیں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان (بیویوں) کے بدلے میں تُوْ اور بیویاں کر لے خواہ ان کا حسن تجھے پسند ہی کیوں نہ آئے۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں جو تیرے زیر نگیں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

۵۴۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کی دعوت دی جائے مگر اس طرح نہیں کہ اس کے پکنے کا انتظار کر رہے ہو لیکن (کھانا تیار ہونے پر) جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور وہاں (بیٹھے) باتوں میں نہ لگے رہو۔ یہ (چیز) یقیناً نبی کے لئے تکلیف دہ ہے مگر وہ تم سے (اس کے اظہار پر) شرماتا ہے اور اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ اور اگر تم اُن (ازواجِ نبی) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ (طرز عمل)

تُرْجَىٰ مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَ تُوِّیَ اِلَیْكَ مَن تَشَاءُ ۗ وَ مَن اِبْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰی اَنْ تَقْرَرَ اَعَیْنُهُنَّ ۙ وَلَا یَحْزَنُ ۙ وَ یَرْضٰی بِمَا اَتَیْتَهُنَّ بِكُلِّهِنَّ ۗ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۲﴾

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ ۗ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۳﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بَیُوْتِ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّوْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرِ نَظْرِیْنِ ۗ اِنَّہٗ ۙ وَ لٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا ۗ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ۗ اِنَّ ذٰلِکُمْ كَانَ یُوْذٰی النَّبِیَّ فِیَسْتَحِیْ مِنْکُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحِیْ مِنَ الْحَقِّ ۗ وَاِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّۙ مَتَاعًا فَسْأَلُوْهُنَّۙ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۗ

ہے۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاؤ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اُس کی بیویوں (میں سے کسی) سے شادی کرو۔ یقیناً اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔

ذِكْمُ أَطْهَرَ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا زَوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذِكْمَكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝۵۴

۵۵۔ اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ تو یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

إِنْ تُبَدُّوا شَيْئًا أَوْ تَخْفَوْهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝۵۵

۵۶۔ ان (نبی کی بیویوں) پر اپنے باپوں کے معاملہ میں کوئی گناہ نہیں نہ اپنے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ اپنے بھائیوں کے معاملہ میں، نہ اپنی بہنوں کے بیٹوں کے معاملہ میں، نہ ہی اپنی (یعنی مومن) عورتوں کے بارہ میں، نہ ان کے بارہ میں جو ان کے زیر نگین ہیں اور (اے ازواج نبی!) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝۵۶

۵۷۔ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۵۷

۵۸۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تول سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔“ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اول صفحہ ۲۳ مطبوعہ ربوہ)

پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رُسواگن عذاب تیار کیا ہے۔

۵۹۔ اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں بغیر اُس (جرم) کے جو انہوں نے کمایا ہو تو انہوں نے ایک بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ اٹھالیا۔

اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۸﴾

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَعْدِ مَا كُتِبُوا فَاقْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿۵۹﴾

۶۰۔ اے نبی! تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۶۱۔ اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑاتے پھرتے ہیں باز نہیں آئیں گے تو ہم ضرور تجھے (ان کی عقوبت کے لئے) ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ پھر وہ اس (شہر) میں تیرے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے مگر تھوڑا۔

۶۲۔ (یہ) دھتکارے ہوئے، جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لئے جائیں اور اچھی طرح قتل کئے جائیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا رَحِيْمًا ﴿۶۰﴾

لَيْسَ لَّهُمْ يَنْتَهَ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ نَخْرِيتُكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ﴿۶۱﴾

مَلْعُونِينَ اٰيْمًا تُقْفُوْا اُخْذُوْا وَقْتَلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۲﴾

۱ اس آیت میں پردے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے ذریعہ غیر مسلم عورتوں کے بالمقابل مسلمان عورتوں کی ایک پہچان رکھی گئی ہے ورنہ یہود شرارتاً کہہ سکتے تھے کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ مسلمان عورت ہے اس لئے ہم نے اسے چھڑا۔

۲ آیات ۶۱-۶۲: ان آیات میں منافقین اور یہود میں سے اُن فتنہ پردازوں کا ذکر ہے جو مدینہ میں مسلمانوں کے خلاف جھوٹی من گھڑت باتیں پھیلاتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ تو اُن پر غالب آجائے گا اور یہ تیرے شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اس وقت یہ اللہ کی لعنت کے نیچے ہوں گے اور ایسے حالات ہوں گے کہ جہاں کہیں بھی وہ پائے جائیں اُن کا مواخذہ کرنا اور قتل کرنا جائز ہوگا۔

۶۳۔ (یہ) اللہ کی سنت ان لوگوں کے متعلق بھی تھی جو پہلے گزر چکے ہیں اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

۶۴۔ لوگ تجھ سے ساعت کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ اور تجھے کیا چیز سمجھائے کہ شاید ساعت قریب ہو۔

۶۵۔ یقیناً اللہ نے کافروں پر لعنت ڈالی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

۶۶۔ اس میں وہ لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ نہ (اس میں) وہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

۶۷۔ جس دن ان کے چہرے جہنم میں اوندھے کئے جائیں گے وہ کہیں گے اے کاش! ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی اطاعت کرتے۔

۶۸۔ اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

۶۹۔ اے ہمارے رب! انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

۷۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ پس اللہ نے اُسے اُس سے بری کر دیا جو انہوں نے کہا اور اللہ کے نزدیک وہ وجیہ تھا۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿١٦﴾

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۗ قُلْ إِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿١٧﴾

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفْرِينَ وَاعَدَّ لَهُمْ
سَعِيرًا ﴿١٨﴾

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا
نَصِيرًا ﴿١٩﴾

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ
يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ﴿٢٠﴾

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا
فَأَصَلُّنَا السَّبِيلَا ﴿٢١﴾

رَبَّنَا اتِّهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
وَاعْتُهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٢٢﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
أَدَّأَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۗ وَكَانَ
عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٢٣﴾

۷۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧١﴾

۷۲۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٢﴾

۷۳۔ یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان کامل نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ ﴿٧٣﴾

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۗ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٣﴾

۷۴۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٤﴾

﴿٧٣﴾ اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی دیگر تمام انبیاء پر فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ جو امانت قرآنی تعلیم کے طور پر نازل کی جانی تھی رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ اس کا بوجھ اٹھاسکے۔ پس امانت سے مراد قرآن کریم ہے۔

ظَلُومًا جَهُولًا کا بعض مفسرین بالکل غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ظَلُومًا سے مراد کسی دوسرے پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے جس نے اتنا بڑا بوجھ اٹھالیا۔ اور جَهُولًا سے مراد بہت بڑا جاہل نہیں بلکہ وہ ہے کہ جس نے اتنی بڑی ذمہ داری سنبھالی اور پھر عواقب سے بے پروا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ پر جتنے بھی مظالم ہوئے ہیں قرآن کریم کے نزول کے بعد شروع ہوئے ہیں۔

ع ۳۔ سب

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچپن آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا مالک ہے اور زمین بھی اسی کی حمد کے گیت گاتی ہے اور آخرت میں بھی اسی کی حمد کے گیت گائے جائیں گے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واضح اشارہ ہے کہ آپ کے دور میں آپ کے سچے غلام زمین اور آسمان کو حمد و ثنا سے بھر دیں گے۔

اس کے بعد پہاڑوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ پہاڑوں سے مراد جفاکش پہاڑی قومیں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پہاڑوں کو ظاہری طور پر مسخر نہیں کیا گیا بلکہ پہاڑوں پر بسنے والی جفاکش قوموں کو مسخر کر دیا گیا۔ پس گزشتہ سورت کے اختتام پر جن پہاڑوں کا ذکر ہے ان کی تشریح یہاں فرمادی گئی۔ اس بیان کے بعد وہ جن جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے لئے مسخر کئے گئے تھے اور ان سے

وہ بہت بھاری کام لیا کرتے تھے ان کی تشریح فرمائی گئی کہ یہ جن انسانی جن تھے۔ وہ جن نہیں تھے جن کو عرف عام میں آگ کے شعلوں سے بنا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ آگ تو پانی میں داخل ہوتے ہی بھسم ہو جاتی ہے مگر ان جنوں کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا گیا کہ وہ سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کا کام کرتے تھے حالانکہ آگ کے بنے ہوئے جن تو سمندر میں غوطہ نہیں مار سکتے۔ دوسرے یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ جن زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے حالانکہ آگ کے جن تو زنجیروں سے نہیں باندھے جاسکتے۔ اور یہ تمام امور آل داؤد پر شکر واجب کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اول درجہ پر جسمانی اور روحانی آل داؤد تھے اس شکر کا حق ادا کیا۔ مگر جب آپ کو یہ خبر دی گئی کہ آپ کا بیٹا جو آپ کے بعد تخت نشین ہوگا ایک ایسے جسد کی طرح ہے جس میں کوئی روحانی زندگی نہیں تو اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ اے خدا! اس صورت میں اُس کے دور میں اس سلطنت کی صف لپیٹ دے۔ مجھے اس دنیاوی سلطنت سے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ بعینہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت سلیمان کے بعد جب آپ کا بیٹا وارث ہوا تو رفتہ رفتہ انہی پہاڑی قوموں نے یہ معلوم کرتے ہوئے کہ ایک بے عقل بادشاہ ان پر مسلط ہے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور حضرت سلیمان کی ظاہری سلطنت پارہ پارہ ہو گئی۔

جب عظیم سلطنتیں ٹوٹا کرتی ہیں تو بجائے اس کے کہ اہل سلطنت آپس میں محبت کے نتیجے میں یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں ایک دوسرے سے قریب تر رکھ، وہ نفرتوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے سے دور ہٹنے کی دعائیں کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں وہ قصے کہانی بنا دیئے جاتے ہیں اور اللہ کے غضب کی چکی تلے پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کی بستیوں میں اتنی دوری ڈال دی جاتی ہے کہ ان کے درمیان ایک عجیب ویرانی کا منظر دکھائی دیتا ہے جس میں جھاؤ وغیرہ اُگتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ان کو عظیم الشان باغات اور کھیتوں سے نوازا گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس صبر کی تعلیم گزشتہ سورت کے آخر پر دی گئی تھی، اب پھر اسی کی تکرار ہے کہ تو بہر حال صبر سے کام لیتا چلا جا۔ اور آپ کے دل کو یہ عظیم الشان خوشخبری دے کر ثبات بخشا گیا کہ پہلی عظیم سلطنتیں تو چھوٹی چھوٹی قوموں کی طرح ہیں لیکن تجھے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی روحانی بادشاہی عطا فرمائی ہے۔

اس کے بعد مخالفین کو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کرنے کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ وہ اکیلے اکیلے یا دو دو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر دعائیں کریں اور پھر غور کریں کہ یہ علم و حکمت کا شہزادہ جس کو قرآن حکیم عطا کیا گیا ہے ہرگز مجنون نہیں۔

پھر فرمایا تو اس بات پر غور کر کہ جب وہ شدید بے چین ہوں گے اور وہ بے چینی دور ہونے والی نہیں ہوگی تو وہ قریب کے مقام سے پکڑے جائیں گے۔ قریب کا مکان تو حَبْلِ جان ہے یعنی ان کے نفوس کے اندر سے ان کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور اگلی آیت میں دور کے مکان سے اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے توبہ کرنا ایک بہت دور کی بات ہے۔ جب اپنے ساتھ پیش آمدہ واقعات پر بھی ان کو توبہ کی توفیق نہیں ملی تو اللہ کی پکڑ کے خوف سے جسے وہ بہت دور دیکھ رہے ہیں انہیں کیسے حقیقی توبہ کی توفیق مل سکتی ہے۔ ایسے منکرین اور ان کی نفسانی خواہشات کے حصول کے درمیان ہمیشہ ایک روک ڈال دی جاتی ہے جیسا کہ ان سے پہلے زمانہ کے منکرین کے ساتھ ہوتا رہا ہے لیکن وہ بد نصیب ہمیشہ شکوک میں مبتلا رہتے ہیں۔

سُورَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَ سِتَّةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ سب حمد اللہ ہی کی ہے جس کا وہ سب کچھ ہے جو
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور آخرت
میں بھی تمام تر حمد اسی کی ہوگی اور وہ بہت حکمت والا
(اور) ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

۳۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو
اُس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو
اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ بار بار رحم کرنے والا
(اور) بہت بخشنے والا ہے۔

۴۔ جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ ساعت ہم پر
نہیں آئے گی۔ تو کہہ دے کیوں نہیں؟ میرے رب
کی قسم! جو عالم الغیب ہے، وہ ضرور تم پر آئے گی۔
اُس (یعنی میرے رب) سے آسمانوں اور زمین میں
ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی اور نہ اس
سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی، مگر وہ کھلی کھلی کتاب
میں ہے۔

۵۔ تاکہ وہ ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور
نیک اعمال بجالائے۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے
لئے بخشش ہے اور عزت والا رزق ہے۔

۶۔ اور وہ لوگ جو ہمارے نشانات کے بارہ میں (ہمیں)
بے بس کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دوڑے پھرتے
ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لڑہ خیز عذاب میں
سے ایک دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ لَهٗ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ٭
وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ②

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا
وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرَجُ فِیْهَا ٭
وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ③

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِنَا السَّاعَةُ ٭
قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۗ عَلَیْمِ الْغَیْبِ ٭
لَا یَعْرُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ
وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ لَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
وَ لَا اَكْبَرُ ۗ اِلَّا فِی كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ④

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ٭
اُوْلٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ⑤

وَ الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْ اٰیٰتِنَا مُعْجِزِیْنَ اُوْلٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٍ ⑥

۷۔ اور وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ کامل غلبہ والے، صاحب تعریف (اللہ) کے رستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

۸۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایک ایسے شخص پر اطلاع دیں جو تمہیں خبر دے گا کہ جب تم کلینتہ ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے تو یقیناً تم ایک نئے تخلیقی دور میں (داخل) ہو گے۔

۹۔ کیا اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے یا اسے جنون ہو گیا ہے؟ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب میں ہیں اور بہت دور کی گمراہی میں (بھٹک رہے) ہیں۔

۱۰۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین (میں رومنا ہونے والے نشانات) کی طرف نہیں دیکھا جو ان کے سامنے ہیں یا ان سے پہلے گزر چکے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں۔ یقیناً اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے ہر ایسے بندہ کے لئے جو جھکنے والا ہے۔

۱۱۔ اور یقیناً ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے ایک بڑا فضل عطا کیا تھا (جب یہ اذن دیا کہ) اے پہاڑو! اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی۔ اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔

وَيَرَى الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ لَا وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٧﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَى رَجُلٍ يُتَّبِعُكُمْ إِذَا مَرَّكُمْ كُلٌّ مَمْرًا ۖ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿٨﴾

أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ﴿٩﴾

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنْ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ نَّشَانِ خُسْفٍ بِهِمُ الْأَرْضِ أَوْ نُسْقِطُ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ﴿١٠﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا ۗ يُجِبَالٌ أَوْبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۗ وَالتَّنَّالَةَ الْحَدِيدَ ﴿١١﴾

۱۲۔ (اور داؤد سے کہا) کہ تو جسم کو مکمل طور پر ڈھانپنے والی زر ہیں بنا اور (ان کے) حلقے تنگ رکھ اور تم سب نیک کام کرو۔ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو میں اس پر گہری نظر رکھنے والا ہوں۔ ﴿۱۲﴾

أَنْ أَعْمَلَ سَبِغَتْ وَقَدِّرَ فِي السَّرْدِ
وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا (کو مسخر کر دیا)۔ اُس کا صبح کا سفر بھی مبینے (کی مسافت) کے برابر تھا اور شام کا سفر بھی مبینے (کی مسافت) کے برابر تھا۔ اور ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنوں (یعنی جنفکش پہاڑی اقوام) میں سے بعض کو (مسخر کر دیا) جو اس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے محنت کے کام کرتے تھے۔ اور جو بھی ان میں سے ہمارے حکم سے انحراف کرے گا اسے ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ ﴿۱۳﴾

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ
وَرَوْاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ
الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغُ مِنْهُمْ عَن أَمْرِنَا
نَذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۱۳﴾

﴿۱۲﴾ آیات ۱۱-۱۲: ان آیات میں پہاڑوں کے مسخر کرنے سے مراد وہ جنفکش پہاڑی قومیں ہیں جن پر حضرت داؤد کو فتح عطا ہوئی اور اس کے نتیجے میں انہوں نے بہت بڑے بوجھل کام آپ کے لئے سرانجام دیئے۔ طیبور سے مراد غالباً وہ نیک انسان ہیں جو آپ پر ایمان لائے۔ انہیں روحانی طور پر بطور فرمایا گیا ہے۔

ایک مزید نعمت آپ کو یہ عطا کی گئی کہ آپ کو لوہا پگھلانا اور اس سے مفید کام لینے کا ملکہ عطا کیا گیا۔ جنگ میں لوہے کے چھتوں سے بنائی ہوئی زر ہیں آپ ہی کے وقت سے رائج ہوئی ہیں۔ حضرت داؤد کو یہ بھی حکم فرمایا گیا تھا کہ زر ہیں بڑے حلقوں والی نہ ہوں بلکہ چھوٹے چھوٹے حلقوں والی ہوں۔ اگر آپ کے زمانہ سے پہلے زر ہیں بنائی بھی جاتی تھیں تو یہ مخصوص تنگ حلقوں والی زر ہیں تو بہر حال حضرت داؤد کے زمانہ سے ہی شروع ہوئی تھیں۔

﴿۱۳﴾ آیات ۱۳، ۱۴: ہواؤں کو حضرت سلیمان کے تابع کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے کوئی اُڑن کھٹولا ایجاد کیا تھا جیسا کہ بعض مفسرین یہ قصے بیان کرتے ہیں بلکہ یہاں ساحل سمندر پر چلنے والی وہ تیز ہوائیں مراد ہیں جو ایک مہینہ کے بعد رُخ بدل لیتی تھیں اور ان ہواؤں کی قوت سے بادبانی جہازوں کا تیزی سے چلنا اور پھر واپس لوٹنا، اس آیت کا منشاء ہے۔

حضرت داؤد کو لوہے پر قدرت بخشی گئی تھی جبکہ حضرت سلیمان کو ایک اعلیٰ درجہ کی دھات یعنی تانبے کی کان کنی اور اس کے مختلف استعمالات کی صنعت سکھائی گئی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۱۴۔ وہ اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے (یعنی) بڑے بڑے قلعے اور مجسے اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگن اور ایک ہی جگہ پڑی رہنے والی (بھاری) دیگیں۔ اے آل داؤد! (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے (شکر کے شایانِ شان) کام کرو۔ اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے جو (درحقیقت) شکر ادا کرنے والے ہیں۔

۱۵۔ پس جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ صادر کر دیا تو اس کی موت پر ایک زمینی کیڑے (یعنی اس کے ناخلف بیٹے) کے سوا کسی نے ان کو آگاہ نہ کیا جو اُس (کی حکومت) کا عصا کھا رہا تھا۔ پھر جب وہ (نظامِ حکومت) منہدم ہو گیا تب جن (یعنی پہاڑی اقوام) پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب کا علم رکھتے تو اِس رُسوا کُن عذاب میں نہ پڑے رہتے۔

۱۶۔ یقیناً سبا (قوم) کے لئے بھی ان کے مسکن میں ایک بڑا نشان تھا۔ دائیں اور بائیں دو باغ تھے۔ (اے قوم سبا!) اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ (سبا کا مرکز) ایک بہت اچھا شہر تھا اور (اس شہر کا) ایک بہت بخشنے والا رب تھا۔

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ
وَتَمَاثِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ
رُسِيَّتٍ ۚ اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ سُكْرًا
وَقَلِيلًا مِّنْ عِبَادِيَ الشُّكُورِ ﴿١٤﴾

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى
مَوْتِهِ اِلَّا دَابَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاتِهِ ۚ
فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِبُّ اَنْ لُّوْكَانُوا
يَعْلَمُوْنَ الْعَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ
الْمُهِيْنِ ﴿١٥﴾

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتَيْنِ
عَنْ يَمِيْنٍ وَّاَسْمَالٍ ۙ كَلَّوْا مِنْ
رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهُ ۗ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَرَبُّ غَفُوْرٌ ﴿١٦﴾

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) جن جہات کا یہاں ذکر ہے ان کا پہلے حضرت داؤد کے بیان میں بھی ذکر آچکا ہے۔ اس سے جفاکش پہاڑی قومیں مراد ہیں۔ اگلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ یہ اتنے بڑے بڑے محنت اور مشقت والے کام سرانجام دیتے تھے جو عام متمدن قوموں کے لئے ممکن نہ ہوتے۔ اس کی تفصیل میں پہلے بڑے بڑے قلعوں کا ذکر ہے پھر مجسوں کا اور تالابوں کی طرح بڑے بڑے لگنوں اور اتنی بھاری اور بڑی بڑی دیگیوں کا جو ایک ہی جگہ پڑی رہتی تھیں اور ان کو بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ ان دیگیوں میں غالباً آپ کی عظیم فوج کے لئے کھانا تیار ہوتا ہوگا۔

ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت داؤد کو ہی نہیں بلکہ آپ کی آل کو بھی شکر گزار ہونے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ یعنی جب تک شکر گزار رہو گے یہ نعمتیں نہیں چھین جائیں گی۔ پھر حضرت سلیمان کے بیٹے کے وقت میں یہ نعمتیں جاتی رہیں کیونکہ اس میں کوئی روحانیت اور کوئی حکومتی صلاحیت نہیں تھی۔

۱۷۔ پھر انہوں نے انحراف کیا تو ہم نے ان پر ٹوٹے ہوئے بند کا (موجزن) سیلاب بھیجا۔ اور ہم نے ان کے لئے ان کے دو باغوں کو دو ایسے باغوں میں تبدیل کر دیا جو دونوں ہی بدمزہ پھل اور جھاؤ کے پودوں والے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے۔

۱۸۔ یہ جزا ہم نے ان کو اس سبب سے دی کہ انہوں نے ناشکری کی۔ اور کیا سخت ناشکرے کے سوا بھی ہم کسی کو (ایسی) جزا دیتے ہیں؟

۱۹۔ اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت بخشی تھی نمایاں دکھائی دینے والی بستیاں بنائی تھیں۔ اور ان کے درمیان (بآسانی) چلنا پھرنا ممکن بنا دیا تھا۔ (منشا یہ تھا کہ) ان میں تم راتوں کو اور دنوں کو امن کی حالت میں چلتے پھرتے رہو۔

۲۰۔ پھر (جب وہ ناشکرے ہو گئے تو) انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کے فاصلے بڑھا دے اور انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا تب ہم نے ان کو افسانے بنا دیا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یقیناً اس میں ہر ایک بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

۲۱۔ اور یقیناً ان کے خلاف ابلیس نے اپنا ظن سچا کر دکھایا۔ پس انہوں نے اس کی پیروی کی سوائے مومنوں میں سے ایک گروہ کے۔

۲۲۔ اور اُسے اُن پر کوئی غلبہ نہیں تھا مگر ہم یہ چاہتے تھے کہ اُسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اُس سے ممتاز کر دیں جو اُس کے بارہ میں شک میں (بتلا) ہے اور تیرا رب ہر چیز پر حفیظ ہے۔

فَاعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ اُكْلٍ
خَمِطٍ وَّاَثَلٍ وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿۱۷﴾

ذٰلِكَ جَزٰۤیٰۤهُمْ بِمَا كَفَرُوۡا ۗ وَهَلْ نُّجۡزِیۡ
اِلَّا الْكٰفِرُوۡرَ ﴿۱۸﴾

وَجَعَلْنَا بَیۡنَهُمۡ وَبَیۡنَ الْقُرٰۤی الَّتِیۡ بُرۡکْنَا
فِیۡهَا قُرٰۤی ظٰہِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِیۡهَا السَّیۡرَ ط
سَیۡرُوۡا فِیۡهَا لِیَالِیۡ وَاَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۹﴾

فَقَاتُوۡا رَبَّنَا بَعۡدَ بَیۡنِ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡا
اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلْنٰهُمۡ اَحَادِیۡثَ وَاَمۡزَقْنٰهُمۡ
كُلَّ مُمۡزَقٍ ۗ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ
شٰكُوۡرٍ ﴿۲۰﴾

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیۡهِمۡ اِبۡلِیۡسَ ظَنُّهُ
فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا قَرِیۡقًا مِّنَ الْمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۱﴾

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لَنَعَلَمَ
مَنْ یُّؤۡمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنۡ هُوَ مِنْہَا فِیۡ
شَکٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ تو کہہ دے کہ انہیں پکارو جنہیں تم نے اللہ کے سوا (کچھ) گمان کر رکھا ہے۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی اُن دونوں میں اُن کا کوئی حصہ ہے اور ان میں سے کوئی بھی اُس (یعنی اللہ) کا مددگار نہیں۔

۲۴۔ اور اُس کے حضور کسی کے حق میں شفاعت کام نہیں آئے گی سوائے اس کے جس کے حق میں اس نے اجازت دی ہو۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی تو وہ (اپنی شفاعت کرنے والوں سے) پوچھیں گے (ابھی) تمہارے رب نے کیا کہا تھا؟ وہ کہیں گے حق (کہا تھا) اور وہ بہت بلند شان والا (اور) بہت بڑا ہے۔

۲۵۔ تو (کافروں سے) پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ (خود ہی) کہہ دے کہ اللہ۔ اور (یہ بھی کہہ دے کہ) یقیناً ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی کھلی گمراہی میں۔

۲۶۔ تو کہہ دے کہ تم اُن جُرموں کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے جو ہم نے کئے اور نہ ہی ہم اُس کے متعلق پوچھے جائیں گے جو تم کرتے ہو۔

۲۷۔ تو کہہ دے کہ ہمارا رب ہمیں اکٹھا کرے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ بہت واضح فیصلہ کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۲۸۔ تو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر اُس کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شَرِكٍ ۚ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيرٍ ﴿۳۳﴾

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۗ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۗ قَالُوا الْحَقُّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۳۴﴾

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ قُلِ اللَّهُ ۗ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًىٰ أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۵﴾

قُلْ لَا تَسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۳۶﴾

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبَّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۗ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۳۷﴾

قُلْ أَرُونِي الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا ۗ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۸﴾

۲۹۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے
بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۳۰۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟
اگر تم سچے ہو۔

۳۱۔ تو کہہ دے کہ تمہارے لئے ایک (معین) دن کا
وعدہ ہے جس سے تم ایک لمحہ بھی نہ پیچھے رہ سکتے ہو اور
نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

۳۲۔ اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا کہ ہم ہرگز
اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ان
(پیشگوئیوں) پر جو اُس کے سامنے ہیں۔ کاش تو دیکھ
سکتا کہ جب ظالم لوگ اپنے رب کے حضور ٹھہرائے
گئے ہوں گے۔ ان میں بعض بعض (دوسروں) کی
طرف بات لوٹا رہے ہوں گے۔ جنہیں کمزور بنا دیا گیا
تھا وہ ان سے کہیں گے جنہوں نے تکبر کیا کہ اگر تم نہ
ہوتے تو ہم ضرور مومن ہو جاتے۔

۳۳۔ جن لوگوں نے تکبر کیا وہ ان سے جو کمزور
کردیئے گئے تھے، کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت
سے روکا تھا بعد اس کے جب وہ تمہارے پاس آئی؟
(نہیں) بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔

۳۴۔ اور وہ لوگ جو کمزور بنا دیئے گئے تھے ان سے
جنہوں نے تکبر کیا، کہیں گے بلکہ یہ تو رات دن کیا
جانے والا ایک فریب تھا۔ جب تم ہمیں اس بات کا
حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کر دیں اور اس کے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا
وَنَذِيرًا ۚ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿۳۰﴾

قُلْ لَّكُمْ مِيعَادٌ يَوْمَ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ
سَاعَةً ۚ وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۱﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا
الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ
إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ ۚ يَقُولُ
الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لِّلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۲﴾

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِّلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا
أَنحُصُّ صَدَدًا لَّكُمْ عَنِ الْهَدَىٰ بَعْدَ إِذْ
جَاءَكُمْ ۚ بَلْ كُنتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿۳۳﴾

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لِّلَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ الْإِيلِ وَالتَّهَارِ إِذْ
تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ

شریک ٹھہرائیں۔ اور وہ اپنی پشیمانی کو چھپاتے پھریں گے جب عذاب دیکھیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے جنہوں نے کفر کیا۔ کیا وہ اس کے سوا بھی کوئی جزا دیئے جائیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

أَنْدَادًا وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَعْلَلَ فِي آعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور ہم نے کبھی کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اس کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا بھدّت انکار کرنے والے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور انہوں نے کہا ہم اموال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیں گے۔

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ تو کہہ دے یقیناً میرا رب جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبہ قرب تک لے آئیں۔ سوائے اس کے جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دُہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہیں۔

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیات کو عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دوڑے پھرتے ہیں یہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جانے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (کبھی) اس کے لئے (رزق) تنگ بھی کرتا ہے اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہی ہے جو اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۴۱۔ اور جس دن وہ ان سب کو اکٹھا کرے گا۔ پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟

۴۲۔ وہ کہیں گے پاک ہے تو۔ اُن کی بجائے تو ہمارا دوست ہے۔ بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے (اور) ان میں سے اکثر انہی پر ایمان لانے والے تھے۔^{۴۱}

۴۳۔ پس آج تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے لئے نہ کسی نفع کا مالک ہو گا نہ نقصان کا اور ہم اُن لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہیں گے اس آگ کا عذاب چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

۴۴۔ اور جب اُن پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ محض ایک عام آدمی ہے جو تمہیں اُس سے روکنا چاہتا ہے جس کی تمہارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں

قُلْ إِنْ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۖ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزُقِينَ ﴿۴۰﴾

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكِ أَهْوَأَاءَ أَيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۴۱﴾

قَالُوا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مَنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرَهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ﴿۴۲﴾

فَأَيُّوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۗ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تَكْذِبُونَ ﴿۴۳﴾

وَإِذَا تَلَّيٰ عَلَيْهِمْ آيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوا مَا هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانُ يَعْبُدُ آبَاؤَكُمْ ۖ وَقَالُوا مَا هٰذَا إِلَّا

﴿ آیات ۴۱-۴۲: ان آیات میں ان مشرکین کا ذکر ہے جو اپنے بڑے بڑے سرداروں کو عملاً خدا بنا بیٹھے تھے۔ یہاں جن سے یہی سردار مراد ہیں۔ مشرکین بعض فرشتوں کا نام بھی لیا کرتے ہیں کہ وہ ان کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ فرشتوں پر محض بہتان ہے اور فرشتے قیامت کے دن ان سے اپنی بریت کا اظہار کریں گے۔

یہ کچھ بھی نہیں مگر ایک بڑا جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے حق کا انکار کیا جب وہ اُن کے پاس آیا کہا کہ یہ ایک کھلے کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔

۳۵۔ اور ہم نے انہیں کوئی کتابیں نہیں دیں جنہیں وہ پڑھتے اور اُن کا درس دیتے اور نہ ہی تجھ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا۔

۳۶۔ اور اُن لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو اُن سے پہلے تھے اور یہ تو اُس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے اُن لوگوں کو عطا کیا تھا۔ پس انہوں نے (بھی جب) میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسی (سخت) تھی میری پکڑ!

۳۷۔ تو کہہ دے کہ میں محض تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو اور ایک ایک کر کے اللہ کی خاطر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب غور کرو۔ تمہارے ساتھی کو کوئی جنون نہیں۔ وہ تو محض ایک سخت عذاب سے پہلے تمہیں ڈرانے والا (بن کر آیا) ہے۔

۳۸۔ تو کہہ دے جو بھی میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہاری ہی خاطر ہے۔ میرا اجر تو اللہ کے سوا کسی پر نہیں اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۳۹۔ تو کہہ دے کہ یقیناً میرا رب حق سے (باطل پر) ضرب لگاتا ہے۔ (وہ) غیبوں کا بہت جاننے والا (ہے)۔

إفك مفترى^ط وقال الذين كفروا
للحق لما جاءهم^ل إن هذا إلا سحر
مبين^{٤٤}

وَمَا آتَيْنَهُمْ مِنْ كِتَابٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ^{٤٥}

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ^ل وَمَا بَلَّغُوا
مُعْشَارَ مَا آتَيْنَهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي^ق
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ^ع

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ^ع أَنْ تَقُومُوا
لِلَّهِ مَشْفِي^ق وَفِرَادَى^ق ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا^ق مَا
بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ^ط إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ^ح
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ^{٤٧}

قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ^ط إِنْ
أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ^ع وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيدٌ^{٤٨}

قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْدِفُ بِالْحَقِّ^ع عَلَّامُ
الْغُيُوبِ^{٤٩}

۵۰۔ تو کہہ دے کہ حق آپکا ہے اور باطل نہ تو (کوئی) آغاز کر سکتا ہے اور نہ (اسے) دہرا سکتا ہے۔

۵۱۔ تو کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو میں خود اپنے نفس کے (مفاد کے) خلاف گمراہ ہوں گا اور اگر میں ہدایت پا جاؤں تو (ایسا محض) اس لئے (ہوگا) کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) قریب رہنے والا ہے۔

۵۲۔ اور کاش تو دیکھ سکے جب وہ سخت گھبراہٹ محسوس کریں گے اور (اس کا) زائل ہونا کسی طرح ممکن نہ ہوگا اور وہ قریب کے مقام سے (یعنی جلد تر) پکڑے جائیں گے۔

۵۳۔ اور وہ کہیں گے ہم اس پر ایمان لے آئے اور ایک دور کے مقام سے ان کا (ایمان کو) پکڑ لینا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

۵۴۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے اس کا انکار کر چکے تھے۔ اور وہ ایک دور کی جگہ سے غیب میں اٹکل پچو کے تیر چلائیں گے۔

۵۵۔ اور ان کے درمیان اور جو وہ چاہیں گے اس کے درمیان ایک روک ڈال دی جائے گی جیسا کہ اس سے پہلے ان کے ہم تماشا لوگوں سے کیا گیا۔ یقیناً وہ ہمیشہ ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا رہے۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبَدِّلُ الْبَاطِلَ
وَمَا يُعِيدُ ۝۵۰

قُلْ إِنْ صَلَّيْتُ فَأِنَّمَا أَصِلُّ عَلَى
نَفْسِي ۖ وَإِنْ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحَىٰ
إِلَىٰ رَبِّي ۗ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝۵۱

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَآخَذُوا
مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝۵۲

وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ ۚ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاقُوسُ
مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝۵۳

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُونَ
بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝۵۴

وَجِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا
فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا
فِي شَكٍّ مَّرِيبٍ ۝۵۵

۳۵۔ فاطر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھیالیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی اس سے پہلی سورت کی طرح الحمد ہی سے ہوا ہے۔ گزشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی زمین و آسمان پر بادشاہی اور زبانِ حال سے ساری کائنات کے خدا تعالیٰ کی حمد میں مشغول رہنے کا ذکر ہے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین و آسمان کو پہلی بار پیدا فرمایا اس پر حمد کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد ہے کیونکہ زمین و آسمان کو ابتدا میں پیدا کرنا بے مقصد نہیں ہو سکتا۔ اور زمین و آسمان کے وجود سے پہلے ایک پیدا کرنے والے رب کی رحمانیت کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر ۲ میں ان فرشتوں کا ذکر ہے جو دو اور تین تین اور چار چار پر رکھتے ہیں۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ فرشتوں کے کوئی ظاہری پر ہوتے ہیں بلکہ مادہ کی چار بنیادی Valencies کا ذکر ہے جس کے نتیجے میں تمام کیمیائی کرشمے رونما ہوتے ہیں۔ خصوصاً خدا پرست سائنس دان اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ کاربن کی چار Valencies کے دوسرے مادوں سے کیمیائی ردعمل کے نتیجے میں وہ زندگی وجود میں آئی ہے جسے سائنس دان Carbon based Life کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت میں یہ ذکر فرمایا گیا کہ اس سے زیادہ پروں والے فرشتے بھی موجود ہیں جن کو تم اس وقت تک نہیں جانتے اور ان کے اثر کے تابع بہت سے عظیم الشان کیمیائی تغیرات وجود میں آئیں گے جن کا اس وقت کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دو ایسے سمندروں کا ذکر ہے جن میں سے ایک کا پانی کھارا اور ایک کا میٹھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی حیرت انگیز صنعت ہے کہ کھارے پانی میں پرورش پانے والے جانداروں کا گوشت بھی میٹھا ہی رہتا ہے اور میٹھے پانی میں پرورش پانے والے جانوروں کا گوشت بھی میٹھا ہی ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ کھاری پانی مسلسل پینے والی مچھلیوں کا گوشت اس پانی کے کھاری اثرات سے کھلیہ منزه ہے۔

اس کے بعد ایسی آیات (نمبر ۱، ۱۸) آتی ہیں جو بنی نوع انسان کو متنبہ کر رہی ہیں کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اور اس کے انکار پر مصر رہے تو اگر اللہ چاہے تو تمہیں زمین پر سے نابود کر دے اور تمہاری جگہ ایک اور مخلوق لے آئے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی سے بعید نہیں۔

اس کے بعد پھر انسان کو متوجہ فرمایا گیا کہ زمین پر زندگی کی ہر شکل آسمان سے برسنے والے پانی سے ہی فیض اٹھاتی ہے اور اس پانی سے مختلف قسم کے پھل اُگتے ہیں۔ ان کے رنگ الگ الگ ہیں۔ یہ رنگوں کا اختلاف اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح ایک ہی رنگ کی مٹی سے پیدا کئے جانے والے پھلوں کے تم مختلف رنگ دیکھتے ہو، اسی طرح اگرچہ انسان ایک ہی آدم کی اولاد ہیں مگر ان کے رنگ بھی مختلف ہیں اور ان کی زبانیں بھی مختلف ہیں حالانکہ زبانیں بھی ایک ہی زبان سے نکلیں اور اب ان کے درمیان کوئی بھی مشابہت دکھائی نہیں دیتی سوائے ان دیکھنے والوں کے جن کو اللہ تعالیٰ عرفان نصیب فرمائے۔

یہ لوگ جو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے حوالہ سے تو اس کا کوئی شریک قرار نہیں دے سکتے تو کیا پھر اُن کا تصور اُن آسمانوں میں اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے جن آسمانوں کا ان کو کچھ بھی علم نہیں۔

اس کے بعد بنی نوع انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان از خود اپنے مداروں پر قائم نہیں ہیں بلکہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ہاتھ ان کو مسلسل تھامے نہ رہیں تو اگر ایک دفعہ یہ اپنے مداروں سے ہٹ جائیں تو زمین و آسمان میں قیامت آجائے گی اور کبھی پھر دوبارہ اجرام سماوی کسی مدار پر قائم نہ ہو سکیں گے۔

سُورَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سِتُّ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَخَمْسَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور
زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ فرشتوں کو دو دو، تین تین
اور چار چار پروں (یعنی طاقتوں) والے پیغامبر
بنانے والا۔ وہ خلق میں جو چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔
یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت جاری کر دے
اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو چیز وہ روک دے
اُسے اس کے (روکنے) کے بعد کوئی جاری کرنے
والا نہیں اور وہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۴۔ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ کیا
اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور
زمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔
پس تم کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہو۔

۵۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو تجھ سے پہلے بھی کئی
رسول جھٹلائے گئے۔ اور اللہ ہی کی طرف سب
معاملات لوٹائے جائیں گے۔

۶۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ پس تمہیں دنیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولٰٓئِ اٰجْنَحٰةٍ
مِّثْلٰنِ وَاَثَلَتْ وَّرَبِيعٌ ۙ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا
يَشَآءُ ۙ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا
مُمْسِكَ لَهَا ۗ وَمَا يُمْسِكُ ۙ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا
مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلٰيْكُمْ ۗ
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنْ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ فَاَنۢى
تُؤْفَكُوْنَ ④

وَ اِنْ يُّكٰذِبُوْكَ فَعَدُوُّكَ فَقَدْ كٰذَبَتْ رُسُلٌ مِّنۡ
قَبْلِكَ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

کی زندگی ہرگز کسی دھوکہ میں نہ ڈالے اور اللہ کے بارہ میں تمہیں سخت فریبی (یعنی شیطان) ہرگز فریب نہ دے سکے۔

۷۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس اسے دشمن ہی بنائے رکھو۔ وہ اپنے گروہ کو محض اس غرض سے بلاتا ہے تاکہ وہ بھڑکتی آگ میں پڑنے والوں میں سے ہو جائیں۔

۸۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

۹۔ پس کیا جسے اس کا بڑا کام خوبصورت کر کے دکھایا جائے اور وہ اسے خوبصورت دیکھنے لگے (اس سے زیادہ فریب خوردہ اور کون ہوگا؟)۔ پس یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس تیرا دل اُن پر حسرتیں کرتے ہوئے (ہاتھ سے) نہ جاتا رہے۔ یقیناً اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

۱۰۔ اور اللہ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا۔ پس وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ پھر ہم اُسے ایک مُردہ بستی کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھاتا ہے۔

۱۱۔ جو بھی عزت کا خواہاں ہے تو اللہ ہی کے تصرف میں سب عزت ہے۔ اُسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا

تَغْرَبَنَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ^{بِقِفَّةٍ} وَلَا يَعْرَبَنَّكُمْ بِاللَّهِ الْعُرْوُورُ ①

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ط
إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ⑦

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ⑧
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ⑧

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَاهُ حَسَنًا
فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ⑨
فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
حَسْرَتٍ ⑩ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ⑩

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا
فَسُقْنَاهُ إِلَى بَدَدٍ مُمَيَّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ⑪ كَذَلِكَ النُّشُورُ ⑪

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ط
إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

ہے اور وہ لوگ جو رُمی تدبیریں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر ضرور اکارت جائے گا۔

الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ
السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ
أُولَٰئِكَ هُوَ يُبْوَرُ ۝۱۱

۱۲۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑے بنایا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق۔ اور کوئی معمر (انسان) بڑی عمر نہیں پاتا اور نہ اس کی عمر سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر وہ (ایک) کتاب میں موجود ہے۔ یقیناً یہ (بات) اللہ پر آسان ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ نَرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ
جَعَلَكُمْ أَرْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ
وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُعَمَّرٍ إِلَّا يُنْقِضُ مِنْ عُمْرِهِ إِلَّا
فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝۱۲

۱۳۔ اور دو سمندر ایک ہی جیسے نہیں ہو سکتے۔ یہ خوب بیٹھے پانی والا ہے۔ اس کا پینا خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے اور یہ سخت نمکین (اور) کھارا ہے اور تم سبھی سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زینت کے وہ سامان نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تو اس میں کشتیوں کو دیکھے گا کہ وہ (پانی کو) پھاڑتے ہوئے چلتی ہیں (یہ نظام اس لئے ہے) تاکہ تم اس کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۚ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَائِغٌ شَرَابٌ ۚ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَمِنْ
كُلِّ تَاكُلُونَ لِحَمَاطٍ يَأْتِي وَتَسْتَخْرِجُونَ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ
مَوَازِرَ لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝۱۳

۱۴۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت کی طرف چل رہا

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَجْرِي

بعض لوگ دنیا کے بڑے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں مگر مومنوں کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ عزت اللہ ہی کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور مخالف ان کو دنیا میں ذلیل کرنے کی جو بھی کوششیں کرے گا وہ رائیگاں جائیں گی۔

ہے۔ یہ ہے اللہ، تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہت ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کی جھٹی کے بھی مالک نہیں۔

لَا جَلَّ مُسَمًّى ۱۴ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ ۱۴ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۱۵

۱۵۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن تمہارے شریک ٹھہرانے کا انکار کر دیں گے۔ اور تجھے ایک عظیم خبر دینے والے کی طرح کوئی اور آگاہ نہیں کر سکتا۔

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ ۱۴ وَلَوْ
سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۱۴ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۱۴ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ
خَبِيرٍ ۱۵

۱۶۔ اے لوگو! تم ہی ہو جو اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہے جو غنی (اور) ہر تعریف کا مالک ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۱۶ وَاللَّهُ
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۱۶

۱۷۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جاوے اور ایک نئی مخلوق لے آوے۔
۱۸۔ اور یہ اللہ پر ہرگز مشکل نہیں۔

إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۱۷
وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۱۸

۱۹۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ سے لدی ہوئی اپنے بوجھ کی طرف بلائے گی تو اس (کے بوجھ میں) سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائے گا خواہ وہ قرمبی ہی کیوں نہ ہو۔ تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے رب سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو اپنے ہی نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانا ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ۱۹ وَإِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۱۹ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۱۹
وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۱۹
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۱۹

- ۲۰۔ اور اندھا اور پینا ایک جیسے نہیں ہوتے۔
- ۲۱۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔
- ۲۲۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ۔
- ۲۳۔ اسی طرح زندے اور مُردے بھی برابر نہیں ہوتے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے سنا تا ہے اور جو قبروں میں پڑے ہیں تو انہیں ہرگز نہیں سنا سکتا۔
- ۲۴۔ تو تو محض ایک ڈرانے والا ہے۔
- ۲۵۔ یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔
- ۲۶۔ اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو یقیناً جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے پاس بھی ان کے رسول کھلے کھلے نشان اور مختلف صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔
- ۲۷۔ پھر میں نے انہیں پکڑ لیا جنہوں نے انکار کیا۔ پس کیسی سخت تھی میری عقوبت!
- ۲۸۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اُتارتا ہے۔ پھر ہم طرح طرح کے پھل اس سے پیدا کرتے ہیں جن کے رنگ الگ الگ ہیں اور پہاڑوں میں بعض سفید لکڑے ہیں اور بعض سرخ ہیں ان کے رنگ جدا جدا ہیں اور کالے سیاہ رنگوں والے بھی ہیں۔
- وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْلَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾
- وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢١﴾
- وَلَا الظُّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢٢﴾
- وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٣﴾
- إِنَّ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾
- إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٥﴾
- وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٦﴾
- ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٧﴾
- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۗ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

۳۰۔ یقیناً وہ لوگ جو کتاب اللہ پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور اعلانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

۳۱۔ تاکہ وہ اُن کو اُن کے اُجور (اُن کی توفیق کے مطابق) بھر پور دے بلکہ اس سے بھی زیادہ انہیں اپنے فضل سے بڑھائے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔

۳۲۔ اور جو ہم نے تیری طرف کتاب میں سے وحی کیا ہے وہی حق ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے سامنے ہے۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر رہنے والا (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۳۳۔ پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جنہیں چُن لیا انہیں کتاب کا وارث بنا دیا۔ پس ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے نفس کے حق میں ظالم ہیں اور ایسے بھی ہیں جو میانہ رو ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ یہی ہے جو بہت بڑا فضل ہے۔ ﴿۳۳﴾

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۹﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿۳۰﴾

لِيُؤْتِيَهُمُ أَجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۱﴾

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿۳۲﴾

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۗ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۗ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۗ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ۗ بإِذْنِ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۳﴾

﴿۳۱﴾ یہاں مومنوں کی درجہ بدرجہ تین حالتوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جن میں گناہ کی آلائش موجود ہوتی ہے اور وہ اِکراہ و جبر سے اپنے نفس امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ پر چلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو میانہ رو ہیں۔ اور تیسرے وہ جو نیکیوں میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

۳۴۔ بیٹگی کی جنتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے ٹکٹن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور ان میں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

۳۵۔ اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا رب بہت ہی بخشنے والا (اور) قدر دان ہے۔

۳۶۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خاص مرتبے والے گھر میں اتارا ہے۔ نہ اس میں کوئی مشقت ہمیں چھوئے گی اور نہ اس میں کوئی ٹکان ہمیں چھوئے گی۔

۳۷۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو ان کا قضیہ چکایا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ ہی اس (آگ) کے عذاب میں ان سے کمی کی جائے گی۔ اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۳۸۔ اور وہ اس میں چیخ رہے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ہمیں نکال لے۔ ہم نیک اعمال بجالائیں گے جو ان سے مختلف ہوں گے جو ہم کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں کوئی نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے؟ نیز تمہارے پاس ایک ڈرانے والا بھی آیا تھا۔ پس چکھو (اپنے ظلم کا بدلہ) اور ظلم کرنے والوں کے حق میں کوئی مددگار نہیں۔

۳۹۔ اللہ یقیناً آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔ وہ یقیناً اس کا علم رکھتا ہے جو کچھ سینوں میں ہے۔

جَبَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِيَأْسُهُمُ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۵﴾

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۶﴾

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ ۗ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۷﴾

وَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۗ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فِيمَوتُوا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۗ كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كٰفِرٍ ﴿۳۷﴾

وَ هُمْ يَصْطَرِحُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلْ ۗ أَوْ لَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَاءَكُمُ التَّذْوِيرُ ۗ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ﴿۳۸﴾

إِنَّ اللَّهَ عَلِمَ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۹﴾

۳۰۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا۔ پس جو انکار کرے اُس کا انکار اُسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کو ان کا کفر اُن کے رب کے نزدیک کسی چیز میں نہیں بڑھاتا سوائے (اس کی) ناراضگی کے اور کافروں کو اُن کا کفر گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ط
فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ط وَلَا يَزِيدُ
الْكَافِرِينَ كُفْرَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ط
وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرَهُمْ إِلَّا
خَسَارًا ①

۳۱۔ تو پوچھ کیا تم نے اپنے وہ (مزمومہ) شریک دیکھے ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کے لئے (محض) آسمانوں میں شراکت ہے۔ یا کیا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی تھی پس وہ اس کی بنا پر ایک روشن دلیل پر قائم ہیں؟ نہیں، بلکہ ظالموں میں سے اُن کے بعض، بعض دوسروں سے محض دھوکہ کا وعدہ کرتے ہیں۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ كُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ
الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ۚ أَمْ
أَتَيْنَهُمُ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنَّ
يَعِدُّ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ②

۳۲۔ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ ٹل سکیں۔ اور اگر وہ دونوں (ایک دفعہ) ٹل گئے تو اس کے بعد کوئی نہیں جو انہیں پھر تھام سکے۔ یقیناً وہ بہت بردبار (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ
تَزُولَا ۗ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ
أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ط إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ③

۳۳۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو ضرور وہ ہر ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پا جائیں گے۔ پس جب ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو انہیں نفرت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھاسکا۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن
جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ
إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ
مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ④

۳۳۔ (ان کے) زمین میں تکبر کرنے اور بُرے مکر کرنے کی وجہ سے۔ اور بری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحبِ تدبیر کو۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں (پر جاری ہونے والی اللہ) کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

۳۵۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو اُن سے پہلے تھے حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھ کر تھے؟ اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں یا زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز کر سکے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) قدرت رکھنے والا ہے۔

۳۶۔ اور اگر اللہ لوگوں کا اس کے نتیجے میں مواخذہ کرتا جو انہوں نے کمایا تو اس (زمین) کی پشت پر کوئی چلنے پھرنے والا جاندار باقی نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو (آخری) مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ پس جب ان کی (مقررہ) مدت آجائے گی تو (خوب کھل جائے گا کہ) یقیناً اللہ اپنے بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اَسْتَكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ط
وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ اِلَّا بِاَهْلِهِ ط
فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِينَ ج
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ه
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝۳۳

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ ط اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۳۵

وَلَوْ يُوْاْخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا
تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ج فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيْرًا ۝۳۶

اس آیت میں گناہ تو انسان کی طرف منسوب فرمائے گئے ہیں مگر اس کے نتیجے میں ہلاکت جانوروں کی بیان کی گئی!؟ جس کا یہ مطلب نہیں کہ کرے کوئی اور پھرے کوئی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جانوروں کی ہلاکت کی صورت میں یہ سزا دراصل انسانوں کو ہی ملتی ہے کیونکہ انسانی زندگی کا انحصار ہی چوپایوں پر ہے۔ اگر چوپائے غائب ہو جائیں تو انسان کی بقا ممکن نہیں۔ یہاں دابۃ سے ہر قسم کے زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانور مراد ہیں۔

۳۶ - یس

سورۃ یس مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چوراسی آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کے آخر پر کفار کے اس حلفیہ عہد کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آتا تو وہ پہلی سب امتوں سے بڑھ کر اس کی پیش کردہ ہدایت پر ایمان لے آتے اور سورۃ یس کے آغاز کی آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھے ہم نے ایک ایسی قوم کی طرف بھیجا ہے جس کے آباء و اجداد کے پاس ایک لمبے عرصہ سے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا لیکن اس کے باوجود ان میں سے اکثر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ پس گزشتہ سورت کے آخر پر کفار کا یہ دعویٰ کہ ان کے پاس اگر کوئی نذیر آتا تو وہ ضرور ایمان لے آتے اس سورت میں رد فرما دیا گیا ہے۔

اس کے بعد انبیاء کے دشمنوں کی ایک تمثیل بیان کی گئی ہے کہ دراصل ان کا تکبر ہی ہے جو ان کو ہدایت قبول کرنے سے باز رکھتا ہے۔ جیسے کسی شخص کی گردن میں طوق ڈالا ہوا ہو تو اس کی گردن اکڑی رہتی ہے ایسے ہی ایک متکبر کی گردن اکڑی رہتی ہے۔ لہذا ایمان لانا صرف ان کو نصیب ہوتا ہے جن کے اندر کوئی تکبر نہیں پایا جاتا۔ آیت نمبر ۱۴ سے جو ذکر شروع ہوتا ہے مفسرین نے اس کے متعلق بہت سی خیال آرائیاں کی ہیں لیکن اس کے متعلق حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک تفسیر بیان کی ہے جو دل کو لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے دو نبی تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تائید کے ذریعہ ان کو عزت بخشی۔ لیکن کفار کے مسلسل انکار کے بعد ایک دور کی بستی سے ایک چوتھا شخص اٹھا جس نے کافروں کو متنبہ کیا کہ وہ عظیم الشان وجود جو تمہارے لئے ہدایت کے بے شمار سامان کرتا ہے مگر کوئی اجر طلب نہیں کرتا اس پر ایمان لے آؤ۔

نزول قرآن کے زمانہ میں تو عربوں کے نزدیک نر اور مادہ کی صورت میں صرف کھجوروں کے جوڑے ہوا کرتے تھے اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر قسم کے پھلوں کے پودوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے بلکہ آیت نمبر ۳۷ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔ آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز (Atoms) کے بھی اور Sub-Atomic ذرات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور تو حید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا سمجھنا ضروری ہے۔ صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے۔

اس کے بعد ایک آیت میں اِحیاءِ نو کا مضمون از سر نو بیان فرماتے ہوئے ان مردوں کو جو نشأۃ آخرت کے وقت اٹھائے جائیں گے، اس تعجب کا اظہار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ وہ کون ہے جس نے ہمیں دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے تمام مُرسَل سچ ہی کہا کرتے تھے۔

آیت نمبر ۸۱ میں سبز درخت سے آگ نکالنے کا جو مفہوم بیان فرمایا گیا ہے اس سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سبز درخت جب خشک ہو جاتا ہے تو پھر اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مضمون اپنی جگہ درست ہے لیکن واقعہً سبز درختوں سے بھی جبکہ وہ سرسبز ہوں آگ پیدا ہو سکتی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ علم نباتات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ چیڑ کے درختوں کے پتے جب تیز ہواؤں میں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو اس مسلسل عمل کے نتیجہ میں ان میں آگ لگ جاتی ہے اور بہت بڑے جنگل اس آگ کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔

اس سورت کی آخری آیت بھی نشأۃ آخرت کے ذکر پر منتج ہوتی ہے جس میں یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے اور اسی کی طرف اے بنی نوع انسان! تم لوٹائے جاؤ گے۔



سُورَةُ يَسٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اَرْبَعٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ یا سید: اے سردار!

۳۔ حکمتوں والے قرآن کی قسم ہے۔

۴۔ (کہ) تو یقیناً مُرسَلین میں سے ہے۔

۵۔ صراطِ مستقیم پر (گامزن ہے)۔

۶۔ (یہ) کامل غلبہ والے (اور) بار بار رحم کرنے
والے کی تنزیل (ہے)۔

۷۔ تاکہ تو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کے آباء و اجداد
نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل پڑے ہیں۔

۸۔ یقیناً ان میں سے اکثر پر قول صادق آ گیا ہے۔
پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۹۔ یقیناً ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے
ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لئے وہ
سراونچا اٹھائے ہوئے ہیں۔

۱۰۔ اور ہم نے ان کے سامنے بھی ایک روک بنا دی
ہے اور ان کے پیچھے بھی ایک روک بنا دی ہے۔ اور ان
پر پردہ ڈال دیا ہے اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے۔^①

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

یَس ②

وَ الْقُرْآنِ الْحَكِیْمِ ③

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ④

عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ⑤

تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ⑥

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُونَ ⑦

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا یُؤْمِنُونَ ⑧

إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى
الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ⑨

وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُونَ ⑩

① آیات ۹-۱۰: کفار کے اوپر ظاہری طور پر تو کوئی طوق نہیں ہوتے اور سب کفار اندھے بھی نہیں ہوتے۔ لازماً یہ تمثیلات ہیں یعنی نیکی کے کاموں سے روکنے والے طوق ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بصیرت سے محروم ہیں۔

۱۱۔ اور ان پر برابر ہے خواہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ تو صرف اُسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمان سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دیدے۔

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ یقیناً ہم میں جو مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم لکھ لیتے ہیں اُسے جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور اُن کے آثار کو بھی اور ہر چیز کو ہم نے ایک واضح شاہراہ میں (زیر زمین) محفوظ کر رکھا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اور ان کے سامنے اصحابِ قریہ کو مثال کے طور پر پیش کر جب اس (بہستی) میں (اللہ کی طرف سے) مُرسِلین آئے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۚ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلا دیا۔ پس ہم نے تیسرے کے ذریعہ (انہیں) تقویت بخشی۔ پھر انہوں نے کہا یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا ۖ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ انہوں نے کہا تم ہماری طرح کے بشر کے سوا کچھ نہیں اور رحمان نے کوئی چیز نہیں اتاری۔ تم تو محض جھوٹ بولتے ہو۔

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ ؕ إِن أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوا رَبَّنَا يُعَلِّمُ إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور ہم پر کھول کھول کر بات پہنچانے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ انہوں نے کہا ہم یقیناً تم سے بدشگون لیتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ضرور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

۲۰۔ انہوں نے کہا تمہاری بدشگونی تو تمہارے ہی ساتھ ہے۔ کیا اگر تمہیں اچھی طرح نصیحت کر دی جائے (تو پھر بھی انکار کر دو گے؟)۔ حقیقت یہ ہے کہ تم تو حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

۲۱۔ اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! (ان) بھیجے ہوؤں کی اطاعت کرو۔

۲۲۔ ان کی اطاعت کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۹﴾

قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَإِن نَّذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿۲۰﴾

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۱﴾
اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ اور مجھے (آخر) کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم (بھی) لوٹائے جاؤ گے۔

۲۴۔ کیا میں اُس کو چھوڑ کر ایسے معبود اپنالوں کہ اگر رحمان مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔

۲۵۔ یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گرا ہی میں (بتلا) ہو جاؤں گا۔

۲۶۔ یقیناً میں تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں۔ پس میری سنو۔

وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ رُجُوعِي ﴿۲۳﴾

أَتَأْخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْ يَرُدَّنِي الرَّحْمَنُ بِبُصْرٍ لَا تُغْنِي عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ﴿۲۴﴾

إِنِّي إِذَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۲۵﴾

إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿۲۶﴾

۲۷۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ اس نے کہا اے کاش میری قوم جانتی !

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۗ قَالَ يَلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ جو میرے رب نے مجھ سے مغفرت کا سلوک کیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کر دیا۔

بِمَا عَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہی ہم اتارنے والے تھے۔

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ وہ تو محض ایک سخت ہولناک آواز تھی پس اچانک وہ بچھ (کر رکھ ہو) گئے۔

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خُمُودُونَ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

يَحْسِرَةٌ عَلَى الْعِبَادِ ۗ مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیں۔ یقیناً وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور نہیں ہیں (وہ) تمام مگر ہمارے حضور وہ سب کے سب پیش کئے جانے والے ہیں۔ ☆

وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اور ان کے لئے مردہ زمین ایک نشان ہے۔ ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے (طرح طرح کے) اناج نکالے۔ پس اُسی میں سے وہ کھاتے ہیں۔

وَإِيَّاهُمْ لَنَحْنُ الْوَالِيْنَ ۗ وَآخِرُ جَزَائِهَا حَبَابٌ مِّنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور ہم نے اس میں چشمے پھاڑ دیئے۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ تاکہ وہ اس (یعنی اللہ) کے (عطا کردہ) پھلوں میں سے کھائیں اور وہ بھی کھائیں جو ان کے ہاتھوں نے کمایا ہے۔ پس کیا وہ شکر نہیں کریں گے؟

۳۷۔ پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اُس میں سے بھی جو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن کے نفوس میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ ۖ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۗ
أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۶﴾

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور ان کے لئے رات بھی ایک نشان ہے اس سے ہم دن کو کھینچ نکالتے ہیں پس اچانک وہ پھر اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں۔

وَأَيَّةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۗ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا
هُم مُّظْلَمُونَ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۗ ذَٰلِكَ
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کجھور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا مَنَازِلَ حَتَّىٰ
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔ ﴿۴۱﴾

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ
القَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۗ وَكُلٌّ
فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۴۱﴾

﴿۴۱﴾ آیات ۳۹ تا ۴۱: ان آیات کریمہ میں اجرام فلکی کے متعلق ایسی باتیں بیان فرمائی گئی ہیں جن تک عرب کے ایک اُمتی کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چاند اور سورج کے باہم ندل سکنے کے متعلق تو روزمرہ کا مشاہدہ بتاتا ہے لیکن چاند چھوٹا کیوں ہو جاتا ہے اور پھر بڑا بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس کا گردش سے تعلق ہے۔ مزید یہ بات بیان فرمائی گئی ہے کہ سورج بھی ایک اَجَلِ مُسَمَّی کی طرف حرکت کر رہا ہے۔ اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ سورج بھی ایک وقت اپنی مقررہ عمر کو پہنچ کر ختم ہو جائے گا اور ایک معنی جو آجکل ماہرین فلکیات نے معلوم کیا ہے وہ یہ ہے کہ سورج اپنے سارے اجرام کے ساتھ ایک سمت میں حرکت کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ساری کائنات مجموعی طور پر حرکت کر رہی ہے ورنہ ایک سیارے کا دوسرے سے ٹکراؤ ہو جانا چاہئے تھا۔ باوجود اس کے کہ پوری کائنات متحرک ہے ان اجرام فلکی کے آپس کے فاصلے اتنے ہی رہتے ہیں۔ یہ ماہرین فلکیات کی تازہ ترین دریافتوں میں سے ہے جس سے ضمناً یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اور نامعلوم کائنات بھی ہے جس کی کشش کے ساتھ یہ اس کی جانب متحرک ہے۔

۴۲۔ اور ان کے لئے یہ بھی ایک نشان ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

۴۳۔ اور ہم ان کے لئے ویسی ہی اور (سواریاں) بنائیں گے جن پر وہ سوار ہوا کریں گے۔

۴۴۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پس ان کا کوئی فریاد رس نہیں ہوگا اور نہ وہ بچائے جائیں گے۔

۴۵۔ سوائے ہماری طرف سے رحمت کے طور پر اور ایک مدت تک عارضی فائدہ پہنچانے کی خاطر۔

۴۶۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اُن امور میں جو تمہارے سامنے ہیں اور ان میں بھی جو تمہارے پس پشت ہیں تاکہ تم رحم کئے جاؤ (تو وہ توجہ نہیں دیتے)۔

۴۷۔ اور ان کے پاس ان کے رب کے نشانات میں سے کوئی نشان نہیں آتا مگر وہ اس سے اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو رزق تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کیا ہم انہیں کھلائیں جن کو اللہ اگر چاہتا تو خود کھلاتا؟ تم تو محض ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

۴۹۔ اور وہ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟

وَآيَةً لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ﴿٤٦﴾

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٧﴾

وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٨﴾

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٩﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٠﴾

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٥١﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْطَعِمُ مَنْ نَوْيسَاءِ اللَّهِ أَطَعَمَهُ إِنَّا أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٥٢﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥٣﴾

۵۰۔ وہ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے ایک ہولناک آواز کے جو انہیں آپکڑے گی جبکہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔

۵۱۔ پس وہ وصیت کرنے کی بھی توفیق نہ پائیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے۔

۵۲۔ اور بگل میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑنے لگیں گے۔

۵۳۔ وہ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! کس نے ہمیں ہماری آرام گاہ سے اٹھایا۔ یہی تو ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور مُرْسَلِیْنَ سچ ہی کہتے تھے۔

۵۴۔ یہ محض ایک ہی ہولناک آواز ہوگی۔ پس اچانک وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

۵۵۔ پس آج کے دن کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کوئی جزا نہیں دیئے جاؤ گے سوائے اُس کے جو تم کیا کرتے تھے۔

۵۶۔ یقیناً اہل جنت آج کے دن مختلف دلچسپیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

۵۷۔ وہ اور ان کے ساتھی سایوں میں تختوں پر بیٹھے لگائے ہوں گے۔

۵۸۔ ان کے لئے اس میں پھل ہوگا اور ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ طلب کریں گے۔

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿۵۰﴾

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۵۱﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿۵۲﴾

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۚ هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۳﴾

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۵۴﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْرَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۵﴾

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكَّهُونَ ﴿۵۶﴾

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَىٰ الْأَرَآئِكِ مُتَكِعُونَ ﴿۵۷﴾

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَّا يَدْعُونَ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ ”سلام“ کہا جائے گا رب رحیم کی طرف سے۔

سَلَّمَ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ اور اے مجرمو! آج کے دن بالکل جدا ہو جاؤ۔

وَأَمَّا زُوا الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید ہدایت نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۶۱﴾

۶۲۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

وَأَنِ اعْبُدُونِي ۗ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۲﴾

۶۳۔ مگر اس نے یقیناً تم میں سے ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر دیا۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے تھے؟

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿۶۳﴾

۶۴۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۶۴﴾

۶۵۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ بوجہ اس کے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۶۵﴾

۶۶۔ آج کے دن ہم ان کے منہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کی جو وہ کسب کیا کرتے تھے۔ ﴿۶۶﴾

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۶۶﴾

۶۷۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ضرور مسخ کر دیتے پھر وہ رستے پر آگے بڑھتے مگر وہ (اُسے) دیکھ کیسے سکتے تھے؟

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿۶۷﴾

﴿۶۷﴾ قیامت کے دن جو انسان کی جواب طلبی ہوگی وہ محض فرشتوں کی گواہی کے مطابق نہیں ہوگی بلکہ ہر انسان کے بدن کے اعضاء بھی اپنے جرائم کا اقبال (Confession) کریں گے۔ اس میں غالب کے اس شاعرانہ تخیل کا بھی جواب آگیا کہ

پڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناقص آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا؟

اُس روز آدمی خود اقبال جرم کر رہا ہوگا۔ قرآن کریم کا نظام عدل بڑا مضبوط ہے۔ گواہیاں بھی ہوں گی اور Confession بھی۔

۶۸۔ اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر ہی مٹا ڈالتے پھر نہ وہ چلنے کی طاقت رکھتے اور نہ لوٹ سکتے۔

۶۹۔ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں اس کو جبلی طاقتوں کے لحاظ سے کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس کیا وہ عقل نہیں کرتے؟

۷۰۔ اور ہم نے اسے شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اسے زیب دیتا تھا۔ یہ تو محض ایک نصیحت ہے اور واضح قرآن ہے۔

۷۱۔ تاکہ وہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر فرمان صادق آجائے۔

۷۲۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے اس میں سے جو ہمارے دست قدرت نے بنایا، ان کی خاطر مویشی پیدا کئے۔ پس وہ اُن کے مالک بن گئے ہیں۔

۷۳۔ اور ہم نے انہیں ان کے زیرِ نگیں کر دیا۔ پس ان ہی میں سے ان کی سواریاں ہیں اور انہی میں سے (بعض کو) وہ کھاتے ہیں۔

۷۴۔ اور اُن کے لئے اُن میں بہت سے فوائد ہیں اور مشروبات بھی۔ پس کیا وہ شکر نہیں کریں گے؟

۷۵۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود اپنا رکھے ہیں شاید کہ وہ (ان کی طرف سے) مدد دیئے جائیں۔

۷۶۔ وہ اُن کی مدد کی کوئی استطاعت نہیں رکھیں گے جبکہ وہ تو ان کے خلاف (گواہی دینے کے لئے) حاضر کئے گئے لشکر ہوں گے۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٨﴾

وَمَنْ تَعْمِرْهُ نَتَكِسُّهُ فِي الْخَلْقِ ۗ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٩﴾

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾

لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧٢﴾

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۗ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٤﴾

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُبْصَرُونَ ﴿٧٥﴾

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ ۗ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٦﴾

۷۷۔ فلا یحزُنک قولہم إنا نعلم ما یسرُّونَ وما یعلِنونَ ﴿۷۷﴾
پس تجھے ان کی بات غم میں مبتلا نہ کرے۔
یقیناً ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر
کرتے ہیں۔

۷۸۔ کَلِمَ یَرِ الْإِنْسَانُ أَنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ
فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿۷۸﴾
۷۸۔ کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ
سے پیدا کیا تو پھر یہ کیا انقلاب ہوا کہ وہ ایک کھلا کھلا
جھگڑا لڑا بن گیا۔

۷۹۔ وَصَرَ بَ لَنَا مَثَلًا وَنَسَى خَلْقَهُ ط قَالَ
مَنْ یُحِی الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿۷۹﴾
۷۹۔ اور ہم پر باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت کو بھول
گیا۔ کہنے لگا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ
وہ گل سرچکی ہوں گی؟

۸۰۔ تُو کہہ دے انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے
انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کی خلق کا خوب
علم رکھنے والا ہے۔

۸۱۔ وَهَ جَسَ نَ سَمِزِ دَرِخْتَوِ سَ سَ تَہَارَے لَے آگ
بِنَادِی۔ پس تم انہی میں سے بعض کو جلانے لگے۔
۸۱۔ الَّذِی جَعَلَ لَکُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ
نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۸۱﴾

۸۲۔ کِیَا وَهَ جَسَ نَ آسَمَانَوِ سَ اُورِ زَمِیْنِ کِو پِیْدَا کِیَا ہِے
اِس بَاتِ پَر قَا دَرِ نِیْسِ کَہ اِن جِیْسَے پِیْدَا کَر دَے؟ کِیَوِ سَ
نِیْسِ۔ جِیکَہ وَہ تُو بہت عَظِیْم خَالِقِ (اُور) دَائِجِی عَلم رَکھنَے
وَالَا ہِے۔
۸۲۔ أَوَلَيْسَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِقَدْرِ عَلٰی أَنْ یَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط بَلٰی ﴿۸۲﴾
وَهُوَ الْخَلْقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ اُس کا صرف یہ حکم کافی ہے جب وہ کسی چیز کا
ارادہ کرے کہ وہ اُسے کہتا ہے ”ہو جا“، پس وہ
ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔
۸۳۔ اِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ یَقُولَ لَهُ
كُنْ فِیْکُونُ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ پَس پَاک ہِے وَہ جَسَ کَے ہَاتھ مِی سَ ہَر چِیزِ کِ
بَا دِشَاہِت ہِے اُور اُسی کِی طَرْفِ تَم لُوٹَا نَے جَاؤ گَے۔
۸۴۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِی بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۴﴾

۳۷. الصّافات

سورۃ الصّافات مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو تراسی آیات ہیں۔

پیشتر اس کے کہ سورۃ الصّافات کی ابتدائی آیات کی تشریح کی جائے یہ ذکر ضروری ہے کہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مذکورہ پیشگوئیاں جب پوری ہوں گی تو لازماً یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ جس احیاء و نو کا بڑی تحدی سے اعلان فرمایا گیا ہے وہ بھی لازماً ہو کر رہے گا جیسا کہ آیت کریمہ نمبر ۱۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو ان سے پوچھ کہ کیا تم اپنی تخلیق میں زیادہ قوی ہو یا وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے خلقت عطا فرمائی۔ اس سوال کے بعد جو کافروں کو مبہوت کرنے والا ہے یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ بحیثیت خالق، اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری تخلیق کی طاقتوں سے بہت اونچا مقام رکھتا ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں از سر نو زندہ کر دے اور ساتھ یہ تشبیہ بھی ہے کہ جب تم دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے تو تم ذلیل بھی کئے جاؤ گے۔ یعنی وہ لوگ جو اپنی تخلیق کے بلند بانگ دعاوی کیا کرتے تھے ان پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ ان کی تخلیق کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں اور اَشَدُّ خَلْقًا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

اب ہم ابتدائی آیات کی طرف پھر متوجہ ہوتے ہیں۔ وَالصّافاتِ صَفًّا میں درحقیقت ان جنگی طیاروں کی خبر دی گئی ہے جنہیں انسان بنائے گا اور وہ صف بصف دشمنوں پر حملہ آور ہوں گے اور بار بار ان کو متنبہ کریں گے اور ایسے پمفلٹس بکثرت ان پر گرائیں گے جن میں ان کے لئے یہ پیغام ہوگا کہ اپنی گردنیں ہمارے سامنے جھکا دو ورنہ تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اپنی ظاہری طاقت کے نتیجے میں اپنی خدائی کا دعویٰ کریں۔ اللہ ایک ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ وہ مشارق کا رب ہے۔ یہ آیت بھی ایک پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے ورنہ اُس زمانہ میں تو کئی مشارق کا کوئی تصور موجود نہیں تھا جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے۔ یہ وہ دور ہوگا جب انسان مختلف نئی ایجادات کے ذریعہ جو بہت اونچی اڑان کی مقدرت رکھتی ہوں گی جیسے راکٹ وغیرہ، کوشش کرے گا کہ ملاء اعلیٰ کے بھید معلوم کرے، جیسا کہ فی زمانہ ایسی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مگر ہر طرف سے ان پر پتھر آؤ ہوگا یعنی اجرام سماوی سے برسنے والے نہایت ہی خطرناک پتھروں کا نشانہ بنائے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ قریب کے آسمان کے کچھ راز

حاصل کر لیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ وہ تمام امور ہیں جن پر زمانہ اور زمانہ کی نئی ایجادات گواہ ہیں کہ بعینہ یہی کچھ ہو رہا ہے۔

اس سورت کے آغاز میں چونکہ جنگوں کا ذکر ہے جو مادی فتوحات کی خاطر قوموں کے درمیان لڑی جائیں گی اس لئے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے اس قتال کا ذکر بھی فرمایا گیا جو خالصۃً للہ تھا اور جس میں دوسروں کا خون بہانے کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی تھی بلکہ قربانیوں کی طرح صحابہ کی جماعت کو ذبح کیا جانا تھا اور اس امر کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی سے تھا جو آپ نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی آمادگی کی صورت میں کی تھی۔ مفسرین کا یہ خیال کہ کوئی مینڈھا جھاڑی میں پھنس گیا تھا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس عظیم ذبح کے بدلہ چھوڑ دیا گیا نہایت ہی بودا خیال ہے جس کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر ایک مینڈھا کیسے عظیم تر ہو سکتا ہے؟ حضرت اسماعیل کو اس لئے زندہ رکھا گیا تا کہ دنیا اُس ذبح عظیم کا نظارہ دیکھ لے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش آیا۔

سورة الصافات کی نسبت سے جہاں اس سے پہلے بہت سے صف بند حملہ آوروں کا ذکر گزرا ہے، اس سورت کے آخر پر قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ اصل صف بند فوجیں تو ہماری ہیں۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صف بند فوجوں کا ذکر بھی فرمادیا گیا اور ان فرشتوں کا بھی جو آپ کی حمایت کے لئے صف بصف آسمان سے نازل کئے گئے۔ جس کا آخری نتیجہ یہی تھا کہ بظاہر تو یہ کمزور، صف بند قتال کرنے والے جن کا دشمن ان سے بہت زیادہ طاقت رکھتا تھا مغلوب ہو جاتے مگر اللہ کی تقدیر غالب آئی اور اللہ اور اللہ والے ہی غالب آئے۔

سُورَةُ الصَّفَّتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَةٌ وَثَلَاثٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسَةٌ رُكُوعَاتٍ

- بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①
- ۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
- وَالصَّفَّتِ صَفًّا ②
- ۲۔ قطار در قطار صف بندی کرنے والی (فوجوں) کی قسم۔
- فَالزُّجُرَاتِ زَجْرًا ③
- ۳۔ پھر اُن کی جو لکارتے ہوئے ڈپٹنے والیاں ہیں۔
- فَالتَّلِيَّتِ ذِكْرًا ④
- ۴۔ پھر ذکر بلند کرنے والیوں کی۔
- إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ⑤
- ۵۔ یقیناً تمہارا معبود ایک ہی ہے۔
- رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
- ۶۔ آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی اور اس کا
بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور تمام مشرقوں کا
رب ہے۔
- وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ⑥
- ۷۔ یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے
ذریعہ ایک زینت بخشی۔
- إِنَّا زَيْنًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزِينَةِ
- ۸۔ اور (یہ) حفاظت کے طور پر ہے ہر دھتکارے
ہوئے شیطان سے۔
- الْكَوَاكِبِ ⑦
- ۹۔ وہ ملاءِ اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکیں گے اور ہر طرف
سے پھراؤ کئے جائیں گے۔ ⑧
- وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ⑧
- لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى
- وَيُقَذَّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ⑨

⑧ آیات ۹ تا ۱۷: ان آیات میں کائنات کے ظاہری نظام کا بھی ذکر ہے کہ کس طرح زمین کی فضا زمین پر ہمیشہ برسنے والے
Meteors کو فضا ہی میں جلا کر خاک کر دیتی ہے اور اس کے جلنے سے پیچھے ایک شعلہ دُور تک لپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا
گیا کہ ایک زمانے میں انسان کائنات کی خبریں لینے کی کوشش کرے گا جس کا کوئی واہمہ بھی اُس زمانہ میں نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن محفوظ راکتوں
میں سفر کرنے والے ان انسانوں پر ہر طرف سے پھراؤ کیا جائے گا اور یہ سَمَاءُ الدُّنْيَا سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ صرف نزدیک کے آسمان تک پہنچنے
میں کسی حد تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔

روحانی طور پر اس سے مراد بدینتی سے وحی کا تتبع کرنے والے اور اندازہ لگانے والے انسانی شیطاں ہیں۔ شیطان تو نزول وحی کے
قریب تک نہیں پہنچ سکتا لیکن انسانی شیطان جیسے سامری تھا، کچھ اندازہ لگا سکا کہ وحی کی وجہ سے لوگوں پر کیوں رعب پڑتا ہے۔

۱۰۔ اس حال میں کہ دھنکارے ہوئے ہیں اور ان کے لئے چٹ جانے والا عذاب (مقدر) ہے
۱۱۔ سوائے اُس کے جو کوئی ایک آدھ بات اُچک لے تو اس کا بھی ایک روشن شعلہ تعاقب کرے گا۔

۱۲۔ پس تُو ان سے پوچھ کیا خَلْق کرنے کے لحاظ سے وہ زیادہ مضبوط ہیں یا وہ (خلقت میں مضبوط تر ہیں) جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ یقیناً ہم نے انہیں ایک چٹ جانے والی مٹی سے پیدا کیا۔

۱۳۔ حقیقت یہ ہے کہ تُو تو (تخلیق پر) عَش عَش کراٹھا ہے جبکہ وہ تمسخر اُڑاتے ہیں۔

۱۴۔ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت نہیں پکڑتے۔

۱۵۔ اور جب بھی وہ کوئی نشان دیکھیں تو مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔

۱۶۔ اور کہتے ہیں یہ تو محض ایک کھلا جادو ہے۔

۱۷۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اُٹھائے جانے والے ہیں؟

۱۸۔ اور کیا ہمارے گزشتہ آباء و اجداد بھی۔

۱۹۔ تو کہہ دے ہاں! اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے۔

۲۰۔ پس یقیناً یہ ایک ہی ڈپٹ ہوگی تو اچانک وہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

۲۱۔ اور وہ کہیں گے اے وائے ہماری ہلاکت! یہ تو جزا سزا کا دن ہے۔

دُحُورًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿۱۰﴾

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ
شَهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۱﴾

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهَمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا
إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ ﴿۱۲﴾

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿۱۳﴾

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿۱۴﴾

وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخَرُونَ ﴿۱۵﴾

وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۶﴾

ءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا
ءِ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۱۷﴾

أَوِ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۱۸﴾

قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿۱۹﴾

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا
هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۲۰﴾

وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۲۱﴾

هُذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ
تُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ یہ (وہ) فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

﴿۲۲﴾

أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ
وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ ان لوگوں کو اکٹھا کرو جنہوں نے ظلم کئے اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور ان کو بھی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَى صِرَاطِ
الْجَحِيمِ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اللہ کے سوا۔ پس انہیں جہنم کے رستے پر ڈال دو۔

﴿۲۴﴾

وَقَفُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور انہیں ذرا ٹھہراؤ، یقیناً وہ پوچھے جانے والے ہیں۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (اب) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (آج) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ بلکہ وہ تو آج (ہر جرم) تسلیم کرنے والے ہیں۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ اور ان میں سے بعض بعض کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔

قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ وہ کہیں گے کہ یقیناً تم دائیں طرف سے (یعنی دین کی جہت سے ہمیں بہکانے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔

قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ وہ (جواباً) کہیں گے کہ تم بھی تو کسی صورت ایمان لانے والے نہیں تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ
بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَٰغِينَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ ہمیں تو تم پر کسی قوی دلیل کی برتری حاصل نہیں تھی بلکہ تم خود ہی حد سے گزرنے والے لوگ تھے۔

فَحَقِّقْنَا قَوْلَ رَبِّنَا إِنَّ لَذَائِقُونَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ پس ہم پر ہمارے رب کا قول صادق آ گیا۔ ہم یقیناً (عذاب کا مزا) چکھنے والے ہیں۔

فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنْ كُنَّا غَاوِينَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا۔ یقیناً ہم خود بھی گمراہ تھے۔

۳۴۔ پس یقیناً وہ (سب) اس دن عذاب میں برابر شریک ہوں گے۔

۳۵۔ یقیناً ہم مجرموں سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔

۳۶۔ یقیناً وہ ایسے تھے کہ جب انہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ استکبار کرتے تھے۔

۳۷۔ اور کہتے تھے کیا ہم ایک مجنون شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے؟

۳۸۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو حق لے کر آیا تھا اور سب رسولوں کی تصدیق کرتا تھا۔

۳۹۔ یقیناً تم دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہو۔

۴۰۔ اور تم کوئی جزا نہیں دیئے جا رہے مگر اسی کی جو تم کیا کرتے تھے۔

۴۱۔ اللہ کے مخلص بندوں کا معاملہ الگ ہے۔

۴۲۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے معلوم رزق (مقدر) ہے۔

۴۳۔ طرح طرح کے پھل۔ اس حال میں کہ وہ بہت عزت دیئے جائیں گے۔

۴۴۔ نعمتوں والے باغات میں۔

۴۵۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

۴۶۔ ان پر چشموں کے بستے پانی سے بھرے کٹوروں کا دور چلایا جائے گا۔

۴۷۔ نہایت شفاف، پینے والوں کے لئے سراسر لذت۔

فَالَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۴﴾

إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۵﴾

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۳۶﴾

وَيَقُولُونَ إِنَّا لَنَرِيكَوَا إِلَهِنَا لَشَاعِرٍ
مَّجْنُونٍ ﴿۳۷﴾

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۳۸﴾

إِنَّكُمْ لَذَاقُوا الْعَذَابِ الْآلِيمِ ﴿۳۹﴾

وَمَا تَجْزُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴۰﴾

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۱﴾

أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿۴۲﴾

فَوَاكِهٌ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿۴۳﴾

فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ﴿۴۴﴾

عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۵﴾

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِنْ مَّعِينٍ ﴿۴۶﴾

بَيضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّرْبِ بَيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ ان (مشروبات) میں نہ کوئی نشہ ہوگا اور نہ وہ ان کے اثر سے عقل کھو بیٹھیں گے۔

۴۹۔ اور ان کے پاس نظریں جھکائے رکھنے والیاں، فراخ چشم (دوشیزائیں) ہوں گی۔

۵۰۔ (وہ دمک رہی ہوں گی) گویا وہ ڈھانک کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

۵۱۔ تو ان میں سے بعض، بعض دوسروں سے سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔

۵۲۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا یقیناً میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا۔

۵۳۔ وہ کہا کرتا تھا کیا تم (اس بات کی) تصدیق کرنے والے ہو؟

۵۴۔ کہہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم پھر بھی جزا دیئے جانے والے ہیں؟

۵۵۔ وہ کہے گا کیا تم جھانک کے دیکھ سکتے ہو؟

۵۶۔ پس اس نے جھانک کر دیکھا تو اس (ساتھی) کو جہنم کے عین درمیان میں پایا۔

۵۷۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔

۵۸۔ اور اگر میرے رب کی نعمت نہ ہوتی تو میں ضرور پیش کئے جانے والوں میں سے ہوتا۔

۵۹۔ پس کیا ہم مرنے والے نہیں تھے؟

لَا فِيهَا عُوقٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿٤٨﴾

وَعِنْدَهُمْ قَصْرٌ مِّنَ الطَّرْفِ عَيْنٍ ﴿٤٩﴾

كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٥٠﴾

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥١﴾

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥٢﴾

يَقُولُ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٣﴾

إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا

ءَا إِنَّا لَمَدِيُونٌ ﴿٥٤﴾

قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّظْلِعُونَ ﴿٥٥﴾

فَأَظْلَعَ قَرَاهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾

قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدَتْ لَتُرْدِينَ ﴿٥٧﴾

وَلَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ

مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٨﴾

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٩﴾

آیات ۵۰ تا ۵۹: یہ لازماً تمثیلات ہیں ورنہ حوروں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ گویا ڈھکے ہوئے انڈے ہیں کوئی ظاہری معنی نہیں رکھتا۔ جس طرح ڈھکے ہوئے انڈے صاف اور شفاف ہوتے ہیں اسی طرح ان کے روحانی ساتھی بھی باطنی طور پر پاکیزہ اور شفاف ہوں گے۔

۶۰۔ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔

۶۱۔ یقیناً یہی (ایمان لانے والے کی) ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

۶۲۔ پس چاہئے کہ ایسے ہی مقام (کے حصول) کے لئے سب عمل کرنے والے عمل کریں۔

۶۳۔ کیا بطور مہمان نوازی یہ بہتر ہے یا تھوہر کا پودا۔

۶۴۔ یقیناً ہم نے اسے ظالموں کیلئے آزمائش بنایا ہے۔

۶۵۔ یقیناً یہ ایک پودا ہے جو جہنم کی گہرائی میں اُگتا ہے۔

۶۶۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔

۶۷۔ پس یقیناً وہ اُسی میں سے کھانے والے ہیں۔

پھر اسی سے پیٹ بھرنے والے ہیں۔

۶۸۔ پھر یقیناً ان کے لئے اُس (کھانے) کے بعد شدید گرم پانی ملا ہوا مشروب ہوگا۔

۶۹۔ پھر یقیناً جہنم کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہوگا۔

۷۰۔ یقیناً انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا تھا۔

۷۱۔ پس انہی کے نقوشِ پا پر وہ بھی دوڑائے جا رہے ہیں۔

۷۲۔ اور یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے۔

۷۳۔ جبکہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔

إِلَّا مَوْتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۰﴾

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱﴾

لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿۱۲﴾

أَذَلَّكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿۱۳﴾

إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿۱۴﴾

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ

الْجَحِيمِ ﴿۱۵﴾

طَلْعَهَا كَأَنَّه رُءُوسُ الشَّيْطَانِ ﴿۱۶﴾

فَأَنَّهُمْ لَا كَلُونَ مِنْهَا فَمَا لَكُلُونَ

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۱۸﴾

ثُمَّ إِنَّ مَرَجِعَهُمْ إِلَى الْجَحِيمِ ﴿۱۹﴾

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿۲۰﴾

فَهُمْ عَلَىٰ أَثَرِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿۲۱﴾

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنذِرِينَ ﴿۲۳﴾

۷۴۔ پس دیکھ کہ ڈرائے جانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

۷۵۔ سوائے اللہ کے خالص کئے ہوئے بندوں کے۔

۷۶۔ اور یقیناً ہمیں نوح نے پکارا تو (دیکھو) ہم کیسا اچھا جواب دینے والے ہیں۔

۷۷۔ اور ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔

۷۸۔ اور ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رہنے والا بنا دیا۔

۷۹۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔

۸۰۔ سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔

۸۱۔ یقیناً ہم اسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۸۲۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

۸۳۔ پھر دوسروں کو ہم نے غرق کر دیا۔

۸۴۔ اور یقیناً اُسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔

۸۵۔ (یاد کر) جب وہ اپنے رب کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔

۸۶۔ (پھر) جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا وہ ہے کیا جس کی تم عبادت کرتے ہو؟

۸۷۔ کیا اللہ کے سوا، تم سراپا جھوٹ دوسرے معبود چاہتے ہو؟

۸۸۔ پس تم نے تمام جہانوں کے رب کو کیا سمجھ رکھا ہے۔

فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٤﴾

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿٧٥﴾

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٦﴾

وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ

الْعَظِيمِ ﴿٧٧﴾

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٨﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٩﴾

سَلَّمَ عَلَيْنَا نُوحٌ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨١﴾

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٢﴾

ثُمَّ أَعْرَفْنَا الْآخِرِينَ ﴿٨٣﴾

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٤﴾

إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٥﴾

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٦﴾

أَيِفْكَآ إِلَهَاتُ اللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿٨٧﴾

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٨﴾

- ۸۹۔ پھر اس نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی۔
فَنظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿۸۹﴾
- ۹۰۔ اور کہا میں تو یقیناً بیزار ہو گیا ہوں۔
فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۹۰﴾
- ۹۱۔ پس وہ اس سے پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے گئے۔
فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿۹۱﴾
- ۹۲۔ پھر وہ نظر بچا کر ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا۔ پس پوچھا کیا تم کھاتے نہیں؟ ﴿۹۲﴾
فَرَاعَ إِلَىٰ آلِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۹۲﴾
- ۹۳۔ تمہیں ہوا کیا ہے کہ تم بولتے نہیں۔
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿۹۳﴾
- ۹۴۔ پھر اس نے اُن کے خلاف مخفی کارروائی کی، داہنے ہاتھ سے ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے۔
فَرَاعَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿۹۴﴾
- ۹۵۔ پس وہ (لوگ) اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔
فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ﴿۹۵﴾
- ۹۶۔ اس نے (اُن سے) کہا کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو تم (خود) تراشتے ہو؟
قَالَ اتَّعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿۹۶﴾
- ۹۷۔ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسے بھی جو تم بناتے ہو۔
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۷﴾
- ۹۸۔ انہوں نے کہا اس کے لئے ایک چتا بناؤ، پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دو۔
قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُيُوتًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿۹۸﴾
- ۹۹۔ پس انہوں نے اس کے متعلق ایک (ظالمانہ) تدبیر کی تو ہم نے انہیں سخت ذلیل کر دیا۔
فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿۹۹﴾
- ۱۰۰۔ اور اس نے کہا میں یقیناً اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔
وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۱۰۰﴾
- ۱۰۱۔ اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔
رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰۱﴾

﴿۱﴾ آیات ۹۲ تا ۸۸: یہاں سَقِيمٌ سے مراد بیمار نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد اتنا بڑا کام یعنی ان کے بتوں کو توڑنا بیمار آدمی کے لئے ممکن نہ ہوتا۔ سَقِيمٌ کا ایک مطلب بیزار بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ فرمایا تھا کہ میں تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہوں۔ اس کے بعد ان بتوں کے توڑنے کی طرف متوجہ ہوئے۔

۱۰۲۔ پس ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔

۱۰۳۔ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کہ جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے ٹھو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ ﴿۱۰۳﴾

۱۰۴۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اُسے پیشانی کی بل لٹا دیا۔

۱۰۵۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم!

۱۰۶۔ یقیناً تو اپنی رویا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۱۰۷۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔

۱۰۸۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۹۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔

۱۱۰۔ ابراہیم پر سلام ہو۔

فَبَشِّرْنَاهُ بِعَلْمٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۲﴾

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَؤُا اِنِّي
اَرَى فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ فَانظُرْ
مَاذَا تَرَى ۗ قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّ لِلْجَبِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَا بْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۵﴾

قَدْ صَدَّقْتَ الرّٰءِیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اِنَّ هٰذَا لَهٗوَ الْبَلٰؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۷﴾

وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۸﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

سَلِّمْ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۱۰﴾

﴿۱۰۲﴾ اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کے اپنے بیٹے اسماعیل کو ظاہری طور پر ذبح کرنے کے لئے تیار ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رویا نہیں دیکھا تھا بلکہ بار بار رویا دیکھا کرتے تھے کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ظاہری ذبح کرنے کے معنی آپ کے ذہن میں آئے۔ آپ نے اس وقت تک اپنے بیٹے کی جان پر تصرف کرنے کا اظہار نہیں کیا جب تک کہ وہ خود اپنی مرضی سے اس کے لئے تیار نہ ہوا جیسا کہ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ میں ذکر ہے کہ جب وہ دوڑنے بھاگنے کی عمر کو پہنچا اور آپ کے ساتھ محنت کے کام کرنے لگا۔ لیکن اس رویا کی تعبیر یہ تھی کہ اسماعیلؑ کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس رویا پر ظاہری عمل سے آپ کو روک رکھا اور پھر مطلع فرما دیا کہ تو پہلے ہی اس رویا کو پورا کر چکا ہے۔

﴿۱۰۳﴾ ذبحِ عظیم سے مراد خدا کی راہ میں قربان ہونے والے سب انبیائے کرام سے بڑھ کر عظیم وجود یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کا آنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیچ جانے پر موقوف تھا۔

۱۱۱۔ اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۱۱۲۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

۱۱۳۔ اور ہم نے اسے اسحاق کی بطور نبی خوشخبری دی جو صالحین میں سے تھا۔

۱۱۴۔ اور اُس پر اور اسحاق پر ہم نے برکت بھیجی اور ان دونوں کی ذریت میں احسان کرنے والے بھی تھے اور اپنے نفس کے حق میں کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی تھے۔

۱۱۵۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا تھا۔

۱۱۶۔ اور اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ہم نے بہت بڑے کرب سے نجات بخشی تھی۔

۱۱۷۔ اور ہم نے ان کی مدد کی۔ پس وہی غالب آنے والے بنے۔

۱۱۸۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک روشنی بخش کتاب عطا کی۔

۱۱۹۔ اور دونوں کو ہم نے سیدھے رستے پر چلایا تھا۔

۱۲۰۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان دونوں کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

۱۲۱۔ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔

۱۲۲۔ یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۱۲۳۔ یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۱﴾

اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾

وَبَشِّرْهُ بِاسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَبَرَكَاتِنَا عَلَيْهِ وَعَلَى اسْحٰقَ وَ مِمَّنْ

ذُرِّيَّتِهِنَّ مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

مُبِينٌ ﴿۱۱۴﴾

وَلَقَدْ مَنَّا عَلَى مُوسَى وَ هَارُونَ ﴿۱۱۵﴾

وَنَجَّيْنَهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكُرْبِ

الْعَظِيمِ ﴿۱۱۶﴾

وَنَصَرْنَهُمْ فَاكَانُوا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَاَتَيْنَهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

وَهَدَيْنَهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۹﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَ هَارُونَ ﴿۱۲۱﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

- ۱۲۴۔ اور الیاس بھی یقیناً مُرسلین میں سے تھا۔
- ۱۲۵۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرو گے؟
- ۱۲۶۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور پیدا کرنے والوں میں سے سب سے بہتر کو چھوڑ دیتے ہو۔
- ۱۲۷۔ اللہ کو۔ جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے آباء و اجداد کا بھی۔
- ۱۲۸۔ پس انہوں نے اس کو جھٹلا دیا اور یقیناً وہ پیش کئے جانے والے ہیں۔
- ۱۲۹۔ سوائے اللہ کے چنیدہ بندوں کے۔
- ۱۳۰۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔
- ۱۳۱۔ سلام ہو اِلیاسین پر۔ ﴿۱﴾
- ۱۳۲۔ یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔
- ۱۳۳۔ وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔
- ۱۳۴۔ اور لوط بھی ضرور مُرسلین میں سے تھا۔
- ۱۳۵۔ جب ہم نے اسے اور اس کے تمام اہل کو نجات بخشی۔
- وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۴﴾
- إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۵﴾
- أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۲۶﴾
- اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولَى ﴿۱۲۷﴾
- فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۲۸﴾
- إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿۱۲۹﴾
- وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۳۰﴾
- سَلِّمٌ عَلَىٰ آلِ يَأْسِينَ ﴿۱۳۱﴾
- إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۲﴾
- إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۳﴾
- وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۴﴾
- إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۵﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں الیاس کی بجائے اِلیاسین فرمایا گیا ہے۔ اس کا مفسرین ایک معنی تو یہ کیا کرتے ہیں کہ تین الیاس تھے کیونکہ تین سے کم کی تعداد پر اِلیاسین کا صیغہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عبرانی طرز کلام میں واحد کیلئے بھی عزت کی وجہ سے جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ ان کی کتب میں آنحضرت ﷺ کا نام محمدؐ نہیں بلکہ محمدؐ لکھا ہوا ہے۔ چونکہ ایلیا (الیاس) نے بھی غیر معمولی قربانی سرانجام دی تھی اس لئے آپ کا بھی جمع کے صیغہ میں ذکر فرمایا گیا۔

۱۳۶۔ سوائے پیچھے رہ جانے والوں میں (شامل) ایک بڑھیا کے۔

۱۳۷۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔

۱۳۸۔ اور یقیناً تم صبح کرتے ہوئے اُن (کے مدفن) پر سے گزرتے ہو۔

۱۳۹۔ اور رات کو بھی۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

۱۴۰۔ اور یقیناً یونس (بھی) مُرسلین میں سے تھا۔

۱۴۱۔ جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف فرار ہوا۔

۱۴۲۔ پھر اس نے قرعہ نکالا تو وہ باہر دھکیل دیئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔

۱۴۳۔ پس مچھلی نے اسے نگل لیا جب کہ وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہا تھا۔

۱۴۴۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔

۱۴۵۔ تو ضرور وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جب وہ (لوگ) اُٹھائے جائیں گے۔

۱۴۶۔ پس ہم نے اسے ایک کھلے میدان میں اچھال پھینکا جبکہ وہ سخت بیمار تھا۔

۱۴۷۔ اور ہم نے اسے ڈھانکنے کے لئے ایک کدو جیسی تیل اُگا دی۔

۱۴۸۔ اور ہم نے اسے ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ وہ (تعداد میں) بڑھ رہے تھے،

۱۴۹۔ پس وہ ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ایک مدت تک کچھ فائدہ پہنچایا۔

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغُبَرِ ۝۱۳۶

ثُمَّ دَمَرْنَا الْأَخْرِينَ ۝۱۳۷

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصِحِّينَ ۝۱۳۸

وَبِأَيْلٍ ۝۱۳۹

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝۱۴۰

إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلِّ الْمَشْحُونِ ۝۱۴۱

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝۱۴۲

فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝۱۴۳

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝۱۴۴

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝۱۴۵

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝۱۴۶

وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ۝۱۴۷

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝۱۴۸

فَأَمِنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝۱۴۹

۱۵۰۔ پس تُو ان سے پوچھ کیا تیرے رب کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے ہیں؟

۱۵۱۔ یا پھر ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور وہ اس پر گواہ ہیں؟

۱۵۲۔ خبردار! وہ یقیناً اپنی طرف سے انفر ا کرتے ہوئے (یہ) کہتے ہیں۔

۱۵۳۔ (کہ) اللہ نے بیٹا پیدا کیا ہے۔ اور بلاشبہ یہ ضرور جھوٹے لوگ ہیں۔

۱۵۴۔ کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟

۱۵۵۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

۱۵۶۔ پس کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟

۱۵۷۔ یا تمہارے پاس کوئی غالب (اور) روشن دلیل ہے؟

۱۵۸۔ پس اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو۔

۱۵۹۔ اور انہوں نے اُس کے اور جنوں کے درمیان ایک رشتہ گھڑ لیا۔ حالانکہ جن یقیناً جانتے ہیں کہ وہ بھی ضرور پیش کئے جانے والے ہیں۔

۱۶۰۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

۱۶۱۔ اللہ کے چنیدہ بندے (ان باتوں سے) مستثنیٰ ہیں۔

۱۶۲۔ پس یقیناً تم اور وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

۱۶۳۔ تم اس کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکو گے۔

۱۶۴۔ سوائے اس کے جس نے جہنم میں داخل ہونا ہی ہے۔

فَأَسْتَفْتِهِمُ أَلِرَبَّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ
الْبَنُونَ ﴿۱۵۰﴾

أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿۱۵۱﴾

أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْكِهَمُ يَقُولُونَ ﴿۱۵۲﴾

وَلَدَ اللَّهُ ۗ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۳﴾

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۴﴾

مَا لَكُمْ فَتَنَ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۵﴾

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۶﴾

أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ﴿۱۵۷﴾

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِن كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۱۵۸﴾

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسْبًا ۗ وَلَقَدْ

عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۹﴾

سُبْحٰنَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ﴿۱۶۰﴾

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿۱۶۱﴾

فَأِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۲﴾

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنِينَ ﴿۱۶۳﴾

إِلَّا مَن هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۴﴾

۱۶۵۔ اور (فرشتے کہیں گے کہ) ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک معلوم مقام مقرر ہے۔

۱۶۶۔ اور یقیناً ہم صف در صف ہیں۔

۱۶۷۔ اور یقیناً ہم تسبیح کر رہے ہیں۔

۱۶۸۔ اور وہ (کفار) تو کہا کرتے تھے۔

۱۶۹۔ کہ اگر ہمارے پاس اولین کا کوئی ذکر (پہنچا) ہوتا۔

۱۷۰۔ تو یقیناً ہم اللہ کے چنیدہ بندے ہو جاتے۔

۱۷۱۔ پس (اب جبکہ) انہوں نے اُس (یعنی اللہ) کا انکار کر دیا تو ضرور وہ (اس کا نتیجہ) جان لیں گے۔

۱۷۲۔ اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہمارا (یہ) فرمان گزر چکا ہے۔

۱۷۳۔ (کہ) یقیناً وہی ہیں جنہیں نصرت عطا کی جائے گی۔

۱۷۴۔ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی ضرور غالب آنے والا ہے۔

۱۷۵۔ پس ان سے کچھ عرصہ تک اعراض کر۔

۱۷۶۔ اور انہیں دیکھتا رہ۔ پس وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

۱۷۷۔ پھر کیا وہ ہمارے عذاب کی طلب میں جلدی کرتے ہیں؟

۱۷۸۔ پس جب وہ ان کے آنگن میں اترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی صبح بہت بڑی ہوگی۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٥﴾

وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٦﴾

وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٧﴾

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٨﴾

لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٩﴾

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٧٠﴾

فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧١﴾

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٢﴾

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٣﴾

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٤﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٥﴾

وَأَبْصَرَهُمْ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ﴿١٧٦﴾

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٧﴾

فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٨﴾

- وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۹﴾
 ۱۷۹۔ اور کچھ دیر کے لئے ان سے اعراض کر۔
- وَأَبْصَرَ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۸۰﴾
 ۱۸۰۔ اور دیکھ! پس وہ بھی ضرور دیکھ لیں گے۔
- سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۱﴾
 ۱۸۱۔ پاک ہے تیرا رب، رب العزت! اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔
- وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۲﴾
 ۱۸۲۔ اور سلام ہو سب مُرسَلین پر۔
- وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۸۳﴾
 ۱۸۳۔ اور سب حمد اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۳۸۔ ص

یہ سورۃ مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نواسی آیات ہیں۔

اس سورتِ کریمہ کا آغاز بھی حروفِ مقطعات میں سے ایک حرفِ ص سے فرمایا گیا ہے جس کی ایک تشریح مفسرین یہ بیان کرتے ہیں کہ ص سے مراد ’صَادِقُ الْقَوْل‘ ہے یعنی وہ اللہ جس کی باتیں ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔ اور قرآن کو جو عظیم نصیحتوں پر مشتمل ہے اس بات پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ اس قرآن کا انکار محض جھوٹی عزت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مخالفت کی وجہ سے ہے۔

اسی سورت میں حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کا نظارہ پیش کیا گیا ہے جس سے انسانی فطرت کی حرص ظاہر ہوتی ہے کہ اگر اسے نانوے فی صدی بھی غلبہ عطا ہو جائے تو پھر وہ سو فیصد غلبہ چاہتا ہے اور کمزوروں اور غریبوں کے لئے ایک فی صد بھی نہیں چھوڑتا۔ گزشتہ سورت میں جو بڑی بڑی طاقتوں کی جنگوں کا ذکر ملتا ہے ان کا بھی صرف یہی مقصد ہے کہ تمام غریب ملکوں سے بادشاہت کے تمام حقوق چھین لیں اور بلا شرکتِ غیرے سب دنیا پر حکومت کریں۔ بالفاظِ دیگر یہ خدائی کا دعویٰ ہے۔ اس کے بعد نوح انسان کو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ حق کے ساتھ کرنا چاہئے، ظلم اور تعدی سے نہیں۔

اسی سورت میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ گھوڑوں سے بہت محبت تھی۔ اس واقعہ کی غلط تفسیر کرتے ہوئے بعض علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ گھوڑوں کو تھپکیاں دے رہے تھے اور ان کی ٹانگوں پر ہاتھ پھیر رہے تھے کہ نماز کا وقت نکل گیا، اس پر حضرت سلیمان نے اپنی اس غفلت کا غصہ ان بے چارے گھوڑوں پر اتارا اور ان کے قتلِ عام کا حکم دیا۔ لیکن اس انتہائی مصلحہ خیز تفسیر کو وہ آیتِ کلیۃ جھٹلا رہی ہے جس میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ان کو میری طرف واپس لے آؤ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد کے لئے جو سواریاں عطا ہوتی ہیں وہ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں اور بار بار ان کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ میری امت کے لئے ایسے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے برکت رکھ دی گئی ہے جو بغرض جہاد تیار کئے جاتے ہیں۔

اسی سورت میں حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان صاحبِ صبر نبی کے طور پر بطور مثال پیش فرمایا گیا ہے اور وہ حقائق پیش فرمائے ہیں جو بائبل میں کئی قسم کی عجیب و غریب کہانیوں کی صورت میں ملتے

ہیں۔

سُورَةُ صَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ صَادِقُ الْقَوْلِ: قول کا سچا۔ قسم ہے ذکر والے
قرآن کی!

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
(جھوٹی) عزت اور مخالفت میں (بتلا) ہیں۔

۴۔ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہم نے ہلاک کر دیں۔
پس انہوں نے (مدد کے لئے) پکارا جب کہ نجات کی
کوئی راہ باقی نہ تھی۔

۵۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں
سے کوئی ڈرانے والا آیا۔ اور کافروں نے کہا یہ سخت
جھوٹا جادو گر ہے۔

۶۔ کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا
لیا ہے۔ یقیناً یہ (بات) تو سخت عجیب و غریب ہے۔

۷۔ اور ان میں سے بڑے لوگ (یہ کہتے ہوئے)
چلے گئے کہ جاؤ اور اپنے ہی معبودوں پر صبر کرو۔
یقیناً یہ ایک ایسی بات ہے جس کا (کسی خاص مقصد
سے) ارادہ کیا گیا ہے۔

۸۔ ہم نے تو ایسی بات کسی آنے والی ملت (کے بارہ)
میں بھی نہیں سنی۔ یہ من گھڑت بات کے سوا کچھ نہیں۔

۹۔ کیا ہم میں سے اسی پر ذکر اتارا گیا ہے؟ حقیقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

ص وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ ۝۲

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا فِی عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَاَدَّوْا
وَوَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصِ ۝۴

وَاعْجَبُوْا اَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِنْهُمْ
وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سِحْرٌ كَذٰبٌ ۝۵

اَجَعَلَ الْاِلٰهَةَ الْهٰٓءَا وَاحِدًا ۗ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ عَجَابٌ ۝۶

وَاَنْطَلَقَ الْمَلَا مِنْهُمْ اَنْ اَمْشُوْا
وَاصْبِرُوْا عَلٰی الْهَتٰكُمُ ۗ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۷

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۗ اِنَّ
هٰذَا اِلَّا اِخْتِلَاقٌ ۝۸

ءَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَیْنِنَا ۗ بَلْ هُمْ

یہ ہے کہ وہ میرے ذکر کے بارہ میں ہی شک میں مبتلا ہیں (اور) حقیقت یہ ہے کہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔

۱۰۔ کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟

۱۱۔ یا کیا انہیں آسمانوں اور زمین کی اور جو ان دونوں کے درمیان ہے بادشاہی نصیب ہے؟ پس وہ سب تدبیریں کر گزریں۔

۱۲۔ (یہ بھی) احزاب میں سے ایک لشکر (ہے) جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔

۱۳۔ ان سے پہلے (بھی) نوح کی قوم نے اور عاد نے اور میمون والے فرعون نے جھٹلا دیا تھا۔

۱۴۔ اور ثمود نے بھی اور لوط کی قوم نے بھی اور گھنے درختوں والوں نے بھی۔ یہی ہیں وہ احزاب (جن کا ذکر گزرا ہے)۔

۱۵۔ (ان میں سے) ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا پس (ان پر) میری سزا واجب ہوگئی۔

۱۶۔ اور یہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی ہولناک آواز کا جس میں کوئی تعطل نہیں ہوگا۔

۱۷۔ اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ جلد تر یوم حساب سے پہلے ہی دے دے۔

فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي ۚ بَلْ لَّمَّا يَدُوقُوا
عَذَابِي ۙ

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۙ

أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۙ

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ
الْأَحْزَابِ ۙ

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَآدَمُ
وَقَوْمُ دَاوُدَ وَالْأَوْتَادِ ۙ

وَتَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لَيْكَةِ ۙ
أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۙ

إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرَّسُلَ فَحَقَّ
عِقَابِي ۙ

وَمَا يَنْظُرُ هُوَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقِي ۙ

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطْنَآ قَبْلَ يَوْمِ
الْحِسَابِ ۙ

۱۸۔ صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو بڑی دسترس والا تھا۔ یقیناً وہ عاجزی سے بار بار جھکنے والا تھا۔

۱۹۔ یقیناً ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا، وہ ڈھلتی ہوئی شام اور پھوٹی ہوئی صبح کے وقت تسبیح کرتے تھے۔

۲۰۔ اور اٹھتے کئے ہوئے پرندوں کو بھی (اس کے لئے مسخر کر دیا تھا)۔ سب اس (یعنی رب) کے حضور جھکنے والے تھے۔

۲۱۔ اور اس کی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا اور اسے حکمت اور فیصلہ کن کلام بخشے۔

۲۲۔ اور کیا تیرے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب انہوں نے محل کی فصیل کو بھلا نکا؟

۲۳۔ جب وہ داؤد کے سامنے آئے تو وہ ان کی وجہ سے سخت گھبرایا۔ انہوں نے کہا کوئی خوف نہ کر۔ (ہم) دو جھگڑنے والے (ہیں) ہم میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کر رہا ہے۔ پس ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور کوئی زیادتی نہ کر اور ہمیں سیدھے رستے کی طرف ہدایت دے۔

۲۴۔ یقیناً یہ میرا بھائی ہے۔ اس کی ننانوے دُنیاں ہیں اور میری صرف ایک دُنبی ہے۔ پھر بھی یہ کہتا ہے کہ اسے بھی میری ملکیت میں شامل کر دے اور بحث میں مجھ پر غالب آجاتا ہے۔

۲۵۔ اس نے کہا اس نے تیری ایک دُنبی اپنی دُنبیوں

إصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۸﴾

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإشْرَاقِ ﴿۱۹﴾

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهِ أَوَّابٌ ﴿۲۰﴾

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَأَتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخِطَابِ ﴿۲۱﴾

وَهَلْ أَتَاكَ نَبُؤُا الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابِ ﴿۲۲﴾

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمِنَا بَغِيٌّ بَغُضًّا عَلِيٍّ بَعْضٌ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۳﴾

إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةً وَاحِدَةً فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۲۴﴾

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجِكَ إِلَىٰ

میں شامل کرنے کا سوال کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا ہے۔ اور یقیناً بہت سے شریک ہیں کہ ان میں سے بعض، بعض دوسروں پر ظلم کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے اور بہت تھوڑے ہیں ایسے لوگ۔ اور داؤد نے سمجھ لیا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی تھی۔ پس اس نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور وہ عجز کرتے ہوئے رگر پڑا اور توبہ کی۔

نِعَاجِهِ ۱۰ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتْنَتْهُ فَاسْتَعْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝۱۰

۲۶۔ پس ہم نے اس کو یہ (تصور) بخش دیا۔ اور یقیناً اُسے ہمارے ہاں ایک قربت اور اچھا مقام حاصل تھا۔

فَعَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ ۗ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَّآبٍ ۝۱۱

۲۷۔ اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور میلانِ طبع کی پیروی نہ کر ورنہ وہ (میلان) تجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کر دے گا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے تھے۔

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝۱۲

۲۸۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کا محض گمان ہے جنہوں نے انکار کیا۔ پس آگ (کے عذاب) کی ہلاکت ہو ان پر جنہوں نے کفر کیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۗ ذَلِكُمْ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝۱۳

۲۹۔ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ویسا ہی قرار دے دیں گے جیسے زمین میں فساد کرنے والوں کو یا کیا ہم تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بدکرداروں جیسا سمجھ لیں گے؟

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ ۗ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝۱۴

۳۰۔ عظیم کتاب جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، برکت دی گئی ہے تاکہ یہ (لوگ) اس کی آیات پر تدبر کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔

۳۱۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔

۳۲۔ جب شام کے وقت اس کے سامنے تیز رو گھوڑے لائے گئے۔

۳۳۔ تو اس نے کہا یقیناً میں مال کی محبت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ اوٹ میں چلے گئے۔

۳۴۔ (اس نے کہا) انہیں دوبارہ میرے سامنے لاؤ۔ پس وہ (ان کی) پنڈلیوں اور گردنوں پر (پیار سے) ہاتھ پھیرنے لگا۔

۳۵۔ اور یقیناً ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ہم نے اس کی سلطنت کے تخت پر (عقل و شعور سے عاری) ایک جسد پھینک دیا۔ تب وہ (اللہ ہی کی طرف) بھٹکا۔

كِتَابًا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكًا لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۳۰﴾

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ دَسَلِيمًا ۖ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۳۱﴾

إِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعَشيِّ الصَّفِينَةُ الْجِيَادُ ﴿۳۲﴾

فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي ۖ حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۳﴾

رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿۳۴﴾

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿۳۵﴾

آیت ۳۲ تا ۳۴ : اس سے اکثر مفسرین یہ مراد لیتے ہیں کہ حضرت سلیمان کو اپنے گھوڑوں کے لشکر سے اتنی محبت تھی کہ ان کے نظارے میں مجھو کر آپ کی نماز قضا ہوگئی۔ پس اس غصہ میں انہوں نے ان سب کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور گردنوں کو تن سے جدا کر دیا۔ یہ نہایت ہی احمقانہ توجیہ ہے جو قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا اس کی ہتک ہے۔ اگر نماز قضا ہوئی تھی تو پھر پہلے نماز پڑھنے کا ذکر آنا چاہئے تھا۔ نیز گھوڑوں کو دیکھنے کا نظارہ تو انہوں نے اپنی مرضی سے کیا تھا، گھوڑوں بے چاروں کا کیا قصور تھا کہ ان کی گردنیں ماری جاتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جہاد کے لئے یہ لشکر رکھا گیا تھا اس لئے اُن سے اظہار محبت کے لئے آپ نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا، جیسا کہ آجکل بھی گھوڑوں سے محبت کرنے والا یہی سلوک کرتا ہے۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا وارث نہ روحانی صفات رکھتا تھا نہ حکومت کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس لئے ایک بے کار جسد کی طرح تھا۔ وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ سے مراد اس کا تخت نشین ہونا ہے۔ اس آیت پر بھی بعض علماء نے بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور حضرت سلیمان کو گویا فاسق قرار دیتے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق ایک خوبصورت عورت جو آپ کی بیوی نہیں تھی وہ آپ کی کرسی پر مستند افروز ہوئی اور آپ نے اس سے بری حرکت کا ارادہ کر لیا، پھر خیال آیا کہ یہ تو اللہ کی طرف سے میرے لئے ایک آزمائش تھی۔ پس یہ کہانی اس کہانی سے ملتی جلتی ہے جو حضرت یوسف کے متعلق بھی مفسرین نے گھڑی ہوئی ہے۔

۳۶۔ (اور) کہا اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد اُس پر اور کوئی نہ بچے۔ یقیناً تو ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے۔ ﴿۳۶﴾

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ پس ہم نے اس کے لئے ہوا کو بھی مسخر کر دیا جو اس کے حکم پر نرم رفتاری سے، جدر وہ (لے) جانا چاہتا تھا، چلتی تھی۔

فَسَحَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابُ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور شیاطین کو بھی (یعنی) ہر فن تعمیر کے ماہر اور غوطہ خور کو۔

وَالشَّيْطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَعَوَّاصٍ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور (بعض) دوسروں کو بھی جنہیں زنجیروں میں جکڑا گیا تھا۔

وَأَخْرَيْنَ مُقْرَنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس احسان کا سلوک کر یا رو کے رکھ۔

هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اور یقیناً اسے ہمارے ہاں ایک قربت اور اچھا مقام حاصل تھا۔

وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحَسَنَ مَّآبٍ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اور ہمارے بندے ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً مجھے شیطان نے بہت دکھ اور عذاب دیا ہے۔

وَإِذْ كُرِعْنَا إِلَىٰ رَبِّهِ أَتَىٰ مَسْنَىٰ الشَّيْطَانِ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ (ہم نے اسے کہا) اپنی سواری کو ایڑ لگا۔ یہ (قریب ہی) نہانے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لئے بھی۔

أَرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۳﴾

﴿۳۶﴾ اس آیت کریمہ میں ساری گزشتہ آیات کا آخری نتیجہ نکال دیا گیا ہے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کا بیٹا نہ روحانیت رکھتا ہے نہ حکومت کا اہل ہے تو آپ نے خود اس کے لئے بددعا کی اور اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ میرے بعد پھر اتنی بڑی سلطنت کسی اور کو عطا نہ ہو۔ پس تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمان کے بعد وہ سلطنت مسلسل انحطاط پذیر ہوئی۔

۴۴۔ اور پھر ہم نے اسے اس کے اہل خانہ اور ان کے علاوہ ان جیسے اور بھی عطا کر دیئے اپنی رحمت کے طور پر اور اہل عقل کے لئے ایک سبق آموز ذکر کے طور پر۔

۴۵۔ اور خشک اور تر شاخوں کا گچھا اپنے ہاتھ میں لے اور اسی سے ضرب لگا اور (اپنی) قسم کو جھوٹا نہ کر۔ یقیناً ہم نے اسے بہت صبر کرنے والا پایا۔ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ یقیناً وہ بار بار عاجزی سے جھکنے والا تھا۔^۱

۴۶۔ اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو جو بہت دسترس والے اور صاحب بصیرت تھے۔

۴۷۔ یقیناً ہم نے انہیں خالصہ آخرت کے گھر کے ذکر کی وجہ سے چن لیا۔

۴۸۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک ضرور چُنیدہ (اور) بہت خوبیوں والے لوگوں میں سے تھے۔

۴۹۔ اور اسماعیل کو بھی یاد کر اور البسح کو اور ڈوا کفل کو اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّمَّا وَذَكَرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝۴۴

وَخَذْ بِيَدِكَ ضِعْفًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُطْ ۝ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۝ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝۴۵

وَأَذْكَرُ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝۴۶

إِنَّا أَحْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةِ ذِكْرَى الدَّارِ ۝۴۷

وَأَنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝۴۸

وَأَذْكَرُ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۝ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ۝۴۹

آیات ۴۲ تا ۴۵: حضرت ایوبؑ کو شیطان نے جو دکھ پہنچایا تھا وہ بہت ہی دردناک تھا۔ بائبل کے مطابق بہت ہی سخت جلدی بیماری لگ گئی تھی جس کی وجہ سے اہل و عیال بھی کراہت کرتے ہوئے ان کو کوڑے کے ڈھیر پر چھوڑ گئے تھے۔ قرآن کریم نے کوئی ایسا ذکر نہیں فرمایا۔

قرآن کریم کے مطابق حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک شاخوں والی ٹہنی سے اپنی سواری کو ہانکنے کا ارشاد فرمایا اور ہدایت کی کہ اپنی قسم نہ توڑ۔ اس کے متعلق یہ عجیب و غریب قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں گھوڑی مرا نہیں بلکہ بیوی مراد ہے۔ آپؑ نے اپنی بیوی کو سونپی کی سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جھاڑو مار لو۔ اس میں سوتکے ہوتے ہوں گے تو قسم پوری ہو جائے گی۔ مگر یہ قصہ بالکل فرضی ہے۔ جن انبیاء کی بیویاں ان سے باغی ہوئی تھیں ان میں حضرت ایوبؑ کی بیوی کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ پس ضغفنا سے سواری کو ہانکنے کا حکم ہے جو ان کو اس پانی تک پہنچا دے گی جس کے استعمال سے آپؑ کو شفا نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ایوبؑ کو شفا عطا فرمادی تو نہ صرف یہ کہ آپؑ کی خبر گیری کے لئے آپؑ کو اہل عطا کئے بلکہ ان جیسی ایک فدائی جماعت بھی عطا کر دی گئی۔

۵۰۔ یہ ایک عظیم ذکر ہے اور یقیناً متقیوں کے لئے بہت اچھا ٹھکانا ہوگا۔

۵۱۔ یعنی ہمیشہ کے باغات ہونگے۔ اُن کی خاطر دروازے اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔

۵۲۔ اُن میں وہ تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے (اور) وہاں بکثرت طرح طرح کے میوے اور مشروب طلب کر رہے ہوں گے۔

۵۳۔ اور ان کے پاس (حیادار) نظریں جھکائے رکھنے والی ہجولیاں ہوں گی۔ ﴿۵۳﴾

۵۴۔ یہ ہے وہ جس کا حساب کے دن کے لئے تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

۵۵۔ یقیناً یہ ہمارا رزق ہے۔ اُس کا ختم ہو جانا ممکن نہیں۔

۵۶۔ یہی ہوگا۔ اور یقیناً سرکشوں کے لئے ضرور سب سے بُری ٹوٹنے کی جگہ ہے۔

۵۷۔ جہنم۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس کیا ہی بُرا بچھونا ہے۔

۵۸۔ یہ ضرور ہوگا۔ پس وہ اسے چکھیں (یعنی) کھولتے ہو اور تیخ بستہ پانی۔

۵۹۔ اور دوسری بھی اُس سے ملتی جلتی چیزیں ہوں گی۔

۶۰۔ یہ وہ لشکر ہے جو تمہارے ساتھ (اس میں) داخل ہونے والا ہے۔ ان کے لئے کوئی مرحبا نہیں۔ یقیناً وہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔

۶۱۔ وہ (لعنت ڈالنے والے گروہ سے) کہیں گے بلکہ تم ہی (ملعون) ہو، تمہارے لئے کوئی مرحبا نہیں، تم ہی ہو جنہوں نے ہمارے لئے یہ کچھ آگے بھیجا ہے۔ پس کیا ہی بُری قرار کی جگہ ہے۔

هَذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۵۰﴾

جَنَّاتٍ عَدْنٍ مُمْتَحِنَةً لَّهُمْ الْأَبْوَابُ ﴿۵۱﴾

مُتَّكِنِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَوَسْرًا ﴿۵۲﴾

وَعِنْدَهُمْ قَصْرٌ مِّنَ الظَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿۵۳﴾

هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۴﴾

إِنَّ هَذَا لِرِزْقِنَا مَالَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿۵۵﴾

هَذَا وَإِنَّ لِلظَّالِمِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿۵۶﴾

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۷﴾

هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿۵۸﴾

وَأُخْرٍ مِنْ شَكْلِهِ ۗ أَرْوَاحٌ ﴿۵۹﴾

هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا

بِهِمْ ۗ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۶۰﴾

قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۗ أَنْتُمْ

قَدْ مَثَمُوهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۱﴾

﴿۱﴾ ان کے پاس نظریں جھکائی رکھنے والی دو شیزائیں ہوں گی۔ یہ بھی ایک تشبیل ہے جس سے ان کا انکسار اور حیا مراد ہے۔

۶۲۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جس نے ہمارے لئے یہ آگے بھیجا اسے آگ میں ڈہرا عذاب دے۔

۶۳۔ اور وہ کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا کرتے تھے۔

۶۴۔ کیا ہم نے انہیں حقیر سمجھ رکھا تھا یا ان (کی پہچان) سے ہماری نظریں چوک گئیں؟

۶۵۔ یقیناً یہ آگ والوں کا باہمی جھگڑنا حق ہے۔

۶۶۔ تو کہہ دے میں تو محض ایک ڈرانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد (اور) صاحب جبروت ہے۔

۶۷۔ آسمانوں اور زمین کا رب اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

۶۸۔ تو کہہ دے یہ ایک بہت بڑی خبر ہے۔

۶۹۔ تم اس سے اعراض کر رہے ہو۔

۷۰۔ مجھے ملاء اعلیٰ کا کوئی علم نہیں تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔

۷۱۔ مجھے تو محض یہ وحی کی جاتی ہے کہ میں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

۷۲۔ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا یقیناً میں مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا فَرِزْدَهُ عَذَابًا
ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝۱۲

وَقَالُوا مَا لَنَا لَنْزِيلِ رَبِّكَ لَنَا لَنَا
نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۝۱۳

أَتَّخَذْنَاهُمْ سِحْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ
الْأَبْصَارُ ۝۱۴

إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝۱۵

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَنْ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۱۶

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝۱۷

قُلْ هُوَ نَبَوًّا عَظِيمًا ۝۱۸

أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝۱۹

مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَائِكَةِ
إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝۲۰

إِنْ يُؤْحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۲۱

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا
مِّنْ طِينٍ ۝۲۲

۷۳۔ پس جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑوں۔

۷۴۔ اس پر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

۷۵۔ مگر ابلیس نے نہیں۔ اس نے استکبار کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں سے۔

۷۶۔ اس نے کہا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اُسے سجدہ کرنے سے منع کیا جسے میں نے اپنی (قدرت کے) دونوں ہاتھوں سے تخلیق کیا تھا؟ کیا تو نے تکبر سے کام لیا ہے یا تو بہت اونچے لوگوں میں سے ہے؟

۷۷۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

۷۸۔ اس نے کہا پس یہاں سے نکل جا۔ تو یقیناً دھنکارا ہوا ہے۔

۷۹۔ اور یقیناً تجھ پر میری لعنت پڑے گی جزا سزا کے دن تک۔

۸۰۔ اس نے کہا اے میرے رب! اس صورت میں مجھے اس دن تک مہلت دے دے جس دن (لوگ) مبعوث کئے جائیں گے۔

۸۱۔ اس نے کہا پس یقیناً تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

۸۲۔ ایک معلوم وقت کے دن تک۔

فَإِذَا سَوَّيْتَهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٧٣﴾

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٤﴾

إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٥﴾

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيدِي ۖ اسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٦﴾

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِمَّنْ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿٧٧﴾

قَالَ فَأخْرِجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٨﴾

وَأِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٩﴾

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٨٠﴾

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٨١﴾

إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨٢﴾

۸۳۔ اس نے کہا تو پھر تیری عزت کی قسم! میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا۔

۸۴۔ سوائے اُن میں سے تیرے اُن بندوں کے جو (تیرے) چنیدہ ہوں گے۔

۸۵۔ اس نے کہا پس حق تو یہ ہے اور میں لازماً حق ہی کہتا ہوں۔

۸۶۔ میں جہنم کو ضرور بھردوں گا تجھ سے اور اُن سب سے جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے۔

۸۷۔ تو کہہ دے کہ میں تم سے اس (بات) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

۸۸۔ یہ تو تمام جہانوں کے لئے ایک عظیم نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

۸۹۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تم لوگ اس کی حقیقت کو ضرور جان لو گے۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأَعُو بِئِنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۳﴾

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ﴿۸۴﴾

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقْوَلُ ﴿۸۵﴾

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۶﴾

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿۸۷﴾

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿۸۸﴾

وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَ بَعْدِ حِينٍ ﴿۸۹﴾

آیات ۸۳-۸۴: شیطان کو جب خدا تعالیٰ نے دھتکار دیا تو اس نے اپنی شوخی میں خدا تعالیٰ سے مہلت مانگی کہ جن بندوں کو تو نے مجھ پر ترجیح دی ہے ان کو میں اگر مجھے مہلت ملے تو ہر طرح کا دھوکہ دے کر تجھ سے چھین لوں گا اور تیری بجائے وہ میری عبادت کریں گے۔ سوائے تیرے اُن بندوں کے جو تیرے لئے خالص ہو چکے ہوں۔ ان پر میرا کوئی بس نہیں چلے گا۔

۳۹۔ الزمر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھتر آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت کے آخر میں دین کو اللہ کے لئے خالص کرنے والے ایسے بندوں کا ذکر ہے جنہوں نے شیطان کی عبادت کا انکار کیا اور خالصۃ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سر بسجود رہے۔ اور اس سورت کے آغاز ہی میں یہ اعلان ہے کہ اے رسول! دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کی عبادت کر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خالص دین کو ہی قبول فرماتا ہے۔

اس کے بعد مشرکین کی ایک دلیل کا رد فرمایا گیا ہے۔ وہ بت پرستی کی عموماً یہ توجیہ پیش کرتے ہیں کہ یہ مصنوعی خدا ہمیں اللہ سے قریب کرنے کا وسیلہ بنتے ہیں۔ فرمایا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وسیلہ تو وہی بنے گا جس کا دین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خالص ہے اور اس میں شرک کا کوئی شائبہ تک نہیں۔

اس کے بعد اس حقیقت کا اعادہ فرمایا گیا ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز نفس واحدہ سے ہوا تھا۔ پھر جب انسان ماں کے رحم میں بطور جنین اپنی ترقی کی منازل طے کرنے لگا تو وہ جنین تین اندھیروں میں چھپا ہوا تھا۔ پہلا اندھیرا ماں کے پیٹ کا اندھیرا ہے جس نے رحم کو ڈھانکا ہوا ہے۔ دوسرا اندھیرا خود رحم کا اندھیرا ہے جس میں جنین پرورش پاتا ہے اور تیسرا اس پلسینٹا (Placenta) کا اندھیرا ہے جو رحم مادر کے اندر جنین کو سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا اذن دیا کہ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کو اسی کے لئے خالص کر دوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ تو کہہ دے کہ اللہ ہی ہے جس کے لئے میں اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے عبادت کرتا رہوں گا۔ تم اپنی جگہ اس کے سوا جس کی چاہے عبادت کرتے پھرو۔ اور ان کو بتادے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو یہ بہت گھائے والا سودا ہوگا کیونکہ وہ اپنے آپ کو بھی اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس کجی کے ذریعہ گمراہ کرنے کا موجب بنیں گے۔

اس کے بعد یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے لئے کشادہ فرما دیا ہو یا دوسرے لفظوں میں جسے شرح صدر عطا فرما دیا گیا ہو۔ اس کا جواب ظاہراً مذکور نہیں مگر اس سوال میں ہی مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسے شخص سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس بہت ہی بد قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے رب کے ذکر سے غافل رہتے ہیں۔

اس سورت کی آیت نمبر ۲۴ میں یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تجھ سے ایک بہت ہی دلکش بات بیان فرماتا ہے جو یہ ہے کہ اللہ نے تجھ پر ایک بار بار پڑھی جانے والی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں بعض ایسی آیات بھی ہیں جو متشابہات ہیں اور وہ جوڑا جوڑا ہیں۔ مگر ان کی تشریح میں بعینہ اس سے ملتی جلتی اور بھی آیات موجود ہیں جو حق کی جستجو کرنے والوں کو متشابہ آیات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں گی۔ یہ وہی مضمون ہے جو یُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا میں بیان ہوا ہے۔ ایک دوسری جگہ فرمایا کہ جو رَاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ہیں ان کے سامنے تو کوئی آیت بھی متشابہ نہیں رہتی۔

اسی سورت میں وہ آیت کریمہ بھی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئی تھی اور حضور نے ایک انگوٹھی تیار کروا کر اس کے نمینہ میں اسے کندہ کرایا تھا یعنی اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ، (کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں)۔ اسی مناسبت سے احمدی ایسی انگوٹھیاں تیار کرا اور نیک فال کے طور پر اپنی انگلیوں میں پہنتے ہیں۔

اس سورت کی آیت نمبر ۴۳ میں ایک عظیم الشان راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے جس میں روح یا شعور بار بار ڈوٹتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام مقرر فرمادیا ہے کہ عین معین وقت پر دماغ کی تہ سے نکل کر پھر واپس ابھر آتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس پر تحقیق کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ واقعہ معین وقت میں ایک سوئے ہوئے شخص سے بار بار پیش آتا رہتا ہے۔ اس معین وقت کو ایک اٹاک گھڑی سے بھی ناپا جاسکتا ہے اور اس مدت میں کسی قسم کا کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس نفس کو ڈوبنے کے بعد دوبارہ واپس نہیں بھیجتا تو اسی کا نام موت یا وفات ہے۔

کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا اور اس دنیا سے ہمیشہ کی جدائی کا ذکر آ رہا ہے اس لئے وہ جو ابدا ہی کا خوف رکھتے ہیں ان کو یہ خوشخبری بھی دیدی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں کو معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ کے حضور جھکنا اور اسی کے سپرد ہو جاؤ پیشتر اس سے کہ وہ عذاب تمہیں آپکڑے اور پھر توبہ سے پہلے تمہاری موت واقع ہو جائے اور انسان حسرت سے یہ اعلان کرے کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے پہلو میں یعنی اس کی نظر کے سامنے اس قدر گناہوں کی جرأت نہ کرتا۔

اس سورت کا نام الزُّمَر ہے اور آخر پر دو آیات میں زُمَر (گروہ) کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا گیا ہے۔ ایک وہ ہیں جو گروہ درگروہ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے اور ایک وہ جو گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سِتُّ وَ سَبْعُونَ آيَةً وَ ثَمَانِيَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور)
بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

۳۔ یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے
ساتھ اتارا ہے۔ پس اللہ کی عبادت کر اسی کے لئے
دین کو خالص کرتے ہوئے۔

۴۔ خبردار! خالص دین ہی اللہ کے شایانِ شان ہے اور
وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوست اپنا لئے ہیں
(کہتے ہیں کہ) ہم اس مقصد کے سوا اُن کی عبادت نہیں
کرتے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہوئے قرب کے
اونچے مقام تک پہنچادیں۔ یقیناً اللہ اُن کے درمیان اُس
کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اللہ
ہرگز اُسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا (اور) سخت ناشکر ہو۔

۵۔ اگر اللہ چاہتا کہ وہ کوئی بیٹا اپنائے تو اُسی میں سے
جو اس نے پیدا کیا ہے جسے چاہتا اپنا لیتا۔ وہ بہت
پاک ہے۔ وہی اللہ واحد (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

۶۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔
وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

تَنْزِیْلَ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ

الْحَكِیْمِ ۝۲

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّیْنَ ۝۳

اِلَّا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۝۴ وَالَّذِیْنَ

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ

اِلَّا لِيُقْرِبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی ۝۵ اِنَّ اللّٰهَ

یَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِی مَا هُمْ فِیْہِ یَحْتَلِفُوْنَ ۝۶

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفّٰرٌ ۝۷

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّا صُفِی

مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ لَمْ یَسْبَحْہٗ ۝۸ هُوَ اللّٰهُ

الْوٰحِدُ الْقَهَّارُ ۝۹

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۝۱۰ یَكُوِّرُ

الَّیْلَ عَلٰی النَّهَارِ وَیَكُوِّرُ النَّهَارَ عَلٰی الْاَیْلِ

خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۶﴾

۷۔ اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی میں سے اُس نے اس کا جوڑا بنایا۔ اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے نازل کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خلق کے بعد دوسری خلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہو؟ ﴿۷﴾

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةَ أَزْوَاجٍ ۗ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۗ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۗ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمَلَكُ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ فَآلَىٰ تُصْرَفُونَ ﴿۷﴾

۸۔ اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ تم سے مستغنی ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ تمہیں ان اعمال سے باخبر کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۗ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ

بِدَاتِ الصُّدُورِ ﴿۸﴾

﴿۸﴾ لفظ انزل گویا اتارنے کے معنے رکھتا ہے لیکن یہاں ان غیر معمولی فائدہ مند چیزوں کو پیدا کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ جسمانی طور پر آسمان سے اتارنے کے معنوں میں۔ سب دنیا کو علم ہے کہ موسیٰ آسمان سے بارش کی طرح نہیں گرا کرتے اس کے باوجود ان کے لئے نزول کا لفظ اس لئے لایا گیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے بے شمار فوائد رکھتے ہیں۔ یہی لفظ ”نُزُول“ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کے متعلق بھی لفظ نُزُول استعمال ہوا ہے جیسا کہ فرمایا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا (سورۃ الطلاق: ۱۱-۱۲)۔ تمام علماء تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جسمانی طور پر آسمان سے نہیں اترے تھے۔ ان کو چاہئے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے متعلق بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کریں۔

۹۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ اپنے رب کو اس کی طرف جھکتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس بات کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور وہ اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کر دے۔ تو کہہ دے کہ اپنے کفر سے کچھ تھوڑا سا عارضی فائدہ اٹھالے۔ یقیناً تو اہل نار میں سے ہے۔

۱۰۔ کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والا ہے (کبھی) سجدہ کی حالت میں، اور (کبھی) قیام کی صورت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (صاحب علم نہیں ہوتا؟) تو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

۱۱۔ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو۔ اُن لوگوں کے لئے جو احسان سے کام لیتے ہیں اس دنیا میں بھی بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ یقیناً صبر کرنے والوں ہی کو بغیر حساب کے ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا۔

۱۲۔ تو کہہ دے کہ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے کروں۔

۱۳۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب فرمانبرداروں میں سے پہلا ہو جاؤں۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا
إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ
يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا
يُضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ
قَلِيلًا ۗ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۙ

أَمِنْ هُوَ قَانِتٌ أَنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا
يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو
الْأَلْبَابِ ۙ

قُلْ لِعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى
الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۙ

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا
لَّهُ الدِّينَ ۗ

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۙ

۱۳۔ ٹوکہ دے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو یقیناً ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۱۵۔ ٹوکہ دے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

۱۶۔ پس تم اُسے چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرتے پھرو۔ ٹوکہ دے کہ یقیناً حقیقی گھانا پانے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن گھاٹے میں ڈالا۔ خبردار یہی بہت کھلا کھلا گھانا ہے۔

۱۷۔ ان کے لئے ان کے اوپر سے آگ کے سائے ہوں گے اور نیچے سے بھی سائے ہوں گے۔ (یعنی آگ ان کو ہر سمت سے اپنی لپیٹ میں لے لے گی) یہ وہ بات ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو! میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔

۱۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے بتوں سے اجتناب کیا کہ ان کی عبادت کریں اور اللہ کی طرف جھکے ان کے لئے بڑی بشارت ہے۔ پس میرے بندوں کو خوشخبری دیدے۔

۱۹۔ وہ لوگ جو بات کو سنتے ہیں تو اس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔

۲۰۔ پس کیا وہ جس پر عذاب کا فرمان صادق آ گیا (بچ سکتا ہے؟) کیا تو اُسے بھی چھڑا سکتا ہے جو سراپا آگ میں ہے؟

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۱۳

قُلِ اللَّهُ أَعْبَدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۱۵

فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۱۶

لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۗ ذَلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۗ يُعْبَادِ فَاتَّقُونِ ۱۷

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۱۸

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۱۹

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ أَفَأَنْتَ تُنقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ ۲۰

۲۱۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے بنائے گئے ہوں گے ان کے دامن میں نہریں بہیں گی۔ (یہ) اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ اللہ وعدوں کو ٹالا نہیں کرتا۔

۲۲۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں چشموں کی صورت میں جاری کر دیا پھر وہ اس سے کھیتی نکالتا ہے۔ اُس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ پھر وہ خشک ہو جاتی ہے (یعنی پک کر یا بغیر پکے) پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے۔

۲۳۔ پس کیا وہ کہ جس کا سینہ اللہ اسلام کے لئے کھول دے پھر وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر (بھی) قائم ہو (وہ ذکر سے عاری لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) پس ہلاکت ہو ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے (محروم رہتے ہوئے) سخت ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

۲۴۔ اللہ نے بہترین بیان ایک ملتی جلتی (اور) بار بار دُہرائی جانے والی کتاب کی صورت میں اتارا ہے۔ جس سے ان لوگوں کی جلدیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں لرزنے لگتی ہیں پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف (مائل ہوتے ہوئے) نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس کے ذریعہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرادے تو اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ عُرْفٌ مِّنْ فَوْقِهَا عُرْفٌ مُّبِينَةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۗ وَعَدَّ اللّٰهُ ۗ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۱﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعٌ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهَا زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٍ لِّاُولِى الْاَبْصَابٍ ﴿۲۲﴾

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلسَّلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَبِّهِ ۗ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اُولٰٓئِكَ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾

اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشٰبِهًا مَّثٰنِي ۗ تَفْشَعُ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۗ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَنْ يُّضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ پس کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے ہی کو سخت عذاب سے بچنے کے لئے ڈھال بنائے گا (بچ سکتا ہے؟)۔ اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ چکھو جو تم کسب کرتے تھے۔

۲۶۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے جھٹلایا تھا تو انہیں عذاب نے اس طرف سے آیا جس (طرف) کا وہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

۲۷۔ پس اللہ نے انہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی ذلت کا مزہ چکھایا جبکہ آخرت کا عذاب بہت بڑھ کر ہے۔ کاش وہ جانتے۔

۲۸۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۲۹۔ ایک عظیم فصیح و بلیغ قرآن جس میں کوئی کجی نہیں، تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

۳۰۔ اللہ ایک ایسے شخص کی مثال بیان کرتا ہے جس کے کئی مالک ہوں جو آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں، اور ایک ایسے شخص کی بھی جو کلیہً ایک ہی شخص کا ہو۔ کیا وہ دونوں اپنی حالت کے اعتبار سے برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام کامل تعریف اللہ ہی کی ہے (مگر) حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۳۱۔ یقیناً تو بھی مرنے والا ہے اور یقیناً وہ بھی مرنے والے ہیں۔

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۲۵﴾

كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَآتَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾

فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۲۷﴾

وَلَقَدْ صَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۸﴾

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۹﴾

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَكِّسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿۳۱﴾

تَمْ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ پھر یقیناً تم قیامت کے دن اپنے رب کے حضور ایک دوسرے سے بحث کرو گے۔

۱۰۸

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ
وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاءَهُ ۗ اَلَيْسَ
فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے؟

۱۰۹

وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور (وہ جو) اس (سچائی) کی تصدیق کرے یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

لَهُمْ مَا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ
جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اُن کے لئے اُن کے رب کے حضور وہ کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہو گی حسن عمل کرنے والوں کی جزا۔

لِيُكْفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَا الَّذِيْ عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ تاکہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے (اُن کے اثرات) اللہ اُن سے دور کر دے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے اُن کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کرے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۗ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں؟ اور وہ تجھے ڈراتے ہیں اُن سے جو اُس کے سوا ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّضِلٍّ ۗ اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِيْ اِنْتِقَامٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبہ والا (اور) انتقام لینے والا نہیں ہے؟

۳۹۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ تو ان سے کہہ دے کہ سوچو تو سہی کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اس کے (پیدا کردہ) ضرر کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر وہ میرے متعلق رحمت کا ارادہ کرے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ تو کہہ دے کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اسی پر سب توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

۴۰۔ تو کہہ دے کہ اے میری قوم! تم نے اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم عنقریب جان لو گے۔

۴۱۔ (کہ) کس تک وہ عذاب پہنچتا ہے جو اسے ذلیل کر دے اور کون ہے جس پر آ کر ٹھہر جانے والا عذاب اُترتا ہے۔

۴۲۔ یقیناً ہم نے تجھ پر لوگوں کے فائدہ کے لئے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہے۔ پس جو کوئی ہدایت پاتا ہے تو اپنے ہی نفس کے مفاد کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اس (نفس) کے خلاف گمراہ ہوتا ہے۔ اور تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔

۴۳۔ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو مری نہیں ہوتیں (انہیں) ان کی نیند کی حالت میں (قبض کرتا ہے)۔ پس جس کے لئے موت کا فیصلہ کر دیتا ہے اسے روک رکھتا ہے اور دوسری کو ایک معین مدت تک کے لئے (واپس) بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

وَلَيْبُ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ لِيَقُولَنَّ اللَّهُ ط قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ
بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ ط قُلْ
حَسْبِيَ اللَّهُ ط عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۳۹﴾

قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۴۰﴾

مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ
عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۱﴾

إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا
يُضِلُّ عَلَيْهِمَا ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿۴۲﴾

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي
لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۚ فِيمَسِكُ إِلَّاتِي
قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأَخْرَىٰ
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَيَّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کیا انہوں نے اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی شفاعتی اپنا رکھے ہیں؟ تو کہہ دے کہ کیا اس صورت میں بھی جب کہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی کوئی عقل رکھتے ہیں؟
۴۵۔ تو کہہ دے شفاعت (کا معاملہ) تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۴۶۔ اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، بُرا مانتے ہیں اور جب اُسے چھوڑ کر دوسروں کا ذکر کیا جائے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔

۴۷۔ تو کہہ دے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا (ہر) اس معاملہ میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

۴۸۔ اور جو کچھ زمین میں ہے اگر وہ سب کا سب ان کا ہوتا جنہوں نے ظلم کیا اور ویسا ہی اور بھی تب بھی ضرور وہ اسے قیامت کے دن بُرے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے دیتے اور اُن کے لئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان نہیں کیا کرتے تھے۔

۴۹۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا اس کی برائیاں ان کے لئے ظاہر ہوں گی۔ اور انہیں وہ گھیر لے گا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۗ قُلْ أَوْ
لَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾
قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۗ لَهُ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ ثُمَّ إِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٤٥﴾

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۗ وَإِذَا ذُكِرَ
الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٦﴾
قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عِلْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٧﴾

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ
الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَبَدَّ اللَّهُ مَنْ
مَالَهُ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٨﴾

وَبَدَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤٩﴾

۵۰۔ پس جب انسان کو کوئی تکلیف چھوتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ میں محض ایک علم کی بنا پر دیا گیا ہوں۔ حقیقت میں یہ تو ایک بڑا فتنہ ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

۵۱۔ یقیناً ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے یہی بات کہی تھی۔ پس جو کسب وہ کرتے تھے ان کے کسی کام نہ آسکا۔

۵۲۔ پس اس کی برائیاں ہی انہیں پہنچیں جو انہوں نے کسب کیا اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ظلم کیا ان کو بھی اُن کے اعمال کے بدنتائج ضرور پہنچیں گے اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکیں گے۔

۵۳۔ کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں بڑے نشانات ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

۵۴۔ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۵۵۔ اور اپنے رب کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آجائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا نَاثُرًا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَتْهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۰﴾

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا اَغْنٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۱﴾

فَاَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوْا وَمَا لَهُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۲﴾

اَوْ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۳﴾

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

وَ اٰنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَكُمْ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ اور تمہاری طرف جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اُس کے بہترین حصہ کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ عذاب تمہیں اچانک آ پکڑے جبکہ تم (اس کا) شعور نہ رکھتے ہو۔

۵۷۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے: وائے حسرت مجھ پر! اس کو تا ہی پر جو میں اللہ کے پہلو میں (یعنی اس کی نظر کے سامنے) کرتا رہا اور میں تو محض مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔

۵۸۔ یا یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں ضرور متقیوں میں سے ہو جاتا۔

۵۹۔ یا یہ کہے جب وہ عذاب کو دیکھے کہ کاش! ایک دفعہ میرے لئے لوٹ کر جانا ممکن ہوتا تو میں ضرور نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

۶۰۔ کیوں نہیں، یقیناً تیرے پاس میرے نشانات آئے اور تو نے ان کو جھٹلا دیا اور استکبار کیا اور تُو کافروں میں سے تھا۔

۶۱۔ اور قیامت کے دن تُو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لئے ٹھکانہ نہیں؟

۶۲۔ اور اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اُن کی سرخروئی کے ساتھ نجات بخشے گا۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحَسِرْتُ عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّخِرِينَ ﴿٥٧﴾

أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٨﴾

أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٩﴾

بَلَىٰ قَدْ جَاءَ تِلْكَ إِلَيْكَ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿٦٠﴾

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۗ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦١﴾

وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

۶۳۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿۶۳﴾

۶۴۔ اسی کی ہیں آسمانوں اور زمین کی چابیاں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے نشانات کا انکار کیا وہی ہیں گھاٹا پانے والے۔

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۶۴﴾

۶۵۔ تو کہہ دے کہ کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ اے جاہلو!

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿۶۵﴾

۶۶۔ اور یقیناً تیری طرف اور ان کی طرف بھی جو تجھ سے پہلے تھے وحی کی جا چکی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور ضرور تو گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكَتَ لَيَجْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۶۶﴾

۶۷۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

بَلِ اللَّهِ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۶۷﴾

۶۸۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن زمین تمام تر اسی کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ ۗ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۶۸﴾

اس آیت میں جو قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ (۱) قیامت کے دن زمین کلید اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوگی اور (۲) تمام آسمان یعنی تمام کائنات اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ دائیں ہاتھ سے مراد ید قدرت ہے نہ کہ جسمانی دایاں ہاتھ۔ اور لپٹے جانے کا جو ذکر ملتا ہے یہ فی زمانہ سائنسی نظریات سے قطعی طور پر صحیح ثابت ہوتا ہے۔ یعنی زمین و آسمان اس طرح ایک فنا کے بلیک ہول (Black Hole) میں داخل کر دیئے جائیں گے جیسے وہ لپٹے جا چکے ہوں۔ دوسری کئی آیات میں زیادہ وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ لپٹنے کی تمثیل سے کیا مراد ہے۔

۶۹۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو غش کھا کر گر پڑے گا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَتْ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ اور ہر نفس کو جو اُس نے عمل کیا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب سے زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

۷

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

۷۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گروہ درگروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات کی تلاوت کرتے تھے اور تمہیں تمہارے اس دن کی لقا سے ڈرایا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ لیکن عذاب کا فرمان کافروں پر یقیناً صادق آگیا۔

وَسَيُقَالُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُرَّاءٌ ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اُس میں لمبے عرصہ تک رہنے والے ہو۔ پس تکبیر کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

۷۴۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا وہ بھی گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے حتیٰ کہ جب وہ اس تک پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تب اس کے داروغے ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ تم بہت عمدہ حالت کو پہنچے۔ پس اس میں ہمیشہ رہنے والے بن کر داخل ہو جاؤ۔

۷۵۔ اور وہ کہیں گے تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے پورا کر دکھایا اور ہمیں (اس موعودہ) ارض کا وارث بنا دیا۔ جنت میں جہاں چاہیں ہم جگہ بنا سکتے ہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا عمدہ ہے۔

۷۶۔ اور تو فرشتوں کو دیکھے گا کہ عرش کے ماحول کو گھیرے میں لئے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہوں گے اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

قِيلَ ادْخُلُوا ابْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
فَبَسَّ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٣﴾

وَسَيُقَى الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ
رُزْمًا ۙ حَتَّىٰ اِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمُوا
عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٤﴾

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿٧٥﴾

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِّقِينَ مِنْ حَوْلِ
الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ﴿٧٦﴾

ع۔ المؤمن

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھبیس آیات ہیں۔
اس سورت کا آغاز حم کے مقطعات سے ہوتا ہے اور اس کے بعد کی چھ سورتوں کا آغاز بھی انہی مقطعات سے ہوتا ہے۔ گویا اس کے سمیت گل سات سورتیں ہیں جن کا آغاز حم سے ہوتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان سورتوں کا سورۃ الفاتحہ کی سات آیتوں سے کوئی تعلق ہے تو کیا ہے۔

گزشتہ سورت میں بنی آدم کو تلقین فرمائی گئی ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ دراصل قنوطیت الیسیس کی صفت ہے اور جو سچے دل سے اللہ کی رحمت پر توکل کرے گا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اسی طرح گزشتہ سورت میں ملائکہ کے حاقین ہونے کا ذکر ہے کہ وہ عرش کے ماحول کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں لیکن اس سورت میں مزید یہ فرمایا گیا کہ تمہاری بخشش کا تعلق ملائکہ کی دعاؤں سے بھی ہے جنہوں نے اللہ کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کوئی مادی چیز نہیں کہ وہ کسی عرش پر بیٹھا ہوا ہو اور اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہو۔ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے اور اس نے کائنات کی ہر چیز کو اٹھایا ہوا ہے اس لئے یہاں اس کی تسنن یہی صفات کا ذکر ہے اور عرش سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب صافی ہے جو اللہ کی تخت گاہ ہے اور آپ کے دل کو تقویٰ دینے کے لئے فرشتے اسے چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گنہگار بندوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی ذریات کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ پس مجھے یقین ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے عرش سے اٹھنے والی وہ دعائیں ہیں جو قیامت تک آنے والے نیک بندوں اور ان کی ذریت کے لئے آپ نے کیں۔

اسی سورت میں اس وقت جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، ایک ایسے شہزادے کا ذکر ملتا ہے جو موسیٰ پر ایمان لے آیا تھا مگر اسے چھپاتا تھا۔ مگر جب اس کے سامنے موسیٰ کو قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں تو وہ اس وقت اس کے اظہار سے باز رہ سکا اور اپنی قوم کو ایک عظیم الشان تنبیہ کی کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو اسے چھوڑ دو۔ جھوٹے از خود ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ سچا ہوا تو پھر جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے بعض ضرور تمہیں آپکڑیں گی۔

یہاں ہمیشہ کے لئے قوموں کو یہ نصیحت ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا کرو۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو وہ خود ان کو ہلاک کرے گا لیکن اگر وہ سچے نکلے اور تم نے ان کا انکار کر دیا تو تم ان کے وعید میں سے بعض ضرور اپنے بارہ میں پورے ہوتے دیکھو گے۔ چونکہ ان آیات کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا اعلان کرنے والوں سے بھی ہے اس لئے ان کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعینہ یہی معاملہ ان کے ساتھ ہوا۔ تمام جھوٹے نبی ہلاک کر دیئے گئے اور ان کا نام و نشان بھی تاریخ میں نہیں ملتا۔

اسی تعلق میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی لوگوں کے اس دعویٰ کا ذکر ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر یہ بات سچی ہوتی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد مبعوث ہوتے؟ پس یہ محض ان لوگوں کے دعوے ہیں جن کو اللہ کی تقدیر کا کچھ بھی علم نہیں۔ ہر چیز بند ہو سکتی ہے مگر اللہ کے فضلوں کی راہ ہرگز بند نہیں ہو سکتی۔ اسی ضمن میں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے یہ بھی تنبیہ فرمادی گئی کہ وہ بچوں کی ضرور مدد فرماتا ہے اس لئے جو چاہے زور لگا لو، تم اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کو کبھی بھی ناکام و نامراد نہیں کر سکو گے۔

آیت نمبر ۶۶ میں دین کو خالص کرنے کی پھر تاکید فرمائی گئی ہے کہ زندہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔



سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعَةٌ رُكُوعَاتٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ اس کتاب کا اُتارا جانا اللہ، کامل غلبہ والے
(اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔

۴۔ جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا،
پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے۔
اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کی طرف لوٹ کر
جانا ہے۔

۵۔ اللہ کے نشانات کے بارہ میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا
مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ پس ان کا کھلے بندوں
ملک میں چلتے پھرنا تجھے کسی دھوکہ میں نہ ڈالے۔

۶۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا اور
ان کے بعد مختلف گروہوں نے بھی اور ہر قوم نے
اپنے رسول کے متعلق یہ پختہ ارادہ کیا تھا کہ وہ اسے
پکڑ لیں اور انہوں نے جھوٹ کے ذریعہ جھگڑا کیا
تا کہ اس کے ذریعہ سے حق کو جھٹلا دیں۔ تب میں
نے انہیں پکڑ لیا۔ پس (دیکھو) میری سزا کیسی تھی۔

۷۔ اور اسی طرح تیرے رب کا یہ فرمان، ان لوگوں
کے خلاف جنہوں نے کفر کیا، ضرور پورا اُترتا ہے کہ
وہ آگ میں پڑنے والے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

حَمِيدٌ

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ②

عَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ
العِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ③ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ④

مَا يَجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ⑤

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ
مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ
بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَدُوا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑥

وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَاتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ
كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ⑦

وَالَّذِينَ

۸۔ وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! تو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝۸

۹۔ اور اے ہمارے رب! انہیں ان دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو ان کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۹

۱۰۔ اور انہیں بدیوں سے بچا۔ اور جسے تو نے اس دن بدیوں (کے نتائج) سے بچایا تو یقیناً تو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۰

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انہیں پکارا جائے گا کہ اللہ کی ناراضگی تمہاری آپس کی ناراضگیوں کے مقابل پر زیادہ بڑی تھی۔ جس وقت تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر بھی انکار کر دیتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ينادونَ لَمَقَّتْ اللهُ اكْبَرُ مِنْ مَقَّتِكُمْ أَنْفُسِكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝۱۱

۱۲۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی اور دو ہی دفعہ زندگی بخشی۔ پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو کیا

قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا آتَيْنَا وَأَحْيَيْتَنَا آتَيْنَا فَأَعْرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى

خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿۱۱﴾

ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ
كَفَرْتُمْ ۚ وَإِنْ يُشْرِكْ بِهِ تُؤْمِنُوا
فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿۱۲﴾

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّل لَكُمْ
مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا
مَنْ يُنِيبُ ﴿۱۴﴾

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ ﴿۱۵﴾

رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي
الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۶﴾

يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۷﴾

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ
لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۸﴾

(اس سے بچ) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟ ﴿۱۱﴾

۱۳۔ تمہارا یہ حال اس لئے ہے کہ جب بھی اکیلے اللہ کو
پکارا جاتا تھا تم اس کا انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کا
شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ پس فیصلہ کا
اختیار اللہ ہی کو ہے جو بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

۱۴۔ وہی ہے جو تمہیں اپنے نشانات دکھاتا ہے اور
تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے۔ اور
نصیحت نہیں پکڑتا مگر وہی جو جھکتا ہے۔

۱۵۔ پس اللہ کو، اُسی کی خاطر اطاعت کو خالص کرتے
ہوئے، پکارو خواہ کافرنا پسند کریں۔

۱۶۔ وہ بلند درجات والا صاحبِ عرش ہے۔ اپنے
بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے امر سے روح کو
اُتارتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

۱۷۔ جس دن وہ نکل کھڑے ہوں گے ان کا کچھ حال
اللہ پر مخفی نہ ہوگا۔ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟
اللہ ہی کی ہے جو اکیلا (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

۱۸۔ آج ہر جان کو اس کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے
کمایا۔ آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ یقیناً اللہ حساب لینے
میں بہت تیز ہے۔

﴿۱۱﴾ بظاہر تو ایک ہی دفعہ انسان مرتا ہے، ہاں اس کا دو دفعہ زندہ ہونا سمجھ آجاتا ہے۔ ایک یہ زندگی اور ایک بعد کی زندگی۔ ”اَمْتَنَا اَمْتَيْنِ“

میں پہلی موت سے مراد کُلّی عدم ہے۔ یعنی تُو نے ہمیں پہلی دفعہ عدم سے وجود کی خلعت عطا کی۔

۱۹۔ اور انہیں قریب آجانے والی عقوبت کے دن سے ڈرا جب دل غم اور خوف سے حلق تک آ پہنچیں گے۔ ظالموں کے لئے نہ کوئی جگہری دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارش کرنے والا جس کی بات مانی جائے۔

۲۰۔ وہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔

۲۱۔ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جن کو وہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کرتے۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۲۲۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ وہ ان سے قوت میں اور زمین میں نشانات چھوڑنے کے لحاظ سے زیادہ شدید تھے۔ پس اللہ نے ان کو بھی ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

۲۳۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آتے رہے پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ یقیناً وہ بہت طاقتور (اور) سزا دینے میں سخت ہے۔

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَزْفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَظَمِينَ ۗ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝۱۹

يَعْلَمُ خَائِبَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝۲۰

وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۲۱

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارًا فِي الْأَرْضِ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۲

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَآخَذَهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝۲۳

۲۳۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی اپنے نشانات اور کھلی کھلی غالب دلیل کے ساتھ بھیجا تھا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾

۲۵۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف۔ پس انہوں نے کہا یہ تو جادوگر (اور) بہت جھوٹا ہے۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سِحْرٌ كَذٰبٌ ﴿٢٥﴾

۲۶۔ پس جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا۔ ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرو جو اس کے ساتھ ایمان لائے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو۔ اور کافروں کی تدبیر بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۗ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ اور فرعون نے کہا مجھے ذرا چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا زمین میں فساد پھیلا دے گا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۗ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٧﴾

۲۸۔ اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے تکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ اور فرعون کی آل میں سے ایک مومن مرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ کیا تم محض اس لئے ایک شخص کو قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے نشان لے کر آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا نکلا تو

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَإِنَّ يَكُذٰبًا فَعَلِيهِ

یقیناً اُس کا جھوٹ اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ ضرور تمہیں آپکڑیں گی۔ یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا (اور) سخت جھوٹا ہو۔ ﴿۱۷﴾

۳۰۔ اے میری قوم! آج تو تمہاری بادشاہت ہے اس حال میں کہ تم زمین پر غالب آتے جا رہے ہو۔ مگر اللہ کے عذاب کی پکڑ سے کون ہماری مدد کرے گا اگر وہ ہم تک آ پہنچے؟ فرعون نے کہا میں جو کچھ سمجھتا ہوں ایسا ہی تمہیں سمجھا رہا ہوں اور میں ہدایت کے رستے کے سوا کسی اور طرف تمہاری راہنمائی نہیں کرتا۔

۳۱۔ اور اس نے جو ایمان لایا تھا کہا: اے میری قوم! یقیناً میں تم پر احزاب کے زمانے جیسا زمانہ آنے سے ڈرتا ہوں۔

۳۲۔ نوح کی قوم کی ڈگر جیسا زمانہ اور عاد اور ثمود جیسا اور ان لوگوں جیسا جو اُن کے بعد آئے۔ اور اللہ بندوں پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

كَذِبُهُ وَان يٰۤاٰتِكْ صٰدِقًا يُصِيبُكُمْ
بَعْضُ الَّذِي يٰۤعِدُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذٰبٌ ﴿۱۷﴾

يَقُوْمُ لَكُمْ الْيَوْمَ الظُّلُمٰتُ الْيَوْمَ ظُهْرِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ۗ فَمَنْ يُّصْرِنَا مِنْ بٰۤاْسِ اللّٰهِ اِنْ
جَاۤءَنَا ۗ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِيكُمْ اِلَّا
مَا اَرٰى وَمَا اَهْدِيكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشٰدِ ﴿۱۸﴾

وَقَالَ الَّذِيۤ اٰمَنَ يَقُوْمُ اِنِّيۤ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاِحْزَابِ ﴿۱۹﴾

مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ
وَالَّذِيۤنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ يَرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۲۰﴾

﴿۱۷﴾ جس مؤمن مرد کا اس آیت میں ذکر ہے وہ فرعون کے اقرباء اور بڑے سرداروں میں سے تھا اور حضرت آسیہ کی طرح وہ بھی حضرت موسیٰ پر ایمان لے آیا تھا لیکن اپنا ایمان مخفی رکھا ہوا تھا۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جب فرعون اور اس کے سردار حضرت موسیٰ کے قتل کا فیصلہ کر رہے تھے تو اس وقت اس نے اپنے اس مخفی ایمان کو ظاہر کر دیا اور ان کو سمجھایا کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں اور دلیل یہ دی کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹے کا جھوٹ صرف اسی پر پڑا کرتا ہے۔ جس پر اس نے جھوٹ باندھا ہے وہ آپ ہی اسے پکڑے گا۔ لیکن اگر وہ سچا نکلا تو ایسی آفتیں جن کی وہ پیشگوئی کرتا ہے ان میں سے بعض ضرور تمہارے پیچھے لگ جائیں گی یہاں تک کہ تم ہلاک کر دیے جاؤ گے۔ یہ سچے انبیاء کی ایک دائمی پہچان ہے اور جن قوموں کی طرف انبیاء مبعوث ہوتے ہیں ان کے لئے بھی ایک دائمی نصیحت ہے۔

۳۳۔ اور اے میری قوم! میں تم پر ایسا زمانہ آنے سے ڈرتا ہوں جب بلند آواز سے ایک دوسرے کو پکارا جائے گا۔

۳۴۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے۔ تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرادے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔

۳۵۔ اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے یوسف بھی کھلے کھلے نشانات لے کر آچکا ہے مگر تم اُس بارہ میں ہمیشہ شک میں رہے ہو جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تو تم کہنے لگے کہ اب اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ حد سے بڑھنے والے (اور) شکوک میں مبتلا رہنے والے کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔

۳۶۔ اُن لوگوں کو جو اللہ کی آیات کے بارہ میں بغیر کسی غالب دلیل کے جو اُن کے پاس آئی ہو جھگڑتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اُن کے نزدیک بھی جو ایمان لائے ہیں۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر (اور) سخت جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

۳۷۔ اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے محل بنا تاکہ میں ان راستوں تک جا پہنچوں

۳۸۔ جو آسمان کے راستے ہیں تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں بلکہ درحقیقت میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کے لئے

وَيَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ
التَّنَادِ ﴿٣٣﴾

يَوْمَ تَوْتُونَ مَدْبِرِينَ ۚ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ
هَادٍ ﴿٣٤﴾

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلِ الْبَيِّنَاتِ
فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۚ حَتَّىٰ
إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ نَبْعَثَ اللَّهَ مِنْ بَعْدِهِ
رَسُولًا ۚ كَذَلِكَ يَضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ
مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ﴿٣٥﴾

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ
سُلْطَنٍ ۖ أَتَهُمْ كَبْرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٦﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ لِيَهَامُنُ ابْنِ لِي صِرْحًا
لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٧﴾

أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَهِ
مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَلِكَ

اس کے بد اعمال خوبصورت کر کے دکھائے گئے اور وہ راستے سے روک دیا گیا اور فرعون کی تدبیر اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ وہ نامرادی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

رُّبِنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءَ عَمَلِهِ وَصَدَّعِنِ
السَّبِيلَ ۖ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا
فِي تَبَابٍ ۝۳۸

۳۹۔ اور وہ شخص جو ایمان لایا تھا اس نے کہا اے میری قوم! میری پیروی کرو میں تمہیں ہدایت کی راہ دکھاؤں گا۔

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَوْمَ اتَّبَعُونَ أَهْدِيكُمْ
سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝۳۹

۴۰۔ اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی تو محض عارضی سامان ہے اور یقیناً آخرت ہی ہے جو ٹھہرنے کے لائق جگہ ہے۔

يَقَوْمِ إِنَّمَا هِيَ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ
الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۴۰

۴۱۔ جو بھی برائی کرے گا اسے سزا نہیں دی جائے گی مگر اسی کے برابر۔ اور مرد اور عورت میں سے جو بھی نیکی کرے گا اور وہ مومن ہوگا پس یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اس میں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ
فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۱

۴۲۔ اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلارہے ہو۔

وَيَقَوْمِ مَا لِيَ أَدْعُوكُمْ إِلَى التَّجْوَةِ
وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝۴۲

۴۳۔ تم مجھے بلارہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کر دوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا
لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى
الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝۴۳

۴۴۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اُسے پکارنے کا کوئی جواز نہ دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں اور یقیناً ہمارا لوٹ کر جانا تو اللہ کی

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ
دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ

طرف ہے اور یقیناً حد سے بڑھنے والے ہی ہیں جو آگ والے ہوں گے۔

مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿۴۴﴾

۴۵۔ پس تم ضرور ان باتوں کو یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یقیناً اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۗ وَأَفْوُضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ پس اللہ نے اسے ان کے مکروں کے بدنتائج سے بچا لیا اور آل فرعون کو بہت بڑے عذاب نے گھیر لیا۔

فَوَقَّهٗ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

۴۷۔ آگ، جس پر وہ صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (کہا جائے گا کہ) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو۔

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور جب وہ آگ میں پڑے جھگڑ رہے ہوں گے تو کمزور لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے ہم یقیناً تمہارے پیروکار تھے پس کیا تم آگ کا کوئی حصہ ہم سے ٹال سکتے ہو؟

وَإِذِ يَتَحَاكَمُونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۸﴾

۴۹۔ جن لوگوں نے تکبر کیا وہ کہیں گے۔ یقیناً ہم سب کے سب اس میں ہیں۔ یقیناً اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا ۖ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۹﴾

۵۰۔ اور وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم سے کسی دن تو کچھ عذاب ہلکا کر دے۔

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۵۰﴾

۵۱۔ وہ کہیں گے تو پھر کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں! کیوں نہیں۔ وہ جواب دیں گے پھر دعا کرو مگر کافروں کی دعا بے کار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

۵۲۔ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔^{۵۱}
۵۳۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کا بہت بُرا گھر ہوگا۔

۵۴۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنا دیا۔

۵۵۔ جو ہدایت تھی اور نصیحت بھی تھی عقل والوں کیلئے۔

۵۶۔ پس صبر کرو۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنی بھول چوک کے تعلق میں استغفار کرو اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام کو بھی تسبیح کرو اور صبح بھی۔^{۵۲}

۵۷۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی آیات کے بارہ میں ایسی کسی قطعی دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں جو ان کے پاس آئی ہو، ان کے دلوں میں ایسی بڑائی کے سوا کچھ نہیں جسے وہ کبھی بھی پانہیں سکیں گے۔ پس اللہ کی پناہ مانگو۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رَسُولًا
بِالْبَيِّنَاتِ ۗ قَالُوا بَلَىٰ ۗ قَالُوا فادْعُوا
وَمَا دَعَوْا الْكُفْرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۗ

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۗ
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ
الْعَذَابُ ۗ وَلَهُمْ سَوْءُ الدَّارِ ۗ

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا
بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ۗ

هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ
فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ
وَالْإِبْكَارِ ۗ

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ
سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۗ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا
كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيهِ ۗ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۗ إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۗ

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو یقینی طور پر اپنی طرف سے نصرت یا فینہ قرار دیتا ہے۔ یَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ سے مراد قیامت یعنی فیصلہ کا دن ہے جس میں مجرموں کے خلاف متعدد ناقابل تردید شہادتیں پیش ہوں گی۔

آنحضرت ﷺ کی طرف جو ذنب منسوب کیا گیا ہے اس سے بھول چوک مراد ہے، نہ کہ گناہ۔

۵۸۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق انسانوں کی تخلیق سے بہت بڑھ کر ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

لَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرَ مِنْ
خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۸﴾

۵۹۔ اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ اور بُرائی کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہت تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکارتے ہو۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا
الْمُسِيءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ یقیناً ساعت ضرور آکر رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذُرِّيًّا ﴿۶۱﴾

۶۲۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں تسکین پاؤ اور دن کو دکھانے والا بنایا۔ یقیناً اللہ لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر انسان شکر نہیں کرتے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُونَ ﴿۶۲﴾

۶۳۔ یہ ہے اللہ، تمہارا رب، ہر چیز کا خالق۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں بہکائے جاتے ہو؟

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۗ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ فَآئِنِ تُوْفِكُونَ ﴿۶۳﴾

۶۳۔ اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

كَذَلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
يَجْحَدُونَ ﴿٦٤﴾

۶۵۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو (تمہاری) بقا کا موجب بنایا اور اُس نے تمہیں صورت بخشی اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا کیا۔ یہ ہے اللہ، تمہارا رب۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمُ فَأَحْسَنَ
صَوْرَكُمُ وَرَزَقَكُمُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۗ
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ ۗ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾

۶۶۔ وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اُسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلے کھلے نشانات آچکے ہیں۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں۔

قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ
مِنْ رَبِّي ۗ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

۶۸۔ وہی ہے جس نے (اولاً) تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر لوتھڑے سے، پھر تمہیں بچے کی صورت باہر نکالتا ہے اور پھر یہ توفیق بخشتا ہے کہ تم اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچو تا کہ پھر یہ امکان ہو کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تا کہ تم آخری مقررہ مدت تک پہنچ جاؤ۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشْدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا
شُيُوخًا ۗ وَمِنْكُمْ مَن يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلِ

ہاں کچھ تم میں سے ایسے بھی ہیں جنہیں پہلے ہی وفات دے دی جاتی ہے اور (یہ نظام اس لئے ہے) تاکہ تم عقل کرو۔

۶۹۔ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو محض اُسے یہ کہتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔
۷۰۔ کیا تو نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جو اللہ کے نشانات سے متعلق بحثیں کرتے ہیں؟ وہ کہاں پھرائے جا رہے ہیں؟

۷۱۔ وہ لوگ جنہوں نے کتاب کا اور ان امور کا انکار کر دیا جن کے ساتھ ہم اپنے رسول بھیجتے رہے تو وہ عنقریب جان لیں گے۔

۷۲۔ جب طوق اُن کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں بھی (جن سے) وہ گھسیٹے جائیں گے

۷۳۔ کھولتے ہوئے پانی میں۔ بعد ازاں وہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

۷۴۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا۔ کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک ٹھہرایا کرتے تھے

۷۵۔ اللہ کے سوا؟ وہ کہیں گے ہم سے وہ گم ہو گئے ہیں بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو بھی نہیں پکارتے تھے۔ اسی طرح اللہ کا فروں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔

۷۶۔ یہ اس لئے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں منایا کرتے تھے اور اس لئے ہے کہ تم اتراتے پھرتے تھے۔

وَلْتَبْلُغُوا أَجَلَ مَسَعَىٰ وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَإِذَا قُضِيَ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٦٩﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ط
أَنِّي يُصْرَفُونَ ﴿٧٠﴾

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَتَنَّا ۚ سَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾

إِذَا الْأَغْلَلُ فِيَّ أَعْنَقِهِمْ وَالسَّلْسِلُ ط
يُسْحَبُونَ ﴿٧٢﴾

فِي الْحَمِيمِ ۗ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٣﴾

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٤﴾

مِنْ دُونِ اللَّهِ ط قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ

نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ط كَذَلِكَ يُضِلُّ

اللَّهُ الْكٰفِرِينَ ﴿٧٥﴾

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْاَرْضِ

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٦﴾

۷۷۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ (تم) اس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہو۔ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ بہت بُرا ہے۔

۷۸۔ پس تو صبر کر۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ ہم چاہیں تو تجھے اس انداز میں سے کچھ دکھا دیں جس سے ہم انہیں ڈرایا کرتے تھے یا تجھے وفات دے دیں تو بہر حال وہ ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔

۷۹۔ اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کر دیا ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے جن کا ہم نے تجھ سے ذکر نہیں کیا۔ اور کسی رسول کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشان لے آئے۔ پس جب اللہ کا حکم آجائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت جھٹلانے والے گھانا پائیں گے۔ ﴿۷۹﴾

۸۰۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے مولیٰ بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور انہی میں سے بعض کو تم کھانے کے استعمال میں لاتے ہو۔

۸۱۔ اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فوائد ہیں اور تاکہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی اُس مراد تک پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر نیز کشتیوں پر تم اُٹھائے جاتے ہو۔

أَدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۷۷﴾

فَأَصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَمَا تُرِيكَ
بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ تَوَقَّيْتِكَ فَإِنَّا
يُرْجِعُونَ ﴿۷۸﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ
مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّن لَّمْ
نَقْضُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ
يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَاذْجَأءَ أَمْرُ
اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْمُبْطِلُونَ ﴿۷۹﴾

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا
مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۸۰﴾
وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً
فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُونَ ﴿۸۱﴾

﴿۷۷﴾ پہلی قابل ذکر بات اس آیت میں یہ ہے کہ بے شمار انبیاء میں سے محض چند کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی زبانی کیا گیا ہے لیکن یہ انبیاء کی کل تعداد نہیں۔ یہ ہر قسم کے انبیاء میں سے چند نمونے کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اور ان سب کے اجتماعی نمونے کے طور پر آنحضرت ﷺ کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ سمیت کل پچیس انبیاء کا ذکر ہے جیسا کہ مکاشفات کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا۔ (مکاشفہ باب ۲ آیت ۱۱)

۸۲۔ اور تمہیں وہ اپنے نشانات دکھاتا ہے۔ پس اللہ کے کن کن نشانات کا تم انکار کرو گے؟

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۖ فَآيَىٰ آيَاتِ اللَّهِ تُكْفِرُونَ ﴿۸۲﴾

۸۳۔ پس کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ وہ ان سے تعداد میں بڑھ کر تھے اور قوت میں بھی، نیز زمین میں (عظمت کے) نشان چھوڑنے کے لحاظ سے بھی زیادہ شدید تھے۔ پھر بھی وہ کسب ان کے کچھ کام نہ آئے جو وہ کیا کرتے تھے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَأَثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَعْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۳﴾

۸۴۔ پس جب ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلے کھلے نشان لے کر آئے تو وہ اسی علم پر شاداں رہے جو ان کے پاس تھا اور ان کو اسی بات نے گھیر لیا جس سے وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸۴﴾

۸۵۔ پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہا ہم اللہ پر جو واحد ہے ایمان لے آئے ہیں اور ان سب باتوں کا انکار کرتے ہیں جن سے ہم اس کا شریک ٹھہرایا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿۸۵﴾

۸۶۔ پس ان کا ایمان اس وقت انہیں کچھ فائدہ نہ دے سکا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی اس سنت کے طور پر جو اس کے بندوں کے تعلق میں گزر چکی ہے۔ اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اٹھایا۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۗ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۗ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُونَ ﴿۸۶﴾

۱۱۔ حَمْرُ السَّجْدَةِ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچپن آیات ہیں۔

سورۃ المؤمن کے بعد سورۃ حَمْرُ السَّجْدَةِ آتی ہے جس کا آغاز حَمْر کے مقطعات سے ہی فرمایا گیا ہے۔ اس سورت کے آغاز ہی میں یہ دعویٰ فرمایا گیا ہے کہ قرآن ایک ایسی فصیح و بلیغ زبان میں نازل ہوا ہے جس نے مضامین کو کھول کھول کر بیان کیا ہے لیکن اس کے جواب میں منکرین کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردہ میں ہیں۔ ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان ایک حجاب حائل ہے۔ اور رسول کو مخاطب ہو کر یہ چیلنج دیتے ہیں کہ تُو بے شک جو چاہتا ہے کرتا رہ، ہم بھی ایک عزم لے کر اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہاں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ انبیاء کو دشمن کھلی چھٹی دے دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ تُو اپنی جگہ کام کر اور ہم ان کاموں کو ناکام بنانے کی ہمیشہ سعی کرتے رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا یہ جواب سکھایا گیا کہ تُو اُن سے کہہ دے کہ میں اگرچہ تمہارے جیسا بشر ہی ہوں مگر مجھ پر جو وحی نازل ہوئی ہے اس کے نتیجے میں تمہارے اور میرے درمیان زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا ہے۔

اس سورت میں بعض ایسی آیات ہیں جو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگ اُن پر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً آیت نمبر ۱۱ تا ۱۳ کے بارہ میں وہ سمجھتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش میں جو ساری کائنات ایک دھند کی طرح جو میں پھیل گئی تھی اُسی کا ذکر کیا جا رہا ہے حالانکہ زمین کی پیدائش تو اس کے بہت بعد ہوئی ہے۔

دراصل یہاں یہ مضمون بیان ہو رہا ہے کہ زمین میں جو خوراک کا نظام ہے وہ چار ادوار میں مکمل کیا گیا ہے اور پہاڑوں کے قیام نے اس میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کے اوپر کا آسمان ایک دھوئیں کی سی صورت میں تھا۔ یہ دھواں دراصل ایسے بخارات کی شکل میں تھا جو زمین کے قریب کے سات آسمانوں سے بھی بہت بلند تر تھا اور بار بار جب وہ بخارات زمین پر برستے تھے تو گرمی کی شدت کے باعث پھر دھواں بن کر آسمان کی بلندیوں میں عروج کر جاتے تھے۔ ایک بہت لمبے عرصے تک زمین کی یہ کیفیت رہی اور بالآخر وہ پانی زمین پر برس کر سمندروں کی صورت میں زمین میں پھیل گیا جہاں سے بخارات کی صورت میں چڑھ کر پہاڑوں سے نکل کر پھر واپس زمین پر برسنے لگا۔ اس کے بعد دو ادوار میں زمین کے قریب کے سات آسمان مکمل کئے گئے اور آسمان کی ہر تہہ کو گویا معین حکم دے دیا گیا کہ تم نے یہ کام سرانجام دینا ہے۔ آج سائنسدان زمین کے گرد سات طبقات

میں بڑے ہوئے آسمان کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے ہر طبقے کا ایک معین کام بیان کرتے ہیں جس کے بغیر زمین پر انسان کی بقا ممکن نہیں تھی۔ اور یہ سارے آسمانی طبقات زمین اور اہل زمین کی حفاظت پر ہی مامور ہیں۔ جس استقامت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم عطا فرمائی گئی اس کی تفصیل اور پھر اس کے عظیم اجر کا دو حصوں میں ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں تو تمام مومنوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگر وہ دشمن کے مظالم کے مقابل پر استقامت دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے فرشتے ان پر نازل فرمائے گا جو ان کے دل کی ڈھارس بندھائیں گے اور ان سے کلام کرتے ہوئے تسلی دیں گے کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے۔

اس کے بعد ان آیات میں جو وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ سے شروع ہوتی ہیں، اس مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اگر استقامت کے ذریعہ اپنی حفاظت کے علاوہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے تم ان کو صبر اور حکمت کے ساتھ پیغام پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرو گے تو وہ جو تمہاری جان کے پیاسے دشمن ہیں وہ ایک وقت تمہارے جاں نثار دوست بن جائیں گے۔ مگر یہ معجزہ سب سے اعلیٰ شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پورا ہوا جو سب صبر کرنے والوں سے زیادہ صبر کرنے والے تھے اور آپ کو صبر سے ایک حظ عظیم عطا کیا گیا تھا اور واقعہً آپ کی زندگی میں ہی آپ کی جان کے دشمن بڑی کثرت کے ساتھ آپ کے جاں نثار دوستوں میں تبدیل ہو گئے۔

اس سورت کے اختتام پر یہ ذکر فرمایا گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو اللہ سے ملاقات کے منکر ہیں بہت سے نشانات دکھائیں گے جن کا تعلق آفاق پر رونما ہونے والے نشانات سے بھی ہوگا اور اس حیرت انگیز نظام زندگی سے بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے جسموں کے اندر تشکیل دیا ہے۔ پس جن کو آفاق پر اور اپنے اندرون پر نظر ڈالنے کی توفیق ملے گی ان کا یہی اعلان ہوگا کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

سُورَةُ حَمِّ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتَّةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ اس کا نازل کیا جانا رحمان (اور) رحیم کی طرف
سے ہے۔

۴۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول
کر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک ایسے قرآن کی صورت
میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے، ان لوگوں کے فائدہ
کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

۵۔ بشیر اور نذیر کے طور پر۔ پس اُن میں سے اکثر
نے مُنہ پھیر لیا اور وہ سنتے نہیں۔

۶۔ اور اُنہوں نے کہا کہ جن باتوں کی طرف تُو ہمیں
بلاتا ہے ان سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور
ہمارے کانوں میں ایک بوجھ ہے نیز ہمارے اور
تمہارے درمیان ایک حجاب حائل ہے پس تُو جو
چاہے کر یقیناً ہم بھی کچھ کرنے والے ہیں۔

۷۔ تو کہہ دے میں محض تمہاری طرح کا ایک بشر
ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود
صرف ایک معبود ہے پس اُس کے حضور ثبات قدم
کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اُس سے بخشش مانگو۔ اور
ہلاکت ہو شرک کرنے والوں کے لئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

حَمَّ ②

تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ③

كِتَابٌ فَصَّلْتَ آيَتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ④

بَشِيرًا وَنَذِيرًا ⑤ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ⑥

وَقَالُوا أَأَقْلُوبُنَا فِىٰ أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا
إِلَيْهِ وَفِىٰ أذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ
حِجَابٌ فَأَعْمَلْنَا عَمَلُونَ ⑦

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ
أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ
وَاسْتَغْفِرُوا ⑧ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ ⑨

۸۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہی ہیں جو آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفَرُونَ ﴿۸﴾

۹۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۹﴾

۱۰۔ ٹوکہ دے کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو زمانوں میں پیدا کیا اور تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو؟ یہ وہی ہے تمام جہانوں کا رب۔

قُلْ أَيْنَكُمْ تَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ إِندَادًا ۗ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ اور اُس نے اس کے مرتفع خطوں میں پہاڑ بنائے اور ان میں اُس نے برکت رکھ دی اور اُن میں اُنہی سے پیدا ہونے والے خوردنوش کے سامان چار زمانوں میں مقدر کئے اس حال میں کہ (سب حاجتیں) طلب کرنے والوں کے لئے وہ برابر ہیں۔

وَجَعَلَ فِيهَا رِوَاسِيَ مِّنْ فَوْقِهَا وَبَرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۖ سَوَاءٌ لِّلسَّالِفِينَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں دھواں تھا اور اُس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا مجبوراً چلے آؤ۔ اُن دونوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۗ قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ پس اُس نے ان کو دو زمانوں میں سات آسمانوں کی صورت میں تقسیم کر دیا اور ہر آسمان کے قوانین اس میں وحی کئے اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چرانگوں اور حفاظت کے سامانوں کے ساتھ مزین کیا۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی تقدیر ہے۔

فَقَضَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۗ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۗ وَحِفْظًا ۗ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تو کہہ دے میں تمہیں عا د اور شمود کے عذاب جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں۔

۱۵۔ جب اُن کے پاس ان کے سامنے بھی اور اُن سے پہلے زمانوں میں بھی پیغمبر آتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اُنہوں نے کہا اگر ہمارا رب چاہتا تو ضرور فرشتے اُتار دیتا۔ پس ہم یقیناً، جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اس کا، انکار کرنے والے ہیں۔

۱۶۔ پس رہے عاد، تو انہوں نے زمین میں ناحق تکبر سے کام لیا اور کہا کون ہے جو ہم سے قوت میں زیادہ شدید ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا اُن سے قوت میں شدید تر ہے اور وہ مسلسل ہمارے نشانات کا انکار کرتے رہے؟

۱۷۔ پس ہم نے سخت منحوس دنوں میں اُن پر ایک تیز آندھی چلائی تاکہ ہم انہیں (اس) دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب چکھائیں اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ رُسوا کن ہے اور وہ مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

۱۸۔ اور جہاں تک شمود کا تعلق ہے تو ہم نے اُن کی بھی رہنمائی کی لیکن انہوں نے ناپیدائی پسند کرتے ہوئے (اُسے) ہدایت پر ترجیح دی۔ پس انہیں رُسوا کرنے والے عذاب کی بجلی نے اُس کسب کی وجہ سے پکڑ لیا جو وہ کیا کرتے تھے۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صُحُفَةً مِّثْلَ صُحُفَةِ عَادٍ وَتَمُودَ ۱۳

إِذْ جَاءَتْهُمْ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۱۵

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مَنَاقُوتَهُ ۗ طَأْوَمُوا وَيَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۗ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۱۶

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ لِنَنْذِقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۱۷

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعِصْيَ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صُحُفَةُ الْعَذَابِ الَّتِي لَمْ يُخَسِّمُوا لِهَا أَعْيُنُهُمْ فَوَجَدُوا كُلًّا مَلَكًا بَاطِلًا ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَعْنَةُ اللَّهِ لِيَكْسِبُوا لُحْمَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ يَكْسِبُونَ ۱۸

وَنَجِّينَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۹﴾ ﴿۱۹﴾ اور ہم نے نجات بخشی اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور تقویٰ سے کام لیتے رہے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۲۰﴾ ۲۰۔ اور جس دن اللہ کے دشمنوں کو آگ کی طرف گھیر کر لے جایا جائے گا اور وہ گروہ درگروہ تقسیم کئے جائیں گے۔

حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۱﴾ ۲۱۔ یہاں تک کہ جب وہ اُس (آگ) تک پہنچیں گے اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے اُن کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کیسے کیسے عمل کیا کرتے تھے۔

وَقَالُوا الْجُودُ دِهِمْ لَمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقْنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ إِلَيْهِ تَرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾ ۲۲۔ اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے ہمیں بولنے کی توفیق دی جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی ہے اور وہی ہے جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنْنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۳﴾ ۲۳۔ اور تم (اس سے) چُھپ نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہاری سماعت گواہی دے اور نہ تمہاری نظریں (گواہی دیں) اور نہ تمہاری جلدیں۔ لیکن تم یہ گمان کر بیٹھے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کا علم ہی نہیں۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ آیات ۲۱ تا ۲۳: ان آیات میں قیامت کے دن مجرموں کے خلاف جن شہادتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سب سے پہلے تعجب انگیز شہادت جلد کی شہادت ہے۔ اُس زمانے میں تو جلد کی شہادت کی سمجھ نہیں آسکتی تھی مگر فی زمانہ حیوانیات کے ماہرین نے قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی ظاہری اور اندرونی شکل و شبہت سب سے زیادہ جلد کے ہر خلیہ میں مُرتمس کر دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کروڑوں سال پہلے کا کوئی جانور اس طرح مدفون ہو کہ اس کی جلد کے خلیے محفوظ رہیں تو ان میں سے صرف ایک خلیہ سے ہی بالکل ویسے ہی جانور کی ازسرنو تخلیق کی جاسکتی ہے۔ جینیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) کے ذریعہ جلد کے خلیوں سے بھیڑوں یا انسانوں کی تخلیق کا عمل بھی اسی قرآنی شہادت کو ثابت کرتا ہے۔

۲۳۔ اور تمہارا وہ گمان جو تم اپنے رب کے متعلق کیا کرتے تھے اُس نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

۲۵۔ پس اگر وہ صبر کریں تو اُن کا ٹھکانا آگ ہے اور اگر وہ عذر پیش کریں تو وہ عذر قبول کئے جانے والوں میں سے نہیں ہوں گے۔

۲۶۔ اور ہم نے اُن کے لئے بعض ساتھی مقرر کر دیئے۔ پس انہوں نے اُن کے لئے اُسے خوب سجا کر پیش کیا جو اُن کے سامنے تھا یا اُن سے پہلے تھا۔ پس اُن پر وہی فرمان صادق آگیا جو اُن قوموں پر صادق آیا تھا جو اُن سے قبل جنّ و انس میں سے گزر چکی تھیں۔ یقیناً وہ گھاٹا پانے والوں میں سے تھے۔

۲۷۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا، کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اُس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آ جاؤ۔

۲۸۔ پس ہم یقیناً اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں اُن کے بدترین اعمال کی لازماً جزا دیں گے۔

۲۹۔ یہ ہو کر رہنے والی بات ہے کہ اللہ کے دشمنوں کی جزا آگ ہے۔ اُن کے لئے اس میں دیر تک رہنے کا گھر ہے۔ یہ جزا ہے اس کی جو ہماری آیات کا وہ دانستہ انکار کیا کرتے تھے۔

۳۰۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں جنّ و انس میں سے وہ دونوں دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اس غرض سے کہ ہم انہیں اپنے

وَذِيكُمْ ظَنُّكُمْ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

أَرَدِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿۲۳﴾

فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۚ وَإِنْ

يَسْتَعْجِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۵﴾

وَقِيضْنَا لَهُمْ قُرْنَاءَ فَرَيْنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقٌّ عَلَيْهِمُ

الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا خُسِرِينَ ﴿۲۶﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا

الْقُرْآنِ وَالْغَوَافِيهِ لَعَلَّكُمْ تَخْلَبُونَ ﴿۲۷﴾

فَلَنَذِقَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا

يَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾

ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارِ ۚ لَهُمْ فِيهَا

دَارُ الْخُلْدِ ۗ جَزَاءُ ۗ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

يَجْحَدُونَ ﴿۲۹﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذِينَ

أَصَلْنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلُهُمَا

تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿۳۱﴾
 إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
 تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا
 تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
 تُوعَدُونَ ﴿۳۲﴾

قدموں تلے روندیں تاکہ وہ انتہائی ذلیل ہو جائیں۔
 ۳۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے،
 پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل
 ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت
 (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے
 جاتے ہو۔

نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي
 الْآخِرَةِ ۗ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَى
 أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ﴿۳۳﴾

۳۲۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور
 آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ
 ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں
 تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ ﴿۳۳﴾

نَزَّلْنَا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿۳۴﴾
 وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ
 وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۵﴾

۳۳۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے
 والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔
 ۳۴۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے
 جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور
 کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ ادْفَعْ
 بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
 عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۶﴾

۳۵۔ نہ اچھائی بُرائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ بُرائی
 اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو
 بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے
 درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار
 دوست بن جائے گا۔

﴿۳۱﴾ آیات ۳۱، ۳۲: ان آیات کریمہ میں وحی کے ہمیشہ جاری رہنے کا ذکر ہے جو اُن لوگوں پر اتاری جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر
 استقامت اختیار کریں اور ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں۔ جو فرشتے ان پر اتریں گے وہ ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ ہم اس دنیا میں بھی
 تمہارے ساتھ ہیں اور اگلی دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور تمہاری سب نیک تمناؤں کی پوری کی جائیں گی۔

۳۶۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا۔ اور یہ مقام عطا نہیں کیا جاتا مگر اُسے جو بڑے نصیب والا ہو۔

۳۷۔ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی بہکا دینے والی بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۸۔ اور اُس کے نشانات میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

۳۹۔ پس اگر وہ تکبر کریں تو (جان لیں کہ) وہ لوگ جو تیرے رب کے حضور رہتے ہیں رات اور دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

۴۰۔ اور اُس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو گری ہوئی حالت میں دیکھتا ہے۔ پس جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں تو وہ (نمو کے لحاظ سے) متحرک ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے۔ یقیناً وہ جس نے اسے زندہ کیا بالضرور مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۴۱﴾

﴿۴۱﴾ یہاں آسمان سے پانی برسنے کے بعد مُردہ زمین کے زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ پس مرنے کے بعد کی زندگی بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ بعثت ثانیہ تو سب کی ہوگی لیکن حقیقی روحانی زندگی ان کو ملے گی جو آسمانی پانی کے نازل ہونے پر اس سے استفادہ کرتے ہیں یعنی انبیاء کو تسلیم کرتے اور ان کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آسمانی پانی زمین میں بھی تو ہر جگہ برستا ہے لیکن خشک چٹانوں اور نجر زمینوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ صرف اس زمین کو زندہ کرتا ہے جس میں زندگی کا مادہ ہو۔

وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۶﴾

وَأَمَّا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۗ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۷﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۗ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۸﴾

فَإِنْ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۹﴾

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْتَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۗ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتَى ۗ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں ہم پر مخفی نہیں رہتے۔ پس کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے گا؟ تم جو چاہو کرتے پھرو، یقیناً جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۴۲۔ یقیناً وہ لوگ (سزا پائیں گے) جنہوں نے ذکر کا، جب وہ اُن کے پاس آیا، انکار کر دیا حالانکہ وہ ایک بڑی غالب اور مکرم کتاب کی صورت میں تھا۔

۴۳۔ جھوٹ اُس تک نہ سامنے سے پہنچ سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ بہت صاحبِ حکمت، بہت صاحبِ تعریف کی طرف سے اس کا اتارا جانا ہے۔

۴۴۔ مجھے کچھ نہیں کہا جاتا مگر وہی جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا۔ یقیناً تیرا رب بہت مغفرت والا نیز دردناک عذاب دینے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرًا مَّنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۗ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۱﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۗ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۲﴾

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۗ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿۴۳﴾

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ ۖ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿۴۴﴾

۴۵۔ اور اگر ہم نے اسے اعجمی (یعنی غیر فصیح) قرآن بنایا ہوتا تو وہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیات کھلی کھلی (یعنی قابل فہم) بنائی گئیں؟ کیا اعجمی اور عربی (برابر ہو سکتے ہیں)؟ تو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں بہرا پن ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان پر مخفی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دُور کے مکان سے بلایا جاتا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۗ أَأَعْجَبِي وَعَرَبِي ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۗ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۗ أُولَٰئِكَ يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب عطا کی تھی۔ پس اُس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے فرمان گزر نہ چکا ہوتا تو ضرور اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یقیناً وہ اس کے بارہ میں ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

۴۷۔ جو بھی نیک اعمال بجالائے تو اپنے ہی نفس کی خاطر ایسا کرتا ہے اور جو کوئی بُرائی کرے تو اُس کے خلاف کرتا ہے اور تیرا رب بے چارے بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم کرنے والا نہیں۔

۴۸۔ ساعت کا علم اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔ اور بعض قسموں کے پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتے۔ نہ ہی کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق۔ اور یاد کرو اُس دن کو جب وہ باواز بلند ان سے پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے ہم تجھے مطلع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی گواہ نہیں۔

۴۹۔ اور وہ ان سے کھو جائے گا جسے وہ اس سے پہلے پکارا کرتے تھے۔ اور وہ سمجھ جائیں گے کہ اُن کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

۵۰۔ انسان خیر طلب کرنے سے تھکتا نہیں اور اگر اُسے شر چھو جائے تو سخت مایوس (اور) ناامید ہو جاتا ہے۔

۵۱۔ اور اگر ہم اس کو بعد اس کے کہ اُسے کوئی تکلیف پہنچی ہو اپنی کوئی رحمت چکھائیں تو وہ ضرور کہتا ہے یہ میری خاطر ہے اور میں گمان نہیں کرتا کہ ساعت برپا ہوگی۔ اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ^ط
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ^ط وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَرِيِبٌ^{٤٦}

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ
فَعَلَيْهَا^ط وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ^{٤٧}

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ^ط وَمَا تَخْرُجُ^{٤٨}
مِنْ ثَمَرٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ
أَنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ^ط وَيَوْمَ
يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِيَ^ط قَالُوا أَدْذِكْ^ط
مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ^{٤٩}

وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ
وَوَظَّنُوا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ^{٤٩}

لَا يَسْأَلُ الْإِنْسَانُ مِنْ دَعَاءِ الْخَيْرِ^ط وَإِنْ
مَسَّهُ الشَّرُّ فَيُوسِسْ قَنُوطٌ^{٥٠}

وَلَئِنْ أَذَقْتَهُ رَحْمَةً مِّمَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي^ط وَمَا أَظُنُّ
السَّاعَةَ قَائِمَةً^ط وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي

یقیناً میرے لئے اُس کے پاس بہت اعلیٰ درجہ کی بھلائی ہوگی۔ پس ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا، ہم اُن باتوں سے ضرور مطلع کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم اُنہیں ضرور شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

۵۲۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کنارہ کشی کرتے ہوئے دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے شرمینچے تو لمبی چوڑی دعا کرنے والا ہو جاتا ہے۔

۵۳۔ تو کہہ دے بتاؤ تو سہی کہ اگر وہ اللہ کی طرف سے ہو اور پھر بھی تم اس کا انکار کر بیٹھے ہو تو اُس سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو پرلے درجہ کی مخالفت میں غرق ہو؟

۵۴۔ پس ہم ضرور انہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے رب کو یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر نگران ہے؟

۵۵۔ خبردار! وہ اپنے رب کی لقاء کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ خبردار! یقیناً وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ۖ وَ لَنُدَيِّقُهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵۱

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَا بَجانِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝۵۲

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مِنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝۵۳

سَتْرِيهِمْ أَتَيْنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَّبِعِنَ لَهُمُ اللَّهُ الْحَقُّ ۖ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۵۴

أَلَا إِنَّهُمْ فِي مَرِيكَتٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۖ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝۵۵

۴۲۔ الشوری

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چون آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کی آخری آیات میں ایک تو یہ تشبیہ فرمائی گئی تھی کہ جب نبوت کی نعمت اترتی ہے تو لوگ اس کو قبول کرنے سے اعراض کرتے ہیں لیکن اس کے نتیجہ میں جب ان کو شر چٹ جاتا ہے تو پھر لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہیں کہ وہ شریک جائے۔ پس ان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے وہ نشانات بھی دکھائے گا جو آفاق پر ظاہر ہوتے ہیں اور جو قانون قدرت کے عظیم مظاہر ہیں۔ اور وہ نشانات بھی دکھائے گا جو ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی کی گواہی دینے کے لئے موجود ہیں۔

اس سورت میں مقطعات کے بعد فرمایا کہ جس طرح اس سے پہلے وحی کی گئی اور اُسے پہلے لوگوں نے نظر انداز کر دیا اسی طرح اب تجھ پر بھی وحی نازل کی جا رہی ہے جو ایک عظیم نعمت ہے لیکن دنیا دار اس آسمانی نعمت کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ ان کو صرف دنیا کی نعمتوں کی حرص ہوتی ہے۔

اس کے بعد آیت کریمہ نمبر ۸ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل عالم کا ڈرانے والا بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ تمام بستیوں کی ماں یعنی مکہ، جسے اللہ تعالیٰ نے سب دنیا کا مرکز مقرر فرمایا ہے، اگر اسے ڈرایا جائے تو گویا کُل عالم کو ڈرایا گیا۔ اور وَمَنْ حَوْلَهَا کے الفاظ میں تو گویا تمام جہانوں کی بستیاں آجاتی ہیں۔ پھر يَوْمَ الْجَمْعِ کا ذکر بھی فرمایا گیا کہ جس طرح مکہ کو تمام بنی نوع انسان کے جمع ہونے کی جگہ بتایا گیا اسی طرح ایک جمع آخرت میں بھی ہوگا جس میں تمام بنی نوع انسان کو جمع کیا جائے گا۔

پس باوجود اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو ایک بنانے کی سعی فرمائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اہل دنیا اس نعمت کو رد کر کے پہلے کی طرح آپس میں پھٹے رہیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور کر کے ہدایت پر اکٹھا نہیں کرتا ورنہ تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی امت بنا دیتا۔

اس کے بعد گزشتہ انبیاء پر وحی کے نزول کا مقصد یہی بیان فرمایا گیا کہ وہ لوگوں کو اکٹھا کریں۔ لیکن جب بھی وہ آئے بد نصیبی سے لوگ اس نعمت کا انکار کر کے اور بھی زیادہ انشقاق کا شکار ہو گئے۔ ان کے تفرقہ کی بنیادی وجہ یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ دراصل وہ ایک دوسرے سے عناد رکھتے تھے۔ پس سوال یہ ہے کہ ان کا ان مسلسل نافرمانیوں کے باوجود کیوں قضیہ طے نہیں کیا جاتا؟۔ اس کا جواب یہ دیا جا رہا ہے کہ جب تک زمین پر انسانوں کی آزمائش کا سلسلہ مقدر ہے، اس سے پہلے ان کا قضیہ یہاں طے نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ وقتی طور پر ہر قوم کا قضیہ اس کی

اجلِ مسمیٰ کے اندر طے کیا گیا لیکن اس کے بعد ایک اور قوم اور پھر ایک اور قوم دنیا میں آتی چلی گئی اور مجموعی طور پر انسان کا قضیہ آخری اجلِ مسمیٰ کے وقت طے کیا جائے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ منکرین کے اختلاف اور نافرمانیوں پر کسی تردّد کی ضرورت نہیں۔ جب اللہ یہ فیصلہ فرمائے گا کہ ان کو جمع کیا جائے تو ضرور جمع کر دے گا۔ اس جمع کی ایک عظیم پیشگوئی سورۃ الجمعۃ میں بھی موجود ہے۔

اس سورت کی آیت نمبر ۲۴ کا شیعہ مفسرین سیاق و سباق سے ہٹ کر ایک ظالمانہ ترجمہ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنے کا ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ لوگو! میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا لیکن میرے عزیز رشتہ داروں کو اس کے بدلہ میں اجر دو۔ اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ کیونکہ اپنے عزیزوں کے لئے اجر طلب کرنا دراصل اپنے لئے ہی اجر طلب کرنا ہوتا ہے۔ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ میں تو تم سے اپنے لئے اور اپنے عزیزوں کے لئے بھی کوئی اجر طلب نہیں کرتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا کہ میرے عزیزوں اور آگے اُن کی نسل کو کبھی صدقہ نہ دیا جائے لیکن تم اپنے اقرباء کو نظر انداز نہ کرو۔ ان کی ضروریات پر خرچ کرنا تم پر فرض ہے۔

یہ جو مضمون چھیڑا گیا تھا کہ غریبوں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو خصوصاً اپنے اقرباء پر، اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیوں اُنہیں براہ راست خود ہی عطا نہیں فرمادیتا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ رزق کے وسیع یا تنگ ہونے کا مضمون اور حکمتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ رزق میں وسعت کے ذریعہ آزمائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ رزق میں تنگی کے ذریعہ۔ اور جو وسعت کے ذریعہ آزمائے جاتے ہیں انہی کا ذکر پہلے گزرا ہے کہ وہ فراخی کے باوجود کمزوروں کا حتیٰ کہ اقرباء تک کا خیال نہیں کرتے۔

اس کے بعد آیت نمبر ۳۰ ایک حیرت انگیز انکشاف کر رہی ہے جس کا تصور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کسی زمینی انسان کو نہیں ہو سکتا تھا۔ اس زمانہ میں تو آسمانوں کو پلاسٹک کی قسم کی سات تہوں پر مشتمل سمجھا جاتا تھا جس میں چاند، ستارے اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح کپڑوں پر گھینے ٹانگے جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ زمین کی طرح وہاں بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہے۔ نہ صرف آسمانوں میں ایسی مخلوق کی حتیٰ طور پر خبر دی گئی بلکہ جمع کے مفہوم کو یہ فرما کر آسمانوں تک بلند کر دیا گیا کہ زمینی مخلوق اور یہ آسمان پر بسنے والی مخلوق ایک دن ضرور جمع کر دی جائے گی۔ یہ ”جمع“ جسمانی ہو گا یا موصلاتی، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے مگر آج سائنسدان اس جدوجہد میں ہیں کہ کسی طرح ان کا آسمان پر بسنے والی مخلوق کے ساتھ کوئی رابطہ ہو جائے۔ گویا وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ زمین کے علاوہ اور اجرامِ فلکی پر بھی چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہوگی۔

اسی سورت میں جس کا عنوان بھی شوری ہے ایک اور اجتماع کا بھی ذکر فرما دیا گیا یعنی مسلمانوں کا یہ شعار مقرر کر دیا گیا کہ جب کبھی اہم امور انہیں درپیش ہوں تو وہ اکٹھے ہو کر ان پر غور کیا کریں۔

اس سورت میں ایک اور چھوٹی سی آیت نمبر ۴۱ قرآنی تعلیم کی فوقیت گزشتہ تمام تعلیمات پر ثابت کرتی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اگر کوئی انسان کسی زیادتی کا شکار ہو تو اسی حد تک اسے بدلہ لینے کا اختیار ہے جس حد تک زیادتی کی گئی ہو، نہ کہ انتقام کے جوش میں آکر خود زیادتی کا مرتکب ہو جائے۔ لیکن یہ بہت بہتر ہے کہ ایسے عفو سے کام لے جس کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ بعض دفعہ عفو کے نتیجے میں لوگ اور بھی زیادہ بدی پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ پس ایسے عفو کی اجازت نہیں بلکہ ایسے عفو کی تلقین ہے جو اصلاح احوال کا موجب ہے۔

آیت نمبر ۵۲ میں وحی کی مختلف قسموں کا بیان ہے جو یہ ہے کہ کسی انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ۔ بعض دفعہ یہ وحی حجاب کے پیچھے سے ہوتی ہے یعنی بولنے والا دکھائی نہیں دیتا مگر انسان کا دل وضاحت سے اس کلام کو وصول کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک فرشتے کی صورت میں اللہ کا اپنی اس پر نازل ہوتا ہے اور وہ جو وحی اس پر کرتا ہے وہ بیعینہ وہی ہوتی ہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہوتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے بھی اسی طرح تجھ پر وحی نازل کی اور اپنے حکم سے تجھے ایک زندگی بخش کلام عطا فرمایا۔

اس سورت کی آخری آیات میں ایک دفعہ پھر اس مضمون کا اعادہ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب اللہ ہی کی ملکیت ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جانے والے ہیں۔

سُورَةُ الشُّورَى مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسَةَ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ عَلِيْمٌ سَمِيْعٌ قَدِيْرٌ: بہت جاننے والا، بہت سننے والا، کامل قدرت رکھنے والا۔

۴۔ اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔

۵۔ اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ بہت بلند مرتبہ (اور) صاحبِ عظمت ہے۔

۶۔ قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اُس کی) تسبیح کر رہے ہوں اور وہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کر رہے ہوں۔ خیردار! یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۷۔ اور اُن پر بھی اللہ ہی نگہبان ہے جنہوں نے اس کے سوا دوست بنا رکھے ہیں جبکہ تو اُن پر داروغہ نہیں۔

۸۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن وحی کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

حَمْدٌ ②

عَسَقٌ ③

كَذٰلِكَ يُوْحٰى اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ

قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④

لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَهُوَ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ⑤

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَقَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ ۗ اَلَّا

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑥

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ اللّٰهُ

حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑦

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

① اہل دنیا پر جب آسمان سے بڑی بڑی آفات ٹوٹتی ہیں اس وقت اللہ کے پاک بندوں کے لئے آسمان کے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ فرشتے اپنی ذات میں بے گناہ ہوتے ہیں لیکن خدا کے بندوں کی خاطر استغفار کرتے ہیں۔

تاکہ تو بستیوں کی ماں کو اور جو اسکے اردگرد ہیں ڈرائے اور تو ایسے اجتماع کے دن سے ڈرائے جس میں کوئی شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا تو ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ میں۔

۹۔ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ایک ہی امت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے تو ان کے لئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔

۱۰۔ کیا انہوں نے اس کے سوا دوست پکڑ رکھے ہیں؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین دوست ہے اور وہی ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۱۱۔ اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو تو اُس کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ہے اللہ جو میرا رب ہے۔ اُس پر میں توکل کرتا ہوں اور اُس کی طرف میں جھکتا ہوں۔

۱۲۔ وہ آسمانوں اور زمین کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ اُس نے تمہارے لئے تمہی میں سے جوڑے بنائے اور موشیوں کے جوڑے بھی۔ وہ اس میں تمہاری افزائش کرتا ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں۔ وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔^{۱۰}

تَتَذَرَأَمَّ الْقُرَىٰ وَ مَن حَوْلَهَا وَ تَتَذَرَأ
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ
وَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝۸

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَكِن يَدْخُلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ
وَ الظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَّالِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۹

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَالَ اللَّهُ
هُوَ الْوَالِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱۰

وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ
إِلَى اللَّهِ ۚ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَ إِلَيْهِ أُنِيبُ ۝۱۱

فَاطْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَ مِّنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۗ يَذُرُّكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
شَيْءٌ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۱۲

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں جانوروں کے جوڑا جوڑا ہونے کا تو علم تھا اور درختوں میں سے بعض کے جوڑا جوڑا ہونے کا علم تھا مگر یہ علم نہیں تھا کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ہے۔ فی زمانہ تو یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مادے کا ہر ذرہ بھی جوڑا جوڑا ہے۔ دوسرے اس آیت میں انسان کو اُگانے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کا آغاز نباتات سے ہوا تھا اور یہ بعینہ درست ہے۔ یہاں ذَرَأَ كَالْفِطْرِ ہے۔ دوسری آیات میں یہ مضمون زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً فرمایا اُنْبِتْكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا (نوح: ۱۸) یعنی انسان کی افزائش نباتات کی طرح ہوتی ہے۔

۱۳۔ اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں۔ وہ رزق کو جس کے لئے چاہے گشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۱۴۔ اُس نے تمہارے لئے دین میں سے وہی احکام جاری کئے ہیں جن کا اس نے نوح کو بھی تاکید کر دیا تھا۔ اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی تاکید کر دیا تھا، وہ یہی تھا کہ تم دین کو مضبوطی سے قائم کرو اور اس بارہ میں کوئی اختلاف نہ کرو۔ بہت بھاری ہے مشرکوں پر وہ بات جس کی طرف تو انہیں بلاتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے چن لیتا ہے اور اپنی طرف اُسے ہدایت دیتا ہے جو (اس کی طرف) جھکتا ہے۔

۱۵۔ اور انہوں نے تفرقہ نہیں کیا مگر ایک دوسرے کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے بعد اس کے کہ اُن کے پاس علم آچکا تھا اور اگر تیرے رب کا یہ فرمان معین مدت تک کے لئے جاری نہ ہو چکا ہوتا تو ضرور اُن کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور یقیناً وہ لوگ جنہیں اُن کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا اس کے متعلق ایک بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ پس اسی بنا پر چاہئے کہ تو انہیں دعوت دے اور مضبوطی سے اپنے موقف پر قائم ہو جا جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور کہہ دے کہ میں اس پر ایمان لا چکا ہوں جو کتاب ہی کی باتوں

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۗ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۳﴾

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۗ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۗ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿۱۴﴾

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَيِّئٍ لَّفُضِّصَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مِرْيَبٌ ﴿۱۵﴾

فَلَذَلِكَ فَادُعُ ۚ وَاسْتَقِمُّ كَمَا أَمَرْتُ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَقُلْ أَمِنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۚ وَأَمَرْتُ لِأَعْدِلَ

میں سے اللہ نے اُتارا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کا معاملہ کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب اور تمہارا بھی رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا (کام) نہیں (آسکتا)۔ اللہ ہمیں اکٹھا کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۷۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے بارہ میں اس کے بعد بھی جھگڑتے ہیں کہ اسے قبول کر لیا گیا ہے اُن کی دلیل اُن کے رب کے حضور باطل ہے اور ان پر ہی غضب ہوگا اور اُن کے لئے سخت عذاب (مقدّر) ہے۔

۱۸۔ اللہ وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان کو اُتارا اور تجھے کیا چیز سمجھائے کہ بعید نہیں کہ وہ گھڑی قریب ہو۔

۱۹۔ اس کے جلد ظاہر ہونے کا مطالبہ وہی کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ خبردار! یقیناً وہ جو ساعت کے بارہ میں جھگڑتے ہیں پر لے درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

۲۰۔ اللہ اپنے بندوں کے حق میں نرمی کا سلوک کرنے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہی بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

۲۱۔ جو آخرت کی کھیتی پسند کرتا ہے ہم اُس کے لئے

بَيْنَكُمْ ط اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ط لَنَا أَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ط لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ ط اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ج وَآلِيهِ
الْمُصِيرُ ط ۱۷

وَالَّذِينَ يَحْتَابُونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ
مَا اسْتَجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ ۱۷

اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
وَالْمِيزَانَ ط وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
قَرِيبٌ ۱۸

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ج
وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا ل وَيَعْلَمُونَ
أَنَّهَا الْحَقُّ ط إِلَّا إِنَّ الَّذِينَ يِمَارُونَ فِي
السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۱۹

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ج
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۲۰

مَنْ كَانَ يَرْيِدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي

اُس کی کھتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھتی چاہتا ہے ہم اُسی میں سے اُسے دیتے ہیں اس حال میں کہ آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

حَرْثٌ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
نَصِيبٍ ۝۱۱

۲۲۔ کیا اُن کے حامی ایسے شرکاء ہیں جنہوں نے اُن کی خاطر ایسے دینی احکام جاری کئے جن کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا تھا؟ اور اگر طریق فیصلہ کا فرمان موجود نہ ہوتا تو ان کے درمیان معاملہ فوری نپٹا دیا جاتا اور یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَوَا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةُ
الْفَصْلِ لَنُفِضَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۲

۲۳۔ تو ظالموں کو اس کسب کے نتیجہ سے ڈرتا ہوا دیکھے گا جو انہوں نے کمایا حالانکہ وہ تو اُن کے ساتھ ہو کر رہنے والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے۔ انہیں اُن کے رب کے حضور وہ ملے گا جو وہ چاہا کرتے تھے۔ یہی ہے وہ جو فضل کبیر ہے۔

تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا
وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَةٍ أَلْبَنَةٍ لَهُمْ
مِمَّا يَشَاءُونَ ۗ وَعِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ
الْكَبِيرُ ۝۱۳

۲۴۔ یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تو کہہ دے میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا ۗ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَنْ
يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حَسَنًا ۗ إِنَّ اللَّهَ
عَفُورٌ شَكُورٌ ۝۱۴

۲۵۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے؟

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ

پس اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر لگا دیتا اور جھوٹ کو اللہ مٹا دیا کرتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ سینوں کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔

۲۶۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۲۷۔ اور وہ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اپنے فضل سے انہیں بڑھا دیتا ہے۔ جبکہ کافروں کے لئے تو بہت سخت عذاب (مقدر) ہے۔

۲۸۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں ضرور باغیانہ روش اختیار کرتے لیکن وہ ایک اندازہ کے مطابق جو چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر (اور ان پر) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۲۹۔ اور وہی ہے جو بارش کو نازل کرتا ہے بعد اس کے کہ وہ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی ہے جو کارساز (اور) صاحب تعریف ہے۔

فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ ۖ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۙ

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۙ

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۖ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۙ

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۖ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۙ

اگر اللہ چاہتا تو رزق کی فراوانی کر دیتا اور کوئی غریب نہ رہتا مگر رزق کی تقسیم فرما کر بعض کو زیادہ اور بعض کو کم عطا کر دیا اور دونوں صورتیں ہی ان کی آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ بعض بندے رزق کی فراوانی کی وجہ سے بھٹک جاتے ہیں اور بعض غربت کی وجہ سے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا یعنی قریب ہے کہ تنگدستی کفر تک پہنچا دے۔ پس اس میں اشتراکیت کے نظام کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ بالآخر غربت خدا تعالیٰ کے انکار پر منتج ہوگی۔

۳۰۔ اور اسکے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور جو اس نے ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار پھیلا دیئے اور وہ انہیں اکٹھا کرنے پر خوب قادر ہے جب وہ چاہے گا۔

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ دَابَّةٍ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿۳۰﴾

۳۱۔ اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے اپنے ہاتھوں نے کمایا۔ جبکہ وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور تم زمین میں عاجز کرنے والے نہیں بن سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور اس کے نشانات میں سے سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی (بلند) کشتیاں ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۳۳﴾

۳۴۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پس وہ اس (سمندر) کی سطح پر کھڑی کی کھڑی رہ جائیں۔ یقیناً اس بات میں ہر بہت صبر کرنے والے اور بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔ ﴿۳۴﴾

إِنْ يَشَاءُ يُسَكِّنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ یا اُن (کشتیوں) کو اُن (سواروں) کے کعب کی وجہ سے ہلاک کر دے جو وہ کرتے رہے۔ اور بہت سی باتوں سے وہ درگزر کرتا ہے۔

أَوْ يُوبِقُهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۵﴾

۳۶۔ اور تا جان لیں وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارہ میں جھگڑتے ہیں (کہ) اُن کے فرار کی کوئی جگہ نہیں۔

وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا

فَمَا أَوْتَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ

﴿۳۳-۳۴﴾ آیات ۳۳-۳۴: یہاں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایسے بڑے بڑے سمندری جہازوں کا ذکر ہے جو پہاڑوں کی طرح بلند ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو معمولی بادبانی کشتیاں چلا کرتی تھیں اس لئے لازماً یہ آئندہ زمانہ کی پیشگوئی تھی جو آج کے زمانہ میں پوری ہو چکی ہے۔

عارضی سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اچھا اور ان لوگوں کے لئے سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۳۸۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

۳۹۔ اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

۴۰۔ اور وہ جن پر جب زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔

۴۱۔ اور بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۲۔ اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم کے بعد بدلہ لیتا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر کوئی الزام نہیں۔

۴۳۔ الزام تو صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی سے کام لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۴۴۔ اور جو صبر کرے اور بخش دے تو یقیناً یہ اولوالعزم باتوں میں سے ہے۔

الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٧﴾

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٨﴾

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٩﴾

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٤٠﴾ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾

وَلَمَنْ اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٢﴾

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ط ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٣﴾

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ لِمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٤﴾

۴۵۔ اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اُس کے لئے اس کے بعد کوئی مددگار نہیں اور تو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب وہ عذاب کا سامنا کریں گے تو کہیں گے کہ کیا (اس کے) ٹالے جانے کی کوئی راہ ہے؟

۴۶۔ اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ اس (عذاب) کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ ذلت کی وجہ سے نہایت عاجزانہ حالت میں۔ وہ نظر خفی سے (اُسے) دیکھ رہے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے، کہیں گے کہ یقیناً گھانا پانے والے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن گھائے میں ڈالا۔ خردار یقیناً ظلم کرنے والے ایک ٹھہر جانے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۴۷۔ اور اُن کے کوئی دوست نہیں ہونگے جو اللہ کے سوا اُن کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے لئے کوئی رستہ نہیں رہے گا۔

۴۸۔ اپنے رب کے فرمان پر بلیک کہو پیشتر اس سے کہ وہ دن آجائے جس کا لٹنا اللہ کی طرف سے کسی صورت ممکن نہ ہوگا۔ تمہارے لئے اس دن کوئی پناہ نہیں ہے اور تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

۴۹۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تجھے اُن پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر پیغام پہنچانے کے سوا اور کچھ فرض نہیں اور یقیناً جب ہم اپنی طرف سے انسان کو کوئی رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں خود اپنے ہاتھوں کی بھیجی ہوئی کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو یقیناً انسان سخت ناشکرا ثابت ہوتا ہے۔

وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ۖ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ۖ

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَشِيعِينَ مِنَ الدُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخُسْرَيْنَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۖ

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ۖ

اسْتَجِيبُوا الرَّبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ مَا لَكُمْ مِنْ مَّذْجَا يَوْمٍ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَّكِيرٍ ۖ

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنَّ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلْغُ ۖ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَفَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبَّهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيَهُمْ ۖ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ۖ

۵۰۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لٹکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لٹکے عطا کرتا ہے۔

۵۱۔ یا کبھی انہیں باہم ملا جلا دیتا ہے۔ کچھ زور اور کچھ مادہ۔ نیز جسے چاہے اُسے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ دائمی علم رکھنے والا (اور) دائمی قدرت والا ہے۔
۵۲۔ اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔

۵۳۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تو سیدھے راستے کی طرف چلاتا ہے۔

۵۴۔ اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ خرد دار! اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹتے ہیں۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط يَهْبُطُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَّا نَاوِيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ ﴿٥٠﴾

اَوْ يَرْوِجُهُمْ ذُكْرًا وَاِنَّا نَاثِقٌ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥١﴾
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نُّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ط وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٣﴾

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط اِلَّا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرٌ الْاُمُوْرَ ﴿٥٤﴾

۳۷۔ الزخرف

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نوے آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں لفظ اُمّ کی تکرار ہے۔ گزشتہ سورت میں اُمّ القریٰ کا ذکر تھا کہ مکہ سب بستیوں کی ماں ہے اور یہاں سورۃ فاتحہ کا ذکر ہے جو اس عظیم الشان کلام کی ماں کی حیثیت رکھتی ہے۔ یعنی سارے قرآن کریم کے مضامین اس میں اس طرح سمیٹ دیئے گئے ہیں جیسے رحمِ مادر اس بات کا احاطہ کرتا ہے کہ انسان کو پیدائش سے پہلے ان تمام صفات سے مرصع کر دیا جائے جو اُس کے لئے مقدر ہیں۔

پھر فرمایا گیا کہ جب تم سمندری یا زمینی سفر کرتے ہو تو یاد کر لیا کرو کہ اللہ ہی ہے جس نے سمندر میں چلنے والی کشتیوں کو یا زمین میں چلنے والے جانوروں کو، جن پر تم سواری کرتے ہو، تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ اور تم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو حادثات کا شکار ہو کر اُن منازل کو نہیں پاسکیں گے جن کی خاطر وہ روانہ ہوئے تھے۔ لیکن یاد رکھنا کہ آخری منزل وہی ہے جس میں تم اللہ کے حضور حاضر ہونے والے ہو۔

اس سورت کی پہلی آیات تو اہل کتاب کا تذکرہ کرتی ہیں اور بعد میں آنے والی آیات مشرکین کا۔ چنانچہ اس کے بعد گزشتہ انبیاء جو بالخصوص مشرک قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے، ان کا اور ان کے انکار کے نتائج کا ذکر ہے جو منکرین کو بھگتنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ اس سے پہلے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کا ذکر فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر ہم نے ایسا کرنا ہوتا تو ان دنیا کے حریصوں کو اکٹھا کرنے کی صرف ایک صورت ہو سکتی تھی کہ ان کے گھروں کو سونے چاندی اور دیگر نعمتوں سے بھر دیتے۔ لیکن یہ تو محض ایک ایسا ظاہری عیش و عشرت کا سامان ہوتا جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں اور صرف دنیا کی چند روزہ عارضی دولت ان کو نصیب ہوتی لیکن آخرت تو صرف متقیوں ہی کو نصیب ہوا کرتی ہے۔

اس جگہ ہدایت پر لوگوں کے جمع نہ ہونے کا ایک سبب یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ ان کے ساتھی بے دین ہوتے ہیں اور ان کے اثر کے تابع وہ بھی دہریت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ان میں سے ہر ایسا شخص جس کے بد ساتھی نے اس پر بُرا اثر ڈالا ہو، اپنے اس بد ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے اس حسرت کا اظہار کرے گا کہ کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق و مغرب کا بُعد ہوتا تو میں اس بد انجام کو نہ پہنچتا۔

اس سورت میں ایک اور بہت اہم آیت حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی کیفیت سے پردہ اٹھا رہی ہے جس میں بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت مسیح تو ایک مَثَل تھے اور مشرکوں کے سامنے جب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جاتا تھا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر یہ کہتے تھے کہ اگر غیر اللہ کو ہی قبول کرنا ہے تو دوسری قوم کے غیر اللہ کو قبول کرنے کی بجائے اپنی قوم کے ہی غیر اللہ کو کیوں قبول نہیں کر لیتے۔ وہ اس بات کو سمجھتے نہیں تھے کہ مسیح خدا نہیں تھے بلکہ وہ اللہ کے ایک انعام یافتہ بندے تھے اور ان کے لئے محض ایک مثال تھے جن سے بہت سے سبق حاصل کئے جاسکتے تھے۔

پھر اسی سورت میں یہ پیشگوئی فرمادی گئی ہے کہ آئندہ بھی مَثَل کے طور پر مسیح نازل ہوگا جو اس علامت کے طور پر ہوگا کہ عظیم انقلاب کی گھڑی آگئی ہے۔

اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم مقام بیان فرمایا گیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑھ کر عبادت کرنے والے ہیں۔ اگر واقعہً اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو آپ ہرگز اس کی عبادت سے اعراض نہ کرتے۔ پس آپ کا اللہ تعالیٰ کے کسی فرضی بیٹے کی عبادت سے انکار قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کامل یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعُونَ آيَةً وَسَبْعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی قسم۔

۴۔ یقیناً ہم نے اسے فصیح و بلیغ قرآن بنایا تا کہ تم
عقل کرو۔

۵۔ اور یقیناً یہ (قرآن) اُمُّ الْکِتَابِ میں ہے
(اور) ہمارے نزدیک ضرور بہت بلند شان
(اور) حکمت والا ہے۔

۶۔ کیا ہم تمہیں نصیحت کرنے سے محض اس لئے باز
آجائیں گے کہ تم ایک حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو؟

۷۔ اور کتنے ہی نبی ہم نے پہلے لوگوں میں بھیجے تھے۔

۸۔ اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس
کے ساتھ تمسخر کیا کرتے تھے۔

۹۔ پس ہم نے ان سے بھی زیادہ سخت پکڑ والوں کو
ہلاک کر دیا۔ اور پہلوں کی مثال گزر چکی ہے۔

۱۰۔ اور تو اگر ان سے پوچھے کہ کون ہے جس نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

حَمِّ ②

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ③

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ

تَعْقِلُونَ ④

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّ

حَكِيمٌ ⑤

أَفَضْرِبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ⑥

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيِّ فِي الْأَوَّلِينَ ⑦

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا

بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ⑧

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى

مِثْلُ الْأَوَّلِينَ ⑨

وَلَيْنُ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں کامل غلبہ والے (اور) صاحب علم نے پیدا کیا ہے۔

۱۱۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہاری خاطر اس میں رستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

۱۲۔ اور وہ جس نے اندازہ کے مطابق آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے ہم نے ایک مُردہ سر زمین کو زندہ کر دیا۔ اُسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

۱۳۔ اور وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے قسم قسم کی کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو۔

۱۴۔ تاکہ تم ان کی بیٹھوں پر تم کر بیٹھ سکو۔ پھر جب تم ان پر اچھی طرح قرار پکڑ لو تو اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کرو اور کہو پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اسے زبردگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

۱۵۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۶۔ اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو قرار دے دیا۔ یقیناً انسان کھلا کھلا ناشکر ہے۔

۱۷۔ کیا جو وہ پیدا کرتا ہے اس میں سے اس نے بس بیٹیاں ہی اختیار کی ہیں اور تمہیں بیٹوں کے لئے چُن لیا؟

وَالْأَرْضِ لَيَقُولُنَّ خَلَقْنَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿۱۱﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۲﴾

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ ۚ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿۱۳﴾

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿۱۴﴾

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿۱۵﴾

وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿۱۶﴾

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿۱۷﴾

أَمْ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بِنْتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور جب ان میں سے کسی کو اس کی خوشخبری دی جاتی ہے جسے وہ رحمان کے تعلق میں ایک اعلیٰ مثال کے طور پر پیش کرتا ہے تو اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے جبکہ وہ سخت غم کو ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

۱۹۔ اور کیا وہ جو زیوروں میں پالی جاتی ہو اور وہ جھگڑے کے دوران واضح بات (تک) نہ کر سکے (تم اُسے خدا کے حصہ میں ڈالتے ہو)۔

۲۰۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں عورتیں (یعنی مورتیاں) بنا رکھا ہے۔ کیا وہ ان کی تخلیق پر گواہ ہیں؟ یقیناً ان کی گواہی لکھی جائے گی اور وہ پوچھے جائیں گے۔

۲۱۔ اور وہ کہتے ہیں اگر رحمان چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے۔ انہیں اس بات کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو محض انکل پچھو سے کام لیتے ہیں۔

۲۲۔ کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی تھی جس سے وہ مضبوطی سے چٹے ہوئے ہیں؟

۲۳۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک مسلک پر پایا اور ہم یقیناً انہی کے نقوشِ قدم پر ہدایت پانے والے ہیں۔

۲۴۔ اور اسی طرح ہم نے کبھی تجھ سے پہلے کسی بہتی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر اسکے خوشحال لوگوں نے کہا کہ یقیناً ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ایک خاص مسلک پر پایا اور یقیناً ہم انہی کے نقوشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔

وَإِذَا بَشَّرَ أَحَدَهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٨﴾

أَوْ مَنْ يُنشِئُوا فِي الْحَلِيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٩﴾

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبُدُ الرَّحْمَنِ إِنَاثًا ۖ أَشْهَدُوا خَلْقَهُمْ ۖ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿٢٠﴾

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ ۗ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢١﴾

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢٢﴾

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢٣﴾

وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُقْتَدُونَ ﴿٢٤﴾

۲۵۔ اس نے کہا کیا اس صورت میں بھی کہ میں اس سے بہتر چیز لے آؤں جس پر تم نے اپنے آباء کو پایا؟ انہوں نے کہا یقیناً ہم ان باتوں کا انکار کرتے ہیں جن کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔

۲۶۔ تب ہم نے ان سے انتقام لیا۔ پس دیکھ کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

۲۷۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یقیناً میں اُس سے سخت بیزار ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

۲۸۔ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی ہے جو مجھے ضرور ہدایت دے گا۔

۲۹۔ اور اس نے اس (بات) کو اُس کے بعد آنے والی نسلوں میں ایک باقی رہنے والا عظیم نشان بنا دیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

۳۰۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ان کو اور ان کے آباء و اجداد کو عارضی سہولتیں دیں یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ گیا۔

۳۱۔ اور جب آخر ان کے پاس حق آ گیا تو انہوں نے کہا یہ جادو ہے اور یقیناً ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔

۳۲۔ اور انہوں نے کہا کیوں نہ یہ قرآن دو معروف بستیوں کے کسی بڑے شخص پر اتارا گیا؟

۳۳۔ کیا وہ ہیں جو تیرے رب کی رحمت تقسیم کریں گے؟ ہم ہی ہیں جنہوں نے ان کی معیشت کے سامان ان کے درمیان اس ورلی زندگی میں تقسیم کئے ہیں

قُلْ أَوْلُو جُنَّتُمْ بِأَهْدَى مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۲۵﴾

فَأَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ﴿۲۶﴾

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۲۷﴾

إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿۲۸﴾

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يُرْجَعُونَ ﴿۲۹﴾

بَلْ مَثَعْتَ هَؤُلَاءِ وَأَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿۳۰﴾

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۱﴾

وَقَالُوا الْوَلَا يُنَزَّلُ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿۳۲﴾

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ

اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں پر ہم نے مراتب کے لحاظ سے نوبت بخشی ہے تاکہ ان میں سے بعض، بعض کو زیر نگین کر لیں۔ اور تیرے رب کی رحمت اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

۳۴۔ اور اگر یہ احتمال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طرح کی اُمت بن جائیں گے تو ہم ضرور اُن کی خاطر، جو رحمان کا انکار کرتے ہیں، ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور (اسی طرح) سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

۳۵۔ اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی اور ان مسندوں کو بھی جن پر وہ ٹیک لگاتے ہیں۔

۳۶۔ اور ٹھاٹھ باٹھ عطا کرتے۔ مگر یہ سب کچھ تو یقیناً محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت تیرے رب کے حضور متقیوں کے لئے ہوگی۔

۳۷۔ اور جو رحمان کے ذکر سے اعراض کرے ہم اسکے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

۳۸۔ اور یقیناً وہ انہیں راستہ سے گمراہ کر دیتے ہیں جبکہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

۳۹۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے) کہے گا اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ پس وہ کیا ہی برا ساتھی ثابت ہوگا۔

الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَحِرِيًّا^ط
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ^{٣٤}

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً
لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِبُيُوتِهِمْ
سُقْفًا مِّنْ فَضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا
يُظْهِرُونَ^{٣٥}

وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرَرًا عَلَيْهَا
يَتَّكِفُونَ^{٣٦}

وَزُخْرَفًا^ط وَإِنَّ كُلَّ ذَلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُتَّقِينَ^{٣٧}

وَمَنْ يَعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِيضْ لَهُ
شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ^{٣٧}

وَأَنَّهُمْ لِيَصُدُّوهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ^{٣٨}

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ نَا قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ^{٣٩}

۴۰۔ اور آج تمہیں، جبکہ تم ظلم کر چکے ہو، یہ بات کچھ فائدہ نہیں دے گی کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔

وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْكُمُ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ پس کیا تو بہروں کو سنا سکتا ہے یا اندھوں کو راہ دکھا سکتا ہے اور اسے بھی جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو؟

اَفَاَنْتَ تَسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْاَعْمٰى وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ پس اگر ہم تجھے لے بھی جائیں تو ان سے ہم بہر حال انتقام لینے والے ہیں۔

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّتَقِمُونَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ یا تجھے ضرور وہ دکھا دیں گے جس کا ہم ان سے وعدہ کر چکے ہیں۔ پس یقیناً ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ پس جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لے۔ یقیناً تو سیدھے راستہ پر ہے۔

فَاَسْتَمْسِكْ بِالَّذِي اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۴﴾

۴۵۔ اور یقیناً یہ تیرے لئے ایک عظیم ذکر ہے اور تیری قوم کے لئے بھی اور تم ضرور پوچھے جاؤ گے۔

وَ اِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُونَ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ اور ان سے پوچھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے بھیجا کہ کیا ہم نے رحمان کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی؟

وَسْئَلُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِلٰهَةً يُعْبَدُوْنَ ۗ ﴿۴۶﴾

۴۷۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے نشانات کے ساتھ بھیجا۔ پس اس نے کہا میں یقیناً تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَآٓئِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلٌ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ پس جب وہ ان کے پاس ہمارے نشانات لے کر آیا تو وہ بھٹ پٹ ان کا مذاق اڑانے لگے۔

۴۹۔ اور ہم انہیں کوئی (روشن) آیت نہیں دکھاتے تھے مگر وہ اپنے جیسی پہلی آیت سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ اور ہم نے انہیں عذاب کے ذریعہ پکڑا تا کہ وہ رجوع کریں۔

۵۰۔ اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لئے اپنے رب سے وہ مانگ جس کا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ یقیناً ہم ہدایت پانے والے ہو جائیں گے۔

۵۱۔ پس جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو معاً وہ بدعہدی کرنے لگے۔

۵۲۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا (اور) کہا اے میری قوم! کیا ملک مصر میرا نہیں اور یہ سب نہریں بھی جو میرے زیر تصرف بہتی ہیں؟ پس کیا تم بصیرت حاصل نہیں کرتے؟

۵۳۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اس شخص سے بہتر ہوں جو بالکل بے حیثیت ہے اور اظہار بیان کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔

۵۴۔ پس کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اتارے گئے یا فرشتے اس کے ساتھ گروہ درگروہ آئے۔

۵۵۔ پس اس نے اپنی قوم کو کوئی وقعت نہ دی اور وہ اس کی اطاعت کرنے لگے۔ بلاشبہ وہ بدکردار لوگ تھے۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَصْحَكُونَ ﴿۴۸﴾

وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۚ وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۹﴾

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السُّحْرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ إِنَّا لَمُهْتَدُونَ ﴿۵۰﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُشُونَ ﴿۵۱﴾

وَنَادَى فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۵۲﴾

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مِثْلُ آبَائِكُمْ لَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿۵۳﴾

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَايِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿۵۴﴾

فَأَسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاطَاعُوهُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۵۵﴾

۵۶۔ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو (لاؤ لشکر سمیت) غرق کر دیا۔

۵۷۔ پس ہم نے انہیں ماضی کا قصہ اور بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا سامان بنا دیا۔

۵۸۔ اور جب ابن مریم کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تو اچانک تیری قوم اس پر شور مچانے لگتی ہے۔

۵۹۔ اور وہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ وہ تجھ سے یہ بات محض جھگڑے کی خاطر کرتے ہیں بلکہ وہ سخت جھگڑالو قوم ہے۔

۶۰۔ وہ تو محض ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک (قابل تقلید) مثال بنا دیا۔

۶۱۔ اور اگر ہم چاہتے تو تہی میں سے فرشتے بناتے جو زمین میں قائم مقامی کرتے۔

۶۲۔ اور وہ تو یقیناً انقلاب کی گھڑی کی پہچان ہوگا۔ پس تم اس (ساعت) پر ہرگز کوئی شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

۶۳۔ اور شیطان تمہیں ہرگز روک نہ سکے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

۶۴۔ اور جب عیسیٰ کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آ گیا تو اس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کروں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

فَلَمَّا أَسْفُونَا اِنَّتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ اَجْمَعِينَ ﴿۵۶﴾

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿۵۷﴾

وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿۵۸﴾

وَقَالُوا ءِالِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿۵۹﴾

اِنَّ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي اِسْرَائِيْلَ ﴿۶۰﴾

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِى الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۱﴾

وَ اِنَّهٗ لَعَلْمٌ لِّلسَاعَةِ فَلَا تَمْتَرَنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنَ ۗ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۲﴾

وَلَا يَصُدُّكُمْ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۳﴾

وَلَمَّا جَاءَ عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِبَيِّنٰتٍ لَّكُمْ بَعْضُ الَّذِى تَخْتَلَفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اطِيعُوْنَ ﴿۶۴﴾

۶۵۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

۶۶۔ پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پس اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ہلاکت ہو دردناک دن کے عذاب کی صورت میں۔

۶۷۔ کیا وہ اس کے سوا کچھ اور انتظار کر رہے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ان کے پاس اچانک اس طرح آجائے کہ انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

۶۸۔ اس دن بعض گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقیوں کے۔

۶۹۔ اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم ٹمگین ہو گے۔

۷۰۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بنے رہے۔

۷۱۔ تم اور تمہارے ساتھی جنت میں داخل ہو جاؤ اس حال میں کہ تمہیں بہت خوش کیا جائے گا۔

۷۲۔ ان پر سونے کے تھالوں اور آبنگینوں کے دور چلائے جائیں گے اور اس میں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جس سے آنکھیں لذت پائیں گی اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔

۷۳۔ اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم، ان اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے رہے ہو، وارث بنائے گئے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۵﴾

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۗ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِ إِلِيمٍ ﴿۶۶﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۶۷﴾

الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿۶۸﴾

لِيُعْبَادِيَ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۶۹﴾

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْآيَاتِ وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۷۰﴾ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿۷۱﴾

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَافٍ مِنْ ذَهَبٍ ۗ وَأَكْوَابٍ ۗ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۗ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۷۲﴾

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷۳﴾

۷۴۔ تمہارے لئے اس میں بکثرت پھل ہوں گے جن میں سے تم کھاؤ گے۔

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٤﴾

۷۵۔ یقیناً جرم کرنے والے جہنم کے عذاب میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٥﴾

۷۶۔ وہ (عذاب) ان سے کم نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے۔

لَا يُفْتَرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٦﴾

۷۷۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے۔

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٧﴾

۷۸۔ اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔ وہ کہے گا تم یقیناً (یہیں) ٹھہرے رہنے والے ہو۔

وَنَادُوا الْمَلَائِكَةَ لِيُقْضَىٰ عَلَيْكَ قَوْلَ إِنَّكُمْ لُمْكُتُونَ ﴿٧٨﴾

۷۹۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق کے ساتھ آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔

لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كُرْهُونَ ﴿٧٩﴾

۸۰۔ کیا انہوں نے کچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ تو یقیناً ہم نے بھی کچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

أَمْ أBRَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٨٠﴾

۸۱۔ کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے راز اور مخفی مشورہ کو نہیں سنتے؟ کیوں نہیں! ہمارے ایلچی ان کے پاس ہی لکھ بھی رہے ہوتے ہیں۔

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۗ بَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨١﴾

۸۲۔ تو کہہ دے کہ اگر رحمان کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں عبادت کرنے والوں میں سب سے پہلا ہوتا۔

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ ۖ لَأَوَّلُ الْعَبْدِينَ ﴿٨٢﴾

۸۳۔ پاک ہے آسمانوں اور زمین کا رب، ربُّ العرش، اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

۸۴۔ پس انہیں چھوڑ دے کہ وہ لغو باتیں کرتے اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۸۵۔ اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۸۶۔ اور ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بادشاہت ہے۔ اور اس کے پاس اس خاص گھڑی کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۸۷۔ اور وہ لوگ، جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں، شفاعت کا کوئی اختیار نہیں رکھتے سوائے اُن لوگوں کے کہ جو حق بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ علم رکھتے ہیں۔

۸۸۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ پھر وہ کس طرف بہکائے جاتے ہیں؟

۸۹۔ اور اس کے یہ کہنے کے وقت کو یاد کرو کہ اے میرے رب! یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

۹۰۔ پس تو ان سے درگزر کر اور کہہ: ”سلام“۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۸۳﴾

فَذَرَهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿۸۴﴾

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ ۗ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۵﴾

وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۗ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۗ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۶﴾

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۷﴾

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَلَّى يُوَفِّكُونَ ﴿۸۸﴾

وَقِيلَ لَهُ يَرْبِّ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۹﴾

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۹۰﴾

وَقِيلَ لَهُ

وَقِيلَ لَهُ

ع.ج. الدخان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ساٹھ آیات ہیں۔

سورۃ الدخان کا ابتدائی مضمون قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت ”القدر“ کے مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ان ابتدائی آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ ہم نے اس کتاب کو ایک ایسی اندھیری رات میں اتارا ہے جو بہت مبارک تھی کیونکہ اس اندھیرے کے بعد ہمیشہ کے اُجالے پھوٹنے والے تھے۔ اس رات ہر حکمت والی بات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

گزشتہ سورت کے آخر پر یہ مضمون بیان فرمایا گیا تھا کہ مخالفوں کو لہو و لعب میں بھٹکنے دے اور ان سے اعراض کر۔ وہ وقت قریب ہے جب واضح طور پر حق و باطل میں تفریق کر دی جائے گی۔ چنانچہ اس سورت کے آغاز کی آیتوں میں اس بات کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔

اس سورت کا نام ”دُخَان“ رکھنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جن اندھیروں کا وہ شکار ہیں ان کے بعد تو کوئی رحمت کی صبح نہیں پھوٹے گی بلکہ وہ اندھیرے ان کے لئے دخان کی طرح ان کا عذاب بڑھانے کا موجب بنیں گے۔ اس جگہ دخان سے ایٹمی دھوئیں کی طرف بھی اشارہ مراد ہو سکتا ہے جس کے سائے کے نیچے کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی بلکہ طرح طرح کی ہلاکتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جدید سائنسدانوں کی طرف سے یہ تشبیہ ہے کہ ایٹمی دھوئیں کے سائے کے نیچے زندگی کی ہر قسم مٹ جائے گی یہاں تک کہ زمین کے اندر دفن جراثیم بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایسا ہوگا تب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اے اللہ! اس نہایت دردناک عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ یہاں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ اس قسم کا عذاب وقفہ وقفہ سے آئے گا۔ یعنی ایک عالمی جنگ کی ہلاکت خیزیوں کے بعد کچھ عرصہ مہلت دی جائے گی، اس کے بعد پھر اگلی عالمی جنگ نئی ہلاکتیں لے کر آئے گی۔

سورۃ الدخان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تھا کہ اس کی پیشگوئیوں کے ظہور کا زمانہ دَجَّال کے ظہور سے تعلق رکھتا ہے۔

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثَةُ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ قسم ہے اس کتاب کی جو کھلی اور واضح ہے۔

۴۔ یقیناً ہم نے اسے ایک بڑی مبارک رات میں
اُتارا ہے۔ ہم بہر صورت انذار کرنے والے تھے۔

۵۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملہ کا فیصلہ
کیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک ایسے امر کے طور پر جو ہماری طرف سے
ہے۔ یقیناً ہم ہی رسول بھیجنے والے ہیں۔

۷۔ رحمت کے طور پر تیرے رب کی طرف سے۔
بے شک وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم
رکھنے والا ہے۔

۸۔ آسمانوں اور زمین کے رب کی طرف سے اور
(جو اس کا بھی رب ہے) جو اُن دونوں کے
درمیان ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

۹۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ کرتا ہے
اور مارتا بھی ہے۔ تمہارا بھی رب اور تمہارے پہلے
آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔

۱۰۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو ایک شک میں مبتلا کھیل
کھیل رہے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

حَمْدٌ ②

وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ③

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبْرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا

مُنذِرِينَ ④

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ⑤

أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ⑥

رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ ⑦

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ⑧

إِن كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ⑧

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ

وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولِينَ ⑩

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ⑩

۱۱۔ پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔

يَغْشى النَّاسُ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب دور کر دے یقیناً ہم ایمان لے آئیں گے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ ان کے لئے اب کہاں کی نصیحت جبکہ ان کے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا۔

أَلَى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ پھر بھی انہوں نے اس سے اعراض کیا اور کہا سکھایا پڑھایا ہوا (بلکہ) پاگل ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ یقیناً ہم عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے دور کر دیں گے۔ ضرورتاً تم (انہی باتوں کا) اعادہ کرنے والے ہو۔

إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ جس دن ہم بڑی سختی سے (تم پر) ہاتھ ڈالیں گے۔ یقیناً ہم انتقام لینے والے ہیں۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور یقیناً ہم ان سے پہلے فرعون کی قوم کو بھی آزما چکے ہیں جب ان کے پاس ایک معزز رسول آیا تھا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کے بندے میرے سپرد کر دو۔ یقیناً میں تمہارے لئے ایک امین پیغمبر ہوں۔

أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ اور اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو۔ یقیناً میں تمہارے پاس ایک کھلی کھلی غالب دلیل لانے والا ہوں۔

وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَنِ مُّبِينٍ ﴿۲۰﴾

۲۱۔ اور یقیناً میں (اس بات سے) اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

۲۲۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھے تنہا چھوڑ دو۔

۲۳۔ پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ ایک مجرم قوم ہیں۔

۲۴۔ پس تو میرے بندوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت روانہ ہو۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

۲۵۔ اور سمندر کو چھوڑ دے جبکہ وہ ابھی پرسکون ہو۔ یقیناً وہ ایک ایسا لشکر ہیں جو غرق کئے جائیں گے۔

۲۶۔ کتنے ہی باغات اور چشمے ہیں جو انہوں نے (پیچھے) چھوڑے۔

۲۷۔ اور کھیتیاں اور عزت و احترام کے مقام بھی۔

۲۸۔ اور ناز و نعمت جس میں وہ مزے اڑایا کرتے تھے۔

۲۹۔ اسی طرح ہوا۔ اور ہم نے ایک دوسری قوم کو اس (نعمت) کا وارث بنا دیا۔

۳۰۔ پس ان پر آسمان اور زمین نہیں روئے اور وہ مہلت نہیں دیئے گئے۔

۳۱۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ایک رسوا کُن عذاب سے نجات بخشی۔

۳۲۔ جو فرعون کی طرف سے تھا۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے ایک بہت جبار شخص تھا۔

وَإِنِّي عَذْتُ رَبِّيَّ وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ۝۲۱

وَإِنْ لَّمْ تَوُؤْمِنُوا لِي فَأَعْتَزِلُونِ ۝۲۲

فَدَعَا رَبَّهُ أَنْ هُوَ لَاءِ قَوْمٍ مُّجْرِمُونَ ۝۲۳

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ مُّتَّبِعُونَ ۝۲۴

وَأَتْرِكُ الْبَحْرَ رَهْوًا ۝ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ۝۲۵

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعَيْونٍ ۝۲۶

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝۲۷

وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝۲۸

كَذَلِكَ ۝ وَأَوْرَثَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝۲۹

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝۳۰

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝۳۱

مِنْ فِرْعَوْنَ ۝ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝۳۲

۳۳۔ اور یقیناً ہم نے ان کو کسی علم کی وجہ سے سب جہانوں پر ترجیح دی تھی۔

وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلِيّ
الْعَلَمِينَ ﴿٣٦﴾

۳۴۔ اور ہم نے انہیں بعض نشانات عطا کئے جن میں کھلی کھلی آزمائش تھی۔
۳۵۔ یقیناً یہ لوگ کہتے ہیں۔

وَأَتَيْنَهُمْ مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِنَّ بَلَاً مُّبِينًا ﴿٣٤﴾
إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ ہماری اس پہلی موت کے سوا اور کوئی موت نہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں۔

إِنَّ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ
بِمُنشَرِينَ ﴿٣٦﴾

۳۷۔ پس ہمارے آباء و اجداد کو تو واپس لاؤ، اگر تم سچے ہو؟

فَأْتُوا يَا بَنِي آدَمَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٧﴾

۳۸۔ کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا شیخ کی قوم اور وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے؟ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً وہ (سب) مجرم تھے۔

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۗ وَالَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا
مُجْرِمِينَ ﴿٣٨﴾

۳۹۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یونہی کھیل کھیلے ہوئے پیدا نہیں کیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ﴿٣٩﴾

۴۰۔ ہم نے اُن کو نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾

۴۱۔ یقیناً فیصلہ کا دن ان سب کیلئے ایک مقررہ وقت ہے۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤١﴾

۴۲۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَىٰ عَنْ مَوْلَىٰ شَيْئًا وَلَا
هُمْ يُصْرُونَ ﴿٤٢﴾

۴۳۔ سوائے اس کے جس پر اللہ نے رحم کیا۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ ۙ

۴۴۔ یقیناً تھوہر کا پودا۔

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقْوِمِ ۙ

۴۵۔ گنہگار کا کھانا ہے۔

طَعَامَ الْآثِمِ ۙ

۴۶۔ (وہ) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہے۔ پیڑوں میں گھولتا ہے۔

كَالْمُهْلِ ۙ يُغْلَى فِي الْبُطُونِ ۙ

۴۷۔ گرم پانی کے کھولنے کی طرح۔

كغلي الحميم ۙ

۴۸۔ اسے پکڑو اور پھر اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جاؤ۔

خُذُوهُ فَاعْتَلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۙ

۴۹۔ پھر اس کے سر پر کچھ کھولتے ہوئے پانی کا عذاب اُنڈیلو۔

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيمِ ۙ

۵۰۔ چکھ۔ یقیناً تو تو بہت بزرگ (اور) عزت والا (بنا) تھا۔

ذُقْ ۙ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۙ

۵۱۔ یقیناً یہی ہے وہ جس کے بارہ میں تم شک کیا کرتے تھے۔

إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۙ

۵۲۔ یقیناً مٹی پر امن مقام میں ہوں گے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامِ آمِينَ ۙ

۵۳۔ باغوں اور چشموں میں۔

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۙ

۵۴۔ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
مُتَقَابِلِينَ ۙ

۵۵۔ اسی طرح ہو گا اور ہم انہیں فرانخ چشم دوشیزاؤں کے ساتھی بنا دیں گے۔

كَذَلِكَ ۙ وَزَوْجُهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۙ

آیات ۵۴، ۵۵: جو چیزیں یہاں دنیا میں لوگ پسند کرتے ہیں یہ ان کی تمثیل بیان کی گئی ہے اور ان کی اصل صورت کا کسی کو علم نہیں۔

۵۶۔ وہ اس میں امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے طلب کر رہے ہوں گے۔

۵۷۔ وہ اس میں پہلی موت کے علاوہ کسی اور موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور وہ انہیں جہنم کے عذاب سے بچائے گا۔

۵۸۔ یہ تیرے رب کی طرف سے فضل کے طور پر ہوگا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۵۹۔ پس یقیناً ہم نے اسے تیری زبان پر سہل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

۶۰۔ پس تو انتظار کر یقیناً وہ بھی منتظر ہیں۔

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٦﴾

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٧﴾

فَضَلًّا مِّن رَّبِّكَ ۗ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٨﴾

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٩﴾

فَأَرْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُونَ ﴿٦٠﴾

۴۵۔ الحائِیة

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اڑتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں آیت نمبر ۱۴ ایک ایسی آیت ہے جو زمین و آسمان میں مخفی اسرار سے اس رنگ میں پردہ اٹھا رہی ہے کہ پہلی کسی کتاب میں اس سے ملتی جلتی آیت نازل نہیں ہوئی۔ فرمایا کہ تمام تر جو زمین و آسمان میں ہے وہ انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جو تفکر کرتے ہیں یہ معلوم کر لیں گے کہ تمام اجرام سماوی کے اثرات انسان پر مترتب ہو رہے ہیں۔ گویا کہ انسان ایک مائیکرو یونیورس (Micro Universe) ہے اور اس وسیع کائنات کا خلاصہ ہے۔

پھر اس ذکر کے بعد کہ قیامت ضرور قائم ہونے والی ہے، فرمایا کہ قیامت کے ہیبت ناک نشان کو دیکھ کر اور اپنے بدن انجام کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتے ہوئے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر جا پڑیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے سجدہ ریز ہو کر یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ اس عذاب عظیم سے بچائے جاسکتے۔

پھر فرمایا کہ ہر امت کا فیصلہ اس کی اپنی کتاب یعنی شریعت کے مطابق کیا جائے گا۔

اس سورت کی آخری آیت انسان کی نظر کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ ساری کائنات زبان حال سے اللہ کی حمد کر رہی ہے اور یہ کہ اسی کی تمام بڑائی ہے اور وہی کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔



سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ اس کتاب کا اُتارا جانا کامل غلبہ والے (اور)
حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

۴۔ یقیناً آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لئے
بکثرت نشانات ہیں۔

۵۔ اور تمہاری پیدائش میں، اور جو کچھ وہ چلنے پھرنے
والے جانداروں میں سے پھیلاتا ہے، ان میں ایک
یقین کرنے والی قوم کے لئے عظیم نشانات ہیں۔

۶۔ اور رات اور دن کے بدلنے بدلنے میں اور اس
بات میں کہ اللہ آسمان سے ایک رزق اُتارتا ہے پھر
اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ
کردیتا ہے، اور ہواؤں کے رُخ پلٹ پلٹ کر
چلانے میں عقل کرنے والی قوم کے لئے بڑے
نشانات ہیں۔

۷۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تیرے سامنے حق کے
ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ پس اللہ اور اس کی آیات
کے بعد پھر اور کس بات پر وہ ایمان لائیں گے؟

۸۔ ہلاکت ہو ہر سخت افترا کرنے والے اور بڑے
جھوٹے پر۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

حَمْدٌ ②

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ ③

إِنَّا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَأَيُّ
لِلْمُؤْمِنِينَ ④

وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ
لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ⑤

وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ
يَعْقِلُونَ ⑥

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ
حَدِيثٍ بَعَدَ اللَّهُ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ⑦

وَيَلِّ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ⑧

۹۔ وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر بھی تکبر کرتے ہوئے (اپنی ضد پر) اڑا رہتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس اُسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يَصِرُّ
مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ①

۱۰۔ اور جب وہ ہمارے نشانات میں سے بعض پر اطلاع پاتا ہے تو انہیں مذاق کا نشانہ بناتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

وَإِذْ عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ②

۱۱۔ (اور) ان سے پرے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا وہ کچھ بھی ان کے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ (ان کے کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا دوست بنا رکھا ہے جبکہ ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

مِنْ وَّرَائِهِمْ جَهَنَّمَ ۚ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا
كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ
أَوْلِيَاءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ③

۱۲۔ یہ ایک بڑی ہدایت ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اُن کے لئے لرزہ خیز عذاب میں سے ایک دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

هَٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِالآيَاتِ رَبِّهِمْ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ ④

۱۳۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا اس لئے کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور اس کے نتیجے میں تم اس کے فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجلاؤ۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑤

۱۴۔ اور جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس میں سے سب اس نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً کھلے کھلے نشانات ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لآيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑥

۱۵۔ تو اُن سے جو ایمان لائے ہیں، کہہ دے کہ ان

قُلْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ

لوگوں سے بخشش کا سلوک کریں جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے تاکہ وہ خود ایسی قوم کو اس کے مطابق جزا دے جو وہ کسب کرتے رہے ہیں۔

۱۶۔ جو نیک اعمال بجالاتا ہے تو اپنے لئے ہی ایسا کرتا ہے اور جو کوئی بدی کرتا ہے تو خود اپنے خلاف۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۱۷۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی اور پاک چیزوں میں سے انہیں رزق عطا کیا اور ان کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور ہم نے انہیں شریعت کی کھلی کھلی تعلیمات عطا کیں۔ پس انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرتے ہوئے، بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آچکا تھا۔ یقیناً تیرا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

۱۹۔ پھر ہم نے تجھے ایک عظیم امر شریعت پر قائم کر دیا۔ پس اس کی پیروی کر اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر جو علم نہیں رکھتے۔ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ یقیناً وہ اللہ کے مقابل پر تیرے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ اور لازماً ظلم کرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں جبکہ اللہ متقیوں کا دوست ہوتا ہے۔

لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۵﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿۱۶﴾

وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالتَّوْبَةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ الْعَالَمِينَ ﴿۱۷﴾

وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِمَّا بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ بَعْثًا بَيْنَهُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۸﴾

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۹﴾

إِنَّهُمْ لَكُنُ يُغْنَوْنَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۲۰﴾

﴿۱۵﴾ بنی اسرائیل کے عالمین پر فضیلت سے مراد یہ ہے کہ اُس زمانہ کے معلوم جہانوں پر انہیں فضیلت حاصل تھی۔ دنیا اتنے مختلف حصوں میں بٹی ہوئی تھی جن کا کوئی علم بنی اسرائیل کو نہیں تھا۔ تاہم جو بھی دنیا میں آئیں بنی اسرائیل کے علم میں آئیں ان سب پر انہیں فضیلت عطا کی گئی۔ ﴿۱۶﴾ پھر ان کے بعد آنحضرت ﷺ کو شریعت عطا کی گئی۔ آپ چونکہ عالمی نبی تھے اس لئے آپ کی شریعت بھی عالمی ہے۔ ﴿۱۷﴾

۲۱۔ یہ لوگوں کے لئے بصیرت افروز باتیں ہیں اور یقین لانے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔

۲۲۔ کیا وہ لوگ جو طرح طرح کے گناہ کماتے ہیں انہوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح بنا دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے (گویا کہ) ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہوگا؟ بہت ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

۲۳۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر جان کو اس کے مطابق جزا دی جائے جو اس نے کمایا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۲۴۔ کیا تو نے اسے دیکھا ہے جو اپنی خواہش کو ہی معبود بنائے بیٹھا ہو اور اللہ نے اسے کسی علم کی پنا پر گمراہ قرار دیا ہو اور اس کی شنوائی پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہو اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو؟ پس اللہ کے بعد اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ کیا پھر بھی تم نصیحت نہیں پکڑو گے؟

۲۵۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں۔ ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں اور زمانہ کے سوا اور کوئی نہیں جو ہمیں ہلاک کرتا ہو۔ حالانکہ ان کو اس بارہ میں کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض خیالی باتیں کرتے ہیں۔

۲۶۔ اور جب ہماری کھلی کھلی آیات اُن پر پڑھی جاتی

هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۲۱﴾

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ
أَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَا سَوَاءٌ مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۲۲﴾

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ
وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۳﴾

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ
اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاةً فَمَنْ يَهْدِيهِ
مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۴﴾

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ
وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا
لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا
يُظَنُّونَ ﴿۲۵﴾

وَإِذَا تُلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ

ہیں تو ان کی دلیل اس کے سوا کچھ نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے آباء و اجداد کو واپس لے آؤ، اگر تم سچے ہو۔

۲۷۔ تو کہہ دے کہ اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مارتا ہے پھر قیامت کے دن کی طرف جس میں کوئی شک نہیں، تمہیں اکٹھا کر کے لے جائے گا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۸۔ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور جس دن قیامت ہوگی اس دن جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔

۲۹۔ اور تو ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھے گا۔ ہر امت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائے گی۔ آج کے دن تم اس کی جزائیے جاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔

۳۰۔ یہ ہماری کتاب ہے جو تمہارے خلاف حق کے ساتھ کلام کرے گی۔ تم جو کچھ کرتے تھے ہم یقیناً اسے تحریر میں لے آتے تھے۔

۳۱۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے تو ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی کھلی کھلی کامیابی ہے۔

۳۲۔ اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم نے تکبر سے کام لیا اور تم ایک مجرم قوم بن گئے۔

حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا اتُّوَابًا بِنَا
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۶﴾

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۷﴾

وَاللَّهُ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَيَوْمَ
تَقُومُ السَّاعَةُ يُنْحَسِرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۸﴾
وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۖ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى
إِلَى كِتَابِهَا ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾

هَذَا كِتَابُنَا يُنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۖ
إِنَّا كُنَّا نَسْتَسْمِعُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۰﴾
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۖ ذَلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۳۱﴾

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ أَفَلَمْ تَكُنْ آيَتِي
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ
قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور جب کہا جاتا ہے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور ساعت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے ہو کہ ہم نہیں جانتے کہ ساعت کیا چیز ہے۔ ہم ایک ظن سے بڑھ کر گمان نہیں کرتے اور ہم ہرگز یقین لانے والے نہیں۔

۳۴۔ اور اُن پر اُن اعمال کے بدنتائج ظاہر ہو جائیں گے جو انہوں نے کئے اور گھیر لے گی انہیں وہ چیز جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

۳۵۔ اور کہا جائے گا آج ہم تمہیں بھول جائیں گے جیسا کہ تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہوگا اور تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے۔

۳۶۔ یہ اس لئے ہوگا کہ تم نے اللہ کے نشانات کو تمسخر بنا لیا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکہ میں ڈال دیا تھا۔ پس آج وہ اُس (آگ) سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ہی ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

۳۷۔ پس اللہ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے (یعنی وہی) جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۳۸۔ اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

وَإِذْ قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نُنظَّرُ إِلَّا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿۳۳﴾

وَبَدَأَهُمْ سَيِّئَاتٍ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۴﴾

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسِكُمُ كَمَا نَسَيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَا لَكُمْ النَّارَ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نُّصْرِينَ ﴿۳۵﴾

ذَلِكُمْ بِأَنكُمْ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوعًا وَغَرَّتْكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۳۶﴾

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾

وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۸﴾

۶۱۔ الاحقاف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چھتیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں اُس حقیقت کا دوبارہ اظہار کیا گیا ہے جو گزشتہ سورت کی آخری آیات میں بیان فرمائی گئی ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اللہ ہی کی حمد کر رہا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے وہ اسی حق پر قائم ہے جس کا اس سے پہلے ذکر فرمایا گیا ہے۔ گویا ساری کائنات حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کی گواہی نہیں دے رہی۔ اس کے معاً بعد مشرکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ تمام زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے اللہ ہی کی تخلیق ہے۔ کوئی اپنے فرضی خداؤں کی تخلیق بھی تو دکھاؤ۔ دراصل اس میں مضمردلیل یہ ہے کہ ہر مخلوق پر ایک ہی خالق کی چھاپ ہے۔

اگرچہ اس سورت میں سابقہ قوم عادی کی ہلاکت کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں احقاف کے ذریعہ ڈرایا گیا مگر قرآن کریم کا یہ اسلوب نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ گزشتہ قوموں کے ذکر کے ساتھ اس سے ملتے جلتے آئندہ آنے والے حالات کی طرف بھی اشارہ کر دیا جاتا ہے۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دُخان والے مضمون کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جب بھی ان پر بادل سایہ کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ آسمان سے ان پر نعمتیں برسیں گی۔ لیکن جب وہ بادل ان تک پہنچے گا تو اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ اس کے ساتھ ایسی ریڈیائی ہوائیں آرہی ہیں جو ہر چیز کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ پس وہ اپنے مساکن سے باہر نکلنے کی بھی توفیق نہیں پائیں گے اور ان کے ویران مساکن کے سوا ان کے وجود پر کوئی گواہی نہیں ملے گی۔ ناگاساکی اور ہیروشیما دونوں اسی کا مصداق ہیں۔

آیت کریمہ نمبر ۳۴ میں یہ مضمون بیان فرمایا جا رہا ہے کہ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے اللہ تھکتا نہیں۔ اُس زمانہ کا انسان کیسے یہ دیکھ سکتا تھا لیکن اس زمانہ کا انسان جو زمین و آسمان کے راز معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ زمین و آسمان مسلسل عدم میں ڈوبتے اور پھر ایک نئی تخلیق میں ابھر آتے ہیں۔ اور یہ بار بار زمین و آسمان کو کالعدم کر کے وجود کی سطح پر ابھارنا اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فعل ہے جو بتا رہا ہے کہ وہ کبھی بھی تخلیق سے تھکا نہیں۔ پس انسان کو کیسے یہ گمان ہوا کہ جب وہ فنا ہو جائے گا تو اس کو از سر نو زندہ کرنے کی اللہ تعالیٰ کو استطاعت نہیں ہوگی۔

سُورَةُ الْاِحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَارْبَعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: صاحبِ حمد، صاحبِ مجد۔

۳۔ اس کتاب کا اُتارنا جانا کامل غلبہ والے (اور)
حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

۴۔ ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان
دونوں کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور ایک مقررہ
مدت کے لئے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ اس سے،
جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے، اعراض کرتے ہیں۔

۵۔ پوچھ: کیا تم نے اُسے دیکھا ہے جسے تم اللہ کے
سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے
زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کا شریک ہونا محض
آسمانوں ہی میں ہے؟ اس سے پہلے کی کوئی کتاب
میرے پاس لاؤ یا علم کا کوئی ادنیٰ سا نشان اگر تم
سچے ہو۔

۶۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا
اُسے پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے
سکتا؟ اور وہ تو اُن کی پکار ہی سے غافل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

حَمَّ ②

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ
الْحَكِیْمِ ③

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ④ وَالَّذِیْنَ
كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ⑤

قُلْ اَرَعَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ
شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِیۡتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ
مِّنۡ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثَرٍ مِّنۡ عِلْمٍ
اِنۡ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ⑥

وَمَنْ اَصْلٌ مِّمَّنۡ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَنْ لَا یَسْتَجِیْبُ لَهٗ اِلَّا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَهُمْ عَنِ دَعْوٰیهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑦

۷۔ اور جب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہ (مزعومہ معبود) اُن کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔

۸۔ اور جب ان پر ہماری کھلی کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ، جنہوں نے حق کا انکار کر دیا جب وہ ان کے پاس آیا، کہتے ہیں یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔

۹۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے افترا کیا ہے؟ تو کہہ دے اگر میں نے یہ افترا کیا ہوتا تو تم اللہ کے مقابل پر مجھے بچانے کی کوئی طاقت نہ رکھتے۔ جن باتوں میں تم پڑے ہوئے ہو وہ انہیں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۔ تو کہہ دے میں رسولوں میں سے پہلا تو نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے اور تم سے کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اور ایک کھلے کھلے ڈرانے والے کے سوا میں اور کچھ بھی نہیں۔

۱۱۔ تو پوچھ کہ کیا تم نے (اس کے نتیجے پر) غور کیا کہ اگر وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو اور تم اس کا انکار کر چکے ہو، حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک گواہی دینے والے نے اپنے مثیل کے حق میں گواہی دی تھی پس وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے استکبار کیا۔ یقیناً

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً
وَكَانُوا إِعْبَادَ تِهِمْ كَفِرِينَ ﴿٧﴾

وَإِذَا تَلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ لَا هَذَا سِحْرٌ
مُّبِينٌ ﴿٨﴾

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۗ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ
فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۗ هُوَ أَعْلَمُ
بِمَاتِ فَيُضَوِّنَ فِيهِ ۗ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ ۗ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾

قُلْ مَا كُنْتُ بِدَعَا مِّنَ الرُّسُلِ
وَمَا أَدْرِىٰ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۗ
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا
إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٠﴾

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ
وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ
بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۱

۱۲۔ اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اُن کے متعلق کہا جو ایمان لائے کہ اگر یہ اچھی بات ہوتی تو اسے حاصل کرنے میں یہ ہم پر سبقت نہ لے جاتے۔ اور اب جبکہ وہ ہدایت پانے میں ناکام رہے ہیں تو ضرور کہیں گے کہ یہ تو ایک پرانا جھوٹ ہے۔

۱۳۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ایک رہنما اور رحمت کے طور پر تھی۔ اور یہ ایک تصدیق کرنے والی کتاب ہے جو فصیح و بلیغ زبان میں ہے تاکہ اُن لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے ظلم کیا اور بطور خوشخبری ہو اُن کے لئے جو احسان کرنے والے ہیں۔

۱۴۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر (اس پر) استقامت اختیار کی تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ ٹمگین ہوں گے۔

۱۵۔ یہی اصحابِ جنت ہیں۔ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اُن اعمال کی جزا کے طور پر جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۔ اور ہم نے انسان کو تائید کی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔ اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ میں مہینے ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۖ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَيَقُولُونَ هَذَا آفَلِكِ قَدِيمٌ ۝

وَمِنْ قَبْلِهِ كَتَبَ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۖ وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانِ عَرَبِيٍّ لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۗ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

۱ اس جگہ شاہد سے مراد حضرت موسیٰ ہیں اور ان کے ایمان لانے سے مراد آنے والے نبی یعنی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا ہے جن کی آمد کی آپ نے گواہی دی تھی جیسا کہ فرمایا: ”میں ان کیلئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا“ (اشتناء: ۱۸/۱۸)۔

اس جگہ وَاسْتَكْبَرْتُمْ سے مراد بنی اسرائیل کی وہ قوم ہے جو رسول اللہ ﷺ کا انکار کرنے والی تھی۔ انہیں سمجھایا گیا ہے کہ تمہاری اُمت کا بانی تو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا تھا مگر تم اس کے منکر ہو۔ گویا ہمیشہ سے تمہارا شیوہ ہی انکار ہے جو تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر یہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

۱۷۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس میں سے ہم بہترین اعمال ان کی طرف سے قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے درگزر کریں گے۔ وہ اصحابِ جنت میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔

۱۸۔ اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا افسوس ہے تم دونوں پر۔ کیا تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں۔ اور ان دونوں نے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ہلاکت ہو تجھ پر۔ ایمان لے آ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تب وہ کہنے لگا یہ محض پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۱۹۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر وہ فرمان صادق آ گیا جو ان سے پہلے جنّ و انس میں سے گزری ہوئی قوموں پر صادق آیا تھا۔ یقیناً یہ سب گھانا پانے والے لوگ ہیں۔

بَلَّغْ أَشُدَّهُ وَبَلَّغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۖ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۗ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۷﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعَدَ الصَّادِقُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۱۷﴾

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا اتَّعَذَّبْنِي أَنْ أَخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَعْجِلَانِ اللَّهَ وَيَلْتَكُم مِّنْ ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۸﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا فِي أَمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَسِرِينَ ﴿۱۹﴾

﴿۱۷﴾ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے نسبتاً کم اچھے اعمال کے لحاظ سے نہیں بلکہ ان کے اعمال کے بہترین حصے کے مطابق ان کو جزا دے گا۔

۲۰۔ اور سب کے لئے اس کے مطابق درجات ہیں جو وہ کرتے رہے تاکہ (اللہ) ان کے اعمال کی انہیں پوری پوری جزا دے اس حال میں کہ وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

۲۱۔ اور یاد کرو وہ دن جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ تم اپنی سب اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں ہی ختم کر بیٹھے اور ان سے عارضی فائدہ اٹھا چکے۔ پس آج کے دن تم ذلت کا عذاب دیئے جاؤ گے بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور بوجہ اس کے کہ تم فسق کیا کرتے تھے۔

۲۲۔ اور عاد کے بھائی کو یاد کر جب اس نے اپنی قوم کو ریت کے ٹیلوں کے پاس ڈرایا، جبکہ اس کے سامنے بھی اور اس سے پہلے بھی بہت سے انداز گزر چکے تھے، کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یقیناً میں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۲۳۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اپنے معبودوں سے پھرا دے۔ پس اُسے لے آ جس کا تو ہمیں ڈراوا دیتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے۔

۲۴۔ اس نے کہا یقیناً علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو تمہیں وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک بہت جاہل قوم دیکھ رہا ہوں۔

وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ
وَلِيُؤَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۰﴾

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۗ
أَذْهَبْتُمْ طَيْبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَفْسُقُونَ ﴿۲۱﴾

وَإِذْ كُرِّحَا عَادٍ ۗ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ
بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَّتِ التُّدُرُ مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيمٍ ﴿۲۲﴾

قَالُوا أَا جِئْتَنَا لِنَأْفِكَنَا عَنِ الْإِهْتِنَا ۚ فَاتِنَا
بِمَا تَعْدُنَا إِن كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۲۳﴾

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا
أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَكِنِّي أَرِكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُونَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ پس جب انہوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں دیکھا جو ان کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا تو کہا یہ ایسا بادل ہے جو ہم پر بارش برسانے والا ہے۔ نہیں! بلکہ یہ تو وہی ہے جسے تم جلد مانگا کرتے تھے۔ یہ ایک ایسا جھکڑ ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔
۲۶۔ تباہ کر دیتا ہے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے۔ پس وہ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح ہم مجرم قوم کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۲۷۔ اور یقیناً ہم نے انہیں وہ تمکنت بخشی تھی جو تمکنت تمہیں نہیں بخشی اور ہم نے ان کے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تھے۔ پس ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل کچھ بھی ان کے کام نہ آسکے جب انہوں نے اللہ کی آیات کا بھندا نکار کیا۔ اور جس بات کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔

۲۸۔ اور یقیناً ہم تمہارے ارد گرد کی بستیوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ہم نے نشانات کو پھیر پھیر کر بیان کیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

۲۹۔ پھر کیوں نہ ان لوگوں نے ان کی مدد کی جن کو اللہ کے سوا حصولِ قرب کی خاطر انہوں نے معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے۔ اور یہ ان کے جھوٹ کا نتیجہ تھا اور اس کا جو وہ افترا کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَاوَهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ ۚ
قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطَرُنَا ۖ بَلْ هُوَ مَا
اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۲۵
تُدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا
لَا يُرَى إِلَّا مَسَكِنُهُمْ ۖ كَذَلِكَ
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝۲۶

وَلَقَدْ مَكَّنَّا لَهُمْ فِيمَا أَنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً ۗ
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا
أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ
إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ
بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝۲۷

وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ
وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝۲۸
فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ
اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ صَلُّوا عَلَيْهِمْ
وَذَلِكِ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۲۹

۳۰۔ اور جب ہم نے جنوں میں سے ایک جماعت کا رُخ تیری طرف پھیر دیا جو قرآن سنا کرتے تھے۔ جب وہ اُس کے حضور حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب بات ختم ہو گئی تو اپنی قوم کی طرف انذار کرتے ہوئے لوٹ گئے۔ ﴿۱﴾

۳۱۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم! یقیناً ہم نے ایک ایسی کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی۔ وہ اس کی تصدیق کر رہی تھی جو اس کے سامنے تھا۔ وہ حق کی طرف اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے رہی تھی۔ ﴿۲﴾

۳۲۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کو لبیک کہو اور اُس پر ایمان لے آؤ۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔ ﴿۳﴾

۳۳۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو لبیک نہیں کہتا تو وہ زمین میں عاجز کرنے والا نہیں بن سکتا اور اُس کے مقابل پر اُس کے کوئی سرپرست نہیں ہوتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِبِ
يَسْتَمْعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ
قَالُوا أَنصتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى
قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿۱﴾

قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِنَّا
بَعْدَ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲﴾

يَقَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ
يَعْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ
عَذَابِ إِلِيمٍ ﴿۳﴾

وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي سُبُلِهَا وَمَنْ يَفْعَلْ
أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۴﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں مذکور جنات عرف عام کے فرضی جن نہیں تھے بلکہ ایک عظیم قوم کے سردار تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خبر سن کر خود جا کر دیکھنے اور فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ پس جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی خوشخبری سنائی۔

﴿۲﴾ اس آیت کریمہ میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ وہ نبی پر پابو گیا ہے جس نے حضرت موسیٰ کے بعد ایک کامل شریعت لائی تھی۔

﴿۳﴾ انہوں نے قوم میں واپسی پر مذکورہ بیان کے بعد ان کو بھی تلقین کی کہ یہ سچا نبی ہے اس لئے اس پر ایمان لے آؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے اور متنبہ کیا کہ جو بھی اللہ کی طرف بلانے والے کا انکار کرتا ہے وہ اسے ناکام نہیں کر سکتا۔

۳۴۔ اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کی تخلیق سے تھکا نہیں، اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۱﴾

۳۵۔ اور یاد رکھو اُس دن کو جس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ کیا یہ سچ نہیں تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ ہمارے رب کی قسم! (یہ سچ تھا)۔ وہ ان سے کہے گا پس عذاب چکھو۔ اس وجہ سے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔

۳۶۔ پس صبر کر جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ جس دن وہ اُسے دیکھیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو یوں لگے گا جیسے دن کی ایک گھڑی سے زیادہ وہ (انتظار میں) نہیں رہے۔ پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ پس کیا بد کرداروں کے سوا بھی کوئی قوم ہلاک کی جاتی ہے؟ ﴿۲﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْصِ بِخَلْقِهِنَّ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۗ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۴﴾

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ ۗ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۗ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۵﴾

فَأَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۗ كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوْعَدُونَ ۗ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۗ بَلَّغْ ۗ فَهَلْ يَهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۳۶﴾

﴿۱﴾ اس نصیحت کے بعد اس دائمی صداقت کی طرف ان کو توجہ دلائی جس کی طرف ہر نبی اپنی قوم کو بلاتا ہے کہ وہ بعث بعد الموت پر ایمان لائیں جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

۷۷ - محمل

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی انتالیس آیات ہیں۔
 اس سورت میں جو اگرچہ آیات کی گنتی کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے عملاً قرآن کی گزشتہ تمام سورتوں کا خلاصہ بیان فرما دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مظہر تھے۔
 اس کی آیت کریمہ نمبر ۱۹ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس عظیم روحانی قیامت کے لئے مبعوث فرمائے گئے اس کے قرب کی تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ پس اُس وقت ان کا نصیحت پکڑنا کس کام آئے گا جب وہ برپا ہو جائے گی۔



سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعَةٌ رُكُوعَاتٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا
اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

۳۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال
بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا
گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی
ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال
درست کر دے گا۔

۴۔ یہ اس لئے ہوگا کہ وہ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے
جھوٹ کی پیروی کی اور وہ جو ایمان لائے انہوں نے اپنے
رب کی طرف سے آنے والے حق کی پیروی کی۔ اسی
طرح اللہ لوگوں کے سامنے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔
۵۔ پس جب تم ان لوگوں سے بھڑ جاؤ جنہوں نے
کفر کیا تو گردنوں پر وار کرنا یہاں تک کہ جب تم
ان کا بکثرت خون بہا لو تو مضبوطی سے بندھن کسو۔
پھر بعد ازاں احسان کے طور پر یا فدیہ لے کر آزاد
کرنا یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔
ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو خود ان
سے انتقام لیتا لیکن غرض یہ ہے کہ وہ تم میں سے
بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائے۔ اور وہ لوگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ
أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ②

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا
بِمَا نَزَّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّهِمْ ③ كَفَرَتْ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ
بَالَهُمْ ④

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اتَّبَعُوا الْبٰطِلَ
وَآنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ⑤
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ⑥
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضْرِبْ
الرِّقَابَ ⑦ حَتّٰى اِنْخَسَمَتْهُمْ
فَشُدُّوْا الْوَتَاقَ ⑧ فَاِمَّا مِّنَّا بَعْدُ وَاِمَّا
فِدَآءٌ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ⑨
ذٰلِكَ ⑩ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَآتَخَّرَ مِنْهُمْ
وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوْا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ⑪ وَالَّذِيْنَ

قَتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ⑥

جنہیں اللہ کی راہ میں سخت تکلیف پہنچائی گئی، ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ ⑥

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ⑦

۶۔ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کے حال درست کر دے گا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑧

۷۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جسے ان کی خاطر اُس نے بہت اعلیٰ بنایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّصِرُوا لِلَّهِ يَتَّصِرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ⑨

۸۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثبات بخشنے گا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَّأَلَهُمْ وَاصَّلْ أَعْمَالَهُمْ ⑩

۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا پس ہلاکت ہو اُن پر اور (اللہ نے) اُن کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطْ أَعْمَالَهُمْ ⑪

۱۰۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ جو کچھ اللہ نے اتارا انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ پس اُس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ⑫

۱۱۔ پس کیا وہ زمین میں پھرے نہیں کہ نتیجتاً وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام تھا۔ اللہ نے ان پر ہلاکت کی مار ڈالی اور (ان) کافروں سے بھی اُن جیسا ہی سلوک ہو گا۔

⑬ اس آیت میں جہاد فی سبیل اللہ کے مرکزی پہلو بیان کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ جن قوموں نے مومنوں کے خلاف تلوار اٹھائی ان کو مغلوب کر کے اس وقت تک لازماً مضبوطی سے باندھے رکھو جب تک قتال ختم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد یا تو فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے ورنہ بغیر فدیہ کے احسان کے طور پر چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی اچھا ہے۔

جو لوگ اسلام کی دفاعی جنگوں کو جارحانہ اور جبراً مسلمان بنانے کی خاطر جنگ کہتے ہیں ان کا یہ آیت بشارت رد کرتی ہے کیونکہ یہی سب سے اچھا موقعہ ہو سکتا تھا کہ ان قیدیوں کو مسلمان بنا لیا جائے لیکن مسلمان بنانا تو درکنار ان کو ایمان نہ لانے کی صورت میں بھی آزاد کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر اس کا عوضانہ بھی نہ لو تو یہ بھی بہتر ہے۔

۱۲۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔

۱۳۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہ رہی ہوں گی۔ جبکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا عارضی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے مویشی کھاتے ہیں حالانکہ آگ ان کا ٹھکانا ہے۔

۱۴۔ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تیری (اس) بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے تجھے نکال دیا۔ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا تب کوئی ان کا مددگار نہ نکلا۔

۱۵۔ پس جو اپنے رب کی طرف سے کھلی کھلی ہدایت پر ہو کیا اُس جیسا ہو سکتا ہے جسے اس کے برے اعمال اچھے کر کے دکھائے گئے ہوں اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو؟

۱۶۔ اُس جنت کی مثال جس کا متقیوں کو وعدہ دیا جاتا ہے (یہ ہے کہ) اُس میں کبھی متعفن نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا متغیر نہیں ہوتا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے۔ اور نہریں ہیں ایسے شہد کی جو خالص ہے۔ اور ان کے لئے اُس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے عظیم مغفرت بھی۔ کیا (ایسے لوگ) اُس جیسے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۲﴾

اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَمْتَسِعُوْنَ وَايَاكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالتّٰرُ مَشُوٰى لَهُمْ ﴿۱۳﴾

وَكَآيِنٌ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي اَخْرَجْتِكَ مِنْ اَهْلِكَهُمْ فَلَا نٰصِرَ لَهُمْ ﴿۱۴﴾

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ كَمَنْ زُوِيَ لَهُ سُوْءٌ عَمَلِهٖ وَاَتَّبَعُوْا اَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۵﴾

مِثْلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اَسِيْنٍ وَاَنْهٰرٌ مِنْ لَبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِنْ حَمْرٍ لَّدَدَةٍ لِّلشَّرْبِ بَيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَاَنْهٰرٌ مِنْ كَلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

ہو سکتے ہیں جو آگ میں لمبے عرصہ تک رہنے والا ہو اور کھولتا ہوا پانی انہیں پلایا جائے پس وہ ان کی انتڑیاں کاٹ کر رکھ دے۔ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور ان میں وہ بھی ہیں جو (بظاہر) تیری طرف کان دھرتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جنہیں علم دیا گیا ہے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی اس نے کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔

فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿۱۶﴾

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنفَا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ان کو اس نے ہدایت میں بڑھا دیا اور ان کو ان کا تقویٰ عطا کیا۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ پس کیا وہ محض ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آجائے۔ پس اس کی علامات تو آچکی ہیں۔ پھر جب وہ بھی ان کے پاس آجائے گی تو اس وقت ان کا نصیحت پکڑنا ان کے کس کام آئے گا؟

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ ذِكْرُهُمْ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزش کی بخشش طلب کر، نیز مومنوں اور مومنات کے لئے بھی۔ اور اللہ تمہارے سفری ٹھکانوں کو بھی خوب جانتا ہے اور مستقل ٹھکانوں کو بھی۔ ﴿۲۰﴾

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ ۖ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿۲۰﴾

﴿۲۰﴾ یہ آیت مسلسل تمثیلات بیان فرما رہی ہے کیونکہ اس مادی دنیا میں تو نہ پانی کھڑا رہنے پر بوسیدگی سے بچ سکتا ہے، نہ دودھ خراب ہونے سے بچ سکتا ہے۔ نہ شراب ایسی ہو سکتی ہے جو صرف لذت دے مگر نشہ نہ دے۔ نیز اس دنیا میں تو انسان کو اگر صرف یہی چیزیں میسر ہوں تو کبھی محض ان چیزوں پر راضی نہیں ہو سکتا۔ سو بالبداهت یہ تمثیلات ہیں۔ جو لوگ دنیا میں ان چیزوں کو اچھا سمجھتے ہیں یا ان سے فوائد منسلک دیکھتے ہیں ان کو خوشخبری دی جا رہی ہے کہ جنت میں ان کو ان کے فائدے کی بہترین چیزیں عطا کی جائیں گی۔

۲۱۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہیں گے کہ کیوں نہ کوئی سورت اتاری گئی؟ پس جب کوئی محکم سورت اتاری جائے گی اور اس میں قتال کا ذکر کیا جائے گا تو وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہوگئی ہو۔ پس ہلاکت ہو ان کے لئے۔

۲۲۔ اطاعت اور معروف بات چاہئے۔ پس اب جبکہ یہ امر مستحکم ہو چکا ہے اگر وہ اللہ کے ساتھ مخلص رہتے تو ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۲۳۔ کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ اگر تم متولی ہو جاؤ تو تم زمین میں فساد کرتے پھرو اور اپنے رحمی رشتوں کو کاٹ دو؟ (ہرگز نہیں)۔

۲۴۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

۲۵۔ پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟

۲۶۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنی پیٹھ دکھاتے ہوئے مُرد ہو گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت روشن ہو چکی تھی، شیطان نے انہیں (ان کے اعمال) خوبصورت کر کے دکھائے اور انہیں جھوٹی امیدیں دلائیں۔

۲۷۔ یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے ان لوگوں سے

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ
فَإِذَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا
الْقِتَالُ ۗ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشَىٰ
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ ۞

طَاعَةٌ ۚ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۗ فَإِذَا عَزَمَ
الْأَمْرَ ۗ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ ۞

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ وَتَقْطِعُوا أَرْحَامَكُمْ ۞
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ
وَأَعَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۞

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ
أَقْفَالٌهَا ۞

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِن بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ
لَهُمْ ۗ وَأَمَلَىٰ لَهُمْ ۞

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ

جنہوں نے اس سے کراہت کی جو اللہ نے اُتارا (یہ) کہا کہ ہم ضرور بعض امور میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور اللہ اُن کی رازداری کو جانتا ہے۔

۲۸۔ پس کیا حال ہوگا جب فرشتے انہیں وفات دیں گے؟ وہ ان کے چروں اور پیٹھوں پر ضرر میں لگائیں گے۔

۲۹۔ یہ نتیجہ ہے اس کا کہ انہوں نے اس چیز کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے پیروی کی اور اس کی رضا کو ناپسند کیا۔ پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

۳۰۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے گمان کرتے ہیں کہ اللہ اُن کے کینوں کو باہر نہیں نکالے گا؟

۳۱۔ اور اگر ہم چاہیں تو تجھے ضرور وہ لوگ دکھا دیں گے اور تو ان کو ضروران کی علامتوں سے جان لے گا اور اُن کو ان کے لب و لہجہ سے یقیناً پہچان لے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور ہم لازماً تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کو ممتاز کر دیں اور تمہارے احوال کو پرکھ لیں۔

۳۳۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ہدایت ان پر واضح ہو چکی تھی وہ ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکیں گے اور وہ ضروران کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔

اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّيْتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۲۸﴾

ذَلِكَ بِأَنَّهُم اتَّبَعُوا مَا آسَخَطَ اللَّهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَاحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿۲۹﴾

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿۳۰﴾

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكُمْهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۗ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۗ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۱﴾

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۗ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿۳۲﴾

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

الهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالُهُمْ ﴿۳۳﴾

﴿۳۱﴾ آیات ۳۰-۳۱: ان آیات میں منافقین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے سینہ میں بغض اور کینہ چھپائے رہیں گے اور کسی کو پتہ نہیں چلے گا تو یہ نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرمایا کہ اُن کو تو اُن کی پیشانیوں اور ان کے لب و لہجہ سے ہی پہچان لیتا ہے۔ پس منافقین شاید سادہ لوح لوگوں سے چھپے ہوئے ہوں مگر آنحضرت ﷺ پر اُن کا حال خوب واضح تھا۔

۳۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

۳۵۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا پھر وہ اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر تھے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔

۳۶۔ پس کمزوری نہ دکھاؤ کہ صلح کی طرف بلانے لگو جبکہ تم ہی غالب آنے والے ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہیں تمہارے اعمال (کا بدلہ) کم نہیں دے گا۔

۳۷۔ یقیناً دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے اموال نہیں مانگے گا۔

۳۸۔ اگر وہ تم سے وہ (اموال) مانگے اور تمہارے پیچھے پڑ جائے تو تم بخل سے کام لو گے اور وہ تمہارے بغض باہر نکال دے گا۔

۳۹۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پھر تم میں سے وہ بھی ہے جو بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو بخل سے کام لیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے ہی نفس کے خلاف بخل کرتا ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوا ایک متبادل قوم لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝۳۴

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَهُمْ ۝۳۵

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ ۗ وَأَنْتُمْ
الْأَعْلَوْنَ ۗ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكُكُمْ
أَعْمَالَكُمْ ۝۳۶

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ ۗ وَإِنْ
تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ
وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ ۝۳۷

إِنْ يَسْأَلْكُمْ مَوَالِيهَا فَيُحْفِكُمْ تَبَخَّلُوا
وَيُخْرِجُ أَصْعَانَكُمْ ۝۳۸

هَآأَنْتُمْ هُوَآَاءِ تُدْعُونَ لِتُنْفِقُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ ۗ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ ۗ وَمَنْ
يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلْ عَنِ نَفْسِهِ ۗ وَاللَّهُ
الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۗ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۗ ثُمَّ لَا يَكُونُوا
أَمْثَالَكُمْ ۝۳۹

۴۸۔ الفتح

یہ سورت صلح حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔
سورۃ محمدؐ کے بعد سورۃ الفتح آتی ہے جس میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی بلند مقام بیان فرمایا گیا ہے جو آیت نمبر ۱۱ میں مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند تھا کہ کامل طور پر آپؐ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کا آنا گویا اللہ تعالیٰ کا آنا تھا۔ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنا تھا جیسا کہ فرمایا: **إِنَّ الدِّينَ يُبَاسِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَاسِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ**۔ یعنی یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔

آیت نمبر ۱۹ میں اللہ تعالیٰ کی بیعت والے مضمون کا پھر اعادہ فرمایا گیا ہے جبکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک درخت کے نیچے مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر عہد بیعت کا اعادہ کر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ وعدہ فرمادیا گیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دل میں حج نہ کرنے کی وجہ سے جو بھی خلش تھی وہ اس بیعت کے بعد کلیۃً دور فرمادی گئی اور کامل سکینت عطا ہوئی اور جس بات کو بظاہر شکست سمجھا جاتا تھا یعنی مکہ میں داخل نہ ہو سکتا، اس نے آئندہ تمام فتوحات کی بنیاد ڈال دی جن میں قریب کی فتح بھی شامل تھی اور بعد میں آنے والی فتوحات بھی۔

آخر پر مومنوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رو یا دکھائی گئی تھی وہ یقیناً حق کے ساتھ پوری ہوگی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس پر گواہ ٹھہریں گے کہ وہ مناسک حج ادا کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں گے اور مکہ پر یہ غلبہ تمام بنی نوع انسان پر غلبہ کا پیش خیمہ بنے گا۔

سورۃ محمدؐ کے بعد اس سورت میں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بیان فرمایا گیا اور قطعیت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آپؐ کے نام محمدؐ کے ساتھ ظاہر کی گئی تھی اور ان تمام صفات کا ذکر فرمایا جو اس عظیم الشان جلالی نبی اور اس کے صحابہ کے مقدر میں تھیں۔ پھر انجیل کی بھی ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی صرف عہد نامہ قدیم میں ہی نہیں بلکہ عہد نامہ جدید میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کی گئی تھی جو آپؐ کی جمالی شان کی مظہر ہے اور ایک ایسی کھیتی سے اس کی مثال دی گئی ہے جسے کوئی متکبر اپنے ہزارادوں کے باوجود روندنے میں کامیاب نہیں ہوگا اور ایک نہیں بلکہ کئی ذراع ایسے ہوں گے جو وہ کھیتی لگائیں گے۔

سُورَةُ الْفَتْحِ مَدْيِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے۔

۳۔ تاکہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے
والی لغزش بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک
پہنچائے اور صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

۴۔ اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبہ
والی نصرت ہو۔

۵۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت
اُتاری تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں مزید
بڑھیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کی
ملکیت ہیں اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت
حکمت والا ہے۔

۶۔ تاکہ وہ مومنوں اور مومنات کو ایسی جنتوں
میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی
ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۲

لِيَعْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَاَخَّرَ وَيُمْتِعْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۳

وَيُضْرِكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۴

هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيُزَادُوْا اِيْمَانًا

مَعَ اِيْمَانِهِمْ ۵ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ۶ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۷

لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنَّٰتٍ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

آیات ۲-۳: ان ابتدائی آیات میں مومنوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ ان کو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی۔

آیت نمبر ۳ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ذَنْبِ کا لفظ منسوب ہوا ہے جس سے مراد گناہ نہیں ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جس
طرح تو پہلے گناہ کیا کرتا تھا اسی طرح آئندہ بھی کرتا چلا جا تو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ تُو جس طرح پہلے گناہ سے
پاک تھا جس پر آپ کی ساری زندگی گواہ ہے اسی طرح آئندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے یہاں تک کہ اتمامِ نعمت
ہو جائے۔ نعمت سے مراد اس جگہ نبوت ہے۔

اور وہ اُن سے اُن کی بُرائیاں دور کر دے۔ اور اللہ کے نزدیک یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

۷۔ اور تاکہ وہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بدگمانی کرتے ہیں۔ مصائب کی گردش خود انہی پر پڑے گی اور اللہ ان پر غضبناک ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے اور اس نے ان کے لئے جہنم تیار کی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۸۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۹۔ یقیناً ہم نے تجھے ایک گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر بھیجا۔

۱۰۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اُس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ قَوْلًا عَظِيمًا ۙ

وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ ۚ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۗ

وَاللَّهُ جُبُودٌ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۙ

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۙ

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۖ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۙ

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۖ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۙ

۱۲۔ ضرور بادیہ نشینوں میں سے پیچھے چھوڑ دیئے جانے والے تجھ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا۔ پس ہمارے لئے بخشش طلب کر۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں۔ تو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی تمہارے حق میں اختیار رکھتا ہو، اگر وہ تمہیں تکلیف پہنچانے کا ارادہ یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے۔ حق یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہوتا ہے۔

۱۳۔ بلکہ تم گمان کرتے رہے کہ رسول اور ایمان لانے والے اپنے اہل و عیال کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور یہ بات تمہارے دلوں کو اچھی دکھائی گئی اور تم بدظنی کرتے رہے اور ایک ہلاک ہونے والی قوم ہو گئے۔

۱۴۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لایا تو یقیناً ہم نے کافروں کے لئے بھڑکنے والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۱۵۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۶۔ جب تم اموالِ غنیمت کی طرف انہیں حاصل کرنے کے لئے جاؤ گے تو وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے، ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔ تو کہہ دے کہ تم

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
شَعَلْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْنَا
يَقُولُونَ بِالسِّتَةِ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ط
قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ط
بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۱۲

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزِينَ ذَلِكَ
فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوْءًا ۱۳
وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۱۴

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَأِنَّا
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۱۵
وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط يَعْفِرُ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَكَانَ اللَّهُ
عَفُورًا رَحِيمًا ۱۶

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ
مَغَانِمَ لَتَأْخُذُواهَا ذُرُوقًا نَتَّبِعْكُمْ ج
يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ط قُلْ لَنْ

ہرگز ہمارے پیچھے نہیں آؤ گے۔ اسی طرح اللہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ اس پر وہ کہیں گے بلکہ تم تو ہم سے حسد کرتے ہو۔ حق یہ ہے کہ وہ سمجھتے نہیں مگر بہت تھوڑا۔

تَّبِعُونَا كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
فَسَيَقُولُونَ بَلْ نَحْسَدُونَكَ ۗ بَلْ كَانُوا
لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۲۶﴾

۱۷۔ بادیہ نشینوں میں سے پیچھے چھوڑ دیئے جانے والوں سے کہہ دے کہ تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہوگی۔ تم ان سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ گے جیسا کہ پہلے پیٹھ پھیر گئے تھے تو وہ تمہیں بہت دردناک عذاب دے گا۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ
إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ ۚ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ
أَجْرًا حَسَنًا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۲۷﴾

۱۸۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ اور جو پیٹھ دکھائے گا وہ اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ وَمَنْ
يَتَوَلَّ يَُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۲۸﴾

۱۹۔ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں ایک فتح قریب عطا کی۔

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ
بَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي
قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ
وَآثَابَهُمْ فَتَحَّاقَرِيبًا ﴿۱۹﴾

۲۰۔ اور بہت سے اموالِ غنیمت بخشے جو وہ حاصل کر رہے تھے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

۲۱۔ اللہ نے تم سے کثیرا اموالِ غنیمت کا وعدہ کیا ہے جو تم حاصل کرو گے۔ پس یہ تمہیں اس نے فوری عطا کر دیں اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے تاکہ یہ مومنوں کے لئے ایک بڑا نشان ہو جائے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے۔

۲۲۔ نیز کچھ دوسری (فتوحات) ہیں جو ابھی تمہیں حاصل نہیں ہوئیں۔ یقیناً اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۲۳۔ اور اگر وہ لوگ تم سے قتال کریں گے جنہوں نے کفر کیا تو ضرور پیٹھ پھیر جائیں گے، پھر وہ نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔

۲۴۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے بھی گزر چکی اور تو اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

۲۵۔ اور وہی ہے جس نے اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے وادی مکہ میں روک دیئے تھے، بعد اس کے کہ اس نے تمہیں ان پر کامیابی عطا کی۔ اور اللہ، جو کچھ تم کرتے ہو، اُس پر گہری نظر رکھتا ہے۔

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۲۰﴾

وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۗ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۱﴾

وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۲﴾

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَذْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَوَلَا نَصِيرًا ﴿۲۳﴾

سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۗ وَكُنْ تَجْدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿۲۴﴾

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۲۵﴾

۲۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا تھا اور تمہیں مسجد حرام سے روک دیا تھا اور قربانی کو بھی جبکہ وہ روک دی گئی تھی کہ اپنی قربان گاہ تک پہنچے۔ اور اگر ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتے جنہیں نہ جاننے کے باعث تم اپنے پاؤں تلے پجل ڈالتے تو تمہیں ان کی طرف سے لاعلمی میں کوئی نقصان پہنچ جاتا۔ یہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ اُسے اپنی رحمت میں داخل کرے جسے وہ چاہے۔ اگر وہ نھر کر الگ ہو چکے ہوتے تو ضرور ہم ان میں سے کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب دیتے۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَّوُّوهُمْ فَتَضَيَّبِكُمْ مِنْهُمْ مَّعْرَةٌ بِيغْيَرِ عِلْمٍ ۚ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

۲۷۔ جب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، اپنے دلوں میں غیرت کا یعنی جاہلانہ غیرت کا مسئلہ بنا بیٹھے، تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی سکینت اتاری اور انہیں تقویٰ کے کلمہ سے چمٹائے رکھا اور وہی اس کے سب سے زیادہ حقدار اور اہل تھے۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

۲۸۔ یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) روایات کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں

لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّعْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

داخل ہو گے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کرو گے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اور فتح مقدر کر دی ہے۔

أَمِينٌ ۱۰ مُخَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ
وَمُقَصِّرِينَ ۱۱ لَا تَخَافُونَ ۱۲ فَعَلِمَ مَا
لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ
فَتْحًا قَرِيبًا ۱۳

۲۹۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیئہً غالب کر دے۔ اور گواہ کے طور پر اللہ بہت کافی ہے۔ ﴿۱۰﴾

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۱۴
وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۱۵

۳۰۔ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ ان کی مثال ہے جو تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اُسے مضبوط کرے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۱۶ وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ
اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۱۷ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرَةِ ۱۸ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۱۹
كَزَّرَعٍ أُخْرِجَ شَطْعُهُ فَازَرَهُ

﴿۱۰﴾ اس آیت میں اسلام کے دنیا کے سب ادیان پر غالب آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس آیت کے نزول کے وقت تو اہل مکہ پر بھی ظاہری غلبہ نصیب ہوا تھا۔ پھر اُس زمانہ میں یہ پیشگوئی کہ اسلام کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کیا جائے گا بے مثال عظمت کی حامل ہے۔

فَاسْتَعْلَظْ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ
 الزُّرَّاعَ لِيُغَيِّظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَّ اللَّهُ
 الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ
 مَغْفِرَةً ۗ وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنھل پر کھڑی ہو جائے،
 کاشتکاروں کو خوش کر دے تاکہ ان کی وجہ سے کفار
 کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے ان سے، جو
 ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، مغفرت اور
 اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ۝

❶ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی جو صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان کو آپؐ کی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ فوراً فرمایا وَالَّذِينَ مَعَهُ یعنی آپؐ کی خوبیاں ان لوگوں میں بھی سرایت کریں گی جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔ خوبیوں میں سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اَشِدَّةَ اَعْلَى الْكُفَّارِ۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ کفار پر اپنی سخت دلی کی وجہ سے شدید ہوں گے بلکہ کفر کا اثر قبول نہ کرنے کے لحاظ سے انہیں شدید کہا گیا ہے۔ لیکن ان کے دل رحمت سے بھرے ہوئے ہوں گے جس کی وجہ سے مومن ایک دوسرے سے رحمت اور تطفہ کا سلوک کرنے والے ہوں گے۔ اور ان کے جہاد کی غرض محض رضائے باری تعالیٰ ہے نہ کہ دنیاوی مال کمانا۔ چنانچہ وہ اللہ کے حضور رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے جھکیں گے اور اس سے فضل یعنی ایسا دنیاوی مال طلب کریں گے جس کے ساتھ رضائے باری تعالیٰ بھی ہو۔ یہ ان کے جہاد کے وہ مرکزی پہلو ہیں جو تورات میں ان کے متعلق بیان کئے گئے تھے۔

اور جہاں تک آنحضرت ﷺ کی امت میں دورِ آخرین میں آنے والے مسیح اور اس کے ماننے والوں کا تعلق ہے ان کی مثال انجیل میں ایسی روئیدگی کے ساتھ دی گئی ہے جو بتدریج بڑھتی ہے اور اپنے ڈنھل پر مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کو دیکھ کر اس کو بونے والے یعنی خدمت دین میں حصہ لینے والے بہت خوش ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں کفار کو ان پر اور بھی زیادہ غصہ آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی جو اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لائیں گے اور اس سے مغفرت چاہیں گے عظیم مغفرت کی اور اجر کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

۵۹۔ الحجرات

یہ سورت فتح مکہ کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انیس آیات ہیں۔ گزشتہ سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال اور جمال کے جو مراتب بیان ہوئے ہیں اس کے بعد یہاں صحابہؓ کی یہ ذمہ داری بیان فرمائی گئی ہے کہ اس عظیم الشان رسول کے سامنے نہ تو نظر اٹھا کر بات کرنا تمہیں زیب دیتا ہے نہ اونچی آواز میں۔ چنانچہ وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دُور سے آوازیں دیتے ہوئے اپنے گھر سے باہر آنے کی تکلیف دیا کرتے تھے ان پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر ۱۰ میں آئندہ زمانہ میں مسلمان حکومتوں کے باہمی اختلاف کی صورت میں بہترین طریق کار کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو مسلمان حکومتوں کے آپس میں لڑنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اسلئے دراصل اس آیت کریمہ میں ایک عظیم الشان چارٹر پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں ہی کے لئے نہیں غیر مسلموں کے لئے بھی قوموں کے اختلاف کی صورت میں اُن میں صلح کرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بنیادی خدّ و خال یہ ہیں کہ:-

(۱) اگر دو مسلمان حکومتیں آپس میں لڑ پڑیں تو باقی مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر دونوں کو لڑائی سے روکیں اور اگر ان میں سے کوئی نصیحت نہ سنے تو فوجی اقدام کے ذریعہ اس کو مجبور کر دیں۔

(۲) پس جب وہ لڑائی سے باز آجائیں تو پھر ان کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کرو۔

(۳) مگر جب صلح کروانے کی کوشش کرو تو کامل انصاف کے ساتھ کرو اور دونوں فریق کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ کیونکہ آخری نتیجہ اس کا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے ان کو وہ ہرگز ناکام نہیں ہونے دیتا۔

ایک دفعہ پھر متوجہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ یہاں خطاب مسلمانوں سے ہے مگر جو طریق کار اُن کو سمجھایا گیا ہے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے قابل تقلید ہے۔

اس کے بعد مختلف قوموں میں تفرقہ اور انشقاق کی بنیادی وجہ بیان فرمادی گئی جو دراصل نسل پرستی ہے۔ ہر قوم جب دوسری قوم سے تمسخر کرتی ہے تو اپنے آپ کو ان سے گویا الگ اور اعلیٰ نسل شمار کرتے ہوئے ایسا کرتی ہے۔ اس کے بعد متفرق ایسی معاشرتی خرابیاں بیان فرمادیں جن کے نتیجہ میں افتراق پیدا ہوتے ہیں۔

اس کے بعد یہ وضاحت فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے قوموں کو مختلف رنگوں اور نسلوں میں بانٹا کیوں ہے؟ اس کا مقصد یہ بیان فرمایا گیا کہ ایک دوسرے پر برتری جتانے کے لئے نہیں بلکہ ایک دوسرے کی پہچان میں سہولت کی خاطر ایسا کیا گیا ہے۔ مثلاً جب کہا جائے کہ فلاں شخص امریکن ہے یا فلاں جرمن ہے تو اس وجہ سے نہیں کہا جاتا کہ امریکن نسل کو سب پر فضیلت حاصل ہے یا جرمن نسل کو سب قوموں پر فضیلت حاصل ہے بلکہ محض پہچان کی خاطر یہ ذکر کیا جاتا ہے۔



سُورَةُ الْحُجْرَاتِ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَ رُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے
رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کیا کرو اور اللہ کا
تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت سنے والا (اور)
دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کی آواز سے
اپنی آوازیں بلند نہ کیا کرو اور جس طرح تم میں
سے بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے اونچی آواز
میں باتیں کرتے ہیں اس کے سامنے اونچی بات نہ
کیا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں
اور تمہیں پتہ تک نہ چلے۔

۴۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے حضور اپنی
آوازیں دھیمی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے
دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہے۔ ان کے
لئے ایک عظیم بخشش اور بڑا اجر ہے۔

۵۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھے گھروں کے باہر سے آوازیں
دیتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔

۶۔ اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو خود ہی ان کی
طرف باہر نکل آتا تو یہ ضرور ان کے لئے بہتر ہوتا۔ اور
اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْدَمُوْا بَيْنَ
يَدَيِّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَتَقُوْا اللّٰهَ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ②

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ
تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ③

اِنَّ الَّذِيْنَ يَعْضُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ لِتَقْمُوْا ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِيْمٌ ④

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجْرٰتِ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ⑤

وَلَوْ اَنْتُمْ صَبْرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑥

۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خیر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ ﴿۷﴾

۸۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہاری اکثر باتیں مان لے تو تم ضرور تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہارے لئے کفر اور بد اعمالی اور نافرمانی سے سخت کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

۹۔ اللہ کی طرف سے یہ ایک بڑے فضل اور نعمت کے طور پر ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۱۰۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبِيٍّ فَبَيِّنُوا أَنْ تُصَيِّبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿۷﴾

وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّشِدُونَ ﴿۸﴾

فَضَلًّا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۹﴾

وَإِنْ طَافَتَا مِنَّا فِتْنَتَانِ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأْصَلِحُوا بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأْصَلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿۱۰﴾

﴿۷﴾ مدینہ میں بہت سے انواہیں پھیلانے والے ایسی انواہیں پھیلاتے تھے کہ ان کو سچ مان کر محض شک کی بنا پر بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دوسروں سے قتال کرنے کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ ان کو اس جلد بازی سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس قسم کی انواہوں کے نتیجے میں بعض بے قصور لوگوں پر بھی زیادتی ہو جائے اور اس کے نتیجے میں مومنوں کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔

۱۱۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا
بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ
وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَلَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۗ بِئْسَ الْإِسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۗ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ
الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا
تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ
تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

۱۵۔ بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔

۱۷۔ پوچھ کہ کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو؟ جبکہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۗ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿۱۴﴾

قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُوبُنَا لَمْ نُوْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۵﴾

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿۱۶﴾

قُلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۷﴾

﴿۱۴﴾ اس آیت کریمہ میں ایمان اور اسلام کی وہ ابتدائی تعریف کی گئی ہے جو ایمان کو اسلام سے الگ کر دیتی ہے۔ منہ سے تو ہر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے دل میں ایمان ہے لیکن ان کو بتایا گیا ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ یعنی وہ لوگ جن کے دل میں ایمان نہ بھی ہوا ہے آپ کو مسلمان کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ہیں جو کفر کی حالت میں ہی مر گئے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے دل میں سردست ایمان داخل نہیں ہوا مگر وہ ظاہری طور پر اسلام قبول کرنے کے بعد بالآخر سچے دل سے مومن بھی ہو جائیں گے۔

۱۸۔ وہ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو کہہ دے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتایا کرو بلکہ اللہ تم پر احسان کرتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دی۔ اگر تم سچے ہو (تو اس کا اعتراف کرو)۔

يَمْتُونُ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَا تَمْتُونُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے اور تم جو کرتے ہو اللہ اس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾

۵۰ - قی

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی۔ بسم اللہ سمیت اس کی چھیالیس آیات ہیں۔ یہ سورت مقطعات میں سے حرف ”ق“ سے شروع ہوتی ہے۔ ”ق“ کے متعلق جید علماء کا خیال ہے کہ لفظ قدیبر کا اختصار ہے۔ اور اس کے بعد پہلا لفظ قرآن آیا ہے جو ”ق“ ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے والوں کا یہ بیان مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت کہاں سے آگئی کہ ہمیں مرکز مٹی ہو جانے کے بعد ایک دفعہ پھر قیامت کے دن اکٹھا کرے۔ ان کے نزدیک یہ ایک بہت دور کی بات ہے یعنی بعید از عقل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ زمین ان میں سے کیا کچھ کم کرتی چلی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے منتشر ذرات کو اکٹھا کر دیں۔ ان کی توجہ آسمان کی وسعتوں کی طرف پھیری گئی ہے کہ اتنی عظیم الشان کائنات میں کوئی ایک نقص بھی وہ نہیں دکھا سکتے، پھر اس کے پیدا کرنے والے کی قدرتوں کا وہ کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو وساوس ان کے دل میں اٹھتے ہیں ہم کلیۃً ان سے باخبر ہیں کیونکہ ہم انسان کی شرک سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ ضرورتاً لوگ اٹھائے جاؤ گے اور اٹھائے جانے والوں کے ساتھ ان کو ایک بانک کر لے جانے والا ہوگا اور ایک گواہ۔

جہنم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بے دین انسان کیے بعد دیگرے گروہ درگروہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔ ایک ایسی جہنم کا جس کا کبھی پیٹ نہیں بھرے گا۔ جب تمثیلی طور پر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا تیرا پیٹ بھر گیا ہے تو وہ زبانِ حال سے جواب دے گی کہ کیا اور بھی ایسے بد قسمت ہیں؟ میرے اندر ان کی بھی گنجائش ہے۔

اور اس کے برعکس جنت متقیوں کے قریب تر کر دی جائے گی۔ غَیْسَرَبَعِیْنَد کا یہ مفہوم بھی ہے کہ یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی کہ ان کے طعن و تشنیع کو صبر کے ساتھ برداشت کریں۔ جو پیشگوئیاں قرآن کریم میں فرمائی گئی ہیں وہ لازماً پوری ہو کر رہیں گی۔ پس قرآن کریم کے ذریعہ تو اس شخص کو نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہو۔

یہاں یہ مراد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چن چن کر صرف اس کو نصیحت کریں گے جو تنبیہ سے ڈرتا ہو۔ نصیحت تو آپ تمام بنی نوع انسان کو کر رہے ہیں مگر فائدہ وہی اٹھائے گا جو تنبیہ سے ڈرنے والا ہو۔

سُورَةُ ق مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ بِسْتٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قَدِيرٌ: کامل قدرت رکھنے والا۔ عزت والے
قرآن کی قسم!

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے تعجب کیا کہ خود انہی
میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا ہے۔
پس کافر کہتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے۔

۴۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے؟
وہ لوٹنا ایک دُور کی بات ہے۔

۵۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ زمین ان میں سے کیا کم
کر رہی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ رکھنے والی
کتاب ہے۔

۶۔ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ اُن کے
پاس آیا پس وہ ایک الجھاؤ والی بات میں پڑے
ہوئے ہیں۔

۷۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ
ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس
میں کوئی رخ نہ نہیں؟

۸۔ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اس میں مضبوطی
سے گڑے ہوئے پہاڑ ڈال دیئے اور ہر قسم کے
شاداب جوڑے اس میں اُگائے۔

۹۔ آنکھیں کھولنے کے لئے اور ہر ایسے بندہ کے لئے
عبرت کے طور پر جو بار بار (اللہ کی طرف) لوٹنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

ق ۵۰ وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ ②

بَلْ عَجِبُوْا اَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ③

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ④

اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ⑤ ذٰلِكَ رَجْعٌ

بَعِیْدٌ ⑥

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ⑦

وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حٰفِیْظٌ ⑧

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ

فِیْ اَمْرٍ مَّرِیْجٍ ⑨

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلَى السَّمٰوٰتِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ

بَنٰیْنَهَا وَزَیَّجْنٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑩

وَ الْاَرْضِ مَدَدْنٰهَا وَ الْقَیْنَ اَفِیْهَا رَوٰسِیَ

وَ اَنْبَتْنٰ فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَیْجٍ ⑪

تَبْصِرَةً وَ ذِكْرًا لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ⑫

۱۰۔ اور ہم نے آسمان سے مبارک پانی اتارا اور اس کے ذریعہ باغات اور کٹائی کی جانے والی فصلوں کے بیج اُگائے۔

۱۱۔ اور کھجوروں کے اونچے درخت جن کے تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں۔

۱۲۔ بندوں کے لئے رزق کے طور پر۔ اور ہم نے اُس (یعنی بارش) کے ذریعہ ایک مُردہ علاقہ کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح خروج ہوگا۔

۱۳۔ اُن سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا اور معدنیات والوں نے اور شمود نے بھی

۱۴۔ اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے

۱۵۔ اور گھنے درختوں میں بسنے والوں نے اور تبع کی قوم نے۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا۔ پس میرا انذار سچا ثابت ہو گیا۔

۱۶۔ کیا ہم پہلی تخلیق سے تھک چکے ہیں؟ نہیں! بلکہ وہ تو تخلیق نو کے متعلق بھی شک میں مبتلا ہیں۔

۱۷۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس اُسے کیسے کیسے وساوس میں ڈالتا ہے اور ہم اس سے (اس کی) رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

۱۸۔ جب دو بات پکڑنے والے بات پکڑتے ہیں، دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ

جَبْتِ وَوَحَبَّ الْحَصِيدِ ۱۰

وَالنَّخْلَ لِسُقْيٰى لَهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۱۱

رِزْقًا لِّلْعِبَادِ ۱۲ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلَدَةً مَّيْتًا ۱۳

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۱۴

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ اَصْحٰبُ

الرَّسْلِ وَّثَمُوْدٌ ۱۵

وَعَادٌ وَّ فِرْعَوْنٌ وَّ اِخْوَانُ لُوْطٍ ۱۶

وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَّقَوْمُ تَبِعٍ ۱۷ كَلَّمْنَا

كَذَّبَ الرَّسُلَ فَحَقِّقْ وَعَيْدِ ۱۸

اَفَحْيَيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۱۹ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ

مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۲۰

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَّنَعَلَمُ مَا تُوَسْوِسُ

بِهٖ نَفْسُهٗ ۲۱ وَّنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهٖ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۲۲

اِذْ يَتَلَفَّى الْمُتَلَفِّينَ عَنِ الْيَمِيْنِ

وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٍ ۲۳

یہاں انسانوں کے اعمال کی نگرانی کرنے والوں کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ان کی دائیں طرف کے فرشتے ان کے نیک اعمال تحریر کرتے ہیں اور بائیں طرف کے فرشتے بد اعمال کو۔ یہ ظاہری آنکھ سے دکھائی دینے والے کوئی فرشتے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام شہادت ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

۱۹۔ وہ کوئی بات نہیں کہتا مگر اس کے پاس ہی (اس کا) ہمہ وقت مستعد نگران ہوتا ہے۔

مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۱۹

۲۰۔ اور جب موت کی برحق غشی آجائے گی۔ یہ وہی ہے جس سے تو گریز کرتا رہا۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۲۰

۲۱۔ اور صورتوں میں پھونکا جائے گا۔ یہ ہے وہ انذار کا دن۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۗ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۲۱

۲۲۔ اور ہر جان آئے گی اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔

وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۲۲

۲۳۔ یقیناً تو اس بارہ میں غفلت میں رہا۔ پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اٹھا دیا اور آج تیری نظر بہت تیز ہوگئی ہے۔

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۳

۲۴۔ اور اُس کا ساتھی کہے گا یہ ہے جو میرے پاس تیار پڑا ہے۔

وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَىٰ عَتِيدٍ ۲۴

۲۵۔ (اے سائق اور اے گواہ!) تم دونوں ہر سخت ناشکری کرنے والے (اور حق کے) سخت مُعاند کو جہنم میں جھونک دو۔

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۲۵

۲۶۔ ہر اچھی بات سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں مبتلا کرنے والے کو۔

مَتَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مَعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ۲۶

۲۷۔ وہ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنا رکھا تھا۔ پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں جھونک دو۔

الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيهِ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۲۷

۲۸۔ اس کے ساتھی نے کہا اے ہمارے رب! میں نے تو اسے سرکش نہیں کیا لیکن وہ خود ہی ایک دُور کی گمراہی میں مبتلا تھا۔

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْعَمْتَهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۲۸

۲۹۔ وہ کہے گا میرے حضور جھگڑا نہ کرو۔ میں پہلے ہی تمہاری طرف انذار بھیج چکا ہوں۔

قَالَ لَا تَخْصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝

۳۰۔ میرے ہاں فرمان تبدیل نہیں کیا جاتا اور میں ہرگز بیچارے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَالَمِينَ ۝

۳۱۔ (یاد کرو) وہ دن جب ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ جواب دے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۝

۳۲۔ اور جب جنت متقیوں کی خاطر قریب کر دی جائے گی، کچھ دُور نہ ہوگی۔

وَأَزَلِفَتْ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝

۳۳۔ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ہر رجوع کرنے والے، نگران رہنے والے کی خاطر۔

هَذَا مَا توعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝

۳۴۔ جو رحمان سے غیب میں ڈرتا رہا اور ایک جھکنے والا دل لئے ہوئے آیا ہے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ۝

۳۵۔ سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ یہی وہ ہمیشہ رہنے والا دن ہے۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۚ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝

۳۶۔ ان کے لئے اُس میں جو وہ چاہیں گے ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝

۳۷۔ اور کتنی ہی قومیں ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کر دیں جو گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں۔ پس انہوں نے زمین میں غاریں بنا لیں (مگر) کیا کوئی پناہ کی جگہ تھی؟

وَكَمَا أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ ۚ هَلْ مِنْ مَّحِيصٍ ۝

۳۸۔ یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے اس کے لئے جو دل رکھتا ہو یا کان دھرے اور وہ دیکھنے والا ہو۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝

۳۹۔ اور یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اسے بھی جو ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی مکان چھوئی تک نہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۖ وَوَمَا مَسَّنَا مِنْ نُّغُوبٍ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اُس کی) تسبیح کر سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے بھی

فَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿۴۰﴾
وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کر اور سجدوں کے بعد بھی۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ جس دن وہ ایک ہولناک برحق آواز سنیں گے۔ یہ نکل کھڑے ہونے کا دن ہے۔

يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿۴۳﴾

۴۴۔ یقیناً ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹ کر آتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِنَّا الْمَصِيرُ ﴿۴۴﴾

۴۵۔ جس دن زمین ان کے اوپر سے بسرعت حرکت کی وجہ سے پھٹ جائے گی۔ یہ وہ عظیم حشر ہے جو ہم پر آسان ہے۔

يَوْمَ تَشَقُّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۗ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر زبردستی اصلاح کرنے والا نگران نہیں ہے۔ پس قرآن کے ذریعہ اُسے نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

﴿۴۶﴾

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافَ وَعِيدِ ﴿۴۶﴾

۵۱۔ الذاریات

یہ سورت ابتدائی کئی سورتوں میں سے ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی اکٹھی آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں گزشتہ سورتوں کی پیشگوئیوں کو جن میں جنت و جہنم وغیرہ کی پیشگوئیاں شامل ہیں اتنا یقینی بیان فرمایا گیا ہے جیسے قرآن کے مخاطب آپس میں باتیں کرتے ہیں۔

اس سورت کریمہ میں آئندہ زمانہ میں پیش آمدہ جنگوں کو پھر بطور گواہ ٹھہرایا گیا تاکہ جب بنی نوع انسان ان پیشگوئیوں کو یقینی طور پر پورا ہوتا دیکھ لیں تو اس بات میں کوئی شک نہ رہے کہ جس رسول پر یہ غیب کھولا گیا، مرنے کے بعد کی زندگی کے امور بھی یقینی طور پر اسے عالم الغیب اللہ نے بتائے۔

فرمایا: ”قسم ہے بیچ بکھیرنے والیوں کی.....“۔ اب ظاہری طور پر لفظاً لفظاً بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کیونکہ واقعی آجکل ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ بیچ بکھیرے جاتے ہیں اور بہت بڑے بڑے بوجھ اٹھا کر جہاز اڑتے ہیں اور باوجود ان بوجھوں کے سبک رُو ہوتے ہیں اور اہم اطلاعات ان جہازوں کے ذریعہ مختلف غالب قوموں کو بھی پہنچائی جاتی ہیں اور مغلوب اور مقہور قوموں کو بھی۔ ان سب کو گواہ ٹھہرا کر یہ نتیجہ نکالا گیا کہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ یقیناً ہو کر رہنے والا ہے اور جزا سزا کا دن یعنی فیصلے کا دن دنیا میں دنیاوی قوموں کے لئے بھی ہوگا اور آخرت میں تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی۔

اس کے بعد یہ واضح کر دیا گیا کہ یہ بیچ بکھیرنے والیاں اور بوجھ اٹھانے والیاں کوئی زمین پر بوجھ اٹھا کر چلنے والی چیزیں نہیں ہیں بلکہ آسمان پر اڑنے والے وجود ہیں۔ چنانچہ اس آسمان کو گواہ ٹھہرایا گیا جو فضائی رستوں والا آسمان ہے۔ چنانچہ آج نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہر جگہ جہازوں کے رستوں کے نشان ملتے ہیں۔ پس ان سب امور کا نتیجہ یہ نکالا گیا کہ تم آخرت کا انکار کر کے شدید گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہو۔ اگر نعوذ باللہ یہ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے ہیں کسی انکل پچو مارنے والے کی باتیں ہوتیں تو انکل پچو سے کام لینے والے تمام ہلاک ہو گئے مگر یہ رسول ہمیشہ کے لئے باقی ہے۔

یہ کلام فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔ آسمان سے بیچ بکھیرنے والیوں کے ذکر کے بعد اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہارے رزق کے سب ذرائع آسمان سے اترتے ہیں لیکن ایک آسمانی رزق وہ بھی ہوتا ہے جس کی اُٹھ انسان نہیں سمجھ سکتا اور فرشتوں کو بھی وہی رزق دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کا ذکر فرمایا جو ملائک تھے اور انسانی روپ میں آپ پر ظاہر ہوئے تھے۔ جب ان کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ

بہترین رزق رکھا جو انسانوں کی زندگی کا سہارا بنتا ہے تو انہوں نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کو عطا ہونے والا رزق مختلف نوعیت کا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بعد اور بہت سے گزشتہ انبیاء کا بھی ذکر فرمایا۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت ہے جو آسمان کے ہمیشہ وسعت پذیر ہونے کا ذکر کرتی ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی انسان کو واہمہ تک نہ تھا۔ فی زمانہ ماہرین فلکیات نے یہ حقیقت پیش کی ہے کہ آسمان ہمیشہ وسعت پذیر رہتا ہے یہاں تک کہ ایک اجلی مسمیٰ تک پہنچنے کے بعد پھر ایک مرکز کی طرف لوٹ آئے گا۔ رزق کے مضمون کو اس رنگ میں بھی پیش فرمایا کہ تمام انسانی اور ملکوتی وجود بہر حال کسی نہ کسی نوعیت کے رزق کے محتاج ہیں۔ صرف ایک ذات ہے جو کسی رزق کی محتاج نہیں اور وہ اللہ کی ذات ہے جو رازقِ کل ہے۔



سُورَةُ الذَّارِيَّتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ اِحْدَى وَ سِتُّونَ آيَةً وَ ثَلَاثَةُ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے (بیچ) بکھیرنے والیوں کی۔

۳۔ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی۔

۴۔ پھر سبک رومی کے ساتھ چلنے والیوں کی۔

۵۔ پھر کوئی اہم امر بانٹنے والیوں کی۔

۶۔ (وہ) جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو یقیناً وہی سچ ہے۔

۷۔ اور جزا سزا کا دن ضرور ہو کر رہنے والا ہے۔

۸۔ قسم ہے راستوں والے آسمان کی۔

۹۔ یقیناً تم ایک اختلاف والی بات میں پڑے ہوئے ہو۔

۱۰۔ اُس سے وہی پھرا دیا جائے گا جو پھرا دیا جائے گا۔

۱۱۔ انکل پچھو مارنے والے ہلاک ہو گئے۔

۱۲۔ جو اپنی غفلت میں بھٹک رہے ہیں۔

۱۳۔ وہ پوچھتے ہیں کہ جزا سزا کا دن کب ہوگا؟

۱۴۔ جس دن وہ آگ پر بھونے جا رہے ہوں گے۔

۱۵۔ اپنے فتنے کا مزا چکھو۔ یہی ہے وہ جسے تم جلد

طلب کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

وَالذَّارِیَّتِ ذَرَّوَا ۲

فَالْحَمَلِیَّتِ وَقَرَّآ ۳

فَالْجُرِیَّتِ یُسْرًا ۴

فَالْمُقَسِّمِیَّتِ اَمْرًا ۵

اِنَّمَا تُوعَدُوْنَ لَصَادِقٍ ۶

وَ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۷

وَ السَّمَاۤءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۸

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۹

یُؤْفَكُ عَنْهُ مِنْ اَفْکٍ ۱۰

قَبْلِ الْاٰخِرِ صَوْنٍ ۱۱

الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۱۲

یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمِ الدِّیْنِ ۱۳

یَوْمَ هُمْ عَلٰی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۱۴

ذُو قُوٰا فِیْتَنَتْكُمْ هٰذَا الَّذِیْ

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۱۵

۱۶۔ یقیناً متقی باغات اور چشموں کے درمیان ہوں گے۔

۱۷۔ وہ لے رہے ہوں گے جو اُن کا رب انہیں عطا کرے گا۔ یقیناً اس سے پہلے وہ بہت اچھے اعمال بجالانے والے تھے۔

۱۸۔ تھوڑا تھا جو وہ رات کو سویا کرتے تھے۔

۱۹۔ اور صبحوں کے وقت بھی وہ استغفار میں لگے رہتے تھے۔

۲۰۔ اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورت مندوں کے لئے ایک حق تھا۔

۲۱۔ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے کئی نشانات ہیں۔

۲۲۔ اور خود تمہارے نفوس کے اندر بھی۔ پس کیا تم دیکھتے نہیں؟

۲۳۔ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ بھی ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

۲۴۔ پس آسمان اور زمین کے رب کی قسم! یہ یقیناً اُسی طرح سچ ہے جیسے تم (آپس میں) باتیں کرتے ہو۔

۲۵۔ کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟

۲۶۔ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام! اس نے بھی کہا سلام! (اور جی میں کہا) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہیں)۔

۲۷۔ وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) پھنڈا لے آیا۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝۱۶

أَخَذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۝۱۷

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّذِينَ مَاءٍ يَّهَجُونَ ۝۱۸

وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝۱۹

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۲۰

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝۲۱

وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝۲۲

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝۲۳

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ

مَا أَنْتُمْ تَنْطِقُونَ ۝۲۴

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ

الْمُكْرَمِينَ ۝۲۵

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۗ قَالَ

سَلَامٌ ۗ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ۝۲۶

فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝۲۷

۲۸۔ پھر اُسے ان کے سامنے پیش کیا (اور) پوچھا کیا تم کھاؤ گے نہیں؟

۲۹۔ تب اُس نے ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا ڈر نہیں۔ اور انہوں نے اُسے ایک صاحبِ علم بیٹے کی خوشخبری دی۔

۳۰۔ اس پر اس کی بیوی آواز بلند کرتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا (میں) ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔

۳۱۔ انہوں نے کہا اسی طرح (ہوگا جو) تیرے رب نے کہا ہے۔ یقیناً وہی بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

۳۲۔ اس (یعنی ابراہیم) نے کہا اے بھیجے ہوؤ! تمہارا مقصود کیا ہے؟

۳۳۔ انہوں نے کہا ہمیں یقیناً ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

۳۴۔ تاکہ ہم مٹی کے بنے ہوئے کتکراؤں کی طرف چلائیں۔

۳۵۔ جو نشان زدہ ہیں تیرے رب کے حضور اِسراف کرنے والوں کے لئے۔

۳۶۔ پھر ہم نے، جو اس میں مومن تھے، اُن سب کو نکال لیا۔

۳۷۔ پس ہم نے اُس میں فرمانبرداروں کا صرف ایک گھر پایا۔

۳۸۔ اور (عبرت کا) ایک بڑا نشان اُس میں چھوڑ دیا اُن لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔

فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٨﴾

فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۗ
وَبَشَّرُوهُ بِغُلْمٍ عَلَيْهِمُ ﴿٢٩﴾

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَٰةٍ فَصَكَتُ
وَجَهَّأَتْ وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٣٠﴾

قَالُوا كَذٰلِكَ ۗ قَالَ رَبُّكَ ۗ إِنَّهُ هُوَ
الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣١﴾

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٢﴾

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٣﴾

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِينٍ ﴿٣٤﴾

مُسْوَمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٥﴾

فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٦﴾

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٧﴾

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ

الْعَذَابَ الْآلِيمَ ﴿٣٨﴾

۳۹۔ اور موسیٰ (کے واقعہ) میں بھی (ایسا ہی نشان تھا) جب ہم نے اسے ایک روشن دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔

۴۰۔ پس اس نے اپنے معتمدین سمیت اعراض کیا اور کہا محض ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔

۴۱۔ تب ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں دے پٹکا اور وہ قابل ملامت تھا۔

۴۲۔ اور عاد میں بھی (ایک نشان تھا)۔ جب ہم نے ان پر ایک ویران کر دینے والی ہوا چلائی۔

۴۳۔ جس چیز پر سے وہ گزرتی تھی اس کا کچھ باقی نہیں چھوڑتی تھی مگر اُسے گلی سڑی چیز کی طرح کر دیتی تھی۔

۴۴۔ اور ثمود میں بھی (ایک نشان تھا)۔ جب انہیں کہا گیا کہ ایک مدت تک فائدہ اٹھا لو۔

۴۵۔ پس انہوں نے اپنے رب کے فرمان سے سرکشی کی تو انہیں آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔

۴۶۔ تب انہیں کھڑے ہونے کی بھی استطاعت نہ رہی اور نہ ہی وہ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے تھے۔

۴۷۔ اور نوح کی قوم بھی قبل ازیں (ایک نشانِ عبرت تھی) یقیناً وہ ایک فاسق قوم تھی۔

وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٣٩﴾

فَتَوَلَّىٰ بَرَكْنَهُ وَقَالَ سِحْرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٤٠﴾

فَأَخَذْنَاهُ وَجُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ
وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤١﴾

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ
الْعَاقِمَةَ ﴿٤٢﴾

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ
كَالرَّمِيمِ ﴿٤٣﴾

وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ
حِينٍ ﴿٤٤﴾

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ
الصَّعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٥﴾

فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا
مُنتَصِرِينَ ﴿٤٦﴾

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
فٰسِقِينَ ﴿٤٧﴾

- ۴۸۔ اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔ ﴿۴۸﴾
- ۴۹۔ اور زمین کو ہم نے ہموار کر دیا۔ پس کیا ہی اچھا بچھونا بنانے والے ہیں۔
- ۵۰۔ اور ہر چیز میں سے ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا تاکہ تم نصیحت پکڑو۔
- ۵۱۔ پس تیزی سے اللہ کی طرف دوڑو۔ یقیناً میں اُس کی طرف سے تمہیں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔
- ۵۲۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔ یقیناً میں اس کی طرف سے تمہیں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔
- ۵۳۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کبھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادوگر یا دیوانہ ہے۔
- ۵۴۔ کیا اسی کی وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں؟ بلکہ یہ ایک سرکش قوم ہیں۔
- ۵۵۔ پس ان سے منہ پھیر لے۔ تو ہرگز کسی ملامت کا سزاوار نہیں۔
- ۵۶۔ اور تو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس یقیناً نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔
- وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿۴۸﴾
- وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمُهْدُونَ ﴿۴۹﴾
- وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۵۰﴾
- فَفِرُّوْا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنَّ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۱﴾
- وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۖ إِنَّ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۲﴾
- كَذَلِكَ مَا آتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مُجُنُّونٌ ﴿۵۳﴾
- أَتَوَاصُوا بِهِ ۖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۵۴﴾
- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۖ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٌ ﴿۵۵﴾
- وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۶﴾

﴿۴۸﴾ اس آیت کریمہ میں بَسَّیْدٌ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بناتے ہوئے اس میں بے شمار فوائد رکھ دیئے ہیں اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرمادیا کہ اسے ہم وسیع تر کرتے چلے جائیں گے۔ اس کا یہ حصہ کہ ہم اسے مزید وسعتیں دیتے چلے جائیں گے ایک عظیم الشان اعجازی کلام ہے جو عرب کا ایک نبی اپنی طرف سے ہرگز بیان نہیں کر سکتا تھا۔ یہ امر سائنس دانوں نے جدید آلات کی مدد سے اب دریافت کیا ہے کہ یہ کائنات ہر لمحہ وسعت پذیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو ہر انسان کو یہ ایک جامد اور ٹھہری ہوئی کائنات دکھائی دیتی تھی۔

۵۷۔ اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔ ﴿۵۷﴾

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۷﴾

۵۸۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا ﴿۵۸﴾

۵۹۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا، صاحبِ قوت (اور) مضبوط صفات والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۹﴾

۶۰۔ پس یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ظلم کی پاداش کا ویسا ہی حصہ ہے جیسا کہ ان کے ہم تماشا لوگوں کا تھا۔ پس چاہئے کہ وہ مجھ سے (اس کی) طلب میں جلدی نہ کریں۔

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُنُوبًا مِّثْلَ ذُنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۶۰﴾

۶۱۔ پس ہلاکت ہوگی کفر کرنے والوں کے لئے ان کے اُس دن جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۶۱﴾

﴿۵۷﴾ اس میں جن و انس سے مراد بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ، بڑی قومیں اور چھوٹی قومیں ہیں۔ دونوں کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اگر جن سے مراد عرف عام کے جن لئے جائیں تو پھر ان کو بھی تو عبادت کی جزا ملنی چاہئے یعنی ان کو جنت میں جانے کی خوشخبری دینی چاہئے لیکن جنت کے جنت میں جانے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

۵۲۔ الطُّور

یہ سورت ابتدائی کئی سورتوں میں سے ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پچاس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی آسمانی گواہیوں سے کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے تو طُّور کی گواہی ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے بہت بلند تر رسول یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی تھی۔ پھر ایک ایسی لکھی ہوئی کتاب کی قسم کھائی گئی ہے جو چڑے کے کھلے صحیفوں پر لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ پرانے زمانہ میں چڑے پر لکھنے کا رواج تھا اس لئے وہ کتاب چڑے کے صحیفوں پر لکھی ہوئی بتائی گئی ہے۔ اور اس کتاب میں ہی بیت اللہ کی پیشگوئی موجود ہے جو متقیوں اور روحانیت سے معمور ہوگا۔ اور ایک دفعہ پھر اونچی چھت والے آسمان کو گواہ ٹھہرایا گیا اور جوش مارتے ہوئے سمندر کو بھی جن دونوں کے مابین پانی مسخر کر دیا گیا ہے اور وہ زندگی کا سہارا بنتا ہے۔ ان تمام آسمانی گواہیوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ یہ انداز فرماتا ہے کہ جس دن آسمان سخت لرزہ کھائے گا اور پہاڑوں جیسی بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں اکھیڑ پھینکی جائیں گی اور سب دنیا میں پراگندہ ہو جائیں گی، اُس دن تکذیب کرنے والوں کے لئے دنیا ہی میں بہت بڑی ہلاکت ہوگی۔

اس کے بعد مجرموں کو جہنم کا وعید دیا جا رہا ہے اور متقیوں کو جنات کی خوشخبری عطا کی جا رہی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اے رسول! نہ تیری باتیں کا ہنوں کی باتوں کی طرح ڈھکونسلے ہیں اور نہ تو مجنون ہے کیونکہ خود تیرا کلام اور تجھ پر نازل ہونے والا کلام ان دونوں باتوں کی قطعی طور پر نفی کرتا ہے۔ اس لئے اپنے رب کا حکم پہنچانے کے لئے اس کی خاطر صبر کر۔ تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے یعنی ہر وقت ہماری حفاظت میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بلند کرتا رہ، خواہ تو دن کی عبادت کے لئے کھڑا ہو یا رات کی عبادت کے لئے کھڑا ہو۔ اور جب ستارے ڈوب چکے ہوں تب بھی اپنے رب کی عبادت میں مصروف رہ۔

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ خَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ طور کی قسم۔

۳۔ اور ایک لکھی ہوئی کتاب کی۔

۴۔ (جو) چڑے کے کھلے صحیفوں میں (ہے)۔

۵۔ اور آبا دگھر کی۔

۶۔ اور بلند کی ہوئی چھت کی۔

۷۔ اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی۔

۸۔ یقیناً تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہنے والا ہے۔

۹۔ کوئی اُسے ٹالنے والا نہیں۔

۱۰۔ جس دن آسمان سخت لرزہ کھائے گا۔

۱۱۔ اور پہاڑ بکثرت چلنے لگیں گے۔

۱۲۔ پس ہلاکت ہو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

۱۳۔ جو بے ہودہ باتوں میں غرق کھیلے رہتے ہیں۔

۱۴۔ جس دن وہ زور سے جہنم کی آگ کی طرف

دھکیل دیئے جائیں گے۔

۱۵۔ یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

وَالتُّورِ ②

وَكِتَابٍ مُّسْطُورٍ ③

فِي رَقٍ مُّنْشُورٍ ④

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ⑤

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ⑥

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ⑦

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ⑧

مَّا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ⑨

يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَورًا ⑩

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ⑪

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا يَوْمَ يَوْمٍ ⑫

الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ⑬

يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعَاً ⑭

هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ⑮

۱۶۔ پس کیا یہ جادو ہے یا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے تھے؟

۱۷۔ اس میں داخل ہو جاؤ۔ پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ تم صرف اسی کی جزا دیئے جاؤ گے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

۱۸۔ یقیناً تمہنی جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۹۔ اُس پر خوشیاں مناتے ہوئے جو اُن کے رب نے انہیں عطا کیا اور ان کا رب ان کو جہنم کے عذاب سے بچائے گا۔

۲۰۔ مزے مزے کھاؤ اور پیو، اُن اعمال کے نتیجہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔

۲۱۔ وہ صفوں میں بچھائے ہوئے تختوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم انہیں فرانِ چشم دوشیزاؤں کے ساتھی بنا دیں گے۔

۲۲۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کی بدولت اُن کی پیروی کی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی ملا دیں گے جبکہ ان کے عمل میں سے انہیں کچھ بھی کم نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کمائے ہوئے کا رہین ہے۔

۲۳۔ اور ہم اُن کی مدد کریں گے اور ہم انہیں ایک قسم کا پھل اور ایک قسم کا گوشت عطا کریں گے اُس میں سے جس کی وہ اشتہاء کریں گے۔

۲۴۔ وہ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے (ناز برداری کرتے ہوئے) پیالے چھینیں گے۔ اس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی نہ گناہ کی بات۔

أَفَسِحْرٌ هَذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٦﴾

إِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ؕ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٨﴾

فَكِهِينَ بِمَا آتَاهُمُ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقَّهْمُ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

مُتَّكِنِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢١﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلْتَنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ﴿٢٢﴾

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢٣﴾

وَأَمَدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٤﴾

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْتِيهِمْ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ اور ان کے نو عمر لڑکے جو گویا ڈھانپ کر رکھے ہوئے موتیوں کی طرح (دک رہے) ہوں گے اُن کے گرد گھومیں گے۔ ﴿۲۵﴾

۲۶۔ اور ان میں سے بعض، بعض دوسروں کی طرف ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔

۲۷۔ وہ کہیں گے یقیناً ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت ڈرے ڈرے رہتے تھے۔

۲۸۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی لپٹوں کے عذاب سے بچایا۔

۲۹۔ یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی بہت نیک سلوک کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ غرضیکہ تُو نصیحت کرتا چلا جا۔ پس اپنے رب کی نعمت کے طفیل تُو نہ تو کاہن ہے اور نہ مجنون۔

۳۱۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہے جس کے متعلق ہم گردشِ زمانہ کی راہ دیکھ رہے ہیں؟

۳۲۔ تُو کہہ دے کہ راہ دیکھتے رہو۔ یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھنے والوں میں سے ہوں۔

۳۳۔ کیا ان کی پراگندہ خیالیاں انہیں اس کا حکم دیتی ہیں یا وہ ہیں ہی ایک سرکش قوم؟

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤًا مَّكْنُونٌ ﴿۲۵﴾

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۶﴾

قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۷﴾

فَمَنْ لَّهِ عَلَيْنَا وَوَقْنَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۸﴾

إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۹﴾

فَذَكَرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۳۰﴾

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمُنُونِ ﴿۳۱﴾

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۲﴾

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاعُونَ ﴿۳۳﴾

﴿۲۵﴾ اس آیت میں بھی جنت کی نعماء کا تمثیلی رنگ میں ذکر ہے۔ ان جنتیوں کی خدمت کیلئے ایسے بچے مقرر ہوں گے جو ”گویا ڈھکے ہوئے موتی“ ہیں۔ ان الفاظ نے ثابت کر دیا کہ یہ سارا کلام ایک استعارہ اور تمثیل ہے۔

۳۴۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اُسے جھوٹے طور پر گھڑ لیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ (کسی صورت) ایمان لانے والے نہیں۔

۳۵۔ پس چاہئے کہ اس جیسا کوئی کلام لا کے دکھائیں اگر وہ سچے ہیں۔

۳۶۔ کیا وہ بغیر کسی چیز کے (خود بخود) پیدا کر دیئے گئے یا وہی خالق ہیں؟

۳۷۔ کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ (کسی صورت) یقین نہیں لائیں گے۔

۳۸۔ کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا وہ (ان پر) داروغے ہیں؟

۳۹۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس میں وہ (چڑھ کر) باتیں سنتے ہیں؟ پس چاہئے کہ ان میں سے سننے والا کوئی غالب روشن دلیل تولائے۔

۴۰۔ کیا اُس (یعنی اللہ) کے لئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟

۴۱۔ کیا تُو اُن سے کوئی اجر مانگتا ہے جس کے نتیجے میں وہ چٹئی کے بوجھ تلے دبا دیئے گئے ہیں؟

۴۲۔ یا کیا ان کے پاس غیب ہے پس وہ اُسے لکھتے ہیں؟

۴۳۔ کیا وہ کوئی چال چلانا چاہتے ہیں؟ پس جن لوگوں نے کفر کیا وہی ہوں گے جن کے خلاف چال چلی جائے گی۔

أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۴﴾

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۵﴾

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْاٰخِلِقُونَ ﴿۳۶﴾

أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۗ بَلْ لَا يُؤْقِنُونَ ﴿۳۷﴾

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَّبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيِّرُونَ ﴿۳۸﴾

أَمْ لَهُمْ سُلْمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۚ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعَهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿۳۹﴾

أَمْ لَهُ الْاَبْنٰتُ وَلَكُمْ الْبَنٰتُ ۙ ﴿۴۰﴾

أَمْ تَسْأَلُهُمْ اٰجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۱﴾

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۲﴾

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۗ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کیا ان کے لئے اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہے؟
پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۳﴾

۴۵۔ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں
گے تو کہیں گے کہ ایک تہ بہ تہ بادل ہے۔

وَأِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا
يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿۴۵﴾

۴۶۔ پس تو انہیں چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے
اس دن کو دیکھ لیں گے جس میں ان پر بجلی گرائی
جائے گی۔

فَذَرَهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ
يُصْعَقُونَ ﴿۴۶﴾

۴۷۔ جس دن ان کی کوئی تدبیر کچھ ان کے کام نہیں
آئے گی اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يَغْنَىٰ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا
وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ان کے لئے
اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا لیکن ان میں سے اکثر
جاننے نہیں۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۸﴾

۴۹۔ اور اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر کر۔ پس یقیناً
تو ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتا) ہے۔ اور اپنے
رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر جب تو اٹھتا ہے۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۹﴾

۵۰۔ اور رات کو بھی اس کی تسبیح کر اور ستاروں کے
غروب ہونے کے بعد بھی۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۵۰﴾

۵۳۔ النجم

یہ سورت ہجرتِ حبشہ کے معاً بعد نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی تریسٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا نام النجم ہے اور پہلی سورت کے آخر پر بھی اذْبَارَ النُّجُوم کا ذکر ہے۔ اس کے بعد مضمون کو مشرکوں کی طرف پھیرا گیا ہے اور وہ ستارہ جس کی مشرک عبادت کیا کرتے تھے اس کے گر جانے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے اور فرمایا کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہیں گھڑی کیونکہ آپؐ کبھی بھی اپنے نفس کی خواہش کے ساتھ کلام نہیں کرتے۔

اس سے پہلے سورت ”الذاریات“ کے آخر پر جس اللہ کو ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ فرمایا گیا اور الرِّزَّاقِ بھی، اسی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس سورت میں شَدِيدُ الْقُوَى اور ذُو مِرَّةٍ فرمایا گیا یعنی جو بہت قوی صفات والا اور بے مثل حکمت والا ہے۔

اس کے بعد معراج کے واقعہ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے قریب ہوئے اور اللہ تعالیٰ آپؐ پر رحمت کے ساتھ جھک گیا اور وہ دو کمانوں کے ایک وتر کی طرح ہو گیا۔ یہ بہت پیچیدہ آیات ہیں جن کی مختلف رنگ میں تشریح کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً اس واقعہ میں کسی ظاہری آسمان کا ذکر نہیں بلکہ قلبِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرنے والے ایک غیر معمولی ماجرا کا ذکر ہے۔ ایک ایسا کشف جس کی کوئی نظیر کسی دوسرے نبی کی زندگی میں نہیں ملتی۔ آپؐ کا دل اللہ کی محبت میں اُفق کی طرف بلند ہوا اور اللہ اپنے بندے کی محبت میں اس کے دل پر اتر آیا۔ اور قَابِ قَوْسَيْنِ سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ وتر بن گئے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوسوں کے درمیان ایک ہی وتر تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی قوس سے چلنے والا تیرو ہی تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوس سے چلتا تھا۔ یہ تفسیر قرآن کریم کی آیت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اسے ہرگز تفسیر بالرائی نہیں کہا جاسکتا۔

پھر معراج کے جسمانی ہونے کی کلیہٴ نفی کر دی گئی جب فرمایا مَا كَذَّبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ کہ جسمانی آنکھوں نے اللہ کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی آنکھوں نے جس اللہ کو دیکھا اس دل نے اس کے بیان میں کوئی جھوٹ نہیں بولا۔

اس کے بعد ایک سِدْرَة کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان ایک سرحدیں تقسیم کرنے والی باڑ کی طرح ہے۔ درحقیقت پہلے بھی عربوں میں یہی رواج تھا اور آج بھی یہ رواج ملتا ہے کہ جب ایک زمیندار کی ملکیت کی حد ختم ہوتی ہے تو دوسرے زمیندار اور اس کے درمیان حدِ فاصل کے طور پر کانٹے دار پیریاں لگادی جاتی ہیں۔ پس آسمان پر ہرگز کوئی بیری کا درخت نہیں اُگا ہوا تھا کہ جس سے پرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جاسکتے تھے۔ یہ ایک انتہائی معصکہ خیر تفسیر ہے جو ازمنہ و سطلی کے بعض مفسرین نے کی ہے۔ مراد صرف اتنی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ارفع مقام تک اللہ تعالیٰ کا قرب پاگئے جس کے ورے کسی بندے کی رسائی ممکن نہیں تھی کیونکہ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی صفات تزییبی کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد کفار کے فرضی خداؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے وجود کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔ صرف اٹکل پہچو سے کام لیتے ہیں۔ پس یہی ان کا تمام تر علم ہے۔

یہاں شِعْوَی سے مراد وہی النجم ہے جسے مشرکوں نے خدا بنا رکھا تھا۔

اس کے بعد گزشتہ مشرک قومیں شرک کے نتیجہ میں جس بد انجام کو پہنچیں ان کا بطور عبرت اختصار کے ساتھ ذکر ہے۔

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَ سِتُونَ آيَةً وَ ثَلَاثَةُ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ گر جائے گا۔

۳۔ تمہارا ساتھی نہ تو گمراہ ہوا اور نہ ہی نامراد رہا۔

۴۔ اور وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتا۔

۵۔ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جا رہی ہے۔

۶۔ اسے مضبوط طاقتوں والے نے سکھایا ہے۔

۷۔ (جو) بڑی حکمت والا ہے۔ پس وہ فاتر ہوا۔

۸۔ جبکہ وہ بلند ترین اُفق پر تھا۔

۹۔ پھر وہ نزدیک ہوا۔ پھر وہ نیچے اُتر آیا۔

۱۰۔ پس وہ دو قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا یا اس
سے بھی قریب تر۔

۱۱۔ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وہ وحی کیا جو
بھی وحی کیا۔

۱۲۔ اور دل نے جھوٹ بیان نہیں کیا جو اُس نے دیکھا۔

۱۳۔ پس کیا تم اس سے اس پر جھگڑتے ہو جو
اُس نے دیکھا؟

۱۴۔ جبکہ وہ اُسے ایک اور کیفیت میں بھی دیکھ چکا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ①

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ②

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ③

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ④

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ⑤

ذُو مِرَّةٍ ⑥ فَاسْتَوَىٰ ⑦

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ⑧

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ⑨

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ⑩

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ⑪

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ⑫

أَفَتُمِرُّونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ⑬

وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ⑭

- عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ①۵
- ۱۵۔ آخری حد پر واقع پیری کے پاس۔
- عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى ①۶
- ۱۶۔ اس کے قریب ہی پناہ دینے والی جنت ہے۔
- إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى ①۷
- ۱۷۔ جب پیری کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔
- مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ①۸
- ۱۸۔ نہ نظر کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔
- لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى ①۹
- ۱۹۔ یقیناً اس نے اپنے رب کے نشانات میں سے سب سے بڑا نشان دیکھا۔
- أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ②۰
- ۲۰۔ پس کیا تم نے لات اور عؤزی کو دیکھا ہے؟
- وَمَنْوَةَ الثَّالِثَةِ الْآخِرَى ②۱
- ۲۱۔ اور تیسری منات کو بھی جو (اُن کے) علاوہ ہے؟
- الْكُمِّ الذَّكَرِ وَلَهُ الْأُنثَى ②۲
- ۲۲۔ کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں؟
- تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَى ②۳
- ۲۳۔ تب تو یہ ایک بہت ناقص تقسیم ٹھہری۔
- إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِيَّتُوهَا أَنْتُمْ
- ۲۴۔ یہ تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ان کو دے رکھے ہیں۔ اللہ نے ان کی تائید میں کوئی غالب دلیل نہیں اتاری۔ وہ محض ظن کی پیروی کر رہے ہیں اور اُس کی جو نفس چاہتے ہیں۔ جبکہ اُن کے رب کی طرف سے یقیناً اُن کے پاس ہدایت آچکی ہے۔
- رَبِّهِمْ الْهَدَىٰ ②۴
- ۲۵۔ کیا انسان جو آرزو کرتا ہے وہ اسے مل جایا کرتی ہے۔
- أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّى ②۵
- ۲۶۔ پس آخرت اور ابتداء دونوں ہی اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
- فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ②۶
- ۲۷۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی
- وَكُمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُعْنِي

شفاعت کچھ کام نہیں آتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ جسے چاہے اجازت دے اور اس پر راضی ہو جائے۔

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى ﴿۲۷﴾

۲۸۔ یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے (اُن ہی میں سے ہیں جو) فرشتوں کو اصرار سے عورتوں والے نام دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْمُونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْإِنثَى ﴿۲۸﴾

۲۹۔ حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ ظن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور یقیناً ظن حق کے مقابل پر کچھ بھی کام نہیں آتا۔

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۗ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿۲۹﴾

۳۰۔ پس تو اُس سے منہ موڑ لے جو ہمارے ذکر سے اعراض کرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔

فَاعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿۳۰﴾

۳۱۔ یہی ان کے علم کا کل سرمایہ ہے۔ یقیناً تیرا رب ہی ہے جو سب سے زیادہ اسے جانتا ہے جو اُس کے رستے سے گمراہ ہو گیا۔ اور وہ سب سے زیادہ اُسے جانتا ہے جو ہدایت پا گیا۔

ذَلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿۳۱﴾

۳۲۔ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جو بُرائیوں کے مرتکب ہوئے ان کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اُن کو بہترین جزا دیتا ہے جو بہترین عمل کرتے تھے۔

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَيَجْزِي الَّذِينَ آسَأُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِي الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَىٰ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ (یہ اچھے عمل والے) وہ لوگ ہیں جو سوائے سرسری لغزش کے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔ وہ تمہیں سب سے زیادہ جانتا تھا جب اس نے زمین سے تمہاری

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۗ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۗ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ

نشوونما کی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں محض جنین تھے۔ پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ ۗ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۙ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ کیا تو نے ایسے شخص پر غور کیا ہے جس نے پیٹھ پھیر لی۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ۙ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ اور تھوڑا سا دیا اور ہاتھ روک لیا۔

وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى ۙ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جس کے نتیجے میں وہ حقیقت دیکھ رہا ہے؟

أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى ۙ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ یا کیا اُسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو صحفِ موسیٰ میں ہے؟

أَمْ لَمْ يُبَيِّنْ بَا فِي صُحُفٍ مُّوسَىٰ ۙ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور ابراہیم (کے صحف میں) جس نے عہد کو پورا کیا۔

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ۙ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

أَلَا تَرَىٰ زُرَّةً وَزُرَّةً وَزُرَّ آخِرَىٰ ۙ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور یہ کہ انسان کے لئے اُس کے سوا کچھ نہیں جو اُس نے کوشش کی ہو۔

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۙ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ اور یہ کہ اس کی کوشش ضرور زیرِ نظر رکھی جائے گی۔

وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۙ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پھر اسے اس کی بھرپور جزا دی جائے گی۔

ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۙ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی بالآخر پہنچنا ہے۔

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ۙ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ اور یہ کہ وہی ہے جو ہنساتا ہے اور رُللاتا بھی ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى ۙ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ اور یہ کہ وہی ہے جو مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ۙ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے جوڑا پیدا کیا، یعنی نر اور مادہ۔

وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۙ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے۔

مِنْ نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ۙ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور یہ کہ دوبارہ اٹھانا اسی کا ذمہ ہے۔

۴۹۔ اور یہ کہ وہی ہے جو غنی بناتا ہے اور خزانہ بخشتا ہے۔

۵۰۔ اور یہ کہ وہی ہے جو شرعی (ستارے) کا رب ہے۔

۵۱۔ اور یہ کہ وہی ہے جس نے عادِ اُولیٰ کو ہلاک کیا۔

۵۲۔ اور ثمود کو بھی۔ پس (ان کا) کچھ نہ چھوڑا۔

۵۳۔ اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو بھی۔ یقیناً وہی لوگ سب سے زیادہ ظالم اور سب سے زیادہ سرکش تھے۔

۵۴۔ اور تہ و بالا ہو جانے والی بستیوں کو بھی اُس نے دے مارا۔

۵۵۔ پس انہیں ڈھانپ لیا جس چیز نے بھی ڈھانپ لیا۔

۵۶۔ پس تُو اپنے رب کی کن کن نعمتوں کے بارہ میں بحث کرے گا؟

۵۷۔ یہ پہلے انذاروں کی طرح ایک انذار ہے۔ ☆

۵۸۔ قریب آنے والی قریب آچکی ہے۔

۵۹۔ اللہ کی مرضی کے خلاف اُسے کوئی دور کرنے والی نہیں ہے۔

۶۰۔ پس کیا تم اس بیان پر تعجب کرتے ہو؟

۶۱۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں؟

۶۲۔ اور تم تو غافل لوگ ہو۔

۶۳۔ پس اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ اور عبادت کرو۔

﴿۶۳﴾

وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشَأَةَ الْأَخْرَىٰ ﴿٤٨﴾

وَأَنَّهُ هُوَ أَعْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٩﴾

وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشَّعْرَىٰ ﴿٥٠﴾

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥١﴾

وَتَمُودًا فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥٢﴾

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا

هُمَّ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٣﴾

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٤﴾

فَعَشَاهَا مَأْغَشَىٰ ﴿٥٥﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٦﴾

هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النَّذِرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٧﴾

أَزِفَتِ الْأَزِفَةُ ﴿٥٨﴾

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٩﴾

أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعَجَّبُونَ ﴿٦٠﴾

وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦١﴾

وَأَنْتُمْ سِمْدُونَ ﴿٦٢﴾

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٣﴾

☆ نذیر بمعنی انذار۔ دیکھیں المنجد۔

۵۴۔ القمر

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چھپن آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت میں مشرکوں کے مصنوعی خدا ”شعرا“ کے گرنے کا ذکر ہے گویا یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ شرک اپنے فرضی خدا سمیت ضرور ہلاک کر دیا جائے گا۔

اب سورۃ القمر کے آغاز ہی میں یہ خبر دیدی گئی کہ وہ گھڑی آگئی ہے اور اس پر چاند نے دو ٹکڑے ہو کر گواہی دے دی۔ چاند سے مراد عربوں کا بادشاہت کا دور ہے اور چاند کی یہ تفسیر بھی خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پس اب ہمیشہ کے لئے مشرکین کی بادشاہت کا دور ختم ہوا اور وہ گھڑی آگئی جو انقلاب کی گھڑی تھی اور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ برپا ہوئی تھی۔

اس کے بعد ایک ایسی آیت ہے جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت کے مشرکین نے چند لحوں کے لئے چاند کو یقیناً دو حصوں میں بٹتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے متعلق مفسرین نے غلط یا صحیح بہت سی تفاسیر کی ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اگر مشرکین نے یہ نظارہ چاند کے بٹنے کا دیکھا نہ ہوتا تو فوراً اس واقعہ کے ظہور کا انکار کر دیتے اور مومنین بھی اپنے ایمان سے پھر جاتے کیونکہ ایمان کی تمام تر بنیاد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق پر تھی۔ ”بِسْحَرٍ مُّسْتَمِرٍّ“ کہہ کر مشرکین مکہ نے گواہی دیدی کہ واقعہ تو ضرور ہوا ہے لیکن جادو ہے اور اس قسم کے جادو محمدؐ ہمیشہ دکھاتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر گزشتہ مشرک قوموں کا ذکر ہے کہ ہر ایک نے اپنے وقت کے رسول کو مجنون ہی قرار دیا تھا اور وہ یکے بعد دیگرے اپنے کفر اور گستاخیوں کے نتیجے میں ہلاک کر دی گئیں۔

اس سورت میں ایک آیت کی بار بار تکرار کی گئی ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنایا ہے یعنی گزشتہ قوموں کے حالات پر کوئی معمولی سا بھی غور کرتا تو اس کو آسانی سے یہ بات سمجھ آسکتی تھی کہ دنیا میں سب سے بڑی تباہی شرک نے پھیلائی ہوئی ہے۔ لیکن کوئی ہے جو نصیحت پکڑنے والا ہو۔ نہ پہلوں میں سے اکثر نے نصیحت پکڑی اور نہ بعد میں آنے والوں میں سے اکثر نصیحت پکڑتے ہیں۔

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ساعت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

۳۔ اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں
اور کہتے ہیں ہمیشہ کی طرح کیا جانے والا جادو ہے۔

۴۔ اور انہوں نے جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کی
پیروی کی (اور جلد بازی سے کام لیا) حالانکہ ہر امر
(اپنے وقت پر) قرار پڑنے والا ہوتا ہے۔

۵۔ اور ان کے پاس کچھ خبریں پہنچ چکی تھیں جن میں
سخت زجر و توبیخ تھی۔

۶۔ کمال تک پہنچی ہوئی حکمت تھی۔ پھر بھی انذار کسی
کام نہ آئے۔

۷۔ پس اُن سے اعراض کر۔ (وہ دیکھ لیں گے)
وہ دن جب بلانے والا ایک سخت ناپسندیدہ چیز کی
طرف بلائے گا۔

۸۔ ان کی نظریں ذلت سے جھکی ہوئی ہوں گی۔
وہ قبروں سے نکلیں گے گویا وہ (ہر طرف) منتشر
ٹڈیاں ہیں۔

۹۔ وہ بلانے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔
کافر کہہ رہے ہوں گے کہ یہ بہت سخت دن ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ ②

وَ اِنْ يَّرَوْا آيَةً يَعْزِبُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ
مُّسْتَمِرٌّ ③

وَ كَذَّبُوا وَ اتَّبَعُوا اَهْوَاءَهُمْ وَ كُلَّ امْرٍ
مُّسْتَقِرٍّ ④

وَ لَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْاَنْبَاءِ مَا فِيهِ
مُزْدَجَرٌ ⑤

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ التُّذُرُ ⑥

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلَىٰ
شَيْءٍ تُكْرَهُ ⑦

خُشَعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ⑧

مُهْطِعِينَ اِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكٰفِرُونَ
هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ⑨

۱۰۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا۔ پس انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ ایک مجنون اور دھتکارا ہوا ہے۔

۱۱۔ تب اس نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ میں یقیناً مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

۱۲۔ تب ہم نے مسلسل برسنے والے پانی کی صورت میں آسمان کے درکھول دیئے۔

۱۳۔ اور ہم نے زمین کو چشموں کی صورت میں پھاڑ دیا۔ پس پانی ایک ایسے امر پر جمع ہو گیا جو پہلے سے مقدر کیا جا چکا تھا۔

۱۴۔ اور اسے (یعنی نوح کو) ہم نے تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کیا۔

۱۵۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ اُس کی جزا کے طور پر جس کا انکار کیا گیا تھا۔

۱۶۔ اور یقیناً ہم نے اس (کشتی) کو ایک بڑے نشان کے طور پر چھوڑا۔ پس ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟

۱۸۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا

عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْذُونٌ وَازْدَجِرْ ﴿۱۰﴾

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْصِرْ ﴿۱۱﴾

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ﴿۱۲﴾

وَوَجَرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ

عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۳﴾

وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ مِّن دُورٍ ﴿۱۴﴾

تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۱۶﴾

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذِرٍ ﴿۱۷﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

مُدَّكِرٍ ﴿۱۸﴾

﴿۱﴾ آیات ۱۳ تا ۱۶: ان آیات میں حضرت نوح کی کشتی کا ذکر کیا جا رہا ہے جو لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنی ہوئی تھی۔ گویا حضرت نوح کے زمانہ میں تھن اتا ترقی کر چکا تھا کہ انہیں لوہے کے استعمال پر پوری طرح عبور حاصل ہو گیا تھا اور وہ غالباً لکڑی سے تختے تراشنے کے لئے آئے بھی بنا سکتے تھے۔

اسی کشتی کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یہ ایک نشان ہے جو نصیحت پکڑنے والوں کے لئے ایمان افروز ثابت ہوگا۔ اس سے یہ بھی امکان پیدا ہوتا ہے کہ حضرت نوح کی کشتی آنے والی نسلوں کے لئے ایک نشان کے طور پر محفوظ کر دی گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ عیسائیوں کو قرآن کریم کے اس بیان کی کوئی خبر نہیں وہ پھر بھی حضرت نوح کی کشتی کو کہیں نہ کہیں ایک نشان کے طور پر محفوظ سمجھتے ہیں اور اس کی تلاش ہر جگہ جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بعض لوگ اس کام پر وقف ہیں کہ قرآنی آیات کے حوالہ سے اس کشتی کا کھوج نکالیں۔ میری تحقیق کے مطابق یہ کشتی بحیرہ مردار کی تہ میں محفوظ ہو گئی ہے اور وقت آنے پر نکال لی جائے گی۔

۱۹۔ عاد نے بھی تکذیب کی تھی۔ پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟

۲۰۔ یقیناً ہم نے ایک آکر ٹھہر جانے والے منحوس دن میں ان پر ایک بہت تیز چلنے والی ہوا بھیجی۔

۲۱۔ جو لوگوں کو بچھاڑ رہی تھی گویا وہ جڑوں سے اُکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔

۲۲۔ پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟

۲۳۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

۲۴۔ ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلا دیا تھا۔

۲۵۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کی پیروی کریں؟ تب تو ہم یقیناً گمراہی اور پاگل پن میں مبتلا ہوں گے۔

۲۶۔ کیا ہمارے درمیان سے ایک اسی پر ذکر اُتارا گیا؟ نہیں! بلکہ یہ تو سخت جھوٹا (اور) شیخی بگھارنے والا ہے؟

۲۷۔ آنے والے کل کو وہ ضرور جان لیں گے کہ کون ہے جو سخت جھوٹا اور شیخی بگھارنے والا ہے؟

۲۸۔ یقیناً ہم ان کی آزمائش کے طور پر ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ پس (اے صالح!) تو ان پر نظر رکھ اور صبر سے کام لے۔

۲۹۔ اور انہیں بتا دے کہ پانی ان کے درمیان (وقت کے لحاظ سے) بانٹا جا چکا ہے۔ پانی پینے کی ہر مقررہ باری کے اندر ہی حاضر ہونا ضروری ہے۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي ﴿١٩﴾

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمٍ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿٢٠﴾

تَنْزِعُ النَّاسَ لَأَعْيَابِهِمْ مِّنْ نَّخْلِ مُّتَّقِعٍ ﴿٢١﴾

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي ﴿٢٢﴾

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ﴿٢٣﴾

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٤﴾

فَقَالُوا أَبَشْرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذَا تَفِيضَ صُلَيْلٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٥﴾

ءَأَلْقَى الذِّكْرَ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌّ ﴿٢٦﴾

سَيَعْلَمُونَ عَذَابَ الْكَذَّابِ الْآشِرِّ ﴿٢٧﴾

إِنَّا مُرْسَلُوا الثَّقَاتِ فِتْنَةً لَهُمْ فَأَرْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٨﴾

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شَرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٩﴾

۳۰۔ تب انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا۔ اس نے
(اس اونٹنی کو) پکڑ لیا اور کوچیں کاٹ دیں۔
۳۱۔ پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا؟

۳۲۔ یقیناً ہم نے ان پر ایک ہی اونچی آواز بھیجی تو
وہ ایک کٹی ہوئی باڑ کی طرح ہو گئے جو پاؤں تلے
روندی جا چکی ہو۔

۳۳۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر
آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

۳۴۔ قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا۔

۳۵۔ یقیناً ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا سوائے
آل لوط کے۔ انہیں ہم نے صبح پھوٹتے وقت
بچالیا۔

۳۶۔ اپنی جناب سے ایک نعمت کے طور پر۔ اسی
طرح ہم اُسے جزا دیا کرتے ہیں جو شکر کرے۔

۳۷۔ اور اُس نے بھی ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا
پھر بھی وہ انذار کے بارہ میں متردّد رہے۔ ☆

۳۸۔ اور انہوں نے اسے اپنے مہمانوں سے متعلق
پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں بے نور کر دیں۔
پس میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا مزا چکھو۔

۳۹۔ اور یقیناً ان کے پاس صبح سویرے ہی ایک ٹھہر
جانے والا عذاب آ گیا۔

۴۰۔ پس میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا مزا چکھو۔

فَادُوا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ۳۰

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي ۳۱

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۳۲

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

مُدِّكِرٍ ۳۳

كَذَبَتْ قَوْمٌ لُوطٍ بِالنُّذْرِ ۳۴

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ

لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۳۵

نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۚ كَذَلِكَ نَجْزِي

مَنْ شَكَرَ ۳۶

وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا

بِالنُّذْرِ ۳۷

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ صَيْفِهِ فطمَسْنَا

أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذْرِي ۳۸

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقَرٌّ ۳۹

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذْرِي ۴۰

☆ تَمَارَوْا بمعنى ”وہ متردّد رہے“ کے لئے دیکھیں لسان العرب۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۝٤١

۴۱۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذْرُ ۝٤٢

۴۲۔ اور یقیناً آل فرعون کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخَذَ عَزِيزٌ مُقْتَدِرٌ ۝٤٣

۴۳۔ انہوں نے ہمارے تمام خرنشانات کا انکار کر دیا۔ پس ہم نے انہیں اس طرح پکڑ لیا جیسے کامل غلبہ والا مقتدر پکڑتا ہے۔

أَكْفَارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٤

۴۴۔ کیا تمہارے (زمانہ کے) کفار ان سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے صحیفوں میں بریت کی کوئی ضمانت ہے؟

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرُونَ ۝٤٥

۴۵۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم بدلہ لینے والا گروہ ہیں؟

سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝٤٦

۴۶۔ ضرور یہ انہو کثیر ہزیمت دیا جائے گا اور وہ پٹھ بھیر جائیں گے۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَىٰ وَأَمْرٌ ۝٤٧

۴۷۔ بلکہ ان سے انقلاب کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ گھڑی بہت سخت اور بہت کڑوی ہوگی۔

إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعْرٍ ۝٤٨

۴۸۔ یقیناً مجرم لوگ ہلاکت اور دیوانگی (کے عالم) میں ہوں گے۔

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝٤٩

۴۹۔ جس دن وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھیٹے جائیں گے۔ دوزخ کا مزا چکھو۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝٥٠

۵۰۔ یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا۔

آیات ۴۵-۴۶: ان آیات میں جو ابتدائی کئی آیات میں سے ہیں جبکہ احزاب کی پیشگوئی کی گئی ہے کہ کفار کا بھاری لشکر مسلمانوں کو پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

۵۱۔ اور ہمارا حکم نہیں (آتا) مگر ایک ہی دفعہ آنکھ کے جھپکنے کی طرح۔

۵۲۔ اور یقیناً ہم تمہارے ہم تماشا (پہلے بھی) ہلاک کر چکے ہیں۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

۵۳۔ اور ہر کام جو وہ کرتے ہیں صحیفوں میں ہے۔

۵۴۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا ہوا ہے۔

۵۵۔ یقیناً متقی جنتوں میں اور فرائی کی حالت میں ہوں گے۔

۵۶۔ سچائی کی مسند پر، ایک مقتدر بادشاہ کے حضور۔

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝۱

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ فَهَلْ

مِنْ مُدَّاكِرٍ ۝۲

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝۳

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌّ ۝۴

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝۵

فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ

مُقْتَدِرٍ ۝۶

۵۵. الرَّحْمٰن

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی تھی۔ بسم اللہ سمیت اس کی انسانی آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان اور قرآنِ کریم کے متعلق دو الگ الگ محاورے استعمال فرمائے گئے ہیں۔ قرآن کے متعلق خَلْق کا کہیں کوئی ذکر نہیں لیکن انسان کے لئے خَلْق کا ذکر ہے۔ پس اس سورت پر غور نہ کرنے کے نتیجہ میں ازمینہٴ وسطیٰ میں بعض مسلمان، قرآن کو مخلوق ماننے رہے اور بعض غیر مخلوق۔ اور اس وجہ سے ان مسلمانوں میں بہت ہی قتل و غارت ہوئی۔

اس سورت کریمہ میں ایک میسزان کا بھی ذکر ہے اور بیان فرمایا گیا ہے کہ تمام آسمان میں ایک توازن دکھائی دے گا اور دراصل ہر نعمت اسی توازن کی محتاج ہوتی ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے مومن بندے بھی ہمیشہ اس توازن کی حفاظت کریں گے اور عدل کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی عظیم نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد جن و انس کو مخاطب کر کے اس بات کی بکثرت تکرار ہے کہ تم دونوں آخر خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ اور اسی تعلق میں جن و انس کی پیدائش کا فرق بھی بیان فرما دیا کہ جن کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا گیا۔ فی زمانہ جن کے لفظ کی مختلف تشریحات کی جاتی ہیں لیکن یہاں جن کی ایک تشریح یہ ہے کہ وائرس (Virus) اور بیکٹیریا (Bacteria) بھی جنات ہیں جو ابتدائے آفرینش میں آسمان سے گرنے والی آتشیں ریڈیائی لہروں کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ فی زمانہ اس بات پر تمام سائنسدان متفق ہو چکے ہیں کہ بیکٹیریا اور وائرسز (Viruses) براہ راست آگ سے توانائی پا کر وجود پکڑتے ہیں۔

پھر انسان کے متعلق ایک ایسی پیشگوئی فرمائی گئی جو عظیم الشان حکمت اور تخلیق کے گہرے رازوں سے پردہ اٹھاتی ہے۔ گیلی مٹی سے انسان کے پیدا کرنے کا تصور تو کچھلی سب کتابوں میں موجود ہے لیکن کھکتی ہوئی ٹھیکریوں سے انسان کا پیدا کیا جانا ایک ایسا تصور ہے جو قرآن مجید سے پہلے کسی کتاب نے بیان نہیں کیا۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں لیکن سائنسدان جانتے ہیں کہ تخلیق کے دوران ایک ایسی منزل بھی آئی جب ضروری تھا کہ تخلیقی مادوں کو بچنے والی ٹھیکریوں کی صورت میں خشک کر دیا جائے۔ اور پھر سمندر نے واپس اس خشک مادے کو اپنی لہروں میں لپیٹ لیا اور انسان کی کیمیائی ترقی کا ایسا سفر شروع ہوا جس میں انسان کی تخلیق کے لئے یہ ضروری کیمیائی بار بار اپنے ابتدائی دور کی طرف نہ لوٹیں۔

پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ اللہ تعالیٰ دو سمندروں کے درمیان حائل حد فاصل کو ختم کر دے گا اور وہ ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔

پھر ایک اور آیت کریمہ ایسی ہے جو قرآن کی وحی کے زمانہ میں کسی انسان کے تصور میں نہیں آ سکتی تھی۔ انسان میں تو گز دو گز اونچی پھیلائی کی بھی طاقت نہیں تھی۔ کون سوچ سکتا تھا کہ بڑے لوگ بھی اور چھوٹے لوگ بھی اَفْطَارُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ کو پھیلا نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اس کوشش کا آغاز انسان کے چاند تک پہنچنے سے ہو چکا ہے اور اس سے بلند تر سیاروں تک پہنچنے کی کوشش جاری ہے۔ لیکن قرآن کریم کی پیشگوئی ہے کہ انسان سُلْطَانٌ لِعَنِ عَظِيمِ الشَّانِ استبدال کے سوا کائنات کی سرحدوں کو نہیں پھیلا سکتا اور جب بھی جسمانی طور پر پھیلا نکلنے کی کوشش کرے گا اس پر آگ اور پگھلا ہوا تانبا برسایا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک سائنس دان اجرامِ فلکی کی سنگ باری سے بچنے کے لئے تمام امکانی دفاعی تدابیر اختیار نہ کریں وہ راکٹس میں بیٹھ کر فضائی سفر نہیں کر سکتے۔

جہنم کے تمثیلی بیان کے ذکر کے بعد پھر جنت کا تمثیلی بیان شروع ہوتا ہے۔ قارئین کو متنبہ رہنا چاہئے کہ ہرگز اس بیان کا ظاہری مطلب لینے کی کوشش نہ کریں۔ یہ تمام تراکیب تمثیلی زبان ہے۔ اس پر غور کرنے سے اہل فکر کو عرفان کے نئے نئے موتی عطا ہو سکتے ہیں ورنہ ان کا دماغ بہکتا پھرے گا اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا سوائے جنت کے ایک مادی تصور کے جس میں بہت سی باتوں کا کوئی حل نہیں معلوم نہ ہو سکے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا نام بے حد برکتوں والا ہے۔ اس کی برکات کا شمار ممکن نہیں۔ وَهُدُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے۔



سُورَةُ الرَّحْمَنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَ سَبْعُونَ آيَةً وَ ثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔

۳۔ اُس نے قرآن کی تعلیم دی۔

۴۔ انسان کو پیدا کیا۔

۵۔ اسے بیان سکھایا۔

۶۔ سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق (مسنخ) ہیں۔

۷۔ اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ ریز ہیں۔

۸۔ اور آسمان کی کیا ہی شان ہے۔ اُس نے اُسے

رفعت بخشی اور نمونہ عدل بنایا۔

۹۔ تاکہ تم میزان میں تجاوز نہ کرو۔

۱۰۔ اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور تول

میں کوئی کمی نہ کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

الرَّحْمٰنُ ①

عَلَّمَ الْقُرْآنَ ②

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ③

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④

الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ⑥

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ⑦

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ⑧

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

الْمِيزَانَ ⑩

① اس جگہ بِحُسْبَانٍ سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ یہ حساب کا ذریعہ ہیں۔ دنیا میں جتنی ترقی بھی ہوئی ہے وہ حساب کے ذریعہ ہوئی ہے اور حساب سائنس دانوں کو سورج اور چاند کی گردشوں کے نتیجے میں قطعی طور پر معلوم ہوا۔

② اس جگہ نَجْم سے مراد ستارہ بھی ہو سکتا ہے جو گزشتہ آیت میں مذکور حساب سے تعلق رکھتا ہے اور جزی بوٹیاں بھی ہو سکتی ہیں کیونکہ اس کے بعد شجر کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ ہر ایک آیت ہر لحاظ سے مربوط ہے۔

③ بعد آسمان کی رفعتوں کا ذکر ہے جو دراصل پچھلی آیات کے مضامین کا خلاصہ ہے کہ حساب ہی کے ذریعہ میزان قائم کیا جاتا ہے اور آسمان کو جو رفعتیں عطا کی گئی ہیں وہ اتنی متوازن ہیں کہ اس سے بندے انصاف اور عدل کرنے کا طریق سیکھ سکتے ہیں۔

۱۱۔ اور زمین کی بھی کیا شان ہے۔ اُس نے اُسے مخلوقات کے لئے (سہارا) بنایا۔

۱۲۔ اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اور خوشہ دار کھجوریں بھی۔

۱۳۔ اور بھجوسے والے اناج اور خوشبودار پودے۔

۱۴۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۱۵۔ اس نے انسان کو مٹی کے پکائے ہوئے برتن کی طرح کی خشک کھکتی ہوئی مٹی سے تخلیق کیا۔

۱۶۔ اور جن کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا۔

۱۷۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۱۸۔ دونوں مشرقوں کا رب اور دونوں مغربوں کا رب۔

۱۹۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۲۰۔ وہ دو سمندروں کو ملا دے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔

۲۱۔ (سر دست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کر سکتے۔

۲۲۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝۱۱

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝۱۲

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۳

فَبِأَيِّ آيَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۱۴

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۵

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ ۝۱۶

فَبِأَيِّ آيَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۱۷

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۸

فَبِأَيِّ آيَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۱۹

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيْنَ ۝۲۰

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيْنَ ۝۲۱

فَبِأَيِّ آيَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝۲۲

۱ صَلْصَالٌ بمعنی خشک کھکتی ہوئی مٹی۔ دیکھیں المنجد اور غریب القرآن۔

۲ اس آیت کریمہ میں دو مشرقوں اور دو مغربوں کا ذکر ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے انسان کو صرف ایک مشرق اور ایک مغرب

کا علم تھا۔ اس بہت چھوٹی سی آیت میں آئندہ زمانہ کی عظیم الشان دریافتوں کے بارہ میں پیشگوئی ہے۔

۲۳۔ دونوں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ ﴿۱﴾

۲۴۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۲۵۔ اور اسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔

۲۶۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۲۷۔ ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔

۲۸۔ مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحب جلال و اکرام ہے۔

۲۹۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۰۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہے اسی سے سوال کرتا ہے۔ ہر گھڑی وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۳۱۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۳۲۔ ہم ضرور تم سے پوری طرح نمٹیں گے اے دونوں بھاری طاقتو!

۳۳۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۳﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبِينَ ﴿۲۴﴾

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ

كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۵﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبِينَ ﴿۲۶﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۷﴾

وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ

وَالْإِكْرَامِ ﴿۲۸﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبِينَ ﴿۲۹﴾

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿۳۰﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبِينَ ﴿۳۱﴾

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيَّهَ الثَّقَلَيْنِ ﴿۳۲﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبِينَ ﴿۳۳﴾

﴿۱﴾ آیات ۲۰ تا ۲۳: ان آیات میں ایسے دو سمندروں کا ذکر ہے جن دونوں میں سے لؤلؤ اور مرجان یعنی موتی اور مونگے نکلتے ہیں اور جن دونوں کو آپس میں ملا دیا جائے گا۔ يَلْتَقِيَانِ میں مستقبل میں ان کا ملنا مراد ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے دو سمندروں کا لوگوں کو نہ کوئی علم تھا اور نہ ان کے آپس کے ملنے کی کوئی پیشگوئی کی جاسکتی تھی۔ یہاں بحر احمر اور بحر روم مراد ہیں جن کو نہر سوہن کے ذریعہ ملا یا گیا ہے۔

۳۴۔ اے جن و انس کے گروہ! اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکو تو نکل جاؤ۔ تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک غالب استدلال کے ذریعے۔ ﴿۳۴﴾

يَمَعَشَرِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ
أَنْ تَقْدُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ فَاقْدُوا ۗ لَا تَقْدُونَ
إِلَّا بِسُلْطَنِ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
۳۶۔ تم دونوں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے اور ایک طرح کا دھواں بھی۔ پس تم دونوں بدلہ نہ لے سکو گے۔ ﴿۳۶﴾

فَبِأَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبُونَ ﴿۳۵﴾
يُرْسَلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِلٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَنُحَاسٌ
فَلَا تَنْتَصِرُونَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔
۳۸۔ پس جب آسمان پھٹ جائے گا اور رنگے ہوئے چڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ ﴿۳۸﴾

فَبِأَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تَكْذِبُونَ ﴿۳۷﴾
فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ﴿۳۸﴾

﴿۳۴﴾ اس آیت میں يَا مَعْشَرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ بیان فرمایا گیا ہے۔ جن سے جو عجیب و غریب مخلوق مراد لی جاتی تھی اس کے متعلق تو اس زمانہ میں یہ کہا جاسکتا تھا کہ وہ أَقْطَارُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ سے نکلنے کی کوشش کرے گی لیکن انس کے متعلق تو یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ أَقْطَارُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ یہاں خاص طور پر قابل غور بات یہ ہے کہ صرف أَقْطَارُ الْأَرْضِ نہیں فرمایا بلکہ أَقْطَارُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فرمایا ہے یعنی ساری کائنات کو ایک ہی چھلانگ میں پار کرنے کی کوشش کریں گے۔ إِلَّا بِسُلْطَنِ سے مراد یہ ہے کہ وہ کوشش کریں گے مگر صرف مضبوط استدلال کے ذریعے کامیاب ہو سکیں گے۔ یہی حال اس زمانہ میں ہے۔ زمین و آسمان پر غور کرنے والے سائنس دان بیس بلین روشنی کے سالوں تک دُور کی خبریں محض اپنے غالب استدلال کے ذریعہ معلوم کر لیتے ہیں۔ جسمانی طور پر ان کے لئے یہ ناممکن ہے۔

﴿۳۷﴾ خلا نو ریسائنس دان جب راکٹوں میں بیٹھ کر سماء و ارض کو عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر اسی طرح شعلوں اور ایک طرح کے دھوئیں کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔

﴿۳۸﴾ یہ محض استعارہ ہے۔ اس میں علم فلکیات کی غیر معمولی ترقی کا ذکر ہے نیز خوفناک فضائی جنگوں کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔

۳۹۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۴۰۔ اُس دن جن و انس میں سے کوئی اپنی لغزش کے بارہ میں پوچھا نہیں جائے گا۔ ﴿۱﴾

۴۱۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۴۲۔ سب مجرم اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔ پس وہ پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔

۴۳۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۴۴۔ یہی وہ جہنم ہے جس کا مجرم انکار کیا کرتے تھے۔

۴۵۔ وہ اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گھومیں گے۔

۴۶۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۴۷۔ اور جو بھی اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ ﴿۲﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳۹﴾

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿۴۰﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۴۱﴾

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿۴۲﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۴۳﴾

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُونَ ﴿۴۴﴾

يَطُوفُونَ فِيهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ اِنَّ ﴿۴۵﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۴۶﴾

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ﴿۴۷﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اس روز جن و انس سے ان کی لغزشوں کے بارہ میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔ قیامت کے دن مجرم اپنی علامتوں سے ہی پہچانے جائیں گے اس لئے سوال کی ضرورت نہیں رہے گی۔ دنیا کی عالمگیر جنگوں میں بھی نہ بڑے لوگ چھوٹوں سے کوئی سوال کرتے ہیں نہ چھوٹی اشتراکی قومیں بڑی سرمایہ دار قوموں سے کوئی سوال کرتی ہیں۔ پیشگوئی کا یہ حصہ مزید واضح ہونا ابھی باقی ہے۔

﴿۲﴾ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اسے دنیا کی جنت نصیب ہوگی اور آخرت کی بھی۔ دنیا کی جنت سے غالباً ”الْآبِدُكُمُ اللَّهُ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ“ والی جنت مراد ہے۔

۴۸۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۴۹۔ دونوں بکثرت شاخوں والی ہیں۔

۵۰۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۵۱۔ اُن دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں۔

۵۲۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۵۳۔ ان دونوں میں ہر قسم کے جوڑا جوڑا میوے ہیں۔

۵۴۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۵۵۔ وہ تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے آستر گاڑھے ریشم کے ہیں اور دونوں جنتوں کے پکے ہوئے پھل بوجھ سے بچھکے ہوئے ہیں۔

۵۶۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۵۷۔ ان میں نظریں جھکائے رکھنے والی دو شیرازیں ہیں جنہیں ان (جنتیوں) سے پہلے جن و انس میں سے کسی نے مس نہیں کیا۔

۵۸۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۵۹۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

۶۰۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۱۔ کیا احسان کی جزا احسان کے سوا بھی ہو سکتی ہے؟

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾

ذَوَاتًا أَفْنَانٍ ﴿٤٩﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥١﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٢﴾

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٣﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٤﴾

مُتَّكِنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَّائِنُهَا مِنْ

إِسْتَبْرَقٍ ۖ وَجَنَّاتٍ جُنتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٥﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٦﴾

فِيهِنَّ قِصْرٌ ۖ لَمَّا يَطْمِئِنُّنَّ

إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٧﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٨﴾

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٩﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٠﴾

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦١﴾

۶۲۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۳۔ اور ان دو کے علاوہ بھی دو جنتیں ہیں۔

۶۴۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۵۔ دونوں ہی بہت سرسبز ہیں۔

۶۶۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۷۔ ان دونوں میں دو جوش مارتے ہوئے چشمے ہیں۔

۶۸۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۶۹۔ ان دونوں میں کئی قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔

۷۰۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۷۱۔ ان میں بہت نیک خصال دو شیزائیں ہیں۔

۷۲۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۷۳۔ محلات جیسے مکانوں میں جو اینٹ پتھر کے نہیں ☆، ٹھہرائی ہوئی حوریں ہیں۔

۷۴۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۷۵۔ انہیں اُن (جنتیوں) سے پہلے جن و انس میں سے کسی نے مَس نہیں کیا۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٢﴾

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَيْنِ ﴿٦٣﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٤﴾

مُدَّهَا مَاتِنِ ﴿٦٥﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٦﴾

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَيْنِ ﴿٦٧﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٨﴾

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٩﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٠﴾

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧١﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٢﴾

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٣﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٤﴾

لَمْ يَطْمِئْهُنَّ أُنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جِآنٌ ﴿٧٥﴾

۷۶۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب
کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۷۷۔ وہ سبز قالینوں پر اور نہایت نفیس فاخرانہ
بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔

۷۸۔ پس (اے جن و انس!) تم دونوں اپنے رب
کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

۷۹۔ تیرے صاحبِ جلال اور صاحبِ اکرام رب کا
نام ہی برکت والا ثابت ہوا۔

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تُكذِّبُونَ ﴿٧٦﴾

مُتَّكِنِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ
حَسَانٍ ﴿٧٧﴾

فِي أَيِّ آيَةٍ رَبِّكُمْ تُكذِّبُونَ ﴿٧٨﴾

تَبْرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٩﴾

۵۶. الواقعة

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی ستانوے آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز میں بیان فرمایا گیا ہے کہ گزشتہ سورت جو عظیم پیشگوئیاں کر رہی ہے وہ لازماً پوری ہو کر رہنے والی ہیں۔ بالخصوص مرنے کے بعد جی اٹھنے کی خبریں اس سورت میں بیان فرمائی گئی ہیں جو لازماً وقوع پذیر ہوں گی۔

اس کے بعد اسلام کے دورِ اوّل میں قربانی کرنیوالوں اور دورِ آخر میں قربانی کرنے والوں کا موازنہ فرمایا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اوّل دور میں دین کیلئے قربانیاں پیش کریں گے اور آخری دور میں قربانیاں پیش کریں گے ان میں سے بکثرت آپس میں قربانیوں میں مشابہ ہوں گے اور انہیں ایک جیسے درجات عطا کئے جائیں گے۔ لیکن اوّل دور کے بہت سے قربانیاں کرنے والوں کو قربانیوں میں اور ایثار میں بعد میں آنے والوں پر عدد اور رتبہ کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہوگی۔ لیکن بعد کے دور میں بھی کچھ ضرور ہوں گے جنہیں رتبہ کی وہ فضیلتیں عطا ہوں گی جو پہلے دور والوں کو عطا کی گئیں۔

پھر دونوں ادوار کے بد نصیبوں کا بھی ذکر ہے جن کو بائیں طرف والے قرار دیا گیا ہے اور بائیں طرف والوں سے مراد بد لوگ ہیں اور ان کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جو ان کو جہنمی بنائیں گی۔

پھر اس سورت میں تمثیلی طور پر اہل جہنم کا ذکر بھی ہے اور اہل جنت کا بھی اور یہ بات خوب واضح فرمادی گئی ہے کہ تم ہرگز اس مادی جسم کے ساتھ دوبارہ نہیں اٹھائے جاؤ گے بلکہ ایسی تبدیل شدہ خلقت کی صورت میں اٹھائے جاؤ گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

آیات ۶۱، ۶۲ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نشاۃِ آخری کے وقت جس صورت میں تمہیں از سر نو زندہ کرے گا اس کا تمہیں کوئی بھی علم نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ بظاہر تو اس کا علم دیا جا رہا ہے؟! دراصل یہ تنبیہ ہے کہ ظاہری الفاظ کو مدن و معن نہ سمجھ لینا۔ یہ محض تمثیلات ہیں اور حقیقت کا تم کوئی علم نہیں رکھتے۔

پھر چار ایسے امور بیان ہوئے ہیں جن پر اگر غور کیا جائے تو ہر غیر متعصب کا دل یہ ضرور پکار اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یہ چیزیں بنانے پر قادر نہیں۔ اوّل وہ مادہ جس سے انسان کی پیدائش کا آغاز ہوا ہے اور اس میں بے انتہا چچھدار ایسی باریک در باریک صفات کو جمع کر دیا گیا ہے جنہوں نے بعد میں ظہور پذیر ہونا تھا۔ مثلاً آنکھ، کان، ناک، منہ، گلا، آلہ صوت وغیرہ کو یہاں تک ہدایتیں دی گئی ہیں کہ کس حد تک ایک عضو نشوونما پائے گا اور پھر

کس وقت وہ نشوونما بند ہونی ضروری ہے۔ دانتوں ہی کو لیجئے۔ دودھ کے دانت ایک وقت کے بعد ظاہر ہوتے ہیں پھر وہ ایک مدت تک رہ کر گر جاتے ہیں اور بچپن کے دور میں جو بچے دانتوں کی صحت کا خیال نہیں رکھ سکتے اس کے بد اثر سے ان کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ پھر بلوغت کے دانت ہیں جس کے بعد انسان ذمہ دار ہے کہ ان کی حفاظت کرے۔ وہ ایک حد تک بڑھ کر رک کیوں جاتے ہیں؟ کیا چیز ہے جو ان کو آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے؟ یہ انسان کے DNA میں ایک کمپیوٹرائزڈ (Computerized) پروگرام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع وہ دانت عمل کرتے ہیں۔ سائنس دان بتاتے ہیں کہ جس رفتار سے وہ گھس رہے ہوتے ہیں کم و بیش اُسی رفتار سے وہ بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر بڑھتے چلے جاتے اور روکنے کا نظام نہ ہوتا تو انسان کے نیچے کے دانت دماغ پھاڑ کر سر سے بہت اوپر تک نکل سکتے تھے اور اوپر کے دانت جڑے پھاڑ کر چھاتی کونا کارہ بنا سکتے تھے۔ تو فرمایا کہ کیا تم نے یہ جینیاتی صلاحیتیں خود بنائی ہیں؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہے۔

اسی طرح بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ ہم نے زمین میں بیج بوئے ہیں۔ لیکن زمین سے ان بیجوں کے درختوں اور سبزیوں اور پھلوں کی صورت میں نکلنے کا نظام بھی ایک بے حد پیچیدہ نظام ہے جو از خود پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اس ساری زندگی کو سہارا دینے کے لئے جو آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے اس کے نظام پر بھی انسان کا کوئی دخل نہیں۔ اور وہ شعلہ جس پر سوار ہو کر انسان آسمان پر جانے کی سعی کرتے ہیں یہ بھی اللہ کی تقدیر کے تابع کام کرتا ہے ورنہ وہی آگ ان کو بلند یوں تک پہنچانے کی بجائے بھسم کر سکتی تھی۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمان پر اڑنے والے جہازوں کے متعلق یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ آگ سے چلنے والی سواریاں ہوں گی مگر وہ آگ ان مسافروں کو جو ان میں بیٹھیں گے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

پھر ”مواقع النجوم“ کو گواہ بظہر آیا گیا۔ اُس زمانہ کا انسان تو سمجھتا تھا کہ نجوم چھوٹے چھوٹے چمکنے والے موتی یا پتھر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں علم ہو کہ وہ چھوٹے چھوٹے سے نظر آنے والے نجوم ہیں کیا چیز تو تم دنگ رہ جاؤ کہ یہ نجوم تو اتنے بڑے بڑے ہیں کہ چاند اور سورج اور زمین اور سیارے بھی ان نجوم کے ایک کنارے میں سما سکتے ہیں۔ پس فرمایا یہ بہت بڑی گواہی ہے جو ہم دے رہے ہیں۔

ان گواہیوں کے بعد یہ فرمایا گیا کہ قرآن کریم بھی ایک چھٹی ہوئی کتاب ہے۔ جیسے ستارے دُور ہونے کی وجہ سے تمہاری نظر سے پوشیدہ ہیں اسی طرح قرآن کریم کی رفعتوں کو بھی تمہاری نظر نہیں پاسکتی اور تم اسے چھوٹی سی کتاب دیکھتے ہو۔ اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ بظاہر تو تم اسے چھو بھی سکتے ہو یعنی تم اس کے اتنے قریب ہو کہ اسے ہاتھ بھی لگا سکتے ہو لیکن سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے دل کو پاک کرے وہ اس کے مضامین کو نہیں چھو سکتا۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سَبْعٌ وَتَسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

۳۔ اس کے واقع ہونے کو کوئی (جان) جھٹلا نہیں سکے گی۔

۴۔ وہ (بعض کو) نچا کرنے والی (اور بعض کو) اونچا
کرنے والی ہوگی۔

۵۔ جب زمین کو سخت جُنُبش دی جائے گی۔

۶۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

۷۔ پس وہ پراگندہ خاک کی طرح ہو جائیں گے۔

۸۔ جبکہ تم تین گروہوں میں بٹے ہوئے ہو گے۔

۹۔ پس دائیں طرف والے۔ کیا ہیں دائیں طرف والے؟

۱۰۔ اور بائیں طرف والے۔ کیا ہیں بائیں طرف والے؟

۱۱۔ اور سابقوں سب پر سبقت لے جانے والے ہوں گے۔

۱۲۔ یہی مقرب ہیں۔

۱۳۔ نعمتوں والی جنتوں میں۔

۱۴۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت۔

۱۵۔ اور آخرین میں سے تھوڑے لوگ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ②

لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا كَاذِبَةٌ ③

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ④

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًا ⑤

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ⑥

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ⑦

وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ⑧

فَاَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ⑨ مَا اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ⑩

وَاَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ⑪ مَا اَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ⑫

وَالسَّبِقُونَ ⑬ السَّبِقُونَ ⑭

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ⑮

فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ⑯

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاُولٰٓئِينَ ⑰

وَقَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ⑱

- ۱۶۔ مرصع پلنگوں پر۔
- ۱۷۔ ان (پلنگوں) پر آمنے سامنے ٹیک لگائے ہوئے۔
- ۱۸۔ ان پر نوعمر (خدمت کرنے والے) لڑکے طواف کر رہے ہوں گے جنہیں ہیٹنگی عطا کی گئی ہے۔
- ۱۹۔ کٹورے اور صراحیاں اور شفاف پانی سے بھرے ہوئے پیالے لئے ہوئے۔
- ۲۰۔ اس کے اثر سے نہ وہ سردرد میں مبتلا کئے جائیں گے، نہ بہکی بہکی باتیں کریں گے۔
- ۲۱۔ اور طرح طرح کے پھل لئے ہوئے، جن میں سے وہ جو چاہیں گے پسند کریں گے۔
- ۲۲۔ اور پرندوں کا گوشت، جن میں سے جس کی بھی وہ خواہش کریں گے۔
- ۲۳۔ اور فراخ چشم دوشیزائیں۔
- ۲۴۔ گویا ڈھکے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔
- ۲۵۔ اس کی جزا کے طور پر جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔
- ۲۶۔ وہ اس میں کوئی بیہودہ یا گناہ کی بات نہیں سنتے۔
- ۲۷۔ مگر ”سلام سلام“ کا قول۔
- ۲۸۔ اور دائیں طرف والے۔ کون ہیں جو دائیں طرف والے ہیں؟
- ۲۹۔ ایسی بیویوں میں جو کانٹے دار نہیں۔
- ۳۰۔ اور تہ بہ تہ (پھل والے) کیلوں (کے باغات) کے درمیان۔
- ۳۱۔ اور دور تک پھیلائے ہوئے سایوں میں۔
- عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۱۶
- مُتَّكِنِينَ عَلَيْهَا مُتَّقِبِلِينَ ۱۷
- يَطْوِفُ عَلَيْهِمْ وَلِدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۱۸
- بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۱۹
- لَّا يَصِدَّ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۲۰
- وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۲۱
- وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۲۲
- وَحُورٍ عِينٍ ۲۳
- كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۲۴
- جَزَاءِٰٓ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۲۵
- لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْتِيْمًا ۲۶
- إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۲۷
- وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۱۸ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۱۸
- فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۲۹
- وَوَطْحٍ مَّنْضُودٍ ۳۰
- وَوَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۳۱

- ۳۲۔ اور برسائے جانے والے پانی میں۔ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿۳۲﴾
- ۳۳۔ اور بکثرت پھلوں میں وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿۳۳﴾
- ۳۴۔ جو نہ تو منقطع کئے جائیں گے اور نہ ہی ان سے روکا جائے گا۔ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿۳۴﴾
- ۳۵۔ اور اونچی بچھائی ہوئی مسندوں میں۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿۳۵﴾
- ۳۶۔ یقیناً ہم نے ان (کے ازواج) کو نہایت اعلیٰ طریق پر پیدا کیا۔ إِنَّا أَنشَأْنَهُنَّ إِنشَاءً ﴿۳۶﴾
- ۳۷۔ پس ہم نے انہیں بے مثل بنایا۔ ☆ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۷﴾
- ۳۸۔ مَن موہن، ہم عمر۔ عُرْبًا أَتْرَابًا ﴿۳۸﴾
- ۳۹۔ دائیں طرف والوں کے لئے۔ لِيَصْحَبِ الِیْمِیْنَ ﴿۳۹﴾
- ۴۰۔ پہلوں میں سے ایک بڑی جماعت ہے۔ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۴۰﴾
- ۴۱۔ اور پچھلوں میں سے بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ وَثَلَاثَةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿۴۱﴾
- ۴۲۔ اور بائیں طرف والے۔ کون ہیں بائیں طرف والے؟ وَأَصْحَابُ الشَّمَالِ ﴿۴۲﴾ مَا أَصْحَابُ الشَّمَالِ ﴿۴۲﴾
- ۴۳۔ جھلسانے والی گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ فِی سَمُومٍ وَوَحْمِيمٍ ﴿۴۳﴾
- ۴۴۔ اور ایسے سائے میں جو سیاہ دھوئیں سے پیدا ہوتا ہے۔ وَظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُومٍ ﴿۴۴﴾
- ۴۵۔ نہ ٹھنڈا ہے اور نہ مہربان ہے۔ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿۴۵﴾
- ۴۶۔ اس سے پہلے یقیناً وہ لوگ بہت آسودہ حال تھے۔ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۶﴾
- ۴۷۔ اور بڑے گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے۔ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿۴۷﴾

۴۸۔ اور کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے، کیا ہم پھر بھی ضرور اُٹھائے جائیں گے؟

۴۹۔ کیا ہمارے پہلے آباء و اجداد بھی؟

۵۰۔ تو کہہ دے یقیناً پہلے اور پچھلے سب۔

۵۱۔ ایک معین زمانے کے مقررہ وقت کی طرف ضرور اٹھے کئے جائیں گے۔

۵۲۔ پھر یقیناً تم اے سخت گمراہو! بہت جھٹلانے والو!

۵۳۔ ضرور (تم) زَقُوم کے پودے میں سے کھانے والے ہو۔

۵۴۔ پھر اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔

۵۵۔ تیس پر کھولتا ہوا پانی بھی پینے والے ہو۔

۵۶۔ پس سخت پیا سے اونٹوں کے پینے کی طرح پینے والے ہو۔

۵۷۔ یہ ہوگی ان کی مہمانی جزا سزا کے دن۔

۵۸۔ ہم نے ہی تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے؟

۵۹۔ بتاؤ تو سہی کہ جو نطفہ تم (رحم میں) گراتے ہو۔

۶۰۔ کیا تم ہو جو اُسے پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

۶۱۔ ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو مقدر کیا ہے اور ہم باز نہیں رکھے جاسکتے۔

وَكَانُوا يُقُولُونَ ۙ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ؕ اِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۙ

اَوْ اٰبَاؤُنَا الْاَوْلُونَ ۙ

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ۙ

لَمَجْمُوعُونَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتٍ يَّوْمٍ
مَّعْلُومٍ ۙ

ثُمَّ اِنَّكُمْ اِيَّهَا الصَّٰئِرُونَ الْمَكْذِبُونَ ۙ

لَا كَلْبُونَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّومٍ ۙ

فَمَا لَتَوْنَ مِنْهَا الْبٰطُونَ ۙ

فَشْرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۙ

فَشْرِبُوْنَ شَرْبَ الْهَيْمِ ۙ

هٰذَا نَزَّلْنٰهُم يَوْمَ الدِّينِ ۙ

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۙ

اَفَرَاٰيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۙ

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَہٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُونَ ۙ

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ

بِمَسْبُوقِيْنَ ۙ

۶۲۔ کہ تمہاری صورتیں تبدیل کر دیں اور تمہیں ایسی صورت میں اٹھائیں کہ تم اسے نہیں جانتے۔
فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

۶۳۔ اور یقیناً پہلی پیدائش کو تم جان چکے ہو۔ پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٣﴾

۶۴۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو کچھ تم کاشت کرتے ہو۔
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٤﴾

۶۵۔ کیا تم ہی ہو جو اُسے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں؟
ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهَا أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٥﴾

۶۶۔ اگر ہم چاہتے تو ضرور اسے ریزہ ریزہ کر دیتے پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے۔
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٦﴾

۶۷۔ کہ یقیناً ہم چٹی تلے دب گئے ہیں۔
إِنَّا لَمَعْرَمُونَ ﴿٦٧﴾

۶۸۔ نہیں! بلکہ ہم کلیہ محروم ہو چکے ہیں۔
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ کیا تم نے اس پانی پر غور کیا ہے جو تم پیتے ہو؟
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٩﴾

۷۰۔ کیا تم ہی نے اسے بادلوں سے اتارا ہے یا ہم ہیں جو اتارنے والے ہیں؟
ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٧٠﴾

۷۱۔ اگر ہم چاہتے تو اسے کھا کر دیتے۔ پس تم شکر کیوں نہیں کرتے؟
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧١﴾

۷۲۔ بتاؤ تو سہی کہ وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو۔
أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧٢﴾

۷۳۔ کیا تم اس کا شجر (نماشعلہ) اٹھاتے ہو یا ہم ہیں جو اسے اٹھانے والے ہیں؟ ☆
ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٣﴾

۷۴۔ ہم نے اسے ایک نصیحت کا ذریعہ اور مسافروں کے لئے فائدہ کا موجب بنایا ہے۔
لَلْمُقْوِينَ ۷۴

۷۵۔ پس اپنے ربِّ عظیم کے نام کے ساتھ تسبیح کر۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۷۵

۷۶۔ پس میں ضرور ستاروں کے جھرمٹوں کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔
فَلَا أَقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ۷۶

۷۷۔ اور یقیناً یہ ایک بہت بڑی گواہی ہے۔ کاش تم جانتے۔
وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّوَتَّعَلَمُونَ عَظِيمٌ ۷۷

۷۸۔ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔
إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۷۸

۷۹۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں (محفوظ)۔
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۷۹

۸۰۔ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۸۰

۸۱۔ (اس کا) اُتارا جانا تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔
تَنْزِيلٍ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۸۱

۸۲۔ پس کیا اس بیان کے متعلق تم چالوسی کی باتیں کرتے ہو؟
أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ۸۲

۸۳۔ اور تم اپنا رزق بناتے ہو اسی بناء پر کہ تم جھپٹاتے ہو۔
وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تَكذِبُونَ ۸۳

۸۴۔ پس کیوں نہ ہو کہ جب (جان) حلق تک آ پہنچی۔
فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ ۸۴

۸۵۔ اور تم اس وقت ہر طرف نظریں دوڑا رہے تھے (کہ تم اپنے لئے کچھ کر سکتے)۔
وَأَنْتُمْ حِينِيذٍ تَنْظُرُونَ ۸۵

۸۶۔ اور (اس وقت) ہم تمہاری نسبت اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب تھے لیکن تم بصیرت نہیں رکھتے تھے۔
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۸۶

آیات ۷۸ تا ۸۰: قرآن کریم کھلی ہوئی کتاب بھی ہے اور چھپی ہوئی بھی۔ ظاہر طور پر تو اس کی تلاوت ہر نیک و بد کر سکتا ہے لیکن اس کے اعلیٰ درجہ کے مخفی اسرار صرف ان پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کئے گئے ہوں۔

۸۷۔ اگر تم وہ نہیں جنہیں قرض چکانا ہو تو پھر کیوں نہیں،

فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿۸۷﴾

۸۸۔ تم اس (جان) کو لوٹا سکے؟ اگر تم سچے ہو۔

تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۸۸﴾

۸۹۔ ہاں! اگر وہ (مرنے والا) مقررین میں سے ہو۔

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۸۹﴾

۹۰۔ تو (اس کے لئے) آرام اور معطر فضائیں اور بڑی نعمت والی جنت (ہے)۔

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿۹۰﴾

۹۱۔ اور اگر وہ دائیں طرف والوں میں سے ہو۔

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۹۱﴾

۹۲۔ تو تجھ پر سلام! اے وہ جو دائیں طرف والوں میں سے ہے۔

فَسَلَّمَ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۹۲﴾

۹۳۔ اور اگر وہ تکذیب کرنے والے گمراہوں میں سے ہو۔

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَدِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿۹۳﴾

۹۴۔ تو ایک قسم کا کھولتا ہوا پانی (اُس کے) اترنے کی جگہ ہوگی۔ ﴿۱﴾

فَنُزِّلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿۹۴﴾

۹۵۔ اور دوزخ کی آگ میں بھونا جانا ہے۔

وَتَصْلِيَةٌ جَاحِيمٍ ﴿۹۵﴾

۹۶۔ یقیناً قطعیت تک پہنچا ہوا یقین یہی ہے۔

إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۹۶﴾

۹۷۔ پس اپنے ربِّ عظیم کے نام کے ساتھ تسبیح کر۔ ﴿۲﴾

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۹۷﴾

۵۷۔ الحدید

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

اس کا آغاز اس اعلان کے ساتھ ہوتا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ ہی کی تسبیح کر رہے ہیں اور اوّل بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی اور ظاہر بھی وہی اور باطن بھی وہی۔ یعنی اس کے جلوے ظاہر و باہر ہیں مگر جو آنکھ ان کو نہ دیکھ سکے اس کے لئے وہ ہمیشہ باطن ہی رہیں گے۔

اس سورت میں ایک آیت میں حیاتِ دنیا کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ یہ تو محض کھیل کود اور لہو و لعب ہے۔ یہ کوئی باقی رہنے والی چیز نہیں۔ جب انسان اپنی موت کے قریب پہنچے گا تو لازماً تسلیم کرے گا کہ وہ تو چند دن کے عیش تھے۔

پھر اسی سورت میں یہ عظیم الشان آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات روشن فرمادی تھی کہ جنت اور جہنم کا ظاہری تصور درست نہیں۔ چنانچہ آیت کریمہ نمبر ۲۲ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی اس جنت کی طرف پیش قدمی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو جس جنت کی وسعت زمین و آسمان پر محیط ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر جنت ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی وہیں ہوگی۔ یعنی اسی کائنات کی وسعتوں میں موجود ہوگی جس میں جنت ہے لیکن تمہیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ یہ کیسے ہوگا۔ ایک ہی جگہ جنت اور جہنم بس رہے ہیں اور ایک کا دوسرے سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ میں ایک Relativity کا تصور عطا فرمایا گیا تھا یعنی ایک ہی جگہ میں ہوتے ہوئے Dimension بدل جانے سے دو چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق قائم نہیں رہتا۔

سورۃ الحدید کی مرکزی آیت وہ ہے جس میں اعلان فرمایا گیا کہ ہم نے لوہے کو نازل فرمایا۔ لفظ نزول کا جو ترجمہ عامۃ الناس کرتے ہیں اس کی رو سے لوہا گویا آسمان سے برسا ہے حالانکہ وہ زمین کی گہرائیوں سے کھود کر نکالا جاتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے لفظ نزول کی اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ چیز جو اپنی جنس میں سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اس کے لئے قرآن کریم میں لفظ نزول استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اسی پہلو سے مویثیوں کے متعلق بھی نزول کا لفظ آیا ہے۔ لباس کے متعلق بھی نزول کا لفظ آیا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا: **قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا (الطلاق: ۱۱-۱۲)** کہ یقیناً اللہ نے تمہاری طرف مجسم

ذکرِ الہی رسول نازل کیا ہے۔ اور تمام علماء متفق ہیں کہ ظاہری بدن کے ساتھ آپ آسمان سے نہیں اترے۔ پس سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ تمام رسولوں سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ فیضان پہنچانے والا رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

پھر اسی سورت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق یہ ذکر ہے کہ ان کا نور ان کے آگے بھی چلتا تھا اور ان کے دائیں بھی گویا وہ اپنے نور سے اپنی راہ دیکھ رہے ہوتے تھے۔



سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۳۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔
۴۔ وہی اوّل اور وہی آخر، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھتا ہے۔

۵۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا ہے۔ ﴿۱﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲﴾

لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یُحِیّ وَیُمِیْتُ ۚ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳﴾
ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ ۚ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۴﴾

ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ ط
یَعْلَمُ مَا یَلْجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یُخْرِجُ
مِنْہَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرَجُ
فِیْہَا ط وَہُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ط

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیْرٌ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کے عرش پر استواء پکڑنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ کائنات کے سارے کام مکمل کرنے کے بعد فارغ نہیں بیٹھا بلکہ ان کی نگرانی کیلئے عرش پر مستوی ہو گیا۔ دنیا میں جتنے کام ہم دیکھتے ہیں کہ بظاہر خود بخود ہو رہے ہیں سب پر ان گنت فرشتے مامور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نگرانی کر رہے ہیں۔

یَعْلَمُ مَا یَلْجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یُخْرِجُ مِنْہَا زَمِن سے ہر وقت کچھ نہ کچھ آسمان کی طرف بلند ہوتا رہتا ہے اور کچھ نہ کچھ نیچے اترتا رہتا ہے۔ کچھ تو ایسے بخارات وغیرہ ہیں جن کو واپس زمین کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ ایسی ریڈیائی اور مقناطیسی شعاعیں ہیں جو بلند ہو کر زمین کے دائرے سے نکل جاتی ہیں۔ اسی طرح آسمان سے Meteors اور ریڈیائی شعاعوں کی زمین پر مسلسل بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اس کی بھی مسلسل تحقیق جاری ہے اور بہت کچھ معلوم ہو جانے کے باوجود آسمان سے اترنے والی اکثر شعاعوں کا سائنس دانوں کو علم نہیں ہو سکا۔ یہ مضمون بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی انسان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔

۶۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کی طرف ہی تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاِلٰى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۶﴾

۷۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ سینوں کی باتوں کا بھی ہمیشہ علم رکھتا ہے۔

يُوَلِّجُ الْاَيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوَلِّجُ النَّهَارَ فِي
الْاَيْلِ ۗ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾

۸۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور خرچ کرو اس میں سے جس میں اس نے تمہیں جانئین بنایا۔ پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۗ فَاَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۸﴾

۹۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ اور رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ جبکہ (اے بنی آدم!) وہ تم سے میثاق لے چکا ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ
يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ
مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾

۱۰۔ وہی ہے جو اپنے بندے پر روشن آیات اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهِ اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ
وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جبکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے؟ تم میں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور قتال کیا۔ یہ لوگ درجے میں ان سے بہت بڑھ کر ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ اور قتال کیا۔ اور ہر ایک سے اللہ

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ مِيْرٰثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ لَا
يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ
وَقَتْلٍ ۗ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ
الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدِ وَقْتَلُوْا ۗ وَكُلًّا

وَعَدَ اللَّهُ الْحَسَنَىٰ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾

نے بہترین (اجر کا) وعدہ کیا ہے اور اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعْفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٢﴾

۱۲۔ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جُثَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾

۱۳۔ جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔ تمہیں آج کے دن مبارک ہوں ایسی جنتیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورَةٍ بَابٍ ۗ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٤﴾

۱۴۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں، ان سے جو ایمان لائے تھے، کہیں گے ہم پر بھی نظر ڈالو ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فیض پالیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ پس کوئی نور تلاش کرو۔ تب ان کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کا باطن ایسا ہے کہ اس میں رحمت ہوگی اور اس کا ظاہر ایسا ہے کہ اس کے سامنے عذاب ہوگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هٰذَا بَلَدًا بَدَلًا ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عِنْدَهُ قَانِطِينَ ﴿١٥﴾

۱۵۔ وہ انہیں بلند آواز سے پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور

﴿١٤﴾ مومنوں کو نود ان کے ہدایت یافتہ ہونے کے نتیجے میں ملتا ہے۔ اور دائیں ہاتھ سے مراد ہدایت ہی ہے۔

انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا ہو گئے اور تمہیں آرزوؤں نے فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا جبکہ تمہیں شیطان نے اللہ کے بارہ میں سخت دھوکے میں مبتلا رکھا۔

۱۶۔ پس آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ہی ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا۔ تمہارا ٹھکانا آگ ہے۔ یہ ہے تمہاری دوست اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۷۔ کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر اور اُس حق (کے رعب) سے جو اُترا ہے ان کے دل پھٹ کر گر جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو پہلے کتاب دیئے گئے تھے؟ پس ان پر زمانہ طول پکڑ گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں سے بدعہد تھے۔

۱۸۔ جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد ضرور زندہ کرتا ہے۔ ہم آیات کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

۱۹۔ یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو قرضہ حسنہ دیا ان کے لئے وہ بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لئے ایک باعزت اجر ہے۔

۲۰۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ
أَمْرَ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ﴿۱۵﴾

فَالْيَوْمَ لَا يُوْخِذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ مَا أَوْصِيَكُمْ النَّارُ
هِيَ مَوْلَاكُمْ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶﴾

الْمَيَّانِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ
قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۗ
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ
قُلُوبُهُمْ ۗ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿۱۷﴾

إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۗ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿۱۸﴾

إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور صدیق اور شہید ٹھہرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی جہنمی ہیں۔

الصَّادِقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط
لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ط وَالَّذِينَ
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

۲
۱۸

أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

۲۱۔ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سچ دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔

إِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ
وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي
الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَيْثٍ
أَعْرَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ
فَتَرَهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ط
وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَمَغْفِرَةٌ
مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا مَتَاعُ الْعُرُورِ ۝

۲۲۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّنَ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝
أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ط
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

۲۳۔ زمین پر کوئی مصیبت وارد نہیں ہوتی اور نہ تمہارے نفوس میں مگر وہ ایک کتاب میں (مستور) ہے پیشتر اس کے کہ ہم اسے ظاہر کریں۔ یقیناً یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

۲۴۔ (یاد رہے یہ تقدیر الہی ہے) تاکہ تم اس پر جو تم سے کھویا گیا غم نہ کرو اور اُس پر اترناؤ نہیں جو اُس نے تمہیں دیا اور اللہ کسی تکبر کرنے والے، بڑھ بڑھ کر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۲۵۔ (یعنی) ان لوگوں کو جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو منہ پھیر لے تو (وہ جان لے کہ) یقیناً اللہ ہی بے نیاز اور صاحبِ حمد ہے۔

۲۶۔ ہم نے یقیناً اپنے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اُتاری اور عدل کا ترازو بھی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہ سکیں۔ اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان اور انسانوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ تاکہ اللہ اسے جان لے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں بھی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

۲۷۔ اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو (بھی) بھیجا اور دونوں کی ذریت میں نبوت اور کتاب (کی عطا) رکھ دی۔ پس ان میں وہ بھی تھا جو ہدایت پا گیا جبکہ ایک بڑی تعداد ان میں سے گمراہوں کی تھی۔ ☆

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۗ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۲۳﴾

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۲۴﴾

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبَخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۵﴾

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۗ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۗ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۶﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿۲۷﴾

۲۸۔ پھر ہم نے ان کے آثار پر متواتر اپنے رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی پیچھے لائے اور اسے ہم نے انجیل عطا کی اور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس کی پیروی کی نرمی اور مہربانی رکھ دیں۔ اور ہم نے ان پر وہ رہبانیت فرض نہیں کی تھی جو انہوں نے بدعت بنالی مگر اللہ کی رضا جوئی (فرض کی تھی) پس انہوں نے اس کی رعایت کا حق ادا نہ کیا۔ پس ہم نے ان میں سے ان کو جو ایمان لائے (اور نیک عمل بجالائے) ان کا اجر دیا جبکہ ایک بڑی تعداد ان میں بدکرداروں کی تھی۔^۱

۲۹۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے ڈہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۰۔ تاکہ اہل کتاب کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ان (مومنوں) کو اللہ کے فضل کے حصول پر کچھ قدرت نہیں جبکہ یقیناً تمام ترفضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ اس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا
وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ
الْإِنْجِيلَ ۗ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيََّةً
ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا
ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا ۚ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ
أَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۲۸﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا
بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۹﴾
لَيْسَ لَكَ عَلَىٰ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا الْيَقْدِرُونَ
عَلَىٰ شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ
بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۳۰﴾

^۱ اس آیت میں خاص طور پر اس رہبانیت کا ذکر ہے جو آج کل عیسائی پادریوں اور راہبات میں عمر بھر کنوارے رہنے کی بدعت کی صورت میں جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا بلکہ ان کو تقویٰ کی زندگی پر کاربند رہنے کی ہدایت تھی جس پر ابتدائی عیسائیوں نے کما حقہ عمل کیا لیکن بعد کے زمانہ میں اس میں مبالغہ آمیزی سے کام لے کر رہبانیت کی بدعت جاری کر دی۔

۵۸۔ الْمُجَادَلَةُ

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔
 سورة المجادلة میں مرکزی مضمون یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ عربوں کا یہ رواج بے معنی ہے کہ ناراضگی میں بیویوں کو ماں کہہ کر اپنے اوپر حرام کر لیا کرتے تھے۔ ماں تو وہی ہوتی ہے جس نے جنم دیا ہو۔ پھر فرمایا کہ ان لغو باتوں کا کفارہ ادا کرو اور ان لغویات سے پرہیز کرتے ہوئے اپنی بیویوں کی طرف رجوع کرو۔
 سورة الحديد میں حدید کا ذکر ہے اور کاٹنے اور چیرنے پھاڑنے کے لئے حدید ہی کو استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ اس کا جسمانی استعمال ہے لیکن سورة المجادلة میں جو بار بار يُحَادُّونَ اور حَادَّ بیان فرمایا گیا ہے اس سے مراد روحانی طور پر ایک دوسرے کو پھاڑنا ہے اور مسلسل یہ ذکر ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی زخم پہنچاتے ہیں اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس غرض سے چھپ کر مشورے کرتے ہیں، وہ تمام اپنے آپ کو ہلاک کرنے والی باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا: جو بھی اللہ اور رسول کو اپنے طعنوں سے چر کے لگاتے ہیں وہ نامراد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ضرور غالب آئیں گے۔



سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۲۔ یقیناً سن لی ہے اللہ نے اس کی بات جو اپنے خاوند
کے بارہ میں تجھ سے بحث کرتی اور اللہ سے شکایت کر
رہی تھی جبکہ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ یقیناً
اللہ ہمیشہ سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ①

۳۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ
دیتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہو سکتیں، ان کی
مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا۔ اور
یقیناً وہ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے
ہیں۔ اور اللہ یقیناً بہت درگزر کرنے والا (اور)
بہت بخشنے والا ہے۔

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَائِهِمْ مَاهُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِلَّا إِلَىٰ وِلْدَانِهِمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ②

۴۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں،
پھر جو کہتے ہیں اس سے رجوع کر لیتے ہیں، تو پیشتر
اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں ایک
گردن کا آزاد کرنا ہے۔ یہ وہ ہے جس کی تمہیں
نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے
ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ۗ ذٰلِكُمْ تُوَعِّظُونَ بِهِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ②

۵۔ پس جو (اُس کی) استطاعت نہ پائے تو مسلسل دو
مہینے کے روزے رکھنا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک
دوسرے کو چھوئیں۔ پس جو (اس کی بھی) استطاعت نہ

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ۗ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے طمانیت ☆ نصیب ہو۔ یہ اللہ کی حدود ہیں اور کافروں کے لئے بہت ہی دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

۶۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ ہم کھلے کھلے نشانات نازل کر چکے ہیں، وہ اسی طرح ہلاک کر دیئے جائیں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ہلاک کر دیئے گئے اور کافروں کے لئے ایک بہت رُسواگن عذاب (مقدر) ہے۔

۷۔ جس دن اللہ اُن کو ایک جمعیت کے طور پر اٹھائے گا پھر انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اللہ نے اس (عمل) کا شمار رکھا ہوا ہے جبکہ وہ اسے بھول چکے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۸۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ اُسے جانتا ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے؟ کوئی تین خفیہ مشورہ نہیں کرتے مگر وہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی پانچ ایسے ہوتے ہیں مگر وہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ پھر وہ انہیں قیامت کے دن اس کی خبر دے گا جو وہ کرتے رہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

فَإِطْعَامٌ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ
لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ
اللَّهِ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا
كَمَا كُتِبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ
عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا
عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ ۚ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ
إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ
سَادِسُهُمْ وَلَا آدْنَىٰ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ
إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ آيِنٌ ۚ مَا كَانُوا
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

۹۔ کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں خفیہ مشوروں سے منع کیا گیا مگر وہ پھر وہی کچھ کرنے لگے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا؟ اور وہ گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق باہم خفیہ مشورے کرتے ہیں۔ اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو وہ اس طریق پر تجھ سے خیر-گالی کا اظہار کرتے ہیں جس طریق پر اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں، ان (سے سننے) کو جہنم کافی ہوگی۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارہ میں مشورے کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

۱۱۔ خفیہ سازشیں تو صرف شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ وہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے غم میں مبتلا کر دے جبکہ وہ انہیں ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَجَّوْنَ بِالْأَثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءَ مَوْك حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبْنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصَلَوْنَهَا ح فَبُئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۱﴾

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارٍّ هُمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾ اس آیت کریمہ میں سب سے پہلے تو ایک نَجْوَى یعنی خفیہ مشورہ کرنے کا ذکر ہے۔ خفیہ مشورہ کرنا تو گناہ کی بات نہیں سوائے اس کے کہ ان مشوروں کی نوعیت ظالمانہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف سازشیں کی جارہی ہوں۔ انہی لوگوں کا مزید تعارف یہ کروایا گیا ہے کہ جب یہ رسول کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ظاہری سلام کر کے دل میں بدکلامی کرتے ہیں اور پھر دل ہی دل میں سمجھتے ہیں کہ ہم پر تو اس کے نتیجے میں کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کا حال جانتا ہے اور یقیناً وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

۱۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو ☆ تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۱۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم رسول سے (کوئی ذاتی) مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس اگر تم (اپنے پاس) کچھ نہ پاؤ تو یقیناً اللہ بہت بخشش والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۴۔ کیا تم (اس بات سے) ڈر گئے ہو کہ اپنے (ذاتی) مشوروں سے پہلے صدقات دیا کرو۔ پس جب تم ایسا نہ کر سکو جبکہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے تو نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اللہ اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۱۵۔ کیا تو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا جن پر اللہ ناراض ہوا؟ یہ لوگ نہ تمہارے ہیں نہ اُن کے، اور جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں جبکہ وہ جانتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۗ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٢﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرٌ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٣﴾

ءَ أَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقْتُمْ ۖ فَاذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاصْبِرُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُم مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۗ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكُذْبِ وَهُمْ يََعْلَمُونَ ﴿١٥﴾

☆ تَفَسَّحَ لَهُ: وَسَّعَ لِعَيْنِ دُوسَرِے كِے لَئِے جِگَہ بِنَائِی (المنجد)

۱۶۔ اُن کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

۱۷۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے۔ پس انہوں نے اللہ کی راہ سے روک رکھا ہے۔ نتیجہً ان کے لئے رُسوا کن عذاب (مقدر) ہے۔

۱۸۔ ان کے اموال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابل پر اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ یہی آگ والے لوگ ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

۱۹۔ جس دن اللہ ان کو اکٹھا اٹھائے گا تو وہ اُس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور گمان کریں گے کہ وہ کسی موقف پر (قائم) ہیں۔ خبردار! یہی ہیں جو جھوٹے ہیں۔

۲۰۔ شیطان ان پر غالب آ گیا۔ پس اُس نے اُنہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا۔ یہی شیطان کا گروہ ہیں۔ خبردار! شیطان ہی کا گروہ ہے جو ضرور نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

۲۱۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی انتہائی ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔

۲۲۔ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَأَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۷﴾

لَنْ تَنْفَعِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۸﴾

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿۱۹﴾

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۖ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۲۰﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَخٰذِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْآذِينَ ﴿۲۱﴾

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۖ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ تو کوئی ایسے لوگ نہیں پائے گا جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے ایسے لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہوں، خواہ وہ اُن کے باپ دادا ہوں یا اُن کے بیٹے ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے ہم قبیلہ لوگ ہوں۔ یہی وہ (باغیرت) لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ رکھا ہے اور ان کی وہ اپنے امر سے تائید کرتا ہے اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ کا گروہ ہیں۔ خبردار! اللہ ہی کا گروہ ہے جو کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔ ﴿۱۰﴾

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ
إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۗ أُولَٰئِكَ كَتَبَ
فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ
مِّنْهُ ۗ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۗ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۗ
أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰﴾

﴿۱۰﴾ اَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ میں ہُم کی ضمیر صحابہ کی طرف جاتی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ صحابہؓ پر روح القدس اُترتا تھا۔ اس پہلو سے عیسائیوں کے لئے اس فخر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت مسیحؑ پر روح القدس اُترتا تھا۔ وہ تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں پر بھی اُترتا تھا اور ان کا مددگار ہوتا تھا۔

۵۹۔ الحشر

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی پچیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز میں بھی ایک حشر کا ذکر ہے اور اس کے آخر پر بھی ایک عظیم حشر کا ذکر ہے۔ پہلا حشر وہ ہے جسے اول الحشر قرار دیا گیا اور اس میں یہود کو جو سزائیں دی گئیں ان سے گویا ان کے لئے پہلا حشر قائم ہو گیا اور ہر ایک کو اس کے گناہوں کے مناسب حال سزا دی گئی۔ بعض کے لئے جلا وطنی مقدر ہوئی۔ بعض کے لئے خود اپنے ہاتھوں اپنے گھروں کو برباد کرنے کی سزا مقدر ہوئی اور بعضوں کے لئے قتل مقدر کیا گیا۔ پس یہ پہلا حشر ہے جس میں سزاؤں کا تذکرہ ہے۔ اور اس سورت کے آخر پر جس حشر کا ذکر ہے اس میں یہ بیان فرمایا کہ سزائیں ان کو ملتی ہیں جو اللہ کی یاد بھلا دیتے ہیں اور پھر اپنے نفس کے سیاہ و سفید کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ وہ بھی ہیں جو ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور نظر رکھتے ہیں کہ وہ اپنے کیسے اعمال آگے بھیج رہے ہیں ان کو عظیم الشان جزا عطا فرمائی جائے گی۔

تسبیح کا جو مضمون پہلی سورتوں اور اس سورت کے آغاز میں گزرا ہے، اب سورت کے آخر پر اسی مضمون کا معراج ہے اور وہ آیات جو ”هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ“ سے شروع ہوتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے بعض عظیم المرتبت اسماءِ حسنیٰ بیان فرمائے گئے ہیں اور لُلهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ کہہ کر یہ بیان فرما دیا گیا کہ صرف انہی مذکورہ اسماء پر اکتفا نہیں بلکہ تمام اسماءِ حسنیٰ اسی کے ہیں۔

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدْيَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثَةٌ رُكُوعَاتٍ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۳۔ وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے ان کو جنہوں نے کفر کیا پہلے حشر کے وقت ان کے گھروں سے نکالا۔ تم گمان نہیں کرتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے جبکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے اللہ سے ان کی حفاظت کریں گے۔ پس اللہ ان تک آپہنچا جہاں سے وہ خیال تک نہ کر سکے۔ اور اُس نے اُنکے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کرنے لگے۔ پس اے صاحب بصیرت لوگو! عبرت حاصل کرو۔

۴۔ اور اگر اللہ نے اُن کیلئے جلا وطنی مقدر نہ کر رکھی ہوتی تو انہیں اسی دنیا میں عذاب دیتا جبکہ آخرت میں اُن کیلئے (بہر حال) آگ کا عذاب (مقدر) ہے۔

۵۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی شدید مخالفت کی۔ اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ②

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ

مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ

فَأَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۗ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ

يُؤْتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ ③

وَلَوْ لَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَائِءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۚ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

عَذَابُ النَّارِ ④

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑤

اس آیت میں بنو نضیر کے جلا وطن ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔

۶۔ جو بھی کھجور کا درخت تم نے کاٹا یا اُسے اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو اللہ کے حکم کے ساتھ ایسا کیا اور یہ اس غرض سے تھا کہ وہ فاسقوں کو رسوا کر دے۔

۷۔ اور اللہ نے اُن (کے اموال میں) سے اپنے رسول کو جو بطور غنیمت عطا کیا تو اُس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۸۔ اللہ نے بعض بستیوں کے باشندوں (کے اموال میں) سے اپنے رسول کو جو بطور غنیمت عطا کیا ہے تو وہ اللہ کے لئے اور رسول کے لئے ہے اور اقرباء، یتامی اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ (مالِ غنیمت) تمہارے امراء ہی کے دائرے میں چکر لگاتا رہے۔ اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

۹۔ اُن درویش مہاجرین کے لئے بھی ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے اموال سے (الگ کئے گئے)۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ جو سچے ہیں۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ اَصْوِلِهَا فَبِاِذِنِ اللّٰهِ وَاِيْحٰزِي الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يَسْلُطُ رَسُوْلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۷

مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنَ وَاِبْنِ السَّبِيْلِ ۗ لٰكِي لَا يَكُوْنُ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۗ وَمَا اَتٰكُمْ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۸

لِلْفُقَرٰآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۹

۱۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھرتیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو ان (مہاجرین) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۱۱۔ اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بہت شفیق (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ کیا تو نے ان کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہوں نے نفاق کیا۔ وہ اہل کتاب میں سے اپنے ان بھائیوں سے جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ اگر تم نکال دیئے گئے تو تمہارے ساتھ ہم بھی ضرور نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے اور اگر تمہارے خلاف لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۱﴾

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۱﴾

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نَطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا ۗ وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۲﴾

﴿۱۱﴾ آیت ۱۱: یہ آیات انصار اور مہاجرین کے ایمان اور بلند روحانی مرتبہ کو بیان کر رہی ہیں۔ حضرت امام زین العابدین کی خدمت میں ایک دفعہ عراق کے رافضیوں کا ایک وفد آیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے خلاف باتیں کیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم لوگ مہاجرین میں سے ہو؟ (جن کا آیت نمبر ۹ میں ذکر ہے) انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا تو کیا تم انصار میں سے ہو؟ (جن کا آیت نمبر ۱۰ میں ذکر ہے) انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہو (جن کا ذکر آیت ۱۱ میں ہے اور) جن کے متعلق آیا ہے: وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ الآية. (کشف الغمّة فی معرفة الائمة، جزو ثانی، صفحہ ۲۹۰، ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الارطبی، دارالکتب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۱ھ)

۱۳۔ اگر وہ نکال دیئے گئے تو ان کے ساتھ یہ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ کبھی ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کریں گے بھی تو ضرور پیٹھ دکھا جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔

۱۴۔ تم یقیناً اُنکے سینوں میں خوف طاری کرنے کے اعتبار سے اللہ سے زیادہ سخت (دکھائی دیتے) ہو۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔
۱۵۔ وہ تم سے اکٹھے لڑائی نہیں کریں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا پھر فیصلوں کے پرلی طرف سے۔ اُن کی لڑائی آپس میں بہت سخت ہے۔ تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے جبکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

۱۶۔ (یہ) ان لوگوں کی طرح (ہیں) جو اُن سے تھوڑا عرصہ پہلے اپنے اعمال کا وبال چکھ چکے ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔
۱۷۔ شیطان کی مثال کی طرح جب اس نے انسان سے کہا انکار کر دے۔ پس جب اس نے انکار کر دیا تو کہنے لگا کہ یقیناً میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔ یقیناً میں تو تمام جہانوں کے رب، اللہ سے ڈرتا ہوں۔

لَيْسَ أَخْرَجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ
وَلَيْسَ قُوَّتُهُمْ وَلَا يَنْصُرُوهُمْ وَلَيْسَ
نَصْرُهُمْ لِيُؤْتُوا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُونَ ﴿۱۳﴾

لَا تَنْتُمْ أَشَدَّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِّنَ
اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۴﴾
لَا يَفْقَاتُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرَى
مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ
بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقَلُوبُهُمْ
شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۵﴾

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا
وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۶﴾
كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي
آخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۷﴾

یہ یہودیوں کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو قیامت تک اسی طرح پوری ہوتی رہے گی۔ جب تک یہود کو مضبوط دفاعی قلعے مہیا نہ ہوں، جو ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں ان کو اپنی برتری کا یقین نہ ہو وہ کبھی بھی مد مقابل سے لڑائی نہیں کریں گے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے دل آپس میں اکٹھے ہیں۔ بظاہر وہ اپنے دشمن کے مقابل پر اکٹھے نظر آتے ہیں مگر آپس میں ہمیشہ ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے رہتے ہیں۔ نئی زمانہ جن لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے یہود کے مشابہ قرار دیا ہے ان کا بھی بیچنہ یہی حال ہے۔

۱۸۔ پس اُن دونوں کا انجام یہ ٹھہرا کہ وہ دونوں ہی آگ میں پڑیں گے۔ دونوں اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہوں گے۔ ظالموں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔

۱۹۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۲۰۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

۲۱۔ آگ والے اور جنت والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۲۔ اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکر کریں۔ ﴿۱۸﴾

۲۳۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنظُرُوا نَفْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۲۰﴾

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۗ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفٰزُونَ ﴿۲۱﴾

لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنُضْرِبَهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۲﴾

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۳﴾

﴿۱۸﴾ اس آیت میں جن پہاڑوں کا ذکر ہے اُن سے مراد دنیاوی پہاڑ نہیں بلکہ پہاڑوں کی طرح بلند و بالا شخصیتیں مراد ہیں جیسا کہ اس آیت کے آخر پر یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ یہ تمثیلات ہیں جو اس لئے بیان کی جاتی ہیں کہ لوگ ان پر غور و فکر کریں۔

۲۴۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

۲۵۔ وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحَانَ اللَّهِ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۲۴﴾

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۗ يُسَبِّحُ لَهُ مَا
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۵﴾

۶۰۔ الْمُنْتَهَى

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چودہ آیات ہیں۔

اس سے پہلی سورت میں یہود کے حشر کا ذکر فرمایا گیا ہے اور اس سورت میں مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جو اللہ اور رسولؐ کی دشمنی کرتے ہیں ان کو ہرگز دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ اگر بظاہر دوست بھی بنتے ہوں تو ان کے سینہ میں بغض بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت تمہیں ہلاک کرنے کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ کا ذکر ہے کہ ان کی تمام تر دوستیاں اللہ ہی کی خاطر تھیں اور تمام دشمنیاں بھی اللہ ہی کی خاطر تھیں۔ اس لئے تمہارے قریبی اعزہ، ماں باپ اور بچے تمہارے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ تمہیں بہر حال اپنے تعلقات اللہ ہی کی خاطر استوار کرنے ہوں گے اور اللہ ہی کی خاطر قطع کرنے ہوں گے۔ لیکن ساتھ ہی مومنوں کو یہ تاکید فرمادی کہ تمہارے جو دشمن ایذا رسانی میں پہل نہیں کرتے، تمہیں ہرگز حق نہیں پہنچتا کہ ان کی ایذا رسانی میں تم پہل کرو۔ اعلیٰ درجہ کے انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ جب تک وہ تم سے دوستی نبھاتے رہیں تم بھی ان سے دوستی نبھاؤ۔

چونکہ یہ سورت اس دور کا ذکر کر رہی ہے جبکہ مسلمانوں کو یہود کے علاوہ دیگر مشرکین سے بھی اپنے دفاع میں قتال کی اجازت دیدی گئی تھی اس لئے قتال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بہت سے مسائل کا ذکر بھی فرمادیا گیا کہ اس صورت میں صحیح طریق کار کیا ہوگا۔ مثلاً کفار کی بعض بیویاں اگر ایمان لا کر ہجرت کر جائیں تو ان کے ایمان کا پوری طرح امتحان لے لیا کرو اور اگر وہ واقعہً اپنی مرضی سے ایمان لائی ہیں تو پھر پہلا فرض یہ ہے کہ ان کو ہرگز کفار کی طرف واپس نہ کرو کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں رہے۔ البتہ ان کے ولیوں کو وہ خرچ ادا کرو جو وہ ان پر کر چکے ہیں۔

اس کے بعد آخر پر اس عہد بیعت کا ذکر فرمایا ہے جو ان تمام مومن عورتوں سے بھی لینا چاہئے جو کفار سے بھاگ کر ہجرت کر کے آئی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر تمام مومن عورتوں سے بھی جب وہ بیعت کرنا چاہیں۔

سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ البِسْمَلَةِ اَرْبَعٌ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ
وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ

۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو کبھی دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی طرف محبت کے پیغام بھیجتے ہو جبکہ وہ حق کا، جو تمہارے پاس آیا، انکار کر چکے ہیں۔ وہ رسول کو اور تمہیں (وطن سے) نکالتے ہیں محض اس لئے کہ تم اپنے رب، اللہ پر ایمان لے آئے۔ اگر تم میرے رستے میں اور میری ہی رضا چاہتے ہوئے جہاد پر نکلے ہو اور ساتھ ہی انہیں محبت کے خفیہ پیغام بھی بھیج رہے ہو جبکہ میں سب سے زیادہ جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو (تو تمہارا یہ انخفاء عبث ہے)۔ اور جو بھی تم میں سے ایسا کرے تو وہ سیدھی راہ سے بھٹک چکا ہے۔

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاءَكُمْ مِّنَ
الْحَقِّ ۚ يَخْرُجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ

تُوْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ
جِهَادًا فِىْ سَبِيْلِىْ وَاِتَّبَعَا مَرْضَاتِىْ

تَسْرُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۗ وَاَنَا اَعْلَمُ
بِمَا اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ

يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ②
اِنْ يَتَّقُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاۗءَ

۳۔ اگر وہ تمہیں کہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہی رہیں گے اور اپنے ہاتھ اور زبانیں بدنیتی سے تم پر دراز کریں گے اور چاہیں گے کہ کاش تم بھی انکار کر دو۔

وَيَبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوۡءِ وَاُوۡدُوۡا لَوۡ تَكْفُرُوْنَ ③

۴۔ تمہارے رحمی رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔ وہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ اُس پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے۔

لَنْ يَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ ۗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④

۵۔ یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اُس کے ساتھ تھے ایک اُسوہ حسنہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور اُس سے بھی جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کی دشمنی اور بغض ظاہر ہو چکے ہیں یہاں تک کہ تم ایک ہی اللہ پر ایمان لے آؤ۔ سوائے اپنے باپ کے لیے ابراہیم کے ایک قول کے (جو ایک استثناء تھا) کہ میں ضرور تیرے لئے بخشش کی دعا مانگوں گا حالانکہ میں اللہ کی طرف سے تیرے بارہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب! تجھ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

۶۔ اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں کیلئے ابتلا نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۷۔ یقیناً تمہارے لئے ان میں ایک نیک نمونہ ہے یعنی اُس کے لئے جو اللہ اور یومِ آخر کی امید رکھتا ہے اور جو اعراض کرے تو (جان لے کہ) یقیناً وہ اللہ ہی ہے جو غنی ہے (اور) صاحبِ حمد ہے۔

۸۔ قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور اُن میں سے اُن لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے تھے محبت ڈال دے اور اللہ ہمیشہ قدرت رکھنے والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ
وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا
بِرَاءٌ وَأَمْنُكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ
اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ
لَا اسْتُغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ
مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
وَإِلَيْكَ أُنَبَّأْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ⑤

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا
وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ⑥

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ
كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَنَزَّ
يَتَوَلَّى فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑦

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ
عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ ⑧
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑧

۹۔ اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا کہ تم ان سے نیکی کرو اور ان سے انصاف کے ساتھ پیش آؤ۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ﴿۱﴾

۱۰۔ اللہ تمہیں محض ان لوگوں کے بارہ میں منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہیں نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی کہ تم انہیں دوست بناؤ۔ اور جو انہیں دوست بنائے گا تو یہی ہیں وہ جو ظالم ہیں۔

۱۱۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں مہاجر ہونے کی حالت میں آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر تم اچھی طرح معلوم کر لو کہ وہ مومنات ہیں تو کفار کی طرف انہیں واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال۔ اور ان (کے ولیوں) کو جو خرچ وہ کر چکے ہیں ادا کرو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جبکہ تم انہیں ان کے مہر دے چکے ہو۔ اور کافر عورتوں کے نکاح کا معاملہ اپنے قبضہ اختیار

لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبْرُوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۱﴾

اَلْمَايَهَا كُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَهَرُوْا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَن يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۗ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۚ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۚ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۚ وَآتُوهُنَّ مِمَّا أَنْفَقُوا ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ ۗ

﴿۱﴾ یہ آیت کریمہ جارحانہ جنگوں کے تصور کا قلع قمع کرتی ہے اور ان لوگوں سے حسن سلوک اور دوستی کی ممانعت نہیں کرتی جنہوں نے مسلمانوں سے دینی اختلاف کی وجہ سے لڑائی نہیں کی اور بے قصور مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نہیں نکالا۔ بعض دوسری آیات سے یہ غلط استنباط کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کے غیر مسلم سے دوستی حرام ہے مگر اس آیت سے تو پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف دینی اختلاف کی وجہ سے جارحانہ رویہ اختیار نہیں کیا ان سے نہ صرف دوستی جائز ہے بلکہ ان سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

میں نہ لو۔ اور جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہے وہ اُن سے طلب کرو اور جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے طلب کریں۔ یہ اللہ کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

۱۲۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کچھ تم سے کفار کی جانب جاتی رہیں اور تم ہر جانہ لے چکے ہو تو اُن مومنوں کو جن کی بیویاں ہاتھ سے جا چکی ہوں اس کے مطابق دو جو انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

۱۳۔ اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کیلئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی قوم کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ غضبناک ہو۔ وہ آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں جیسے کفار اصحابِ قبور سے مایوس ہو چکے ہیں۔

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوا
مَا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ مَا أَنْفَقْتُمْ^ط ذِكْرًا
لَكُمْ^ط حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ^ط وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ^{١١}

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى
الْكُفَّارِ فَعَاقِبْتُمْ فَاتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ
أَزْوَاجُهُمْ^ط مِثْلَ مَا أَنْفَقْتُمْ^ط وَاتَّقُوا اللَّهَ
الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ^{١٢}

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُسْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا
وَلَا يَسْرِقَنَّ وَلَا يَزْنِيَنَّ وَلَا يُقْتُلَنَّ
أَوْ لَا دَهْنًا وَلَا يَأْتِيَنَّ بِمُهْتَانٍ يَفْتَرِيَنَّهُ
بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ
فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
اللَّهُ^ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ^{١٣}

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا
غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسُؤُوا مِنَ
الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ الْكُفَّارُ مِنْ
أَصْحَابِ الْقُبُورِ^{١٤}

۶۱۔ الصَّف

یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی پندرہ آیات ہیں۔

پچھلی سورت کے آخر پر جس عہد بیعت کا ذکر ہے اس میں صرف مومن عورتوں کی ذمہ داریوں کا ذکر ہی نہیں ہے بلکہ مومن مرد بھی عہد بیعت کے ذریعہ اسی قسم کی روحانی بیماریوں سے اجتناب کا عہد کرتے ہیں۔ پس دونوں کو سورۃ الصَّف کے آغاز میں یہ تاکید ہے کہ اپنے عہد بیعت میں منافق نہ ہو جانا اور یہ نہ ہو کہ دوسروں کو تو نصیحت کرتے رہو اور خود اس پر کار بند نہ ہو۔ اگر تم اخلاص کے ساتھ عہد بیعت پر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے سے اس طرح پیوستہ کر دے گا کہ تمہیں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح دشمن کے مقابل پر کھڑا کر دے گا۔ اسی سورت میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا بھی ذکر ہے جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نام یعنی احمد کا ذکر فرمایا جو جمالی شان کا مظہر ہے۔ احمد کے تعلق میں اس کے بعد جو ذکر ملتا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جمالی مظہر آخرین کے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ اس وقت جو اسلام کی جمالی رنگ کی خدمت کی اس کو اور اس کے متبعین کو توفیق ملے گی وہ نقشہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ایک مستقبل کی پیشگوئی ہے۔

چونکہ اس سورت کے آخر پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی پیشگوئیوں کا ذکر چل رہا ہے اس لئے جس طرح آپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے لئے آپ کا مددگار بنے گا، اسی طرح لازم ہے کہ دورِ آخرین میں جب دوبارہ یہ اعلان ہو تو تمام وہ مسلمان جو سچے دل سے ان پیشگوئیوں پر ایمان لائے ہیں وہ بھی یہ اعلان کرتے ہوئے مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں کہ ہم ہر طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت کے لئے مسیح محمدی کے خدمت دین کے کاموں میں اس کے مددگار ہوں گے۔

سُورَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

۴۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔

۵۔ یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

۶۔ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پس جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۷۔ اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ②

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ۙ ③

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ۙ ④

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوعٌ ⑤

وَ اِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يَقُوْمِ لِمَ
تُوذُوْنِيْ وَ قَدْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ ۗ فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ⑥

وَ اِذْ قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيَّ
اِسْرٰٓءِيْلُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔ ﴿۸﴾

۸۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

۹۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ ﴿۹﴾

۱۰۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیتاً غالب کر دے خواہ مشرک بُرا منائیں۔ ﴿۱۰﴾

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْ مِنَ التَّوْرَةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ
أَحْمَدٌ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا
هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۷﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ
الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۸﴾

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ مَتَمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكُفْرُونَ ﴿۹﴾

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
المُشْرِكُونَ ﴿۱۰﴾

﴿۱﴾ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی شان احمدیت کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کے طور پر بھی جلوہ گر ہوئے جس کی پیشگوئی حضرت موسیٰ نے فرمائی اور احمد کے طور پر بھی جس کی پیشگوئی حضرت عیسیٰ نے فرمائی۔

﴿۲﴾ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
”اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔“
(تحفہ گولڈویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)

﴿۳﴾ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے عالمی نبی ہونے کا وضاحت سے ذکر موجود ہے یعنی آپ کسی ایک دین کے ماننے والوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے بلکہ تمام جہانوں میں ظاہر ہونے والے ہر دین کے پیروکاروں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور ان پر غلبہ پائیں گے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔“
(تربیاتی القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۲)

۱۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟

۱۲۔ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔☆

۱۳۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۴۔ ایک دوسری (بشارت بھی) جسے تم بہت چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب کی فتح ہے۔ پس تو مومنوں کو خوشخبری دیدے۔

۱۵۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُشْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝۱۱

تَوْمُنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۗ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۱۲

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلِكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۗ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝۱۳

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۗ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِحَوَارِيِّنَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۗ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمَّا تَطَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۗ فَأَيُّدِنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدْوِهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝۱۵

ع

☆ ترجمہ کا یہ اسلوب املاء ما مَنَ بہ الرحمن سے لیا گیا ہے۔

۶۲۔ الجمعة

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

یہ سورت گزشتہ سورت میں مذکور تمام پیشگوئیوں کی جامع ہے اور اس میں جمع کا ہر معنی بیان فرما دیا گیا ہے۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخرین کو اڈالین کے ساتھ جمع کرنے کا موجب بنیں گے اور اپنی جلالی اور جمالی صفات کے جلووں کو بھی جمع فرمائیں گے اور جمعہ کے روز جو مسلمانوں کو ہر ہفتے جمع کیا جاتا ہے اس کا بھی اسی سورت میں ذکر ہے۔

اور اس کے آخر پر یہ پیشگوئی بھی کر دی گئی کہ بعد کے آنے والے مسلمان مال کمانے اور تجارتوں میں مشغول ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ اس آیت کے متعلق بعض علماء کا یہ کہنا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوا کرتا تھا کہ آپ کے انتہائی مخلص صحابہ جنہوں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرناک جنگوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا، جب تجارتی قافلوں کی خبریں سنا کرتے تھے تو آپ کو چھوڑ کر ان کی طرف بھاگ جایا کرتے تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر ایک بہتان ہے۔ یقیناً اس میں آخرین کے دور کے مسلمانوں کا ذکر ہے جو عملاً اپنے دین سے غافل ہو چکے ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔



سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ کامل
غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

۳۔ وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہی میں سے
ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات
کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں
کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے
پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

۴۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے
مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل
غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

الْمَلِكِ الْقَدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ②

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیَعَلِّمُهُمْ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كٰنُوْا مِنْ قَبْلِ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ③

وَآخِرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَدْحِقُوْا بِهُمْ ۗ وَهُوَ

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ④

① اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کی جو استثنائی شان بیان فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اوپر ایمان لانے والوں پر
تلاوت آیات کے ساتھ ہی ان کا تڑکیہ فرماتے تھے پیشتر اس سے کہ ان کو کتاب کا علم یا حکمت بتائے جائیں۔ قرآن کریم کا یہ عظیم معجزہ ہے
کہ اس سے پہلے سورۃ البقرہ: ۱۳۰ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا مذکور ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ
نے ایسے رسول کی بعثت کی دعا مانگی ہے جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائے، پھر ان کو علم و حکمت سے آگاہ کرے اور اس کے نتیجے میں ان کا
تڑکیہ کرے۔ اس دعا کی قبولیت کا تین جگہ ذکر ہے مگر تینوں جگہ یہی ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ تلاوت آیات کے ساتھ ہی تڑکیہ فرماتے تھے
اور پھر کتاب و حکمت کے سکھانے کا بیان ہے۔ پس یہ قرآن کریم کا خاص اعجاز ہے جو تیس سال میں نازل ہوا لیکن اس کی آیات میں کہیں
ایک تضاد بھی پایا جاتا۔

② اس آیت کریمہ میں جن آخریں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے جس کا گزشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے۔
(هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا)۔ لیکن اس آیت کے آخر پر وہ چار صفات الہیہ بیان نہیں کی گئیں ہیں جو آیت نمبر ۲ کے آخر پر بیان
ہیں بلکہ محض عزیز و حکیم کی دو صفات ڈھرائی گئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس رسول کا آغاز میں ذکر ہے وہ دوبارہ خود مبعوث نہیں
ہوگا بلکہ اس کا کوئی ظل مبعوث فرمایا جائے گا جو شرعی نبی نہیں ہوگا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں بھی یہی دو
صفات الہیہ بیان ہوئی ہیں جیسا کہ فرمایا بَلْ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا وَكَانَ اللَّهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا (النساء: ۱۵۹)

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

۵۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ ﴿۱﴾

مَثَلُ الَّذِينَ حَمَلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ
لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْإِحْمَارِ يَحْمِلُ
أَسْفَارًا ۗ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

۶۔ ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کی ذمہ داری ڈالی گئی پھر اُسے (جیسا کہ حق تھا) انہوں نے اٹھائے نہ رکھا، گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ کیا ہی بُری ہے اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ
أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

۷۔ تو کہہ دے کہ اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ سب لوگوں کے سوا ایک تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو۔

۸۔ اور وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے بسبب اس کے جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝

﴿۱﴾ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی پہلی بعثت سے متعلق نہیں ورنہ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اس سے مراد آپ کی بعثت ثانیہ ہے جو آپ کی غلامی میں ظاہر ہونے والے ایک اتنی نبی کی صورت میں ہوگی اور یہ اعزاز ایک فضل ہے جو اللہ جسے چاہے گا عطا کر دے گا۔ وہ بہت فضل اور احسان کرنے والا ہے۔ اس استنباط کی تائید صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت کی تلاوت پر صحابہؓ نے سوال کیا کہ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ یہ نہیں پوچھا کہ وہ کون نازل ہوگا بلکہ یہ پوچھا کہ وہ کون کی طرف مبعوث ہوگا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان لوگوں میں سے ایک مرد یا بعض مرد ہوں گے جو اسے واپس ثریا سے زمین پر لے آئیں گے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہنفسہ دوبارہ مبعوث نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا ایک غلام جو رحل فارسی الاصل یعنی اہل عجم میں سے ہوگا۔

۹۔ تو کہہ دے کہ یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو وہ یقیناً تمہیں آئے گی۔ پھر تم غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں (اس کی) خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

۱۰۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

۱۱۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۲۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۗ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١١﴾

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۗ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ﴿١٢﴾

۶۳. المنافقون

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

اس کا آغاز ہی اس بات سے کیا گیا ہے کہ جس طرح فی زمانہ بعض منافقین قسمیں کھاتے ہیں کہ تو ضرور اللہ کا رسول ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ واقعہ تو اللہ کا رسول ہے مگر اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں، اسی طرح آخرین کے دور میں مسلمانوں میں سے ایک کثیر تعداد کا یہی حال ہو چکا ہوگا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان کے اظہار میں قسمیں تو کھائیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہوگا کہ وہ محض منہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور ایمان کے حقیقی تقاضے پورے نہیں کرتے۔

اسی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہونے والے رئیس المنافقین یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کا ذکر آیا ہے کہ کس طرح اس نے ایک غزوہ سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح طور پر انتہائی گستاخی کی تھی یہاں تک کہ اپنے متعلق اہل مدینہ میں سے سب سے معزز ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ کلمات کہتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مدینہ جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے جو کچھ دکھایا وہ اس کے بالکل برعکس تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عفو کا عظیم نمونہ دکھاتے ہوئے، طاقت رکھتے ہوئے بھی اس کو مدینہ سے باہر نہ نکالا اور اسکے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرتے رہے یہاں تک کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے حکماً منع فرما دیا کہ آئندہ اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کے لئے دعائے مغفرت نہ کیا کریں۔

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم
گواہی دیتے ہیں کہ ضرور تو اللہ کا رسول ہے۔ اور
اللہ جانتا ہے کہ تو یقیناً اس کا رسول ہے۔ پھر بھی اللہ
گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ ﴿۱﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ
لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
لَكَاذِبُونَ ﴿۲﴾

۳۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ پس
وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ یقیناً بہت بُرا
ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

إِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ
سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿۳﴾

۴۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انکار
کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس وہ سمجھ
نہیں رہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ
عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۴﴾

۵۔ اور جب تو انہیں دیکھتا ہے تو ان کے جسم تیرا دل
لبھاتے ہیں اور اگر وہ کچھ بولیں تو تو ان کی بات سنتا
ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسے ایک دوسرے کے سہارے
چنی ہوئی خشک لکڑیاں۔ وہ بجلی کے ہر کڑکے کو اپنے
ہی اوپر (کڑکتا ہوا) سمجھتے ہیں۔ وہی دشمن ہیں پس
ان (کے شر) سے بچ۔ اللہ کی ان پر لعنت ہو۔ وہ
کہاں اُلٹے پھرائے جاتے ہیں۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ
وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّكُمْ
خُشِبْتُمْ مِسْنَدَهُمْ يُحْشَبُونَ كُلٌّ صِیْحَةً
عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرَهُمْ ط

قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْكُنُوفُ وَالصُّلُوفُ الَّذِينَ كَانُوا يَصِحُّونَ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ باوجود اس کے کہ منہ سے بعض لوگ تصدیق کرتے ہیں جو واقعہً درست ہوتی ہے مگر ان کے دل میں تکذیب ہوتی ہے اس لئے
اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو مطلع فرمادیا کہ بات سچی کر رہے ہیں لیکن ان کا دل جھٹلا رہا ہے۔

۶۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لئے بخشش طلب کرے، وہ اپنے سر موڑ لیتے ہیں اور تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ استنکار کرتے ہوئے (قبول حق سے) رُک جاتے ہیں۔

۷۔ ان پر برابر ہے خواہ تو ان کے لئے بخشش طلب کرے یا ان کے لئے بخشش نہ طلب کرے۔ اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔ یقیناً اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافقین سمجھتے نہیں۔

۹۔ وہ کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اُسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی، لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔

۱۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھانا کھانے والے ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسِهِمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ①

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ②

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا ۗ وَاللَّهُ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ③

الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ④

يَقُولُونَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۗ وَاللَّهُ الْعَزِيزُ الرَّسُولُ ۗ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑤

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑥

۱۱۔ اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے
پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ
کہے اے میرے رب! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی
مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا
اور نیکو کاروں میں سے ہو جاتا۔

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ
أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا
أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ لَّا فَاصِّدَقَ
وَأَكُنُّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۱

۱۲۔ اور اللہ کسی جان کو، جب اس کی مقررہ مدت
آپہنچی ہو، ہرگز مہلت نہیں دے گا۔ اور اللہ اُس سے
جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۗ
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۱۲

۶۷۔ التَّغَابُن

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی انیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز بھی سورۃ الجمعہ کی طرح یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کے کلمات سے ہوتا ہے۔ اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اللہ کی تسبیح کر رہا ہے جیسا کہ سب تسبیح کرنے والوں سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔ پس کیسے ممکن ہے کہ اس مُسَبِّحِ اَعْظَمِ کی جو بھی اہانت کرے اس کو وہ اپنے غضب کا مورد نہ بنائے۔

سورۃ الجمعۃ میں آخری دور میں جس جمع کا ذکر ہے اس کے متعلق یہاں یہ پیشگوئی بھی فرمادی گئی کہ وہ تَغَابُن یعنی کھرے کھوٹے کے درمیان تمیز کا دن ہوگا۔

اس دور میں جو دین کی اعانت کے لئے کثرت سے مالی قربانی کا دور ہوگا، تمام مالی قربانی کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی جا رہی ہے کہ جو کچھ بھی وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے اس کا بہت عظیم اجر عطا فرمائے گا۔



سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ اللہ ہی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی سب حمد ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پس تم میں سے کافر بھی ہیں اور مومن بھی۔ اور اللہ، جو تم کرتے ہو، اُس پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

۴۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمہاری تصویر کشی کی اور تمہاری صورتیں بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۵۔ وہ جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو ہمیشہ جانتا ہے۔

۶۔ کیا تم تک ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے پہلے کفر کیا تھا۔ پس انہوں نے اپنے فیصلے کا وبال چکھ لیا اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
لَهُ الْمَلَكُوتُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كٰفِرٌ وَمِنْكُمْ
مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِالْحَقِّ
وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوْرَكُمْ ۗ وَاِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ④

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسْرُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِدَاٰتِ الصُّدُوْرِ ⑤

اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَبْلُ ۗ فَذٰقُوْا وَاِباٰلَ اَمْرِهِمْ وَاَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑥

۷۔ یہ اس لئے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ آیا کرتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ کیا ہمیں بشر ہدایت دیں گے؟ پس انہوں نے انکار کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ بھی بے نیاز ہو گیا اور اللہ غنی (اور) صاحبِ حمد ہے۔

۸۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا گمان کر بیٹھے کہ وہ ہرگز اٹھائے نہیں جائیں گے۔ تو کہہ دے کیوں نہیں۔ میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر ضرور تم خبر دیئے جاؤ گے اس کی جو تم کرتے تھے اور اللہ پر یہ بہت آسان ہے۔

۹۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس نُور پر جو ہم نے اتارا ہے۔ اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

۱۰۔ جس دن وہ تمہیں جمع ہونے کے دن (حاضر کرنے) کے لئے اکٹھا کرے گا۔ یہ وہی ہار جیت کا دن ہے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ اُس سے اس کی بُرائیاں دور کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

۱۱۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلا دیا یہی آگ والے ہیں۔ وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہیں گے اور (وہ) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

ذَلِكَ بَأْتُهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشْرٌ يَهْدُونَنَا
فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَعْنَى اللَّهُ وَاللَّهُ
غَنِي حَمِيدٌ ①

رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ
بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا
عَمِلْتُمْ ۗ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ①

فَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي
أَنْزَلْنَا ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ①

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَلِكِ يَوْمِ
التَّغَابِنِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ
صَالِحًا يُكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ ذَلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ①

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ①

۱۲۔ کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے وہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ دائماً ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

۱۳۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم مُنہ موڑ لو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر محض پیغام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

۱۴۔ اللہ (وہ ہے کہ اس) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔

۱۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے أزواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ کر رہو۔ اور اگر تم غصو سے کام لو اور درگزر کرو اور معاف کر دو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۱۶۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں۔ اور وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

۱۷۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط
وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ ط
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ ج فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ﴿۱۳﴾

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۴﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوا هُمْ ج وَإِنْ تَعَفَوْا وَتَصَفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۵﴾

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ط وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۶﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ط

اس آیت میں جو اولاد کے فتنہ کا ذکر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ علی الاعلان فتنہ پیدا کریں گے بلکہ اپنے اہل و عیال کے ذریعہ انسان آزمایا جاتا ہے اور جو اس آزمائش میں ناکام ہو جائے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَنْ يُؤْك شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ﴿١٧﴾

۱۸۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ
لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللَّهُ شَكُورٌ
حَلِيمٌ ﴿١٨﴾

۱۹۔ غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والا، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٩﴾

۶۵۔ الطلاق

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیرہ آیات ہیں۔

اس کا نام سورۃ الطلاق ہے اور اس میں آغاز سے لے کر آخر تک طلاق کے متعلق مختلف مسائل کا بیان ہے۔
 پچھلی سورت سے اس سورت کا مرکزی نقطہ اتصال یہ ہے کہ اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے نور کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے جو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور یہی وہ نور ہے جو آخرین کے زمانہ میں ایک دفعہ پھر آپ کی امت کے ان لوگوں کو اندھیروں سے نکالے گا جو دنیا کے اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہوں گے۔ اور اندھیروں سے نکلنے کے مضمون میں فسق و فجور کی زندگی سے نکل کر پاکبازی کی زندگی میں داخل ہونے کا مفہوم بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یعنی اعتقادی اندھیروں سے بھی وہ نکالے گا اور عمل کے اندھیروں سے بھی نکالے گا۔
 چنانچہ سورۃ الطلاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ یہ رسول تو سراپا ذکر ہے اور ذکر ہی کے نتیجہ میں نور عطا ہوتا ہے اور ذکر الہی کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم فضیلت عطا فرمائی کہ آپ سراپا نور ہو گئے اور اپنے سچے غلاموں کو بھی ہر اندھیرے سے نور کی طرف نکالا۔

اس سورت میں ایک اور ایسی آیت ہے جو زمین و آسمان کے اسرار سے حیرت انگیز طور پر پردہ اٹھاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بذات خود اندھیروں سے نکالنے والے تھے، اسی طرح آپ پر وہ کلام نازل فرمایا گیا جو کائنات کے اندھیروں سے اور اسرار سے پردے اٹھا رہا ہے۔ جہاں قرآن کریم میں بارہا سات آسمانوں کا ذکر ہے وہاں یہ بھی فرمادیا گیا کہ سات آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات پیدا فرمائی گئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح ان زمینوں پر بسنے والوں پر وحی کا نزول ہوا اور کن کن اندھیروں سے ان کو نجات بخشی گئی۔ سردست کائنات میں جستجو کرنے والے سائنسدانوں کی اس مضمون کے آغاز تک بھی رسائی نہیں ہوئی لیکن جیسا کہ بارہا ثابت ہو چکا ہے قرآنی علوم ایک کسوٹی کی طرح لامتناہی ہیں اور آئندہ زمانہ کے سائنسدان یقیناً ان علوم کی کسی حد تک اطلاع پائیں گے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدِينِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے نبی! جب تم (لوگ) اپنی بیویوں کو طلاق دیا
کرو تو ان کو ان کی (طلاق کی) عدت کے مطابق
طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ، اپنے رب سے
ڈرو۔ انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود
نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی
مرتبک ہوئی ہوں۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو بھی
اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو یقیناً اس نے اپنی
جان پر ظلم کیا۔ تو نہیں جانتا کہ شاید اس کے بعد اللہ
کوئی (نیا) فیصلہ ظاہر کر دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ
فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ
وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ
بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۖ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ ۖ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ
بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ②

۳۔ پس جب وہ اپنی مقررہ میعاد کو پہنچ جائیں تو
پھر انہیں معروف طریق پر روک لو یا انہیں
معروف طریق پر جدا کر دو اور اپنے میں سے دو
صاحبِ انصاف (شخصوں) کو گواہ ٹھہرا لو اور اللہ
کے لئے شہادت کو قائم کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی
نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو، جو اللہ اور یومِ آخر
پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے
لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَتَّقِ
اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ③

۴۔ اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔

۵۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اُن کی بھی جو حائضہ نہیں ہوئیں۔ اور جہاں تک حمل والیوں کا تعلق ہے اُن کی عدت وضع حمل ہے۔ اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اپنے حکم سے اس کے لئے آسانی پیدا کر دے گا۔

۶۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف اُتارا۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُس سے اس کی بُرائیاں دور کر دیتا ہے اور اُس کے اجر کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

۷۔ اُن کو سکونت مہیا کرو جہاں تم (خود) اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ تاکہ ان پر زندگی تنگ کر دو۔ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنے حمل سے فارغ ہو جائیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور اپنے درمیان معروف کے مطابق موافقت کا ماحول پیدا کرو اور اگر تم ایک دوسرے سے (معاملہ منجی میں) تنگی محسوس

وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۗ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

وَالَّذِي يَسْتَنْ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ۚ وَالَّذِي لَمْ يَحِضْ ۙ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝

ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۝

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِضَيِّقِهِنَّ عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَإِنْ

تَعَاَسَرْتُمْ فَاتْرَضِعْ لَهُ أُخْرَى ۷

کرتو تو اُس (باپ) کے لئے کوئی دوسری (دودھ پلانے والی) دودھ پلائے۔

لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۗ وَمَن قَدِرَ

۸۔ چاہئے کہ صاحبِ حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اُس کا رزق تھوڑا کر دیا گیا ہو تو جو بھی اُسے اللہ نے دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ ہرگز کسی جان کو اس سے بڑھ کر جو اُس نے اُسے دیا ہو تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ ضرور ہرنگی کے بعد ایک آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۗ لَا

يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۗ سَيَجْعَلُ

ع ۱۷

اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۸

۹۔ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کی بھی تو ہم نے ان سے ایک بہت سخت حساب لیا اور انہیں بہت تکلیف دہ عذاب میں مبتلا کیا۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا

وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا ۙ

وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۙ ۱۰

۱۰۔ پس انہوں نے اپنے فیصلہ کا وبال کچھ لیا اور ان کے کاموں کا انجام گھاٹا تھا۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ

أَمْرِهَا خُسْرًا ۙ ۱۱

۱۱۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو! اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۗ فَاتَّقُوا اللَّهَ

ع ۱۸

يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۗ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ۱۲

۱۲۔ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اُسے (ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اُس کے

رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ

بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ

أَبَدًا ۱۱ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۱۲

لئے (جو نیک اعمال بجالاتا ہے) اللہ نے یقیناً بہت

اچھا رزق بنایا ہے۔ ۱۱

۱۳۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور

زمینوں میں سے بھی اُن کی طرح ہی۔ (اس کا) حکم

اُن کے درمیان بکثرت اُترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ

اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے

اور یہ کہ اللہ علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کئے

ہوئے ہے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ

الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۖ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ

لِنَعْلَمَ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۙ

وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۙ ۱۳

آیات ۱۱ و ۱۲: ان آیات سے قطع طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نزول سے مراد یہ نہیں کہ کوئی انسان جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان سے اُترتا

ہے۔ نزول کا مطلب خدا تعالیٰ کی طرف سے بہترین نعمت کا عطا ہونا ہے۔ اس پہلو سے آنحضرت ﷺ کو مجسم ذکر رسول بیان فرما کر

آپ کی فضیلت دیگر تمام انبیاء پر ثابت فرمادی گئی ہے۔

۶۶۔ التَّحْرِيمُ

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیرہ آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں جن عظیم الشان اسرارِ کائنات کا ذکر ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب میں کھولے گئے اب اس سورت میں بعض چھوٹے چھوٹے اسرار کا بھی ذکر ہے۔ گویا بڑے اسرار بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کی طرف سے کھولے گئے اور چھوٹے چھوٹے اسرار بھی عالم الغیب کی طرف سے آپ پر کھولے گئے۔ پس ان معنوں میں اس سورت کا پچھلی سورت سے یہ تعلق قائم ہوتا ہے کہ مَا لِهَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا کہ یہ عجیب کتاب ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے رازوں کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہے اور بڑے سے بڑے اسرار کا بھی۔

اس سورت میں توبۃ النصوح کا ذکر فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو یہ تاکید فرمائی گئی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ان کے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو معاف فرمادے۔ اس توبہ کے قبول ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی گئی ہے کہ ایسی توبہ کرنے والوں کی اصلاح کا آغاز ہو جائے گا اور دن بدن وہ گناہ ترک کرنے کی صلاحیت محسوس کریں گے اور ان کی تمام برائیاں اللہ تعالیٰ اُن سے دُور فرمادے گا۔ یہ برائیوں کو دُور کرنے کا دُور دراصل اس نور کے نتیجے میں حاصل ہوگا جو انہیں عطا کیا جائے گا جیسے اندھیروں میں چلنے والا روشنی سے معلوم کر لیتا ہے کہ کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔ پس نُؤذُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی رہنمائی فرماتا چلا جائے گا۔ اور وَبِأَيْمَانِهِمْ کے الفاظ میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ ان برائیوں والے لوگوں کو کوئی نور عطا نہیں کیا جاتا جو بائیں ہاتھ والے لوگ کہلاتے ہیں۔ صرف انہی کو نور عطا ہوتا ہے جو ہمیشہ ہر بدی کے مقابل پر نیکی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کو نیکی پر قائم رہنے کے لئے وہ نور ملے گا جو انہیں استقامت عطا فرمائے گا۔

اس سورت کے آخر میں ان دو بدقسمت عورتوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو انبیاء کے اہل میں بظاہر داخل تھیں مگر عملاً وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں خیانت سے کام لیتی رہیں۔ پھر ان دونوں کے برعکس دو انتہائی پاکدامن عورتوں کا بھی ذکر ہے۔ ان میں سے ایک اللہ کے انتہائی ظالم اور سفاک دشمن کی بیوی تھی۔ پھر بھی اس نے اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ اور دوسرے حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام

کی صورت میں جو اعجازی وجود بخشا وہ کسی نفسانی خواہش کی بنا پر نہیں تھا۔ پھر آخری آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے ایک سچے اور پاکباز وجود کو بھی یہی اعجاز دکھائے گا کہ باوجود اس کے کہ اس کو اعلیٰ درجہ کے روحانی مناصب حاصل کرنے کا کوئی شوق نہیں ہوگا بلکہ وہ انکسار کا پتلا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں اپنی روح پھونکے گا اور اس کے نتیجے میں اسے ایک اور روحانی وجود بخشا جائے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔

چنانچہ فرمایا **فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوْحِنَا** کہ اللہ تعالیٰ اس مردِ مومن میں اپنی روح پھونکے گا۔



سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَلَاثُ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے نبی! تو کیوں حرام کر رہا ہے جسے اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ تو اپنی بیویوں کی رضا چاہتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۳۔ اللہ نے تم پر اپنی قسمیں کھولنا لازم کر دیا ہے۔ اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ صاحبِ علم (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۴۔ اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی سے بھینچہ راز ایک بات کہی۔ پھر جب اس نے وہ بات (آگے) بتادی اور اللہ نے اُس (یعنی نبی) پر وہ (معاملہ) ظاہر کر دیا تو اُس نے کچھ حصہ سے تو اُس (بیوی) کو آگاہ کر دیا اور کچھ سے چشم پوشی کی۔ پس جب اُس نے اُس (بیوی) کو اس کی خبر دی تو اُس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟ تو اس نے کہا کہ علیم وخبیر نے مجھے بتایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۚ تَبَتَّغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ①

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۗ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ①
وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضُهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا ۗ قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ①

① اس بحث میں پڑنے کی تو ضرورت نہیں کہ بیویوں کو کیا چیز ناپسند تھی جو اللہ کے رسول نے ان کی خاطر اپنے اوپر حرام کر لی۔ تاہم وہ جو چیز بھی تھی اللہ تعالیٰ اسے حلال قرار دے رہا ہے۔ گویا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں بھی واضح طور پر حرام یا حلال کر دی ہیں ان کو تبدیل کرنے کا بندے کو حق نہیں۔ عام انسانوں کو تو یہ حق ہے کہ اپنی پسند ناپسند کے مطابق بعض چیزیں اپنے اوپر حرام کی طرح کر لیں مگر وہ دوسروں کے لئے اُسوہ نہیں ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کو بالخصوص یہ ارشاد اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آپ ؐ امت کے لئے اُسوہ ہیں۔

② یہاں قسموں کو توڑنے سے یہ مراد نہیں کہ جو سنجیدگی سے کسی سے وعدہ کی خاطر جائز قسم کھائی جائے اس کو کبھی تم بے شک توڑ دیا کرو۔ صرف یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ حلال حرام میں سے اگر تم کسی کو تبدیل کرنے کی قسم کھا بیٹھو تو اسے توڑ دیا کرو مگر اس کا بھی فدیہ دینا ہوگا۔

۵۔ اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل مائل (بہ گناہ) ہو چکے تھے اور اگر تم دونوں اُس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو یقیناً اللہ ہی اس کا مولیٰ ہے اور جبرائیل بھی اور مومنوں میں سے ہر صالح شخص بھی اور مزید برآں فرشتے بھی اس کے پشت پناہ ہیں۔ ﴿۱۰﴾

۶۔ قریب ہے کہ اگر وہ تمہیں طلاق دیدے (تو) اس کا رب تمہارے بدلے اُس کے لئے تم سے بہتر ازواج لے آئے، مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، بیوائیں اور کنواریاں۔

۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اُس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں۔ وہ اللہ کی، اُس بارہ میں جو وہ انہیں حکم دے، نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

۸۔ اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا! آج عذر پیش نہ کرو۔ یقیناً تمہیں صرف اُسی کی جزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے۔

۹۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ
وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ﴿۱۰﴾

عَلَى رَبِّهِ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدَّلَهُ
أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ مَسْلَمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ
قَانِتَاتٍ تَبَتَّ عِدَّتِ سَاحَتِ تَبَتَّ
وَآبَكَارًا ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غُلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ
مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ
إِنَّمَا تُجْرُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً

﴿۱۰﴾ اس آیت میں ان دو امہات المؤمنین کا نام نہیں بتایا گیا جن سے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات بیان فرمائی تھی اور انہوں نے آگے بیان کر دی۔ جس بات کو اللہ تعالیٰ نے راز میں رکھا ہے بندے کا کام نہیں کہ اس معاملہ میں خیال آرائیاں کرے۔

توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا رب تم سے تمہاری بُرائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نُور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارے نُور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

تَّصَوَّحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُم جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۗ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۗ إِنَّكَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اے نبی! کفار سے اور منافقین سے جہاد کرو اور ان کے مقابلہ پر سختی کرو۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ ﴿۱۰﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَا أُوهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اللہ نے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو صالح بندوں کے ماتحت تھیں۔ پس ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو وہ اُن کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی بچانہ سکے اور کہا گیا کہ تم دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۗ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾ جو جہاد نفس کی خاطر نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جا رہا ہو اس میں دشمنوں سے قتال کے مقابلہ پر سختی کرنے کا حکم ہے خواہ دل کتنا ہی نرم ہو۔ ایک دوسری آیت سے اس سختی کا فائدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں، جو قتال میں شامل ہونے والے لوگ نہیں ہیں، وہ بھی ڈر جائیں گے اور ناحق مسلمانوں سے قتال نہیں کریں گے جیسا کہ فرمایا: فَشَرَّذْ بِهِمْ مَنْ خَلَفَهُمْ (الانفال: ۵۸)

وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ
 فِرْعَوْنَ ۗ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ
 بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ
 وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۲﴾
 وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ
 فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا
 وَصَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ عَلَيْهَا
 مِنَ الْقِتَابِ ۙ عَرَفَتْ ﴿۱۳﴾

۱۲۔ اور اللہ نے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے
 فرعون کی بیوی کی مثال دی ہے۔ جب اس نے کہا
 اے میرے رب! میرے لئے اپنے حضور جنت میں
 ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل
 سے بچالے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

۱۳۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی (مثال دی ہے)
 جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم
 نے اس (بچے) میں اپنی رُوح میں سے کچھ پھونکا
 اور اس (کی ماں) نے اپنے رب کے کلمات کی
 تصدیق کی اور اس کی کتابوں کی بھی اور وہ
 فرمانبرداروں میں سے تھی۔ ﴿۱۳﴾

❁ اسی مضمون کی ایک اور آیت میں فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا (الانبیاء: ۹۲) فرمایا گیا ہے۔ یہاں فیہ کہہ کر اس طرف اشارہ مقصود ہے کہ مومن جو روحانی طور پر مریمی حالت میں سے گزریں گے ان کے اندر بھی نَفَخِ رُوح ہوگا۔ گویا وہ تمثیلاً اپنے وقت کے عیسیٰ بنائے جائیں گے۔

۶۷۔ الملک

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ کہ اللہ تعالیٰ مالکِ کُلِّ ہے اور جو چاہتا ہے اس پر قادر ہے۔ پس گزشتہ سورت میں جو انتہائی تعجب انگیز مضمون بیان ہوا ہے اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد موت سے زندگی پیدا کرنے کا مضمون شروع ہوا ہے اور یہ اعلان ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جسمانی مُردوں سے زندہ پیدا کر دے، اسی طرح قادر ہے کہ روحانی مُردوں کو بھی دوبارہ زندہ کر دے۔ اس میں امت محمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔

اس کے معاً بعد فرمایا کہ ساری کائنات پر غور کر کے دیکھ لو وہ ایک ہی خالق کی گواہی دے گی اور اس میں کوئی نقص دکھائی نہیں دے گا۔ اگر یہ کائنات از خود پیدا ہوئی ہوتی تو کہیں کسی رخنہ کے آثار دکھائی دینے چاہئے تھے بلکہ اکثر فتور ہی دکھائی دینا چاہئے تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کے کسی مزعومہ شریک نے یہ کائنات بنائی ہوتی تو لازماً اس کے بنائے ہوئے قوانین کا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین سے ٹکراؤ ہونا چاہئے تھا۔ پس اس پہلو سے تمام بنی نوع انسان کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ کائنات کے اسرار پر نظر ڈالیں اور پھر نظر ڈالیں تو ان کی نظر تھکی ماندی اور حسرت زدہ ہو کر ان کی طرف واپس لوٹے گی مگر وہ کائنات میں کہیں بھی کوئی خامی دریافت نہیں کر سکیں گے۔

اس سورت میں ایسے روحانی پرندوں کا بھی ذکر ہے جو آسمان کی وسیع اور بسیط فضا میں بلند پروازی کا شرف پاتے ہیں۔ جس طرح ظاہری پرندوں کو اللہ تعالیٰ ہی نے قوتِ پرواز بخشی ہے اور زمین و آسمان کے درمیان مسخر کر دیا ہے اسی طرح اپنے مومن بندوں کو بھی وہی قوتِ پرواز عطا فرماتا ہے۔ اس کے مقابل پر اوندھے منہ چلنے والے جانوروں کو کوئی روحانی بلندی عطا نہیں ہوتی، نہ ظاہری معنوں میں، نہ روحانی معنوں میں۔

اس سورت کی آخری آیت میں فرمایا گیا کہ زندگی کا پانی جو آسمان سے اترتا ہے اس سے تم ہمیشہ استفادہ کرتے ہو مگر کبھی یہ بھی غور کیا کہ اگر وہ مسلسل خشک سالیوں کے نتیجہ میں تمہاری پہنچ سے دُور زمین کی گہرائیوں میں ڈوب جائے تو تم شفاف پانی کہاں سے لاؤ گے؟ پس جسمانی پانی کی طرح روحانی پانی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل ہی سے انسان کی رسائی میں رہتا ہے۔

سُورَةُ الْمَلِكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدَى وَثَلَاثُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے
قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر
جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ
تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے
بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے
والا ہے۔

۴۔ وہی جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا
کیا۔ تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔ پس
نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟

۵۔ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام
لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

۶۔ اور یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو چراغوں
سے زینت بخشی اور انہیں شیطانوں کو دھتکارنے کا
ذریعہ بنایا اور ان کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ
کا عذاب تیار کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

تَبْرُكُ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ②

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ
أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ③ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفُورُ ④

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ⑤ مَا تَرَىٰ
فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفْوُتٍ ⑥ فَارْجِعِ
الْبَصَرَ ⑦ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ⑧

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ⑨

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ
وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ⑩

① اس آیت کریمہ میں انسان کو یہ چیلنج دیا گیا ہے کہ تمام کائنات پر جتنا چاہے غور کر لے اسے اس کائنات میں ایک ہی صانع کی صنعت
ہونے کی وجہ سے کوئی تضاد نہیں ملے گا۔

۷۔ اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بُرا لوٹنے کا مقام ہے۔

۸۔ جب وہ اُس میں جھونکے جائیں گے، وہ اس کی ایک چیخنے کی سی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

۹۔ قریب ہے کہ وہ غیظ سے پھٹ جائے۔ جب بھی اس میں کوئی گروہ جھونکا جائے گا اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟

۱۰۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں، ہمارے پاس ڈرانے والا ضرور آیا تھا پس ہم نے (اُسے) جھٹلا دیا اور ہم نے کہا اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم محض ایک بڑی گمراہی میں (بتلا) ہو۔

۱۱۔ اور وہ کہیں گے اگر ہم (غور سے) سنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم آگ میں پڑنے والوں میں شامل نہ ہوتے۔

۱۲۔ پس انہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ سو ہلاکت ہو آگ میں پڑنے والوں کے لئے۔

۱۳۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب سے غیب میں ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

۱۴۔ اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو یقیناً وہ سینے کی باتوں کا دائم علم رکھتا ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط
وَبئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧﴾

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿٨﴾

تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط كَلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٩﴾

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿١٠﴾

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٣﴾

وَأَسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٤﴾

۱۵۔ کیا وہ جس نے پیدا کیا نہیں جانتا؟ جبکہ وہ باریک درباریک باتوں پر نظر رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ ۝١٥

۱۶۔ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے ماتحت کر دیا پس اس کے راستوں پر چلو اور اس (یعنی اللہ) کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا
فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ
وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝١٦

۱۷۔ کیا تم اُس سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ پس وہ اچانک تھرانے لگے۔

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورٌ ۝١٧

۱۸۔ یا کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ وہ تم پر پتھر برسائے والے جھگڑ چلائے؟ پس ضرور تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیا تھا۔

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ
نَذِيرٌ ۝١٨

۱۹۔ اور یقیناً ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ پس کیسی سخت تھی میری سزا!

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيرٌ ۝١٩

۲۰۔ کیا انہوں نے پرندوں کو اپنے اوپر پر پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں روکے رکھے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر گہری نظر رکھتا ہے۔ ﴿١﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفْتٍ
وَمَا يَقْبِضْنَ ۖ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا
الرَّحْمَنُ ۖ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝٢٠

﴿١﴾ طيور کے آسمان میں اُڑنے اور جو میں مسخر ہونے سے متعلق یہ آیت گہرے معانی رکھتی ہے۔ پرندوں کی ساخت خصوصیت کے ساتھ ایسے اصولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ وہ فضا میں اُڑ سکیں اور یہ محض اتفاقی حادثہ نہیں۔ بعض شکاری پرندوں کی رفتار ہوا میں دو سو میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان کی ساخت ایسی ہے کہ اس رفتار کا ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ہوا چونچ اور سر سے ٹکرا چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ وہ اُڑتے ہوئے پرندوں کا شکار بھی کر لیتے ہیں۔

۲۱۔ یا یہ کون ہوتے ہیں جو تمہارا لشکر بن کر رحمان کے مقابل پر تمہاری مدد کریں۔ کفار محض ایک بڑے دھوکے میں ہیں۔

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ۗ إِنَّ الْكٰفِرِينَ ۙ
فِي غُرُورٍ ۝۲۱

۲۲۔ یا یہ ہیں کیا چیز جو تمہیں رزق دیں اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ تو سرکشی اور نفرت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ
رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝۲۲

۲۳۔ پس کیا وہ جو اپنی جہالت اور حیرت میں سرگرداں پھرتا ہے، زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر سیدھا چلتا ہے؟

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ
أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝۲۳

۲۴۔ کہہ دے کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ بہت کم ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا
تَشْكُرُونَ ۝۲۴

۲۵۔ کہہ دے کہ وہی ہے جس نے زمین میں تمہاری تخم ریزی کی اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ۝۲۵

۲۶۔ اور وہ پوچھتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِينَ ۝۲۶

۲۷۔ تو کہہ دے کہ کامل علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو محض کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَإِنَّمَا أَنَا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۲۷

۲۸۔ پس جب وہ اسے نزدیک دیکھیں گے تو وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہی ہے وہ جو تم طلب کیا کرتے تھے۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ ﴿۲۸﴾

۲۹۔ کہہ دے بتلاؤ تو سہی کہ اگر اللہ مجھے ہلاک کر دے اور اُسے بھی جو میرے ساتھ ہے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو کون دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكِنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ﴿۲۹﴾

۳۰۔ کہہ دے وہی رحمان ہے۔ ہم اُس پر ایمان لے آئے اور اُس پر ہی ہم نے توکل کیا۔ پس تم عنقریب جان لو گے کہ کون ہے جو کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ ۳۱۔ تو کہہ دے کہ اگر تمہارا پانی گہرائی میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس چشموں کا پانی لائے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۰﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿۳۱﴾

۶۸۔ القلم

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تریپن آیات ہیں۔ یہ سورت حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی آخری سورت ہے۔ یہ سورت لفظ ”ن“ سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں۔ اور انسان کی تمام ترقیات کا دَور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہو سکتی۔

دوسرا ”ن“ سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ نبی ہیں جنہیں ”ذوالنون“ کہا جاتا ہے یعنی حضرت یونس علیہ السلام ان کا بھی اسی سورت میں ذکر ملتا ہے کہ وہ کیا واقعہ گزرا تھا جس کے نتیجے میں وہ اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہونے کے باعث، جس کا انہیں وعید دیا گیا تھا، اپنے دل پر بہت بوجھ اٹھائے ہوئے اس نیت سے اس بستی کو چھوڑ گئے کہ آئندہ کبھی وہ اس قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو یہ سبق سکھایا کہ اس کے وعید بسا اوقات توبہ و استغفار سے ٹل جاتے ہیں اور اس پر ان کو یہ دعا بھی سکھائی کہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (سورۃ الانبیاء: ۸۸) کہ تُو تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔ میں ہی ظالم تھا جو ایک توبہ کرنے والی قوم پر عذاب کا متمنی رہا۔

اس سورت میں حرف ن کا تکرار کے ساتھ ذکر ہے جو اس سورت کے مضامین سے کامل مطابقت رکھتا ہے اور ایک جگہ بھی مضمون اور حرف ن میں کوئی بے جوڑی دکھائی نہیں دیتی۔

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

۳۔ تُو اپنے رب کی نعمت کے طفیل مجنون نہیں ہے۔

۴۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک لامتناہی اجر ہے۔

۵۔ اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے۔

۶۔ پس تُو دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھیں گے۔

۷۔ کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔

۸۔ یقیناً تیرا رب ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اُسے
جو اُس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی ہدایت یافتہ
لوگوں کو بھی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

۹۔ پس تو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔

۱۰۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر تُو لوچ سے کام لے تو وہ
بھی لوچ سے کام لیں گے۔

۱۱۔ اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے
ذلیل شخص کی بات نہ مان۔

۱۲۔ (جو) سخت عیب جو (اور) چغلیاں کرتے
ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔

۱۳۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے
تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

نَ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ②

مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ③

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ④

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ⑤

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ⑥

بِأَيْكِكُمُ الْمُفْتُونُ ⑦

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

سَبِيلِهِ ⑧ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ⑨

فَلَا تَطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ⑩

وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ⑪

وَلَا تَطِعِ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ⑫

هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ مِّنْمِيمٍ ⑬

مَّنَاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑭

۱۴۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔

۱۵۔ (کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت مند اور (بڑی) آلِ اولاد والا ہے۔

۱۶۔ جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۱۷۔ یقیناً ہم اسے تھوٹھنی پر داغیں گے۔ ☆

۱۸۔ ہم نے ان کو آزمایا جیسے گنے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور پو پھٹتے ہی اس کی فصل کاٹ لیں گے۔

۱۹۔ اور وہ کوئی استثناء نہیں کرتے تھے (یعنی ان شاء اللہ نہیں کہتے تھے)۔

۲۰۔ پس تیرے رب کی طرف سے اُس (باغ) پر ایک گھومنے والا (عذاب) پھر گیا جبکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔

۲۱۔ پس وہ (باغ) ایسا ہو گیا جیسے کاٹ دیا گیا ہو۔

۲۲۔ پس وہ صبح دم ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

۲۳۔ کہ سویرے سویرے اپنے زرعی رقبہ پر پہنچو اگر تم فصل کاٹنے والے ہو۔

۲۴۔ پس وہ روانہ ہوئے اور آپس میں سرگوشیاں کرتے جاتے تھے۔

عُمَلٌّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٌ ﴿۱۴﴾

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿۱۵﴾

إِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶﴾

سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرطُومِ ﴿۱۷﴾

إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿۱۸﴾

وَلَا يَسْتَنْوِنَ ﴿۱۹﴾

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿۲۰﴾

فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿۲۱﴾

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿۲۲﴾

أَنْ ائِدُوا عَلٰى حَرثِكُمْ إِن كُنْتُمْ صٰرِمِينَ ﴿۲۳﴾

فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ﴿۲۴﴾

۲۵۔ کہ آج اس میں تمہارے مفاد کے خلاف ہرگز کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے۔

۲۶۔ وہ کسی کو کچھ نہ دینے کے منصوبے باندھتے ہوئے گئے۔

۲۷۔ پس جب انہوں نے اس کو دیکھا (تو) کہا کہ یقیناً ہم تو مارے گئے۔ ☆

۲۸۔ بلکہ ہم تو محروم (ہو گئے) ہیں۔

۲۹۔ ان میں سے بہترین شخص نے کہا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟

۳۰۔ انہوں نے کہا پاک ہے ہمارا رب۔ یقیناً ہم ہی ظالم تھے۔

۳۱۔ پس وہ ایک دوسرے پر ملامت کرتے ہوئے چلے۔

۳۲۔ کہنے لگے وائے ہماری ہلاکت! یقیناً ہم ہی سرکش تھے۔

۳۳۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ میں دے۔ یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت کرنے والے ہیں۔

۳۴۔ عذاب اسی طرح ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہوگا۔ کاش وہ جانتے۔

۳۵۔ یقیناً متقیوں کے لئے ان کے رب کے حضور نعمتوں والی جہنمیں ہیں۔

أَنْ لَا يَدْخُلَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ ﴿٢٥﴾

وَعَدُوا عَلَىٰ حَرْدٍ قَدِيرِينَ ﴿٢٦﴾

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَائِرُونَ ﴿٢٧﴾

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٨﴾

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا

تَسْبِيحُونَ ﴿٢٩﴾

قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٣٠﴾

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَوْمُونَ ﴿٣١﴾

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طٰغِينَ ﴿٣٢﴾

عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ

رَبِّنَا رٰغِبُونَ ﴿٣٣﴾

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۗ وَلِعَذَابُ الْآخِرَةِ

أَكْبَرُ ۗ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ

النَّعِيمِ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ پس کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح بنا لیں؟

۳۷۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسے فیصلے کرتے ہو؟

۳۸۔ کیا تمہارے لئے کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟

۳۹۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے وہ (کچھ) ہوگا جسے تم زیادہ پسند کرتے ہو۔

۴۰۔ کیا تمہارے حق میں ہم پر کوئی ایسی قسمیں ہیں جو ہمیں قیامت تک کے لئے پابند کرتی ہیں کہ تمہیں پورا اختیار ہے جو چاہو فیصلہ کرو؟

۴۱۔ تو ان سے پوچھ (کہ) ان میں سے کون ہے جو اس بات پر ضامن ہے؟

۴۲۔ کیا ان کے حق میں کوئی شریک ہیں؟ تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

۴۳۔ جس دن سخت گھبراہٹ کا سامنا ہوگا اور وہ سجدہ کرنے کی طرف بلائے جائیں گے لیکن طاقت نہ رکھتے ہوں گے۔

۴۴۔ اس حال میں کہ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اور یقیناً انہیں سجدوں کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔

۴۵۔ پس تو مجھے اور اُسے جو اُس بیان کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دے۔ ہم انہیں رفتہ رفتہ اس طرح پکڑ لیں گے کہ انہیں کچھ علم نہ ہو سکے گا۔

أَفَجَعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۖ ط

مَا لَكُمْ ۖ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۚ ج

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۗ ل

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۙ ح

أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۚ ج

سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ ۚ بِذَلِكَ زَعِيمٌ ۙ د

عبدالمتقین
۱۵

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۗ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ

إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۙ ذ

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى

السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۙ ح

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُفُهُمْ ذِلَّةٌ ۙ ط

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

وَهُمْ سَلِيمُونَ ۙ د

فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ ۙ ط

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۙ ل

۴۶۔ اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں۔ میری تدبیر یقیناً بہت مضبوط ہے۔

۴۷۔ کیا تو اُن سے کوئی اجر مانگتا ہے کہ وہ چٹی کے بوجھ تلے دے جا رہے ہوں۔

۴۸۔ کیا ان کے پاس غیب ہے پس وہ (اسے) لکھتے ہیں؟

۴۹۔ سو اپنے رب کے فیصلے کے انتظار میں صبر کرا اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جب اس نے (اپنے رب کو) پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔

۵۰۔ اگر اس کے رب کی طرف سے ایک خاص نعمت اسے بچا نہ لیتی تو وہ چھٹیل میدان میں اس طرح پھینک دیا جاتا کہ وہ سخت ملامت زدہ ہوتا۔

۵۱۔ پس اس کے رب نے اسے چُن لیا اور اسے نیک لوگوں میں شمار کر لیا۔

۵۲۔ یقیناً کفار سے بعید نہیں کہ جب وہ ذکر سنتے ہیں تو وہ تجھے اپنی نظروں (کے قہر) کے ذریعہ گرانے کی کوشش کریں۔ اور وہ کہتے ہیں یہ تو یقیناً ایک دیوانہ ہے۔

۵۳۔ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

وَ أَمَلِي لَهُمْ ۖ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٦﴾

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٧﴾

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٨﴾

فَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٩﴾

لَوْلَا أَنْ تَدْرَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٥٠﴾

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥١﴾

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٣﴾

۶۹. اَلْحَاقَّةُ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ترچن آیات ہیں۔

سورۃ القلم میں یہ مضمون بیان ہوا تھا کہ ہم جب انبیاء کے دشمنوں کو مہلت دیتے ہیں تو اس لئے دیتے ہیں کہ ان کے گناہ کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ان کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس سورت میں بھی ان قوموں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار مہلت دی گئی لیکن جب ان کے گناہوں کا پیمانہ بھر گیا تو ان کی پکڑ کی گھڑی آگئی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس بہت بڑے عذاب سے بنی نوع انسان کو ڈرانے کا ارشاد فرمایا ہے اس کا تعلق دنیا کی کسی خاص مذہبی جماعت سے نہیں بلکہ بحیثیت انسان ہر ایک کو متنبہ کیا گیا ہے۔ جب وہ واقعہ ہوگا تو دنیا کے لحاظ سے بھی انسان سمجھے گا کہ گویا زمین و آسمان اس پر پھٹ پڑے ہیں۔ انسان کی بعثتِ ثانیہ میں بھی یہ انتباہ ایک دفعہ پھر پورا ہوگا کہ نہ اس کا کوئی زمینی تعلق اسے بچا سکے گا، نہ آسمانی تعلق اور جہنم اس کا انجام ہوگا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک عظیم گواہی پیش فرما رہا ہے اُن امور کے پورا ہونے کے متعلق بھی جو انسان کو کسی حد تک دکھائی دے رہے ہیں یا دکھائی دینے لگتے ہیں اور ان امور کے پورا ہونے کے متعلق بھی جن پر اس کی نظر نہیں جاتی۔ یعنی یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ایک معزز امین رسول کی باتیں ہیں نہ وہ کسی شاعر کا بہکا ہوا کلام ہے نہ کسی کا بہن کی اٹکل بچو۔ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک تنزیل ہے۔

اس سورت کی آخری آیات میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک ایسا پیمانہ پیش فرما دیا گیا جس کا کوئی ردّ دشمن کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ دشمن کو متنبہ کیا کہ تمہارے نزدیک تو اس معزز کتاب کو اس رسول نے اپنے نفس سے ہی گھڑ لیا ہے حالانکہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ پر چھوٹے سے چھوٹا افتراء بھی کیا ہوتا تو وہ یقیناً اس کو اور اس کے سلسلہ کو ہلاک کر دیتا۔ اور اگر اللہ یہ فیصلہ کرتا تو تم لوگ کسی طرح بھی اس کو بچا نہ سکتے۔ گویا تمہاری تمام قوتوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرما رہا ہے اور اس کو بچا رہا ہے جو یقینی طور پر اس کے اللہ کا رسول ہونے پر گواہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ کلام پھر بڑی صفائی سے اس کے حق میں پورا ہوا ہے: كَتَبَ اللّٰهُ لَا غَلْبَانَ اَنَا وَرُسُلِي (المجادلة: ۲۲)۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ لازماً واقع ہونے والی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْحَاقَّةُ ①

۳۔ لازماً واقع ہونے والی کیا ہے؟

مَا الْحَاقَّةُ ②

۴۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ لازماً واقع ہونے والی کیا ہے؟

وَمَا آدْرَبُكَ مَا الْحَاقَّةُ ③

۵۔ شمود اور عاد نے (دلوں کو) چوٹکا دینے والی
آفت کا انکار کر دیا تھا۔

كَذَّبَتْ ثَمُودٌ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ④

۶۔ پس جہاں تک شمود کا تعلق ہے سو وہ حد سے بڑھی
ہوئی آفت سے ہلاک کر دیئے گئے۔

فَأَمَّا ثَمُودُ فَاهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ⑤

۷۔ اور جو عاد تھے تو وہ ایک تند و تیز ہوا سے ہلاک
کئے گئے جو بڑھتی چلی جاتی تھی۔

وَأَمَّا عَادٌ فَاهْلِكُوا بِرِيحِ صَرْصَرٍ
عَاتِيَةٍ ⑥

۸۔ اس نے اُسے اُن پر مسخر کئے رکھا سات راتوں
اور آٹھ دن تک اس حال میں کہ وہ انہیں جڑوں
سے اکھیڑ کر پھینک رہی تھی۔ پس قوم کو تو اُس میں
پچھاڑ کھا کر گرا ہوا دیکھتا ہے جیسے وہ کھجور کے گرے
ہوئے درختوں کے تنے ہوں۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمِينَةَ
أَيَّامٍ ⑦ حُسُومًا ⑧ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا
صَرْعَى ⑨ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ⑩

۹۔ پس کیا تو اُن میں سے کوئی باقی بچا ہوا دیکھتا ہے؟

فَهَلْ تَرَى لَهُم مِّنْ بَاقِيَةٍ ⑪

۱۰۔ اور فرعون بھی آیا اور وہ بھی جو اُس سے پہلے تھے
اور ایک بہت بڑے گناہ کے باعث تہ و بالا ہونے
والی بستیاں بھی۔

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكِثُ
بِالْخَاطِئَةِ ⑫

۱۱۔ پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اُس نے انہیں ایک سخت سے سخت تر ہونے والی گرفت میں پکڑ لیا۔

۱۲۔ یقیناً جب پانی خوب طغیانی میں آ گیا، ہم نے تمہیں کشتی میں اٹھالیا۔

۱۳۔ تاکہ ہم اُسے تمہارے لئے ایک قابل ذکر نشان بنا دیں اور محفوظ رکھنے والے کان اُسے یاد رکھیں۔

۱۴۔ پس جب صور میں ایک ہی زور دار پھونک ماری جائے گی۔

۱۵۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے اور یکبار ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔

۱۶۔ پس اُس دن ضرور واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی۔

۱۷۔ اور آسمان پھٹ پڑے گا، پس اُس دن وہ بودا ہو چکا ہوگا۔

۱۸۔ اور فرشتے اُس کے کناروں پر ہوں گے اور اُس دن تیرے رب کا عرش اُن سب سے اُوپر اُٹھ (اوصاف) اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ ﴿۱۸﴾

فَعَصَّوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۱﴾

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۲﴾

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۳﴾

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۵﴾

فِيَوْمٍ مِّذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۶﴾

وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمٍ مِّذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۷﴾

وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمٍ مِّذٍ ثَمْنِيَةً ﴿۱۸﴾

﴿۱۸﴾ اس آیت سے کسی کو یہ گمان نہ گزرے کہ فرشتوں کو گویا کوئی مادی طاقت حاصل ہے جس سے انہوں نے اللہ کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے۔ عرش تو کوئی مادی چیز نہیں جسے اٹھانے کے لئے مادی طاقت کی ضرورت ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کو اٹھائے ہوئے ہے یعنی ہر چیز اسی کے سہارے قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عرش اللہ تعالیٰ کے تنزّہ اور تقدّس کے مقام کا نام ہے اور اس کے وراء الوراء ہونے کی حالت ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں مذکور چار صفات الہیہ یعنی رب، رحمن، رحیم اور مالک یوم الدین کو چار فرشتوں سے موسوم کیا گیا ہے۔ ”یہ چاروں صفتیں ہیں جو اس کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ یعنی اس کے پوشیدہ وجود کا ان صفات کے ذریعہ سے اس دنیا میں پہنچتا ہے اور یہ معرفت عالم آخرت میں دوچند ہو جائے گی۔ گویا بجائے چار کے آٹھ فرشتے ہو جائیں گے۔“ (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹)

۱۹۔ اُس دن تم پیش کئے جاؤ گے۔ کوئی مخفی رہنے والی تم سے مخفی نہیں رہے گی۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٩﴾

۲۰۔ پس جس کا اعمال نامہ اُس کے دانے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا آؤ میرا اعمال نامہ پکڑو اور پڑھو۔ ☆

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ يُقُولُ هَآؤُمَا أَقْرَأْ وَأَكْتَبِيهٖ ﴿٢٠﴾

۲۱۔ یقیناً میں اُمید رکھتا تھا کہ میں اپنا حساب روبرو دیکھنے والا ہوں۔

إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلْقٍ حِسَابِيهٖ ﴿٢١﴾

۲۲۔ پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢٢﴾

۲۳۔ ایک بلند و بالا جنت میں۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٣﴾

۲۴۔ اس کے خوشے ٹھکے ہوئے ہوں گے۔

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٤﴾

۲۵۔ مزے مزے کھاؤ اور پیو اُن (اعمال) کے بدلے میں جو تم گزرے ہوئے دنوں میں کیا کرتے تھے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٥﴾

۲۶۔ اور وہ جسے اُس کی بائیں طرف سے اُس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يُقُولُ يَلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيهٖ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

وَلَمْ أَدْرِمَا حِسَابِيهٖ ﴿٢٧﴾

۲۸۔ اے کاش! وہ (گھڑی) قضیہ چکانے والی ہوتی۔

يَلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيهٖ ﴿٢٩﴾

۳۰۔ میرا غلبہ مجھ سے برباد ہو کر جاتا رہا۔

هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيهٖ ﴿٣٠﴾

۳۱۔ اس کو پکڑو اور اُسے طوق پہنادو۔

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣١﴾

☆ ہَاؤُمَا: ہَا كَلِمَةً فِي مَعْنَى الْأَخْذِ، وَيُقَالُ هَاؤُمٌ وَهَاؤُمُوا (مفردات امام راغب) ہَاؤُمٌ کے معنی ہیں ”پکڑو“۔

- ٣٢۔ پھر اس کو جہنم میں جھونک دو۔
 ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلْوَهُ ۝^{٣٦}
- ٣٣۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے
 ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا
 فَاسْلُكُوهُ ۝^{٣٧}
- ٣٣۔ یقیناً وہ عظمتوں والے اللہ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔
 إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝^{٣٤}
- ٣٥۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔
 وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۝^{٣٥}
- ٣٦۔ پس آج یہاں اُس کا کوئی جاں نثار دوست
 فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝^{٣٦}
- ٣٧۔ اور نہ کوئی کھانا سوائے زخموں کی دھوون کے۔ ☆
 وَلَا طَعَامٍ إِلَّا مِنْ غَسْلِينَ ۝^{٣٧}
- ٣٨۔ اسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔
 لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝^{٣٨}
- ٣٩۔ پس خبردار! میں قسم کھاتا ہوں اُس کی جو تم دیکھتے ہو۔
 فَلَا أَقْسِمُ بِمَا تُبْصَرُونَ ۝^{٣٩}
- ٤٠۔ اور اُس کی بھی جو تم نہیں دیکھتے۔
 وَمَا لَا تَبْصَرُونَ ۝^{٤٠}
- ٤١۔ یقیناً یہ عزت والے رسول کا قول ہے۔
 إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝^{٤١}
- ٤٢۔ اور یہ کسی شاعر کی بات نہیں۔ بہت کم ہے جو تم
 وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا
 تُوْمِنُونَ ۝^{٤٢}
- ٤٣۔ اور نہ (یہ) کسی کا ہن کا قول ہے۔ بہت کم
 ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔
 وَلَا يَقُولِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝^{٤٣}
- ٤٤۔ ایک تنزیل ہے تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔
 تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝^{٤٤}
- ٤٥۔ اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری
 طرف منسوب کر دیتا۔
 وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۝^{٤٥}

☆ What comes forth from any wound or sore when it is washed. (E.W. Lane)

- ٣٦۔ تو ہم اُسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔
 لَا حُدْنَآ مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٦﴾
- ٣٧۔ پھر ہم یقیناً اُس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔
 ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٧﴾
- ٣٨۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اُس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔
 فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٨﴾
- ٣٩۔ اور یقیناً یہ متقیوں کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے۔
 وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾
- ٥٠۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں۔
 وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾
- ٥١۔ اور یقیناً یہ کافروں پر ایک بڑی حسرت ہے۔
 وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٥١﴾
- ٥٢۔ اور یقیناً یہ قطعیت تک پہنچا ہوا یقین ہے۔
 وَإِنَّهُ لِحَقِّ الْيَقِينِ ﴿٥٢﴾
- ٥٣۔ پس اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کر۔
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٣﴾

﴿٤٦﴾ آیات ٣٥ تا ٣٨: ان آیات میں ان فاسد خیالات کا رد کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف وحی منسوب کرنے والے کو کوئی دنیاوی طاقت بچا سکتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے دعویٰ داروں کے پیچھے ضرور کوئی دنیاوی طاقت ہوتی ہے اس کے باوجود وہ اور ان کے مددگار ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا یہ عظیم الشان ثبوت ہے کیونکہ آپ کے دعویٰ کے بعد سارا عرب آپ کا مخالف ہو گیا تھا۔ اس آیت میں یہ بہت ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر سارا عرب آپ کا مخالف نہ بھی ہوتا بلکہ تائید میں کھڑا ہو جاتا تب بھی اس رسول کو اللہ کی پکڑ سے بچا نہیں سکتا تھا اگر اس نے ایک معمولی سا جھوٹ بھی خدا پر بولا ہوتا۔

۷۰. المعارج

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پینتالیس آیات ہیں۔

اس کی پہلی آیت ہی میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے عذاب سے متنبہ فرمایا ہے جسے کافر روک نہیں سکتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو 'ذی المعارج' قرار دیا ہے یعنی اس کی بلندی طبقہ بہ طبقہ آسمان پر غور کرنے سے کسی حد تک سمجھ آسکتی ہے ورنہ اس کی رفتوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہاں جس بلندی کا ذکر فرمایا گیا ہے اس پر ایک ایسی سائنسی شہادت ملتی ہے جس کا اس سورت میں 'خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ' والی آیت میں ذکر ہے کہ فرشتے اس کی طرف پچاس ہزار سال میں عروج کرتے ہیں۔ اب پچاس ہزار سال میں عروج کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ اول: ظاہراً پچاس ہزار سال۔ اگر یہ معنی لئے جائیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ہر پچاس ہزار سال بعد ایسی موسمی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ساری زمین بر فانی تو دوں سے ڈھک جاتی ہے اور پھر از سر نو تخلیق کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسرے یہ قابل توجہ بات ہے کہ یہاں 'مِمَّا تَعُدُّونَ' نہیں فرمایا۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت جس میں ایک ہزار سال کا ذکر ہے، وہ اس کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے تو مطلب یہ بنے گا کہ جو تم لوگوں کی گنتی ہے اس کے اگر ایک ہزار سال شمار کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کا ہر دن اُس ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اور اگر ہر دن کو ایک سال کے دنوں سے ضرب دی جائے اور پھر اس کو پچاس ہزار سال کے دنوں سے ضرب دی جائے تو جو اعداد بنتے ہیں وہ اللہ کے دنوں کی مدت کی تعیین کرتے ہیں۔ پس اس حساب سے اگر پچاس ہزار سال سے جو اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اُسے ضرب دی جائے تو اٹھارہ سے بیس بلین سال بن جائیں گے جو سائنسدانوں کے نزدیک کائنات کی عمر ہے۔

$$(18,250,000,000 = 365 \times 50000 \times 1000)$$

یعنی ہر کائنات اس عمر کو پہنچ کر پھر عدم میں ڈوب جاتی ہے اور اس کے بعد پھر عدم سے وجود پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی مدت ہے کہ اسے انسان بہت دور کی بات سمجھتا ہے لیکن جب عذاب واقع ہوگا تو وہ گھڑی بالکل قریب دکھائی دے گی۔ وہ ایسا عذاب ہوگا کہ انسان اپنے قریب ترین عزیزوں کو اور اپنی جان، مال و دولت اور ہر چیز کو اس کے بدلہ فدیہ دے کر اس سے بچنا چاہے گا مگر ایسا نہیں ہو سکے گا۔ ہاں عذاب سے پہلے اگر مومنوں میں یہ صفات ہوں کہ وہ اپنی نماز پر قائم رہتے ہیں اور ہمیشہ فکر سے ادا کرتے ہیں اور علاوہ ازیں اپنی پاکیزگی کی حفاظت کے لئے ان تمام شرطوں کو پورا کرتے ہیں جو ان پر عائد کی گئی ہیں تو یہ وہ خوش نصیب ہیں جو اس عذاب سے مستثنیٰ کئے جائیں گے۔ آیت نمبر ۴۲ میں پھر اس بات کی تشبیہ فرمائی گئی کہ اللہ تم سے مستغنی ہے۔ پس اگر تم فسق و فجور سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔ پس جس عذاب کے واقعہ ہونے کی خبر دی گئی ہے اسی کے ذکر پر یہ سورت اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔

سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کسی پوچھنے والے نے ایک لازماً واقع ہونے
والے عذاب کے بارہ میں پوچھا ہے۔

۳۔ کافروں سے اُسے کوئی چیز ٹالنے والی نہیں۔

۴۔ سب بلندیوں کے مالک، اللہ کی طرف سے ہے۔

۵۔ فرشتے اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں
صعود کرتے ہیں جس کی گنتی پچاس ہزار سال ہے۔

۶۔ پس صبر جمیل اختیار کر۔

۷۔ وہ یقیناً اسے بہت دور دیکھ رہے ہیں۔

۸۔ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔

۹۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔

۱۰۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

۱۱۔ اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال)
نہ پوچھے گا۔

۱۲۔ وہ اُنہیں اچھی طرح دکھلا دیئے جائیں گے۔

مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے
بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

۱۳۔ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ①

لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ②

مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ③

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ④

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ⑤

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ⑥

وَنَرَاهُ قَرِيبًا ⑦

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ⑧

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ⑨

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ⑩

يُبْصَرُونَ نَهُمْ يَوْمَئِذٍ الْمَجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي

مِنْ عَذَابٍ يَوْمِئِذٍ بَيْنِيهِ ⑪

وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ⑫

- ۱۴۔ اور اپنے قبیلہ کو بھی جو اُسے پناہ دیتا تھا۔
- ۱۵۔ اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں۔ پھر وہ (فدیہ) اُسے اس (عذاب) سے بچالے۔
- ۱۶۔ خبردار! یقیناً وہ ایک بے دھواں زبانِ شعلہ ہے۔
- ۱۷۔ چڑی کو اُدھیڑ دینے والی۔
- ۱۸۔ وہ بلائی ہے ہر اُس شخص کو جس نے پیٹھ پھیر لی اور اعراض کیا۔
- ۱۹۔ اور جمع کیا اور ذخیرہ کیا۔
- ۲۰۔ یقیناً انسان بہت زیادہ حریص پیدا کیا گیا ہے۔
- ۲۱۔ جب اُسے کوئی شر پہنچتا ہے تو سخت واویلا کرنے والا ہوتا ہے۔
- ۲۲۔ اور جب اُسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو سخت بخیل ہوتا ہے۔
- ۲۳۔ ہاں نماز پڑھنے والوں کا معاملہ الگ ہے۔
- ۲۴۔ وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔
- ۲۵۔ اور وہ لوگ جن کے اموال میں ایک معین حق ہے۔
- ۲۶۔ مانگنے والے کے لئے اور محروم کے لئے۔
- ۲۷۔ اور وہ لوگ جو جزائز کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔
- ۲۸۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

- وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّهٖ ۱۴
- وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا لَّمْ يَنْجِيهِ ۱۵
- كَلَّا لَ اِنَّهَا لَطٰى ۱۶
- نَزَاعَةٌ لِّلشَّوٰى ۱۷
- تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَاَتٰى ۱۸
- وَجَمَعَ فَاوْعٰى ۱۹
- اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۲۰
- اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۲۱
- وَ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَوْعًا ۲۲
- اِلَّا الْمٰصِلِيْنَ ۲۳
- الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دٰ اِيْمُوْنَ ۲۴
- وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۲۵
- لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۲۶
- وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۲۷
- وَالَّذِيْنَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۲۸

۲۹۔ یقیناً اُن کے رب کا عذاب ایسا ہے جس سے بچا نہیں جاسکتا۔

۳۰۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۱۔ سوائے اپنی بیویوں کے یا اُن (عورتوں) کے جن کے مالک اُن کے دانے ہاتھ ہوئے۔ پس یقیناً وہ قابل ملامت نہیں۔

۳۲۔ پس جس نے اس کے سوا (کچھ) چاہا تو یہی ہیں وہ جو حد سے بڑھنے والے ہیں۔

۳۳۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس رکھنے والے ہیں۔

۳۴۔ اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں۔

۳۵۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ رہتے ہیں۔

۳۶۔ یہی ہیں وہ جو جنوں میں اکرام کا سلوک کئے جائیں گے۔

۳۷۔ پس اُن لوگوں کو کیا ہوا تھا جنہوں نے کفر کیا کہ وہ تیری طرف تیزی سے دوڑے چلے آتے تھے۔

۳۸۔ دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی، ٹولیوں میں بٹے ہوئے۔

۳۹۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ امید لگائے ہوئے ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُونٍ ۳۹

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَفِظُونَ ۳۰

إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ

أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۳۱

فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْعَادُونَ ۳۲

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

رَاعُونَ ۳۳

وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ ۳۴

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

يُحَافِظُونَ ۳۵

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّةٍ مُّكْرَمُونَ ۳۶

فَمَا لِلَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۳۷

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عَرِيْنَ ۳۸

أَيُظْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ

جَنَّةَ نَعِيمٍ ۳۹

۴۰۔ ہرگز نہیں! یقیناً ہم نے ان کو اُس چیز سے پیدا کیا جسے وہ جانتے ہیں۔

۴۱۔ پس خبردار! میں مشرق اور مغرب کے رب کی قسم کھاتا ہوں یقیناً ہم ضرور قادر ہیں۔

۴۲۔ اس پر کہ انہیں تبدیل کر کے ہم اُن سے بہتر لے آئیں۔ اور ہم پر سبقت نہیں لے جانی جاسکتی۔ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ پس انہیں چھوڑ دے، وہ فضول باتوں میں غرق رہیں اور کھیلیں کھیلنے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اُس دن کو دیکھ لیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

۴۴۔ جس دن وہ قبروں سے تیزی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ قربان گاہوں کی طرف دوڑے جا رہے ہوں۔

۴۵۔ اس حال میں کہ اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے تھے۔

كَلَّا ۙ اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿۴۰﴾

فَلَا اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اِنَّا لَقَدِرُونَ ﴿۴۱﴾

عَلَىٰ اَنْ تُبَدَّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۗ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ﴿۴۲﴾

فَذَرَهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿۴۳﴾

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا
كَانَتْهُمْ اِلَىٰ نَصْبِ يَوْمِ فِضْوَنَ ﴿۴۴﴾

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرَهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۗ
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۵﴾

﴿۴۰﴾ آیات ۴۱-۴۲: ان آیات کریمہ میں بھی مشرق و مغرب کے رب کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے یعنی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب کئی قسم کے مشرق و مغرب انسانی محاوروں میں استعمال ہونے لگیں گے جیسے مشرق وسطیٰ، مشرق قریب، مشرق بعید وغیرہ۔

دوسرے اس میں یہ حیرت انگیز نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر پوری طرح قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو انسانوں سے بہتر مخلوق اس دنیا میں لے آئے۔

۷۱۔ نوح

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انتیس آیات ہیں۔

گزشتہ سورت کے آخر میں فرمایا تھا کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ تم سے بہتر لوگ پیدا کر دیں۔ اب اس سورت میں فرمایا کہ قوم نوح کے عذاب میں چھوٹے پیمانے پر یہی صورت تھی کہ پوری کی پوری قوم غرق کر دی گئی سوائے چند ایک کے جنہوں نے نوح علیہ السلام کی کشتی میں پناہ لی تھی اور پھر ان لوگوں سے جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ تھے ایک نئی بہتر نسل کا آغاز کیا گیا۔

آیت نمبر ۵ میں پھر اللہ کی مقرر کردہ اجل کا ذکر ہے کہ جب وہ آئے گی تو پھر تم اسے ٹال نہیں سکو گے۔ یہ گزشتہ سورت کے مضمون کا اعادہ ہے۔

اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی اُس گریہ وزاری اور ابلاغ کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ محض پیغام پہنچا دینا کافی نہیں ہوا کرتا بلکہ اس پیغام کو سمجھانے کے لئے ایک نبی کو اپنی جان گویا ہلاک کرنی پڑتی ہے۔ کوئی ذریعہ وہ ایسا نہیں چھوڑتا جس سے قوم کے بڑوں اور چھوٹوں کو سمجھایا جاسکتا ہو۔ کبھی گریہ وزاری کے ساتھ اور کبھی چھپ چھپ کرتا کہ قوم کے متکبر لوگ، عوام الناس کے سامنے صداقت کو تسلیم کر کے شرمندگی محسوس نہ کریں۔ کبھی اعلان عام کے ساتھ تا کہ عوام الناس کو بھی براہ راست نبی سے پیغام پہنچے ورنہ ان کے سردار تو اس پیغام کو محرف کر کے پیش کریں گے۔ پھر کبھی انہیں طمع دلاتا ہے کہ دیکھو! اگر تم ایمان لے آؤ گے تو آسمان تم پر بکثرت رحمتوں کی بارش نازل فرمائے گا اور کبھی خوف دلاتا ہے کہ اگر ایمان نہیں لاؤ گے تو آسمان سے رحمت کی بارش کی بجائے انتہائی ہلاکت نیر بارش ہوگی اور زمین بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکے گی بلکہ زمین سے بھی ہلاکت کے سوتے پھوٹ پڑیں گے۔ تب اس اتمام حجت کے بعد، اور اسی کا نام اتمام حجت ہے، آخر ان کی صف لپیٹ دی گئی اور ایک نئی قوم کی بنا ڈالی گئی۔

پس حضرت نوح علیہ السلام نے جو یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کفار میں سے کوئی باقی نہ چھوڑے اور ہلاک کر دے، اس بنا پر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ علم دیا تھا کہ اب اگر یہ زندہ رکھے گئے تو صرف فاسق و فاجر پیدا کریں گے۔ ان کی نسلوں سے مومن پیدا ہونے کی امید منقطع ہو چکی ہے۔ پس جب الہی جماعتیں اس طرح حجت تمام کر دیا کرتی ہیں تب ان کا یہ حق بنتا ہے کہ مخالفین کی تباہی کی دعا کریں۔

علاوہ ازیں اس سورت میں یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متوجہ فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایک باوقار ہستی کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اسی نے تمہیں بھی تو طبقہ در طبقہ آگے بڑھاتے ہوئے تکمیل کی منزل تک پہنچایا ہے اور یہی چیز آسمان کے طبقہ در طبقہ بلند یوں سے ثابت ہوتی ہے۔ یہ مضمون ایک حد تک اس قوم کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ نہ اسے اپنے ماضی کا پتہ تھا کہ کیسے طبقہ در طبقہ پیدا ہوئے، نہ اپنے مستقبل کا علم تھا۔ نہ وہ آسمان کی طبقہ در طبقہ بلندیوں کا علم رکھتے تھے۔ غالباً یہ ایک پیشگوئی ہے کہ آئندہ زمانہ میں جب ایک نئی ”کشتی نوح“ بنائی جائے گی تو اس زمانہ کے لوگوں کو ان سب چیزوں کا علم ہو چکا ہوگا۔ پھر بھی اگر وہ شرک پھیلانے سے باز نہ آئے اور ان پر ہر قسم کی حسرت پوری کر دی گئی تو آخر ان کے حق میں فَسَحَّحْتُهُمْ تَسْحِيحًا اور وَلَا تَذَرُ عَلٰی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ شَرِيْرًا کی دعا ضرور پوری ہو کر رہے گی۔



سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ
تُو اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اُن کے پاس
در دناک عذاب آجائے۔

۳۔ اُس نے کہا۔ اے میری قوم! یقیناً میں تمہارے
لئے ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

۴۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو
اور میری اطاعت کرو۔

۵۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور ایک معین مدت
تک مُہلت دے گا۔ یقیناً اللہ کا (مقرر کردہ) وقت
جب آجاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جاسکتا۔ کاش تم جانتے۔

۶۔ اُس نے کہا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو
رات کو بھی دعوت دی اور دن کو بھی۔

۷۔ پس میری دعوت نے اُنہیں فرار کے سوا کسی چیز
میں نہیں بڑھایا۔

۸۔ اور یقیناً جب کبھی میں نے اُنہیں دعوت دی
تاکہ تُو انہیں بخش دے اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے
کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے پیٹ لئے
اور بہت ضد کی اور بڑے استکبار سے کام لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ①

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ②

اِنْ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاطِیْعُوْنَ ③

یَعْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرْكُمْ اِلٰی
اَجَلٍ مُّسَمًّی ④ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ
لَا یُؤَخَّرُ ⑤ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑥

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا
وَّنَهَارًا ⑦

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآئِیْ اِلَّا فِرَارًا ⑧

وَ اِنِّیْ كَلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا
اَصَابِعَهُمْ فِیْ اُذُنِهِمْ وَاسْتَعْشَوْا
ثِیَابَهُمْ وَاصْرَوْا وَاسْتَكْبَرُوْا وَاسْتَكْبَرًا ⑨

۹۔ پھر میں نے انہیں باواز بلند بھی دعوت دی۔

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ ﴿۹﴾

۱۰۔ پھر میں نے ان کی خاطر اعلان بھی کئے اور بہت اخفا سے بھی کام لیا۔

ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۙ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۙ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ وہ تم پر لگاتار برسے والا بادل بھیجے گا۔

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۙ ﴿۱۲﴾

۱۳۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

وَيُمِدُّكُمْ بِأَمْوَالٍ وَأَنْبِيَاءٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا ۙ ﴿۱۳﴾

۱۴۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے؟

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۙ ﴿۱۴﴾

۱۵۔ حالانکہ اُس نے تمہیں مختلف طریقوں پر پیدا کیا۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۙ ﴿۱۵﴾

۱۶۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟

أَلَمْ تَرَ وَكَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۙ ﴿۱۶﴾

۱۷۔ اور اُس نے ان میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سورج کو ایک روشن چراغ۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۙ ﴿۱۷﴾

۱۸۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے نبات کی طرح اُگایا۔

وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۙ ﴿۱۸﴾

۱۹۔ پھر وہ تمہیں اس میں واپس کر دے گا اور تمہیں
ایک نئے رنگ میں نکالے گا۔ ﴿۱۹﴾
إِخْرَاجًا ﴿۱۹﴾

۲۰۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لئے بچھایا ہوا بنایا۔
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿۲۰﴾

۲۱۔ تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں پر چلو پھرو۔
لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَا جَا ﴿۲۱﴾

۲۲۔ نوح نے کہا اے میرے رب! یقیناً انہوں نے
میری نافرمانی کی اور اُس کی پیروی کی جسے اس کے مال
اور اولاد نے گھائے کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھایا۔
۲۳۔ اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا۔
قَالَ نُوحٌ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالَهُ وَوَلَدَهُ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۲﴾
وَمَكْرًا وَّمَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۳﴾

۲۴۔ اور انہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ
چھوڑو اور نہ وڈ کو چھوڑو اور نہ سواع کو اور نہ ہی
یعوث اور یعوق اور نسر کو۔
وَقَالُوا لَا تَدْرِنَّا اِنَّهٗم كُفْرًا وَّلَا تَدْرِنَّا
وَدَّآوَا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَعْوٰثَ وَيَعُوْقَ
وَنَسْرًا ﴿۲۴﴾

۲۵۔ اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور تُو
ظالموں کو نامرادی کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھانا۔
وَقَدْ اَصْلَحُوا كَثِيْرًا وَّلَا تَزِدِ الظَّالِمِيْنَ
اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۵﴾

﴿۱﴾ آیات ۱۲، ۱۳، ۱۹ میں انسان کے درجہ بدرجہ مختلف ارتقائی ادوار سے گزر کر پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دم سب کچھ اسی طرح پیدا کر دیا، وہ اللہ تعالیٰ کے صاحبِ وقار ہونے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ایک صاحبِ وقار ہستی کو کوئی افراتفری نہیں ہوتی۔ وہ ہر چیز کو درجہ بدرجہ ترقی دے کر بلند کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو بھی طبقہ در طبقہ پیدا کیا ہے۔

ان آیات کے آخر پر فرمایا ہے کہ اَنْبِئِكُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا۔ یہ محض محاورہ نہیں بلکہ درحقیقت انسانی پیدائش کو ایک ایسے دور میں سے گزرنے کا اشارہ ہے کہ وہ محض نباتات کی صورت میں تھی۔ اور دوسری آیات میں اس منظر کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مِّنْ دُوْرًا۔ (الذہر: ۲) یعنی انسان اپنی پیدائش میں ایسی منزل سے بھی گزرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔ اس میں لطیف اشارہ اس طرف بھی ہے کہ جب انسانی تخلیق نباتاتی دور میں سے گزر رہی تھی تو اس میں آواز نکالنے یا آواز سننے کے حواس پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ اُس نباتاتی زندگی پر مکمل خاموشی طاری تھی۔

۲۶۔ وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔ پس انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے۔

۲۷۔ اور نوح نے کہا اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

۲۸۔ یقیناً اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جہنم نہیں دیں گے۔

۲۹۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو۔ اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

مِمَّا خَطِيئَتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأَذَلُّوا نَارًا ۝
فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ
مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝

إِنَّكَ إِن تَذَرَهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فِجْرًا كَفَّارًا ۝

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

آیات ۲۷-۲۸: حضرت نوح کی اپنی قوم پر جس بددعا کا ذکر ہے وہ اس بنا پر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو متنبہ فرما دیا تھا کہ اب یہ قوم یا اس کی آئندہ نسلیں کبھی ایمان نہیں لائیں گی۔ حضرت نوح کو ذاتی طور پر تو اس کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ لازماً اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر آپ نے یہ بددعا کی تھی۔

۷۲۔ الْجَنِّ

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی انتیس آیات ہیں۔

اس سورت کا ایک تعلق تو سورت نوح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی قوم کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگر تم اس پیغام کو قبول کر لو گے تو آسمان سے تم پر بکثرت رحمت کا پانی نازل ہوگا اور اگر نہیں کرو گے تو تمہیں ایک ہمیشہ بڑھتے رہنے والے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ سورت نوح میں جس تباہی کے سیلاب کا ذکر ہے وہ بھی ایک مسلسل بڑھتا رہنے والا سیلاب تھا۔

اب ہم اس سورت کے مضامین پر عمومی نظر ڈالتے ہیں کہ اس میں جنّات کے حوالہ سے بعض بہت اہم مضامین چھیڑے گئے ہیں۔ عام علماء کا خیال ہے کہ یہاں جنّات سے مراد آگ سے بنی ہوئی کوئی غیر مرئی مخلوق تھی حالانکہ مستند حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آنے والے وفد سے، جو ان معنوں میں جنّات تھے کہ اپنی قوم کے بڑے لوگ تھے، جب ملاقات فرمائی تو باقاعدہ انہوں نے اپنے کھانے پکانے کا سامان کرنے کے لئے وہاں آگیں روشن کیں۔ پس یہاں ہرگز کسی فرضی جن کا ذکر نہیں۔

علاوہ ازیں انہوں نے جن اہم امور کا تذکرہ چھیڑا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم میں سے بعض احمق لوگ عجیب جاہلانہ باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔ نیز ہم میں یہ عقیدہ بھی رائج ہو گیا تھا کہ اب اللہ تعالیٰ کبھی کسی نبی کو مبعوث نہیں کرے گا۔ انہوں نے اس عقیدہ کو اس لئے غلط قرار دیا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک عظیم نبی کی زیارت کی تھی۔

اس کے بعد مساجد کے متعلق فرمایا کہ وہ خالصۃً اللہ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں کسی اور کی عبادت جائز نہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر ہے کہ عبادت کے دوران آپ کو کئی طرح کے غم و حزن اور تفکرات گھیر لیا کرتے تھے اور بار بار توجہ ہٹانے کی کوشش کرتے تھے مگر آپ کی توجہ اس کے باوجود کلیۃً اللہ ہی کے لئے خالص ہوا کرتی تھی جبکہ انسان روزمرہ یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اس کی خوشیاں، اس کے غم، اس کی توجہ کو عبادت سے ہٹانے میں اکثر کامیاب ہو جایا کرتے ہیں۔

یہاں ایک دفعہ پھر اس بات کا اعادہ فرمایا گیا ہے کہ جس عذاب کو تم بہت دُور دیکھ رہے ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ قریب ہے کہ دور ہے۔ جب عذاب آجائے تو پھر خواہ اسے انسان کتنا ہی دُور سمجھے اسے لازماً قریب دیکھتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت غیب عطا ہوا۔ آپ خود عالم الغیب نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ یہ غیب ہمیشہ اپنے رسولوں ہی کو عطا کیا کرتا ہے جو اپنی ذات میں غیب کا کوئی علم نہیں رکھتے مگر جو غیب ان کو بتایا جاتا ہے وہ لازماً پورا ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح وہ فرشتے جو رسالت کی وحی لے کر آتے ہیں وہ آگے اور پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتے ہیں تاکہ شیاطین اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کر سکیں۔ پس اللہ کے عظیم رسولوں کے بعد بھی بہت سے ان کے تابع رسول آیا کرتے ہیں جو اس وحی کی معنوی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں۔



سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ تو کہہ دے میری طرف وحی کیا گیا ہے کہ جنوں کی
ایک جماعت نے (قرآن کو) توجہ سے سنا تو انہوں
نے کہا یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

۳۔ جو بھلائی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم اُس
پر ایمان لے آئے۔ اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا
شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

۴۔ اور (کہا) کہ یقیناً ہمارے رب کی شان بلند
ہے۔ اس نے نہ کوئی بیوی اپنائی اور نہ کوئی لڑکا۔

۵۔ اور یہ کہ یقیناً ہمارا ایک ہی توف اللہ پر بڑھ بڑھ
کر باتیں کیا کرتا تھا۔

۶۔ اور ہم یقیناً خیال کیا کرتے تھے کہ انسان اور جن
اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔

۷۔ اور یقیناً عوام الناس میں سے کئی ایسے تھے جو
بڑے لوگوں کی پناہ میں آجاتے تھے پس انہوں نے
اُن کو بد اعمالی اور جہالت میں بڑھا دیا۔

۸۔ اور انہوں نے بھی گمان کیا تھا جیسے تم نے گمان
کر لیا کہ اللہ ہرگز کسی کو مبعوث نہیں کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

قُلْ اَوْحِيَ اِلَيَّ اَنْتَ اَسْتَمِعُ نَفْرًا مِّنَ
الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ②

يَهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمْنًا بِهٖ ۙ وَكُنْ تُشْرِكُ
بِرَبِّنَا اَحَدًا ③

وَ اَنْتَ تَعْلٰى جَدْرًا مَّا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّ لَا وَلَدًا ④

وَ اَنْتَ كَا نَ يَقُوْلُ سَفِيْهًا عَلٰى اللّٰهِ
شَطَطًا ⑤

وَ اِنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نَقُوْلَ الْاِنْسَ وَ الْجِنُّ
عَلٰى اللّٰهِ كَذِبًا ⑥

وَ اَنْتَ كَا نَ رِجَالٍ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ
بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ⑦

وَ اَنْتُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ نَّبْعَثَ
اللّٰهَ اَحَدًا ⑧

۹۔ اور یقیناً ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اُسے کڑے
مخافوں اور آگ کے شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔

۱۰۔ اور یقیناً ہم سننے کی خاطر اس کی رصدگاہوں پر
بیٹھے رہتے تھے۔ پس جو اب سننے کی کوشش کرتا ہے وہ
ایک آگ کے شعلے کو اپنی گھات میں پاتا ہے۔

۱۱۔ اور یقیناً ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا جو بھی زمین
میں ہیں اُن کے لئے شرچا ہا گیا ہے یا اُن کے رب
نے اُن سے بھلائی کا ارادہ کیا ہے؟

۱۲۔ اور یقیناً ہم میں کچھ نیک لوگ تھے اور کچھ ہم
میں سے ان کے علاوہ بھی تھے۔ ہم طرح طرح کے
مسکلوں میں بٹے ہوئے تھے۔

۱۳۔ اور ضرور ہم نے یقین کر لیا تھا کہ ہم ہرگز اللہ کو
زمین میں عاجز نہیں کر سکیں گے اور ہم اُسے بھاگتے
ہوئے بھی مات نہیں دے سکیں گے۔

۱۴۔ اور یقیناً جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی
اُس پر ایمان لے آئے۔ پس جو بھی اپنے رب پر
ایمان لائے تو وہ نہ کسی کمی کا خوف رکھے گا اور نہ کسی
زیادتی کا۔

وَ اَنَا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدُنَهَا مُطْبَوِّتًا
حَرَسًا شَدِيدًا وَ شُهَبًا ۙ

وَ اَنَا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ
فَمَنْ يَسْمَعِ الْاِنَّ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ

وَ اِنَّا لَنَدْرِي اَسْرًا اُرِيْدَ بَعْمَنُ فِي
الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ

وَ اِنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَ مِمَّا دُونَ ذَلِكَ ۖ
كُنَّا ظُرَاقًا قَدَدًا ۙ

وَ اِنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ
وَ لَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا ۙ

وَ اِنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰى اٰمَنَّا بِهِ ۖ
فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا

وَ لَا رَهَقًا ۙ

آیات ۲ تا ۱۰: ان آیات میں دو باتیں خصوصیت سے قابل وضاحت ہیں۔ یہ جن جن جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم کے بڑے لوگ تھے اور وہ فرضی جن نہیں تھے جو توہمات کی پیداوار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا کھانا پکانے کے لئے وہاں آگ بھی جلائی اور صحابہ نے بعد ازاں وہاں ان کے بجھے ہوئے کوئلے اور کھانے کی تیاری کے آثار بھی دیکھے۔ ان کے متعلق غالب خیال یہی ہے کہ یہ افغانستان میں مقیم بنی اسرائیل کے ایک نمائندہ وفد کا ذکر ہے جو اپنی قوم کے سردار اور بڑے لوگ یعنی جن تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا ذکر سن کر خود جا کر جائزہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے لمبی بحث کے بعد آپ کو دل سے سچا تسلیم کر لیا بلکہ اس فاسد عقیدے کا بھی انکار کیا کہ ہم بعض بے وقوفوں کی طرح یہ سمجھا کرتے تھے کہ اب اللہ کوئی نبی مبعوث نہیں فرمائے گا۔ بعد ازاں یہ لوگ اپنی قوم کی طرف واپس پہنچے اور اس وقت کے سارے افغانستان کو مسلمان بنا لیا۔

۱۵۔ اور یقیناً ہم میں سے فرمانبردار بھی تھے اور ہم ہی میں سے ظلم کرنے والے بھی۔ پس جس نے بھی فرمانبرداری کی، تو یہی ہیں وہ جنہوں نے ہدایت کی جستجو کی۔
۱۶۔ اور وہ جو ظالم تھے تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔

وَ أَنَا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ^ط
فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا^{١٥}
وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ
حَطَبًا^{١٦}

۱۷۔ اور اگر وہ صحیح مسلک پر استقامت دکھاتے تو ہم انہیں ضرور با فراغت پانی سے سیراب کرتے۔

وَ أَنْ لَوْ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ
لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا^{١٧}

۱۸۔ تاکہ اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرے اُسے وہ ایک ہمیشہ بڑھتے رہنے والے عذاب میں جھونک دے گا۔
۱۹۔ اور یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

لِنُقَبِّتَهُمْ فِيهِ^ط وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا^{١٨}
وَ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ
أَحَدًا^{١٩}

۲۰۔ اور یقیناً جب بھی اللہ کا بندہ اُس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ قریب ہوتے ہیں کہ اس پر غول درغول ٹوٹ پڑیں۔ ☆
۲۱۔ تو کہہ دے۔ میں صرف اپنے رب کو پکاروں گا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

وَ أَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا
يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا^ع
قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ
أَحَدًا^{٢٠}

۲۲۔ تو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے نہ کسی ضرر کا مالک ہوں اور نہ بھلائی کا۔

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا
رَشَدًا^{٢١}

۲۳۔ تو کہہ دے کہ مجھے اللہ کے مقابل پر ہرگز کوئی پناہ نہیں دے سکے گا اور میں ہرگز اُسے چھوڑ کر کوئی پناہ گاہ نہیں پاؤں گا۔

قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ^ح
وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا^ل

☆ لِبَدًا کے ان معنوں کے لئے دیکھیں مفردات امام راغب۔

۲۴۔ مگر اللہ کی طرف سے تبلیغ کرتے ہوئے اور اس کے پیغامات پہنچاتے ہوئے ☆ اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لئے جہنم کی آگ ہوگی، وہ لمبے عرصہ تک اس میں رہنے والے ہوں گے۔

۲۵۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ ضرور جان لیں گے کہ بحیثیت مددگار کون سب سے زیادہ کمزور تھا اور نفری میں سب سے تھوڑا تھا۔

۲۶۔ تو کہہ دے میں نہیں جانتا کہ جس سے تم ڈرائے جاتے ہو وہ قریب ہے یا میرا رب اس کی مدت کو لمبا کر دے گا۔

۲۷۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔

۲۸۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔ پس یقیناً وہ اس کے آگے اور اُس کے پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتا ہے۔

۲۹۔ تاکہ وہ معلوم کر لے کہ وہ اپنے رب کے پیغامات خوب وضاحت کے ساتھ پہنچا چکے ہیں۔ اور وہ اُس کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو اُن کے پاس ہے اور اُس نے ہر چیز کا گنتی کے لحاظ سے شمار کر رکھا ہے۔

إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۗ وَمَنْ يَعْصِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا
أَبَدًا ۝۲۴

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُونَ
مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَوَأَقْلَبُ عَدَدًا ۝۲۵

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مِمَّا تُوعَدُونَ أَمْ
يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝۲۶

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ
أَحَدًا ۝۲۷

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝۲۸

يَعْلَمُ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ
وَآحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
عَدَدًا ۝۲۹

۷۳۔ المزمّل

یہ سورت ابتدائی کمی دور میں نازل ہوئی تھی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکیس آیات ہیں۔ اس سے پہلی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی جو کیفیت بیان کی گئی تھی اس کی تفصیل اس سورت کے آغاز ہی میں ملتی ہے جو مختصراً یہ ہے کہ آپؐ راتوں کو اٹھتے تھے۔ اس کا اکثر حصہ گریہ و زاری میں صرف کیا کرتے تھے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو روندنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں کہ انسان رات کو اٹھ کر عبادت کے ذریعہ اپنی ان خواہشات کو کچل ڈالے۔

اسی سورت میں ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپؐ کی مماثلت بیان فرمائی گئی ہے کہ آپؐ بھی ایک شارع رسول ہیں اور ایک صاحب جلال رسول ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر صاحب جلال رسول ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کی مخالفت کے نتیجہ میں سوائے اس کے کہ تم ہلاکتوں میں غرق کر دیئے جاؤ کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر ایک بہت بڑے جابر نے آپؐ کے پیغام کو رد کرنے کی جرأت کی تھی اور ہلاک کر دیا گیا تھا۔

سُورَةُ الْمَزْمَلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ إِحْدَى وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے اچھی طرح چادر میں لپٹنے والے!

۳۔ رات کو قیام کیا کر مگر تھوڑا۔

۴۔ اس کا نصف یا اس میں سے کچھ تھوڑا سا کم کر دے۔

۵۔ یا اس پر (کچھ) زیادہ کر دے اور قرآن کو خوب
نکھار کر پڑھا کر۔

۶۔ یقیناً ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان اتاریں گے۔

۷۔ رات کا اٹھنا یقیناً (نفس کو) پاؤں تلے کچلنے
کے لئے زیادہ شدید اور قول کے لحاظ سے زیادہ
مضبوط ہے۔

۸۔ یقیناً تیرے لئے دن کو بہت لمبا کام ہوتا ہے۔

۹۔ پس اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور اس کی طرف
پوری طرح منقطع ہوتا ہوا الگ ہو جا۔

۱۰۔ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے۔ اُس کے سوا
اور کوئی معبود نہیں۔ پس اُسے بطور کارساز اپنالے۔

۱۱۔ اور صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور اُن سے اچھے
رنگ میں جدا ہو جا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ ②

قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ③

نُصِفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ④

أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ⑤

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ⑥

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا

وَأَقْوَمُ قِيلًا ⑦

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ⑧

وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ

تَبَتُّلًا ⑨

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ⑩

وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ

هَجْرًا جَمِيلًا ⑪

۱۲۔ اور مجھے اور ناز و نعم میں پلنے والے مکذبین کو (الگ) چھوڑ دے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے۔

۱۳۔ یقیناً ہمارے پاس عبرت کے کئی سامان ہیں اور جہنم بھی ہے۔

۱۴۔ اور گلے میں پھنس جانے والا ایک کھانا ہے اور دردناک عذاب بھی۔

۱۵۔ جس دن زمین اور پہاڑ سخت جنبش کھائیں گے اور پہاڑ بھر بھرے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔

۱۶۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

۱۷۔ پس فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے ایک سخت گرفت میں جکڑ لیا۔

۱۸۔ پس اگر تم نے کفر کیا تو تم اُس دن سے کیسے بچ سکو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔

۱۹۔ آسمان اُس (کی دہشت) سے پھٹ جائے گا۔ اس کا (یہ) وعدہ بہر حال پورا ہونے والا ہے۔

۲۰۔ یقیناً یہ ایک بڑی سبق آموز نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والی) راہ پکڑ لے۔

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ
وَمَهْلَهُمْ قَلِيلًا ﴿١٧﴾

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٨﴾

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٩﴾

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ
الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿٢٠﴾

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا
عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
رَسُولًا ﴿٢١﴾

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا
وَبِئَلَاءَ ﴿٢٢﴾

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا
يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿٢٣﴾

السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۗ كَانَ وَعْدُهُ
مَفْعُولًا ﴿٢٤﴾

إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ
إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٥﴾

۲۱۔ یقیناً تیرا رب جانتا ہے کہ تُو دو تہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے نیز اُن لوگوں کا ایک گروہ بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔ اور اللہ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس (طریق) کو نبھا نہیں سکو گے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ ٹھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہوں گے اور دوسرے بھی جو زمین میں اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں اور کچھ اور بھی جو خدا کی راہ میں قتال کریں گے۔ پس اس میں سے جو بھی میسر آئے پڑھ لیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضہ حسنہ دو اور اچھی چیزوں میں سے جو بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجو گے تو وہی ہے جسے تم اللہ کے حضور بہتر اور اجر کے لحاظ سے عظیم تر پاؤ گے۔ پس اللہ سے بخشش طلب کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي
الَّيْلِ وَنُصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَافِيَةَ الَّذِينَ
مَعَكَ ۗ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ عَلِمَ أَنْ
لَنْ تُحْصِيَهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۗ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ
مَرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ
يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۗ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَاقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَمَا تُقَدِّمُوا
لَا تُنْفِسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا ۗ وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١﴾

۷۴. المُنَافِر

یہ سورت مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی ستاون آیات ہیں۔ جس طرح پہلی سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُسَزَّمَل قرار دیا گیا، گویا اپنے آپ کو مضبوطی سے ایک کبیل میں لپیٹ لیا ہو، اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے اور اس امر کی تشریح ہے کہ وہ کون سے کپڑے ہیں جن کو نبی مضبوطی کے ساتھ اپنے ساتھ لگا لیتا ہے اور جن کو پاک کرتا رہتا ہے۔ یہاں کوئی ظاہری کپڑے ہرگز مراد نہیں ہیں بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر ہے کہ وہ صحابہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے ہیں آپ کی مُسَطَهَّر صحبت کے نتیجے میں مسلسل پاک کئے جاتے ہیں اور وہ دُجُز کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے بہت سے ان میں سے ایسے تھے کہ ان کے لئے دُجُز سے اجتناب ممکن نہ تھا۔

علاوہ ازیں دُجُز سے مراد مشرکین مکہ بھی ہو سکتے ہیں اور ان سے مکمل قطع تعلق کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس سورت میں ایسے اُنیس شداد ملائک کا ذکر ہے جو مجرموں کو سزا دینے میں کوئی نرمی نہیں دکھائیں گے۔ یہاں اُنیس کا عدد بعض ایسی انسانی استعدادوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے جن کے غلط استعمال کے نتیجے میں ان پر جہنم واجب ہو سکتی ہے۔ سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ نے جو اعضاء انسان کو بخشے ہیں جن سے اگر کما حقہ کام لیا جائے تو انسان گناہوں اور لغزشوں سے بچ سکتا ہے، ان اعضاء کی تعداد غالباً اُنیس ہے۔ لیکن جو بھی تعداد ہو، یہ سورت اس بات پر روشنی ڈال رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جنود بے انتہا ہیں اور انیس کے عدد پر ٹھہر کر یہ نہ سمجھنا کہ صرف اُنیس فرشتے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فرشتے بھی بے شمار ہیں جو حسب حال انسان کی تعذیب پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اسی سورت میں ایک قمر کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے جو سورج کے بعد اس کی پیروی میں نمودار ہوگا۔ یہ بھی بہت معنی خیز کلام ہے۔ یہی مضمون سورۃ الشمس میں بھی مذکور ہے۔

سُورَةُ الْمُدَّثِرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اے کپڑا اوڑھنے والے!

۳۔ اٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر۔

۴۔ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کر۔

۵۔ اور جہاں تک تیرے کپڑوں (یعنی قرہی ساتھیوں)
کا تعلق ہے تو (انہیں) بہت پاک کر۔

۶۔ اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیۃً الگ رہ۔

۷۔ اور زیادہ لینے کی خاطر احسان نہ کیا کر۔

۸۔ اور اپنے رب ہی کی خاطر صبر کر۔

۹۔ پس جب ناقور میں پھونکا جائے گا۔

۱۰۔ تو وہی وہ دن ہوگا جو بہت سخت دن ہوگا۔

۱۱۔ کافروں پر نامہربان۔

۱۲۔ مجھے اور اس کو جسے میں نے پیدا کیا اکیلا چھوڑ دے۔

۱۳۔ اور میں نے اُس کے لئے باافراط مال بنایا تھا۔

۱۴۔ اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے بیٹیاں۔

۱۵۔ اور میں نے اُس کے لئے (زمین کو) بہترین
پرورش کا گہوارہ بنایا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِرُ ②

قُمْ فَأَنْذِرْ ③

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ④

وَتِيَابَكَ فَطَهِّرْ ⑤

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑥

وَلَا تَمُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑦

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑧

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ⑨

فَذَلِكَ يَوْمٌ مِّمَّذِ يَوْمِ عَسِيرٍ ⑩

عَلَى الْكٰفِرِينَ غَيْرِ يُسِيرٍ ⑪

ذُرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ⑫

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ⑬

وَابْنِينَ شُهُودًا ⑭

وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ⑮

۱۶۔ پھر بھی وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ بڑھاؤں۔

۱۷۔ ہرگز نہیں! یقیناً وہ تو ہمارے نشانات کا دشمن تھا۔

۱۸۔ میں ضرور اُس پر ایک بڑھتی چلی جانے والی مصیبت چڑھا لاؤں گا۔

۱۹۔ یقیناً اُس نے اچھی طرح غور کیا اور ایک اندازہ لگایا۔

۲۰۔ پس ہلاکت ہو اُس پر، اُس نے کیسا اندازہ لگایا۔

۲۱۔ اُس پر پھر ہلاکت ہو، اُس نے کیسا اندازہ لگایا۔

۲۲۔ پھر اُس نے نظر دوڑائی۔

۲۳۔ پھر تیوری چڑھائی اور ماتھے پر بل ڈال لئے۔

۲۴۔ پھر پیٹھ پھیر لی اور استکبار کیا۔

۲۵۔ تب کہا یہ تو محض ایک جادو ہے جو اختیار کیا جا رہا ہے۔

۲۶۔ یہ ایک قولِ بشر کے سوا کچھ نہیں۔

۲۷۔ میں یقیناً اُسے سَفَر میں ڈال دوں گا۔

۲۸۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ سَفَر کیا ہے؟

۲۹۔ نہ وہ کچھ باقی رہنے دیتی ہے نہ (پچھا) چھوڑتی ہے۔

۳۰۔ چہرے کو جھلسا دینے والی ہے۔

۳۱۔ اُس پر اُنہیں (نگران) ہیں۔

۳۲۔ اور ہم نے فرشتوں کے سوا کسی کو جہنم کے

داروغے نہیں بنایا اور ہم نے اُن کی تعداد مقرر نہیں

ثُمَّ يَظْمَعُ أَنْ أَرِيدَ ﴿١٦﴾

كَأَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِإِتِّبَاعِنَا عَيْنِدَا ﴿١٧﴾

سَأَرْهُقُهُ صَعُودًا ﴿١٨﴾

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٩﴾

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢١﴾

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢٢﴾

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٣﴾

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَرُ ﴿٢٥﴾

إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٦﴾

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٧﴾

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ﴿٢٨﴾

لَا تَبْقَى وَلَا تَذَرُ ﴿٢٩﴾

لَوْ أَحَاطَ لِلْبَشَرِ ﴿٣٠﴾

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣١﴾

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا

مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً

کی مگر ان لوگوں کی آزمائش کی خاطر جنہوں نے کفر کیا تاکہ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی وہ یقین کر لیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں بڑھ جائیں اور جن کو کتاب دی گئی وہ اور مومن کسی شک میں نہ رہیں اور تا وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کفار کہیں کہ آخر اللہ کا اس تمثیل سے کیا ارادہ ہے؟ اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ہدایت دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی۔ اور یہ انسان کے لئے ایک بڑی نصیحت کے سوا اور کچھ نہیں۔

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لَيْسَتَيْنِ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ وَيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۗ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۗ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشَرِ ۗ

۱۰۹

۳۳۔ خبردار! قسم ہے چاند کی۔

۳۴۔ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھیر چکی ہو۔

۳۵۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔

۳۶۔ کہ یقیناً وہ بڑی باتوں میں سے ایک ہے۔

۳۷۔ بشر کو ڈرانے والی۔

۳۸۔ تاکہ تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے اور جو

چاہے پیچھے رہ جائے۔

۳۹۔ ہر جان جو کسب کرتی ہے اسی کی رہین ہوتی ہے۔

۴۰۔ سوائے دائیں طرف والوں کے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۗ

وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ۗ

وَالصُّبْحِ إِذَا أَصْفَرَ ۗ

إِنَّهَا لِحَدِيثِ الْكَبَرِ ۗ

نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ۗ

لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۗ

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۗ

إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۗ

۴۱۔ جو جنتوں میں ہوں گے۔ ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں گے۔

۴۲۔ مجرموں کے بارہ میں۔

۴۳۔ تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟

۴۴۔ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

۴۵۔ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

۴۶۔ اور ہم لغو باتوں میں مشغول رہنے والوں کے ساتھ مشغول ہو جایا کرتے تھے۔

۴۷۔ اور ہم جزا سزا کے دن کا انکار کیا کرتے تھے۔

۴۸۔ یہاں تک کہ موت نے ہمیں آلیا۔

۴۹۔ پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

۵۰۔ پس انہیں کیا ہوا تھا کہ نصیحت آموز باتوں سے پیٹھ پھیر لیا کرتے تھے۔

۵۱۔ گویا وہ بد کے ہوئے گدھے ہوں۔

۵۲۔ شیر بر سے (ڈر کر) دوڑ رہے ہوں۔

۵۳۔ بلکہ اُن میں سے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ وہ بکثرت پھیلانے جانے والے صحیفے (اپنے موقف کی اشاعت کے لئے) دیا جاتا۔ ☆

۵۴۔ ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

۵۵۔ خبردار! یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

عبدالمتین

فِي جَنَّتٍ يُتَسَاءَلُونَ ﴿٤١﴾

عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٢﴾

مَا سَأَلَكُمْ فِي سَقَرٍ ﴿٤٣﴾

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيِّينَ ﴿٤٤﴾

وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٥﴾

وَ كُنَّا نَحْوُصُّ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٦﴾

وَ كُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٤٧﴾

حَتَّىٰ آتَانَا الْيَقِينَ ﴿٤٨﴾

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشُّفَعَاءِ ﴿٤٩﴾

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٥٠﴾

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥١﴾

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥٢﴾

بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ

صُحُفًا مُنَشَّرَةً ﴿٥٣﴾

كَأَلَا بَلٌ لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٤﴾

كَأَلَا إِنَّهُ تَذْكَرَةٌ ﴿٥٥﴾

۵۶۔ پس جو چاہے اُسے یاد رکھے۔

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۝ ط

۵۷۔ اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے سوائے اس

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۝ ط

کے کہ اللہ چاہے۔ وہی تقویٰ کا اہل ہے اور مغفرت

هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ ع ﴿۵۷﴾

کرنے کا اہل بھی۔

۷۵۔ الْقِيَامَةُ

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتالیس آیات ہیں۔
 پچھلی سورت میں اہل جہنم کا اقرار ہے کہ ان کو جہنم کی سزا اس لئے ملی کہ وہ آخرت کا انکار کیا کرتے تھے۔
 آخرت کے انکار کے نتیجہ میں بے انتہا جرائم پیدا ہوتے ہیں اور ساری دنیا فساد سے بھر جاتی ہے۔ پس اس سورت
 کے آغاز میں یوم قیامت کو ہی گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور اس نفس کو بھی جو بار بار اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور اگر
 انسان اس ملامت سے فائدہ اٹھالے تو ہزار قسم کے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

قیامت کے متعلق منکرین کے انکار کی وجہ یہ بیان فرمائی گئی کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جب ظاہری طور پر ان کے
 تمام اعضاء بکھر جائیں گے تو کس طرح ان کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرے گا۔ یہ محض ان کی کم فہمی تھی کیونکہ قرآن کریم بڑی
 وضاحت سے یہ بات بار بار پیش کر چکا ہے کہ تمہارے ظاہری بدن اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ روحانی بدن جمع کئے
 جائیں گے۔ مگر دشمن اپنے اس اصرار پر قائم رہا تا کہ وقت کے رسول سے تمسخر کر سکے اور آخرت کے انکار کی اپنی
 دانست میں معقول وجہ پیش کر سکے۔

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصْرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں جن امور کا ذکر ہے انہیں قیامت پر
 چسپاں کرنا درست نہیں۔ یہ امور قرب قیامت کی علامات میں سے ہیں نہ کہ قیامت کے واقعات میں سے۔ کیونکہ
 قیامت کے دن تو یہ نظام عالم کلیتاً فنا ہو جائے گا۔ نہ یہ سورج ہوگا، نہ یہ چاند، نہ ان کا محوری نظام، نہ ان کا کسوف، نہ
 اسے کوئی دیکھنے والا۔

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصْرُ یعنی جب آنکھیں پتھرا جائیں گی، سے یہ مراد ہے کہ ان دنوں میں دنیا پر ہولناک
 عذاب نازل ہوں گے۔

آگے جو یہ فرمایا کہ اُس وقت مکذّب کے لئے فرار کی جگہ نہیں رہے گی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسوف و خسوف
 وغیرہ کے نشانات خدا کے ایک موعود کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ظاہر ہوں گے تا منکرین پر حجت تمام ہو جائے۔
 سورج اور چاند کا کسوف و خسوف کب جمع ہوگا؟ اس کی تفصیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ارشاد کے مطابق یہ ہے کہ معین تاریخوں میں ایک ہی مہینہ میں جس کا نام رمضان ہے، چاند اور سورج کا خسوف اور
 کسوف ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ واقعہ آپ کے مہدی کے سچا ہونے کی علامت
 ہے۔ پس یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے۔ اسی مضمون کی ایک پیشگوئی حضرت مسیح ناصر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمائی تھی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور معجزہ کا ذکر ہے۔ اتنی بڑی کتاب قرآن کریم تیس برسوں میں نازل ہوئی اور نزول کے وقت آپ اس فکر میں کہ میں اسے فراموش نہ کر دوں، اپنی زبان کو تیزی سے حرکت دیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقین دلایا کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کو جمع کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ پس ایک اُمّی پر تیس سال میں نازل ہونے والا قرآن بحفاظت جمع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کو ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیتے ہیں کہ اس تیس سالہ عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن نے ہر طرح سے حملے کئے اور آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اگر کچھ قرآن نازل ہونے کے بعد ہی نعوذ باللہ آپ کو دشمن ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو قرآن کے ایک کامل کتاب ہونے کا دعویٰ، نعوذ باللہ، باطل اور بالکل بے معنی ہو جاتا۔ اس کے آخر پر انسانی پیدائش کے مراحل بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ وہ مسلسل ترقی پذیر ہے۔ پس کیسے ممکن ہے کہ وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر نہ ہو اور اپنے اعمال کا جوابدہ نہ ٹھہرایا جائے۔



سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ إِحْدَى وَارْبَعُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ خبردار! میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔

۳۔ اور خبردار! میں سخت ملامت کرنے والے نفس کی
بھی قسم کھاتا ہوں۔

۴۔ کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اُس کی ہڈیاں
اکٹھی نہیں کریں گے؟

۵۔ کیوں نہیں! ہم اس بات پر بہت قادر ہیں کہ اُس
کی پور پور درست کر دیں۔

۶۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اُس
کے سامنے گناہ کرتا رہے۔

۷۔ وہ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا؟

۸۔ تو (جواب دے کہ) جب نظر چُنڈھیا جائے گی۔

۹۔ اور چاند گہنا جائے گا۔

۱۰۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

۱۱۔ اُس دن انسان کہے گا فرار کی راہ کہاں ہے؟

۱۲۔ خبردار! کوئی جائے پناہ نہیں۔

۱۳۔ تیرے رب ہی کی طرف اُس دن جائے پناہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ①

وَلَا أَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ②

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ نَجْمَعَهُ
عِظَامَهُ ③

بَلَىٰ قَدَرِينٌ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ ④

بَلْ يَرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ⑤

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ⑥

فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑧

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑨

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑩

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرُجُ ⑪

كَأَلَّا وَزَرًا ⑫

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ⑬

۱۴۔ اُس دن انسان کو باخبر کیا جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا تھا اور کیا پیچھے چھوڑا۔

۱۵۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر بہت بصیرت رکھنے والا ہے۔

۱۶۔ اگرچہ وہ اپنے بڑے بڑے عذر پیش کرے۔

۱۷۔ تو اس کی قراءت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تو اسے جلد جلد یاد کرے۔

۱۸۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔

۱۹۔ پس جب ہم اُسے پڑھ چکیں تو تو اس کی قراءت کی پیروی کر۔

۲۰۔ پھر یقیناً اُس کا واضح بیان بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔

۲۱۔ خبردار! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو۔ ☆

۲۲۔ اور آخرت کو نظر انداز کر دیتے ہو۔

۲۳۔ بعض چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے۔

۲۴۔ اپنے رب کی طرف نظر لگائے ہوئے۔

۲۵۔ جبکہ بعض چہرے سخت بگڑے ہوئے ہوں گے۔

۲۶۔ وہ یقین کر لیں گے کہ اُن سے کمر توڑ سلوک کیا جائے گا۔

۲۷۔ خبردار! جب جان ہنسیلوں تک پہنچ چکی ہوگی۔

۲۸۔ اور کہا جائے گا کون ہے جھاڑ ٹھونک کرنے والا؟

يَسْبُوُ الْإِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۗ ﴿١٤﴾

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۗ ﴿١٥﴾

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۗ ﴿١٦﴾

لَا تَحْرِيكَ بِهِ لِسَانِكَ لِتَعَجَلَٰ بِهِ ۗ ﴿١٧﴾

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۗ ﴿١٨﴾

فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۗ ﴿١٩﴾

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۗ ﴿٢٠﴾

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۗ ﴿٢١﴾

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۗ ﴿٢٢﴾

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۗ ﴿٢٣﴾

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۗ ﴿٢٤﴾

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۗ ﴿٢٥﴾

تُظُنُّنَّ أَنَّ يَنْفَعَلَنَّ بِهَا فَاقِرَةٌ ۗ ﴿٢٦﴾

كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ الشَّرَاقِيَ ۗ ﴿٢٧﴾

وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ ۗ ﴿٢٨﴾

۲۹۔ اور وہ اندازہ لگالے گا کہ اب جدائی (کا وقت) ہے۔

وَوَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٩﴾

۳۰۔ اور پنڈلی پنڈلی سے رگڑ کھا رہی ہوگی۔

وَأَلْتَقَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٣٠﴾

۳۱۔ اُس دن تیرے رب ہی کی طرف ہنکایا جانا ہے۔

ع

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣١﴾

۳۲۔ پس اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّى ﴿٣٢﴾

۳۳۔ بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔

وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ﴿٣٣﴾

۳۴۔ پھر اپنے اہل و عیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمْتَسِطُ ﴿٣٤﴾

۳۵۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾

۳۶۔ تجھ پر پھر ہلاکت ہو۔ پھر ہلاکت ہو۔

ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٦﴾

۳۷۔ کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ وہ بے لگام چھوڑ

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٧﴾

دیا جائے گا؟

۳۸۔ کیا وہ محض منیٰ کا ایک قطرہ نہیں تھا جو ڈالا گیا؟

أَلَمْ يَكُ نَظْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٨﴾

۳۹۔ تب وہ ایک لوتھڑا بن گیا۔ پس اُس نے اُس

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٩﴾

کی تخلیق کی پھر اُسے توازن عطا کیا۔

۴۰۔ پھر اُس میں سے جوڑا بنایا یعنی نر اور مادہ۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٠﴾

۴۱۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤١﴾

کر سکے؟

۷۶۔ اللہ

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی بتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان کو اس کے آغاز کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ایسا بھی دور اس پر گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔ حالانکہ انسان جب سے وجود میں آیا ہے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ قابل ذکر وہی تھا۔ پس یہاں انسان کی ابتدائی حالتوں کا ذکر ہے کہ انسان ایسے ابتدائی، ارتقائی دور میں سے بھی گزرا ہے کہ جب وہ ہرگز کسی ذکر کے لائق نہیں تھا۔ یہ وہ دور معلوم ہوتا ہے جب ابھی پرندوں کو بھی قوت گویائی عطا نہیں ہوئی تھی اور ایک کامل خاموشی نے زمین کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور پھر وہ سمیعاً بصیراً بنا دیا گیا۔ سننے والا بھی اور دیکھنے والا بھی۔ پس جس اللہ نے مٹی کو سننے اور دیکھنے کی توفیق بخشی وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اسے دوبارہ پیدا فرمائے اور اس کی سمع اور بصر کا حساب لیا جائے۔ اس کے بعد اہل جنت کی خصوصی صفات کا ذکر ملتا ہے کہ وہ کسی پر اس لئے احسان نہیں کرتے کہ اس کے بدلے میں ان کے اموال بڑھیں۔ جب بھی وہ کسی سے حسن سلوک کرتے ہیں تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم تو محض اللہ کی رضا کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔ اس کے بدلے میں ہم تم سے کسی جزا یا شکر یہ کی ہرگز تمنا نہیں رکھتے۔



سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَانِ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کیا انسان پر زمانے میں سے کوئی ایسا لمحہ بھی آیا
تھا کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا؟

۳۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مرگب نطفہ سے پیدا
کیا جسے ہم طرح طرح کی شکلوں میں ڈھالتے ہیں۔
پھر اُسے ہم نے سننے (اور) دیکھنے والا بنا دیا۔

۴۔ یقیناً ہم نے اُسے سیدھے رستے کی طرف ہدایت
دی۔ خواہ (وہ) شکر گزار بنتے ہوئے (چلے) خواہ
ناشکر اہوتے ہوئے۔

۵۔ یقیناً ہم نے کافروں کے لئے طرح طرح کی
زنجیریں اور طوق اور ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار
کئے ہیں۔

۶۔ یقیناً نیک لوگ ایک ایسے پیالے سے پئیں گے
جس کا مزاج کافوری ہوگا۔

۷۔ ایک ایسا چشمہ جس سے اللہ کے بندے پئیں گے
جسے وہ پھاڑ پھاڑ کر کشادہ کرتے چلے جائیں گے۔

۸۔ وہ (اپنی) ممت پوری کرتے ہیں اور اس دن
سے ڈرتے ہیں جس کا شر پھیل جانے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ①

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۝

تَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ②

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا

كَفُورًا ③

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا

وَسَعِيرًا ④

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ

مِزَاجُهَا كَافُورًا ⑤

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا

تَفْجِيرًا ⑥

يُوقُونَ بِالْأُنْدَادِ وَيَاقُوعُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ

مُسْتَطِيرًا ⑧

۹۔ اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

۱۰۔ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکر یہ۔

۱۱۔ یقیناً ہم اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) ایک تیوری چڑھائے ہوئے، نہایت سخت دن کا خوف رکھتے ہیں۔

۱۲۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور لطف عطا کئے۔

۱۳۔ اور اس نے اُن کو بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا ایک جنت اور ایک قسم کے ریشم کی جزا دی۔
۱۴۔ وہ اس میں تختوں پر نکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ تو وہ اُس میں سخت دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔

۱۵۔ اور اُس کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اُس کے میوے پوری طرح جھکا دیئے جائیں گے۔

۱۶۔ اور ان پر چاندی کے برتنوں کا دور چلایا جائے گا اور ایسے کٹوروں کا جو شیشے کے ہوں گے۔

۱۷۔ ایسے شیشے جو چاندی سے بنے ہوں گے۔ انہوں نے اُن کو بڑی مہارت سے ترکیب دیا ہوگا۔

۱۸۔ اور وہ اُس میں ایک ایسے پیالے سے پلائے جائیں گے جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ①

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لُوجِهَ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا ②

إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ③

فَوَقَّاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ④

وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ⑤

مُتَّكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ⑥ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمَهْرِيرًا ⑦

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا وَذُلَّتْ قُطُوفُهَا تَذَلِيلًا ⑧

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِنْ فَضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ⑨

قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ⑩

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ⑪

۱۹۔ ایک ایسا عجیب چشمہ اس میں ہوگا جو سلسلہ کہا لے گا۔

۲۰۔ اور ان (کی خدمت) پر بھیجی عطا کئے ہوئے بچے گھومیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے گا تو انہیں بکھیرے ہوئے موتی گمان کرے گا۔

۲۱۔ اور جب تو نظر دوڑائے گا تو وہاں ایک بڑی نعمت اور ایک بہت بڑا ملک دیکھے گا۔

۲۲۔ ان پر باریک ریشم کے سبز لباس ہوں گے اور موٹے ریشم کے بھی اور وہ چاندی کے ننگن پہنائے جائیں گے اور انہیں اُن کا رب شرابِ طہور پلائے گا۔

۲۳۔ یقیناً یہ ہے جو تمہارے لئے بدلہ کے طور پر ہوگا اور تمہاری سعی مشکور ہوگی۔

۲۴۔ یقیناً ہم نے ہی تجھ پر قرآن کو ایک پُر شوکت تدریج کے ساتھ اتارا ہے۔

۲۵۔ پس اپنے رب کے حکم (پر عمل) کے لئے مضبوطی سے قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار اور سخت ناشکرے کی پیروی نہ کر۔

۲۶۔ اور اپنے رب کے نام کا صبح بھی ذکر کر اور شام کو بھی۔

۲۷۔ اور رات کے ایک حصہ میں اس کے حضور سجدہ ریز رہ۔ اور ساری ساری رات اُس کی تسبیح کرتا رہ۔

۲۸۔ یقیناً یہ لوگ دنیا سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سے پرے ایک بھاری دن کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

عَيْنَا فِيهَا تَسْمَى سَلْسَبِيلًا ۱۹

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۲۰

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۲۱

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا

وَمَلَكًا كَبِيرًا ۲۱

عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ

وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوآ آسَاوِرَ مِنْ

فِضَّةٍ ۲۲ وَسَقَمُ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۲۲

إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ

ع ۲۳

مَشْكُورًا ۲۳

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۲۴

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَطِعْ مِنْهُمْ

أَيَّمَا أَوْكَفُورًا ۲۵

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۲۶

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

طَوِيلًا ۲۷

إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ

وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۲۸

۲۹۔ ہم نے ہی اُن کو پیدا کیا ہے اور اُن کے جوڑ بند مضبوط بنائے ہیں۔ اور جب ہم چاہیں گے ان کی صورتیں یکسر تبدیل کر دیں گے۔

۳۰۔ یقیناً یہ ایک بڑی سبق آموز نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والی) راہ پکڑ لے۔

۳۱۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے (کہ ہو جائے) سوائے اس کے کہ (وہی) اللہ چاہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

۳۲۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ اور جہاں تک ظالموں کا تعلق ہے اُن کے لئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۚ

وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَلَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٣٠﴾

إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٣١﴾

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ

كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٢﴾

يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ وَالظَّالِمِينَ

أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٣﴾

۷۷. المرسلات

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکاون آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں پھر مستقبل کے وہ واقعات جو دورِ آخرین سے تعلق رکھتے ہیں بیان فرمائے گئے ہیں اور اس زمانہ کی سائنسی ترقی کے ذکر کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جس اللہ نے ان غیبی امور کی خبر دی ہے وہ ہر قسم کے انقلاب برپا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ کچھ ایسے اڑنے والوں کا ذکر ہے جو آغاز میں آہستہ آہستہ اڑتے ہیں اور پھر تیز آندھیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ نئی زمانہ تیز ترین جہازوں کا بھی یہی حال ہے کہ آہستہ آہستہ روانہ ہوتے ہیں اور پھر ان کی رفتار میں بے حد سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان جہازوں کے ذریعہ دشمن سے لڑائی کے دوران کثرت سے اشتہار پھینکے جاتے ہیں اور یہ فرق ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہو تو ہم تمہارے مددگار ہوں گے ورنہ ہماری پکڑ سے تمہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔

پھر فرمایا: پس جب آسمان کے ستارے ماند پڑ جائیں گے اور جب آسمان پر صعود کے لئے انسان مختلف تدابیر اختیار کرے گا۔ یہاں ستارے ماند پڑنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب صحابہ رضوان اللہ علیہم کا دور بھی گزر چکا ہوگا اور وہ روشنی جو ان ستاروں سے آپ کی امت حاصل کیا کرتی تھی وہ بھی ماند پڑ چکی ہوگی۔

پھر فرمایا جب بڑی بڑی پہاڑوں جیسی قوتیں جڑوں سے اکھیڑ دی جائیں گی اور تمام رسول مبعوث کئے جائیں گے۔ اس آیت کے متعلق علماء یہ غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ قیامت کا نظارہ ہے۔ لیکن قیامت میں تو کوئی پہاڑ اکھیڑے نہیں جائیں گے اور رسول تو اس دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن تو مبعوث نہیں کئے جائیں گے۔ پس مراد لازماً یہی ہے کہ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل غلامی اور اطاعت کے نتیجہ میں ایک ایسا نبی برپا ہوگا جس کا آنا گزشتہ سب رسولوں کا آنا ہوگا۔ یعنی اس کی سعی سے ہر گزشتہ رسول کی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہوگی۔

جن آئندہ جنگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ تین شعبوں والی ہوں گی یعنی بڑی بھی، بحری بھی اور فضائی بھی۔ اور آسمان سے ایسے شعلے برسیں گے جو قلعوں سے مشابہ ہوں گے، گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹ ہیں۔ ان دونوں آیات نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں تمثیلی رنگ میں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی ایسی جنگ کا تصور موجود نہیں تھا جس میں آسمان سے شعلے برسیں۔ اس لئے لازماً یہ اُس علیم وخبیر ہستی کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے جو مستقبل کے حالات بھی جانتا ہے۔

آسمان سے قیامت کے دن تو شعلے نہیں برسائے جائیں گے۔ اس لئے یہ خیال بھی باطل ہوا کہ یہ قیامت کے دن کی خبر ہے۔ یہاں ایک ایٹمی جنگ کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے جس کا ذکر سورۃ دخان میں بھی ملتا ہے کہ اس دن آسمان اُن پر ایسی ریڈیائی لہریں برسائے گا کہ اس کے سائے تلے وہ ہر اُمن سے محروم ہو جائیں گے۔

اس کے بعد پھر اُخروی زندگی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جب ان قرآنی پیش گوئیوں کے مطابق دنیا میں یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اس بات پر بھی یقین کرو کہ ایک اُخروی زندگی بھی ہے۔ اگر اس دنیا میں تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرو گے تو اُس دنیا میں سزا کے طور پر بڑا عذاب مقدر ہے۔



سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدَى وَخَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے پے پے بھیجی جانے والیوں کی۔

۳۔ پھر بہت تیز رفتار ہو جانے والیوں کی۔

۴۔ اور (پیغام کو) اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔

۵۔ پھر واضح فرق کرنے والیوں کی۔

۶۔ پھر انتباہ کرتے ہوئے (صحیفے) پھینکنے والیوں کی۔

۷۔ حُجَّتْ یا تنبیہ کے طور پر۔

۸۔ یقیناً جس سے تم ڈرائے جا رہے ہو لازماً ہو کر
رہنے والا ہے۔

۹۔ پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

۱۰۔ اور جب آسمان میں (طرح طرح کے)
سوراخ کر دیئے جائیں گے۔

۱۱۔ اور جب پہاڑ جڑوں سے اکھیر دیئے جائیں گے۔

۱۲۔ اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

۱۳۔ کس دن کے لئے اُن کا وقت مقرر تھا؟

۱۴۔ ایک فیصلہ کن دن کے لئے۔

۱۵۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ فیصلہ کن دن کیا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ①

فَالْعَصْفَاتِ عَصْفًا ②

وَالنَّشْرَاتِ نَشْرًا ③

فَالْفُرْقَاتِ فَرْقًا ④

فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ⑤

عُدْرًا أَوْ نُذْرًا ⑥

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعًا ⑦

فَإِذَا التُّجُومُ طُمِسَتْ ⑧

وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ⑨

وَإِذَا الْجِبَالُ سُفَّتْ ⑩

وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِتَتْ ⑪

لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ⑫

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ⑬

وَمَا آذُرُكَ مَا يَوْمَ الْفَصْلِ ⑭

- ۱۶۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔
- ۱۷۔ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا؟
- ۱۸۔ پھر ہم بعد میں آنے والوں کو اُن کے پیچھے لاتے ہیں۔
- ۱۹۔ اسی طرح ہم مجرموں سے سلوک کیا کرتے ہیں۔
- ۲۰۔ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں پر۔
- ۲۱۔ کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا؟
- ۲۲۔ پھر ہم نے اُسے ایک قرار پکڑنے کی محفوظ جگہ پر نہیں رکھا؟
- ۲۳۔ ایک معلوم اندازے تک۔
- ۲۴۔ پھر ہم نے (اُسے) ترکیب دی۔ پس ہم کیا ہی عمدہ ترکیب دینے والے ہیں۔
- ۲۵۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔
- ۲۶۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا؟
- ۲۷۔ زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔
- ۲۸۔ اور ہم نے اس میں بلند و بالا پہاڑ بنائے اور تمہیں میٹھے پانی سے بافراغت سیراب کیا۔
- ۲۹۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔
- ۳۰۔ اس کی سمت چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
- ۳۱۔ ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔

- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٦﴾
- أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾
- ثُمَّ نُنَبِّهِهُمْ بِالْآخِرِينَ ﴿١٨﴾
- كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٩﴾
- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٠﴾
- أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٢١﴾
- فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢٢﴾
- إِلَى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٣﴾
- فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٤﴾
- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾
- أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٦﴾
- أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا ﴿٢٧﴾
- وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ ﴿٢٨﴾
- وَأَسْقَيْنُكُمْ مَاءً فُرَاتًا ﴿٢٩﴾
- وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٠﴾
- إِنظِقُوا إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٣١﴾
- إِنظِقُوا إِلَى ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٢﴾

۳۲۔ نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔

۳۳۔ یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔

۳۴۔ گویا وہ جو گیا رنگ کے اُونٹوں کی طرح ہے۔

۳۵۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

۳۶۔ یہ ہے وہ دن جب وہ گنگ ہو جائیں گے۔

۳۷۔ اور ان کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنے

عذر پیش کریں۔

۳۸۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

۳۹۔ یہ ہے فیصلہ کا دن جس کے لئے ہم نے تمہیں

اکٹھا کیا اور پہلوں کو بھی۔

۴۰۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو مجھ پر آزما دیکھو۔

۴۱۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

۴۲۔ یقیناً مٹھی سایوں اور چشموں (والی جنت) میں

ہوں گے۔

۴۳۔ اور ایسے پھلوں میں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں۔

۴۴۔ مزے سے کھاؤ اور پیو، اُس بنا پر جو تم عمل کرتے تھے۔

۴۵۔ یقیناً ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیا

کرتے ہیں۔

۴۶۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝۲۲

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۲۳

كَأَنَّهُ جِمَلَتٌ صُفْرٌ ۝۲۴

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۲۵

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۝۲۶

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝۲۷

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۲۸

هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ

وَالْأَوْلِيْنَ ۝۲۹

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُوا ۝۳۰

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۳۱

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ۝۳۲

وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝۳۳

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۳۴

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝۳۵

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝۳۶

۴۷۔ کھاؤ اور کچھ دیر معمولی فائدہ اٹھا لو۔ یقیناً تم مجرم لوگ ہو۔

۴۸۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

۴۹۔ اور جب ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔

۵۰۔ ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں پر۔

۵۱۔ پس اس کے بعد وہ اور کس بیان پر ایمان لائیں گے؟

كُلُوا وَتَمَتُّعُوا قَلِيلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُونَ ﴿٤٧﴾

وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾

وَازْأَقِيلَ لَهُمْ اِرْكَعُوا لَا يِرْكَعُونَ ﴿٤٩﴾

وَيَلَّ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

۷۸۔ النبا

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اکتالیس آیات ہیں۔ اس سے پہلے سورۃ المرسلات میں ایک بنیادی سوال کفار کی طرف سے یہ اٹھایا گیا تھا کہ یومُ الفصل کب آئے گا جو کھرے کھوٹے میں تمیز کر دے گا۔ سورۃ النبا میں اس کے جواب میں یہ نبیاً عظیم دی جا رہی ہے کہ وہ یومُ الفصل آچکا۔ اسی سورت میں فرمایا کہ یومُ الفصل ایک نہ ٹلنے والا قطعی وعدہ تھا جو وقت مقررہ پر ضرور پورا ہونا تھا۔

پھر یومُ الفصل کی مختلف صورتیں اس عظیم سورت میں بیان ہوئی ہیں۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے اس نظام کا ذکر دہرایا گیا ہے جو آسمان سے پانی برساتا اور زمین سے غذا نکالتا ہے۔ پھر متوجہ کیا گیا ہے کہ اس سے بنی نوع انسان فائدہ نہیں اٹھاتے اور یہ نہیں سوچتے کہ اصل آسمانی پانی تو روحانی ہدایت کا پانی ہے۔ اس انکار کے نتیجہ میں ان پر جو آفات ٹوٹی ہیں یا ٹوٹیں گی ان کا اس سورت میں ذکر ملتا ہے۔

اس سورت کے آخر پر ایک بہت بڑا انتباہ فرمایا گیا ہے کہ اگر انسان نے اسی طرح غافلانہ حالت میں زندگی گزار دی تو انجام کار وہ بڑے درد سے اس حسرت کا اظہار کرے گا کہ کاش میں اس سے پہلے ہی مٹی ہو جاتا اور مٹی سے انسان کی صورت میں اٹھایا نہ جاتا۔



سُورَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدَى وَارْبَعُونَ آيَةً وَرُكُوْعَانِ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ وہ کس کے بارہ میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟

۳۔ ایک بہت بڑی خبر کے بارہ میں۔

۴۔ (یہ) وہی (خبر) ہے جس کے متعلق وہ آپس
میں اختلاف کر رہے ہیں۔

۵۔ خبردار! وہ ضرور جان لیں گے۔

۶۔ پھر خبردار! وہ ضرور جان لیں گے۔

۷۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟

۸۔ اور پہاڑوں کو پیوستہ میخوں کی طرح؟

۹۔ اور تمہیں ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

۱۰۔ اور تمہاری نیند کو ہم نے موجب تسکین بنایا۔

۱۱۔ اور رات کو ہم نے ایک لباس بنایا۔

۱۲۔ اور دن کو ہم نے معاش کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔

۱۳۔ اور ہم نے تمہارے اُپر سات بہت مضبوط

آسمان بنائے۔

۱۴۔ اور ہم نے ایک تیز چمکتا ہوا چراغ بنایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۲

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۳

الَّذِي هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُونَ ۴

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۵

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۶

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهْدًا ۷

وَ الْجِبَالَ اَوْ تَادًا ۸

وَ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۹

وَ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۱۰

وَ جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۱۱

وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۱۲

وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا سَدَادًا ۱۳

وَ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَ هَاجِرًا ۱۴

یہاں لفظ آسمان مضمون میں داخل ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے محذوف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر اردو میں اسے ظاہر کر دیا جائے تو کسی بریکٹ کی ضرورت نہیں۔

۱۵۔ اور ہم نے لبریز بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔

۱۶۔ تاکہ ہم اُس سے اناج اور نباتات اُگائیں۔

۱۷۔ اور گھنے باغات۔

۱۸۔ یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے۔

۱۹۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج آؤ گے۔

۲۰۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا پس وہ کئی دروازوں والا ہو جائے گا۔

۲۱۔ اور پہاڑ چلائے جائیں گے اور وہ نشیب کی طرف متحرک ہو جائیں گے۔

۲۲۔ یقیناً دوزخ گھات میں ہے۔

۲۳۔ سرکشوں کے لئے ٹوٹ کر جانے کی جگہ۔

۲۴۔ وہ اس میں صدیوں (تک) رہنے والے ہوں گے۔

۲۵۔ نہ وہ اُس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھیں گے نہ کوئی مشروب۔

۲۶۔ سوائے ایک کھولتے ہوئے پانی اور زخموں کی بدبودار دھوون کے۔

۲۷۔ یہ ایک مناسب حال جزا ہے۔

۲۸۔ وہ ہرگز کسی حساب کی توقع نہیں رکھتے تھے۔

۲۹۔ اور انہوں نے ہماری آیات کو سختی سے جھٹلایا تھا۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝۱۵

لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝۱۶

وَجَبَّتِ الْأَقْطَافُ ۝۱۷

إِنَّ يَوْمَ الْفُصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝۱۸

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝۱۹

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝۲۰

وَسِيرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۱

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۲

لِلظَّالِمِينَ مَا بَأْسًا ۝۲۳

لِبِئْسَ لِي فِيهَا أَحْقَابًا ۝۲۴

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝۲۵

إِلَّا حَمِيمًا وَوَعَسًا ۝۲۶

جَزَاءً وَفَاقًا ۝۲۷

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝۲۸

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا ۝۲۹

① السَّرَابُ: اللُّهَابُ فِي خُدُورٍ - کسی چیز کا اترائی کی طرف جانا۔ (مفردات امام راغب)

② الْوَعَسَاءُ: مَا يَقَطُرُ مِنْ جُلُودِ أَهْلِ النَّارِ - اہل ناری جلدوں سے جو مواد پکتا ہے۔ (مفردات امام راغب)

۳۰۔ اور ہر چیز کو ہم نے ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر رکھا ہے۔

۳۱۔ تو چکھو۔ پس ہم ہرگز تمہیں عذاب کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھائیں گے۔

۳۲۔ یقیناً متقیوں کے لئے ایک بہت بڑی کامیابی (مقدر) ہے۔

۳۳۔ باغات ہیں اور انگوروں کی بلیں۔^۱

۳۴۔ اور ہم مُرد و شیرازیں۔

۳۵۔ اور چھلکتے ہوئے پیالے۔

۳۶۔ نہ وہ اُس میں کوئی لغو (بات) سنیں گے اور نہ کوئی ادنیٰ سا جھوٹ۔

۳۷۔ تیرے رب کی طرف سے ایک جزا ہے، ایک چچا نکلا انعام۔

۳۸۔ آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے رب کی طرف سے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ یعنی رحمان کی طرف سے۔ وہ اُس سے کسی کلام کا اختیار نہیں رکھیں گے۔

۳۹۔ جس دن روح القدس اور فرشتے صف بصف کھڑے ہوں گے، وہ کلام نہیں کریں گے سوائے اُس کے جسے رحمان اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا۔^۲

۴۰۔ وہ برحق دن ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنائے۔

وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿۳۰﴾

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿۳۱﴾

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿۳۲﴾

حَدَائِقٍ وَأَعْنَابًا ﴿۳۳﴾

وَكَوَاعِبَ أْتْرَابًا ﴿۳۴﴾

وَوَكَاةٍ دِهَاقًا ﴿۳۵﴾

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذْبًا ﴿۳۶﴾

جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿۳۷﴾

رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۸﴾

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ﴿۳۹﴾

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

وَقَالَ صَوَابًا ﴿۴۰﴾

ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ﴿۴۱﴾ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ

إِلَىٰ رَبِّهِ مَابًا ﴿۴۲﴾

^۱ مفردات امام راغب، زیر لفظ عنب۔

^۲ قیامت کے دن کسی کو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے رعب سے کامل خاموشی طاری ہوگی اور جو بھی کوئی بات کرے گا وہ صحیح ہوگی۔ خدا کے حضور جھوٹ بولنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوگی۔

۳۱۔ یقیناً ہم نے تمہیں ایک قریب کے عذاب سے
 مُتنبہ کر دیا ہے۔ جس دن انسان وہ دیکھ لے گا جو
 اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا
 اے کاش! میں خاک ہو چکا ہوتا۔

إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ
 الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ
 يَلِيَّتَنِي كُنْتُ تَرَبًّا ۝۴۱

۴۱

۷۹. النَّازِعَات

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی سینتالیس آیات ہیں۔

قرآنی اسلوب کے مطابق ایک دفعہ پھر اس سورت میں دنیاوی عذابوں اور جنگ و جدال کا تذکرہ ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ ایسی جنگوں کا ذکر ہے جن میں آبدوز کشتیاں استعمال ہوں گی۔ وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ لڑائی کرنے والیاں اس غرض سے ڈوب کر حملہ کرتی ہیں کہ دشمن کو غرق کر دیں اور پھر اپنی ہر کامیابی پر خوشی محسوس کرتی ہیں اور اسی طرح جنگ و جدال کی یہ دوڑ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششوں میں صرف ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے دشمن بہت بڑی بڑی تدبیریں کرتا ہے۔

وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا سے تیرنے والیاں مراد ہیں خواہ وہ سمندر کے اندر غرق ہو کر تیریں یا سطح سمندر پر اور بسا اوقات آبدوز کشتیاں اپنی فتح کے بعد سطح سمندر پر ابھر آتی ہیں۔

غرضیکہ ان جنگوں سے ایسا لرزہ طاری ہو جاتا ہے کہ دل اس کے خوف سے دھڑکنے لگتے ہیں اور نگاہیں جھک جاتی ہیں۔ اس دنیاوی تباہی کے بعد انسان کا ضمیر یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا ہم پھر دوبارہ مردوں سے جی اٹھیں گے جبکہ ہماری ہڈیاں گل سڑ چکی ہوں گی؟ فرمایا یقیناً ایسا ہی ہوگا اور ایک بہت بڑی تشبیہ کرنے والی آواز گونجے گی تو اچانک وہ اپنے آپ کو میدانِ حشر میں پائیں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شروع فرمایا گیا ہے کیونکہ آپ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا جو خود خدائی کا دعویٰ دار اور آخرت کا شدت منکر تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے اسے پیغام دیا تو اُس نے جواباً یہی تعلق کی کہ تمہارا رب اعلیٰ تو میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایسا پکڑا کہ وہ اولین و آخرین کے لئے عبرت کا ایک نمونہ بن گیا۔ اولین نے تو اسے اور اس کی فوجوں کو غرق ہوتے دیکھا اور آخرین نے اس کے غرق شدہ جسم کو، جسے اللہ تعالیٰ نے عبرت کے لئے ظاہری موت سے اس حال میں بچایا کہ لمبی عمر تک وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر اس حال میں مرا کہ اُس کی لاش کو آئندہ نسلوں کے لئے عبرت کے طور پر مومی (Mummy) کی صورت میں محفوظ کر دیا گیا۔

اس کے بعد اس سورت کا اختتام اس سوال کے ذکر پر ہوتا ہے کہ وہ پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب اور کیسے آئے گی؟ فرمایا جب وہ آئے گی تو خوب واضح ہو جائے گا کہ ہر چیز کا منہ ہی اس کے رب ہی کی طرف ہے۔ اور اے رسول! تو تمھیں اسی کو ڈرا سکتا ہے جو اس بھیا نک گھڑی سے ڈرتا ہو۔ اور جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی یوں محسوس ہوگی جیسے چند لمحے سے زیادہ نہیں رہی۔

سُورَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ②

وَالنَّشِيطِ نَشْطًا ③

وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ④

فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ⑤

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ⑥

يَوْمَ تَرُجَّفُ الرَّاجِفَةُ ⑦

تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ⑧

قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ⑨

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ⑩

عَلَى

عَلَى

عَلَى

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے ڈوب کر کھینچنے والیوں کی (یا) ڈبونے کی
خاطر کھینچنے والیوں کی۔

۳۔ اور بہت خوشی منانے والیوں کی۔

۴۔ اور نچوڑ تیرنے والیوں کی۔

۵۔ پھر ایک دوسری پر سبقت لے جانے والیوں کی۔

۶۔ پھر کسی اہم کام کے منصوبے بنانے والیوں کی۔

۷۔ جس دن لرزہ کھانے والی سخت لرزہ کھائے گی۔

۸۔ ایک پیچھے آنے والی اُس کے پیچھے آئے گی۔

۹۔ دل اُس دن بہت دھڑک رہے ہوں گے۔

۱۰۔ اُن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔

۱۱۔ وہ (لوگ) کہیں گے کہ کیا ہم ضرور پہلی حالت
کی طرف لوٹا دینے جائیں گے؟

۱۲۔ کیا جب ہم گلی سڑی ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟

۱۳۔ وہ کہیں گے تب تو یہ لوٹ کر جانا بہت گھٹے کا ہوگا۔

۱۴۔ پس (سنو کہ) یہ تو یقیناً محض ایک بڑی ڈانٹ
(کی آواز) ہوگی۔

يَقُولُونَ ءَاِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ⑪

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ⑫

قَالُوا تِلْكَ اِذَا كَرَّرَهُ خَاسِرَةٌ ⑬

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ⑭

۱۵۔ تب وہ اچانک ایک کھلے میدان میں ہوں گے۔

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۱۵

۱۶۔ کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر آئی ہے؟

عَلَيْهِ

هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى ۱۶

۱۷۔ جب اس کے رب نے اُسے مقدس وادی طُوًی میں پکارا۔

إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۱۷

۱۸۔ (کہ) فرعون کی طرف جا۔ یقیناً اس نے سرکشی کی ہے۔

إِذْ هَبُّ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۱۸

۱۹۔ پس پوچھ کیا تیرے لئے ممکن ہے کہ تُو پاکیزگی اختیار کرے؟

فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ تَزَكَّى ۱۹

۲۰۔ اور میں تجھے تیرے رب کی طرف ہدایت دوں تاکہ تُو ڈرے؟

وَأَهْدِيكَ إِلَى رَبِّكَ فَتَخْشَى ۲۰

۲۱۔ پھر اُس نے اُسے ایک بہت بڑا نشان دکھایا۔

فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى ۲۱

۲۲۔ تو اُس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔

فَكَذَّبَ وَعَصَى ۲۲

۲۳۔ پھر جلدی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لی۔

ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَى ۲۳

۲۴۔ پھر اُس نے (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا۔

فَوَحَّشَ فَنَادَى ۲۴

۲۵۔ پس کہا کہ میں ہی تمہارا ربِ اعلیٰ ہوں۔

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى ۲۵

۲۶۔ پس اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا کی ایک عبرتناک سزا کے ساتھ پکڑ لیا۔

فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْأَخْزَةِ وَالْأُولَى ۲۶

۲۷۔ یقیناً اس میں اُس کے لئے ضرور ایک بڑی عبرت ہے جو ڈرتا ہے۔

عَلَيْهِ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى ۲۷

۲۸۔ کیا تم خلقت میں زیادہ سخت ہو یا آسمان جسے اُس نے بنایا ہے۔

ءَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ۲۸

خدا تعالیٰ نے آسمان کی تخلیق فرمائی جو اتنی حیرت انگیز اور عظیم قدرتوں پر مبنی ہے کہ اس کے مقابل پر انسانی تخلیق کی کوئی بھی حیثیت نہیں خواہ وہ راکٹ بنالے یا جہاز یا آبدوزیں بنالے۔ اسی طرح انسان کی اپنی پیدائش ایسی حیرت انگیز صنایع پر مشتمل ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی صنعتوں اور قدرتوں کے لامتناہی مناظر کھلتے چلے جاتے ہیں۔

۲۹۔ اُس کی رفعت کو اس نے بہت بلند کیا۔ پھر اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔

۳۰۔ اور اُس کی رات کو ڈھانپ دیا اور اُس کی صبح کو نکالا۔

۳۱۔ اور زمین کو اس کے بعد ہموار بنا دیا۔

۳۲۔ اُس سے اُس نے اُس کا پانی اور اُس میں

اُگنے والا چارہ نکالا۔ ﴿۳۲﴾

۳۳۔ اور پہاڑوں کو اُس نے گہرا گاڑ دیا۔

۳۴۔ تمہارے لئے اور تمہارے مومنینوں کے لئے

معیشت کے سامان کے طور پر۔ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ پس جب سب سے بڑی مصیبت آئے گی۔

۳۶۔ اس دن انسان یاد کرے گا جو اُس نے سعی کی تھی۔

۳۷۔ اور جہنم اُس کے لئے ظاہر کر دی جائے گی جو

(اُسے ابھی صرف پچشم تصور) دیکھتا ہے۔

۳۸۔ پس وہ جس نے سرکشی اختیار کی۔

۳۹۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔

۴۰۔ تو یقیناً جہنم ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگی۔

۴۱۔ اور وہ جو اپنے رب کے مرتبہ سے خائف ہوا

اور اس نے اپنے نفس کو ہوس سے روکا۔

۴۲۔ تو یقیناً جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگی۔

رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّبَهَا ﴿۲۹﴾

وَأَعْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ صُحُومَهَا ﴿۳۰﴾

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحِيمًا ﴿۳۱﴾

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَهَا ﴿۳۲﴾

وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿۳۳﴾

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۴﴾

فَإِذَا جَاءَتِ الظَّامَةُ الْكُبْرَى ﴿۳۵﴾

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ﴿۳۶﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَى ﴿۳۷﴾

فَأَمَّا مَنْ طَغَى ﴿۳۸﴾

وَأَثَرَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴿۳۹﴾

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ﴿۴۰﴾

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ

عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۴۱﴾

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ﴿۴۲﴾

﴿۱﴾ مَوْعَى کے ان معنوں کے لئے دیکھئے مفردات امام راغب۔

﴿۲﴾ پہاڑوں کو مضبوطی سے زمین میں راسخ کرنے کا جو ذکر ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان پہاڑوں ہی سے انسان اور جانوروں کی معیشت وابستہ ہے۔

۳۳۔ وہ قیامت کی گھڑی سے متعلق تجھ سے پوچھتے

ہیں کہ وہ کب برپا ہوگی۔

۳۴۔ اُس کے ذکر سے تو کس خیال میں ہے؟

۳۵۔ تیرے رب ہی کی طرف اُس کا منتہی ہے۔

۳۶۔ تو محض اسے تنبیہ کر سکتا ہے جو اُس سے ڈرتا ہو۔

۳۷۔ جب وہ اُسے دیکھیں گے (تو گمان کریں گے کہ)

گویا وہ ایک شام یا اُس کی صبح کے سوا (اس دنیا میں) نہیں ہے۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۗ

فِيمَا أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۗ

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۗ

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَّن يَخْشَاهَا ۗ

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا

إِلَّا عَشِيرَةً أَوْ ضُحَاهَا ۗ

۸ - عیس

یہ ابتدائی دور کی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تینتالیس آیات ہیں۔ اس سورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ایک متکبر منکر کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے کے لئے آیا تھا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا خواہش تھی کہ کسی طرح کوئی ہدایت پا جائے اس لئے اس کے تکبر کے باوجود اس کی طرف کمال شفقت سے متوجہ رہے یہاں تک کہ ایک ناپینا مومن آپ سے کوئی سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اس کی دخل اندازی پسند نہ فرمائی۔ لیکن اس کے نتیجے میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار اس رنگ میں فرمایا کہ وہ شخص جو مباحثہ کر رہا تھا وہ تو دیکھ سکتا تھا لیکن اس ناپینا کی دل شکنی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ اسے کچھ پتہ نہ تھا۔ اس ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ یہ نصیحت فرماتا ہے کہ جو اخلاص اور شوق سے تیرے پاس آئے اس سے کبھی غافل نہ ہو اور جو تکبر سے کام لینے والا جستجو کے لئے حاضر ہو خواہ وہ دنیا کا بڑا آدمی ہو اس کو مفلوک الحال مخلص پر کسی نوع کی ترجیح نہ دے۔

اس کے بعد قرآن کریم کی عظمتِ شان کا بیان شروع ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کس طرح کائنات کی ابتدائی تخلیق کے رازوں سے بھی پردہ اٹھاتی ہے اور اس کے اختتام اور یومِ آخرت میں ہونے والے عظیم واقعات کا بھی ذکر کرتی ہے۔



سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَارْبَعُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اُس نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔

۳۔ کہ اُس کے پاس ایک اندھا آیا۔

۴۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ ہو سکتا تھا وہ بہت پاک ہو جاتا۔

۵۔ یا نصیحت پر غور کرتا تو نصیحت اُسے فائدہ پہنچتی۔

۶۔ وہ جس نے بے پروائی کی۔

۷۔ تو اُس کی طرف متوجہ ہے۔

۸۔ حالانکہ تجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں اگر وہ پاکیزگی

اختیار نہ کرے۔ ☆

۹۔ اور وہ جو تیرے پاس بڑی کوشش سے آیا۔

۱۰۔ اور وہ ڈر رہا تھا۔

۱۱۔ پس تو اُس سے غافل رہا۔

۱۲۔ خبردار۔ یقیناً یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

۱۳۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔

۱۴۔ معزز صحیفوں میں ہے۔

۱۵۔ جو بلند و بالا کئے ہوئے، بہت پاک رکھے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۲

اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۳

وَمَا يَذُرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَيُّكَ ۴

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ۵

اَمَّا مَنْ اَسْتَعْنٰی ۶

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدِّی ۷

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَيُّكَ ۸

وَاَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰی ۹

وَهُوَ يَخْشٰی ۱۰

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهٰی ۱۱

كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۱۲

فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۱۳

فِيْ صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ۱۴

مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۱۵

- بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۱۶
- ۱۶۔ لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔
- كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۱۷
- ۱۷۔ (جو) بہت معزز (اور) بڑے نیک ہیں۔
- قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا اكْفَرَهُ ۱۸
- ۱۸۔ ہلاکت ہو انسان پر! وہ کیسا ناشکرا ہے۔
- مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۱۹
- ۱۹۔ اُسے اُس نے کس چیز سے پیدا کیا؟
- مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ ۲۰
- ۲۰۔ نُطفے سے۔ اُسے پیدا کیا پھر اُسے ترکیب دی۔
- ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرَهُ ۲۱
- ۲۱۔ پھر راستے کو اُس کے لئے آسان کر دیا۔
- ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۲۲
- ۲۲۔ پھر اسے مارا اور قبر میں داخل کیا۔ ۱
- ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۲۳
- ۲۳۔ پھر وہ جب چاہے گا اُسے اٹھائے گا۔
- كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۲۴
- ۲۴۔ خبردار! وہ ابھی تک پورا نہیں کر سکا جو اُس نے اُسے حکم دیا تھا۔
- فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۲۵
- ۲۵۔ پس انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔
- إِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۲۶
- ۲۶۔ کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔
- ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۲۷
- ۲۷۔ پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔
- فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۲۸
- ۲۸۔ پھر اس میں ہم نے اناج اگایا۔
- وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۲۹
- ۲۹۔ اور انگور اور ترکاریاں۔
- وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۳۰
- ۳۰۔ اور زیتون اور کھجور۔
- وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۳۱
- ۳۱۔ اور گھنے باغات۔

۱ لازمی نہیں کہ ہر شخص کی ایک ظاہری قبر بنے۔ بکثرت لوگ غرق ہو جاتے ہیں یا وحشی جانوروں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ پس یہاں قبر سے مراد اس کی آخری بعثت سے پہلے کا زمانہ ہے یعنی ہر انسانی روح پر ایک قبر کا سا زمانہ آئے گا۔

- ۳۲۔ اور طرح طرح کے پھل اور چارہ۔
- ۳۳۔ جو تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے فائدے کا سامان ہیں۔
- ۳۴۔ پس جب ایک کڑک دار آواز آئے گی۔
- ۳۵۔ جس دن انسان اپنے بھائی سے بھی فرار اختیار کرے گا۔
- ۳۶۔ اور اپنی ماں سے بھی اور اپنے باپ سے بھی۔
- ۳۷۔ اور اپنی بیوی سے بھی اور اپنی اولاد سے بھی۔
- ۳۸۔ اس دن ان میں سے ہر شخص کا ایک ایسا حال ہوگا جو اُسے (سب سے) بے نیاز کر دے گا۔
- ۳۹۔ بعض چہرے اُس دن روشن ہوں گے۔
- ۴۰۔ ہنستے ہوئے۔ ہشاش بشاش۔
- ۴۱۔ اور بعض چہرے ایسے کہ اُس دن اُن پر خاک پڑی ہوگی۔
- ۴۲۔ اُن پر سیاہی چھا رہی ہوگی۔
- ۴۳۔ یہی ہیں وہ ناشکرے بدکار لوگ۔
- وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۱
- مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَا نِعَامِكُمْ ۲
- فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۳
- يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۴
- وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۵
- وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۶
- لِكُلِّ امْرِيٍّ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۷
- وُجُوهُ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۸
- ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۹
- وَوُجُوهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۱۰
- تَرْمَقُهَا قَتَرَةٌ ۱۱
- أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۱۲

۸۱۔ التکویر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

ایک دفعہ پھر قرآن کریم دنیا میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کی خبر دیتا ہے جو قیامت کی گھڑی پر گواہ ٹھہریں گے۔ اور گواہ ٹھہرایا گیا ہے سورج کو جب اسے ڈھانپ دیا جائے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی کو اس زمانہ کے دشمن بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے نہیں پہنچنے دیں گے اور ان کا مکروہ پراپیگنڈا بیچ میں حائل ہو جائے گا۔ اور جب صحابہ کے نور کو بھی دشمن کی طرف سے گدلا دیا جائے گا اور جس طرح سورج کے بعد ستارے کسی حد تک روشنی کا کام دیتے ہیں اسی طرح صحابہ کا نور بھی انسان کی نظر سے زائل کر دیا جائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جبکہ بڑے بڑے پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور بار برداری کے لئے استعمال ہوں گے اور اونٹنیاں ان کے مقابل پر بے کار کی طرح چھوڑ دی جائیں گی۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جب کثرت سے چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی وجود نہیں تھا اور اس زمانہ کے چڑیا گھر بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ اتنے بڑے بڑے جانور سمندری اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان میں منتقل کئے جاتے ہیں کہ اُس زمانہ کے انسان کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

پھر غالباً سمندری لڑائیوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے جب کثرت سے سمندروں میں جہاز رانی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں دُور دُور کے لوگ آپس میں ملائے جائیں گے یعنی صرف جانور ہی اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ بنی نوع انسان بھی ملائے جائیں گے۔ وہ دُور قانون کا دُور ہوگا یعنی تمام دنیا پر قانون کی حکمرانی ہوگی یہاں تک کہ انسان کو یہ بھی اختیار نہیں دیا جائے گا کہ خود اپنی اولاد کے ساتھ ظلم کا سلوک کرے۔ بظاہر تو سب دنیا پر قانون ہی کی حکومت ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کے انکار کے نتیجہ میں دنیا کا قانون بھی کسی ملک سے فتنہ و فساد دُور نہیں کر سکتا۔ یہ دُور کثرت سے کتب و رسائل کی اشاعت کا دُور ہوگا اور آسمان کے رازوں کی جستجو کرنے والے گویا آسمان کی کھال ادھیڑ دیں گے۔ اس دن دوزخ بھی بھڑکائی جائے گی جو جنگ کی دوزخ بھی ہوگی اور آسمانی غضب کی دوزخ بھی ہوگی۔ اس کے باوجود جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے اور اس پر ثابت قدم رہیں گے ان کے لئے جنت نزدیک کر دی جائے گی۔ ہر شخص کو علم ہو جائے گا کہ اس نے اپنے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔

آیت نمبر ۱۶ اور ۱۷ میں خفیہ کارروائیاں کر کے پلٹ جانے والی ان کشتیوں کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے جو کارروائیوں کے بعد اپنے مقررہ اڈوں میں جا چھتی ہیں۔ اس کی تکرار اس لئے ہے کہ یہاں اب روحانی طور پر انسانی نفس پر حملے کرنے والے ایسے شیطانی خیالات کا ذکر ہے جو حملہ کر کے پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس رات کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جب وہ آخر دم توڑ رہی ہوگی اور طلوع فجر کے آثار ظاہر ہو جائیں گے۔ اور بالآخر یہ اندھیری رات اسلام کی صبح پر ضرور منتج ہوگی۔

سُورَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثُونَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

۳۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

۴۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

۵۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی
کے چھوڑ دی جائیں گی۔

۶۔ اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔

۷۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

۸۔ اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔

۹۔ اور جب زندہ درگور کی جانے والی (اپنے بارہ میں)
پوچھی جائے گی۔

۱۰۔ (کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہے؟ ﴿۱۰﴾

۱۱۔ اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔

۱۲۔ اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔

۱۳۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۲﴾

وَ اِذَا النُّجُوْمُ اِنْكَدَرَتْ ﴿۳﴾

وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۴﴾

وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۵﴾

وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُوْشِرَتْ ﴿۶﴾

وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۷﴾

وَ اِذَا النُّفُوْسُ رُوِّجَتْ ﴿۸﴾

وَ اِذَا الْمَوْءِذَةُ سُيِّلَتْ ﴿۹﴾

بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿۱۰﴾

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۱﴾

وَ اِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿۱۲﴾

وَ اِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۳﴾

﴿۱﴾ آیات ۹، ۱۰: ان آیات میں آئندہ زمانہ کی متمدن حکومتوں کا ذکر ہے جو اپنے بچوں پر بھی والدین کے اقتدار کا انکار کریں گی۔ اپنے وسیع تر معنوں میں یہ آیت اس شان سے پوری ہوئی ہے کہ قتل تو درکنار اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ماں باپ اپنے بچوں پر کسی قسم کی زیادتی کرتے ہیں تو حکومتیں ان کے بچوں کو اپنی تحویل میں لے لیتی ہیں۔

- وَإِذَا الْجَبَّةُ أُرْفِتْ ﴿۱۴﴾ اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔
- عَلِمْتُ نَفْسٍ مَّا أَحْضَرْتُ ﴿۱۵﴾ ہر جان معلوم کر لے گی جو وہ لائی ہوگی۔
- فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنُوسِ ﴿۱۶﴾ پس خبردار! میں قسم کھاتا ہوں خفیہ کارروائیاں کر کے پلٹ جانے والیوں کی۔
- الْجَوَارِ الْكُنُوسِ ﴿۱۷﴾ یعنی کشتیوں کی جو چھپنے کے وقت (یا چھپنے کی جگہوں میں) چھپ جاتی ہیں۔
- وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۸﴾ اور رات کی جب وہ آئے گی اور پیٹھ پھیر جائے گی۔
- وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۹﴾ اور صبح کی جب وہ سانس لینے لگے گی۔
- إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۲۰﴾ یقیناً یہ ایک (ایسے) معزز رسول کا قول ہے۔
- ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۱﴾ (جو) قوت والا ہے۔ صاحب عرش کے حضور بہت مرتبہ والا ہے۔
- مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿۲۲﴾ بہت واجب الاطاعت (جو) وہاں (یعنی صاحب عرش کے حضور) امین بھی ہے۔
- وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ﴿۲۳﴾ اور (یقیناً) تمہارا ساتھی مجنون نہیں۔
- وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ﴿۲۴﴾ اور وہ ضرور اسے روشن افق پر دیکھ چکا ہے۔
- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿۲۵﴾ اور وہ غیب (کے بیان) پر بخیل نہیں۔
- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿۲۶﴾ اور وہ کسی دھتکارے ہوئے شیطان کا کلام نہیں۔
- فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿۲۷﴾ پس تم کدھر جا رہے ہو؟

عَسْعَسَ اللَّيْلِ: اُتِيَ أَقْبَلَ وَ أَذْبَرَ رَاتِ آوِي اور پیٹھ پھیر گئی (مفردات امام راغبؒ)۔

آیات ۲۳، ۲۴۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے باتیں نہیں بنائیں بلکہ واقعتاً انہوں نے جبرائیل کو ایک روشن افق پر دیکھا تھا۔

۲۸۔ وہ تو تمام جہانوں کے لئے ایک بڑی نصیحت کے سوا کچھ نہیں۔

۲۹۔ اُس کے لئے جو تم میں سے چاہے کہ استقامت دکھائے۔

۳۰۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ چاہے، تمام جہانوں کا رب۔

إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿۲۸﴾

لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ﴿۲۹﴾

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۰﴾

۸۲۔ الانفطار

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز پر بھی ستاروں کا ذکر ہے مگر ان کے ماند پڑنے کا نہیں بلکہ ٹوٹ جانے کا ذکر ہے کہ کلیۃً انسان رات کے اندھیروں میں ستاروں کے نور سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اور پھر سمندر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات دہرائی گئی کہ صرف سمندروں میں ہی کثرت سے جہاز رانی نہیں ہوگی اور ان کے راز دریافت کرنے کے لئے ان کو پھاڑا نہیں جائے گا بلکہ خشکی پر بھی آثار قدیمہ والے گزشتہ زمانہ کی مدفون تہذیبوں کی قبریں اکھیڑیں گے۔ اُس دن انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے پہلے بنی نوع انسان اپنے آگے کیا بھیجتے رہے ہیں اور بعد کے دور کے آنے والے بھی کیا آگے بھیجیں گے۔

اس سورت کے آخر پر پھر یوم آخرت کے ذکر پر ایک آیت میں یہ مضمون بیان فرمایا گیا کہ اصل ملکیت دنیا میں عارضی مالکوں کی نہیں بلکہ اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی طرف یوم الدین پر ہر ملکیت لوٹ جائے گی اور ہر دوسرا وجود ملکیت سے کلیۃً عاری کر دیا جائے گا۔



سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُونَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۳۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

۴۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

۵۔ اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی۔

۶۔ ہر نفس کو علم ہو جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا
ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے۔

۷۔ اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے بارہ میں
کس بات نے دھوکے میں ڈالا؟

۸۔ وہ جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر تجھے ٹھیک ٹھاک
کیا۔ پھر تجھے اعتدال بخشا۔

۹۔ جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترکیب دی۔

۱۰۔ خبردار! بلکہ تم تو جزا سزا کا ہی انکار کر رہے ہو۔

۱۱۔ جبکہ یقیناً تم پر ضرور نگہبان مقرر ہیں۔

۱۲۔ معزز لکھنے والے۔

۱۳۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

۱۴۔ یقیناً نیک لوگ ضرور آسائش میں ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اِذَا السَّمَاءُ اَنْفَطَرَتْ ②

وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ اَتْثَرَتْ ③

وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ④

وَ اِذَا الْقُبُورُ بُعِثِرَتْ ⑤

عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑥

يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِیْمِ ⑦

الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسُوِّكَ فَعَدَلَكَ ⑧

فِیْ اٰیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ⑨

كَلَّا بَلْ تُكَدِّبُوْنَ بِالْاِیْمٰنِ ⑩

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ⑪

كِرٰمًا كَاتِبِیْنَ ⑫

یَعْلَمُوْنَ مَّا تَفْعَلُوْنَ ⑬

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ⑭

- وَأِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝۱۵
- ۱۵۔ اور یقیناً بدکردار ضرور جہنم میں ہوں گے۔
- يُصَلُّونَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝۱۶
- ۱۶۔ وہ اس میں جزا سزا کے دن داخل ہوں گے۔
- وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝۱۷
- ۱۷۔ اور وہ ہرگز اس سے غیر حاضر نہ رہ سکیں گے۔
- وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝۱۸
- ۱۸۔ اور تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔
- ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝۱۹
- ۱۹۔ پھر تجھے کیا بتائے کہ جزا سزا کا دن کیا ہے۔
- يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۝۲۰
- ۲۰۔ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کسی چیز کی مالک نہ ہوگی اور اس دن فیصلہ کلیۃً اللہ ہی کا ہوگا۔
- وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝۲۱
- ۲۱۔ اور امر و حکم اس دن اللہ ہی کے پاس ہے۔

۸۳۔ الْمُطَفِّينَ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سینتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر میسزان کی طرف انسان کو متوجہ فرمایا گیا ہے کہ تم بھی کامیاب ہو سکتے ہو اگر عدل پر قائم ہو۔ یہ نہ ہو کہ لینے کے پیمانے اور ہون اور بانٹنے کے پیمانے اور۔ اس میں اس دور کی تجارت کا بھی تجربہ فرمایا گیا ہے۔ بڑی بڑی امیر قومیں جب بھی غریب قوموں سے سودا کرتی ہیں تو لازماً اس سودے میں ہمیشہ غریب قوموں کا نقصان ہوتا ہے۔ فرمایا کیا یہ لوگ سوچتے نہیں کہ ایک بہت بڑے حساب کتاب کے دن وہ اکٹھے کئے جائیں گے جس میں ان کے دنیا کے سودوں کا بھی حساب ہوگا۔ یہ وہ یَوْمُ الدِّینِ ہے جس کا ذکر پچھلی سورت کے آخر پر گزرا ہے۔

اس کے بعد کی آیات میں واضح طور پر یَوْمُ الدِّینِ کا ذکر فرما کر متنبہ کیا گیا کہ یَوْمُ الدِّینِ کے منکرین پہلے زمانوں میں بھی ہلاک کر دیئے گئے تھے اور زمانہ آخرین میں بھی بد انجام کو پہنچیں گے۔ اس کے بعد کی آیات میں اہل جہنم اور اہل جنت کا تقابلی جائزہ پیش فرمایا گیا ہے اور متنبہ فرمایا گیا ہے کہ اس دن وہ لوگ جن سے یہ دنیا میں تمسخر کرتے ہوئے آوازے کتے اور آنکھوں کے اشاروں سے ان کی تذلیل کرتے ہوئے انہیں کافر گردانا کرتے تھے، وہ ان کفار پر ہنسیں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ بتاؤ اب تمہارا کیا حال ہے؟



سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،

بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ہلاکت ہے تول میں ناانصافی کرنے والوں کے لئے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ②

۳۔ یعنی وہ لوگ کہ جب وہ لوگوں سے تول لیتے ہیں

بھر پور (پیمانوں کے ساتھ) لیتے ہیں۔

الَّذِينَ إِذَا كَتَبُوا عَلَى النَّاسِ

يَسْتَوْفُونَ ③

۴۔ اور جب اُن کو ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم

دیتے ہیں۔

وَ إِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ

يُخْسِرُونَ ④

۵۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ ضرور اٹھائے

جائیں گے۔

أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ⑤

۶۔ ایک بہت بڑے دن (پیش ہونے) کے لئے۔

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ⑥

۷۔ جس دن لوگ تمام جہانوں کے رب کے حضور

کھڑے ہوں گے۔

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ⑦

۸۔ خبردار! یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سَجِّين میں ہے۔

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَنفَى سَجِّينٍ ⑧

۹۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ سَجِّين کیا ہے؟

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَجِّينٌ ⑨

۱۰۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑩

۱۱۔ ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑪

۱۲۔ جو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ⑫

۱۳۔ اور اُسے کوئی نہیں جھٹلاتا مگر ہر ایک حد سے

بڑھا ہوا سخت گنہگار۔

وَمَا يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑬

۱۴۔ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں وہ کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۱۵۔ خبردار! حقیقت یہ ہے کہ اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا اُن کسبوں نے جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۶۔ خبردار! یقیناً اس دن وہ اپنے رب سے پردے میں کر دیئے جائیں گے (یعنی اس کی رویت سے محروم کر دیئے جائیں گے)۔
۱۷۔ پھر ضرور وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

۱۸۔ پھر کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۱۹۔ خبردار! یقیناً نکلوں کا اعمال نامہ ضرور علیین میں ہے۔

۲۰۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ علیین کیا ہے؟

۲۱۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔

۲۲۔ مقرب لوگ اُسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے۔

۲۳۔ یقیناً نیک لوگ ضرور آسائش میں ہوں گے۔

۲۴۔ آراستہ تختوں پر متمکن نظارہ کر رہے ہوں گے۔

۲۵۔ تُو اُن کے چہروں میں ناز و نعم کی تروتازگی پہچان لے گا۔

۲۶۔ وہ ایک سر بھر شراب میں سے پلائے جائیں گے۔

إِذَا تَتَلَّىٰ عَلَيْهِ آيَاتِنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٤﴾

كَلَّا بَلَّ سِنَّةَ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٥﴾

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَّ حُجُوبُونَ ﴿١٦﴾

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٧﴾

ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٨﴾

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلِيَيْنَ ﴿١٩﴾
وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلِيُونَ ﴿٢٠﴾

كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢١﴾

يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٢﴾

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٣﴾

عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٤﴾

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٥﴾

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَّخْمُومٍ ﴿٢٦﴾

۲۷۔ اُس کی مہر مٹک ہوگی۔ پس اسی (معاملہ) میں چاہئے کہ مقابلہ کی رغبت رکھنے والے ایک دوسرے سے بڑھ کر رغبت کریں۔

۲۸۔ اُس کا مزاج تسنیم سے (مرکب) ہوگا۔

۲۹۔ ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

۳۰۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے جرم کئے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے نہی کیا کرتے تھے۔

۳۱۔ اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے تو باہم اشارے کرتے تھے۔

۳۲۔ اور جب اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتے تھے، یہودہ باتیں بناتے ہوئے لوٹتے تھے۔

۳۳۔ اور جب کبھی اُنہیں دیکھتے تھے، کہتے تھے، یقیناً یہی ہیں جو پکے گمراہ ہیں۔

۳۴۔ حالانکہ وہ اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

۳۵۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے آج کفار پر ہنسیں گے۔

۳۶۔ آراستہ تختوں پر متمکن نظارہ کر رہے ہوں گے۔

۳۷۔ کیا کفار اُس کی پوری جزا دے دیئے گئے ہیں جو وہ کیا کرتے تھے؟

خِتْمُهُ مِسْكٌ ۱۷ وَ فِي ذَلِكَ فَلَيْتَنَا فِيسِ
الْمُتَنَافِسُونَ ۱۷

و مِرَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۱۸

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۱۹

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ
آمَنُوا يَصْحَكُونَ ۲۰

وَ إِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَرُونَ ۲۱

وَ إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا
فَكِهِينَ ۲۲

وَ إِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ
لَصَّائُونَ ۲۳

وَ مَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۲۴

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ
يَصْحَكُونَ ۲۵

عَلَىٰ الْأَرَآئِكِ لَا يَنْظُرُونَ ۲۶

ع ۳۷
هَلْ تُؤْتَوْنَ الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۲۷

۸۴۔ الانشقاق

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھبیس آیات ہیں۔
سورتوں کے گزشتہ اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے ایک دفعہ پھر دنیا میں رونما ہونے والی عظیم تبدیلیوں کو
آخرت پر گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ ایک دفعہ پھر آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے جس کا ایک معنی یہ ہے کہ طرح طرح کی
بلاؤں کا نزول ہوگا۔

اس کے بعد زمین کے پھیلا دیئے جانے کا ذکر ہے۔ ویسے تو زمین اس دنیا میں پھیلائی ہوئی دکھائی نہیں
دیتی لیکن نزول قرآن کے زمانہ میں انسان کے علم میں صرف آدھی دنیا تھی اور آدھی دنیا امریکہ وغیرہ کی دریافت کے
ذریعہ معنًا پھیلا دی گئی اور یہی وہ دور ہے جس میں سب سے زیادہ زمین اپنے مدفون رازوں کو اٹھا کر باہر پھینک
دے گی، گویا خالی ہو جائے گی۔ یہ نیا سائنسی ترقی کا دور امریکہ کی دریافت سے ہی شروع ہوتا ہے۔
اس کے بعد یہ پیشگوئی ہے کہ جب دن اندھیروں میں تبدیل ہو رہا ہوگا اور پھر رات چھا جائے گی اور
ایک دفعہ پھر اسلام کا چاند طلوع ہوگا، اُس دن تم درجہ بدرجہ اپنی ترقی کی آخری منازل طے کر رہے ہو گے۔



سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ وَعِشْرُونَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۳۔ اور اپنے رب کی طرف کان دھرے گا اور یہی
اُس پر لازم کیا گیا ہے۔

۴۔ اور جب زمین کشادہ کر دی جائے گی۔

۵۔ اور جو کچھ اس میں ہے نکال پھینکے گی اور خالی
ہو جائے گی۔

۶۔ اور اپنے رب کی طرف کان دھرے گی اور یہی
اُس پر لازم کیا گیا ہے۔

۷۔ اے انسان! تجھے ضرور اپنے رب کی طرف سخت
مشقت کرنے والا بننا ہوگا۔ پس (بہر حال) تُو اُسے
رُو برو ملنے والا ہے۔

۸۔ پس وہ جسے اُس کا اعمال نامہ اس کے دائیں
ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۹۔ تو یقیناً اُس کا آسان حساب لیا جائے گا۔

۱۰۔ اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف خوش و خرم لوٹے گا۔

۱۱۔ اور وہ جسے اُس کے پس پردہ کئے ہوئے اعمال کا
حساب دیا جائے گا۔

۱۲۔ وہ ضرور (اپنے لئے) ہلاکت کی دعا کرے گا۔

۱۳۔ اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ ۲

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۳

وَ اِذَا الْاَرْضُ رُضِّ مَدَّتْ ۴

وَ اَلْقَتْ مَا فِيهَا وَ تَخَلَّتْ ۵

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۶

يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلَىٰ

رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۷

فَاَمَّا مَنْ اَوْتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ ۸

فَسَوْفَ يَحَاسِبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ۹

وَ يَنْقَلِبُ اِلَىٰ اَهْلِهِ مَسْرُورًا ۱۰

وَ اَمَّا مَنْ اَوْتِيَ كِتٰبَهُ وَّرَآءَ ظَهْرِهِ ۱۱

فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۱۲

وَ يَصْلٰى سَعِيرًا ۱۳

۸۵۔ البروج

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی تینیس آیات ہیں۔

اس سورت کا گزشتہ سورت سے تعلق یہ ہے کہ اُس میں از سر نو اسلام کے چاند کے طلوع ہونے کا ذکر تھا۔ یہ واقعہ کب رونما ہوگا اور اس کا مقصد کیا ہوگا؟ یاد رہے کہ آسمان کے بارہ برج ہیں تو گویا بارہ سو سال کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کا وقت آئے گا اور جس طرح چاند سورج کی گواہی دیتا ہے اسی طرح ایک آنے والا شاہد اپنے عظیم مشہود یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے گا۔ اور اس گواہی میں اس کے سچے تبعین بھی شامل ہوں گے۔ ان کا اس کے سوا کوئی جرم نہیں ہوگا کہ وہ آنے والے پر ایمان لے آئے لیکن اس کے باوجود ان کو انتہائی ظالمانہ سزائیں دی جائیں گی یہاں تک کہ آگ میں جلایا جائے گا اور دیکھنے والے آرام سے اس کا تماشہ دیکھیں گے۔ یہ تمام واقعات من و عن پاکستان میں مخلص احمدیوں کے خلاف مسلسل ہو رہے ہیں۔

اس سورت کے آخر پر اس بات کی شدت تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے بھی جب اس قسم کے مظالم کئے تھے تو ان کے مظالم نے انہیں گھیر لیا تھا۔ پس اُس قرآن کی قسم ہے جو لوح محفوظ میں ہے کہ تم بھی اپنے جرموں کی سزا پاؤ گے۔



سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔

۳۔ اور موعود دن کی۔

۴۔ اور ایک گواہی دینے والے کی اور اُس کی جس
کی گواہی دی جائے گی۔

۵۔ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھانیوں والے۔

۶۔ یعنی اُس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔

۷۔ جب وہ اُس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔

۸۔ اور وہ اُس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے
کریں گے۔

۹۔ اور وہ اُن سے پر خاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ
وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان
لے آئے۔

۱۰۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور
اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝

وَشَٰهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ۝

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝

التَّارِذَاتِ الْوَقُودِ ۝

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝

وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

شُهُودٌ ۝

وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَٰهِيْدٌ ۝

آیات ۸ تا ۱۵: ان آیات میں ان لوگوں کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے جنہوں نے کھائی میں آگ جلائی تھی اور اس میں مومنوں کو
پھینک کر بیٹھے ان کا تماشہ دیکھتے تھے۔ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمحل ہے کہ یہ واقعہ آئندہ بھی رونما ہوگا اور وہ زمانہ موعود کا زمانہ ہوگا۔ پس لازماً
اس کا اطلاق ان مظلوم احمدیوں پر ہوتا ہے جن کو گھروں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی اور فسطوؤد کا لفظ بتاتا ہے کہ لوگ بیٹھے تماشہ دیکھتے
رہے اور ظالموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پس یہ عظیم الشان پیشگوئی اس رنگ میں کئی بار پوری ہو چکی ہے کہ پولیس کی نگرانی میں
بلوائیوں نے معصوم احمدیوں کو زندہ جلانے کی کوشش کی اور کئی بار کامیاب ہو گئے اور بعض اوقات ناکام بھی ہوئے۔

۱۱۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو قتل میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب (مقرر) ہے۔ ☆

۱۲۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

۱۳۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

۱۴۔ یقیناً وہی شروع بھی کرتا ہے اور دہراتا بھی ہے۔

۱۵۔ باوجود اس کے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

۱۶۔ صاحبِ عرش (اور) صاحبِ مجد ہے۔

۱۷۔ جو چاہتا ہے اُسے ضرور کر کے رہتا ہے۔

۱۸۔ کیا تجھ تک لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟

۱۹۔ فرعون کی اور ثمود کی۔

۲۰۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ تکذیب ہی میں (لگے) رہتے ہیں۔

۲۱۔ جبکہ اللہ ان کے آگے پیچھے سے گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔

۲۲۔ بلکہ وہ تو ایک صاحبِ مجد قرآن ہے۔

۲۳۔ ایک لوح محفوظ میں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝۱۱

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝۱۲
ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝۱۳

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝۱۴

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۝۱۵

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝۱۶

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝۱۷

فَعَالٌ لِّمَآئِدٍ ۝۱۸

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝۱۹

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝۲۰

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝۲۱

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝۲۲

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝۲۳

فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝۲۴

☆ الْحَرِيقُ: النَّارُ (مفردات امام راغب)

۸۶۔ الطّارِق

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اٹھارہ آیات ہیں۔

اس میں سورۃ البروج کے مضمون کو ہی آگے بڑھایا گیا ہے اور پیشگوئی فرمائی گئی ہے کہ اس اندھیری رات میں اللہ تعالیٰ اپنے آسمانی محافظ مقرر فرمائے گا جو ان مظلوم بندوں کی نصرت فرمائیں گے۔ انسان اس بات پر غور کیوں نہیں کرتا کہ وہ ایک اچھلنے والا اور ڈبکیں مارنے والا وجود ہی تو ہے۔ پس بالآخر وہ ضرور اپنی شامت اعمال کے نتیجہ میں پکڑا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اس دور کے تبعین کو یہ ہدایت ہے کہ یہ لوگ کچھ دیر اور شرارتیں کر لیں، بالآخر یہ پکڑے جائیں گے۔ پس انتظار کرو اور ان کو کچھ مہلت دیدو۔



سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَمَانِي عَشْرَةَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو ظاہر ہونے والے کی۔ ﴿۱﴾

۳۔ اور تجھے کیا بتائے کہ رات کو ظاہر ہونے والا کیا ہے؟

۴۔ بہت چمکتا ہوا ستارہ۔

۵۔ کوئی (ایک) جان بھی نہیں جس پر کوئی محافظ نہ ہو۔

۶۔ پس انسان غور کرے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا۔

۷۔ اُچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا۔

۸۔ جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۹۔ یقیناً وہ اس کے واپس لے جانے پر ضرور قادر ہے۔

۱۰۔ جس دن پوشیدہ باتیں ظاہر کی جائیں گی۔

۱۱۔ پس نہ تو اُسے کوئی قوت حاصل ہوگی اور نہ ہی
کوئی مددگار۔

۱۲۔ قسم ہے موسلا دھار بارش والے آسمان کی۔ ﴿۲﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۲﴾

وَمَا آذْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۳﴾

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۴﴾

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۵﴾

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۶﴾

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۷﴾

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ

وَالْتَرَآيِبِ ﴿۸﴾

اِنَّهُ عَلٰی رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿۹﴾

يَوْمَ تُبْلٰى السَّرَآيِرُ ﴿۱۰﴾

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿۱۱﴾

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۲﴾

﴿۱﴾ اس سورت کے آغاز ہی میں رات کو آنے والے نشان کی گواہی دی گئی ہے۔ اس کے بعد کی آیات سے یہ وضاحت ملتی ہے کہ وہ

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ہوگا۔ النَّجْمُ الثَّاقِبُ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آگ برسانے والے شعلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

﴿۲﴾ الرَّجْعُ: الْمَطَرُ بَعْدَ الْمَطَرِ موسلا دھار بارش (المنجد، الأقرب)

- وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۳
- ۱۳۔ اور روئیدگی اُگانے والی زمین کی۔
- إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۴
- ۱۴۔ یقیناً وہ ضرور ایک فیصلہ کن کلام ہے۔
- وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۵
- ۱۵۔ اور وہ ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔
- إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝۱۶
- ۱۶۔ یقیناً وہ کوئی چال چلیں گے۔
- وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝۱۷
- ۱۷۔ اور میں بھی ایک چال چلوں گا۔
- فَمَهْلِكُ الْكَافِرِينَ أَهْمًا لَّهُمْ رُؤْيَا ۝۱۸
- ۱۸۔ پس کافروں کو ڈھیل دے۔ اُنہیں ایک مدت تک ڈھیل دیدے۔

۸۷۔ الاعلیٰ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں یہ خوشخبری دیدی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اور اللہ والوں کا نام ہی غالب ثابت ہوگا۔ پس یہ نصیحت ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ یقیناً نصیحت بالآخر فائدہ دے گی گو آغاز میں بظاہر ناکام دکھائی دے۔ پھر انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نصیحت سے بے بہرہ اس لئے ہوتے ہو کہ تم نے دنیا کی زندگی کو آخروی زندگی پر ترجیح دیدی ہے حالانکہ آخرت ہی بھلائی اور بقا کا گھر ہے۔



سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ عِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اپنے بزرگ و بالا رب کے نام کا ہر عیب سے
پاک ہونا بیان کر۔

۳۔ جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا۔

۴۔ اور جس نے (عناصر کو) ترکیب دی پھر ہدایت دی۔

۵۔ اور جس نے زندگی کی حفاظت کیلئے سبزہ نکالا۔^۱

۶۔ پھر اسے (ناقدروں کیلئے) سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

۷۔ ہم ضرور تجھے قراءت سکھائیں گے پس تو نہیں
بھولے گا۔

۸۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ یقیناً وہ ظاہر کو بھی
جانتا ہے اور اسے بھی جو مخفی ہے۔^۲

۹۔ اور ہم تجھے آسانی مہیا کریں گے۔

۱۰۔ پس نصیحت کر۔ نصیحت بہر حال فائدہ دیتی ہے۔

۱۱۔ وہ ضرور نصیحت پکڑے گا جو ڈرتا ہے۔

۱۲۔ اور سخت بد بخت (شخص) اُس سے اجتناب کرے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ②

الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ③

وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ④

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ⑤

فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى ⑥

سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنسَى ⑦

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ⑧ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

وَمَا يَخْفَى ⑨

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى ⑩

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَى ⑪

سَيَذَكِّرْ مَنْ يَخْشَى ⑫

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ⑬

① اس کے معنی کے لئے دیکھئے: مفردات امام راغب۔

② آیات ۷، ۸: یہاں جس نسیان کا ذکر ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ قرآن بھول جاتا تھا بلکہ مراد وہ نسیان ہے جو نماز میں قراءت کے وقت بعض دفعہ وقتی طور پر واقع ہو جاتا ہے جس کیلئے یہ ارشاد ہے کہ اگر کوئی لفظ سہواً غلط پڑھا جائے تو پیچھے کھڑے ہوئے نمازی اسے ٹھیک کر دیں۔

- ۱۳۔ جو سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔
- ۱۴۔ پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔
- ۱۵۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا۔
- ۱۶۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔
- ۱۷۔ درحقیقت تم تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔
- ۱۸۔ حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔
- ۱۹۔ یقیناً یہ ضرور پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔
- ۲۰۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ ﴿۱﴾
- الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿۱۳﴾
- ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿۱۴﴾
- قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ﴿۱۵﴾
- وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿۱۶﴾
- بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿۱۷﴾
- وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۸﴾
- إِنَّ هَذَانِ فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿۱۹﴾
- صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿۲۰﴾

﴿۱﴾ آیات ۱۹-۲۰: یہاں قرآن کریم کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس نے گزشتہ صحیفوں کی ہر بہترین تعلیم کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔ صحفِ ابراہیم میں سے بھی بہترین تعلیم اس میں موجود ہے اور صحفِ موسیٰ میں سے بھی۔

۸۸۔ الخاشیۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ستائیس آیات ہیں۔

اس سورت میں ایسے مسلسل آنے والے عذابوں کا ذکر ہے جو ڈھانپ دیں گے اور اس دن چہرے سخت خوفزدہ ہوں گے اور بہت مشقت میں مبتلا ہوں گے اور تھک کر چور ہو جائیں گے۔ وہ بھڑکنے والی آگ میں داخل ہوں گے اور ان کی خوراک تھوہر کے سوا کچھ نہیں ہوگی جو نہ انہیں موٹا کر سکے گا نہ ان کی بھوک مٹا سکے گا۔ یہ ایک تمثیل ہے جو من و عن تھوہر پر لگنے والے بظاہر بیٹھے پھل کے اثرات کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو کھانے والوں کو بالآخر بہت تکلیف پہنچاتے ہیں۔

اس کے بعد تمام سورت اُخروی زندگی میں ہونے والے واقعات کا ذکر فرما کر بالآخر اس حساب کا ذکر کرتی ہے جس کے لئے انسان کو ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہوگا۔
اس سورت کی آخری آیت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نماز میں شامل سب مقتدی نسبتاً بلند آواز سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم سے آسان حساب لینا۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کیا تجھے مدہوش کر دینے والی (ساعت) کی خبر پہنچی ہے؟

۳۔ بعض چہرے اُس دن سخت خوفزدہ ہوں گے۔ ﴿۱﴾

۴۔ (یعنی قبل ازیں دنیا کی جستجو میں) سخت مشقت
کرنے والے (اور) تھک کر چُور ہو جانے والے۔

۵۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

۶۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے سے انہیں پلایا جائے گا۔

۷۔ ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا مگر تھوہر سے بنا ہوا۔

۸۔ نہ وہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

۹۔ بعض چہرے اس دن ترو تازہ ہوں گے۔

۱۰۔ اپنی کوششوں پر بہت خوش۔

۱۱۔ ایک بلند و بالا جنت میں۔

۱۲۔ تو اس میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنے گا۔

۱۳۔ اس میں ایک جاری چشمہ ہوگا۔

۱۴۔ اس میں اونچے اونچے بچھائے ہوئے تخت ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۲﴾

وَجُوْهُ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۳﴾

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۴﴾

تَصٰلٰى نٰرًا حَامِيَةً ﴿۵﴾

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۶﴾

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ صَرِيْحٍ ﴿۷﴾

لَا يُسْمِنُوْنَ وَلَا يُغْنٰى عَنْهُمْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۸﴾

وَجُوْهُ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۹﴾

لَسَعِيْهَا رَاضِيَةٌ ﴿۱۰﴾

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۱﴾

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَآغِيَةً ﴿۱۲﴾

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۳﴾

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾

﴿۱﴾ خَاشِعَةٌ کے ان معنوں کے لئے دیکھئے: تاج العروس۔

- ۱۵۔ اور (سلیقے سے) چٹے ہوئے پیالے۔
 ۱۶۔ اور صف بہ صف لگائے ہوئے تکیے۔
 ۱۷۔ اور بچھائی ہوئی مسندیں۔
 ۱۸۔ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟
 ۱۹۔ اور آسمان کی طرف کہ اُسے کیسے رُفعت دی گئی؟
 ۲۰۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مضبوطی سے گاڑے گئے؟
 ۲۱۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی؟
 ۲۲۔ پس بکثرت نصیحت کر۔ تُو محض ایک بار بار نصیحت کرنے والا ہے۔
 ۲۳۔ تُو ان پر داروغہ نہیں۔
 ۲۴۔ ہاں وہ جو پیٹھ پھیر جائے اور انکار کر دے۔
 ۲۵۔ تو اُسے اللہ سب سے بڑا عذاب دے گا۔
 ۲۶۔ یقیناً ہماری طرف ہی اُن کا لوٹنا ہے۔
 ۲۷۔ پھر یقیناً ہم پر ہی اُن کا حساب ہے۔
- وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۱۵
 وَنَمَارِيقُ مَصْفُوفَةٌ ۱۶
 وَزَرَائِبُ مَبْنُوتَةٌ ۱۷
 أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
 كَيْفَ خُلِقَتْ ۱۸
 وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۱۹
 وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۲۰
 وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۲۱
 فَذَكِّرْ ۲۲ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۲۳
 لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ ۲۴
 إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۲۵
 فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۲۶
 إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۲۷
 ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۲۸

۸۹۔ الفجر

یہ سورت ابتدائی مکی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی آیتیں آیات ہیں۔
اس سورت کا نام الفجر ہے اور فجر کے طلوع پر دس راتوں کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے اور پھر دو اور ایک کو بھی
گواہ ٹھہرایا گیا ہے جو گل تیرہ بنتے ہیں۔ یہ تیرہ سال ابتدائی مکی دور کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جس کے بعد ہجرت
کی فجر طلوع ہوئی تھی۔

ان آیات کی اور بھی بہت سی تشریحات پیش کی گئی ہیں جن میں آخرین کے دور میں طلوع ہونے والی ایک
فجر کا بھی اشارہ ملتا ہے لیکن اول فجر جو ہے اس کا ذکر بڑی قطعیت سے ملتا ہے اس لئے اسی کے ذکر پر اکتفا کرتے
ہیں۔

اس سورت کی بقیہ آیات میں بار بار بنی نوع انسان کی خدمت کی تحریص کی گئی ہے۔ فرمایا غریبوں اور
مظلوم قوموں کو آزادی دلانے کے سلسلہ میں جو بھی محنت کرے گا اس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ عظیم جزا پائے گا۔
اور سب سے بڑی خوشخبری آخری آیت میں یہ عطا فرمائی گئی ہے کہ وہ اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح
کو یہ فرماتے ہوئے اپنی طرف بلائے گا کہ اے وہ نفس! جو میرے بارہ میں کلیدِ مطمئن ہو چکا تھا، صرف راضی ہی
نہیں بلکہ مَرْضِیَّہ بھی تھا یعنی میری رضا بھی اس کو حاصل تھی، اب میرے بندوں میں داخل ہو جا اور اس جنت میں
داخل ہو جا جو میرے بندوں کی جنت ہے۔

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ إِحْدَى وَثَلَاثُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ قسم ہے فجر کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱

وَالْفَجْرِ ۲

۳۔ اور دس راتوں کی۔

وَلَيْالٍ عَشْرِ ۳

۴۔ اور جنت کی اور طاق کی۔

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۴

۵۔ اور رات کی جب وہ چل پڑے۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرَ ۵

۶۔ کیا اس میں کسی صاحب عقل کیلئے کوئی قسم ہے؟

هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حَجْرِ ۶

۷۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ تیرے رب نے عاد سے کیا کیا؟

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۷

۸۔ (یعنی عاد کی شاخ) ارم کے ساتھ، جو بڑے
ستونوں والے تھے۔

إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۸

۹۔ جن جیسی تعمیر ملکوں میں کبھی نہیں کی گئی۔

الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۹

۱۰۔ اور ثمود کے ساتھ، جنہوں نے وادی میں چٹانیں
تراشی تھیں۔

وَتَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۱۰

۱۱۔ اور فرعون کے ساتھ، جو کیل کانٹوں سے لیس تھا۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۱۱

آیات ۶ تا ۱۱: ان آیات میں صاحب عقل لوگوں کے لئے ایک دعویٰ پیش کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد سبکی زندگی تیرہ سال تک مندر رہی۔ آخری دس سال، جن میں مصائب کے اندھیرے بڑھتے چلے گئے اور جن کے بعد صبح کے پھوٹنے کی خوشخبری دی گئی تھی، یہ وہ زمانہ تھا جس میں کفار مکہ رسول اللہ ﷺ پر ظلموں میں مسلسل بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ پر ہجرت کی صبح پھوٹ پڑی۔

اسی مضمون کو بعض مفسرین نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ یعنی جنت اور طاق سے پہلی تین صدیاں مراد ہیں یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا دور۔ اس کے بعد دس راتیں یعنی فَيْسَجِ أَعْوَجِ کا ہزار سالہ دور، اسلام پر بہت تاریکی کا آئے گا اور پھر آنحضرت ﷺ کے بیان کے مطابق ایک غیر تشریحی امتی نبی نے ظاہر ہونا تھا۔ یہ زمانہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے جس میں مسیح موعود کا ظہور ہوا۔

۱۲۔ (یہ) وہ لوگ (تھے) جنہوں نے ملکوں میں سرکشی کی۔

۱۳۔ اور ان میں بہت زیادہ فساد کیا۔

۱۴۔ پس تیرے رب نے عذاب کا کوڑا ان پر برسایا۔

۱۵۔ یقیناً تیرا رب ضرور گھات میں تھا۔

۱۶۔ پس انسان کا حال یہ ہے کہ جب اُس کا رب اُس کی آزمائش کرتا ہے پھر اُسے عزت دیتا اور اُسے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے میرا اکرام کیا ہے۔

۱۷۔ اور اس کے برعکس جب وہ اُس کی آزمائش کرتا اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے میری بے عزتی کی ہے۔

۱۸۔ خبردار! درحقیقت تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

۱۹۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔

۲۰۔ اور تم ورثہ تمام تر ہڑپ کر جاتے ہو۔

۲۱۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔

۲۲۔ خبردار! جب زمین ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

۲۳۔ اور تیرا رب آئے گا اور صرف بے صف فرشتے بھی۔

۲۴۔ اور اُس دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اُس دن انسان نصیحت حاصل کرنا چاہے گا مگر اب نصیحت پکڑنا اُس کے لئے کہاں ممکن ہے؟

۲۵۔ وہ کہے گا اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیجا ہوتا۔

الَّذِينَ طَعَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۲

فَاكثُرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝۱۳

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۴

إِنَّ رَبَّكَ بِالْمُرْصَادِ ۝۱۵

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ
وَنَعَّمَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝۱۶

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۖ
فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝۱۷

كَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ ۝۱۸

وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۝۱۹

وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝۲۰

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝۲۱

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝۲۲

وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝۲۳

وَجِئْنَا يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۖ يَوْمَئِذٍ

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝۲۴

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝۲۵

۲۶۔ پس اس دن اُس جیسا عذاب کوئی اور نہ دے گا۔

۲۷۔ اور کوئی اُس جیسی مُٹھلیں نہیں کے گا۔

۲۸۔ اے نفسِ مطمئنہ!

۲۹۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے

ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔

۳۰۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔

۳۱۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ ﴿۳۱﴾

فِيَوْمٍ ذَٰلِكَ يَعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدًا ﴿۳۱﴾

وَلَا يُؤْتِيكَ وَثَاقَهُ أَحَدًا ﴿۳۲﴾

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۳۳﴾

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۳۴﴾

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۳۵﴾

وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۳۶﴾

﴿۳۱﴾ آیات ۲۸ تا ۳۱: ان آیات کریمہ میں ان مومنوں کو خوشخبری دی گئی ہے جن کو وفات سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا جائے گا کہ اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کے حضور اس حال میں حاضر ہو جاؤ کہ تم اس سے راضی ہو اور وہ تم سے راضی ہو۔ اس کے بعد فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي فرما کر ظاہر کر دیا گیا کہ اگرچہ بظاہر تانبیث کے صیغہ کے استعمال سے نفس یعنی روح کو مؤنث قرار دیا گیا ہے لیکن روح نہ مؤنث ہے نہ مذکر۔ اور اسی کو فرمایا فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي کہ میرے عباد میں داخل ہو جا اور میری اس جنت میں جو میں نے اپنے خاص بندوں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔

۹۰۔ البلد

یہ سورت ابتدائی کئی دور میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی اکیس آیات ہیں۔ گزشتہ سورت میں مکہ کی جن راتوں کو گواہ ٹھہرایا گیا تھا اسی مکہ کا ذکر پھر دوبارہ شروع فرما دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں اس شہر کو گواہ ٹھہراتا ہوں اُس وقت تک جب تک تو اس میں ہے کہ جب تجھے اس شہر سے نکال دیں گے تو یہ شہر پھر امن دینے والا نہیں رہے گا۔

اس کے بعد آنے والی نسلوں کو گواہ ٹھہرایا ہے کہ انسان کے مقدر میں مسلسل محنت ہے۔ جب اُسے نور نبوت عطا کیا جاتا ہے تو اس کے سامنے دینی اور دنیوی ترقی کے دو راستے کھولے جاتے ہیں لیکن انسان مشقت کا راستہ اختیار کر کے دینی و دنیوی بلندیوں کی طرف چڑھنے کی بجائے ڈھلوان کا آسان راستہ اختیار کرتا ہے اور تندرل کی طرف گرتا ہے۔ یہاں بلندی پر چڑھنے کے مضمون کو کھول دیا گیا کہ کسی ظاہری پہاڑی پر چڑھنا مراد نہیں بلکہ جب غریب قوموں کو بھوک ستائے اور قوموں کو غلام بنا لیا جائے اس وقت اگر کوئی ان کی گردنوں کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرے اور فاقہ کشوں اور خاک بسر لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے کوشش کرے تو یہی لوگ ہیں جو بلندیوں کی طرف چڑھنے والے ہیں۔ لیکن یہ مٹح نظر ایسا ہے کہ ایک دودن میں طے ہونے والا نہیں۔ اس کے لئے مسلسل صبر سے کام لیتے ہوئے صبر کی تلقین کرنی پڑے گی اور مسلسل رحمت سے کام لیتے ہوئے رحمت کی تلقین کرنی پڑے گی۔

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اِحْدَى وَعِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔

۳۔ جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔

۴۔ اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔

۵۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں
(رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

۶۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ ہرگز اُس پر کوئی غلبہ نہ پاسکے گا۔

۷۔ وہ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا۔

۸۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا؟

۹۔ کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟

۱۰۔ اور زبان اور دو ہونٹ؟

۱۱۔ اور ہم نے اُسے دو مُرْتَفِعِ رَاسْتوں کی طرف ہدایت دی۔

۱۲۔ پس وہ عَقَبَہ پر نہیں چڑھا۔

۱۳۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ عَقَبَہ کیا ہے؟

۱۴۔ گردن کا آزاد کرنا۔

۱۵۔ یا ایک عام فاتے والے دن میں کھانا کھلانا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۲

وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۳

وَ وَاٰلِدٍ وَّمَا وَاٰلِدٍ ۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ۵

اَیْحَسِبُ اَنْ لَّنْ یُقَدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۶

یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَا لَّا لُبَدًا ۷

اَیْحَسِبُ اَنْ لَّمْ یَرَهُ اَحَدٌ ۸

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ ۹

وَ لِسَانًا وَ شَفَتَیْنِ ۱۰

وَ هَدَیْنٰہُ النَّجْدَیْنِ ۱۱

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۱۲

وَ مَا اَدْرٰیكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۳

فَكِّرْ رَقَبَةً ۱۴

اَوْ اِطْعَمْ فِیْ یَوْمِ ذِیْ مَسْجَبَةٍ ۱۵

يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٦﴾

۱۶۔ ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔

أَوْ مَسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٧﴾

۱۷۔ یا ایسے مسکین کو جو خاک آلودہ ہو۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا

۱۸۔ پھر وہ اُن میں سے ہو جائے جو ایمان لے آئے

اور صبر پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی

نصیحت کرتے ہیں اور رحم پر قائم رہتے ہوئے ایک

دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں۔

۱۹۔ یہی ہیں دائیں طرف والے۔

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٨﴾

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٩﴾

۲۰۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار

کر دیا وہ بائیں طرف والے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ

أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٢٠﴾

۲۱۔ اُن پر (پکڑنے کے لئے) ایک بند کی ہوئی آگ

(مقدر) ہے۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّوَصَّدَةٌ ﴿٢١﴾

۹۱۔ الشمس

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سولہ آیات ہیں۔

اس میں ایک دفعہ پھر یہ پیشگوئی فرمائی گئی کہ اسلام کا سورج ایک دفعہ پھر طلوع ہوگا اور وہ چاند پھر چمکے گا جو اس سورج کی روشنی سے فیض یاب ہوگا اور پھر ایک فجر طلوع ہوگی اور اس کے بعد پھر ایک اندھیری رات چھا جائے گی یعنی کوئی صبح بھی ایسی نہیں ہوا کرتی جس کے بعد غفلتوں کے اندھیرے پھر بنی نوع انسان کو گھیر نہ لیں۔

پھر یہ عظیم الشان اعلان ہے کہ ہر نفس کو اللہ تعالیٰ نے عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اسے اپنے اچھے بُرے کی تمیز الہام فرمائی ہے۔ جس نے اپنی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو پروان چڑھایا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس نے اپنی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو مٹی میں گاڑ دیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

اس کے بعد شہود کی قوم اور اس کے رسول کی ناقہ کا ذکر ہے۔ ممکن ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو کہ حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام جس ناقہ پر پیغام پہنچانے کے لئے سفر کیا کرتے تھے، جب اس ناقہ کی کونچیں اُن کی قوم نے کاٹ ڈالیں تو پھر اُن پر بہت بڑی تباہی آئی۔ پس نبیوں کے دشمن جب بھی ان ذرائع ابلاغ کو کاٹتے ہیں جن کے ذریعہ ہدایت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے تو وہ بھی ہمیشہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں۔



سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ سِتُّ عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔

۳۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

۴۔ اور دن کی جب وہ اُس (یعنی سورج) کو خوب
روشن کر دے۔

۵۔ اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے۔

۶۔ اور آسمان کی اور جیسے اُس نے اُسے بنایا۔

۷۔ اور زمین کی اور جیسے اُس نے اسے بچھایا۔

۸۔ اور ہر جان کی اور جیسے اس نے اسے ٹھیک ٹھاک کیا۔

۹۔ پس اُس کی بے اعتمادیوں اور اس کی پرہیزگاریوں
(کی تمیز کرنے کی صلاحیت) کو اس کی فطرت میں
ودیعت کیا۔

۱۰۔ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اُس (تقویٰ)
کو پروان چڑھایا۔

۱۱۔ اور نامراد ہو گیا جس نے اُسے مٹی میں گاڑ دیا۔

۱۲۔ شمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلا دیا۔

۱۳۔ جب اُن میں سے سب سے بد بخت شخص اُٹھ
کھڑا ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۲

وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۳

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا ۴

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۵

وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۶

وَالْأَرْضِ وَمَا طَرَحَاهَا ۷

وَالنَّفْسِ وَمَا سَوَّاهَا ۸

فَالهَمَّاهُ فَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۹

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۱۰

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۱۱

كَذَّبَتْ ثَمُودٌ بِطَغْوَاهَا ۱۲

إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ۱۳

۱۴۔ تب اللہ کے رسول نے اُن سے کہا اللہ کی اونٹنی اور اُس کے پانی پینے کا حق (یاد رکھنا)۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝۱۴

۱۵۔ پھر بھی انہوں نے اُسے جھٹلا دیا اور اُس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ تب اُن کے گناہ کے سبب اُن کے رب نے اُن پر پے بہ پے ضربیں لگائیں اور اس (بستی) کو ہموار کر دیا۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوها فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝۱۵

۱۶۔ جبکہ وہ اُس کے انجام کی کوئی پروا نہیں کر رہا تھا۔

ع ۱۶

وَلَا يَخَافُ عِقْبَاهَا ۝۱۶

۹۲۔ الیل

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بائیس آیات ہیں۔

سورة الشمس کے بعد سورة الیل آتی ہے جیسے دن کے بعد رات آیا کرتی ہے اور یہ کوئی دنیاوی رات نہیں بلکہ اس ساری سورت میں رات کے روحانی پہلو احسن طریق پر پیش فرمائے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی ہے کہ جب رات آئے گی تو پھر دن بھی ضرور چڑھے گا۔ فرمایا جیسے دن اور رات کے اثرات الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح انسان کی کوششیں بھی یا رات کی طرح تاریک ہوتی ہیں یا دن کی طرح روشن۔ ہر انسان کو اس کے اپنے اعمال اور نظریات کے مطابق جزادی جاتی ہے۔ پس وہ لوگ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کر کے اس کی راہ میں اور غریبوں کی بہبود میں خرچ کرتے ہیں اور اچھی بات کی، جب وہ ان کے پاس پہنچے تصدیق کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی راہیں آسان فرمادے گا۔ اس کے مقابل پر وہ شخص جو کنجوسی سے کام لے اور اس سے بے پروا ہو کہ اس کے کیا نتائج نکلیں گے اور بھلائی کی بات جب اس کے پاس پہنچے تو اس کی تکذیب کر دے تو ہم اس کا سفر مشکل بنا دیں گے۔

پس آخر پر بد اعمال شخص کو جس کی صفات اوپر گزری ہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا جا رہا ہے جب وہ اس میں داخل ہوگا اور وہ شخص اس آگ سے ضرور بچایا جائے گا جس نے اپنا مال نیک کاموں پر خرچ کیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

سُورَةُ الْاَيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے رات کی جب وہ ڈھانپ لے۔

۳۔ اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

۴۔ اور اس کی جو اُس نے نرا اور مادہ پیدا کئے۔

۵۔ تمہاری کوشش یقیناً الگ الگ ہے۔

۶۔ پس وہ جس نے (راہ حق میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

۷۔ اور بہترین نیکی کی تصدیق کی۔

۸۔ تو ہم اُسے ضرور کشادگی عطا کریں گے۔

۹۔ اور جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے بخل کیا

اور بے پروائی کی۔

۱۰۔ اور بہترین نیکی کی تکذیب کی۔

۱۱۔ تو ہم اُسے ضرورتاً ہی میں ڈال دیں گے۔

۱۲۔ اور اس کا مال جب تباہ ہو جائے گا اس کے کسی

کام نہ آئے گا۔

۱۳۔ یقیناً ہدایت دینا ہم پر بہر حال فرض ہے۔

۱۴۔ اور یقیناً انجام بھی لازماً ہمارے تصرف میں ہے

اور آغاز بھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

وَ الْاَيْلِ اِذَا يَعْشٰی ۲

وَ الْنَّهَارِ اِذَا تَجَلٰی ۳

وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰی ۴

اِنَّ سَعِیْكُمْ لَشٰثِی ۵

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی ۶

وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۷

فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْیُسْرِ ۸

وَ اَمَّا مَنْ بَخِلَ وَ اسْتَعٰی ۹

وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۱۰

فَسَنُیَسِّرُهُ لِلْعُسْرِ ۱۱

وَ مَا یَعْنٰی عَنْهُ مَالُهُ اِذَا تَرَدُّی ۱۲

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰی ۱۳

وَ اِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَ الْاُولٰی ۱۴

۱۵۔ پس میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو
شعلہ زن ہے۔

۱۶۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر سخت بد بخت۔

۱۷۔ وہ جس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی۔

۱۸۔ جبکہ سب سے بڑھ کر متقی اس سے ضرور بچایا جائے گا۔

۱۹۔ جو اپنا مال دیتا ہے پاکیزگی چاہتے ہوئے۔

۲۰۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ جس کا
(اس کی طرف سے) بدلہ دیا جا رہا ہو۔

۲۱۔ (یہ) محض اپنے رب اعلیٰ کی خوشنودی چاہتے
ہوئے (خرچ کرتا ہے)۔

۲۲۔ اور وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۝

لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝

الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝

وَسَيَجْجَبُهَا الْأَتَقَى ۝

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝

وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝

۹۳۔ الضحیٰ

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

اس سورت میں پھر ایک ایسے دن کی خوشخبری دی گئی ہے جو خوب روشن ہو چکا ہوگا اور پھر ایک رات کی جو اس کے بعد پھر آئے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ فرمایا گیا ہے کہ سخت اندھیروں اور مشکلات کے وقت میں اللہ تعالیٰ تجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور تیری ہر بعد میں آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی اور پھر یہ خوشخبری ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ بہت کچھ عطا فرمائے گا۔ پس یتامی سے حسن سلوک کر اور سوائی کو جھڑکانہ کر اور نعوذ باللہ اس ڈر سے کہ گویا تیری نعمتیں ختم ہو جائیں گی ان کو بنی نوع انسان سے چھپا نہیں۔ جتنا تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اور بھی زیادہ بڑھاتا چلا جائے گا۔



سُورَةُ الصُّحِيِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قسم ہے دن کی جب وہ خوب روشن ہو چکا ہو۔

۳۔ اور رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے۔

۴۔ تجھے تیرے رب نے نہ چھوڑا ہے اور نہ نفرت کی ہے۔

۵۔ اور یقیناً آخرت تیرے لئے (ہر) پہلی (حالت) سے بہتر ہے۔ ﴿۱﴾

۶۔ اور تیرا رب ضرور تجھے عطا کرے گا۔ پس تُو
راضی ہو جائے گا۔

۷۔ کیا اُس نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا؟ پس پناہ دی۔

۸۔ اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا، پس
ہدایت دی۔ ﴿۲﴾

۹۔ اور تجھے ایک بڑے کنبہ والا (نہیں) پایا، پس غنی
کر دیا۔

۱۰۔ پس جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو اُس پر سختی نہ کر۔

۱۱۔ اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اُسے مت
جھڑک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

وَالصُّحِيِّ ﴿۱﴾

وَائْتِیْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿۲﴾

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿۳﴾

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿۴﴾

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿۵﴾

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوَىٰ ﴿۶﴾

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿۷﴾

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿۸﴾

فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُقَهَّرْ ﴿۹﴾

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾

﴿۱﴾ یہاں جس آخرت کے اولیٰ سے بہتر ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا ہر آنے والا لمحہ ہے جو ہر
گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر تھا کیونکہ آپ ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف مجوسفر تھے۔

﴿۲﴾ آیات ۸-۹: ان آیات میں ضالاً کا لفظ گمراہی کے معنوں میں نہیں آیا بلکہ یہ معنی رکھتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق میں گویا اپنے وجود
سے کھویا گیا۔ اور عائلاً آپ کو آپ کی وسیع امت کی بناء پر کہا گیا ہے۔ کسی نبی کو اتنی وسیع امت نصیب نہیں ہوئی جتنی رسول اللہ ﷺ کو ہوئی۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۲﴾
 ۱۲۔ اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تو
 (اسے) بکثرت بیان کیا کر۔ ﴿۱۲﴾

﴿۱﴾ آنحضرت ﷺ کی احادیث سے بکثرت پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احسانات اور دنیاوی فضل آپ پر نازل فرمائے تھے ان کو بنی نوع انسان سے چھپایا نہیں بلکہ کھل کر ظاہر کیا۔ جو روحانی فضل آپ پر نازل فرمائے گئے اگر اللہ کا آپ کو یہ حکم نہ ہوتا تو آپ اپنی ذات میں ہی پوشیدہ رکھتے۔ جو دنیاوی فضل آپ پر فرمائے گئے اس کا بیان اس لئے ضروری تھا کہ ضرورت مند اس کے ذکر سے آپ کی طرف لگیں اور ان کی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔ اور ان سے جو احسان کا معاملہ ہوگا وہ ایسا ہی ہے جیسے اپنے اہل و عیال سے کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان کوئی شکر یہ نہیں چاہتا۔

ع۹۔ المر فشرح

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس عظیم سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حسنہ کے بیان کے بعد فرمایا گیا کہ کیا ہم نے تیرا سینہ پوری طرح کھول نہیں دیا اور امانت کا جو بوجھ تُو نے اٹھایا ہوا تھا، اللہ نے اپنے فضل سے اسے ادا کرنے کی تجھے تو نیت نہیں بخشی اور تیرا ذکر بلند نہیں کر دیا؟ پس یہ دائمی صداقت یاد رکھ کہ ہر مشکل کے بعد آسانی پیدا ہوتی ہے۔ ہر مشکل کے بعد ایک آسانی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی دنیاوی لحاظ سے بھی یہی اصول ہے اور روحانی لحاظ سے بھی یہی۔ پس جب تُو دن بھر کی مصروفیات سے فارغ ہو تو رات کو اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جایا کر اور اس کی محبت سے تسکین دل پایا کر۔



سُورَةُ الْمُنَشَّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ

۱- اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲- کیا ہم نے تیری خاطر تیرا سینہ کھول نہیں دیا؟

۳- اور تجھ سے ہم نے تیرا بوجھ اتار نہیں دیا؟

۴- جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔

۵- اور ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر بلند کر دیا۔

۶- پس یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

۷- یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

۸- پس جب تُو فارغ ہو جائے تو کمر ہمت کس لے۔

۹- اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کر۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

الْمُنَشَّرِ لَكَ صَدْرَكَ ②

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ③

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ④

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ⑤

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑦

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ⑧

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑨

۹۵۔ التّٰیْنِ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

سورة الانشراح کے بعد سورة التین آتی ہے جو دراصل اس بات کی تشریح ہے کہ فَانَّ مَعَ الْعُسْرِ

يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

اس میں ایک لامتناہی ارتقاء کی خبر دی گئی ہے۔ اس میں تین اور ذیتوں کو گواہ ٹھہرایا گیا یعنی آدم اور نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور طُورِ سِیْنِ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس پہاڑ کو جس پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوئی اور پھر اس بَلَدِ اَمِیْن کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آماجگاہ تھا۔ اس تدریجی روحانی ترقی کے ساتھ یہ اعلان فرمادیا کہ اسی طرح ہم نے انسان کو ادنیٰ حالتوں سے ترقی دیتے ہوئے انسان کی آخری ارتقائی منزلوں تک پہنچایا ہے۔ لیکن جو بد نصیب اس سے استفادہ نہ کرے اسے ہم نچلے درجہ کی طرف کوٹنے والوں میں سب سے نیچے کوٹا دیا کرتے ہیں۔ گویا ایک لامتناہی ترقی معکوس کا ذکر ہے۔ لیکن وہ جو ایمان لائیں اور نیک اعمال بجالائیں اُن کی روحانی ترقیات لامحدود ہوں گی۔ پس جو اس کے بعد بھی دین کے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔



سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①
- وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُونِ ②
- وَظُورِ سِیْنِیْنِ ③
- وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ④
- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ⑤
- ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنِ ⑥
- اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ⑦
- فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ⑧
- فَمَا یَكْذِبُكَ بَعْدَ الْاَدِّیْنِ ⑨
- اَلِیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْاَحْكَامِیْنَ ⑩
- ۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
- ۲۔ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔
- ۳۔ اور طور سینین کی۔
- ۴۔ اور اس امن والے شہر کی۔
- ۵۔ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ارتقائی حالت میں
پیدا کیا۔ ⑤
- ۶۔ پھر ہم نے اُسے نچلے درجے کی طرف لوٹنے
والوں میں سب سے نیچے لوٹا دیا۔ ⑥
- ۷۔ سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال
بجالائے۔ پس اُن کے لئے غیر منقطع اجر ہے۔
- ۸۔ پس اس کے بعد وہ کیا ہے جو تجھے دین کے
معاملہ میں جھٹلائے؟
- ۹۔ کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب
سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں؟

⑩ تقویم کے اس معنی کے لئے دیکھیں: مفردات امام راغب اور المنجد.

① آیت ۵، ۶: ان آیات میں انسان کے مسلسل ارتقاء کا ذکر ہے کہ کس طرح انسان کو ادنیٰ حالتوں سے اٹھا کر بلند ترین منصب پر فائز کیا گیا۔ تقویم کا لغوی معنی یہی ہے کہ کسی چیز کو ٹھیک ٹھاک کرتے ہوئے بہتر کرتے چلے جانا۔ اس کے بعد فرمایا کہ پھر ہم نے اس کو اس انتہائی ذلیل حالت کی طرف لوٹا دیا جہاں سے اس نے ترقی شروع کی تھی۔ اس سے مراد صرف اللہ تعالیٰ کے ناشکرے اور فاسق بندے ہیں۔ وہ انسان ہوتے ہوئے بھی مخلوق میں سے بدترین ہو جاتے ہیں۔ سوائے مومنوں کے جن کے لئے اسی سورت میں لامتناہی ترقیات کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس امر کی دلیل کہ انسان بہترین ہونے کے باوجود بدترین مخلوق بھی بن سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ آنے والے بدترین دور میں ان لوگوں کے علماء ”شُرَّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ“ ہوں گے یعنی آسمان کے پردے کے نیچے بدترین مخلوق۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

۹۶۔ العلق

یہ سورت مکی ہے اور سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ہے۔ بسم اللہ سمیت اس کی بیس آیات ہیں۔ نزول وحی کا آغاز اس سورت سے ہوا جس میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رب کے نام سے قراءت کا حکم دیتا ہے جس نے ہر چیز کو تخلیق کی خلعت بخشی ہے۔ اور پھر دوبارہ اِقْرَأْ فرما کر یہ اعلان فرمایا گیا کہ اس سب سے زیادہ معزز رب کا نام لے کر قراءت کر جس نے تمام انسانی ترقی کا راز قلم میں رکھ دیا ہے۔ اگر قلم اور تحریر کا ملکہ انسان کو عطا نہ کیا جاتا تو کوئی ترقی ممکن نہیں تھی۔

اس کے بعد ہر اُس انسان کو خبردار کیا گیا ہے جو عبادت کی راہ میں روکیں ڈالتا ہے۔ اُس کو اس انجام سے ڈرایا گیا ہے کہ اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے اس کی جھوٹی خطا کا رپیشانی کے بالوں سے پکڑ لیں گے۔ پھر وہ اپنے جس مددگار کو چاہے بلائے۔ ہمارے پاس بھی سخت سزا دینے والے دوزخ کے فرشتے ہیں۔



سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ عِشْرُونَ آيَةً وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ پڑھا اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔

۳۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے
لوٹھڑے سے پیدا کیا۔

۴۔ پڑھ، اور تیرا رب سب سے زیادہ معزز ہے۔

۵۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔

۶۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

۷۔ خبردار! انسان یقیناً سرکشی کرتا ہے۔

۸۔ (اس لئے) کہ اس نے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھا۔

۹۔ یقیناً تیرے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۰۔ کیا تو نے اُس شخص پر غور کیا جو روکتا ہے؟

۱۱۔ ایک عظیم بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔^۱

۱۲۔ کیا تو نے غور کیا کہ اگر وہ (عظیم بندہ) ہدایت

پر ہو؟

۱۳۔ یا تقویٰ کی تلقین کرتا ہو؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۲

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۳

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۴

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۵

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمُ ۶

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی ۷

اَنْ رَاہُ اسْتَعْجَلٰ ۸

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرَّجْعٰی ۹

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۱۰

عَبْدًا اِذَا صَلَّى ۱۱

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلٰی الْهُدٰی ۱۲

اَوْ اَمَرَ بِالْتَّقْوٰی ۱۳

۱ آیات ۱۰-۱۱: ان آیات میں اسلام کے آغاز کے زمانہ کا ذکر ہے کہ کس طرح بعض بد بخت لوگ رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھنے سے

رودا کرتے تھے اور آپ پر طرح طرح کے مظالم توڑتے تھے۔

۱۳۔ کیا تُو نے غور کیا کہ اگر اس (نماز سے روکنے والے) نے (پھر بھی) جھٹلا دیا اور پیٹھ پھیر لی؟
۱۵۔ (تو) کیا وہ نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے؟

۱۶۔ خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اُسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔
۱۷۔ جھوٹی خطا کار پیشانی کے بالوں سے۔

۱۸۔ پس چاہئے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلا دیکھے۔
۱۹۔ ہم ضرور دوزخ کے فرشتے بلائیں گے۔

۲۰۔ خبردار! اُس کی پیروی نہ کر اور سجدہ ریز ہو جا اور قرب (حاصل کرنے) کی کوشش کر۔

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝۱۵

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ۝۱۵

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَه لِنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۶

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۷

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝۱۸

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۹

كَلَّا ۝ لَا تَطْعَمُهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۲۰

لَعَلَّكَ

۹۷۔ القدر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

اس سورت میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ جس قرآن کی وحی کا آغاز کیا گیا ہے وہ ہر قسم کی اندھیری راتوں کو روشن کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ پس یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی انتہائی تاریک رات کا ذکر فرمایا جس میں بحر و بر میں فساد پھیل چکا تھا۔ مگر اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ایک ایسی صبح طلوع ہوئی، یعنی قرآن کریم کا نزول ہوا، جس کا نور قیامت تک رہنے والا تھا۔ ہسی حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مراد یہ ہے کہ وحی اس وقت تک نازل ہوتی رہے گی جب تک پوری طرح سے فجر نہ پھوٹ پڑے۔ اور پھر یہ اعلان فرمایا گیا کہ ایک شخص کی ساری عمر کی جدوجہد سے بہتر یہ ایک لیلۃ القدر کی گھڑی ہے اگر کسی کو نصیب ہو جائے۔



سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔

۳۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔

۴۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۵۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور
روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔

۶۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۲

وَمَا اَدْرٰیكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۳

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۴

تَنْزَلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۵

سَلَامٌ فَهِيَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۶

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ

۲۔ یقیناً ہم نے اسے

۳۔ اور تجھے کیا سمجھائے

۴۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۵۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور

۶۔ روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں۔

۷۔ سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

۱۸۔ البینۃ

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

گزشتہ سورت میں ذکر فرمایا گیا تھا کہ لیلۃ القدر میں نازل ہونے والی وحی ہر چیز کو خوب کھول کھول کر بیان فرمادے گی جیسے صبح روشن ہو چکی ہو اب اس سورت میں ذکر ہے کہ اسی طرح ہم نے نسبتاً چھوٹے پیمانے پر گزشتہ انبیاء کو بھی ایک لیلۃ القدر عطا کی تھی ورنہ وہ محض اپنی کوششوں سے وقت کے اندھیرے کو صبح میں تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمایا گیا کہ گزشتہ تمام انبیاء پر جو کتب نازل کی گئی تھیں ان تمام کا خلاصہ تیری تعلیم میں شامل فرما دیا گیا ہے اور ان کی تعلیمات کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہ ایسا دین ہے جو خود بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور بنی نوع انسان کو بھی صراطِ مستقیم پر قائم کرتا رہے گا۔

اس کے بعد کافروں اور مومنوں دونوں کے بد اور نیک انجام کی خبر دی گئی ہے کہ جب دینِ قییم آ جائے تو پھر ہر شخص اس امر میں آزاد ہے کہ چاہے تو اس کی پیروی کرے اور نیک انجام کو پہنچے اور چاہے تو اس کا انکار کر کے بد انجام کو پہنچے۔



سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدِينَةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تَسْعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، ہرگز باز آنے والے نہ تھے باوجود اس کے کہ ان کے پاس کھلی کھلی دلیل آچکی تھی۔

۳۔ اللہ کا رسول مُطَهَّر صحیفے پڑھتا تھا۔

۴۔ اُن میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

۵۔ اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی، انہوں نے تفرقہ نہیں کیا مگر بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن دلیل آچکی تھی۔

۶۔ اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اُس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

۷۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا جہنم کی آگ میں ہوں گے۔ وہ اُس میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے۔ یہی ہیں وہ جو بدترین مخلوق ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ
الْبَیِّنَةُ ۝۲

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۳

فِیْهَا كُتُبٌ قَیْمَةٌ ۝۴

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اٰتُوْا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَیِّنَةُ ۝۵

وَمَا اَمْرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ
لَهٗ الدِّیْنَ ۝۶ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ
وَ یُوْتُوْا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیْمَةِ ۝۷

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
اُولٰٓئِكَ هُمُ السُّرُّرُ الْبَرِیَّةِ ۝۸

۸۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
أُولَٰئِكَ هُم خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۸

۹۔ اُن کی جزا اُن کے رب کے پاس ہمیشہ کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ابد الآباد تک ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہو گئے۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔

جَزَاءُ وَّهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عَدْنٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۝
ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝۹

۹۹۔ الزلزال

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس سورت میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ان تبدیلیوں کا ذکر ہے جن کے نتیجہ میں انسان سمجھے گا کہ اس نے قانون قدرت پر عظیم فتح پالی ہے حالانکہ اُس زمانہ میں جو کچھ زمین اپنے راز اُگلے گی وہ تیرے رب کے حکم سے ایسا کرے گی۔ اس دن انسانوں کی دنیاوی جزا سزا کا بھی ایک وقت آئے گا جب وہ دیکھیں گے کہ ان کی دنیاوی ترقیات نے ان کو کچھ بھی نہ دیا سوائے اس کے کہ باہم جنگ و جدال میں مبتلا ہو کر پراگندہ حال ہو گئے۔ پس اس دن ہر انسان اپنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بھی جزا پائے گا اور چھوٹی سے چھوٹی بدی کی بھی۔

اس سورت کے آغاز میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور اسی تسلسل میں آخر پر فرمایا کہ محض بوجھل نیکیوں یا بدیوں کا ہی حساب نہیں لیا جائے گا بلکہ اگر کسی نے نیکی کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی سرانجام دیا ہو تو وہ اُس کی جزا دیکھے گا اور چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بدی کا اگر کیا ہو تو وہ اُس کی سزا بھی دیکھے گا۔



سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ تِسْعُ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب زمین اپنے بھونچال سے جنبش دی جائے گی۔

۳۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔

۴۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

۵۔ اُس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔

۶۔ کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہوگی۔

۷۔ اس دن لوگ پراگندہ حال نکل کھڑے ہوں گے
تاکہ انہیں اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔

۸۔ پس جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ
لے گا۔

۹۔ اور جو کوئی ذرہ بھر بھی بدی کرے گا وہ اُسے
دیکھ لے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِذَا زُلْزَلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۲

وَآخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَنْقَالَهَا ۳

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۴

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۵

بَاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۶

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۷

لِيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۸

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ۹

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ۱۰

آیات ۸-۹: ان دو آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی کرے گا تو اُسے اُن کا بدلہ دیا جائے گا۔ لیکن مغفرت کا مضمون اس سے بالا ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو بڑے سے بڑے گناہ کو بھی معاف فرما سکتا ہے کیونکہ وہ دلوں کا حال جانتا ہے اور جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں۔

۱۰۰۔ العاديات

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔

ان جنگوں کے ذکر کے بعد جو دنیا کی خاطر رونما ہونے والی ہیں اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی دفاعی جنگوں کا ذکر فرمایا گیا جو ہر شان میں دنیاوی جنگوں سے مختلف اور نیک انجام ہیں۔ ان تیز رفتار گھوڑوں کو گواہ ٹھہرایا گیا جو تیزی سے سانس لیتے ہوئے اس طرح دشمن پر لپکتے ہیں کہ ان کے سموں سے چنگاریاں نکلتی ہیں اور صبح کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں، شخون نہیں مارتے۔ یہ اعلیٰ درجے کی بہادری کی علامت ہے ورنہ دنیاوی قوموں کی لڑائی میں ہر جگہ یہی بیان ہوا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ انسان اپنے رب کی سخت ناشکری کرتا ہے اور وہ خود اس بات پر گواہ ہے۔ اموال کی محبت میں وہ نہایت سخت ہوتا ہے۔ یہاں اشارہ اس طرف ہے کہ دنیا کی تمام جنگیں اموال کی خاطر کی جاتی ہیں۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب زمین کے تمام راز اُگلے جائیں گے اور لوگوں کے سینوں میں جو کچھ چھپی ہوئی باتیں ہیں وہ کھول دی جائیں گی اس دن اللہ تعالیٰ ان کے حالات سے خوب باخبر ہوگا۔



سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ سینے سے آواز نکالتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم۔

۳۔ پھر چنگاریاں اُڑاتے ہوئے شعلے اُگلنے والوں کی۔

۴۔ پھر ان کی جو صبح دم چھاپہ مارتے ہیں۔

۵۔ پھر وہ اس (حملے) کے ساتھ غبار اُڑاتے ہیں۔

۶۔ پھر وہ اُس (غبار) کے ساتھ ایک جمعیت کے
بچوں بچ جا بچتے ہیں۔

۷۔ یقیناً انسان اپنے رب کا سخت ناشکر ہے۔

۸۔ اور یقیناً وہ اس پر ضرور گواہ ہے۔

۹۔ اور یقیناً مال کی محبت میں وہ بہت شدید ہے۔

۱۰۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب اُسے نکالا جائے گا
جو قبروں میں ہے؟

۱۱۔ اور وہ حاصل کیا جائے گا جو سینوں میں ہے۔ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ یقیناً اُن کا رب اُس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

وَالْعِدٰیۡتِۙ ضَبْحًا ﴿۲﴾

فَالْمُورِیۡتِۙ قَدْحًا ﴿۳﴾

فَالْمُعِیۡرٰتِۙ صُبْحًا ﴿۴﴾

فَاَثَرٰنِۙ بِہٖ نَقْعًا ﴿۵﴾

فَوَسَطْنَۙ بِہٖ جَمْعًا ﴿۶﴾

اِنَّ الْاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖۙ لَكَنۡوَدٌ ﴿۷﴾

وَاِنَّہٗۙ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ﴿۸﴾

وَاِنَّہٗۙ لِحُبِّ الْخَیۡرِۙ لَشَدِیۡدٌ ﴿۹﴾

اَفَلَا یَعۡلَمُۙ اِذَا بُعِثِرۡ مَا فِی الْقُبُوۡرِ ﴿۱۰﴾

وَ حٰصِلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱﴾

اِنَّ رَبَّہُمۡۙ بِہُمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۲﴾

﴿۱۰﴾ آیات ۱۰-۱۱: ان آیات میں آخری زمانہ کی ترقیات کی پیشگوئیاں ہیں۔ بَعْثُوۡرَ مَا فِی الْقُبُوۡرِ سے مراد یہ ہے کہ زیر زمین دفن شدہ قوموں کے حالات معلوم کئے جائیں گے۔ اس میں علم آثارِ قدیمہ (Archaeology) کی غیر معمولی ترقی کی پیشگوئی ہے جو نئی زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے۔ ماہرین آثارِ قدیمہ ہزاروں سال پہلے گزری ہوئی قوموں کے حالات اُن کے آثار کے ذریعہ حیرت انگیز طور پر دریافت کر لیتے ہیں۔

حٰصِلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ اس زمانہ میں سائیکٹری میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ نفسیاتی مریض تب تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جب تک اس کے دل کے حالات معلوم نہ کئے جائیں۔ اسے نیم بیہوشی کا ٹیکہ دے کر ڈاکٹر جو سوال کرتا ہے اس سے اس کے سینے کے سارے راز اُگلوائے جاتے ہیں۔

۱۰۱۔ النّار عۃ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی بارہ آیات ہیں۔
یہ سورت گزشتہ سورت کی تنبیہ کا ہی اعادہ کر رہی ہے کہ کبھی کبھی انسان کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے ایک ہولناک آواز اس کے دروازے کھٹکھٹائے گی۔ یہ کھٹکھٹانے والی آواز کیا ہے؟ پھر غور کرو کہ یہ آواز کیا ہے؟ جب ہولناک جنگوں کی تباہ کاری کے نتیجے میں انسان ٹڈی دل کی طرح پراگندہ ہو جائے گا اور گویا پہاڑ بھی دھنی ہوئی اون کی طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ یہاں پہاڑوں سے مراد بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں ہیں اور یقیناً کوئی اُخروی قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس میں تو کوئی پہاڑ ریزہ ریزہ نہیں کئے جائیں گے۔ اس وقت جن قوموں کے پاس زیادہ بھاری جنگی سامان ہوں گے وہ فتحیاب ہوں گی اور جن کے جنگی سامان نسبتاً ہلکے ہوں گے وہ جنگ کی ہاویہ میں گرائی جائیں گی۔ یہ ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔



سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ (خوابِ غفلت سے جگانے والی) ہولناک آواز۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الْقَارِعَةُ ۝

۳۔ وہ ہولناک آواز کیا ہے؟

مَا الْقَارِعَةُ ۝

۴۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ وہ ہولناک آواز کیا ہے؟

وَمَا آذُرُكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝

۵۔ جس دن لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح
ہو جائیں گے۔

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ

الْمَبْتُوثِ ۝

۶۔ اور پہاڑ ڈھکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝

۷۔ پس وہ جس کے وزن بھاری ہوں گے۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝

۸۔ تو وہ ضرور ایک پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝

۹۔ اور وہ جس کے وزن ہلکے ہوں گے۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝

۱۰۔ تو اُس کی ماں ہاویہ ہوگی۔

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝

۱۱۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ یہ کیا ہے؟

وَمَا آذُرُكَ مَا هِيَ ۝

ع ۱۲۔ ایک بھڑکتی ہوئی آگ۔

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

اس سورت کے مضامین کا اس دنیا پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ جنگوں کے دوران جن قوموں کا جنگی آلات کے لحاظ سے پلڑا بھاری ہو
وہی جیتی ہیں اور اپنی فتح کے ذریعہ عیش و عشرت کے سامان حاصل کرتی ہیں اور جو قومیں آلات کے لحاظ سے ہلکی ہوں ان کا انجام یہ ہوتا ہے
کہ وہ جنگ کی آگ میں بھونی جاتی ہیں۔

اس مضمون کا قیامت پر اطلاق کریں تو مراد یہ ہوگی کہ جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں مزے کریں گے اور جن
کے بد اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہ دوزخ کی آگ کا مزہ چکھیں گے۔

۱۰۲۔ التَّكْوِيْنُ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی نو آیات ہیں۔

اس سورت میں انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ دولت کی محبت کے نتیجے میں قبروں تک پہنچ جائے گا۔ اس میں ایک طرف تو بڑی قوموں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اس دوڑ کا نتیجہ سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں ہوگا اور بعض کمزور قوموں کا حال بھی بیان ہوا ہے کہ وہ اپنی مال و دولت کی طلب اور آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے قبروں کی زیارت سے بھی باز نہیں آئیں گے۔ اس کے نتیجے میں انسان کو دو دفعہ خبردار کیا گیا ہے، دنیاوی قوموں کو بھی اور توہم پرست مذہبی قوموں کو بھی کہ اس کا آخری انجام یہ ہوگا کہ تم اس آگ کا علم پا لو گے جو تمہارے لئے بھڑکائی گئی ہے۔ اور پھر تم اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لو گے۔ پھر جب اس میں جھونکے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا کہ اب بتاؤ کہ دنیا کی نعمتوں کی اندھا دھند طلب نے تمہیں کیا دیا؟



سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ تِسْعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے
کی دوڑ نے۔

۳۔ یہاں تک کہ تم نے مقبروں کی بھی زیارت کی۔

۴۔ خبردار! تم ضرور جان لو گے۔

۵۔ پھر خبردار! تم ضرور جان لو گے۔

۶۔ خبردار! اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔

۷۔ تو ضرور تم جہنم کو دیکھ لو گے۔

۸۔ پھر تم ضرور اُسے آنکھوں دیکھے یقین کی طرح
دیکھو گے۔

۹۔ پھر اس دن تم ناز و نعم کے متعلق ضرور پوچھے
جاؤ گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ ۲

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۳

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۴

ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۶

لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۷

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عِیْنَ الْیَقِیْنِ ۸

ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۹

۱۰۳۔ العصر

یہ ابتدائی مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

اس سورت میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ گزشتہ سورتوں میں جس قسم کے انسانوں کا ذکر ہے اور جس دنیا طلبی سے ڈرایا گیا ہے اس کے نتیجہ میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب سارا زمانہ گواہ ہوگا کہ وہ انسان گھائے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے حق پر قائم رہتے ہوئے حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے ہوئے صبر کی نصیحت کی۔



سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

وَالْعَصْرِ ②

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِفِي خُسْرٍ ③

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ④ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ⑤

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔
۲۔ زمانے کی قسم۔

۳۔ یقیناً انسان ایک بڑے گھائے میں ہے۔

۴۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک
اعمال بجالائے اور حق پر قائم رہتے ہوئے ایک
دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور صبر پر قائم رہتے
ہوئے ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

①
②
③
④
⑤

ع۱۰۔ الہمزۃ

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی دس آیات ہیں۔

سورۃ العصر کے بعد سُورۃ الہمزۃ آتی ہے جو اموال کی حریص قوموں کے لئے اب تک بیان فرمودہ انتباہات میں سے سب سے بڑا انتباہ ہے۔ فرمایا کیا اس زمانہ کا بڑا انسان یہ گمان کرے گا کہ اس کے پاس اس کثرت سے دولت اکٹھی ہو چکی ہے اور وہ اسے بے دریغ اپنے دفاع میں خرچ کر رہا ہے گویا اب اسے اس دنیا میں ابدی برتری حاصل ہو گئی ہے؟ خبردار وہ ایک ایسی آگ میں جھونکا جائے گا جو چھوٹے سے چھوٹے ذروں میں بند کی گئی ہے اور تجھے کیا پتہ کہ وہ کونسی آگ ہے؟

یہ سوال طبعی طور پر اٹھتا ہے کہ چھوٹے سے ذرہ میں آگ کیسے بند کی جاسکتی ہے؟ لازماً اس میں اس آگ کا ذکر ہے جو ایٹم میں بند ہوتی ہے اور لفظ حُطْمۃ اور ایٹم (ATOM) میں صوتی مشابہت ہے۔ یہ وہ آگ ہے جو دلوں پر لپکے گی اور ان پر لپکنے کے لئے ایسے ستونوں میں بند کی گئی ہے جو کھینچ کر لمبے ہو جائیں گے۔

یہ ساری سورت انسان کو سمجھ آ ہی نہیں سکتی جب تک اس ایٹمی دور کے حالات اس پر روشن نہ ہوں۔ وہ ایٹمی مادہ جس میں یہ آگ بند ہے وہ پھٹنے سے پہلے عَمَدِ مُمَدَّدۃ کی شکل اختیار کرتا ہے یعنی بڑھتے ہوئے اندرونی دباؤ کی وجہ سے پھیلنے لگتا ہے اور اس کی آگ انسانوں کے بدن جلانے سے پہلے ان کے دلوں پر لپکتی ہے اور انسانوں کی حرکت قلب بند ہو جاتی ہے۔ تمام سائنسدان گواہ ہیں کہ بالکل یہی واقعہ ایٹم بم پھٹنے سے رونما ہوتا ہے۔ اس کے آتش گیر مادہ کے پہنچنے سے پہلے پہلے نہایت طاقتور ریڈیائی لہریں دلوں کی حرکت بند کر دیتی ہیں۔

اس کا ایک اور معنی یہ بھی ہے کہ انسانی جسم کے ذرات میں بھی ایک آگ مخفی ہے۔ جب وہ ظاہر ہوگی تو پھر انسانی دل پر لپکے گی اور اسے ناکارہ بنا دے گی۔



سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ عَشْرُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ②

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ③

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ④

كَأَلَا لَيْنُبَدَنَّ فِي الْخُطْمَةِ ⑤

وَمَا أَذْرَبُكَ مَا الْخُطْمَةُ ⑥

نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ ⑦

الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ⑧

إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ⑨

فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ⑩

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جو کیلئے۔

۳۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔

۴۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اُس کا مال اُسے دوام
بخش دے گا۔

۵۔ خبردار! وہ ضرور خُطْمَہ میں گرایا جائے گا۔

۶۔ اور تجھے کیا بتائے کہ خُطْمَہ کیا ہے۔

۷۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی۔

۸۔ جو دلوں پر لپکے گی۔

۹۔ یقیناً وہ اُن کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔

۱۰۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

۱۰۵۔ الفیل

یہ ابتدائی کمی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

دنیاوی قوموں کی ترقی آخر اس نقطہ عروج پر ختم ہوگی کہ وہ ساری عظیم طاقتیں اسلام کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہو چکی ہوں گی۔ قرآن کریم ماضی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اس سے پہلے بھی اُمُّ الْقُرَیٰ یعنی مکہ کو بڑی بڑی ظاہری حشمت والی قوموں نے تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ اصحاب الفیل یعنی بڑے بڑے ہاتھیوں والے تھے لیکن پیشتر اس سے کہ وہ ان بڑے بڑے ہاتھیوں پر مکہ تک پہنچتے، ان پر ابابیل نے جو سمندری چٹانوں کی کھوہوں میں گھر بناتی ہیں، ایسے کنکر برسائے جن میں چچک کے جراثیم تھے اور ساری فوج میں وہ خوفناک بیماری پھیل گئی اور آنا فناؤہ ایسی لاشوں کے ڈھیر ہو گئے جیسے کھایا ہوا بھوسا ہو۔ ان کے جسموں کو مُر دار خور پرندے پٹک پٹک کر زمین پر مارتے تھے۔ پس آئندہ بھی اگر کسی قوم نے طاقت کے برتے پر اسلام کی یا مکہ کی حرمتی کا اور تباہی کا ارادہ کیا تو وہ بھی اسی طرح تباہ کر دی جائے گی۔



سُورَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی
والوں سے کیا سلوک کیا؟

۳۔ کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا؟

۴۔ اور اُن پر غول درغول پرندے (نہیں) بھیجے؟

۵۔ وہ اُن پر کنکر ملی خشک مٹی کے ڈھیلوں سے پھراؤ
کر رہے تھے۔

۶۔ پس اس نے اُنہیں کھائے ہوئے بھوسے کی
طرح کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
بِأَصْحَابِ الْفِیْلِ ۝۲

أَلَمْ یَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِی تَضْلِیْلِ ۝۳
وَ أَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طِیْرًا أَبَابِیْلَ ۝۴

تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلِ ۝۵

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِّلَ ۝۶

۱
۲
۳
۴
۵
۶

۱۰۶۔ قریش

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پانچ آیات ہیں۔
 سورة الفیل کے معاً بعد اس سورت میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ جس طرح اس واقعہ سے پہلے اہل مکہ
 کے تجارتی قافلے گرمیوں اور سردیوں میں سفر کرتے تھے اور ہر قسم کے پھلوں کے ذریعہ ان کو بھوک اور خوف سے
 امن عطا کیا کرتے تھے، یہی سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔



سُورَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ خَمْسُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ قریش میں باہم ربط پیدا کرنے کے لئے۔

۳۔ (ہاں) اُن میں ربط بڑھانے کے لئے (ہم نے)
سردیوں اور گرمیوں کے سفر بنائے ہیں۔
۴۔ پس وہ عبادت کریں اس گھر کے رب کی۔

۵۔ جس نے انہیں بھوک سے (نجات دیتے ہوئے)
کھانا کھلایا اور انہیں خوف سے امن دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

لَا یَلِفُ قُرَیْشٍ ۝۲

الْفِہِمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ ۝۳

فَلِیَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَیْتِ ۝۴

الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوعٍ ۝۵

وَ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۶

۱۰۷۔ الماعون

یہ ابتدائی کمی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی آٹھ آیات ہیں۔

اس سورت کا گزشتہ سورت سے بظاہر یہ تعلق معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کثرت سے نعمتیں عطا فرمائے گا تو وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہیں کریں گے اور وہ عبادت جو ربّ کعبہ نے سکھائی اس میں ہرگز دکھاوے سے کام نہیں لیں گے ورنہ ان کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جائیں گی کیونکہ ایسی نمازیں دکھاوے کی ہوں گی۔ اسی طرح ان کا خرچ بھی دکھاوے کا ہوا کرے گا۔ حال یہ ہوگا کہ وہ بڑے بڑے خرچ کریں گے جس کے نتیجہ میں ان کو شہرت حاصل ہو لیکن غرباء کو ادنیٰ ادنیٰ ضرورت کی چیزیں دینے میں بھی تردد کریں گے۔



سُورَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبِسْمَلَةِ ثَمَانِي آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ کیا تو نے اس شخص پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟

۳۔ پس وہی شخص ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔

۴۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

۵۔ پس اُن نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔

۶۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔

۷۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

۸۔ اور روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں بھی (لوگوں
سے) روکے رکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكْذِبُ بِالذِّیْنِ ۲

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدْعُ الْیَتِیْمَ ۳

وَلَا یَحْضُ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۴

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۵

الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۶

الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۷

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۸

۱۰۸۔ الکوثر

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

سورۃ السماعون کے معاً بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کسوثر عطا کرنے کی خوشخبری دی گئی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ایک تو یہ معنی ہے کہ وہ اموال جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے اگر وہ انہیں بے دریغ بھی خرچ کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ مزید اموال عطا فرماتا چلا جائے گا۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ آپ کو قرآن عطا ہوا جس کے مضامین کبھی نہ ختم ہونے والے خزانہ کی طرح قیامت تک بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے جاری و ساری رہیں گے۔ اس کے مضامین کا کوئی احاطہ نہیں کر سکے گا۔

اس کے بعد یہ فرمایا گیا ہے کہ تو اس عظیم انعام کے شکرانے کے طور پر عبادت کرو اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی اتر رہے گا اور تیرا فیض کبھی ختم ہونے والا نہیں۔



سُورَةُ الْكُوثَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكُوثَرَ ②

۲۔ یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ ③

۳۔ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ④

④
۴۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو ابتر رہے گا۔ ①

① آنحضرت ﷺ کو کفار مکہ ابتر ہونے کا طعنہ دیا کرتے تھے یعنی ایسا شخص جس کی کوئی زینہ اولاد نہیں۔ آپ کو یہ خوشخبری دی گئی کہ وہ جو زینہ اولاد کے دعویدار ہیں ان کی اولاد بھی روحانی طور پر آپ کی طرف منسوب ہونا باعثِ فخر سمجھے گی اور اپنے بد بخت والدین سے اپنا تعلق کاٹ لے گی۔ چنانچہ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ اس کے قبولِ اسلام کے بعد کسی مسلمان نے اُسے ابو جہل کا بیٹا ہونے کا طعنہ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی اور آپ نے اس مسلمان کو منع فرما دیا کہ آئندہ اسے ابو جہل کا بیٹا نہ کہا جائے (اسد الغابۃ۔ زیر لفظ عکرمہ)۔ تو گویا ابو جہل خود ہی ابتر ہو کر مرا اور اس کی اولاد روحانی لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہونے لگی۔

۱۰۹۔ الکافرون

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔
 اس سورت میں کفار کو مکرر متنبہ فرمایا گیا ہے کہ نہ کبھی میں تمہارے دین کی پیروی کروں گا، نہ کبھی تم
 میرے دین کی۔ پس تم اپنے دین پر چلتے رہو اور میں اپنے دین پر گامزن رہوں گا۔



سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ آيَاتٍ وَرُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ②

۲۔ کہہ دے کہ اے کافرو!

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ③

۳۔ میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم
عبادت کرتے ہو۔

وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ④

۴۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی
میں عبادت کرتا ہوں۔

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ⑤

۵۔ اور میں کبھی اُس کی عبادت کرنے والا نہیں بنوں
گا جس کی تم نے عبادت کی ہے۔

وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑥

۶۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے بنو گے جس
کی میں عبادت کرتا ہوں۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑦

۷۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے
میرا دین۔

ع ۳۴

۱۱۰۔ النّصر

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چار آیات ہیں۔

اس سورت میں دراصل کوثر ہی کی ایک دوسری شکل بیان فرمائی گئی یعنی جیسا کہ قرآنی انعامات کبھی ختم ہونے والے نہیں اسی طرح اسلامی فتوحات کا سلسلہ بھی لامتناہی سلسلہ ہوگا اور لازماً وہ وقت آئے گا جب فوج در فوج قومیں اسلام میں داخل ہوں گی۔ یہ وقت فتح کے شاد دینے بجانے کا نہیں بلکہ استغفار کا ہوگا کیونکہ ان فتوحات کے نتیجے میں تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے بلکہ اور بھی زیادہ انکساری کے ساتھ اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ یہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ نصیب ہوا ہے۔ پس ایسے موقع پر پہلے سے بڑھ کر استغفار میں مشغول رہنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر حمدِ باری تعالیٰ کے ترانے گانے چاہئیں۔



سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

۳۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں
فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

۴۔ پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر
اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول
کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۲

وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ

دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۳

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۴

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۵

۱۱۱۔ التَّوْبَةُ

یہ ابتدائی کئی سورتوں میں سے ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔
 ابوہب، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا کا نام تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہر جگہ نفرت
 کی آگ بھڑکاتا پھرتا تھا اور اس کی بیوی بھی اس میں ممدھی۔ فرمایا: اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے یعنی اسلام
 کے خلاف آئندہ بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے والوں کو، خواہ وہ دائیں بازو کے ہوں یا بائیں بازو کے، ذلت اور
 رسوائی کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ اور وہ مطیع قومیں جو جنگ کا ایندھن مہیا کرنے میں ان کی مدد کریں گی ان کے
 نصیب میں تو پھانسی کے پھندے کے سوا کچھ نہیں۔



سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی
ہلاک ہو گیا۔

۳۔ اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس
نے کمایا۔

۴۔ وہ ضرور ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

۵۔ اور اُس کی عورت بھی، اس حال میں کہ وہ بہت
ایندھن اٹھائے ہوئے ہوگی۔

۶۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بنا
ہوارتہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَهَبٍ وَتَبَّ ۲

مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهُ وَ مَا کَسَبَ ۳

سَیَصْلٰی نَارًا اَذَاتَ لَهَبٍ ۴

وَ اَمْرَاتُهُ حَمَالَةَ الْحَطَبِ ۵

فِی جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۶

۱۱۲۔ الاخلاص

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی پانچ آیات ہیں۔
یہ ایک بہت چھوٹی سی سورت ہے لیکن اس میں عظیم الشان فتوحات کا وعدہ دیا گیا ہے جو عیسائیت کے خلاف اسلام کو نصیب ہوں گی اور یہ خبر دی گئی ہے کہ نہ اللہ کا کوئی باپ تھا نہ اُس کا کوئی بیٹا ہوگا۔ اس ایک جملہ سے عیسائیت کی تمام عمارت منہدم ہو جاتی ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا باپ نہیں تو اس میں بیٹا پیدا کرنے کی صفات کیسے آئیں؟ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اللہ تعالیٰ کا فرضی بیٹا بیان کئے جاتے ہیں، انہوں نے باپ سے صفات کا حصہ کیوں نہ لیا؟ اور اگر باپ نے بیٹا پیدا کیا تھا تو پھر آگے ان کے بیٹے کیوں پیدا نہ ہوئے؟ اس کے بعد یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کُفُو نہیں ہے۔ اس لئے اس قسم کی لغو باتیں اللہ جلَّ شانہ کی گستاخی کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کریں گی۔



سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ خَمْسُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ②

۲۔ تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔

اللَّهُ الصَّمَدُ ③

۳۔ اللہ بے احتیاج ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ④

۴۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ⑤

۵۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

ع ۳۷

۳۔ الفلق

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی چھ آیات ہیں۔

اس سورت میں خبردار کیا گیا ہے کہ ہر تخلیق کے نتیجہ میں خیر کے علاوہ شر بھی پیدا ہوتا ہے پس ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ اور اس اندھیری رات کے شر سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو ایک دفعہ پھر دنیا پر چھا جانے والی ہے۔ اور ان قوموں کے شر سے پناہ مانگو جو انسان کو انسان سے اور قوموں کو قوموں سے پھاڑ کر الگ کر دیتی ہیں۔ گویا ان کا اصول ہی یہ ہے Divide and Rule کہ اگر حکومت کرنا چاہتے ہو تو قوموں میں افتراق پیدا کر دو۔ یہ تمام Imperialism کا خلاصہ ہے جس نے دنیا پر قبضہ کرنا تھا۔ اس کے باوجود اسلام ضرور ترقی کرے گا ورنہ ایسی حالت میں کہ وہ نیست و نابود ہو جائے اس پر حسد تو پیدا نہیں ہو سکتا۔ حسد کا مضمون بتاتا ہے کہ اسلام نے ترقی کرنی ہے اور جب بھی وہ ترقی کرے گا دشمن اس سے حسد کرے گا۔



سُورَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سِتُّ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ②

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ③

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ④

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ⑤

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑥

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ تو کہہ دے کہ میں (چیزوں کو) پھاڑ کر (نئی چیز)
پیدا کرنے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔
۳۔ اُس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔

۴۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ
چھا چکا ہو۔

۵۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ ①

۶۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ ②

① اس کے ایک معنی تو یہ کہتے جاتے ہیں: جاوٹوں کے ذریعہ باہمی تعلقات کی گانٹھوں میں پھونکنے والیاں۔ مگر دراصل یہ ایک بہت ہی عظیم پیشگوئی ہے اور ایسی قوموں کے متعلق ہے جن کا اقتدار Divide & Rule کے اصول پر ہوگا یعنی جن قوموں پر انہوں نے فتح حاصل کرنی ہو ان کو آپس میں لڑا کر بے طاقت کر دیں گے اور خود حاکم بن بیٹھیں گے۔ خصوصاً اہل مغرب نے ساری دنیا پر اسی اصول کے تحت حکومت کی ہے۔

۱۱۴۔ النَّاسُ

یہ مدنی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی سات آیات ہیں۔

یہ سورت یہودیت اور عیسائیت کی ان تمام مجموعی کوششوں کو خلاصہً پیش کرتی ہے جن کے خدّ و خال یہ ہوں گے کہ وہ بنی نوع انسان کی ربوبیت کا دعویٰ کریں گے یعنی ان کی اقتصادیات کے بھی مالک بن بیٹھیں گے۔ اور اسی طرح ملوکیت کا بھی دعویٰ کریں گے یعنی ان کی سیاست پر قبضہ کر لیں گے۔ اور پھر گویا خود معبود بن جائیں گے اور جو ان کی عبادت کرے اس کو تو وہ عطا کریں گے اور جو ان کی عبادت کا انکار کرے اس کو وہ رُسوا کر دیں گے۔ اُن کا سب سے خطرناک ہتھیار یہ ہوگا کہ ایسے وسوسے پیدا کرنے والے کی طرح ہوں گے جو خناس ہوگا یعنی دلوں میں وسوسہ پیدا کر کے پھر آپ غائب ہو جائیں گے۔ یہی حال اس زمانہ کی بڑی طاقتوں یعنی Capitalism کا بھی ہوگا اور عوامی طاقتوں یعنی اشتراکیت (Communism) کا بھی ہوگا۔ پس جو بھی ان تمام امور سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بچالے گا۔



سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ سَبْعُ آيَاتٍ وَ رُكُوعٌ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا،
بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ تو کہہ دے کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

۳۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔

۴۔ انسانوں کے معبود کی۔

۵۔ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے،
جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

۶۔ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

۷۔ (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو (یعنی بڑے لوگوں
میں سے) یا عوام الناس میں سے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ②

مَلِكِ النَّاسِ ③

إِلَهِ النَّاسِ ④

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ⑤

الَّذِي يُوسِّسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑥

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑦

ع
۳۹

① آیات ۵ تا ۷: یہاں آخری زمانہ میں یہود اور عیسائی قوموں کی طرف سے دوسروں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ سے مراد ایک تو یہ ہے کہ بڑے لوگوں کے دلوں میں بھی وسوسے ڈالے جائیں گے اور چھوٹے لوگوں یعنی عوام الناس کے دلوں میں بھی۔ پس سرمایہ دار قوموں اور اشتراکی قوموں کے دلوں میں جو وسوسے شیطان نے ڈالے ان کی وجہ سے دونوں ہی دہریت کی طرف چلی گئیں ایک تو یہ مراد ہے۔ دوسرے یہود اور عیسائی دونوں وسوسہ ڈالنے والے ہیں اور جن لوگوں پر حکومت کرتے ہیں ان کے ایمان میں وساوس ڈال کر ان کو کمزور کر دیتے ہیں۔

دُعَاءِ خْتَمِ الْقُرْآنِ

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً.
اللَّهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ
إِنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے
امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا۔ اے میرے اللہ! جو کچھ میں قرآن مجید میں سے
بھول چکا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے، اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور
دن رات مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما، اور اے رب العالمین! اسے
میرے فائدہ کے لئے حجت کے طور پر بنا دے۔

انڈیکس

۳ مضامین
۵۵ اسماء
۷۹ مقامات
۸۳ کتابیات

مضامین

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
					آ
۱۱۰۱		ظاہری بدن نہیں بلکہ روحانی بدن جمع کئے جائیں گے			آخرت
۵۷۸		موت کے بعد جی اٹھنے تک کے زمانہ کی طوالت اٹھائے جانے والوں کے ساتھ ایک ہانک کر لے جانے والا اور ایک گواہ ہوگا	۹۱۰		ہر نبی نے بعث بعد الموت پر ایمان لانے کی تعلیم دی
۹۳۹	ق: ۲۲		۳۳۳	یونس: ۵	آخری زندگی کی ضرورت
۹۳۶			۱۱۱۲		آخری زندگی پر ایک دلیل
		روزِ حشر مجرموں میں سے بکثرت مجرم نبلی	۶۹۶	احکیموت: ۶۵	آخری زندگی ہی اصل زندگی ہے
۵۳۵	ط: ۱۰۳	آنکھوں والے ہوں گے	۱۳۲	النساء: ۷۸	اس دنیا سے بہتر ہے
۲۱۰	الانعام: ۱۲۳	منکرین آخرت کا رڈ	۳۶۷	بنی اسرائیل: ۳۳	
۳۳۵	التخل: ۱۲۳		۳۹۸	یوسف: ۱۱۰	
۳۷۱	بنی اسرائیل: ۵۳		۱۱۰۳	القیامہ: ۲۳	آخرت میں خدا تعالیٰ کا دیدار
۷۸۲	یس: ۸۰-۷۹		۳۹۳	الکہف: ۵۰	ہر عمل کی جزا ملے گی
۱۱۳۲	عس: ۳۳		۵۲۳	ط: ۱۶	
			۲۳۲	الاراف: ۹	حق ہی اس دن وزنی ثابت ہوگا
۱۰۲۹	الحج: ۴	آخرت کی آخرین میں بعثت			زمین و آسمان فنا کے بلیک ہول میں داخل کر دیئے جائیں گے
۱۰۳۰			۸۲۶		جو اس دنیا میں بصیرت سے محروم ہے وہ آخرت میں بھی بصیرت سے محروم ہوگا
۱۰۲۳					نہاۃً آخری کے بارے میں ظاہری الفاظ کو من و عن نہیں سمجھنا چاہئے
۱۰۲۸		حضرت اقدس محمد ﷺ کی آخرین کو اولین کے ساتھ جمع کرنے کا موجب بنیں گے	۳۷۵	بنی اسرائیل: ۷۳	ہر شخص کا اعمال نامہ اس کی گردن میں لٹکا ہوا ہوگا
		آخرین کے جمع ہونے کا دن کھرے کھوٹے میں تمیز کا دن ہوگا	۹۸۳		انسانی بدن کے اعضاء بھی گواہی دیں گے
۱۰۳۶		دین کی اعانت کے لئے کثرت سے مالی قربانی کا دور ہوگا	۷۸۰	یس: ۶۶	
۱۰۳۶			۸۵۲	خم: ۳۳	کان آنکھوں اور جلد کی گواہی

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۱۶	لقمان : ۳۰	چلنے پھرنے کے آداب			مظلوم احمدیوں کے آگ میں جلانے جانے
۶۲۱	الفرقان : ۳	عباد الرحمن زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں	۱۱۳۹		کے بارہ میں پیشگوئی
۳۹	البقرہ: ۱۹۰	گھروں میں داخل ہونے کے آداب	۱۰۳۲		آخرین کے دور کے مسلمانوں کی کثیر تعداد کی
۶۰۰	النور: ۲۹، ۲۸				متفقین سے مشابہت
۱۰۰۶	المجادلہ : ۱۲	جالس میں بیٹھنے کے آداب			بعد میں آنے والے مسلمانوں کے بارے
۲۳۵	الاعراف: ۳۳	کھانے پینے میں میاندروی اختیار کریں	۱۰۲۸		میں پیشگوئی کہ وہ تجارت کی خاطر آنحضرتؐ
۱۳۶	النساء : ۸۷	تحائف لینے اور دینے کے آداب			کو تنہا چھوڑ دیں گے
		<u>آداب سفر</u>			<u>آداب</u>
۵۱	البقرہ: ۱۹۸	سفر سے پہلے زادراہ کا فکر کرنا چاہئے			<u>آداب رسول</u>
۸۷۶	الزخرف: ۱۵، ۱۴	سواری پر سوار ہونے کی دعا	۷۲۸		آنحضرتؐ کے عظیم مقام کو ملحوظ رکھ کر انتہائی
۳۶۲	مرد : ۳۲	جہاز یا کشتی پر سوار ہونے کی دعا			ادب سے کام لینے کی ہدایات
		<u>احیاء موتی</u>			نبی کی طرف سے اگر کھانے کی دعوت دی
۱۱۰۵	القیامہ: ۳۱	اللہ ہی احیاء موتی پر قادر ہے	۷۳۹	الاحزاب: ۵۳	جائے تو اس کے آداب
۷۷۴	یس : ۱۳		۶۰۹	النور : ۶۳	آپ کو عام لوگوں کی طرح مت بلائیں
۸۶۳	الشوریٰ: ۱۰		۹۳۱	المجمرات: ۲	آپ کے سامنے بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے
۶۸	البقرہ: ۲۵۹	اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے	۹۳۱	المجمرات: ۳	کی منافی
۱۱۲	آل عمران: ۱۵۷		۱۰۰۶	المجادلہ: ۱۳، ۱۲	آپ کے سامنے آواز اونچی کرنے کی منافی
۲۷۰	الاعراف: ۱۵۹		۵۹۳		رسول کریمؐ سے مشورہ کرنے سے قبل صدقہ دینا
۳۳۳	یس: ۵۷				رسول کے بلانے پر لبیک کہنا چاہئے
۳۲۷	المجمرات: ۳۳				<u>آداب معاشرت</u>
۵۶۲	الحج : ۷		۷۱۶	لقمان : ۳۰	آواز جیسی رکھیں
۹۳۱	ق : ۳۳		۲۵	البقرہ : ۸۳	لوگوں سے اچھی بات کہیں
۹۶۳	الحج : ۳۵		۲۳۶	الانعام: ۱۵۳	گھنگو میں عدل سے کام لیں
			۸۵۳	م آسجدہ: ۲۵	بہترین طریق پر اپنا دفاع کریں
			۹۳۳	المجمرات: ۱۳	کسی فرد یا قوم سے استہزاء نہ کریں

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۵۶	النحل: ۱۰۷		۵۵۶	الانبیاء: ۹۶	مرنے والے اس دنیا میں زندہ ہو کر واپس نہیں آتے
		<u>ازدواجی معاملات</u>	۷۷۶	یس: ۳۳	
		(نیز دیکھیں عورت، پردہ، پاکدامنی، حدود)	۸۲۲	الزمر: ۳۳	
		<u>نکاح</u>	۲۲۹	الانعام: ۱۲۳	احیاء موتی کی حقیقت
۱۳۲	النساء: ۳۵	نکاح کا مقصد حصول عفت ہے	۶۹	البقرہ: ۲۶۱	احیاء موتی کی حقیقت جاننے کے لئے
۶۰۱	النور: ۳۳	بیواؤں اور لونڈیوں کے نکاح کروانے کی تاکید	۲۸۷	الانفال: ۲۵	حضرت ابراہیمؑ کا استفسار
۱۳۱	النساء: ۲۳	جن عورتوں سے نکاح کرنا منع ہے	۱۰۵۳		آنحضرت ﷺ کے ذریعہ احیاء موتی
		یتیم لڑکی سے انصاف نہ کر سکنے کی صورت میں	۹۰	آل عمران: ۵۰	امت محمدیہ کے لئے عظیم الشان خوشخبری
۱۲۵	النساء: ۳	اس سے نکاح نہ کرو	۲۹۰	الانفال: ۳۳	حضرت عیسیٰؑ کا روحانی مردوں کو زندہ کرنا
۱۲۵	النساء: ۳	چار عورتوں تک شادی کی اجازت	۳۵۵	النحل: ۹۸	کھلی کھلی حجت کے ذریعہ روحانی مردوں کا احیاء
۱۰۰۱	الحدید: ۲۸	رہبانیت ایک بدعت ہے	۸۳۲	المومن: ۱۳	حیات طیبہ حاصل کرنے کے ذرائع
		<u>حق مہر</u>	۵۷۲	الحج: ۶۷	دودفعہ مرنا اور دودفعہ زندہ ہونا
۱۳۲	النساء: ۲۵	نکاح میں حق مہر ادا کرنا فرض ہے	۵۷۲		آخرت میں دوبارہ زندگی
۱۲۶	النساء: ۵	خوش دلی سے ادا کرنا چاہئے	۶۹	البقرہ: ۲۶۰	ایک شخص کو سو سال مارے رکھنے کے بعد زندہ کرنے سے مراد
۱۲۶	النساء: ۵	عورت اپنی خوشی سے حق مہر چھوڑ سکتی ہے			<u>ارمہ ادا</u>
		عورت کو چھوڑنے سے پہلے طلاق کی صورت			مرد ہونے والے اللہ کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے
۶۲	البقرہ: ۲۳۸	میں نصف حق مہر ہوگا	۱۰۹	آل عمران: ۱۳۵	ایک مرد کے بدلے ایک ایسی قوم کا وعدہ جو خدا سے محبت کرنے والی ہو
۶۲	البقرہ: ۲۳۷	اگر حق مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہوگا	۱۸۵	المائدہ: ۵۵	قتل مرد کا عقیدہ رسولوں کے منکرین کا اجتماعی عقیدہ تھا
		<u>طلاق</u>	۳۱۱		مرد کی سزا قتل نہیں
۱۰۳۳	الطلاق: ۲	طلاق دینے کی صحیح صورت	۵۶	البقرہ: ۲۱۸	
۵۹	البقرہ: ۲۳۰	دودفعہ طلاق دے کر رجوع کیا جاسکتا ہے	۹۹	آل عمران: ۹۰	
		تیسری مرتبہ یا تو رجوع کرنا ہوگا یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کرنا ہوگا	۱۵۸	النساء: ۱۳۸	
۵۹	البقرہ: ۲۳۰		۱۸۵	المائدہ: ۵۵	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۰۳	الجمادہ: ۵۲۳	ماں اور بیٹے کا تعلق تو اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہوتا ہے	۵۹	البقرہ: ۲۳۰	طلاق کی صورت میں احسان کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے اور دیئے گئے اسواہل واپس نہیں لینے چاہئیں
۱۰۰۳	الجمادہ: ۵۲۳	<u>لعان</u> خاوند کے بیوی پر بدکاری کا الزام لگانے کی صورت میں احکام	۵۹	البقرہ: ۲۳۱	تیسری طلاق کے بعد عورت اس خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی سوائے دوسرے مرد سے نکاح کے
۵۹۶	النور: ۷	<u>استغفار</u> مومنوں کو استغفار کا حکم غلطی کے ارتکاب پر استغفار متقی باقاعدہ استغفار کرتے ہیں ملائکہ مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں	۶۲	البقرہ: ۲۳۷	بعد مطلقہ یا بیوہ ہونے کی صورت کے عورت کو چھوٹے سے پہلے طلاق دینے کا جواز
۱۰۹۳	المومل: ۲۱	آ نحضرت ﷺ کو حکم کہ مومنوں کے لئے استغفار کریں	۵۹	البقرہ: ۲۳۰	خلع اگر میاں بیوی حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں تو علیحدگی کی صورت
۱۰۷	آل عمران: ۳۳	استغفار انعامات الہی کے نزول کا موجب ہے	۵۸	البقرہ: ۲۲۹	<u>عدت</u> مطلقہ کی عدت
۹۳۶	الذاریات: ۱۹	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۶۱	البقرہ: ۲۳۵	بیوہ کے لئے عدت
۸۶۳	الشوری: ۶	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۱۰۳۳	الطلاق: ۵	آ کہہ کی عدت
۸۳۲	المومن: ۸	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۶۲	البقرہ: ۲۳۶	عدت کے دوران اشارۃ نکاح کی پیش کش کی جاسکتی ہے لیکن نکاح نہیں
۱۱۲	آل عمران: ۱۶۰	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۶۱	البقرہ: ۲۳۳	<u>رضاعت</u> رضاعت کی مدت
۶۰۹	النور: ۶۳	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۷۱۵	لقمان: ۱۵	مطلقہ بیوی سے بچے کی رضاعت کے مسائل
۳۵۵	صود: ۳	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۶۱	البقرہ: ۲۳۳	رضائی ماؤں اور بہنوں سے نکاح کی ممانعت
۳۶۳	صود: ۵۳	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۱۳۶	النساء: ۲۳	<u>ایلاء</u> بیویوں سے تعلقات قائم نہ رکھنے کی قسم کھانے والوں سے متعلقہ احکام
۱۰۸۰	نوح: ۱۳۲	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۵۸	البقرہ: ۲۲۷	<u>ظہار</u> بیوی کو ماں کہہ دینے کی صورت میں احکام
۱۳۶	النساء: ۶۵	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے	۷۲۹	الاحزاب: ۵	
۱۵۳	النساء: ۱۱۲	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے			
۲۸۸	الانفال: ۳۳	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے			
۳۲۶	التوبہ: ۱۱۳	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے			
۵۱۳	مریم: ۳۸	استغفار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو غفور ورحیم پائیں گے			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۳۵	الحجرات: ۱۸	اسلام میں داخل ہونا اپنے ہی نفس پر احسان ہے			حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے استغفار
۸۶۵	الشوریٰ: ۱۳	پہلے انبیاء کا دین بھی اسلام ہی تھا	۳۲۶	التوبہ: ۱۱۳	کرنا ایک وعدہ کی بنا پر تھا
		<u>خصوصیات</u>			آنحضرت ﷺ کا منافقین کے لئے
۱۷۲	المائدہ: ۳	اسلام ایک مکمل دین ہے	۳۱۸	التوبہ: ۸۰	استغفار انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا
۲۷۰	الاعراف: ۱۵۹	اسلام عالمگیر دین ہے	۱۰۳۳	المنافقون: ۷	
۷۵۳	سبا: ۲۹		۹۲۱		آنحضرت ﷺ کے استغفار کی حقیقت
۶۰۲	النور: ۳۶		۱۲۲۲		فتوحات کے وقت استغفار میں مشغول رہنا چاہئے
۹۳۳	الحجرات: ۱۳	اسلام رنگ و نسل کی تمیز مٹاتا ہے			<u>اسلام</u>
۶۰۶	النور: ۵۶	اسلام میں خلافت کا وعدہ			<u>اسلام ہی حقیقی دین ہے</u>
۸۷۰	الشوریٰ: ۳۹	شورائی نظام	۳۲	البقرہ: ۱۱۳	اسلام کی حقیقت
۱۱۲	آل عمران: ۱۶۰		۲۳۸	الانعام: ۱۱۳-۱۱۴	
۱۷۱	المائدہ: ۳	نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنا چاہئے	۸۳	آل عمران: ۳۰	اللہ کے نزدیک حقیقی دین اسلام ہی ہے
۲۳۶	الاعراف: ۳۳	زینت اور طہیبات حرام نہیں	۹۸	آل عمران: ۸۶	اب اسلام ہی قابل قبول دین ہے
		<u>بنیادی عقائد</u>	۱۵۵	النساء: ۱۲۶	اسلام سے بہتر کوئی دین نہیں
۷		اسلام کے بنیادی عقائد کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہے	۷		شریعت کی تکمیل
۷۷	البقرہ: ۱۸۶	اللہ ملائکہ تمام پیغمبروں اور تمام کتابوں پر ایمان			جس کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اسے قبولیت
۹	البقرہ: ۵	آخرت پر ایمان	۲۲۹	الانعام: ۱۲۶	اسلام کے لئے شرح صدر عطا فرماتا ہے
		ہر ملک اور قوم میں اللہ کے رسول مبعوث			اسلام خود بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور بنی نوع
۳۳۲	یونس: ۸	ہوئے ہیں	۱۱۹۶		انسان کو بھی صراط مستقیم پر قائم کرتا رہے گا
۷۶۵	فاطر: ۲۵		۸۳	آل عمران: ۳۲	جس نے اسلام قبول کیا وہی ہدایت کا مستحق ہے
۶۸	البقرہ: ۲۵۷	دین میں جبر جائز نہیں	۱۰۸۷	الجن: ۱۵	
۲۵۷	الاعراف: ۸۹		۷۱۶	لقمان: ۲۳	اسلام کو قبول کرنا مضبوط کڑے کو پکڑنا ہے
۳۵۱	یونس: ۱۰۰				جو اسلام قبول کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے نور
۳۶۰	صود: ۲۹		۸۱۹	الزمر: ۲۳	پر قائم ہوتا ہے
۳۹۰	الکہف: ۳۰		۱۰۱	آل عمران: ۱۰۳	اسلام کی حالت میں مرنے کا مطلب
			۵۳	البقرہ: ۲۰۹	اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا حکم

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۴۱۰	البقرہ: ۳۲		۱۷۴	المائدہ: ۹	دشمن سے بھی کامل عدل کی تعلیم
۹۲۷	الف: ۲۹		۲۲۶	الانعام: ۱۰۹	دوسرے مذاہب سے عدل کی تعلیم
۱۰۲۶	القلم: ۱۰		۱۰۲۱	المستح: ۹	پر امن غیر مسلموں سے انصاف کی تعلیم
		اسلام کے خلاف جنگ کے شعلے بجڑکانے	۱۰۲۱	المستح: ۹	جارحانہ جنگوں کا قلع قمع
۱۲۳۳		والوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے	۵۷۵	الحج: ۷۹	مسلمان نام خود خدا نے رکھا ہے
		اسلام یا مکہ کی بے حرمتی یا تباہی کا ارادہ رکھنے	۵۷۵		لفظ مسلم پر کسی کی اجارہ داری نہیں
۱۲۱۲		والوں کا انجام اصحاب فیل کی طرح ہوگا	۱۳۹	النساء: ۹۵	اسلام علیکم کہنے والے کو کافر نہ کہو
		اسلام نے ترقی کرنی ہے اس لئے دشمن کا اس	۲۳۸	الانعام: ۱۶۵	کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی
۱۲۲۸		سے حسد کرنا لازمی ہے			جو اللہ کو اخلاص سے تلاش کریں وہ کسی بھی
۱۲۲۲		مستقبل میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ لامتناہی ہوگا			مسک سے تعلق رکھتے ہوں اللہ بلا خیران کی
۳۸	البقرہ: ۱۳۳	اسلام دین وسط ہے	۶۸۳		اسلام اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرے گا
۴۷	البقرہ: ۱۸۶	اسلام دین نسر ہے	۳۰۲	التوبہ: ۶	مشرک اگر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دی جائے
۱۷۳	المائدہ: ۷				قوموں کے اختلاف کی صورت میں ان میں
۵۷۴	الحج: ۷۹		۹۲۹		صلح کرانے کا نظام
۲۳۶	الانعام: ۱۵۳	اسلام خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے	۱۳۳	النساء: ۷۳	اپنی حفاظت کی تاکید
		<u>آخرین کے دور میں اسلام کی حالت</u>			مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا
		اسلام کے سورج کے ایک دفعہ پھر طلوع	۱۶۰	النساء: ۱۳۵	مناسب نہیں
۱۱۷۳		ہونے کی پیشگوئی			آیات اللہ سے استہزا کرنے والوں کے ساتھ
		اسلام کے دور اول اور دور آخر میں قربانیاں	۱۵۹	النساء: ۱۳۶	نہیں
۹۸۳		کرنے والوں کا موازنہ	۲۱۷	الانعام: ۶۹	تعلیم کا امتیاز کہ رزق محض حلال ہی نہیں بلکہ
		<u>اطاعت</u>			طیب ہونا چاہئے
۲۹۱	الانفال: ۳۷	اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی فرضیت	۴۳	البقرہ: ۱۶۹	
		رسول اس غرض سے بھیجے جاتے ہیں کہ اللہ	۱۹۲	المائدہ: ۸۹	
۱۳۱	النساء: ۶۵	کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے	۲۹۶	الانفال: ۷۰	مال قیمت کی حلت
۱۳۵	النساء: ۸۱	رسول کریم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	۱۹۵	المائدہ: ۱۰۳	غیر مناسب سوالات نہیں کرنے چاہئیں
			۳۰۸	التوبہ: ۳۳	اسلام کا اعلیٰ غلبہ

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۲۱۰		اموال کی حریص قوموں کے لئے انتباہ	۸۶	آل عمران: ۳۳	رسول اللہ کی اطاعت خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے
۳۹	البقرہ: ۱۸۹	دوسروں کے اموال ہتھیانے کے لئے حکام کو رشوت دینے کی منافی	۶۰۶	النور: ۵۵	رسول کی اطاعت ہدایت پانے کا موجب ہے
		<u>اللہ تعالیٰ</u>			اللہ اور اس رسول کی اطاعت کے نتیجہ میں صالحیت، شہادت، صدیقیت حتیٰ کہ نبوت بھی مل سکتی ہے
		<u>دلائل ہستی باری تعالیٰ</u>	۱۳۲	النساء: ۷۰	اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہی با مراد ہوں گے
۱۳	البقرہ: ۲۹	ہستی باری تعالیٰ کی گواہی فطرت انسانی میں موجود ہے	۶۰۵	النور: ۵۳	اللہ اور رسول کی اطاعت کے نتیجہ میں
۲۷۳	الاعراف: ۳۳				آخری انعامات اور نافرمانی کے نتیجہ میں سزا
۷۱۸	لقمان: ۳۳		۱۲۹	النساء: ۱۵، ۱۳	اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت
		<u>چار بنیادی صفات</u>			
۵	الفاتحہ: ۲۵۲	رب العالمین - الرحمن - الرحیم - مالک یوم الدین	۱۳۰	النساء: ۶۰	کی اطاعت
		<u>صفات اور اسماء حسنیٰ</u>			
۳۲	البقرہ: ۱۶۳	اللہ کی وحدانیت	۳۸	البقرہ: ۱۸۸	<u>اعتکاف</u>
۸۳	آل عمران: ۱۹				<u>اقتصادیات</u>
۹۳	آل عمران: ۶۳		۹۳۶	الذاریات: ۳۰	تمہارے اموال میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے
۱۲۲۷	الاخلاص: ۲				اموال صرف مالداروں کے اندر ہی چکر نہ کھاتے رہیں
۲۳۸	الانعام: ۱۶۳	اس کا کوئی شریک نہیں	۱۰۱۲	الحشر: ۸	سود سے بچنے کی تعلیم
۳۰۷	التوبہ: ۳۶		۷۳	البقرہ: ۲۷۹	
۶۱۳	الفرقان: ۳		۷۰۵	الروم: ۳۰	
۹۹۵	الحدید: ۳	وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے	۱۰۶	آل عمران: ۱۳۶	
۹۷۷	الرحمن: ۲۷، ۲۸	صرف اللہ کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے	۱۹۳	المائدہ: ۹۱	جوا، انصاف اور آزلام کی ممانعت
۵	الفاتحہ: ۵	صرف وہی عبادت کا مستحق ہے	۱۳۳	النساء: ۳۰	تجارت سے نفع کمانا جائز ہے
۶۰۲	النور: ۳۶	اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے	۱۱۳۱		موجودہ دور کی تجارت کا تجزیہ
۶۸	البقرہ: ۲۵۲	اللہ کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مسمد ہے	۶۲۲	الفرقان: ۶۸	خرچ میں اعتدال کی تعلیم
۱۰۵۵	الملك: ۲	اس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۲۵	الانعام: ۱۰۴	اللہ کو خود کوئی نہیں دیکھ سکتا ہاں وہ خود اپنا جلوہ دکھاتا ہے	۴۰۴	الرعد: ۱۶	آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے
۹۳۸	ق: ۱۷	اللہ انسان سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ زیادہ قریب ہے	۱۱	البقرہ: ۲۱	اللہ تعالیٰ ہر شے پر دائمی قدرت رکھنے والا ہے
۴۸	البقرہ: ۱۸۷	خدا دعا سنتا ہے	۳۸۲	یوسف: ۲۲	اللہ اپنے فیصلہ پر غالب رہتا ہے
۵۳۶	طہ: ۱۱۱	علمی لحاظ سے بھی خدا کا احاطہ نہیں ہو سکتا	۵۶۳	الحج: ۱۵	اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے
۶۶۱	النمل: ۶۶	صرف اللہ ہی عالم الغیب ہے	۱۰۷۲	الاحقاف: ۳۳	"ذی المعارج" ہونے کی حقیقت
۱۰۱۵	الحشر: ۲۳	عالم الغیب والشہادۃ	۹۱۰	الاحقاف: ۳۳	وہ زمین و آسمان کی پیدائش سے نہیں ٹھکتا
۸۶	آل عمران: ۳۰	سینے کے رازوں اور زمین و آسمان کے رازوں کو جانتا ہے	۲۶۹	الاعراف: ۱۵۷	اللہ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے
۳۳۳	یونس: ۶۲	اس سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی	۶۹۶	الحکیمت: ۷۰	اللہ تعالیٰ خود اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے
۳۲۷	الحجر: ۲۳	زندگی اور موت صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے	۱۱۳۷	الانشاق: ۷۰	خدا کی طرف جانے کیلئے سخت مشقت کی ضرورت
۶۹۵	الحکیمت: ۶۱	سب مخلوقات کو رزق اللہ ہی دیتا ہے	۵۷۳	الحج: ۷۶	اللہ رسول چننا رہتا ہے
۴۱۶	ابراہیم: ۳۰	اللہ انسان کی بجائے نئی مخلوق لانے پر قادر ہے	۱۰۰۷	المجادلہ: ۲۲	اللہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہتے ہیں
۷۱۰	البقرہ: ۳۱	اللہ کی حکمت اور قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا	۷۰۶	الروم: ۴۸	اللہ مومنوں کی ضرور نصرت کرتا ہے
۱۳	البقرہ: ۳۱	اللہ ہر عیب سے پاک ہے	۵۳۲	الاعراف: ۱۸۱	صفت رحمت کا کامل مظہر آنحضرت ﷺ ہیں
۱۳	البقرہ: ۳۳	اللہ ہر عیب سے پاک ہے	۲۷۵	الاعراف: ۱۸۱	اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں
۴۷۰	نہر انکب: ۴۳	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۱۰۱۶	الحشر: ۲۵	الحی - القیوم
۳۲	البقرہ: ۱۱۷	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۶۷	البقرہ: ۲۵۶	ملک - قدوس - سلام - مومن - مہکمن - عزیز -
۱۶۶	النساء: ۱۷۳	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۱۰۱۶	الحشر: ۲۳	جبار اور مہکبر
۲۲۳	الانعام: ۱۰۱	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۱۰۱۶	الحشر: ۲۵	خالق - باری اور مصور
۴۸۳	الانعام: ۱۰۱	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۷۷۱		صرف خالق کائنات کو ہی جوڑے کی ضرورت
۱۰۸۵	الجن: ۳	اللہ اولاد (کی ضرورت) سے پاک ہے	۱۲۲۷	الانعام: ۵۳۳	نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے
۵۲۸	طہ: ۵۳	اللہ تعالیٰ نہ بھولتا ہے نہ بھولتا ہے	۸۶۳	الشوری: ۱۳	احد - صمد - لم یلد ولم یولد - بے مثل
۶۷	البقرہ: ۲۵۶	اللہ کو نہ اونگھ پکڑتی ہے نہ نیند	۴۷۵	نہر انکب: ۷۸	خدا کی کوئی مثل نہیں
۶۸	البقرہ: ۲۵۶	اللہ تمھارے نقص سے پاک ہے	۷۶۹	فاطر: ۴۳	اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۳۲	النساء: ۷۰	اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں منع عظیم گروہ کے چار درجے	۹۳۱	ق: ۳۹	اللہ کو کھانے کی حاجت نہیں
۱۰۵۳		امت محمدیہ کے لئے عظیم الشان خوشخبری کہ روحانی مردے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے	۲۰۷	الانعام: ۱۵	<u>عرش</u>
۱۱۶	آل عمران: ۱۸۰	امت محمدیہ میں فیضان نبوت	۹۹۵	الہجۃ: ۲۵	استوئی علی العرش کا مفہوم
۱۳۲	النساء: ۷۰		۸۲۸	الزمر: ۷۶	ملائکہ اس کے عرش کو گھیرے ہوئے ہیں
۲۳۶	الاعراف: ۳۲				قیامت کے دن آٹھ فرشتوں نے عرش کو اٹھایا
۱۰۸۵	الحج: ۸		۱۰۶۸	الحاقہ: ۱۸	ہوا ہوگا
۳۵۸	یوسف: ۱۸	آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے صدق کے آنے کی پیشگوئی	۳۵۶	مرد: ۸	عرش کے پانی پر ہونے سے مراد
۱۱۵۱	المیروج: ۳		۵۳	البقرہ: ۲۱۳	<u>امت</u>
۱۱۳۹			۳۳۶	یونس: ۲۰	پہلے لوگ ایک ہی امت تھے
۶۰۶	النور: ۵۸ تا ۵۷	امت محمدیہ کے لئے خلافت کا وعدہ	۱۸۳	المائدہ: ۳۹	اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا
۱۰۲۹	الجمعة: ۳	آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ یعنی مہدی معبود کے آنے کی خبر	۲۳۶	الاعراف: ۳۵	ہر امت کے لئے اجل مقرر ہے
۱۰۳۰			۸۹۹	الہاشیہ: ۲۹	ہر امت کا فیصلہ اس کی اپنی کتاب یعنی شریعت کے مطابق کیا جائے گا
۱۰۲۶	القنف: ۷		۳۵۸	الہمل: ۱۳۱	ابراہیمؑ اپنی ذات میں ایک امت تھا
۸۸۲	الزخرف: ۵۸	امت میں مثل ابن مریم کی بعثت پر شورا ٹھننا	۳۳۸		
۱۰۱	آل عمران: ۱۰۳	امت کو تفرقہ بازی سے بچنے کی تاکید	۳۳۲	یونس: ۳۸	ہر امت میں اللہ کے رسول آئے ہیں
۷۳۲	الاحزاب: ۷۰	ایذاہدی	۷۶۵	فاطر: ۲۵	ہر امت میں نذیر آئے ہیں
۱۶۹		یہود و نصاریٰ کے عہد توڑنے کی خرابیوں کے بارے میں امت محمدیہ کو تنبیہ			<u>امت محمدیہ</u>
۳۱	البقرہ: ۱۰۹	امت محمدیہ کو کثرت سے سوال کرنے کی منافی	۱۰۲	آل عمران: ۱۱۱	امتوں میں سے بہترین امت
۱۹۶	المائدہ: ۱۰۳		۳۸	البقرہ: ۱۳۳	امۃ وسطا یعنی بہترین امت
۹۰۹	الاحقاف: ۳۱	جنوں کا ایمان لانا	۱۰۱	آل عمران: ۱۰۳	امت محمدیہ پر اللہ کی عظیم الشان نعمت
			۸۵۳	نم احمد: ۳۵۳	امت میں وحی والہام ہمیشہ جاری رہیں گے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۶۴	النجم: ۴۰	انسان کو وہی ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے	۱۰۱	آل عمران: ۱۰۵	دعوت الی اللہ کی تاکید
۱۱۷۱	البلد: ۵	انسان کو مشقت سے مفر نہیں	۶۸۵	الحکیموت: ۳	ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے
۸۵۷	نجم السجدہ: ۵۰	انسان خیر مانگنے سے نہیں تھکتا	۷۰۳	الروم: ۳۱	اللہ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے
۳۳۵	یونس: ۱۳	انسان کو تکلیف پہنچنے تو بہت دعائیں کرنے لگتا ہے	۹۵۰	الذاریات: ۵۷	انسان کی پیدائش کا مقصد
۸۱۷	الزمر: ۹		۱۰۷۶	الطارق: ۳۲	انسان سے بہتر مخلوق پیدا کرنے پر خدا کی قدرت
۸۲۳	الزمر: ۵۰		۹۹۶	المدیہ: ۹	ہر انسان سے عیاش لیا گیا کہ وہ اپنے رب پر ایمان لائے
۸۵۸	نجم السجدہ: ۵۰	انسان پر جب انعام نازل ہو تو وہ اعراض کرنے لگتا ہے	۱۱۷۵	العنکبوت: ۹	انسان میں بے اعتدالیوں اور پرہیز گاریوں کی تمیز کی صلاحیت
۳۶۵	بنی اسرائیل: ۱۳	انسان شرا ایسے مانگتا ہے جیسے خیر مانگ رہا ہو	۱۱۷۱	البلد: ۱۱	انسان کی دو مرتبہ راستوں کی طرف ہدایت
۵۴۸	الانبیاء: ۳۸	انسان کی فطرت میں جلد بازی ہے	۱۱۷۰		
۱۰۷۳	الطارق: ۲۰	انسان حریص پیدا کیا گیا ہے	۸۵۶	نجم السجدہ: ۳	انسان اپنے عمل میں آزاد ہے
۳۷۹	بنی اسرائیل: ۱۰۲	انسان بہت کجیوں واقع ہوا ہے	۳۷۳	بنی اسرائیل: ۷۲	انسان کی فضیلت و کرم
۵۴۸	طہ: ۵۶	انسان کی پیدائش، موت اور مشیتِ ثانیہ کے اسی زمین سے وابستہ ہونے کا مفہوم	۹۷۵	الرحمن: ۵۰۳	اللہ نے انسان کو پیدا کر کے اسے بیان سکھایا
		تخلیق انسان اور ارتقاء	۵۸۶	المؤمنون: ۲۳	انسان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر جو جنس ڈالتا
۵۱۵	مریم: ۶۸	انسان پیدائش سے پہلے کچھ نہ تھا	۱۰۳۵	الطلاق: ۸	
۶۰۳	النور: ۳۶	ماء (پانی) سے بشر کی پیدائش	۶۱	البقرہ: ۲۳۳	
۶۲۰	الفرقان: ۵۵		۷۷	البقرہ: ۲۸۷	
۱۱۱۳	المرسلات: ۲۱		۷۶۶	فاطر: ۲۳	انسان کے تین مدارج
۱۱۱۵	الطارق: ۷				۱۔ اپنے نفس پر ظالم
۹۲	آل عمران: ۶۰	تُرَاب یعنی خشک مٹی سے پیدائش			۲۔ مقصد یعنی میانہ رو
۵۶۱	الحج: ۶				۳۔ سابق بالخیرات
۷۰۱	الروم: ۲۱		۱۱۰۳	القیامہ: ۱۵	انسان اپنے بارے میں خوب جانتا ہے
۷۶۳	فاطر: ۱۲				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۶۳	النجم : ۳۶	انسانوں میں مذکر اور مؤنث کی تخلیق	۸۳۲	المومن : ۶۸	طین (گیلی مٹی) سے پیدائش
۱۱۳۹	الانفطار : ۸	تخلیق انسانی کے تین مدارج۔ خلق، تسویہ اور عدل	۲۰۵	الانعام : ۳	
۱۱۸۸		انسان کے مسلسل ارتقاء کا ذکر	۷۲۲	الجمہ : ۸	
۱۱۸۹	التین : ۶۰		۸۰۹	ص : ۷۲	
۱۰۳۷	التفاین : ۳		۵۸۰	المومنون : ۱۳	طین کے خلاصہ سے
۱۰۸۰	نوح : ۱۹۵		۷۸۶	الصافات : ۱۳	طین لازب سے
		قِرْوَةَ خَامِسِينَ : نظریہ ارتقاء انسانی کے	۳۲۸	الحجر : ۲۷	حما مننون (گلے سڑے کچڑ) سے پیدائش
۲۱	البقرہ : ۶۶	بارے میں قرآنی صداقت کا ایک نشان	۳۲۹	الحجر : ۳۳	
۱۱۰۶		ابتدائی ارتقائی دور کا ذکر	۳۲۸	الحجر : ۲۷	صلصال (شکل کھکتی مٹی) سے پیدائش
		ارتقائی منازل میں سب سے پہلے قوت شنوائی	۹۷۶	الرحمن : ۱۵	
۵۸۷	المومنون : ۷۹	پھر بصارت اور پھر دل کا عطا ہونا	۳۳۹	الاحقاف : ۵	نطفہ سے پیدائش
۹۷۳		تخلیق انسانی کی عظیم الشان حکمت اور گہرے سدا	۷۸۲	یس : ۷۸	
۹۸۳		DNA میں کمپیوٹرائزڈ پروگرام	۱۱۰۵	القیامہ : ۳۸	
		کلوروفیل (Chlorophyll) کا انسانی	۱۱۳۲	ص : ۳۰	
۲۰۳		پیدائش سے تعلق	۱۱۰۷	الدھر : ۳	نطفہ امشاج سے پیدائش
		کہکشاں (Galaxies) بھی انسانی زندگی	۱۱۹۱	العلق : ۳	علق سے انسان کی پیدائش
۷۱۰		پر اثر انداز ہوتی ہیں	۱۰۸۰	نوح : ۱۸	انسان پر بناتی دور
		زمین پر ذابہ نہ ہوتے تو انسان کی بقا ممکن	۱۰۸۱		
۳۳۶		ہی نہ تھی	۸۶۳	الشوری : ۱۲	
۳۳۸	الاحقاف : ۶۲		۵۶۱	الحج : ۶	رحم میں انسانی پیدائش کے مختلف ادوار
۱۱۷۳		ہر نفس کو اللہ نے عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے	۵۸۰	المومنون : ۵۵	
		انسان میں برے اور بھلے کی تیزروی والہام کی	۷۱۰	التین : ۲۹	
۱۱۷۵	الاحقاف : ۹	مرہون منت ہے	۸۱۶	الزمر : ۷	تین اندھیروں میں پیدائش
		انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی	۸۱۳		
۱۰۶۰		سے شروع ہوتا ہے	۵۸۰	المومنون : ۱۵	رحم میں انسانی پیدائش کا آخری مرحلہ خلق آخر
			۱۲۵	النساء : ۲	نفس واحدہ سے جوڑا پیدا فرمانا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۵	آل عمران: ۷۶	بعض اہل کتاب کا امانت دار اور بعض کا بددیانت ہونا	۷۰۲		آغاز میں ایک ہی زبان تھی اور سب انسانوں کا رنگ بھی ایک تھا
۱۱۸	آل عمران: ۱۸۸	اہل کتاب سے عہد لیا گیا کہ اپنی کتاب کی صداقتوں کو نہ چھپائیں	۸۹۳		انسان عالم صغیر یعنی مائیکرو یونیورس (Micro Universe) ہے
۱۶۳	النساء: ۱۶۰	اہل کتاب کے ہر فرقے میں سے کچھ لوگ مسیح کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے	۳۹۹		ہر انسان کے آگے پیچھے اس کے مخفی محافظ موجود ہیں۔ (ایک سائنسی نکتہ)
۹۳	آل عمران: ۶۵	اہل کتاب کو قدر مشترک پر اتفاق کی طرف دعوت			انفاق فی سبیل اللہ
۱۱۹	البینہ: ۶۴	اہل کتاب پر نزول قرآن کے اثرات	۳۰۶	الرعد: ۲۳	خدا کی راہ میں پوشیدہ اور اعلیٰ خرچ کرنا
۹۳	آل عمران: ۶۹	اہل کتاب کی نسبت یہ نبی اور اس کے ماننے والے ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں			آسائش اور تنگی میں بھی انفاق فی سبیل اللہ ہونا چاہئے
۱۶۱	النساء: ۱۵۳	اہل کتاب کے انبیاء سے ناجائز مطالبات	۱۰۷	آل عمران: ۱۳۵	مالی قربانی کا فلسفہ
۱۱۷	آل عمران: ۸۳	اہل کتاب کا سوغتی قربانی کا نشان طلب کرنا	۷۹		اپنے کمائے ہوئے طیب مال میں سے انفاق کیا جائے
		عقائد و اعمال			محبوب ترین چیز خدا کی راہ میں دی جائے
۱۶۶	النساء: ۱۷۲	دین میں غلو اور غلط عقائد	۷۲	البقرہ: ۲۶۸	انفاق محض لوجہ اللہ ہو
۹۳	آل عمران: ۷۳	حق کو باطل سے ملا کر حق پوشی کرنا	۹۹	آل عمران: ۹۳	آخری دور دین کی اعانت کے لئے کثرت سے مالی قربانی کا دور ہوگا
۹۳	آل عمران: ۷۱	اللہ کے نشانوں کا انکار	۱۱۰۸	الدمر: ۱۰۹	
۱۶۲	النساء: ۵۸، ۵۹	اہل کتاب کے بڑے جرائم			
۱۶۳			۱۰۳۶		
		اسلام کے خلاف سازشیں			
۳۰	البقرہ: ۱۰۶	مسلمانوں کو کوئی خیر پہنچنے پر نا پسندیدگی			اہل کتاب (نیز دیکھئے "بنی اسرائیل"
۱۰۰	آل عمران: ۱۰۰	لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنا			"یہودیت" اور "عیسائیت" کے عناوین)
۳۱	البقرہ: ۱۱۰	مسلمانوں کو مرتد اور گمراہ کرنے کی سازش	۱۳۷	النساء: ۳۸	اہل کتاب کو ایمان لانے کا حکم
۹۳	آل عمران:				بعض اہل کتاب کا اللہ اور اس کے رسول اور اس کی تعلیمات پر ایمان لانا
۹۵	۷۱، ۷۰		۱۳۱	آل عمران: ۳۰۰	بعض اہل کتاب کا راتوں کو عبادت کرنا اور نیک اعمال بجالانا
		معاشرت	۱۰۳	آل عمران: ۱۱۳	
۱۷۳	المائدہ: ۶	اہل کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت	۱۰۳	آل عمران: ۱۱۵	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۰۳	النور: ۳۶		۱۷۳	المائدہ: ۶۰	اہل کتاب کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے کی اجازت
۶۲۰	الفرقان: ۵۵	پانی سے بشری پیدائش	۱۰۲۱	المستح: ۹	غیر مسلم شرفاء سے حسن معاشرت کی تعلیم
۲۲۳	الانعام: ۱۰۰	ہر قسم کی روئیدگی کی پیدائش پانی سے			
۱۲	البقرہ: ۲۳	پانی رزق کا موجب			
۸۹۶	المائدہ: ۱۳	سمندروں کے ذریعہ سفر کی سہولتیں			
۳۳۱	التخل: ۱۵	سمندر غذا کا ذریعہ ہیں			
		<u>پرندے</u>			
۶۰۰	النور: ۳۳	غضب بصر مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے	۱۰۲۲	المستح: ۱۳	بیعت کے وقت عورتیں اقرار کریں کہ وہ بہتان تراشیاں نہیں کریں گی
۷۳۱	الاحزاب: ۶۰	مسلمان عورتوں کے لئے جہناب کا پردہ	۵۹۵	النور: ۵	پاک دامن عورتوں پر بہتان تراشی کرنے والا اگر چار گواہ نہ پیش کر سکے تو اس کی سزا اتنی کوڑے ہے
۶۰۰	النور: ۳۲	خُصو (اودھنی) گریبانوں پر ڈالنے کا حکم	۵۹۹	النور: ۲۳	بہتان لگانے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں لعنت اور عذاب
۶۰۸	النور: ۶۱	بڑی عمر کی عورتوں کیلئے پردہ میں نرمی	۱۶۲	النساء: ۱۵۷	یہود کی حضرت مریم پر بہتان تراشی
۶۰۷	النور: ۵۹	پردہ کے تین اوقات			
		غیر محرموں کے سامنے زینت کا اظہار کرنے کی ممانعت			
۶۰۰	النور: ۳۲				
		<u>پرندے</u>			
۳۳۷		پرندوں کی حیرت انگیز بناوٹ	۹۲۲	الفح: ۱۱	جو رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں
۶۰۳	النور: ۳۲	پرندوں کا صلوة اور تسبیح کرنا	۹۲۳	الفح: ۱۹	بیعت رضوان کرنے والوں کے لئے اللہ کی رضا کی بشارت
۱۰۵۳		روحانی پرندوں کا ذکر	۱۰۲۲	المستح: ۱۳	عورتوں کی بیعت کے خاص نکات
۷۰	البقرہ: ۲۶۱	حضرت ابراہیم کو چار پرندے سدھانے کا حکم			
۹۱	آل عمران: ۵۰	حضرت عیسیٰ کے خلق طیر سے مراد	۳۵۶	مرد: ۸	اللہ کا عرش پانی پر ہونے کا مطلب
۱۹۸	المائدہ: ۱۱۳		۳۹۹		زمین پر پانی کا نظام
۸۰۳	ص: ۳۰	حضرت داؤد کے لئے پرندوں کا مسخر کیا جانا	۹۵۱		آسمان اور سمندر کے درمیان پانی کی تسخیر
۵۵۳	الانجیاء: ۸۰		۵۸۰	المؤمنون: ۱۹	اللہ اس پانی کو معدوم کرنے پر قادر ہے
۶۵۳	اہل: ۱۸	حضرت سلیمان کی پرندوں کی فوج	۵۷۷		زمین سے پانی غائب ہونے کی دو صورتیں
۶۳۷		منطق الطیر کی حقیقت	۵۳۷	الانجیاء: ۳۱	پانی سے ہر جاندار کی پیدائش

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۴۸	سبا: ۱۱	داؤد کے ساتھ پہاڑوں کا تسبیح کرنا	۱۲۱۳	الذیل: ۴	کعبہ کی حفاظت کے لئے اہابیل کا بھیجا جانا
۵۳۵	طہ: ۱۰۶	پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کیا جائے گا	۹۸۶	الواتحہ: ۲۲	جنتیوں کے لئے پرندوں کا گوشت
۵۲۱		آئندہ زمانہ میں پہاڑوں کے ریت کی طرح ہو جانے سے مراد	۶۶۴	انہل: ۸۹	پہاڑ جامد نہیں بلکہ مسلسل حرکت میں ہیں
۱۰۷۳	العارج: ۱۰	آخری زمانہ میں پہاڑ دھکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے	۳۳۵		زندگی کی بقا کے نظام کا انحصار پہاڑوں پر ہے
۱۲۰۵	القارعہ: ۶		۳۳۱	انہل: ۱۶	پہاڑ انسان اور حیوانات کی غذا کا ذریعہ ہیں
		پیشگوئیاں	۱۱۲۷	الانبیاء: ۳۳	
۹۳۶		قرآنی پیشگوئیاں لازماً پوری ہو کر رہیں گی	۵۳۷	الانبیاء: ۳۲	
		نبی کی زندگی میں ہی اس کی ساری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتیں	۷۱۴	القمان: ۱۱	
۳۳۲	یونس: ۴۷	قرآن کریم کی لاتعداد ایسی پیشگوئیاں جو آئندہ پوری ہوں گی	۸۵۰	تم السجدہ: ۱۱	پہاڑوں کے ذریعہ خوردنوش کے سامان چار زمانوں میں مکمل کئے گئے
		آئندہ پوری ہوں گی	۸۵۰	تم السجدہ: ۱۱	
۳۳۲	یونس: ۴۷	ہونا شروع ہوں گی	۴۱	البقرہ: ۱۵۹	صفا اور مردہ کی پہاڑیاں شعائر اللہ میں سے ہیں
۶۸۲	التقصص: ۸۶	آئندہ پوری ہوں گی	۳۶۳	مرد: ۴۵	جو دی پہاڑ جہاں طوفان کے بعد نوح کی کشتی لنگر انداز ہوئی
۱۱۷۱	البلدہ: ۳		۵۸۱	المومنون: ۲۱	طور سینا اور طور سینین
۱۱۷۰			۹۵۳	الطور: ۲	
۷۳۳	الاحزاب: ۲۳	جنگ احزاب میں فتح کی پیشگوئی	۱۱۸۹	اتین: ۳	
۸۰۴	م: ۱۲		۴۱۲		آئندہ پوری ہوں گی
۹۷۱	اتر: ۳۶				جو بارامانت آئندہ پوری ہوں گی
۶۹۹	الروم: ۴۳	رومی ایران پر غالب آئیں گے	۷۳۳	الاحزاب: ۷۳	بھی اس کے رعب سے ریزہ ریزہ ہو جائے
		رومیوں کی فتح کے ساتھ مومنوں کے لئے بھی	۷۳۵		پہاڑ سے مراد جفاکش پہاڑی قومیں
۶۹۹	الروم: ۶۰	خوشی کا سامان (جنگ بدر کی فتح)	۱۲۰۴		پہاڑوں سے مراد بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں
		قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے پہاڑوں کا ریت کی طرح ہونے سے مراد	۵۵۳	الانبیاء: ۸۰	داؤد کے لئے پہاڑ سخر کئے گئے
۵۲۱			۸۰۴	م: ۱۹	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۲۰	القرآن: ۵۳	بحر اکامل اور بحر اوقیانوس کی درمیانی روک اٹھائی جائے گی	۳۸۰	بنی اسرائیل: ۱۰۵	آخری دور میں منتشر یہود کو فلسطین میں جمع کیا جائے گا
۹۷۶	الرحمن: ۳۳-۳۰	نہر سویز بنائے جانے کی پیشگوئی	۲۷۲	الاعراف: ۱۶۸	قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو یہود کو عذاب دیتے رہیں گے
۱۱۳۷	الانصاف: ۵	علم طبقات الارض کی ترقی	۳۶۳	بنی اسرائیل: ۵	یہود زمین میں دو دفعہ فساد کریں گے
۱۱۳۶			۷۳۳	الاحزاب: ۲۸	مسلمانوں کی آئندہ کی فتوحات کی پیشگوئی
۱۱۳۹	الانفطار: ۵	قبروں میں مدفون راز معلوم کئے جائیں گے	۱۰۲۹	البقرہ: ۴	رسول اللہ ﷺ کی آخرین میں بعثت ثانیہ
۱۲۰۳	العاديات: ۱۰		۱۱۷۵	العنكبوت: ۳	ایک قمر کی پیشگوئی جو سورج کے بعد اس کی پیروی میں نمودار ہوگا
۱۲۰۱	الزلزال: ۳	زمین اپنے خزانے اگل دے گی	۱۰۹۳		
۹۶۸	البقرہ: ۱۶۵-۱۶۳	نوح کی کشتی محفوظ ہے اور وقت آنے پر نکال لی جائے گی	۱۱۱۳	المرسلات: ۱۳	تمام رسولوں کا مظہر معجوت ہوگا
۹۷۷	الرحمن: ۲۵	پہاڑوں جیسے سمندری جہاز بنیں گے	۵۵۶	الانبياء: ۹۷	یا جوج و ماجوج کا غلبہ
۸۶۹	الشوریٰ: ۳۳		۵۰۱	الکہف: ۹۵	
۱۱۳۳		سمندروں میں کثرت سے جہاز رانی ہوگی	۱۵۳	النساء: ۱۳۰	Genetic Engineering کی ایجاد کی پیشگوئی
۱۱۳۳		جنگوں میں آبدوز کشتیوں کے استعمال کی پیشگوئی	۱۲۰۳	العاديات: ۱۱، ۱۰	آئندہ زمانہ میں علم آثار قدیمہ کی عظیم الشان ترقی اور سائیکائٹری کے علم پر زور
۱۱۳۵	الہنجر: ۵	اونٹ بے کار ہو جائیں گے	۱۱۳۵	الہنجر: ۱۲	علم ہیئت کی ترقی
۱۱۳۳			۹۷۸	الرحمن: ۲۸	
۱۱۳۵	الہنجر: ۱۱	کتابوں کی کثرت سے اشاعت	۱۱۳۷	الانصاف: ۳	زمین کی سرحدیں پھیلیں گی
۹۵۳	التور: ۳	قرآن کثرت سے لکھا جائے گا	۹۷۶	الرحمن: ۱۸	دو مشارق اور دو مغارب کا ذکر اور آئندہ زمانہ کی عظیم الشان دریافتوں کے بارہ میں پیشگوئی
۱۱۳۵	الہنجر: ۱۰، ۹	آئندہ زمانہ کی متمدن اقوام کا ذکر	۹۷۸	الرحمن: ۳۳	انسان اس کائنات کو پار کرنے کی کوشش کرے گا
۱۱۵۱	البروج: ۸۵	مظلوم احمدیوں کے بارے میں پیشگوئی کہ ان کے گھر جلائے جائیں گے	۹۷۶	الرحمن: ۲۰	سمندروں کو باہم ملایا جائے گا
۱۱۳۵	الہنجر: ۹	لڑکیوں کو زندہ دگور کرنے کی رسم کے خاتمہ کی پیشگوئی	۹۷۶		

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۱۱۳	الرسلاۃ: ۳	تیز ترین جہازوں کی پیشگوئی	۱۱۳۳		چڑیا گھروں کا رواج
۱۱۱۱			۱۱۳۵	الکوہ: ۶	
۱۱۱۲	الرسلاۃ: ۳۱	تین شعبوں والی آگ سے مراد	۱۱۳۵	الکوہ: ۸	دنیا کی تمام اقوام کا باہم رابطہ
۱۱۱۱			۸۶۹	الشوریٰ: ۳۰	آسمانوں پر چلنے پھرنے والی مخلوق زمین کی مخلوق کے ساتھ ایک دن جمع کر دی جائے گی
		تجارت	۹۵۳		زمین پر ہونے والے بعض دیگر واقعات کی خبر ایسی اقوام ہوں گی جن کا اقتدار Divide and Rule کے اصول پر مبنی ہوگا
۱۳۳	الانعام: ۳۰	تجارت میں فریقین کی رضامندی ضروری ہے	۱۲۲۹	العلق: ۵	
		باہم خرید و فروخت میں گواہ رکھے جائیں اور معاہدہ لکھا جائے	۱۲۲۸		
۷۵	البقرہ: ۲۸۳	عظیم روحانی شخصیتوں کو تجارت نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی	۱۲۳۱	الناس: ۷۵	آخری زمانہ میں یہود و عیسائیوں کا دوسو سے ڈالنا آنحضرت کو بتایا گیا کہ سورۃ الدخان کی پیشگوئیوں کا ظہور دجال کے زمانہ میں ہوگا
۶۰۳	النور: ۳۸	نفع مند تجارت	۸۸۶		
۷۶۶	فاطر: ۳۰		۹۷۹	الرحمن: ۳۰	عالمگیر جنگوں کی کیفیت
۱۰۲۷	القلم: ۱۲		۹۷۸	الرحمن: ۳۳	آسمان سے آگ کی بارش
۱۱۳۱		اس دور کی تجارت کا تجربہ	۱۰۷۳	المارج: ۱۰۹	ایشی حلوں کی پیشگوئی
۲۳۶	الانعام: ۱۵۳	لین دین میں ماپ تول صحیح رکھا جائے	۸۸۶		ایشی دھوئیں کی طرف اشارہ
۲۵۶	الاعراف: ۸۲		۸۸۸	الدخان: ۱۱	
۳۶۹	بنی اسرائیل: ۳۲		۱۱۱۲		ایشی جنگ میں آسمان ریڈیائی لہریں برسائے گا
۶۳۲	اشراۃ: ۱۷۵		۹۵۱		آسمان سخت لرزہ کھائے گا
۹۷۵	الرحمن: ۱۰۹		۳۳۰	الجم: ۹	نئی سواریاں ایجاد ہوں گی
		تخلیق کائنات			آسمان پر اڑنے والے جہازوں کے متعلق پیشگوئی
		زمین و آسمان	۹۸۳		جنگی طیاروں کی پیش گوئی
		زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے	۷۸۳		جنگی طیارے دشمن پر کثرت سے پمفلٹس گرائیں گے جن پر پیغام ہوں گے
۵۳۵	الانجیاء: ۱۷	مشغلہ کے طور پر نہیں بنایا گیا			
۹۸۸	الواقف: ۷۳	اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور انسانی تخلیق میں فرق	۷۸۳		
۹۹۰۵					
۹۸۳					

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۴۷	الانبیاء: ۳۱	اجرام فلکی کی پیدائش	۹۱۰	الاحقاف: ۳۳	اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی پیدائش سے تھکتا نہیں
۷۷۷	یس: ۳۱	اجرام فلکی کا گردش نظام	۹۰۱		
۹۴۵	الذاریات: ۸	آسمان میں راستوں کی پیشگوئی	۴۷۹	بنی اسرائیل: ۱۰۰	اللہ اس کائنات جیسی اور کائناتیں بنانے پر قادر ہے
۹۴۳			۷۸۲	یس: ۸۲	
۵۸۰	المومنون: ۱۸	آسمان میں سات راستے	۱۰۴۶	الطلاق: ۱۳	سات آسمان اور سات زمینیں
۵۴۷	الانبیاء: ۳۳	چاند سورج اور دن رات کی پیدائش	۵۴۷	الانبیاء: ۳۱	کائنات کی ابتدائی حالت
۲۰۵	الانعام: ۲	ظلمات اور نور کی پیدائش	۸۵۰	نم اسجدہ: ۱۳	
۴۳	البقرہ: ۱۶۵	رات اور دن کے بدلنے میں ٹھنڈوں	۴۰۰		عدم سے وجود میں آنا
۱۱۹	آل عمران: ۱۹۱	کے لئے نشانات			ابتداء میں کائنات مضبوطی سے بند کئے گئے
۳۳۳	یس: ۷		۵۴۷	الانبیاء: ۳۱	گیند کی شکل میں تھی
۳۳۹	یس: ۳۲	رزق کا آسمان سے تعلق	۹۴۹	الذاریات: ۴۸	کائنات مستقل وسعت پذیر ہے
۱۱۲۰	التبا: ۲۰	آسمانوں کا کھلتا	۷۱۴	لقمان: ۱۱	غیر مرئی ستونوں پر قائم نظام کائنات
۱۱۱۳	المرسلات: ۱۰	آسمانوں میں شگاف	۱۰۵۵	الملک: ۴	سات آسمانوں کی طبقہ در طبقہ تخلیق
۱۱۳۹	الانقطار: ۲	آسمانوں کا پھٹنا	۱۰۸۰	نوح: ۱۶	
۱۱۳۵	الحج: ۱۲	آسمان کی کھال اتارے جانے کی حقیقت	۲۵۰	الاعراف: ۵۵	چھادوار میں پیدائش
۱۱۳۳			۳۳۳	یس: ۴	
۸۸۸	الدخان: ۱۱	آسمان پر دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا	۳۵۶	موم: ۸	
۹۵۳	الطور: ۱۰	آسمان سخت لرزہ کھائے گا	۶۲۱	الفرقان: ۶۰	
۱۱۵۱	البروج: ۲	برجوں والا آسمان	۷۲۱	اسجدہ: ۵	
۲۰۶	الانعام: ۷	موسلا دھار بارش والا آسمان	۹۹۵	المدید: ۵	
۱۱۵۵	الطلاق: ۱۳		۸۵۰	نم اسجدہ: ۱۳	سات آسمانوں کی دو ادوار میں پیدائش
			۸۵۰	نم اسجدہ: ۱۰	زمین کی پیدائش کے دو ادوار
		ہر چیز کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی			آسمان کی چراغوں اور حفاظت کے سامانوں
۶۱۳	الفرقان: ۳	صلاحتیں بھی مقرر کی گئیں	۸۵۰	نم اسجدہ: ۱۳	سے تزئین
۳۵۶	موم: ۸	تمام زندگی کی بنا پانی سے ڈالی گئی	۷۸۵	الصافات: ۷	سما دنیاء کو کواکب سے مزین کیا گیا ہے
۳۰۸	التوبہ: ۳۶	اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے	۱۰۵۵	الملک: ۶	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		کیماوی رد عمل کے نتیجے میں وہ زندگی وجود	۱۰۵۵	الملک: ۳	اتنی عظیم الشان کائنات میں کوئی ایک نقص بھی نہیں
		میں آئی جسے سائنس دان Carbon	۱۰۵۳		
۷۵۹		based life کہتے ہیں	۵۳۱		
		کائنات میں چلنے پھرنے والی مخلوق موجود	۹۳۶		
		ہے جو کسی وقت زمینی مخلوق کے ساتھ جمع کر			
۸۶۹	الشوری: ۳۰	دی جائے گی			کائنات کے اسرار سائنس دانوں پر ان کی جستجو
۸۶۰			۲۱۹	الانعام: ۷۶	کے نتیجے میں اور انبیاء پر براہ راست علم الہی
۹۵۱		آسمان اور سمندر کے درمیان پانی کی تسخیر			کے ذریعہ کھولے جاتے ہیں
۳۹۹		زمین پر پانی کا زبردست نظام	۳۹۹		کائنات کے مخفی اسرار سے پردہ اٹھایا جانا یقیناً
۵۷۷		زمین سے پانی غائب ہونے کی دو صورتیں	۹۸۳		عالم الغیب خدا کی طرف سے ہی ہو سکتا ہے
		زندگی کی ہر شکل آسمان سے برسنے والے پانی			کائنات کی وسعت
۷۶۰		سے فیض اٹھاتی ہے	۷۱۰		کائنات کے کنارے پر واقع کیلیکسیز
۳۹۹		کائنات میں کشش ثقل کا نظام	۷۲۰		(Galaxies) بھی انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں
۱۰۷۶	العارج: ۳۱	ایک سے زیادہ مشرق	۱۰۷۱		قرآن میں حیرت انگیز طور پر کائنات کی عمر کا راز
۷۸۳			۹۷۷	الرحمن: ۲۷	موجودہ کائنات کی عمر
		ابتدائے آفرینش میں وائرس اور بیکٹیریا			کائنات کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے
		آسمان سے برسنے والے ریڈیائی لہروں کے	۵۳۲		یہ کائنات ایک دفعہ عدم میں ڈوب جائے گی
۹۷۳		نتیجے میں پیدا ہوئے			پھر اس سے نئی کائنات پیدا کی جائے گی
		تسبیح	۸۲۶	الزمر: ۲۸	اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں کائنات
		تسبیح کا عام حکم	۷۶۰		کے لپیٹے جانے کی حقیقت
۹۹۰	الواقفہ: ۷۵				زمین و آسمان از خود اپنے مداروں پر قائم نہیں
۱۰۷۱	الحاق: ۵۳		۷۵۹		فرشتوں کے پروں سے مراد مادہ کی چار
۵۳۸	طہ: ۱۳۱	صبح و شام تسبیح کا حکم	۷۷۷		بنیادی Valencies
۸۳۰	المومن: ۵۶		۷۷۷	یس: ۳۷	کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے
۹۳۱	ق: ۳۰		۷۷۱		Matter کے بھی جوڑے ہوتے ہیں
۸۹	آل عمران: ۳۳				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۲۱	آل عمران: ۲۰۱		۷۳۷	الاحزاب: ۳۳	
۱۷۴	المائدہ: ۱۳		۹۲۲	الفجر: ۱۰	
۲۳۳	الاعراف: ۲۷	تقویٰ کا لباس بہترین لباس ہے			سب تسبیح کرنے والوں سے بڑھ کر حضرت
۲۸۲		بچوں اور جموٹوں کے درمیان عظیم فرق کر دینے والا اختیار	۱۰۳۶	الحشر: ۲۵	محمد ﷺ نے اللہ کی تسبیح کی
			۱۰۱۶	الحشر: ۲۵	زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے
			۹۹۵	المدینہ: ۲	
			۱۰۲۵	القلم: ۲	
۲۳۷	الاعراف: ۳۱	متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا	۲۷۰	بنی اسرائیل: ۳۵	
۱۵	البقرہ: ۳۵	ابلیس نے تکبر کی وجہ سے آدم کے لئے سجدہ نہ کیا	۱۰۲۹	الجمعة: ۲	
۸۱۰	ص: ۷۵		۱۰۳۷	التفاحین: ۲	
۲۳۶	الاعراف: ۳۷	انبیاء کے منکرین کا انکار تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے	۱۳	البقرہ: ۳۱	فرشتوں کا تسبیح کرنا
۲۶	البقرہ: ۸۸	بنی اسرائیل کا انبیاء کا انکار تکبر کی وجہ سے تھا	۵۳۵	الانبیاء: ۲۱	
۶۷۳	اقصص: ۳۰	فرعون کا تکبر	۸۲۸	الزمر: ۷۶	
۲۳۳	الاحقاف: ۳۰	متکبرین کا بہت ہی برا ٹھکانا، جہنم	۲۰۳	الرعد: ۱۳	
۸۲۸	الزمر: ۷۳		۸۳۲	المومن: ۸	
۸۳۷	المومن: ۳۶	متکبرین کے دلوں پر اللہ کی مہر	۸۶۳	الشوریٰ: ۶	
			۲۰۳	الرعد: ۱۳	بجلی کی گھن گرج کا تسبیح کرنا
			۵۵۳	الانبیاء: ۸۰	پہاڑوں کا تسبیح کرنا
۲۰۰	الرعد	عدم سے وجود میں آتا	۸۰۳	ص: ۱۹	
۱۱۰۷	المدثر: ۲	انسان اپنی پیدائش سے پہلے کچھ نہ تھا	۶۰۴	النور: ۳۲	پرندوں کا تسبیح کرنا
۵۰۸	مریم: ۱۰				یونس اگر تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو ہمیشہ
۵۱۵	مریم: ۶۸		۷۹۶	الصافات: ۱۳۳	مچھلی کے پیٹ میں رہتے
					تقویٰ
۱۳۳	النساء: ۲۸	اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے	۱۲۵	النساء: ۲	تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید
۱۳۰	النساء: ۱۹	موت کے وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی	۷۶	البقرہ: ۲۸۳	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۸۲	المائدہ: ۳۵	انبیائے بنی اسرائیل اس کے ذریعہ فیصلے کیا کرتے تھے	۱۳۰	النساء: ۱۸	عدم علم کی بناء برے اعمال کے مرکب کی توبہ ضرور قبول ہوتی ہے
۲۳	البقرہ: ۷۶	یہود نے تورات میں تحریف کی	۱۰۵۱	التحریم: ۹	توبہ الصوح
۱۳۷	النساء: ۳۷		۳۰۶	التوبہ: ۲۷	اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے
۱۷۵	المائدہ: ۱۳				توبہ کرنے والوں کی سینئات اللہ تعالیٰ حسنت میں بدلتا ہے
۱۸۱	المائدہ: ۳۲		۶۲۲	الفرقان: ۷۱	توبہ کرنے والے جنت میں داخل کئے جائیں گے
۲۶۹	الاحزاب: ۱۵۸	آنحضرت ﷺ کے متعلق تورات میں پیشگوئیاں	۵۱۳	مریم: ۶۱	
۹۲۷	التح: ۳۰				
۳۱۵	ابراہیم: ۱۳	<u>توکل</u>			<u>توحید</u>
۱۰۳۳	الطلاق: ۳				خدا کی طرف بیٹا منسوب کرنے والے خوفناک جنگوں میں جلا کئے جائیں گے
۶۲۱	الفرقان: ۵۹		۵۰۶		اللہ کی توحید کا مضمون انبیاء پر بارش کی طرح نازل ہوتا ہے
		<u>تہجد</u>	۶۳۸		اللہ کے سوا معبود ٹھہرانے والوں اور ان کے معتقدین کی حماقت
۱۰۸۹		نفسانی خواہشات کو روکنے کا بہترین طریق	۶۹۲	الحکبوت: ۳۳	دو خدا نہ ہو سکتے کی عظیم الشان دلیل
		<u>ج-ج-ج-خ</u>	۵۳۵	الانبیاء: ۲۳	
		<u>جبر</u>	۵۳۱		
		دنیا کا سب سے بڑا فتنہ کوار کے ذریعہ لوگوں کا دین تبدیل کرنا ہے			<u>تورات</u>
۲۸۲		جبر سے کسی کا دین بدلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی	۱۷۶	المائدہ: ۲۰-۲۶	اصل تورات کو اسلام قبول کرنے کی دعوت
۱۷۰		دین میں کوئی جبر نہیں	۱۷۷		صرف بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھی
۶۸	البقرہ: ۲۵۷	جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے وہ انکار کر سکتا ہے	۳۶۳	بنی اسرائیل: ۳	تورات اپنے دور میں امام اور رحمت تھی
۳۹۰	الکہف: ۳۰		۹۰۵	الاحقاف: ۱۳	عز: ۱۸
			۳۵۸		تورات میں نور اور ہدایت تھی
			۱۸۲	المائدہ: ۳۵	اپنے زمانہ کے لئے مکمل شریعت تھی
			۲۳۶	الانعام: ۱۵۵	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۵۶	اہل: ۴۰	جنوں سے مراد جھاکش پہاڑی قومیں	۱۲۳۱	اکافرون: ۷	تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارے لئے ہمارا دین
۳۷۳	مرد: ۱۰۹	دائگی اور غیر منقطع ہے	۲۳۵	الانعام: ۱۵۰	اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو از خود ہدایت دے دیتا
۹۹۳		جنت اور جہنم کا ظاہری تصور درست نہیں			
۱۰۶	آل عمران: ۱۳۳	جنت آسمان کے اوپر کسی الگ مقام پر نہیں			
		اگر جنت ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے تو			
۹۹۳		جہنم کہاں ہے۔ آنحضرتؐ کا جواب	۹۵۰	الذاریات: ۵۷	جن اور انسان اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کئے ہیں
۲۳۷	الاعراف: ۴۱	شکبر جنت میں داخل نہ ہوں گے	۳۹۳	الکہف: ۵۱	ابلیس جنوں میں سے تھا
۲۳۹		جنت سے نکلنے کا اصل مفہوم			
۱۱۴۱		اہل جہنم اور اہل جنت کا تقابلی جائزہ	۹۰۹	الاحقاف: ۳۰	آنحضرتؐ کی ملاقات کے لئے جنوں کے ایک وفد کی آمد
۱۱۰۶		اہل جنت کی خصوصی صفات			
۹۸۳		اہل جنت کا تمثیلی طور پر ذکر	۱۰۸۵	الجن: ۲	جنوں کا آنحضرتؐ کی خدمت میں آ کر قرآن کریم سن کر متاثر ہونا
۹۷۳		جنت کا تمثیلی بیان			
		آخری زمانہ میں جنت متقیوں کے قریب تر کر دی جائے گی	۱۰۸۳		آنحضرتؐ سے ملاقات کرنے والے جن اپنی قوم کے بڑے لوگ تھے
۹۳۰	ق: ۳۳	جہاد/ جنگ (نیز دیکھیں "غزوات")	۹۰۹	۳۳:۳۲	جنوں کا اپنی قوم میں واپس جا کر ان کو آنحضرتؐ پر ایمان لانے کی ترغیب دینا
۳۹	البقرہ: ۱۹۱، ۱۹۲	صرف دفاعی جنگ جائز ہے	۱۰۸۵	الجن: ۸	جن بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کسی کو سبوت نہیں کرے گا
۵۶۸	الحج: ۴۰	جنگ کا مقصد مذہبی آزادی کا قیام	۹۷۸	الرحمن: ۳۳	معاشرہ جن وانس
۵۰	البقرہ: ۱۹۳	جنگ میں کسی قسم کی زیادتی جائز نہیں	۱۲۳۱	الناس: ۷	جنوں سے پناہ کی دعا
۳۹	البقرہ: ۱۹۱		۶۵۶	اہل: ۴۰	حضرت داؤد کے تابع جن
۳۵۹	اہل: ۱۲۷		۷۳۹	سبا: ۱۳	حضرت سلیمان کے تابع جن
۳۰۱	التوبہ: ۳	جنگ میں معاہدات کی پابندی لازمی ہے	۲۳۰	الانعام: ۱۲۹	جنوں اور انسانوں کے باہم تعلقات
۱۷۳	المائدہ: ۹	جنگ میں دشمن سے بھی انصاف کرنا ضروری ہے	۳۲۸	الحجر: ۲۸	جن ناموس سے پیدا کئے گئے ہیں
۳۹۳	الانفال: ۶۲	اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کر لینی چاہئے	۹۷۳		جنوں سے مراد بیکٹیریا اور وائرس بھی ہو سکتے ہیں
۹۱۹	محمد: ۳۶	ڈر کر صلح کرنے کی ممانعت			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۷۴	الحج: ۷۹				دو قوموں کی جنگ روکنے کے لئے مشترکہ
۳۱۷	التوبہ: ۷۳		۹۳۲	المحرات: ۱۰	مساعی کی ہدایت
۱۰۲۵	القصف: ۵	فی سبیل اللہ قتال کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے	۲۹۶	الانفال: ۶۸	خونریز جنگ کے بغیر جنگی قیدی بنانا جائز نہیں
۸۰۰		جہاد کیلئے تیار کئے گئے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے برکت	۹۱۳	محمد: ۵	جنگی قیدیوں کو تاوان لے کر یا بطور احسان چھوڑ دیا جائے
۱۲۰۳	الحدایات: ۶۷۲	جہاد میں حصہ لینے والے گھوڑوں کا ذکر	۱۲۱	آل عمران: ۳۰۱	ملکی سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کی ہدایت
۹۱۳	محمد: ۵	قتال کی صورت میں دشمن کے قیدیوں کو احساناً یا تاوان لے کر آزاد کر دیا جائے	۲۹۳	الانفال: ۶۱	حسب استطاعت جنگ کی تیاری رکھنی چاہئے
۶۰۱	النور: ۳۳، ۳۲	قتال میں قید ہونے والوں کے حقوق	۲۹۳	الانفال: ۵۸	مقابلہ پوری شدت اور دلیری سے کرنا چاہئے
۶۰۲		مومنوں کو زبردستی مرتد کرنے والوں کے خلاف قتال کی اجازت	۲۸۵		
۵۰	البقرہ: ۱۹۳				فی سبیل اللہ قتال میں مرنے والے شہید ہوتے ہیں
۵۶	البقرہ: ۲۱۸		۱۰۸	آل عمران: ۱۳۱	اللہ کی راہ میں قتال کرنے کے لئے صبر بہت ضروری ہے
۲۹۰	الانفال: ۳۰	حرمت کے مہینوں میں دفاعی قتال کی اجازت	۱۰۸	آل عمران: ۱۳۲	فی سبیل اللہ شہید ہونے والوں کا مقام
۵۰	البقرہ: ۱۹۵		۱۱۳	آل عمران: ۱۷۰	دشمن کے ساتھ ہولناک جنگیں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی مشکلات کا حل
۵۵	البقرہ: ۲۱۸				آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کی دفاعی جنگوں کا ذکر
۳۲	البقرہ: ۱۹۳	مسجد حرام میں قتال	۱۲۰۲		
۳۲۱	التوبہ: ۹۳	باوجود غربت کے صحابہ کا جہاد میں شامل ہونے کا جذبہ	۵۷۴	الحج: ۷۹	اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا حکم
۹۲۳	الحج: ۱۸	مریض اور معذور کے لئے شمولیت کی رخصت	۶۹۶	المنکبوت: ۷۰	جہاد بانفس اور اس کے ثمرات
۵۵۹		آنحضرتؐ کے انکار کے نتیجہ میں ہولناک جنگیں ہوں گی	۶۲۰	الفرقان: ۵۳	جہاد بالقرآن جہاد کبیر ہے
۱۲۰۲		دنیا کی تمام جنگیں اموال کی خاطر ہوتی ہیں	۲۹۶	الانفال: ۷۳	جہاد بالمال
			۵۶۸	الحج: ۳۰	جہاد بالسیف
			۵۶۰		
			۵۵	البقرہ: ۲۱۷	قتال کی فرضیت

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۷۰	المآثر: ۳۷		۸۸۶		ایک عالمی جنگ کے بعد اگلی عالمی جنگ نئی ہلاکتیں لے کر آئے گی
۱۱۲۰	التبایہ: ۲۶، ۲۵		۱۲۲۳		اسلام کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے والوں کو ذلت نصیب ہوگی
۱۰۹۶	المدثر: ۳۲، ۳۱	جہنم کے انیس فرشتوں کی حقیقت			
۱۰۹۳			۹۳۳	الذمیرات: ۳۲	آئندہ زمانہ میں پیش آنے والی جنگوں کو گواہ ٹھہرانا
۵۱۶	مریم: ۷۲	ہر شخص کے جہنم میں وارد ہونے سے مراد	۱۱۲۵	الانعام: ۵۳	آئندہ جنگوں میں آبدوز کشتیاں استعمال ہوں گی
۵۵۷	الانبیاء: ۱۰۳	نیک لوگ اس کی سرسراہٹ تک نہیں سنیں گے	۱۱۲۳		
۱۱۶۰	الہادی: ۱۳	جہنمی نہ مرے گا نہ جنے گا			
۵۱۱۳	المطففين: ۲۷	اہل جہنم اور اہل جنت کا تقابلی جائزہ	۱۱۱۲		ایسی جنگوں میں آسمان ریڈیائی لہریں برسائے گا
۱۱۳۳			۱۱۱۳	المرسلات: ۳۱	آئندہ جنگیں تین شعبوں والی ہوں گی
۱۱۴۰			۱۱۱۱		
۹۹۳		جنت اور جہنم کا ظاہری تصور درست نہیں			
		اگر جنت ساری کائنات میں پھیلی ہو تو جہنم			
۹۹۳		کہاں ہوگی۔ آنحضرتؐ کا جواب	۳۷۳	مرد: ۱۰۸	دائمی نہیں
۹۸۳		اہل جہنم کا تمثیلی ذکر	۱۲۱۱	المحورہ: ۸۰، ۷۷	دلوں پر لپکنے والی آگ
۹۷۳		جہنم کا تمثیلی بیان	۱۲	البقرہ: ۲۵	اس کا ایندھن آگ اور پتھر ہوں گے
۹۳۶		بے دین انسان جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں			معبودان باطلہ اور ان کی عبادت کرنے والے
۱۰۹۳		علیہا تسعة عشر کا مطلب	۵۵۷	الانبیاء: ۹۹	جہنم کا ایندھن ہوں گے
			۱۱۶۳	الغاشیہ: ۷	جہنمیوں کی غذا اور اس کی صفات
			۱۱۶۱		
۵۶۳	الحج: ۱۹	سورج و چاند کا خدا کے لئے سجدہ ریز رہنا	۹۸۸	الواقفہ: ۵۳	
۸۵۵	تم السجدہ: ۳۸	چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں	۹۷۹	الرحمن: ۳۵	
۷۷۷	یس: ۳۰	چاند کا گھٹنا اور بڑھنا	۹۸۸	الواقفہ: ۵۳، ۵۴	
۳۹	البقرہ: ۱۹۰	اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہے	۲۱۸	الانعام: ۷۱	
۲۲۳	الانعام: ۹۷	چاند اور سورج انسان کو حساب سکھانے کا ذریعہ ہیں	۹۱۶	محمد: ۱۲	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۰	البقرہ: ۱۹۷	عمرہ کی ادائیگی	۹۷۵	الرحمن: ۶	شق قمر کا معجزہ
۵۱	البقرہ: ۱۹۷	تمتع (حج کے ساتھ عمرہ کو ملانا)	۹۶۷	القر: ۲	آخری زمانہ میں سورج اور چاند کا گرہن
۳۰۱	التوبہ: ۳	حج اکبر سے مراد	۱۱۰۳	القیامہ: ۱۰	سورج کی روشنی ذاتی ہے اور چاند کی روشنی
۱۹۳	المائدہ: ۹۶	احرام میں شکار کرنا منع ہے	۳۳۳	یونس: ۶	مستعار ہے
۱۷۱	المائدہ: ۳	احرام کھولنے کے بعد شکار کی اجازت	۷۷۷	یس: ۳۱	چاند اور سورج ایک دوسرے سے نہیں ٹکرا سکتے
		<u>حدود و تعزیرات</u>	۹۶۶		چاند سے مراد عربوں کی بادشاہت کا دور
		<u>قتل</u>	۱۱۷۵	الحس: ۳	سراج منیر کے بعد آخری زمانہ میں چاند کا طلوع
۳۶۸	بنی اسرائیل: ۳۳	قتل کی حرمت			<u>چغتل خوری</u>
		ایک جان کو قتل کرنا پوری انسانیت کو قتل کرنے	۱۳۱۱	الہم: ۲	چغتل خور کے لئے ہلاکت مقدر ہے
۱۷۹	المائدہ: ۳۳	کے مترادف ہے	۱۰۶۱	القلم: ۱۲:۱۱	عیب جو اور چغتل خور کی بات نہیں مانی چاہئے
		<u>قصاص</u>			<u>حج بیت اللہ</u>
۳۶	البقرہ: ۱۷۹	مقتول کا قصاص لینا فرض ہے	۱۰۰	آل عمران: ۹۸	صاحب استطاعت کے لئے حج کی فرضیت
۳۶	البقرہ: ۱۷۹	مقتول کے وارثین قاتل کو معاف کر سکتے ہیں	۵۱	البقرہ: ۱۹۸	حج مقررہ مہینے کی مقررہ تاریخوں میں ادا ہوتا ہے
		قتل خطا میں مقتول کے وارثوں کو دیت ادا کی	۵۱	البقرہ: ۱۹۸	حاجی کو جن امور سے بچنا چاہئے
۱۳۸	النساء: ۹۳	جائے گی			<u>مناسک حج</u>
۱۳۸	النساء: ۹۳	ورثاء دیت بھی معاف کر سکتے ہیں	۳	البقرہ: ۱۵۹	صفا اور مروہ کا طواف
		<u>محاربہ</u>	۵۱	البقرہ: ۱۹۹	عرفات سے لوٹتے ہوئے مشعر الحرام میں کتنا چاہئے
		ملک میں فساد اور بد امنی کے مرتکب کو حسب	۵۰	البقرہ: ۱۹۶	جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچے سر نہ
		حالات قتل، صلیب، جلا وطنی یا ہاتھ پاؤں			منڈوا یا جائے
۱۸۰	المائدہ: ۳۳	کاٹنے کی سزا دی جاسکتی ہے	۵۱	البقرہ: ۱۹۸	حج سے روکے جانے والے کے لئے قربانی
		<u>زنا</u>			قربانی کے بعد سر کے بال منڈوائے بھی
۵۹۵	النور: ۲۳	زنا کی حرمت اور اس کی سزا	۹۲۶	الفتح: ۲۸	جاسکتے ہیں اور کٹے بھی جاسکتے ہیں
۱۳۲	النساء: ۲۶	لوٹڈی کے لئے نصف حد			قربانی دینے سے پہلے سر منڈوانے کی صورت
۵۹۵	النور: ۳	حد سر عام نافذ ہونی چاہئے	۵۰	البقرہ: ۱۹۷	میں فدیہ

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۶	البقرہ: ۲۳۰	حلت و حرمت کا ایک دائمی اصول نبی کریم ﷺ امت کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتے ہیں اور خباثت حرام قرار دیتے ہیں	۵۹۹	النور: ۲۳	قذف پاک و امن عورت پر بدکاری کا الزام لگانے والوں پر دنیا و آخرت میں لعنت اور عذاب چار گواہ پیش نہ کر سکنے کی صورت میں قذف کی سزا اتنی کوڑے ہے
۲۶۹	الاعراف: ۵۸	موشی حلال ہیں	۵۹۵	النور: ۵	قذف کے مجرم کی گواہی کبھی قبول نہیں کی جائے گی
۱۷۱	المائدہ: ۲	سندری شکار اور اس کے کھانے کی حلت سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعہ کیا گیا شکار حلال ہے	۵۹۵	النور: ۵	لعان (دیکھیں ازدواجی معاملات)
۵۶۶	الحج: ۳۱	کھانا اور پینا صرف حلال ہی نہیں بلکہ طیب بھی ہو	۱۸۱	المائدہ: ۳۹	چوری عادی چور کی سزا قطعید ہے
۱۹۵	المائدہ: ۹۷	تمام طیبات حلال ہیں مردار، خون، سور کا گوشت اور دیوتاؤں کے استحانوں پر ذبح ہونے والے جانور حرام ہیں	۱۹۲	المائدہ: ۸۹	فحاشی دومرا گرا آپس میں فحاشی کے مرتکب ہوں تو ان کے لئے حسب حالات تعزیر مقرر کی جائے
۱۷۲	المائدہ: ۶۰۵	احرام کی حالت میں شکار کی حرمت اہل کتاب کا تیار کردہ (پاکیزہ) کھانا حلال ہے	۱۲۹	النساء: ۱۷	فحاشی کی مرتکب عھت پر گھر سے باہر جانے پر پابندی اشاعت فاحشہ کی تعزیر حکومت وقت نافذ کر سکتی ہے
۱۹۲	المائدہ: ۸۹	حلال چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ سوائے مذکور چیزوں کے رسول کسی چیز کو خود حرام قرار نہیں دے سکتا	۱۲۹	النساء: ۱۶	
۱۷۲	المائدہ: ۵	حرام قرار نہیں دے سکتا	۵۹۸	النور: ۲۰	
۱۹۲	المائدہ: ۹۶	شراب سے اجتناب کی تاکید کھانے پینے میں میانہ روی کی تعلیم	۳۰۸	التوبہ: ۳۶	حرمت والے مہینے اشھر حرم اللہ کے نزدیک حرمت والے مہینے چار ہیں حرمت والے مہینوں کی بے حرمتی نہ کرو
۱۷۲	المائدہ: ۶	حلال چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ سوائے مذکور چیزوں کے رسول کسی چیز کو خود حرام قرار نہیں دے سکتا	۱۷۱	المائدہ: ۳	
۱۹۲	المائدہ: ۸۸	حرام قرار نہیں دے سکتا	۵۵	البقرہ: ۲۱۸	حرمت والے مہینے میں قتال کرنا بہت بوجرم ہے
۲۳۳	الانعام: ۱۳۶	شراب سے اجتناب کی تاکید کھانے پینے میں میانہ روی کی تعلیم	۵۰	البقرہ: ۱۹۵	حرمت والے مہینوں میں دفاعی قتال کی اجازت
۱۹۳	المائدہ: ۹۱	حرام قرار نہیں دے سکتا			
۲۳۵	الاعراف: ۳۲	حرام قرار نہیں دے سکتا			
۹۹	آل عمران: ۹۳	حرام قرار نہیں دے سکتا			
۹۹	آل عمران: ۹۳	حرام قرار نہیں دے سکتا			
۱۶۳	النساء: ۱۶۱	یہود پر بعض چیزیں بطور سزا حرام کی گئیں اخلاقی حلت و حرمت کا بیان			حلت و حرمت خور و نوش میں حلت و حرمت
۲۰۳					

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۵۳	انجیل: ۹۱	عدل واحسان کا حکم			<u>نکاح میں حرمت</u>
۳۵۳	انجیل: ۹۱	عدل سے اگلا مرحلہ احسان	۱۳۱	النساء: ۳۳	جن عورتوں سے نکاح کی ممانعت ہے
۳۵۳	انجیل: ۹۱	عدل واحسان سے اگلا مرحلہ ایثار ذی القربیٰ			<u>خلافت</u>
		<u>احسان / ہمدردی خُلق</u>			
۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۷	ذوی القربیٰ سے احسان	۸۰۳	س: ۲۷	خلیفہ کے فرائض
۳۰۶	الرعد: ۲۳	سیرا و علانیہ احسان کیا جائے	۶۰۶	النور: ۵۶	خلافت کی برکات
۹۹	آل عمران: ۹۳	اپنی پسندیدہ چیزیں دی جائیں	۱۳	البقرہ: ۳۱	اللہ تعالیٰ کا حضرت آدمؑ کو زمین میں خلیفہ بنانا
۷۲	البقرہ: ۲۶۸				حضرت موسیٰؑ کا حضرت ہارونؑ کو قوم سے اپنی
۵۰	البقرہ: ۱۹۶	احسان کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے	۳۶۵	الاعراف: ۱۳۳	غیر حاضری کے عرصہ میں اپنا جانشین مقرر فرمانا
۷۱	البقرہ: ۲۶۵	احسان جتایا نہ جائے	۸۰۳	س: ۲۷	اللہ تعالیٰ کا حضرت داؤدؑ کو زمین میں خلیفہ مقرر فرمانا
۳۵۳	انجیل: ۹۱	احسان سے پہلے عدل ضروری ہے			امت محمدیہ میں اعمال صالحہ بجالانے والے
۱۷۱	المائدہ: ۳	نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو	۶۰۶	النور: ۵۶	مومنوں سے خلافت کا وعدہ
۳۰۵	الرعد: ۲۳	صلہ رحمی			<u>خُلق / اخلاق</u>
۳۵	البقرہ: ۱۷۸		۱۰۶۱	القلم: ۵	آنحضرت ﷺ خُلقِ عظیم کے حامل تھے
۷۰۵	الروم: ۳۹		۷۳۳	الاحزاب: ۲۳	آنحضرت ﷺ امت کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں
۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۷				<u>اخلاقِ حسنہ</u>
۱۳۵	النساء: ۳۷	والدین سے حسن سلوک			<u>عدل</u>
۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۳		۳۵۳	انجیل: ۹۱	اللہ عدل کرنے کا حکم دیتا ہے
۷۱۵	لقمان: ۱۵		۹۳۲	الحجرات: ۱۰	اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے
۶۸۶	الحکیموت: ۹				عدل کرو خواہ رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ
۹۰۵	الاحقاف: ۱۶		۲۳۶	الانعام: ۱۵۳	کرنا پڑے
۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۵	والدین کے لئے دعا کا حکم			کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں عدل کرنے سے
۹۰۶	الاحقاف: ۱۶		۱۷۳	المائدہ: ۹	نہ روکے
۹۳۶	الذاریات: ۳۰	غریبوں کی دیکھ بھال			میزان یعنی عدل پر قائم ہونا ہی کامیابی کی
۱۱۷۱	البلد: ۱۵	بھوکوں کو کھانا مہیا کرنا	۱۱۳۱		ضمانت ہے
۱۱۰۸	الدھر: ۱۰۹				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۹۳	الانفال: ۵۹	اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا	۱۳۵	النساء: ۳۷	مساہلہ اور ماتحت سے حسن سلوک
۱۵۲	النساء: ۱۰۸		۳۵	البقرہ: ۱۷۸	مسافروں سے حسن سلوک
۳۶۹	بنی اسرائیل: ۳۶	باپ تولد صحیح ہونا چاہئے	۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۷	
۶۳۲	الاعراف: ۱۸۳	لوگوں کو ان کے حق سے کم چیزیں نہ دیا کرو	۷۰۵	الروم: ۳۹	
		قیموں کے اچھے اموال برے اموال سے	۱۰۱۳	البشر: ۱۰	ایثار
۱۲۵	النساء: ۳	تبدیل نہ کرو			عفو و درگزر
		آپس میں فریب سے ایک دوسرے کے	۵۹۹	النور: ۲۳	
۳۹	البقرہ: ۱۸۹	اموال نہ کھاؤ	۱۰۷	آل عمران: ۱۳۵	غصہ کو پی جانا اور لوگوں سے درگزر کرنا
		سچائی	۸۷۰	البقرہ: ۳۱	درگزر کرنے والوں کا اجر اللہ کے پاس ہے
۷۳۵	الاحزاب: ۳۶	سچے مردوں اور سچی خواتین کی صفات	۳۵	البقرہ: ۱۷۸	عہد کی پاسداری
۶۲۳	الفرقان: ۷۳	مومن جھوٹی گواہی نہیں دیتے	۳۶۹	بنی اسرائیل: ۳۵	
۷۳۳	الاحزاب: ۷۱	قول سدید یعنی صاف سیدھی بات کیا کرو	۵۷۹	المومنون: ۹	
۵۶۶	الحج: ۳۱	جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہئے			اصلاح بین الناس
		سچی گواہی (نیز دیکھیے عنوان "شہادت")	۱۵۳	النساء: ۱۱۵	لوگوں کی اصلاح
۷۵	البقرہ: ۲۸۳	گواہی کیلئے بلایا جائے تو ہچکچانا نہیں چاہئے	۱۰۲	آل عمران: ۱۱۲	امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۷۶	البقرہ: ۲۸۳	گواہی کو چھپانا گناہ ہے	۳۵	البقرہ: ۸۳	لوگوں سے ملاحظت سے بات کرو
		رشتہ دار کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو			صلح کاری
۲۳۶	الانعام: ۱۵۳	انصاف سے گواہی دینی چاہئے	۱۵۶	النساء: ۱۲۹	صلح سر اسر بہتر ہے
		والدین اور رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی	۲۹۳	الانفال: ۶۲	اگر دشمن صلح پر آمادہ ہو تو صلح کر لینی چاہئے
۱۵۷	النساء: ۱۳۶	دینی پڑے تو ضرور دینی چاہئے	۲۸۳	الانفال: ۲	آپس میں صلح رکھو
		صبر			امانت و دیانت
۱۷	البقرہ: ۳۶	صبر کے ساتھ مدد مانگنا	۷۶	البقرہ: ۲۸۳	امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرنا چاہئے
۳۰	البقرہ: ۱۵۳		۱۳۹	النساء: ۵۹	
۳۱	البقرہ: ۱۵۸	ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں کو بشارت	۱۰۷۵	الحارج: ۳۳	مومن اپنی امانتوں کا پاس کرتے ہیں
۳۵	البقرہ: ۱۷۸	مصائب اور جنگوں میں صبر	۵۷۹	المومنون: ۹	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		مساجد میں جاتے ہوئے زینت اختیار کرنے کا مفہوم	۴۰۵	الرعد: ۲۳	خدا کی رضا کی خاطر صبر
۲۳۵	الاعراف: ۳۲		۸۰۷	ص: ۲۵	صبر ایوب
۱۷۳	المائدہ: ۷	جنابت کے بعد پاک و صاف ہونا چاہئے	۸۴۸		آنحضرتؐ کو صبر سے ایک خط عظیم دیا گیا
		<u>پاک دامنی (احسان)</u>			آنحضرتؐ کو جو حکمتیں دی گئیں ان تک پہنچنے کے لئے جس صبر کی ضرورت تھی وہ موسیٰ میں نہیں تھا
۵۷۹	المومنون: ۸۴۲	پاک دامنی	۴۸۳		آنحضرتؐ کو دشمن کے طعن و تشنیع پر صبر کرنے کا حکم
۶۰۸	التور: ۶۱				<u>شکر</u>
۱۰۷۵	المارج: ۳۰	زنا کے قریب بھی نہ جاؤ	۹۳۶		شکر نعمت کا فائدہ خود انسان کی اپنی ذات کو دیتا ہے
۳۶۸	بنی اسرائیل: ۳۳	نکاح کی طاقت نہ رکھنے والے اپنے آپ کو بچائے رکھیں	۶۵۷	اہل: ۴۱	شکر نعمت پر مزید انعامات اور ناشکری کی سزا
۶۰۱	التور: ۳۳	مومن اور مومنات غصہ بھر کیا کریں	۴۱۴	ابراہیم: ۸۰	شکر نعمت کی توفیق پانے کی دعا
۶۰۰	التور: ۳۲۳۱	زیب و زینت حرام نہیں ہے	۶۵۳	اہل: ۲۰	
۲۳۶	الاعراف: ۳۳	عورتیں بے جا زینت ظاہر نہ کریں	۹۰۶	الاحقاف: ۱۶	
۶۰۰	التور: ۳۳	<u>تواضع اور انکساری</u>	۸۱۶	الزمر: ۳۹	شکر رضائے الہی کے حصول کا ذریعہ
۷۱۵	لقمان: ۱۹				حضرت لقمان کو عطا کی گئی حکمت کا مرکزی نقطہ
۶۲۱	الفرقان: ۶۳	عباد الرحمن زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں	۷۱۰		<u>شکر ہے</u>
۹۳۳	المجرات: ۱۳	<u>حسن ظنی</u>			<u>قوت برداشت</u>
		<u>اخلاق سیدہ</u>	۱۰۷	آل عمران: ۱۳۵	غصہ پر قابو
۱۸۱	المائدہ: ۳۹	<u>چوری</u>			<u>صفائی و پاکیزگی</u>
۵۶۶	الحج: ۳۱	<u>جھوٹ</u>	۱۰۹۵	المدثر: ۵	لباس کی صفائی
۶۲۳	الفرقان: ۷۳		۱۰۹۵	المدثر: ۶	ناپاکی سے اجتناب
۹۳۳	المجرات: ۱۳	<u>بد ظنی</u>	۳۳	البقرہ: ۱۲۶	مساجد کو پاک و صاف رکھنے کی تعلیم
۳۶۹	بنی اسرائیل: ۳۷		۵۶۵	الحج: ۲۷	
۹۳۳	المجرات: ۱۳	<u>غیبت</u>	۳۲۳	التوبہ: ۱۰۸	اللہ پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۵۲	النساء: ۱۰۶	خیانت کرنے والوں کی طرفداری کی ممانعت	۱۰۶۱	الہم: ۱۲	
۱۲۲۹	الملق: ۶	<u>حسد</u>	۱۲۱۱	الہم: ۲	
۱۲۹	النساء: ۵۵		۱۰۶۱	الہم: ۱۱	<u>چغفل خوری</u>
۳۱	البقرہ: ۱۱۰		۹۳۳	المجرات: ۱۳	<u>عیب جوئی</u>
		<u>خناس</u>	۱۰۶۱	الہم: ۱۳	
۱۲۳۱	الناس: ۵	خناس سے مراد	۱۲۱۱	الہم: ۲	
۱۲۳۰			۹۳۳	المجرات: ۱۳	<u>استہزاء</u>
		و	۹۳۳	المجرات: ۱۳	کسی قوم یا فرد کا مذاق مت اڑاؤ
		<u>دابۃ الارض</u>	۱۰۶۱	الہم: ۱۰	دوسروں کے بُرے نام رکھنا
۶۶۳	آئل: ۸۳	دَابَّةُ الْأَرْضِ کے معانی			<u>مدائن</u>
۶۳۹			۵۷۹	المونون: ۳	<u>لغویات سے پرہیز</u>
۷۵۰	سبا: ۱۵	دابۃ الارض کا حضرت سلیمان کی موت کی خبر دینا	۶۲۳	الفرقان: ۷۳	مومن لغویات سے اعراض کرتے ہیں
۷۳۵			۲۳۵	الاعراف: ۳۳	عباد الرحمن کا لغویات سے احتراز
		<u>دجال</u>	۳۶۷	بنی اسرائیل: ۲۷	<u>اسراف</u>
		سورۃ الدخان کی پیشگوئیوں کا ظہور دجال کے	۲۲	الفرقان: ۶۸	
۸۸۶		زمانہ سے تعلق	۱۳۵	النساء: ۳۸	<u>بخل</u>
		<u>دعا</u>	۱۰۰۰	الحدید: ۲۵	
۶۲۳	الفرقان: ۷۸	انسان کے لئے دعا کرنا ناگزیر ہے	۱۰۱۳	الہجر: ۱۰	
۸۳۱	المومن: ۶۱	اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا قبول کرنے کا وعدہ	۱۰۳۰	التفان: ۱۷	
۶۶۰	آئل: ۶۳	مضطر کی دعا	۹۱۹	محمد: ۳۹	
۳۸۱	بنی اسرائیل: ۱۱۱	آداب نماز و دعا			<u>خیانت</u>
۳۹۷	یوسف: ۱۰۲	خاتمہ بالخیر کی دعا	۱۵۲	النساء: ۱۰۸	اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا
۱۱۹	آل عمران: ۱۹۲	دوزخ سے بچنے کی دعا	۸۲۳	المومن: ۳۰	آنکھوں کی خیانت

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>چند دعائیں</u>	۶۲۲	الفرقان: ۶۶	
		نہایت کامل اور جامع دعا۔ سورۃ الفاتحہ	۶۳۳	اشعراء: ۸۳، ۸۳	نیکیوں کی صحبت اور جنت کے حصول کی دعا
		<u>حسنت دین و دنیا کے حصول کی دعا</u>	۸۳۲	المومن: ۹، ۸	فرشتوں کی مومنوں کے لئے دعا
۵۲	البقرہ: ۲۰۳	ربنا آتنا فی الدنیا حسنة.....	۱۲۲۹	العلق	معوذتین کی جامع دعائیں
۲۶۹	الاعراف: ۱۵۷		۱۲۳۱	الناس	
		<u>خدا تعالیٰ کی کفایت نصیب ہونے کی دعا</u>	۶۳۳	اشعراء: ۸۳	حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں
۱۱۵	آل عمران: ۷۷	حسبنا اللہ و نعم الوکیل	۱۰۸۲	نوح: ۲۷	نوح کی قوم کے لئے عذاب کی دعا
		<u>نیک آغاز و انجام کی دعا</u>	۳۹۳	یوسف: ۸۷	حضرت یعقوبؑ کی دعا
		رب ادخلنی مدخل صدق و			إِنَّمَا أَشْكُو بَيْنِي وَ بَيْنِي إِلَيَّ اللَّهُ
۳۷۶	بنی اسرائیل: ۸۷	أخرجنی.....	۳۹۷	یوسف: ۱۰۲	حضرت یوسفؑ کی دعا
		<u>حصول خیر کی دعا</u>	۱۰۵۲	التحریم: ۱۳	تَوَلَّيْنِي مُسْلِمًا وَ الْخَفِيَّةَ بِالصَّالِحِينَ
۶۷۱	انقص: ۳۵	رب انی لما أنزلت الی من خیر فقیر	۱۰۵۲		فرعون کی بیوی کی دعا
		<u>ہدایت پر قائم رہنے کی دعا</u>	۳۱۲		آنحضرت ﷺ حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں
۸۲	آل عمران: ۹	ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا....	۲۸۱		کا شریں
		<u>شرح صدر عطا ہونے کی دعا</u>	۸۵	آل عمران: ۳۷	بدر کے موقعہ پر آنحضرتؐ کی متضرعانہ دعا
۵۲۵	طہ: ۲۹، ۳۰	رب اشرح لی صدري.....	۳۶۷	بنی اسرائیل: ۳۵	آنحضرتؐ کو سکھائی جانے والی بعض دعائیں
		<u>علمی ترقی کی دعا</u>	۳۷۶	بنی اسرائیل: ۸۷	
۵۳۶	طہ: ۱۱۵	رب زدنی علما	۵۳۶	طہ: ۱۱۵	
		<u>ثبات قدم کے حصول کی دعا</u>	۵۸۹	المومنون: ۹۸	
۶۶	البقرہ: ۲۵۱	ربنا افرغ علينا صبرا و ثبت	۵۹۲	المومنون: ۱۱۹	غزوہ حنین میں فتح کا باعث آنحضرتؐ کی
۱۰۹	آل عمران: ۱۳۸	اقدامنا.....	۲۹۹		دعائیں تھیں
۲۶۲	الاعراف: ۱۲۷		۳۰۱	المائدہ: ۱۱۹	گناہگاروں کے لئے بخشش کی دعا
		<u>والدین کے حق میں دعائیں</u>	۳۰۲	الرعد: ۱۵	کافروں کی دعا ضائع ہو جاتی ہے
۳۶۷	بنی اسرائیل: ۳۵	رب ارحمهما کما ربينی صغیراً			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		اپنے بزرگوں اور اپنے لئے حصول مغفرت	۱۰۸۲	نوح : ۲۹	رب اغفر لی ولوالدی و لمن دخل ...
		<u>اور کینہ کے دور ہونے کی دعا</u>	۳۲۱	ابراہیم: ۳۳	ربنا اغفر لی ولوالدی
		ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین			رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی
۱۰۱۳	المشر: ۱۱	سبقونا.....	۳۳۰	ابراہیم: ۳۳	ربنا و تقبل دعاء.....
		<u>ترقیات روحانی اور مغفرت الہی کی دعا</u>			<u>نیک اولاد کے لئے دعائیں</u>
۱۰۵۱	اتحریم: ۹	ربنا اتمم لنا نورنا و اغفر لنا.....	۸۸	آل عمران: ۳۹	رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ ..
		<u>بیماری سے شفا یابی کی دعا</u>			رب لاتلرنی فردا و انت خیر
		الی مسنی الضر و انت ارحم	۵۵۵	الانبیاء: ۹۰	الوارثین
۵۵۳	الانبیاء: ۸۳	الراحمین	۷۹۲	الصافات: ۱۰۱	رب ہب لی من الصالحین
		<u>مصیبت سے نجات کی دعا</u>			<u>اہل و عیال کے آنکھوں کی ٹھنڈک</u>
		لا الہ الا انت سبحانک انی کنت			<u>ہونے کے لئے دعا</u>
۵۵۵	الانبیاء: ۸۸	من الظالمین	۶۲۳	الفرقان: ۷۵	ربنا ہب لنا من أزواجنا و ذریتنا قرۃ..
		<u>مصیبت کے وقت مومنوں کی دعا</u>			<u>اصلاح اولاد کی دعا</u>
		انا لله و انا الیہ راجعون	۹۰۶	الاحقاف: ۱۶	رب اوزعنی ان اشکر نعمتک الّتی.....
۳۱	البقرہ: ۱۵۷	<u>حالت مغلوبیت کی دعا</u>			<u>صالحیت کی دعا</u>
		ربّ اِنّی مغلوب فانصُر	۶۵۳	اہل: ۳۰	رب اوزعنی ان اشکر نعمتک الّتی
۹۶۸	اتحر: ۱۱	<u>وساوس شیطانی سے بچنے کی دعا</u>			انعمت علی و علی والدی.....
		رب اَعوذبک من ہمزات الشیطان...	۳۸۶	الکہف: ۱۱	رحمت ہاری اور حصول آسانی کی دعا
۵۸۹	المؤمن: ۹۹	<u>عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی دعا</u>			ربنا اتنا من لدنک رحمة و ہتّی لنا...
		ربنا تقبل منا انک انت السميع	۷۷	البقرہ: ۲۸	<u>حصول عفو و مغفرت کی دعا</u>
		العلیم	۱۱۹	آل عمران: ۱۹۳	ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا....
۳۵	البقرہ: ۱۲۸		۱۱۹	آل عمران: ۱۹۵	ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی.....
			۲۳۳	الاعراف: ۲۳	ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا....
			۲۶۹	المرغ: ۵۷ انت و لیّنا فاغفر لنا و ارحمنا و انت
					خیر الغافرین.....

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۸۴۷		نیز شمرات اور فضلوں کے پکنے کا نظام			<u>ر - ز</u>
		<u>روح</u>			<u>رزق</u>
۴۷۷	بنی اسرائیل ۸۷	روح امر ربی سے ہے	۴۳۵		بہاء کے نظام کا انحصار پہاڑوں پر
۴۷۷	لاہرامہ ۸۲	روح کے بارہ میں انسانی علم بہت قلیل ہے	۴۴۱	انجیل: ۱۶	پہاڑ غذا مہیا کرنے کا ذریعہ ہیں
۴۶۲		روح امر الہی کے سوا کچھ نہیں	۵۴۷	الانبیاء: ۳۳	
۴۲۸	الحج: ۳۰	نفس روح	۷۱۴	لقمان: ۱۱	
۸۱۰	ص: ۷۳		۸۵۰	خم اسجدہ: ۱۱	
۱۱۹۵	القدر: ۵	لیلۃ القدر میں روح القدس کا نزول	۱۲	البقرہ: ۲۳	آسمان کو تمہاری بھائی بنا دینا
		الروح الامین / روح القدس نے قرآن کریم	۹۴۳		رزق کے سب ذرائع آسمان سے اترتے ہیں
۴۵۵	انجیل: ۱۰۳	کو آحضرت ﷺ کے دل پر اتارا ہے	۲۳۵	الانعام: ۱۵۴	رزق کی تنگی کے ڈر سے ضبط تولید جائز نہیں
۶۴۳	اشعراء: ۱۹۴		۴۶۸	بنی اسرائیل: ۳۳	
۲۶	البقرہ: ۸۸	روح القدس سے مسیح ابن مریم کی تائید	۴۰۶	الرعد: ۲۷	رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے
۶۷	البقرہ: ۲۵۳		۴۶۸	بنی اسرائیل: ۳۱	
۱۹۸	المائدہ: ۱۱۱		۶۸۱	القصص: ۸۳	
۱۰۰۸	الجماعہ: ۳۳	صحابہ کی روح القدس سے تائید	۶۹۵	الحکیموت: ۶۳	
		<u>روزہ</u>			ضرورت کے مطابق اتاج میں سات سو گنا
۴۷	البقرہ: ۱۸۶	فضیلت رمضان	۷۰	البقرہ: ۲۶۳	تک اضافہ ممکن ہے
۴۷	البقرہ: ۱۸۳	رمضان کے روزے فرض ہیں	۴۸۲		ہجرت کے نتیجے میں رزق میں کشائش
		رمضان کے روزے پورے ایک ماہ رکھنے			تمام انسانی اور ملکوئی وجود کسی نہ کسی نوعیت کے
۴۷	البقرہ: ۱۸۲	فرض ہیں	۹۴۳		رزق کے محتاج ہیں
۴۸	البقرہ: ۱۸۸	روزہ کے اوقات	۸۶۰		رزق کے وسیع یا تنگ ہونے کا فلسفہ
۴۷	البقرہ: ۱۸۵	روزے رکھنا خیر کا موجب ہے			انسانی بھائی کی ضروریات کا خزانہ نہ ختم ہونے
۴۷	البقرہ: ۱۸۶	مریض اور مسافر کے لئے رخصت	۴۴۳		والا ہے
۴۷	البقرہ: ۱۸۵	روزہ کا فدیہ: ایک مسکین کو کھانا کھلانا			زمین میں خوراک کے نظام کی چار ادوار میں
					مکمل اور پہاڑوں کا اس میں مرکزی کردار

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۶۹	الحاقہ: ۲۵	یوم بمعنی محدود زمانہ			صیام کی راتوں میں بیویوں سے تعلقات جائز ہیں
۵۶۹	الحج: ۴۸	یوم بمعنی ایک ہزار سال	۴۸	البقرہ: ۱۸۸	احکاف کے دوران بیویوں سے تعلقات ممنوع ہیں
۷۲۱	اسجدہ: ۶				<u>رہبانیت</u>
۱۰۷۳	المعارض: ۵	یوم بمعنی پچاس ہزار سال	۴۸	البقرہ: ۱۸۸	رہبانیت بدعت ہے
۶۲۱	الفرقان: ۶۰	یوم بمعنی دور/سبازمانہ			<u>زکوٰۃ</u>
۸۵۰	تم اسجدہ: ۱۱		۱۱۰۱	الحدید: ۲۸	زکوٰۃ کی فرضیت
۷۲۱	اسجدہ: ۵				
۳۵۶	حور: ۸				
۳۰۸	التوبہ: ۳۶	اللہ کے نزدیک سال بارہ مہینے کا ہے	۱۶	البقرہ: ۴۳	
		نسبی یعنی حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر ہے	۲۵	البقرہ: ۸۳	
۳۰۹	التوبہ: ۳۷		۳۱	البقرہ: ۱۱۱	
		<u>زمین</u>	۱۱۹۷	البینہ: ۶	
۳۵۶	حور: ۸	زمین کی پیدائش چھ ادوار میں	۳۵	البقرہ: ۱۷۸	زکوٰۃ نفس اور اموال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے
۷۲۱	اسجدہ: ۵		۳۲۳	التوبہ: ۱۰۳	زکوٰۃ کے مصارف
۸۵۰	تم اسجدہ: ۱۰	زمین کی پیدائش دو ادوار میں	۷۳	البقرہ: ۲۷۳	
۶۶۳	النمل: ۸۹	زمین جامد نہیں بلکہ متحرک ہے	۳۱۳	التوبہ: ۶۰	زکوٰۃ محض اللہ کی رضا جوئی کیلئے دینی چاہئے
۵۳۷	الانبیاء: ۳۳	زمین کی مدار میں حرکت	۷۰۵	الروم: ۳۰	مثالی مومنوں کو تجارت زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی
۱۱۳۷	الانشقاق: ۳	زمین کو پھیلا دیئے جانے کی پیشگوئی	۶۰۳	النور: ۳۸	
۱۱۳۶					<u>زمانہ</u>
۱۰۴۱		سات آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات			<u>یوم</u>
۱۲۰۱	الزمر: ۳	پیشگوئی کہ زمین اپنے راز اگلے گی			یوم (رات کے مقابلہ میں) بمعنی دن
۱۱۹۹			۷۵۱	سبا: ۱۹	
		<u>زنا (دیکھیں "حدود")</u>	۱۰۶۷	الحاقہ: ۸	
			۸۸	آل عمران: ۳۳	یوم بمعنی دن رات
			۵۶۶	الحج: ۲۹	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۹۹		کائنات میں کشش ثقل			<u>س-ش</u>
۱۰۷۲		موجودہ کائنات کی عمر			<u>ساعت</u>
۷۲۰					
۷۵۹		مادہ کی چار بنیادی Valencies	۲۷۶	الاعراف: ۱۸۸	ساعت کے آنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے
		کلوروفیل (Chlorophyll) کا انسانی	۷۱۹	لقمان: ۳۵	
۲۰۳		پیداہش سے تعلق	۷۳۲	الاحزاب: ۶۳	
۳۳۷		پرندوں کی حیرت انگیز بناوٹ	۸۶۶	اشوری: ۱۸	ساعت قریب ہے
۳۹۹		زمین کے لئے پانی کی فراہمی کا عجیب نظام	۹۶۷	القر: ۲	
۵۷۷		زمین سے پانی کے غائب ہونے کی دو صورتیں	۵۳۳	طہ: ۱۶	ساعت کا آنا لازم ہے
۷۷۲		سرسبز درختوں سے بھی آگ پیدا ہو سکتی ہے	۸۳۱	المومن: ۶۰	
		نئی ایجادات کے ذریعہ ملاء اعلیٰ کے بھید معلوم	۹۶۶		ساعت بمعنی انقلاب کی گھڑی
۷۸۳		کرنے کی انسانی کوششیں			<u>سائنس</u>
۹۰۱		ریڈیائی ہوائیں ہر چیز کو ہلاک کر دیتی ہیں	۵۳۱		کائنات کی ابتداء
		گھڑی کے دھاگے کی طاقت اور اس سے بنے	۹۳۹	الذاریات: ۳۸	یہ کائنات ہر لمحہ وسعت پذیر ہے
۶۸۳		ہوئے جال کی کمزوری	۳۹۳	الذاریات: ۵۰	ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا گیا ہے
		مردوں کو زندہ کرنے میں سائنس کامیاب	۳۰۰		
۵۳۲		نہیں ہوگی	۷۷۷	یس: ۳۷	
۱۳۰		چھوٹے سبزہ میں آگ کے بند ہونے کا ذکر	۷۷۱		سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے
		ایٹم بم پھٹنے سے نکلنے والی ریڈیائی لہریں دلوں	۸۶۳		مادے کا ہر ذرہ بھی جوڑا جوڑا ہے
۱۳۰		کی حرکت بند کر دیتی ہیں			جانداروں اور نباتات کے جوڑوں کے علاوہ
۳۳۳		قیامت تک نہ ختم ہونے والی توانائی	۳۰۰		مالکیوٹرا و ایٹمز کے بھی جوڑے ہیں
		ایٹمی جگ کی پیچگونی جب آسمان ریڈیائی			Sub-Atomic matter کے بھی
۱۱۱۲		لہریں برسائے گا	۷۷۷		جوڑے جوڑے ہوتے ہیں
۸۸۶		دخان سے مراد ایٹمی دھواں			مادہ (Matter) کا جوڑا ضد مادہ (Anti
۱۱۳۶		نیا سائنسی دور امریکہ کی دریافت سے شروع ہوا	۳۰۰		Matter) ہے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۵۷	الملک: ۲۰	پرندوں کی خاص ساخت کی طرف اشارہ	۱۱۳۳		خفیہ کارروائیاں کر کے پلٹ جانے والی کشتیوں کو گواہ ٹھہرانا
۸۵۲	نم اسجدہ:	قرآن میں Genetic Engineering کے بارے میں علم	۱۱۱۱		آخرین کے دور کی سائنسی ترقی کو گواہ ٹھہرانا
۲۲۵	۲۳۵۲۱	روشنی خود آنکھ تک پہنچتی ہے جس کی وجہ سے آنکھ دیکھتی ہے	۹۹۳		ایک ہی جگہ ہوتے ہوئے Dimensions بدل جانے سے دو چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق قائم نہیں رہتا
۹۶۲	۱۰۴: الانعام	آنحضرت ﷺ کا سیدرۃ المنتہی تک پہنچنا	۹۹۳		آنحضرتؐ کو اضافیت (Relativity) کا تصور عطا فرمایا گیا
۹۶۰		سیدرۃ المنتہی کی حقیقت	۹۷۵	الرحمن: ۶	انسان کو حساب سورج اور چاند کی گردش سے معلوم ہوا
۷۴	البقرہ: ۲۷۹	سود کی ممانعت	۷۷۷	یس: ۳۱۳۹	اجرام فلکی کے بارے میں معلومات
۷۰۵	الروم: ۴۰	سود اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا	۷۸۵	الصافات: ۹۵۷	Meteors کا ذکر اور راکٹوں کے آسمان تک پہنچنے کا ذکر
۷۴	البقرہ: ۲۷۹	سود کو نہ چھوڑنا اللہ اور رسول سے اعلان جنگ کے مترادف ہے	۹۷۸	الرحمن: ۳۶	راکٹوں پر فضا کو عبور کرتے ہوئے شعلوں اور دھوئیں کی بوچھاڑ
۱۶۳	النساء: ۱۶۱	یہود کے سود لینے کی پاداش	۹۷۴		جب تک سائنسدان اجرام فلکی کی سنگ باری کے لئے دفاعی تدابیر اختیار نہ کریں وہ راکٹس میں بیٹھ کر فضائی سفر نہیں کر سکتے
۱۶۳	۱۶۳		۹۹۵	المدینہ: ۵	زمین و آسمان میں داخل ہونے اور باہر نکلنے والی اشیاء اور شعاعوں کا ذکر
۷۶۱	الاسجدہ: ۵	اللہ کو چھوڑ کر کوئی شفع نہیں	۳۲۸	الحجر: ۲۸	بیکٹیریا (یعنی جنوں) کی پیدائش کا ذکر
۸۲۳	الزمر: ۲۵	شفاعت (کا معاملہ) تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے	۳۳۳		ابتدائے آفرینش میں وائرس اور بیکٹیریا
۳۳۳	یونس: ۴	شفاعت صرف اللہ کے اذن سے ہوگی	۱۱۳۱		آسمان سے برسنے والی ریڈیائی لہروں کے نتیجے میں پیدا ہوئے
۱۱۳۱	التباہ: ۳۹	شفاعت کا صرف اسی کو اختیار ہے جس نے رحمان سے عہد لے لکھا ہے	۹۷۳		Bacteria اور Virus بھی جنات ہیں
۵۱۸	مریم: ۸۸		۹۷۳		فَمَا فَوْقَهَا سے مراد طیریا کے جراثیم
			۱۳	البقرہ: ۲۷	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>شہادت (گواہی)</u>			شفاعت کا حق صرف اسی کو ہے جو ”حق“ کی گواہی دے
۱۶۹		شہادت میں کلیۃً انصاف پر قائم رہنے کی تعلیم	۸۸۵	الزخرف: ۸۷	آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے بارے میں وسعت قرآن کے علاوہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں ہوگا
۱۵۷	النساء: ۱۳۶	اپنے ہی خلاف ہو	۳۳۱		
۳۷	البقرہ: ۱۴۱	شہادت کو نہ چھپاؤ	۲۱۴	الانعام: ۵۲	شفاعت اسی کو فائدہ دے گی جس کے لئے خدائے رحمن اجازت دے
۷۶	البقرہ: ۲۸۳		۵۳۶	طہ: ۱۱۰	
۱۴۶	النساء: ۷	قیموں کے اموال واپس لوٹانے پر گواہ ٹھہراؤ	۷۵۲	سبا: ۲۳	
		قرضوں اور لین دین کے معاملات میں تحریر لکھنے کا حکم اور گواہی کا طریق	۹۶۳	النجم: ۲۷	قیامت کے دن کوئی دوستی اور شفاعت کام نہیں آئے گی
۷۶	البقرہ: ۲۸۳	موت کے وقت سے پہلے وصیت کرتے ہوئے گواہ ٹھہرانا ضروری ہے	۶۷	البقرہ: ۲۵۵	
۱۹۷	المائدہ: ۱۰۹-۱۱۰	بڑے بڑے سودے کرتے وقت تحریری رسید کے علاوہ گواہ رکھنے کا حکم	۱۰۹۸	المدثر: ۳۹	
۷۵	البقرہ: ۲۸۳	زنا کا الزام ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی شرط	۱۷	البقرہ: ۳۹	
۵۹۵	النور: ۵	بیوی پر بدکاری کے الزام کے گواہ نہ ہونے کی صورت میں قسمیں کھانے کا طریق	۳۳	البقرہ: ۱۲۳	مزعومہ شرکاء میں سے کوئی شفاعتی نہ ہوگا
۵۹۶	النور: ۷	”بے حیائی“ کی مرتکب عورتوں پر چار گواہوں کی ضرورت	۲۲۳	الانعام: ۹۵	
۱۴۹	النساء: ۱۶		۷۰۱	الروم: ۱۳	
		<u>شہد</u>	۷۷۵	یس: ۲۳	مزعومہ شرکاء کی شفاعت کام نہیں آئے گی
۳۳۹	انجیل: ۶۹	شہد کی مکھی کی طرف وحی	۲۵۰	الاعراف: ۵۳	ظالموں اور منکرین کے لئے کوئی شفیع نہیں ہوگا
۳۳۶		شہد کی مکھی کی مثال سے وحی کی عظمت کا بیان	۸۳۳	المومن: ۱۹	
۳۳۹	انجیل: ۷۰	شہد میں شفا ہے	۶۳۵	اشعراء: ۱۰۱	
		شہد کی مکھی اور اس کے شہد میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت نشانات ہیں	۱۳۶	النساء: ۸۶	دنوی کاموں میں اچھی سفارش کی حوصلہ افزائی
۳۳۹	انجیل: ۷۰				<u>شق قمر (نیز دیکھیں ”چاند“)</u>
			۹۶۶		مشرکین کا چاند کو چند لمحوں کے لئے دو حصوں میں بٹتے ہوئے دیکھنا
			۹۶۶		شق قمر کا مفہوم

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۲۷	الف: ۳۰	صحابہ کرام کی صفات	۲۳۶		شہد کی کھسی ایسے ملک کی طرح ہے جسے ذوق حسن عطا کیا گیا ہو پھر وہ آگے ذوق تقسیم بھی کرے
۷۸۳		صحابہ کا بلند ترین مقام			شیطان
۷۹		قربانوں کی طرح ان کو ذبح کیا گیا	۲۳۲	الاعراف: ۱۳	شیطان کا ناری ہونا
۱۲۰۲		اُحد میں صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن رسول اللہ کا دامن نہ چھوڑا	۲۷۱	بنی اسرائیل: ۵۳	شیطان انسان کا دشمن ہے
۲۸۱		آنحضرت اور صحابہ کی دفاعی جنگوں کا ذکر بدر کے موقع پر آنحضرت کی صحابہ کے لئے متضرعانہ دعا	۷۶۲	فاطر: ۷	شیطان کا آدم کو پھسلانا
۱۰۱۲	البشر: ۹	طالب ہیں	۱۵	البقرہ: ۲۷	شیاطین ہر پکے جھوٹے پر اترتے ہیں
۳۲۶		اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار پر رجوع برحمت ہوا	۶۳۵	اشعراء: ۲۲۲	شیاطین وحی الہی میں مداخلت نہیں کر سکتے
۳۲۲	التوبہ: ۱۱۷	اللہان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی	۶۳۵	۲۲۵	
۹۲۳	الف: ۱۹	بیعت رضوان میں شامل صحابہ سے اللہ راضی ہوا	۶۳۳	اشعراء: ۲۲۱	
۱۰۰۸	الجدالہ: ۲۳	صحابہ روح القدس سے تائید یافتہ تھے		۲۱۳	
۳۶۰	التوبہ: ۳۰	ثانی التین اذ هما فی الغار			ص - ض
۶۰۳	النور: ۳۸	صحابہ کو تجارت ذکر الہی سے غافل نہیں کرتی تھی یہ کہتا کہ صحابہ تجارت کی خاطر آنحضرت کو تنہا چھوڑ دیتے تھے محض بہتان ہے	۳۲۶	التوبہ: ۱۱۷	صحابہ نے انتہائی تنگی اور عسرت کے وقت بھی آنحضرت ﷺ کا ساتھ دیا
۱۰۲۸		مومنوں پر فرض ہے کہ وہ سابق بالایمان صحابہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں اور ان کے خلاف کوئی بغض نہ رکھیں	۱۰۹۳		وہ کپڑے جن کو نبی مضبوطی کے ساتھ اپنے ساتھ لگا لیتا ہے وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم ہیں
۱۰۱۳	البشر: ۱۱	آخری زمانہ میں صحابہ کے نور کو گدلا کر دیئے جانے کی پیشگوئی	۳۲۱	التوبہ: ۹۲	غربت کے باوجود قربانی کا بے نظیر جذبہ
۱۰۲۹	الجمعة: ۳	آخرین میں صحابہ کے مثل	۱۰۱۳	البشر: ۱۰	انصار مدینہ کا مثالی ایثار
			۱۰۱۳	البشر: ۱۰	مہاجرین سے محبت
			۱۰۱	آل عمران: ۱۰۳	صحابہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے تھے
			۹۲۷	الف: ۳۰	صحابہ کی آپس کی محبت
			۳۳۰	الحجر: ۲۸	صحابہ کا آپس میں بغض سے پاک ہونا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>عورت (نیز دیکھئے ازدواجی مسائل، پردہ)</u>			<u>صلح حدیبیہ</u>
		<u>حقوق و فرائض</u>	۹۲۱	الفتح: ۲	صلح حدیبیہ ایک کھلی کھلی فتح
۱۲۵	النساء: ۲	عورت اور مرد نفس واحدہ سے ہی پیدا کئے گئے ہیں	۹۲۲	الفتح: ۱۹	صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان
۱۲۳					
۳۵۰	احمل: ۷۳				<u>ضبط تولید</u>
۱۲۰	آل عمران: ۱۹۶	نیکی کے اجر میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں	۲۳۵	الانعام: ۱۵۲	غربت کے ڈر سے جائز نہیں
		عورتوں کو اسی طرح حقوق حاصل ہیں جس	۳۶۸	بنی اسرائیل: ۳۳	
۵۹	البقرہ: ۲۲۹	طرح ان پر ذمہ داریاں ہیں			ط
		عورتیں مردوں کا لباس اور مرد عورتوں کا لباس			
۳۸	البقرہ: ۱۸۸	ہیں			<u>طاعون</u>
۵۸	البقرہ: ۲۳۳	عورت کو کبھی کہنے سے مراد	۶۶۳	احمل: ۸۳	طاعون کا باعث دابة الارض
۱۳۳	النساء: ۳۳	عورت کی کمائی پر اسی کا حق ہے			<u>طاعوت</u>
		عورتوں کا والدین اور اقربا کی وراثت میں			
۱۲۶	النساء: ۸	حصہ ہے	۳۳۳	احمل: ۳۷	طاعوت سے اجتناب کا حکم
۱۳۰	النساء: ۳۰	عورتوں سے حق ورشہز بردستی چھیننے کی منافی	۶۸	البقرہ: ۲۵۸	طاعوت کافروں کے دوست ہیں
۱۱۳۵	التکویر: ۱۰	آخری زمانہ میں عورت کے حقوق کی طرف توجہ	۱۳۸	النساء: ۵۳	اہل کتاب طاعوت پر ایمان لاتے ہیں
۳۳۷	احمل: ۶۰، ۵۹	لڑکی کی پیدائش پر نامناسب رویوں کی مذمت	۱۳۳	النساء: ۷۷	کافر طاعوت کی راہ میں جنگ کرتے ہیں
		محض نقصان پہنچانے کی غرض سے طلاق	۱۳۰	النساء: ۶۱	منافق طاعوت سے فیصلے کرانا چاہتے ہیں
۶۰	البقرہ: ۲۳۲	یافتہ عورت کو نکاح سے نہ روکا جائے			<u>ع-غ</u>
۱۰۲۲	المستحق: ۱۳	عورتوں کی بیعت کے خاص نکات			<u>عدت (دیکھئے ازدواجی مسائل)</u>
		ازواج مطہرات کو عام مسلمان خواتین سے			
۷۳۵	الاحزاب: ۳۳	زیادہ پاکیزگی کی تاکید			<u>عرش (نیز دیکھیں عنوانات اللہ تعالیٰ ملائکہ)</u>
		<u>عہد</u>	۸۲۹		آنحضرتؐ کا قلب صافی اللہ کی تخت گاہ ہے
۳۵۳	احمل: ۹۳	اللہ سے کئے گئے عہد کو پورا کرو	۸۲۹		ملائکہ کے عرش کو اٹھانے سے مراد
۱۷۱	المائدہ: ۲		۱۰۶۸	الحاقہ: ۱۸	آنحضرتؐ فرشتوں کے عرش کو اٹھانے کی حقیقت

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۰۷	التوبہ: ۳۱-۳۰	ابیت	۲۹۹		
۲۳۸	الانعام: ۱۶۵	کفارہ	۳۶۹	بنی اسرائیل: ۳۵	
۹۶۳	النجم: ۳۹		۳۲۵	التوبہ: ۱۱۱	عہد بیعت وفا کرنے والوں کو بشارت
۱۷۵	المائدہ: ۱۵	عیسائی اپنی تعلیمات کا ایک حصہ بھول گئے	۹۶	آل عمران: ۷۷	عہد پورا کرنے والوں کا مقام
۱۷۵	المائدہ: ۱۵	ان کی یہود کے ساتھ عداوت تا قیامت رہے گی			معاهدات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے
۱۹۲	المائدہ: ۸۳	بعض کا حق کو پہچانا	۲۹۳	الانفال: ۶۰-۵۷	خلاف اقدامات
۱۹۱	المائدہ: ۸۳	مومنوں سے محبت میں قریب تر			
		اہل انجیل اس کے مطابق فیصلہ کریں جو انجیل			
۱۸۳	المائدہ: ۴۸	میں اتارا گیا	۱۶۹		
۱۲۲۶		سورت اخلاص میں مسیحیت کے غلط عقائد کی تردید	۱۹۹	المائدہ: ۱۱۳	عیسائیت
		<u>غزوات (نیز دیکھیے عنوان "جہاد")</u>	۱۶۹		عیسائیوں کے گروہ درگروہ بننے کی پیشگوئی
		آنحضرتؐ اور آپ کے ساتھی ہرگز قتال نہ	۱۹۹		حواریوں کا ماندہ مانگنا
		کرتے اگر قتال کے ذریعہ آپ کا دین تبدیل	۱۶۹		ماندہ کی حقیقت
۲۸۲		کرنے کی کوشش نہ کی جاتی	۳۸۳		حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا روحانی سفر
۲۹۰	الانفال: ۴۳	مال غنیمت کے مسائل	۳۸۳		ابتدائی عیسائی توحید کی حفاظت کی خاطر سطح
		<u>غزوہ بدر</u>	۲۰۰	المائدہ: ۱۱۸	زمین کو چھوڑ کر غاروں میں چلے گئے
۱۰۵	آل عمران: ۱۳۳	بدر کے موقع پر مسلمان بہت کمزور تھے	۳۸۹	الکہف: ۲۳	عیسائی مسیح علیہ السلام کی زندگی میں نہیں بگڑے
۲۹۲	الانفال: ۵۱، ۵۰	اس موقع پر منافقین کا کردار			عیسائیوں کی کتوں سے محبت کی وجہ
		مومنوں کو کفار تھوڑی تعداد میں دکھائے جانے	۳۱	البقرہ: ۱۱۳	نصاری کا دعویٰ کہ ان کے علاوہ کوئی جنت میں
۲۹۱	الانفال: ۳۵، ۳۳	کی حکمت			نہیں جائے گا
		جنگ بدر میں فتح آنحضرتؐ کی دعاؤں کے	۱۱۳۰		یہودیت اور عیسائیت کی مجموعی کوششوں کا خلاصہ
		نتیجہ میں تھی	۱۲۲۶		عیسائیت کی عمارت کا انہدام
۲۸۱		<u>غزوہ احد</u>	۳۸۳		عیسائیوں کے عروج و زوال کے اسباب
۱۱۰	آل عمران: ۱۵۷، ۱۵۳	آنحضرتؐ کا صحابہ کو میدان جنگ کے اہم	۱۸۹	المائدہ: ۷۷	عملاً آج فرضی Saints کو الوہیت کا رتبہ
		مقامات پر بٹھانا	۲۰۰	المائدہ: ۱۱۷	دیا جا رہا ہے
۱۰۵	آل عمران: ۱۳۳		۱۹۰	المائدہ: ۷۳	الوہیت

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۹۹		کائنات کے مخفی رازوں سے پردہ اٹھایا جانا یقیناً	۷۹		احمد میں حضرت اسماعیل کی قربانی کی یاد تازہ ہوئی
۳۷۷		عالم الغیب خدا کی طرف سے ہی ہو سکتا ہے	۱۱۰	آل عمران: ۱۵۳	جنگ کے دوران صحابہ کے اختلاف رائے کا نقصان
		ماضی کے بارہ میں علم غیب			<u>غزوة خندق / غزوة احزاب</u>
		<u>ق-ک-گ</u>	۷۳۰	الاحزاب: ۱۱	کفار ہر طرف سے حملہ آور ہوئے
		<u>قبر</u>	۷۳۰	الاحزاب: ۱۰	آدمی کا چلنا کفار کی شکست کا باعث بنا
۱۱۳۲	عص: ۲۲	ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاَقْبِرَہُ كَمَا مَفْهُوم	۷۲۷		خدا کی معجزانہ نصرت
۱۱۳۹	الانظار: ۵	آخری زمانہ میں قبریں کھولی جائیں گی	۷۳۳	الاحزاب: ۲۳	غزوة احزاب میں فتح کی پیشگوئی
۱۱۳۸			۸۰۲	ص: ۱۳	
۱۲۰۳	الحدایات: ۱۰	قبروں میں مدفون راز معلوم کئے جائیں گے	۹۷۱	البقرہ: ۳۶	
۱۲۰۶		حتی زُرْتُمُ الْمُقَابِرَ کی تشریح	۳۲۷		<u>غزوة تبوک</u>
		<u>قبلہ</u>			<u>غزوة حنین</u>
۳۸	البقرہ: ۱۲۳	تحويل قبلہ کا حکم	۳۰۵	التوبہ: ۲۵	نصرت الہی
		<u>قتل</u>	۳۰۶	التوبہ: ۲۶	رسول اور مومنوں پر سکینت کا نزول
		ایک انسان کو قتل کرنا پوری انسانیت کو قتل	۲۹۹		فتح کا باعث رسول اللہ کی دعائیں تھیں
۱۷۹	المائدہ: ۳۳	کرنے کے مترادف ہے			<u>فتح مکہ</u>
۳۶	البقرہ: ۱۷۹	قتل عمد کی سزا	۶۸۲	التقصص: ۸۶	فتح مکہ کے بارہ میں قبل از وقت پیشگوئیاں
۱۳۹	النساء: ۹۳	مومن کے قتل عمد کی آخری سزا	۱۱۷۱	البلد: ۳	
۱۳۸	النساء: ۹۳	مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی سزا	۱۲۲۳	النصر: ۳۰	
۲۳۵	الانعام: ۱۵۲	رزق کی تنگی کے باعث اپنی اولاد کو قتل نہ کرو			<u>غیب</u>
۳۶۸	نبی سرائیل: ۳۳				اللہ صرف اپنے رسولوں کو ہی غیب پر غلبہ عطا کرتا ہے
		<u>قصاص</u>	۱۱۶	آل عمران: ۱۸۰	
۳۶	البقرہ: ۱۷۹	مقتول کا قصاص فرض ہے	۱۰۸۸	البقرہ: ۲۸، ۲۷	
۳۶	البقرہ: ۱۸۰	قصاص زندگی کی ضمانت ہے			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۴۵	النساء: ۸۳	قرآن کریم میں کوئی اختلاف نہیں			قرآن کریم
۳۵۳		آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ سورۃ صود نے مجھے بوڑھا کر دیا	۱۱۹۵	القدر: ۲	قرآنی پیشگوئیاں (دیکھیں زیر لفظ پیشگوئیاں)
۳۷۷		آنحضرت ﷺ کی بشارت قلب کا موجب بہترین قصہ	۱۱۹۳		لیلۃ القدر میں نزول
۱۰۲۸		سورۃ الجمعہ میں جمع کے ہر معنی کا بیان	۶۳۳	اشعراء: ۱۹۳	الروح الامین (جبرائیل) نے اسے
۱۱۶۵		سورۃ الفجر میں تیرہ سالہ ابتدائی کمی دور کی طرف اشارہ ہے	۳۵۵	آئل: ۱۰۳	آنحضرت ﷺ کے دل پر اتارا ہے
		قرآن کے روحانی خزانہ کی طرح انسان کی بقا کے مادی خزانہ بھی نہ ختم ہونے والے ہیں	۱۱۵۲	البروج: ۲۳	لوح محفوظ میں ہے
۳۳۳		قرآن کریم کے دائرہ شریعت سے باہر نکلنے کا نتیجہ	۱۱۳۱	عص: ۱۵۱۳	صحف مکرمہ و مطہرہ میں مرقوم ہے
۳۳۹		قرآن کریم بنی اسرائیل کے باہم متنازع امور کے بارہ میں صحیح رہنمائی کرتا ہے	۳۲۶	الحجر: ۱۰	اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظی و معنوی حفاظت کا وعدہ
۶۶۲	آئل: ۷۷	فرقہ اہل قرآن کا رد	۱۱۹۷	البینہ: ۳	فِيهَا كُتِبَ قِيَمَةٌ
۱۶۱	النساء: ۱۵۱	<u>حفاظت قرآن</u>	۱۱۶۰	الاعلیٰ: ۲۰، ۱۹	گزشتہ صحیفوں کی ہر بہترین تعلیم اس میں جمع ہے
		حفاظت قرآن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی تحدی	۹۹۰	الواقفہ: ۷۹	کتاب بکون میں ہے
		آنحضرت کی غلامی میں ایسے لوگ مامور ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہیں گے	۹۵۳	الطور: ۳	کتاب مسطور ہے
		<u>حفاظت قرآن کا ایک پہلو</u>	۶۱۳	الفرقان: ۲	الفرقان ہے
		ایک آئی پر تیس سال میں نازل ہونے والا	۵۵۰	الانبياء: ۵۱	ذکر مبارک ہے
		قرآن بحفاظت جمع کیا گیا			اس کے مطالب و معانی زمانہ کی ضرورت کے مطابق نازل ہوتے رہتے ہیں
		قرآن کا رفتہ رفتہ نازل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ ہے	۳۲۷	الحجر: ۲۲	قرآن کریم کے معارف انہیں پر کھلتے ہیں
		<u>فصاحت و بلاغت</u>	۹۹۰	الواقفہ: ۸۰	جن کو اللہ تعالیٰ نے مطہر قرار دیا ہو
			۱۱۳۲	عص: ۱۶، ۱۷	ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو معزز اور نیک ہیں
			۲۱۱	الانعام: ۳۹	کوئی چیز قرآن کریم سے باہر نہیں رکھی گئی
			۸۷۵	الزخرف: ۳	اپنے مطالب کو خوب واضح کرنے والا
			۳۰	البقرہ: ۱۰۷	قرآن کا ایک حصہ بھی منسوخ نہیں
			۸۱	آل عمران: ۸	قرآن کریم میں محکم اور متشابہ آیات ہیں

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۸۴۹	نم اسجدہ: ۲		۸۴۷		قرآن فصیح و بلیغ زبان میں نازل ہوا
۸۷۵	الزخرف: ۲		۳۷۹	یوسف: ۳	
۸۸۷	الدخان: ۲		۳۰۹	الرعد: ۳۸	
۸۹۵	الہاشیہ: ۲				قرآن کی شعری فصاحت و بلاغت سے متاثر
۹۰۳	الاحقاف: ۲		۶۳۶		ہو کر بہت سے شعراء نے شعر کہنے چھوڑ دیئے
۸۶۳	الشوریٰ: ۲		۹۳۳		فصاحت و بلاغت کا مرقع
۸۶۳	الشوریٰ: ۳	عَسَق			<u>آداب تلاوت</u>
۵۰۷	مریم: ۲	کھنص	۳۵۵	انجیل: ۹۹	تلاوت سے پہلے استعاذہ
۶۵۱	انجیل: ۲	طس	۲۷۹	الاعراف: ۳۰۵	خاموشی سے سنا چاہئے
۶۲۷	اشعراء: ۲	طسم	۹۹۰	الواقفہ: ۸۰	پاک ہو کر اسے چھونا چاہئے
۶۶۷	القصص: ۲		۲۷۶	بنی اسرائیل: ۷۹	صبح کی تلاوت کا خاص مقام ہے
۸۰۱	ص: ۲	ص			ایک زمانہ میں مسلمانوں کے قرآن کریم کو
۹۳۷	ق: ۲	قی	۶۱۷	الفرقان: ۳۱	چھوڑ دینے کی پیشگوئی
۹۳۶					<u>مقطعات قرآن کریم</u>
۱۰۶۱	الہم: ۲	ن	۹	البقرہ: ۲	الم
۱۰۶۰			۸۱	آل عمران: ۳	
		<u>امثال القرآن</u>	۶۸۵	الحکبوت: ۲	
۱۳	البقرہ: ۲۷	چمھر کی مثال بیان کرنے کی حقیقت	۶۹۹	الروم: ۲	
۱۱	البقرہ: ۱۸	منافقوں کی مثال	۷۱۳	لقمان: ۲	
۳۱۸	ابراہیم: ۲۷-۲۵	اسلام اور دیگر مذاہب کی مثال	۷۲۱	اسجدہ: ۲	
۳۵۰	انجیل: ۷۶	مشرک اور مومن کی مثال	۳۰۱	الرعد: ۲	الغمر
۸۳۰	الزمر: ۳۰		۳۳۱	الاعراف: ۲	القصص
۱۰۵۲	التحریم: ۱۳، ۱۴	مریم اور فرعون کی بیوی سے مومنوں کی مثال	۳۳۳	یونس: ۲	الز
۱۰۵۱	التحریم: ۱۱	نوح اور لوط کی بیویوں سے کافر کی مثال	۳۵۵	ہود: ۲	
۸۸۲	الزخرف: ۵۸	ابن مریم کی دوبارہ آمد کی مثال	۳۷۹	یوسف: ۲	
۵۷۳	الحج: ۷۳	معبودان باطلہ کی مثال	۸۳۱	المومن: ۲	حلم

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۰۳	الکہف: ۱۱۰	اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں تو بھی اللہ کے کلمات تحریر میں نہیں لائے جاسکتے	۳۰۴	الرعد: ۱۸	حق و باطل کی مثال
		قوم	۴۷۱		انبیاء کے دشمنوں کی ایک تمثیل
		اللہ کے فضل سے ہی قوم میں اخوت اور اتحاد پیدا ہوتا ہے	۳۳۶		دو غلاموں کی تمثیل کی حقیقت
۱۰۱	آل عمران: ۱۰۳	قوم کو آپس میں رحماء اور منافقین کے مقابل پر اشداء ہونا چاہئے	۳۸۳		دو باغوں کی مثال
۹۲۷	التح: ۳۰	باہمی اختلافات سے قوم کا رعب ختم ہو جاتا ہے	۳۸۸	ابراہیم: ۲۷	کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی مثال
۲۹۱	الانفال: ۳۷	تفرقہ کی بنیادی وجہ	۵۹۳		دو طرح سے کفار کی مثال
۹۲۹		قوموں کے اختلاف کی صورت میں ان میں صلح کرانے کا نظام			قرض
		قیامت	۷۴	البقرہ: ۲۷۹	قرض واپس لیتے ہوئے سود نہ لو
۱۳۷	النساء: ۸۸	اس کے آنے میں کوئی شک نہیں	۷۴	البقرہ: ۲۸۱	مقرضوں تک دست ہوتو اسے مہلت دینی چاہئے
۱۳۷-۱۳۶	النساء: ۸۸	اس میں تمام بنی نوع انسان کو جمع کیا جائے گا	۷۵	البقرہ: ۲۸۳	قرض کے لین دین کو تحریر میں لانا چاہئے
۲۳۰	الانعام: ۱۲۹	انسانوں کا فرداً فرداً حشر اجساد ہوگا	۷۵	البقرہ: ۲۸۳	قرض کے لین دین کی تحریر میں دو گواہوں کے دستخط ضروری ہیں
۲۲۳	الانعام: ۹۵	قیامت کے مختلف مظاہر	۷۶	البقرہ: ۲۸۳	تحریر لکھنے والوں اور گواہوں کے لئے ہدایات
۵۱۸	مریم: ۹۶	قیامت کے انکار کی وجہ			قرض لیتے ہوئے اگر تحریر نہ لکھی جاسکے تو کوئی چیز رہن رکھنی چاہئے
۲۳۰		کسوف و خسوف			قلم
۱۱۰۱			۱۰۶۱	الہم: ۲	دوات اور قلم کی قسم
۱۱۰۳	القیامہ: ۱۰۹		۱۱۹۱	الحق: ۵	اللہ تعالیٰ نے قلم کے ذریعہ سکھایا
۱۱۰۱			۱۱۹۰		تمام انسانی ترقی کا راز قلم میں ہے
		کشتی نوح (نیز دیکھئے اسماء میں "نوح")			انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے
۳۶۱	صود: ۳۸	وحی الہی کے مطابق کشتی کی تعمیر	۱۰۶۰		
۵۸۱	المومنون: ۲۸				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		ل-م-ن-و-ہ-ی	۶۸۳		آثار قدیمہ کے علماء کا دعویٰ کہ وہ کشتی نوح کا
		لیلۃ القدر	۱۰۷۸		ایک دن کھوج نکال لیں گے
۱۱۹۵	القدر : ۲	لیلۃ القدر کا ایک مطلب نزول قرآن کا زمانہ			آخری زمانہ میں ایک کشتی نوح تیار کی جاتی گی
۱۱۹۳			۱۳۳۰		کیونرم
۸۸۷	الدخان : ۳				عوامی طاقتوں یعنی اشترائیت کا خناس ہونا
۱۱۹۳		آنحضرت کے زمانہ کی انتہائی تاریک مدت کا ذکر			کوثر
۱۱۹۵	القدر : ۳	لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے			آنحضرت کو ایسی کوثر عطا کرنے کی خوشخبری
۱۱۹۵	القدر : ۵	طلوع فجر تک فرشتوں کا نزول	۱۲۱۸		جو کبھی ختم نہیں ہوگی
		مباہلہ			کیپٹل ازم
۹۳	آل عمران : ۶۳	عیسائیوں کو دعوت مباہلہ	۱۳۳۰		اس زمانے کی بڑی طاقتوں کا خناس ہونا
۱۰۳۰	الجمعة : ۷	یہود کو مباہلہ کی دعوت			گھوڑا
		مسجد	۸۰۵	س ۳۳	حضرت سلیمان کی گھوڑوں سے محبت
۱۰۸۷	الحج : ۱۹	مساجد خالصۃ اللہ کی عبادت کیلئے ہوتی ہیں	۸۰۰		
۵۶۸	الحج : ۳۱	مساجد اور دوسری عبادت گاہوں کی حرمت	۸۰۵		طَفِيقٌ مِّنْهَا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ كَمَا مَطْلَب
۳۳۵	الاعراف : ۳۲	مسجد جانے کے آداب			جہاد کے لئے تیار کئے گئے گھوڑوں کی
۳۳	البقرہ : ۱۲۶	مسجد کو پاک و صاف رکھا جائے	۸۰۰		پیشانیوں میں قیامت تک برکت رکھی گئی ہے
۳۲	البقرہ : ۱۱۵	مسجد سے روکناسب سے بڑا ظلم ہے	۱۲۰۳	الحادیات : ۶۳۳	جہاد میں حصہ لینے والے گھوڑوں کا ذکر
۳۶۳	بنی اسرائیل : ۳	مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف اسراء			دشمن کے لئے گھڑسوار فوج کی چھاؤنیاں
۳۲۳	التوبہ : ۱۰۷	مسجد ضرار کو گرانے کی حکمت	۲۹۳	الانفال : ۶۲	بنانے کا حکم
		مشرکین	۸۳	آل عمران : ۱۵	گھوڑے دنیوی جاہ و حشمت کا بھی نشان ہیں
۸۱۳		مصنوعی خداؤں کے وسیلہ ہونے کا رد	۳۳۰	انحل : ۹	گھوڑے سواری اور زینت کا سامان ہیں
۱۰۹۳		زجز سے مراد مشرکین مکہ			
۳۰۲	التوبہ : ۶	مشرکین بھی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ دو			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۵۹		فرشتوں کے چار پروں سے مراد مادہ کی چار بنیادی Valencies	۳۲۶	التوبہ: ۱۱۳	شرک کی حالت میں مرنے والے مشرکین کے لئے نبی اور مومن استغفار نہ کریں
۲۸	البقرہ: ۹۹-۹۸	جبریل (جبرائیل، الروح الامین)			
۶۳۳	اشعراء: ۱۹۳				معراج
۲۸	البقرہ: ۹۹	میکال (میکائیل)	۹۶۱	النجم: ۱۳	آنحضرتؐ کا معراج
۸۲۸	الزمر: ۷۶	اللہ کی تسبیح و تقدیس	۹۶۱	النجم: ۱۳	معراج روحانی تھا
۳۳۵		ملائکہ کے ہر وقت خدا کے حضور سر بسجود رہنے کی وجہ	۹۵۹		
۷۳۰	الاحزاب: ۵۷	ملائکہ کا آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجنا			مقطعات (دیکھئے زیر عنوان "قرآن")
۸۳۲	المومن: ۸	مومنوں کے لئے استغفار کرنا			
۸۳۲	المومن: ۸	عرش کو اٹھانا			مکڑی
۸۳۹		ملائکہ کے عرش کو اٹھانے سے مراد	۶۹۲	الہنکبوت: ۳۳	مکڑی کے جالے کی مثال
		قیامت کے دن حاملین عرش ملائکہ کی تعداد	۶۸۳		مکڑی کے جالے کی مثال دینے میں حکمت
۱۰۶۸	الحاقہ: ۱۸	دگنی ہوگی	۶۸۳		مکڑی کے دھاگہ میں طاقت اور جال کی کمزوری
۱۰۵۰	التحریم: ۷	غلاظ و شداد ملائکہ			ملائکہ
۷۲۲	الہجده: ۱۲	ملک الموت رموت کا فرشتہ	۳۵	البقرہ: ۱۷۸	ملائکہ پر ایمان لازم ہے
۱۱۳۹	الانفطار: ۱۳۳	ملائکہ کا اعمال کا ریکارڈ رکھنا	۱۵۸	النساء: ۱۳۷	ملائکہ کا انکار گمراہی ہے
۵۷۳	الحج: ۷۶	پیغام رسانی	۱۰۵۰	التحریم: ۷	ملائکہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے
۸۵۳	نہم اسجدہ: ۳۳	مومنین کو بشارات دینا	۷۹۷	الصافات: ۱۵۱	خدا کی مخلوق ہیں
۱۰۵	آل عمران: ۱۳۵	انبیاء اور ان کے قبیحین کی امداد کرنا	۲۰۶	الانعام: ۱۰۹	ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آتے
۲۳۷	الانعام: ۱۵۹	انبیاء کے مخالفین پر عذاب نازل کرنا	۷۹۷	الصافات: ۱۵۱	ان کی کوئی جنس نہیں
۱۵	البقرہ: ۳۵	ملائکہ کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم	۱۰۹۷	المدثر: ۳۳	لا تعداد ہیں
۲۳۲	الاعراف: ۱۲				ان کا علم صرف اتنا ہوتا ہے جتنا اللہ انہیں عطا
۳۷۳	بنی اسرائیل: ۶۳		۱۳	البقرہ: ۳۳	فرماتا ہے
۳۹۳	الکہف: ۵۱		۷۶۱	فاطر: ۲	مختلف استعدادوں کے حامل

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۸۱۳		نیز بھی ایک قسم کی موت ہے			<u>منافق</u>
۵۳۲		سائنس دان مردوں کو زندہ نہیں کر سکیں گے	۱۶۰	النساء: ۱۳۳	منافق کی تعریف
۲۰۵	الانعام: ۳	اجل مسئمی اور حادثاتی موت	۱۳۵	النساء: ۸۲	اطاعت کا دعویٰ منہ سے ہی کرتا ہے
۵۷۸		موت کے بعد جی اٹھنے تک کے زمانہ کی طوالت	۱۳۶	النساء: ۶۳	منافقین کے دلوں کی حالت سے اللہ آگاہ ہے
		<u>یثاق</u>	۱۳۶	النساء: ۶۳	منافقین کی اللہ اور رسولؐ سے نفرت
۹۷	آل عمران: ۸۴	یثاق النہیین کا ذکر	۱۳۷	النساء: ۹۰	مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش
۷۹			۱۳۵	النساء: ۸۴	انہیں پھیلاتا
۷۳۰	الاحزاب: ۸	آنحضرت ﷺ سے بھی یثاق لیا گیا	۱۳۶	النساء: ۶۳	مصیبت کے وقت اللہ کی قسمیں کھانا
۷۲۶			۱۵۹	النساء: ۱۳۳	عبادات میں سستی
۲۷	البقرہ: ۹۳	بنی اسرائیل سے بھی یثاق لیا گیا	۱۵۸	النساء: ۱۳۹	منافقین کے لئے دردناک عذاب ہے
		<u>میزان</u>	۱۶۰	النساء: ۱۳۶	
۹۷۳		ہر رفعت تو اوزن کی محتاج ہوتی ہے	۲۹۹		منافقین کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر
۱۰۵۵	الملک: ۳	تخلیق کائنات میں توازن			خیانت و بددیانتی کا الزام
۹۷۳			۳۱۹	التوبہ: ۸۳	آپؐ کو منافقین کی نماز جنازہ اور ان کے
		<u>نبوت و رسالت (نیز دیکھیں "وحی")</u>			لئے دعا کرنے کی ممانعت
		نبی اور رسول ایک ہی وجود کے دو منصب	۳۱۴	التوبہ: ۶۳	منافقوں کا خوف کہ قرآن میں کہیں ان کے
۵۱۳	مریم: ۵۵	ہوتے ہیں			بارے میں آیت متنازل ہو جائے
۶۷۵	القصص: ۳۸	نبی کی ضرورت	۱۳۳	النساء: ۷۹	<u>موت</u>
۷۳۷	الاحزاب: ۳	محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں	۵۳۷	الانبیاء: ۳۵	ہر بشر کے لئے موت لازمی ہے
۷۲۷		خاتم النبیین کی تشریح			
۱۰۸۳		فیضان نبوت کے بند ہونے کا عقیدہ معقول نہیں	۵۹۰	المومنون: ۱۰۱	مرنے کے بعد انسان واپس دنیا میں نہیں
۸۳۰			۸۳۲	المومن: ۱۲	آسکتا
		اللہ بھتر جانتا ہے کہ رسالت کا انتخاب کہاں	۲۸۷	الانفال: ۲۵	دو موتوں اور دو زندگیوں سے مراد
۲۲۹	الانعام: ۱۲۵	سے کرے	۹۰	آل عمران: ۵۰	آنحضرتؐ کے ذریعہ روحانی مردوں کا احیاء
					حضرت عیسیٰ کا روحانی مردوں کو زندہ کرنا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۹۹	الصافات: ۱۸۲	مرسلین پر سلام	۵۳۶	الانبیاء: ۲۸	انبیاء خدا کے امر کے مطابق عمل کرتے ہیں
۱۰۸۸	الحج: ۲۸	نبیوں کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے ہوتے ہیں	۳۰۰	المائدہ: ۱۱۸	وہ خدا کی بات سے ایک لفظ بھی زائد نہیں کہتے
۷۹۸	الصافات: ۱۷۳	انبیاء و رسل کو نصرت الہی حاصل ہوتی ہے	۹۶۱	النجم: ۳	اللہ اپنے چنیدہ رسولوں کے ذریعہ ہی غیب کا اظہار کرتا ہے
۱۰۰۷	المجادلہ: ۲۲	رسول انجام کار غالب ہوتے ہیں	۱۱۶	آل عمران: ۱۸۰	رسول کو کثرت غیب پر غلبہ عطا کیا جاتا ہے
۷۹۸	الصافات: ۱۷۳	وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے	۱۰۸۸	الحج: ۲۸۲۷	نبی کو اس کی قوم کی زبان میں وحی کی جاتی ہے
۷۳۷	الاحزاب: ۳۰	قتل انبیاء کی حقیقت	۳۱۳	ابراہیم: ۵	رسول کے ذمہ صرف پیغام پہنچانا ہوتا ہے
۲۰	البقرہ: ۶۲		۱۹۵	المائدہ: ۱۰۰	نبی اور رسول لوگوں سے کسی قسم کا اجر نہیں مانگتا
۸۵، ۸۴	آل عمران: ۲۳		۳۶۰	ہود: ۳۰	
۱۰۳	آل عمران: ۱۱۳		۳۶۳	ہود: ۵۲	
۱۶۲	النساء: ۱۵۶	تمام رسالتیں رحمانیت کے نتیجہ میں عطا کی جاتی ہیں	۳۳۳	العنکبوت: ۳۷	ہر قوم میں رسول آئے ہیں
۵۲۱		نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے	۳۰۲	الرعد: ۸	ہر قوم میں خدا کے ہادی اور نذیر آتے رہے ہیں
۸۳۰		انبیاء بھی پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے کس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا	۷۶۵	فاطر: ۲۵	غیر تشریحی انبیاء جو سابقہ شریعتوں کے مطابق فیصلے کرتے رہے ہیں
۲۳۹		انبیاء کے قصص کے بیان کا مقصد	۱۸۲	المائدہ: ۳۵	بعض انبیاء اور رسولوں کی بعض پر فضیلت
۳۵۳		ضروری نہیں کہ نبی کی زندگی میں ہی اس کی ساری پیش گوئیاں پوری ہوں	۶۷۲	بنی اسرائیل: ۵۳	قرآن کریم میں صرف بعض انبیاء کا ذکر ہے
۳۳۲	یونس: ۴۷	شیاطین الانس والجن ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں	۱۶۳	النساء: ۱۶۵	نبی اور رسول بشر ہوتے ہیں۔
۲۲۷	الانعام: ۱۱۳	شیطان کو رسولوں کے قریب بھی پہنچنے کی اجازت نہیں	۸۴۳	المومن: ۷۹	
۵۶۰			۳۱۵	ابراہیم: ۱۲	
۶۲۵			۳۷۸	بنی اسرائیل: ۹۳	
۶۳۳	اشراہ: ۳۳		۵۰۳	الکہف: ۱۱۱	
۵۸۴	المومنون: ۳۵	ہر رسول کی تکذیب ہوتی ہے	۵۳۳	الانبیاء: ۹	انبیاء و رسل بشری ضروریات سے بالائیں ہوتے
			۳۰۹	الرعد: ۳۹	
			۶۱۳	الفرقان: ۸	
			۶۱۶	الفرقان: ۲۱	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۳۵	الطلاق: ۱۱	آنحضرت ﷺ کا بحیثیت ذکر رسولاً نزول	۵۳۸	الانبیاء: ۳۳	انبیاء و رسل سے استہزاء کیا جاتا ہے
۸۱۶	الزمر: ۷	موشیوں کا نزول	۷۷۶	نہس: ۳۱	
۲۳۳	الاعراف: ۲۷	لباس کا نزول	۸۷۵	الزخرف: ۸	
		<u>نفس</u>	۸۵۶	نہم اسجد: ۳۳	تمام مہلوں پر ایک ہی قسم کے اعتراضات ہوتے ہیں
۱۸	البقرہ: ۵۵	نفس کو مارنے سے مراد	۹۳۹	التاریخ: ۵۳	
		نفس انسانی کی تین حالتیں:	۱۱۶	آل عمران: ۱۷۹	انبیاء کے دشمنوں کو اللہ کے مہلت دینے کی حکمت
۳۸۹	یوسف: ۵۳	نفس امارہ	۱۰۶۳	الہم: ۳۶، ۳۵	
۱۱۰۳	القیامہ: ۳	نفس لوامہ	۱۰۶۵		
۱۱۶۹	الہجر: ۳۱، ۳۸	نفس مطمئنہ	۲۷۵	الاعراف: ۱۸۵	
۱۱۷۵	العنکبوت: ۱۰	تزکیہ نفس کے نتیجے میں فلاح	۱۱۷۳		نبیوں کے ذرائع ابلاغ کو کاٹنے والے دشمنوں کی ہلاکت انبیاء کی مخالف قوموں کی ہلاکت اور آثار قدیمہ کے علماء کا قوموں کے آثار کو دریافت کرنا اہل تشیع کا لفظ استنباط کہ امامت کا درجہ نبوت سے بلند ہے کسی نبی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنے آپ کو یا ملائکہ کو رب بتانے کی تعلیم دے آخری زمانہ میں تمام رسولوں کے مبعوث ہونے کی حقیقت
		<u>نماز</u>			
۱۶	البقرہ: ۲۳	نماز قائم کرنے کا حکم	۶۸۳		
۳۱	البقرہ: ۱۱۱				
۳۶۹	ابراہیم: ۳۲				
۱۵۲	النساء: ۱۰۳	نماز وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے	۳۳	البقرہ: ۱۲۵	
۹	البقرہ: ۳	متقی نماز قائم کرتے ہیں			
۳۵	البقرہ: ۱۷۸	نماز قائم کرنا بہت بڑی نیکی ہے	۹۷	آل عمران: ۸۱	
۶۳	البقرہ: ۲۳۹	صلاۃ وسطیٰ کی حفاظت کی تاکید			
۵۳۳	طہ: ۱۵	نماز کا مقصد ذکر الہی	۱۱۱۱		
۱۷	البقرہ: ۳۶	(خدا سے) صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو			
۳۰	البقرہ: ۱۵۳				
		حقیقی نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے			
۶۹۲	الحکبوت: ۳۶	روکتی ہے	۹۹۳		
		مومن کی روحانی زندگی کا انحصار سراسر قیام	۱۰۰۰		
۷۱۰		صلوٰۃ پر ہے	۱۱۰۹	الدر: ۲۳	قرآن کا نزول
					لفظ نزول کا جو ترجمہ علمۃ الناس کرتے ہیں اس کی رو سے لوہا گویا آسمان سے برسا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۷۳	المائدہ: ۷	نماز سے پہلے وضو کا حکم	۱۰۷۳	الطہار: ۲۳	حقیقی مومنوں کی ایک علامت: نماز پر مداومت
۵۶۵	الحج: ۲۷	ارکان نماز قیام رکوع سجدہ	۵۷۹	المومنون: ۱۰	مومن اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں
		بعض مخصوص حالات جن میں نماز سے قبل	۵۷۹	المومنون: ۳	مومن خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں
۱۳۶	النساء: ۴۳	غسل ضروری ہے			عظیم روحانی شخصیتوں کو تجارت نماز سے
۱۷۳	المائدہ: ۷		۶۰۳	النور: ۳۸	عافل نہیں کرتی
۱۳۶	النساء: ۴۳	حسب ضرورت تیمم کی اجازت	۱۳۶	النساء: ۴۳	مدہوشی کی کیفیت میں نماز پڑھنے کی ممانعت
۱۷۳	المائدہ: ۷		۵۵۲	الانبیاء: ۷۳	تمام انبیاء کو قیام نماز کا حکم
۱۵۱	النساء: ۱۰۳	سفر کے دوران قصر کی اجازت	۳۳۰	ابراہیم: ۳۸	حضرت ابراہیم کی اپنی نسل کے لئے قیام نماز
۱۵۱	النساء: ۱۰۳	جنگ یا خوف کی حالت میں نماز کی کیفیت	۳۳۰	ابراہیم: ۴۱	کی دعا
۱۰۳۶	الجمعة: ۱۰	نماز جمعہ کی فرضیت	۱۷۵	المائدہ: ۱۳	بنی اسرائیل سے قیام نماز کا عہد لیا جاتا
۳۷۶	بنی اسرائیل: ۸۰	نماز تہجد اور اس کا حکم	۳۳۸	یونس: ۸۸	
۱۰۹۱	الموئل: ۹۷۳		۱۹۳	المائدہ: ۹۲	شیطان نماز سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے
					خشوع کرنے والوں کے سوا دوسروں پر اس
					کی ادائیگی بھاری ہوتی ہے
۷۰۲	الروم: ۲۳	نیند بھی اللہ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے	۱۷۹	النساء: ۱۳۳	نماز میں کسل منافق کی علامت ہے
۶۱۹	الفرقان: ۳۸	نیند آرام کا ذریعہ	۳۶۲	التوبہ: ۵۳	
۱۱۱۹	النساء: ۱۰		۱۸۶	المائدہ: ۵۹	اہل کتاب کا مسلمانوں کی اذان کا تمسخر اڑانا
۸۲۲	الزمر: ۳۳	نیند ایک قسم کی موت بھی ہے	۱۰۹۸	المدثر: ۳۳	بے نماز دوزخ کا ایندھن نہیں گے
					نمازوں سے عافل رہنے والوں اور دکھاوا
۸۷۲	الشوری: ۵۲	انسان کے ساتھ مکالمہ الہیہ کی تین صورتیں	۱۲۱۷	الماعون: ۷۵	کرنے والوں کے لئے ہلاکت کی وعید
۸۶۱					<u>روزانہ نماز کے اوقات</u>
			۳۷۶	بنی اسرائیل: ۷۹	سورج ڈھلنے سے رات چھا جانے تک
۱۱۷۵	التیس: ۹۸	انسان میں برے بھلے کی تمیز الہام کی مرہون			دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ
۸۵۳	تم احقر: ۳۳	وحی والہام ہمیشہ جاری رہیں گے	۳۷۵	ہود: ۱۱۵	نکٹروں میں قیام نماز کا حکم
۵۲۶	طہ: ۳۹	موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی	۵۲۲		دن رات کی تمام نمازوں کا ذکر
۶۶۸	التقصص: ۸				<u>مسائل نماز</u>

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		ہجرت	۱۹۹	المائدہ: ۱۱۲	حواریوں کی طرف وحی
۲۸۲		ہجرت کے موجبات اور برکات	۳۳۹	النحل: ۶۹	شہد کی مکھی کی طرف وحی
۱۲۰	آل عمران: ۱۹۶	ہجرت کرنے والوں کا اخروی اجر	۸۵۰	نہم السجدہ: ۱۳	آسمانوں کی طرف وحی
۱۵۰	النساء: ۱۰۱	ہجرت کے دنیوی ثمرات	۱۲۰۱	الزلزال: ۶	زمین کی طرف وحی
		یا جوج ماجوج	۶۳۳	اشعراہ: ۲۱-۲۲-۲۳	وحی الہی میں شیطان دخل انداز نہیں ہو سکتا
		ذوالقرنین کا یا جوج و ماجوج کے حملوں سے بچاؤ کے لئے دیوار تعمیر کرنا			وراثت
۵۰۱	الکہف: ۹۷-۹۵	یا جوج و ماجوج کی فتوحات کا آغاز	۱۲۷	النساء: ۸	ورشہ کی تقسیم کے قوانین خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں
۵۵۶	الانبیاء: ۹۷	یا جوج و ماجوج کی آپس کی جنگیں	۱۲۶	النساء: ۸	ورشہ میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں
۵۰۲	الکہف: ۱۰۰	یا جوج ماجوج کے زمانہ میں سائنس دان مردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے	۱۳۰	النساء: ۳۰	عورتوں سے حق ورشہ بردستی چھیننے کی منہائی
		یتیم	۳۶	البقرہ: ۱۸۱	مرتے وقت والدین اور اقرباء کیلئے خصوصی وصیت
۵۳۳		یتیم کو دھکا مارنا جائز نہیں ہے	۳۶	البقرہ: ۱۸۲	کسی کی وصیت میں تبدیلی کرنا گناہ ہے
		رشتہ دار یتیم کی خصوصی خبر گیری کا حکم	۳۶	البقرہ: ۱۸۳	وصیت کرنے والے کی غلطی کی اصلاح کرنا جائز ہے
۱۱۸۳	الغی: ۱۰	یتیم کے حقوق اور اموال کی ادائیگی کی تعلیم			
۱۱۷۲	البلد: ۱۶، ۱۵	یتیم عورتوں سے شادی	۱۲۷	النساء: ۹	ورشہ کی تقسیم مرنے والے کی وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہوگی
۱۲۵	النساء: ۳	یتیم (نیز یتیمیں "زمانہ")	۱۲۸-۱۲۷	النساء: ۱۲، ۱۳	وراثت کی تقسیم کے وقت غریب اقرباء، یتیموں اور مساکین کو بھی کچھ دینے کی ہدایت
۱۲۵	النساء: ۷۳-۷۴	یوم التائبین / یوم الجمع	۱۲۷	النساء: ۱۲، ۱۳	وراثت کی تقسیم کی تفصیل
۱۰۳۸	التائبین: ۱۰	یوم الدین	۱۶۷	النساء: ۱۷۷	
		یوم الدین کے مکرین کی ہلاکت			وعید
۱۱۳			۳۵۰	یونس: ۹۹	وعید بسا اوقات توبہ و استغفار سے مٹ جاتی ہے
			۱۰۶۰		

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۶۱		شجرہ ملعونہ سے مراد یہود			اقوام کے لئے جزا سزا کا دن اس دنیا میں بھی
۷۹		یہود کے یثاق کے مقابل یثاق انجیلین کا ذکر	۹۳۳		آتا ہے
۹۷		آخری زمانہ میں یہود کا فلسطین پر قبضہ اور پھر	۷۸۷	الصالحات: ۲۳	یوم الفصل
۳۶۱		وہاں سے نکالے جانے کی پیشگوئی	۸۹۰	الدخان: ۳۱	
۳۱	البقرہ: ۱۱۳	یہود کا دعویٰ کہ ان کے علاوہ کوئی جنت کا مستحق نہیں	۱۱۱۳	الرسالات: ۱۳	
		یہود کے سود لینے، لوگوں کے اموال کھانے	۱۱۱۵	۳۹، ۱۵	
۱۶۳، ۱۶۳	النساء: ۱۶۱، ۱۶۲	اور ظلم کی پاداش	۱۱۲۰	التبا: ۱۸	
۱۰۰۹		اول الحشر میں یہود کو سزا میں			یہودیت (نیز دیکھئے بنی اسرائیل، یہود اور
		یہود کی عیسائیت کے ساتھ عداوت تا قیامت			موسیٰ)
۱۷۵	المائدہ: ۱۵	رہے گی			یہود کی برائیاں جو ان میں سخت دلی کے زمانہ
۱۲۳۰		یہودیت اور عیسائیت کی مجموعی کوششوں کا خلاصہ	۳۶۱		میں راسخ ہو گئی تھیں

اسماء

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۵	البقرہ: ۳۶	آپ اور آپ کی زوجہ کو شجرہ سے دور رہنے کا حکم			آ
۲۳۳	الاعراف: ۳۰				آدم علیہ السلام
۵۳۷	طہ: ۱۱۸	آدم کو بتایا جانا کہ شیطان تیرا دشمن ہے			آدم کی پیدائش رحمانیت کے جلوہ کے
۵۳۷	طہ: ۱۲۱	شیطان کا آدم سے مکالمہ	۵۲۲		تحت ہوئی
		حضرت آدم سے بھول ہو گئی۔ گناہ کرنے کا			زمین پر پہلا خلیفہ
۵۳۶	طہ: ۱۱۶	عزم نہیں تھا	۱۳	البقرہ: ۳۱	جب اللہ نے آدمؑ میں اپنی روح پھونکی تو پھر
		آدم اور ان کی بیوی کا اپنے آپ کو جنت کے			بنی نوع انسان کو اس کی اطاعت کا حکم دیا
۲۳۳	الاعراف: ۲۳	پتوں سے ڈھانپنا	۲۳۹		ملائکہ کو آدم کے لئے سجدہ کرنے کا حکم
۲۳۹		پتوں کے لباس سے مراد لباس تقویٰ	۱۵	البقرہ: ۳۵	
۱۵	البقرہ: ۳۸	آدم پر اس کے رب کا رجوع برحمت ہونا	۲۳۲	الاعراف: ۱۳	
۱۵	البقرہ: ۳۷	ہجرت کا حکم	۲۷۳	بنی اسرائیل: ۶۳	
۱۶	البقرہ: ۳۹		۲۹۳	الکہف: ۵۱	
۱۷۸	المائدہ: ۲۸	آپ کے دو بیٹوں کی خصامت	۵۳۶	طہ: ۱۱۷	
۱۷۹	المائدہ: ۳۳	ہابیل کو قتل کرنے پر قابیل کی عداوت	۱۵	البقرہ: ۳۵	ابلیس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار
		ایک ہی آدم کی اولاد کے رنگوں اور زبان میں			حضرت آدم کو خدا نے اپنی قدرت کے دونوں
۷۶۰		اختلاف میں نشانات	۸۱۰	ص: ۷۶	ہاتھوں سے پیدا کیا
۷۰۲	الروم: ۳۳		۲۷۳	بنی اسرائیل: ۷۱	تمام مخلوقات پر بنی آدم کی فضیلت
۹۲	آل عمران: ۶۰	آدم سے حضرت عیسیٰ کی مشابہت	۱۳	البقرہ: ۳۲	آدم کو سکھائے گئے اسماء
		آزر (نیز دیکھیں "ابراہیم")	۵۳۷	طہ: ۱۱۹، ۱۲۰	آدم کی شریعت کے چار بنیادی پہلو
۲۳۰	الانعام: ۷۵	ابراہیم کے باپ	۵۳۶	طہ: ۱۱۶	آدم سے عہد
			۱۵	البقرہ: ۳۶	زوج کے ساتھ جنت میں رہنے کا ارشاد
۸۳۶		آسیہ	۲۳۳	الاعراف: ۳۰	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۹۱	الصافات: ۸۵	صاحب قلب سلیم			ابراہیم علیہ السلام
۳۳	البقرہ: ۱۲۶	ابراہیم کے مقام کو اپنی نمازوں میں اپناؤ	۷۹۱	الصافات: ۸۳	آپ نوحؑ کے پیروکاروں میں سے تھے
		<u>ملت ابراہیم</u>	۹۳	آل عمران: ۶۸	آپ نہ یہودی تھے نہ نصرانی
۲۳۸	الانعام: ۱۶۴	ابراہیم کی ملت دینِ قیم ہے	۷۹۲	الصافات: ۱۰۰	آپ کی ہجرت
۹۹	آل عمران: ۹۶	ملت ابراہیم کی پیروی کا حکم	۶۹	البقرہ: ۲۶۱	اللہ تعالیٰ سے احیائے موتی کی حقیقت سمجھنا
		آنحضرت ﷺ کو ابراہیم حنیف کی ملت کی	۵۶۶	الحج: ۲۸	لوگوں میں حج کا اعلان کرنے کا ارشاد خداوندی
۱۵۵	النساء: ۱۲۶	پیروی کا حکم	۱۱۶۰	الاعلیٰ: ۲۰	صحف ابراہیم کی بہترین تعلیم قرآن میں
۳۵۸	النحل: ۱۲۳				موجود ہے
۹۳	آل عمران: ۶۹	آپ کے ساتھ قریبی تعلق رکھنے والے	۶۳۳	اشراہ: ۸۳	اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بیان
۳۵	البقرہ: ۱۳۱	ملت ابراہیم سے بے رغبتی حماقت ہے			<u>مقام</u>
۳۶	البقرہ: ۱۳۳	آپ کی اولاد کو وصیت	۲۱۹	الانعام: ۸۰	کامل توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف تھی
		<u>تبلیغ</u>	۱۵۵	النساء: ۱۲۶	اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل قرار دیا ہے
۶۸۷	الحکبوت: ۱۷	قوم کو اللہ کی عبادت کی تعلیم	۱۰۲۰	الممتحنہ: ۵	آپ کی تمام دوستیاں اور تمام دشمنیاں اللہ کی
		ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں ایک شخص کی			خاطر تھیں
۶۹	البقرہ: ۲۵۹	آپ سے بحث اور آپ کے مسکت جوابات	۱۰۱۷		
۲۱۸	الانعام: ۷۵	اپنے باپ آزر سے تبلیغ گفتگو	۲۱۹	الانعام: ۷۲	آپ کو زمین و آسمان کی ملکوت کا نظارہ کرایا گیا
۵۱۲	مریم: ۳۶		۳۶	البقرہ: ۱۳۶	ابراہیم حنیف
۵۱۲	مریم: ۳۷	آزر کی ناراضگی اور آپ کو سنگسار کرنے کی دھمکی	۹۳	آل عمران: ۶۸	
۵۱۳	مریم: ۳۸	آزر کے لئے استغفار	۹۹	آل عمران: ۹۶	
۳۲۶	التوبہ: ۱۱۳	آزر کیلئے آپ کا استغفار ایک وعدہ کی بنا پر تھا	۳۵۸	النحل: ۱۲۱	آپ کی اپنی ذات میں امت ہونے کا مفہوم
۸۷۸	الزخرف: ۲۷	قوم کے سامنے بتوں سے بیزارگی کا اعلان	۳۳۸		
۵۵۱	الانبیاء: ۵۹	قوم کے بتوں کو توڑنا	۱۰۲۰	الممتحنہ: ۵	آپ بھی اسوۂ حسنہ تھے
۵۵۲	الانبیاء: ۶۹	آگ میں ڈالا جانا	۳۳	البقرہ: ۱۲۵	
۷۹۲	الصافات: ۹۸		۹۶۳	النجم: ۳۸	بیان وفا کو پورا کرنے والے
۵۵۲	الانبیاء: ۷۰	آگ کا آپ کے لئے سلامتی کا باعث بننا	۳۲۶	التوبہ: ۱۱۳	بردبار اور نہایت نرم دل

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>تعمیر کعبہ</u>	۷۹۲	الصافات: ۹۹	قوم کی ناکامی
۳۲۰	ابراہیم: ۳۸	اپنی ذریت کو وادی غیر ذی زرع میں آباد کرنا	۷۹۳	الصافات: ۱۱۰	آپ پر سلامتی کی الہی نوید
۳۵	البقرہ: ۱۲۸	آپ کا خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھانا	۶۹۰	الحکبوت: ۳۳	خدا تعالیٰ کے رسل کا آپ کے پاس دشمنوں کی ہلاکت کی خبر لے کر آنا
۳۳	البقرہ: ۱۲۶	خانہ کعبہ کو پاک و صاف رکھنے کی تاکید	۹۳۳		ملائک کا آپ کے پاس انسانی روپ میں آنا
		<u>دعا میں</u>	۳۶۷	مرد: ۷۰	مہمان نوازی
۶۳۳	اشعراء: ۸۸۵-۸۸۴	حضرت ابراہیم کی دعائیں	۳۶۸	مرد: ۷۷	قوم لوط کی سفارش کرنے سے آپ کو منع کیا جانا
۳۱۹	ابراہیم: ۳۶	مکہ کے پُر امن شہر بننے کے لئے دعا			<u>اولاد</u>
۳۵	البقرہ: ۱۲۷		۷۹۲	الصافات: ۱۰۱	نیک اولاد کے پانے کے لئے دعا
۳۵	البقرہ: ۱۳۰	آنحضرت ﷺ کی بھٹ کیلئے آپ کی دعا	۳۳۰	الحجر: ۵۳	ایک علم لڑکے کی بشارت
۱۰۱۳		<u>ابوالحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الارملی</u>	۷۹۳	الصافات: ۱۱۳	اسحاق کی بشارت
۲۸۱		<u>ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ</u>			اسحاق کی بشارت پر حضرت سارہ کی شدید حیرت
۱۲۱۹		<u>ابوجہل</u>	۳۶۸	مرد: ۷۳	بڑھاپے کی عمر میں اسماعیل اور اسحاق کے عطا ہونے پر اللہ کا شکر
۳۰۶		<u>ابوحنیفہ</u>	۳۲۰	ابراہیم: ۳۰	اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت
		<u>ابولہب</u>	۳۶۸	مرد: ۷۲	ایک حلیم لڑکے کی بشارت
۱۲۳۳	المہلب: ۲	ہلاکت کی پیش گوئی	۷۹۳	الصافات: ۱۰۲	بیٹے کو ذبح کرنے کے متعلق آپ کی روایا
		<u>ابلیس</u>	۷۹۳	الصافات: ۱۰۳	اسماعیل کو ذبح کرنے کیلئے ماتھے کے بل لٹانا
۳۹۳	الکہف: ۵۱	جنوں میں سے تھا	۷۸۳		ذبح عظیم کی حقیقت
۱۵	البقرہ: ۳۵	آدم کو سجدہ کرنے سے انکار			آپ کا بیٹے کو ذبح کرنے کے امتحان میں سرخرو ہونا
۳۳۲	الاعراف: ۱۲		۷۹۳	الصافات: ۱۰۶	آپ کی ذریت کو نبوت، کتاب اور حکمت کا عطا ہونا
۳۲۸	الحجر: ۳۲		۱۳۹	النساء: ۵۵	
۳۷۳	نبی اسرائیل: ۶۳		۶۸۹	الحکبوت: ۲۸	
۳۹۳	الکہف: ۵۱				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۱۵۱	البروج: ۵	<u>اصحاب الاخدود (کھائیوں والے)</u>	۵۳۶	طہ: ۱۱۷	اور یس علیہ السلام صابروں میں سے تھے
۳۳۲	الحجر: ۷۹	<u>اصحاب الایکۃ (حضرت سعید کی قوم)</u>	۸۱۰	ص: ۷۵	
۸۰۲	ص: ۱۳		۵۵۵	الانبیاء: ۸۶	
۶۳۱	اشعرا: ۱۷۷				ارم
۹۳۸	ق: ۱۵				قوم عاد کی ایک شاخ
۳۳۳	الحجر: ۸۱	<u>اصحاب الحجر (یعنی حضرت صالح کی قوم ثمود)</u>	۱۱۶۷	الحجر: ۸	اسحاق علیہ السلام (نیز دیکھیں "ابراہیم")
۳۲۳					حضرت ابراہیم کو آپ کی ولادت کی بشارت
۶۱۸	الفرقان: ۳۹	<u>اصحاب الرس</u>	۳۶۸	صود: ۷۲	
۹۳۸	ق: ۱۳		۷۹۳	الصافات: ۱۱۳	
۱۳۸	النساء: ۳۸	<u>اصحاب السبت (یہود)</u>	۸۰۷	الذاریات: ۲۹	اولی الایدی و الابصار میں سے تھے
۹۸۳		<u>اصحاب الشمال</u>	۵۵۲	ص: ۳۶	ایسے ائمہ میں سے تھے جو اللہ کے حکم سے
۹۸۷	الواقعة: ۳۳	ان کا انجام جہنم ہوگا		الانبیاء: ۷۳	ہدایت دیتے ہیں
		<u>اصحاب الفیل</u>			اسماعیل علیہ السلام (نیز دیکھیں "ابراہیم")
۱۳۱۳	الفیل	ان کا بیت اللہ پر حملہ اور ناکامی	۵۱۳	مریم: ۵۶	اپنے اہل کو نماز و زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے
۲۸۶	الکہف: ۱۰	<u>اصحاب الکہف (ابتداءً وہ کہوں میں بیٹھے)</u>	۷۹۳	الصافات: ۱۰۸	ذبح اللہ آپ تھے نہ کہ اسحق
۳۸۹	الکہف: ۲۳	اصحاب الکہف کی تعداد	۷۸۲		ذبح عظیم کی حقیقت
۳۸۶	الکہف: ۱۲	عملاً نو سال سے زیادہ غاروں میں نہیں رہے	۷۹۳	البقرہ: ۱۲۸	ابراہیم کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر میں شریک
۳۸۷	الکہف: ۱۸	غاروں کا محل وقوع	۷۹۳	الصافات: ۱۰۳	آپ کی تسلیم و رضا
۳۹۰	الکہف: ۲۶	غاروں میں رہنے کا عرصہ	۷۹۳	الصافات: ۱۰۹	بعد کی اقوام میں آپ کی قربانی کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا
۹۸۵	الواقعة: ۱۰	<u>اصحاب المشئمة</u>			آپ کی جسمانی اور روحانی ذریت میں سے
۹۸۵	الواقعة: ۹	<u>اصحاب المیمنة</u>	۳۲۳		آنحضرت ﷺ نے پیدا ہونا تھا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۷۴	الاعراف: ۷۷	<u>بلعم باعور</u>	۹۸۷	الواقفہ: ۳۹	<u>اصحاب الیمین</u>
		<u>بنو نضیر</u>	۹۸۷	الواقفہ: ۳۶۳۰	کچھ دور اول کے اور کچھ دور آخر کے ہوں گے
۱۰۱۱	الحشر: ۳	بنو نضیر کے جلا وطن ہونے کا واقعہ	۹۹۱	الواقفہ: ۹۲	اصحاب الیمین پر سلام
		<u>بنی اسرائیل (نیز دیکھئے یہود)</u>	۲۲۱	الانعام: ۸۶	<u>الیاس علیہ السلام</u>
		موسیٰ کی کتاب صرف بنی اسرائیل کے لئے	۷۹۵	الصافات: ۱۳۳	
۳۶۳	بنی اسرائیل: ۳	ہدایت تھی	۸۰۷	س: ۳۹	<u>الیسع علیہ السلام</u>
۲۴	البقرہ: ۸۴	اللہ نے ان سے بیٹاق (عہد) لیا	۲۲۱	الانعام: ۸۷	
۲۷	البقرہ: ۹۴		۳۳۹		<u>ایان ولسن (Ian Wilson)</u>
۱۷۴	المائدہ: ۱۳، ۱۳	ان میں سے ایک نے اپنے مثل کے حق میں	۷۹۵		<u>ایلیا (نیز دیکھئے الیاس)</u>
۹۰۴	الاحقاف: ۱۱	گواہی دی تھی			<u>الیوب علیہ السلام</u>
۱۶	البقرہ: ۴۱	انعامات خداوندی	۸۰۷	س: ۴۵	
۱۷	البقرہ: ۴۸		۱۶۴	القسام: ۱۶۴	
۳۴	البقرہ: ۱۲۳		۸۰۶	س: ۴۲	
۳۵۰	یونس: ۹۴	موسیٰ کا فرعون سے مطالبہ کہ بنی اسرائیل کو	۸۰۰		ایک عظیم الشان صاحب مبرہنی
		مصر سے ان کے ساتھ بھجوا یا جائے	۵۵۴	الانبیاء: ۸۴	اللہ کے حضور دفعِ ضرر کی دعا
۲۶۰	الاعراف: ۱۰۶		۵۵۴	الانبیاء: ۸۵	آپ کی دعاؤں کی قبولیت اور ابتلاء کا خاتمہ
۵۲۷	طہ: ۴۸	بنی اسرائیل کو سمندر پار کروا کر فرعون سے	۸۰۶	س: ۴۳	ہجرت کا حکم
		نجات بخشا	۸۰۶	س: ۴۳	ایک خاص پانی سے شفا یابی
۳۳۹	یونس: ۹۱	عذاب مہین سے نجات	۸۰۷	س: ۴۳	اہل و عیال کا ملنا اور ان پر رحمت کا نزول
۸۸۹	الدخان: ۳۱	دور تہذیب میں فساد کریں گے	۲۲۰	الانعام: ۸۵	آپ نوح کی ذریت سے تھے
۳۶۳	بنی اسرائیل: ۵	ان میں سے کفار پر حضرت داؤد اور عیسیٰ کی			
۱۹۱	المائدہ: ۷۹	زبان سے لعنت	۷۹۵	الصافات: ۱۳۶	<u>ب- پ- ت- ث</u> <u>بعل (عربوں کا ایک دیوتا)</u>

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		حضرت عیسیٰ صرف بنی اسرائیل کی طرف	۲۶	البقرہ: ۸۹	
۹۰	آل عمران: ۵۰	مبعوث ہوئے تھے	۲۶	البقرہ: ۸۸	بنی اسرائیل کا رسولوں کے بارہ میں رویہ
۱۰۲۵	القصف: ۷		۲۶	البقرہ: ۹۰	آنحضورؐ اور قرآن کا انکار
۸۸۲	الزخرف: ۲۰	عیسیٰ کو ان کے لئے قابل تقلید نمونہ بنایا گیا	۱۸	البقرہ: ۵۶	بنی اسرائیل کا اللہ کو ظاہر باہر دیکھنے کا مطالبہ
۱۰۲۷	القصف: ۱۵	بنی اسرائیل کے ایک طبقہ کا مسیح پر ایمان لانا	۱۷۵	المائدہ: ۱۳	بنی اسرائیل کو قیام نماز اور زکوٰۃ کی تاکید
۲۰۰		<u>پیال (سینٹ) Saint Paul</u>	۲۷۲	الاعراف: ۱۶۷	نافرمانی کے نتیجہ میں ذلیل بندر بن جانا
۹۳۸	ق: ۱۵	<u>تبع (یمن کی ایک قوم)</u>	۲۱	البقرہ: ۶۶	
۸۹۰	الدخان: ۳۸		۲۸	البقرہ: ۹۸	ان کی جبرائیل سے دشمنی
		<u>شمود</u>	۲۸	البقرہ: ۹۷	زندگی کے سب سے زیادہ حریص
۲۵۳	الاعراف: ۷۵	یہ عادتوں کے جانشین تھے	۲۸۰۲۷	البقرہ: ۹۵	بنی اسرائیل کو مہلبہ کی دعوت
۲۵۳	الاعراف: ۷۳	ان کی طرف حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے	۲۷۱	الاعراف: ۱۶۳	سبت کے بارے میں آزمائش
۳۳۳	الحجر: ۸۳	پتھر تراش کر مکان بناتے تھے	۳۰۸	التوبہ: ۳۳	ان کے مذہبی علماء کی خرابیاں
۶۳۹	اشعراء: ۱۳۲	شمود کا انبیاء کی تکذیب کرنا	۱۹۱	المائدہ: ۸۱	اکثر ان میں سے کفار کو دوست بناتے ہیں
۹۶۹	الہجر: ۲۳		۳۰۷	التوبہ: ۳۰	یہود و نصاریٰ کا شرک
۹۳۸	ق: ۱۳		۳۰۷	التوبہ: ۳۱	یہود و نصاریٰ کو توحید کی تعلیم
۳۷۲	بنی اسرائیل: ۶۰	حضرت صالحؑ کی اونٹنی ان کیلئے بطور نشان تھی	۲۷	البقرہ: ۹۳	بنی اسرائیل سے بیٹاق لیا جانا
۳۳۳	الحجر: ۸۱	یہ اصحاب الحجر بھی کہلاتے ہیں	۲۰	البقرہ: ۶۲	بنی اسرائیل پر ذلت اور مسکینی اور غضب کی مار
۳۳۳			۲۱	البقرہ: ۶۸	بنی اسرائیل کو ایک معین گائے کو ذبح کرنے کا حکم
۳۶۷	صود: ۶۸، ۶۹	ان کی ہلاکت	۹۹	آل عمران: ۹۳	بنی اسرائیل کے لئے حلال و حرام کی تعلیم
		<u>ج۔خ</u>	۲۳۳	الانعام: ۱۷۷	
		<u>جالوت (GULIATH)</u>	۲۷۰	الاعراف: ۱۶۱	ان کا ۱۲ قبائل میں تقسیم ہونا
		جالوت کا طالوت یعنی حضرت داؤدؑ کی افواج	۱۷۵	المائدہ: ۱۳	ان کے ۱۲ نقیب مقرر کئے گئے
		سے مقابلہ	۲۷۲	الاعراف: ۱۶۹	ان کا مختلف ممالک میں منتشر ہونا
۶۶۰، ۶۵	البقرہ: ۲۵۰				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۷۴۸	سہا : ۱۱	آپ کے لئے پہاڑ اور پرندے مسخر کئے گئے			جالوت سے مقابلہ کے وقت داؤد کی افواج کی دعا
۷۴۵			۶۶	البقرہ: ۲۵۱	
۵۵۳	الانبیاء : ۸۰		۶۶	البقرہ: ۲۵۳	داؤد کا جالوت کو قتل کرنا
۸۰۳	س : ۱۹		۱۰۵۰	القریم: ۵	<u>جبرائیل</u> الروح الامین علیہ السلام
۷۴۸	سہا : ۱۲:۱۱	آپ کے لئے لوہا نرم کئے جانے سے مراد	۶۴۳	اشعراء: ۱۹۳	
۵۵۳	الانبیاء : ۸۱	لباسِ جنگ بنانے میں مہارت	۲۸	البقرہ: ۹۹، ۹۸	
۶۶	البقرہ : ۲۵۲	داؤد کا جالوت کو قتل کرنا			<u>خضر</u>
۷۵۰	سہا : ۱۳	آل داؤد کو شکر کی تلقین			عوام میں مشہور خضر سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں
		داؤد اور سلیمان کا ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کرنا	۳۸۳		
۵۵۳	الانبیاء : ۷۹		۵۰۰		<u>خورس</u> شاہ فارس (Cyrus)
۸۰۰		داؤد کے ایک کشف کی حقیقت			
۱۹۱	المائدہ : ۷۹	داؤد کی زبان سے بنی اسرائیل کے کفار پر لعنت			
		<u>ذوالقرنین</u>			د - ذ
۳۸۳		ذوالقرنین سے آنحضرت ﷺ بھی مراد ہیں			<u>داؤد</u> علیہ السلام
		ذوالقرنین سے خورس (Cyrus) شاہ فارس بھی مراد لیا جاتا ہے	۲۲۱	الانعام: ۸۵	نوح کی ذریت میں سے تھے
۵۰۰			۸۰۳	س : ۲۷	اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ فی الارض
۵۰۰	الکہف: ۸۷	ذوالقرنین کا مغرب کی طرف سفر	۱۶۳	النساء: ۱۶۳	آپ کو زبور عطا کی گئی
۵۰۱	الکہف: ۹۱	مشرق کی طرف سفر	۳۷۲	بنی اسرائیل: ۵۲	
۵۰۱	الکہف: ۹۵	یا جوج و ماجوج کی روک تھام کیلئے دیوار کی تعمیر	۶۵۳	انمل: ۱۷	آپ کو منطق الطیر سکھایا جاتا
۸۰۷	س : ۳۹	<u>ذوالکفل</u> علیہ السلام	۸۰۵	س : ۳۱	سلیمان کا عطا کیا جاتا
۵۵۵	الانبیاء: ۸۶		۶۵۳	انمل: ۱۷	داؤد کا وارث سلیمان ہوا
		<u>ذوالنون</u> (نیز دیکھئے یونس)	۶۶	البقرہ: ۲۵۲	آپ کو مملکت عطا کی گئی
۱۰۶۰		ن سے مراد ذوالنون مچھلی والے یعنی حضرت یونس	۸۰۳	س : ۲۱	
۵۵۵	الانبیاء : ۸۸	حضرت یونس کا قصہ میں قوم کو چھوڑ کر چلے جانا	۷۴۸	سہا : ۱۱	آپ کو فضیلت عطا کی گئی
			۸۰۳	س : ۱۸	آپ بڑی دسترس والے تھے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۵۳	اہل: ۱۷	آپ کو منطق الطیر کا سکھایا جاتا			ر - ز
۶۳۷		منطق الطیر سکھائے جانے کی حقیقت	۱۶۳		رازی، امام فخر الدین
۷۴۹	سہا: ۱۳	آپ کے لئے ہواؤں کی تسخیر			زکریا علیہ السلام
۵۵۳	الانبیاء: ۸۲				آپ کا مریم کی کفالت کرنا
۸۰۶	مس: ۳۷		۸۸	آل عمران: ۳۸	آپ کی دعا
		سلیمان کے لئے انسانوں، جنوں اور پرندوں	۵۵۵	الانبیاء: ۹۰	آپ کے ہاں اعجازی پیدائش
۶۵۳	اہل: ۱۸	کے لشکر جمع کئے گئے	۵۰۵		محمی نام کے بیٹے کی بشارت
۶۵۶	اہل: ۳۰	جنوں کا آپ کی اطاعت کرنا	۵۰۷	مریم: ۸	زید رضی اللہ عنہ
		آپ کے دور میں تانبے سے اشیاء بنانے کے			آپ کی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے علیحدگی
۷۴۹	سہا: ۱۳	کارخانے	۷۳۶	الاحزاب: ۳۸	زین العابدین (امام)
۶۵۳	اہل: ۱۹	آپ کے لشکر کا وادی بنمل میں آنا	۱۰۱۳		س - ش
۸۰۵	مس: ۳۳۳۲	آپ کی گھوڑوں سے محبت			سامری
۸۰۰		گھوڑوں سے محبت کی ایک غلط تفسیر کا رد			سامری کا بنی اسرائیل کو گمراہ کرنا
۶۵۳	اہل: ۲۱	ہد ہد کی غیر حاضری پر آپ کا استفسار	۵۳۲	طہ: ۸۶	سامری سے حضرت موسیٰ کی باز پرس
۶۵۵	اہل: ۳۳۲۹	ملکہ سبا کو دعوتِ توحید پر مشتمل خط	۵۳۳	طہ: ۹۶	سامری کو کوڑھ کا مرض ہو گیا تھا
۶۵۶	اہل: ۳۶	حضرت سلیمان کو ملکہ سبا کی طرف سے تحائف	۵۳۳	طہ: ۹۸	سبا (نیز دیکھیے سلیمان)
۶۵۷	اہل: ۳۵	ملکہ سبا کی تبلیغ کیلئے محل بنوانا	۶۵۳	اہل: ۲۳	قوم سبا کی خوشحالی
۶۵۷	اہل: ۳۵	ملکہ سبا کا سلیمان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کی ہستی	۷۵۰	سہا: ۱۶	سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ
۵۵۳	الانبیاء: ۷۹	پر ایمان لانا	۱۰۳۰		سلیمان علیہ السلام
		سلیمان اور داؤد کا ایک کہتی کے بارہ میں فیصلہ			سلیمان داؤد کے وارث ہوئے
۷۵۰	سہا: ۱۵	تالاق بیٹے کی جانشینی اور حکومت کا زوال			آپ بار بار خدا کی طرف جھکتے والے تھے
۸۰۵	مس: ۳۵		۶۵۳	اہل: ۱۷	
۲۹	البقرہ: ۱۰۳	سلیمان نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا	۸۰۵	مس: ۳۱	
۱۰۸۱	نوح: ۳۳	سواع (عربوں کا ایک دیوتا)			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۵۸	اہل: ۵۰	آپ پر رات کو حملہ کرنے کی سازش			شعری (عربوں کی ایک دیوی)
۶۳۰	اشعراء: ۱۵۶	اونٹنی کا نشان			
۲۵۳	الاعراف: ۷۳		۹۶۰		شعری سے مراد وہ "انجم" جسے مشرکوں نے خدا بنا رکھا تھا
۳۶۷	مرد: ۶۵				شعیب علیہ السلام
۲۵۵	الاعراف: ۷۸	حنانین کا آپ کی اونٹنی کی کونجیوں کاٹ ڈالنا	۲۵۶	الاعراف: ۸۶	اہل مدین کی طرف بعثت
۶۳۰	اشعراء: ۱۵۸				
۱۱۷۳		کونجیوں کاٹنے سے مراد	۳۷۰	مرد: ۸۵	
۱۱۷۶	العنکبوت: ۱۵	قوم کی ہلاکت	۶۹۱	العنکبوت: ۳۷	
۳۶۷	مرد: ۶۷	آپ اور آپ کے قبیلوں کی نجات	۶۳۱	اشعراء: ۱۷۸	قوم کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین
		ط	۲۵۶	الاعراف: ۸۶	قوم کو باپ تول کو پورا کر کے دینے کی تاکید
		طالوت	۳۷۰	مرد: ۸۶	
۶۵	البقرہ: ۲۳۸	طالوت کا بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا جانا	۲۵۷	الاعراف: ۹۱	حنانین کا قوم کو آپ کی بیروی سے منع کرنا
۶۵	البقرہ: ۲۵۰	جالوت پر حملہ	۲۵۷	الاعراف: ۸۹	حنانین کی دھمکیاں
۶۶	البقرہ: ۲۵۱	صبر و استقامت کے لئے دعا	۲۵۷	الاعراف: ۹۳	آپ کی قوم کی ہلاکت
۶۶	البقرہ: ۲۵۲	جالوت کو شکست دینا	۳۷۲	مرد: ۹۵	آپ اور آپ کے ساتھیوں کا محفوظ رہنا
۶۶		طالوت سے مراد داؤد علیہ السلام ہی ہیں			ص
		ع			صالح علیہ السلام
		عاد	۲۵۳	الاعراف: ۷۳	ثمود کی طرف آپ کی بعثت
۲۵۲	الاعراف: ۶۶	ان کی طرف ہوؤ مبعوث ہوئے	۳۶۶	مرد: ۶۳	
۳۶۳	مرد: ۵۱		۶۵۸	اہل: ۳۶	
		عاد قوم کے مساکن احناف کے علاقے	۳۶۶	مرد: ۶۳	دعویٰ سے پہلے آپ قوم کی امید گاہ تھے
۹۰۷	الاحقاف: ۲۳	میں تھے	۳۶۶	مرد: ۶۳	قوم کو استغفار کی صیحت
۶۳۸	اشعراء: ۱۳۰	مخلات اور قلعے تعمیر کرنے کے ماہر تھے	۲۵۵	الاعراف: ۸۰	آپ کا قوم پر تمام حجت
		عاد اور ثمود کے آثار طلوع اسلام کے وقت	۲۵۵	الاعراف: ۷۸	قوم کا عذاب طلب کرنا
۶۹۱	العنکبوت: ۳۹	موجود تھے	۶۵۸	اہل: ۳۹	آپ کے شہر میں نوا دی فساد کرنے والے تھے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۵۲	الحرم : ۱۳	عمران (حضرت مریم کے والد)	۳۶۵	حد : ۵۳	یہ بت پرست تھے
۸۷	آل عمران : ۳۶	آپ کی بیوی کی خدا کے حضور نذر	۶۳۷	اشعراء : ۱۳۳	مرسلین کی تکذیب
۸۷	آل عمران : ۳۳	آل عمران کی فضیلت	۳۶۶	حد : ۶۰	آیات اللہ کا انکار
		عیسیٰ علیہ السلام	۸۵۱	حم اسجدہ : ۱۶	زمین میں استکبار
۸۹	آل عمران : ۳۶	حضرت مریم کو آپ کی بشارت	۳۶۵	حد : ۵۸	عاد پر اتمام حجت
۱۹۸	المائدہ : ۱۱۱	آپ اور آپ کی والدہ پر انعامات	۲۵۳	الاعراف : ۷۱	حد سے عذاب کا مطالبہ
۹۰	آل عمران : ۳۸	بن باپ پیدائش	۹۳۸	الذاریات : ۳۳	زبردست آندھیوں سے ہلاکت
۵۰۹	مریم : ۲۲، ۲۱	چشموں والے پہاڑی علاقہ میں پیدائش	۱۱۶۷	انجر : ۸	عادِ ارم
۵۱۰	مریم : ۲۵	پیدائش کھجوروں کے پکنے کے موسم میں ہوئی			عادِ اولیٰ
۵۱۰	مریم : ۲۶	پنگھوڑے میں کلام کرنے سے مراد	۹۶۵	انجم : ۵۱	عادِ اولیٰ کی ہلاکت
۹۰	آل عمران : ۴۷	عیسیٰ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ ہے			عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۶۶	البقرہ : ۱۷۳	آپ کے کلمۃ اللہ ہونے سے مراد	۵۹۷	النور : ۱۷، ۱۳	واقعہ لک اور آپ کی بریت
۸۹	آل عمران : ۳۶	روح القدس سے تائید یافتہ	۵۹۸		
۲۶	البقرہ : ۸۸	روح القدس سے تائید یافتہ			عبداللہ بن اُبی بن سلول
۶۷	البقرہ : ۲۵۳		۱۰۳۲		ریح السافین
۱۹۸	المائدہ : ۱۱۱				عثمان رضی اللہ عنہ
۸۹	آل عمران : ۳۶	آپ کا دنیا و آخرت میں وجیہ ہونا			عزیر علیہ السلام
۱۷۰		آپ ایک کامل موحّد رسول تھے			یہود عزیر کو ابن اللہ قرار دیتے تھے
۲۰۰	المائدہ : ۱۱۸، ۱۱۷		۳۰۷	التوبہ : ۳۰	
۵۱۰	مریم : ۳۱	آپ خدا کے بندے اور اس کے نبی تھے			عکرمہ
۹۰	آل عمران : ۴۷	آپ کو نبوت بچپن میں نہیں بلکہ ادھیڑ عمر میں ملی	۱۳۱۹		
۱۰۲۵	القصف : ۷	آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول تھے			عمر رضی اللہ عنہ
۱۸۳	المائدہ : ۴۷	بنی اسرائیل کے انبیاء کے آخر میں آپ کی بعثت			
۱۶۹		آپ نے یہود کے تہمتوں کو ناجی فرقہ کی بنیاد رکھی			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۰۰		فلسطین سے ہجرت کے بعد سینٹ پال کا	۹۲	آل عمران: ۶۰	آدم سے تشبیہ
۹۲	آل عمران: ۵۶	آپ کو معبود قرار دینا	۹۰	آل عمران: ۳۹	آپ کو تورات کا علم دیا گیا تھا
۱۹۰	المائدہ: ۷۶	وفات	۱۹۸	المائدہ: ۱۱۱	
۲۰۰	المائدہ: ۱۱۸		۹۱	آل عمران: ۵۱	تورات کی پیشگوئیوں کے مصدق و مصداق
۲۰۰	المائدہ: ۱۱۸		۹۰	آل عمران: ۵۰	خلق طیر، مبروص اور اندھوں کو شفا دینا
۲۰۰	المائدہ: ۱۱۸	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور عیسیٰ بن مریم کا مکالمہ	۹۰	آل عمران: ۵۰	مردوں کو زندہ کرنا
۱۹۱	المائدہ: ۷۹	بنی اسرائیل کے کفار پر عیسیٰ کی زبان سے لعنت	۱۹۸	المائدہ: ۱۱۱	
۸۸۲	الزخرف: ۵۸	آپ کو بطور مثال پیش کئے جانے پر قوم کا شور کرنا	۱۰۰۱	الحدید: ۲۸	آپ کو انجیل (بشارات) کا دیا جانا
۸۷۳		حضرت مسیح کے نزول کی کیفیت	۱۰۲۵	القصص: ۷	آپ کا اپنے بعد احمد رسول کی بشارت دینا
۸۱۶			۵۱۱	مریم: ۳۳	آپ کی تعلیم کے خاص پہلو
۷۸۰		<u>غالب (اسد اللہ خان)</u>			اللہ کی طرف سے عیسیٰ کو توفی، رفع اور مطہر کرنے کی خبر
		<u>غلام احمد قادیانی مرزا (مسیح موعود و</u>	۹۲	آل عمران: ۵۶	حواریوں کا آپ سے نزول مانگنے کا مطالبہ
		<u>مہدی معبود علیہ السلام)</u>	۱۹۹	المائدہ: ۱۱۳	نزول مانگنے کے لئے آپ کی دعا
		الہام: مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ	۹۱	آل عمران: ۵۳	حواریوں سے من انصاری الی اللہ فرماتا
۵۵۲		آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے	۱۰۲۷	القصص: ۱۵	
		سورۃ الزمر کی آیت اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ	۵۸۳	المؤمنون: ۵۱	والدہ کے ساتھ ایک بلند جگہ کی طرف ہجرت
۸۱۳		عَبْدَهُ كَاآپ كوالہام ہونا	۵۷۸		دشمنوں سے نجات پا کر وادی کشمیر میں جانا
		<u>ف - ق</u>			یہود کا دعویٰ کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا ہے
		<u>فرعون</u>	۱۶۲	النساء: ۱۵۸	اہل کتاب کے ہر فریق کے لوگ آپ کی
۲۶۸	انقص: ۱۰۹	فرعون کی بیوی کا موسیٰ کو بیٹا پالنا	۱۶۳	النساء: ۱۶۰	موت سے پہلے آپ پر ایمان لائیں گے
		موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی فرعون اور اس کے	۳۰۷	التوبہ: ۳۰	ابن اللہ ہونے کی تردید
۳۳۶	یونس: ۷۶	سرداروں کی طرف بھٹ	۵۳۱		آپ کی الوہیت کا رد
۵۸۳	المؤمنون: ۴۷		۹۱	آل عمران: ۵۵	آپ کے خلاف تدابیر میں یہود کی ناکامی
۶۵۲	انہل: ۱۳	قوم فرعون کیلئے موسیٰ کے نو نشانے			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		ق	۳۳۸	یونس: ۸۳	فرعون کا تکبر
			۶۶۷	القصص: ۵	رعایا کو تقسیم کر کے حکومت کرتا تھا
۶۸۰	القصص: ۷۷	قارون موسیٰ کی قوم کا باغی فرد تھا	۱۰۹۲	المرسل: ۱۷	رسول کی نافرمانی کا ارتکاب
۶۸۱	القصص: ۸۰	قارون پر دنیا پرستوں کا رشک	۲۶۰	الاعراف: ۱۰۷	نشان طلب کرنا
۶۸۱	القصص: ۸۳	قارون کا برا انجام	۲۷۹	بنی اسرائیل: ۱۰۳	موسیٰ کو سحر زدہ قرار دینا
۵۰۹		قرطبی علامہ	۸۳۵	المومن: ۲۷	موسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ
		قریش	۳۳۹	یونس: ۹۱	بنی اسرائیل کا تعاقب
			۲۶۰	الاعراف: ۱۱۳	جادوگروں کو جمع کرنا
۱۲۱۵	قریش: ۵۲۳	قریش کی تالیف قلب کے سامان	۲۶۱	الاعراف: ۱۱۳	جادوگروں کا فرعون سے اجر کا مطالبہ
		قیصر	۲۶۲	الاعراف: ۱۲۳	جادوگروں کے ایمان لانے پر فرعون کی سرزنش
۵۲۱		کسرئی اور قیصر کی حکومتوں کی تباہی کی خبر	۳۳۸	یونس: ۸۹	موسیٰ کی فرعون اور اس کی قوم کے لئے بددعا
		کسرئی سے شکست کھانا اور چند سال بعد	۲۶۳	الاعراف: ۱۳۱	آل فرعون پر مختلف قسم کے عذاب
۶۹۹	الروم: ۴۳	کسرئی پر غلبہ پانا	۲۶۳	الاعراف: ۱۳۳	
		ک	۱۷	البقرہ: ۵۰	بنی اسرائیل کی آل فرعون سے نجات
			۲۶۳	الاعراف: ۱۳۸	قوم فرعون کی تعمیرات کی تباہی
		کسرئی	۸۳۹	المومن: ۴۷	آخرت میں آل فرعون کے لئے عذاب
۵۲۱		کسرئی اور قیصر کی حکومتوں کی تباہی کی خبر	۸۳۵	المومن: ۲۹	آل فرعون کے مومن افراد
		قیصر روم کو شکست دینا اور چند سال بعد قیصر	۱۷	البقرہ: ۵۱	آل فرعون کی خرقابی
۶۹۹	الروم: ۴۳	سے مغلوب ہو جانا	۳۳۹	یونس: ۹۱	ڈوبتے وقت فرعون کا ایمان لانا
		ل	۳۳۹	یونس: ۹۳	فرعون کے بدن کو نجات دیئے جانے کا وعدہ
۹۶۲	النجم: ۲۰	لات (عربوں کی ایک دیوی)	۱۱۲۳		فرعون کی لاش کا عبرت کی خاطر می (Mummy) کے طور پر محفوظ کیا جانا
		لقمان علیہ السلام	۱۰۵۲	الاحقریم: ۱۲	فرعون کی بیوی کی دعا
۷۱۳	لقمان: ۱۳	آپ کو حکمت عطا کی گئی	۱۰۵۲	الاحقریم: ۱۳	فرعون کی بیوی کی مومنوں سے تشبیہ

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۶۹	حدود: ۸۲	راتوں رات بستی سے نکل جانے اور مڑ کر نہ دیکھنے کا حکم	۷۱۰		آپ کو جو حکمت عطا ہوئی اس کا مرکزی نقطہ شکر الہی ہے
۳۳۱	الحجر: ۶۶		۷۱۳	لقمان: ۱۳	آپ کی اپنے بیٹے کو نصائح
۵۵۳	الانبیاء: ۷۸	قوم لوط کی تباہی			لوط علیہ السلام
۳۶۹	حدود: ۸۳	قوم لوط پر پتھروں کی بارش کا عذاب	۶۸۹	الحکبوت: ۲۷	حضرت ابراہیم پر ایمان لانا
۳۳۲	الحجر: ۷۵		۶۹۰	الحکبوت: ۳۱	قوم کے خلاف اپنی نصرت کیلئے دعا
۶۳۱	اشعراء: ۷۳		۵۵۳	الانبیاء: ۷۸	آپ کے لئے نصرت الہی
۶۵۹	اہل: ۵۹		۶۳۱	اشعراء: ۱۶۹	قوم کے کردار سے بیزاری
۶۳۱	اشعراء: ۱۷۰	اپنی ذات اور اہل کی نجات کے لئے دعا	۶۵۹	اہل: ۵۶، ۵۵	قوم کو فحاشی سے روکنے کی کوشش
۳۳۱	الحجر: ۶۰	آل لوط کو عذاب سے بچانے کا وعدہ	۶۸۹	الحکبوت: ۲۹	
۵۵۲	الانبیاء: ۷۲	لوط اور آل لوط کا عذاب سے محفوظ رہنا	۶۳۰	اشعراء: ۱۶۶	
۹۷۰	آقمر: ۳۵		۵۵۳	الانبیاء: ۷۵	قوم فاسق تھی
۶۹۰	الحکبوت: ۳۳	بیوی کی ہلاکت کی خبر	۹۷۰	آقمر: ۳۳	آپ کی قوم کا انذار کو رد کرنا
۳۶۹	حدود: ۸۲				قوم کا باہر کے لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے روکنا
۱۰۵۱	التحریم: ۱۱	کفار کی تشبیہ نوح اور لوط کی بیویوں سے	۳۳۲	الحجر: ۷۱	آپ کے پاس مہمانوں کے آنے پر قوم کا غصہ
		م	۳۶۸	حدود: ۷۹	اپنی قوم کو اپنی بیٹیوں کی حرمت کا واسطہ دینا
۲۹	البقرہ: ۱۰۳	ماروت (ایک فرشتہ صفت انسان)	۳۶۹	حدود: ۷۹	
		محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳۲	الحجر: ۷۲	
		قرآن کریم میں آپ کا اسم مبارک	۶۳۱	اشعراء: ۱۶۸	آپ کو جلا وطن کرنے کی دھمکی
۱۰۸	آل عمران: ۱۳۵	و ما محمد الا رسول	۶۵۹	اہل: ۵۷	قوم کا اپنے لئے عذاب الہی کا مطالبہ
۷۳۷	الاحزاب: ۳۱	ما کان محمد ابا احد من رجالکم	۶۸۹	الحکبوت: ۳۰	حضرت ابراہیم کو قوم لوط کی ہلاکت کی خبر دی گئی
۹۱۳	محمد: ۳	و امنوا بما نزل علی محمد	۶۹۰	الحکبوت: ۳۳	قوم لوط کو تباہی سے بچانے کے لئے ابراہیم کی خدا کے حضور عرضداشت
۹۲۷	الفخ: ۳۰	محمد رسول اللہ	۳۶۸	حدود: ۷۶، ۷۵	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۹۷	آل عمران: ۸۳	آپ کے بارے میں بیٹاق النبیین	۵۲۳	طہ: ۲	قرآن کریم میں آپ کے القاب
۱۴۲	النساء: ۷۰	آپ کی اطاعت صالح، شہید، صدیق اور نبی کا مقام دلا سکتی ہے	۷۷۳	یس: ۲	طہ (طیب اور ہادی)
۸۶	آل عمران: ۳۳	آپ کی اتباع محبت الہی کے حصول کا موجب ہے	۱۰۹۱	الہرمل: ۲	ینس (سید)
۱۸۰	المائدہ: ۳۶	اللہ کے قرب کا وسیلہ	۱۰۹۵	المدثر: ۲	المزمل
۲۸۸	الانفال: ۳۳	آپ کا وجود قوم کے لئے تعویذ ہے	۱۰۸۷	الجن: ۲۰	المدثر
۱۱۷۰			۷۳۳	الاحزاب: ۷۳	عبد اللہ
۲۸۷	الانفال: ۲۵	آپ کے احیائے موتی کا مفہوم	۷۳۳		الاتسان (انسان کامل)
۷۳۰	الاحزاب: ۵۷	اللہ اور فرشتوں کا آپ پر درود و سلام بھیجنا	۹۲۰		مقام
۷۳۰	الاحزاب: ۵۷	مومنین کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم	۲۸۶	الانفال: ۱۸	آپ کا آنا گویا خدا تعالیٰ کا آنا تھا
۲۳۰		تمام نبیوں کے سردار	۹۲۲	التغی: ۱۱	آپ کا فعل خدا کا فعل ہے
۵۵۸	الانبیاء: ۱۰۸	رحمة للعالمین	۱۳۵	النساء: ۸۱	آپ کی بیعت، اللہ کی بیعت ہے
۵۲۲		کل عالم کے لئے رحمٰن خدا کے مظہر	۸۲۹		آپ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت ہے
۲۷۰	الاعراف: ۱۵۹	عالمگیر نبی	۹۶۱	النجم: ۱۰	آپ کا قلب صافی اللہ کا عرش یعنی تخت گاہ ہے
۷۵۳	س: ۲۹		۹۵۹		مقام قاب قوسین
۵۶۰			۱۶۷	النساء: ۱۷۵	مقام قاب قوسین کی حقیقت
۶۰۲	النور: ۳۶	مشرق و مغرب کے واحد رسول	۱۷۷	المائدہ: ۱۶	سراپانور
۱۰۲۸		آپ اولین و آخرین کو جمع کرنے کا موجب بنیں گے	۵۹۳		اللہ کے نور کے عظیم الشان مظہر
۱۳۶	النساء: ۳۳	آخرت میں تمام امتوں پر بطور گواہ کے آنا	۶۰۲	النور: ۳۶	مجموع ذکر
۳۰۸	التوبہ: ۳۳	آپ کی بعثت کا مقصد تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرنا	۱۰۳۵	الطلاق: ۱۱	
۳۶۳	بنی اسرائیل: ۳	اسراء	۹۹۳		سراج منیر
۹۶۰		ارفع ترین مقام تک رسائی	۷۳۷	الاحزاب: ۴۷	مقام محمود پر فائز ہونا
۹۶۱	النجم: ۱۵۷	معراج	۳۶۲	بنی اسرائیل: ۸۰	مقام محمود کی حقیقت
			۷۳۷	الاحزاب: ۴۷	محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۸۳		آپؐ ذوالقرنین ہیں	۹۶۱	انجم : ۱۲	معراج کا کشف برحق ہے
۲۶۹	الاعراف: ۱۵۸	تورات و اناجیل میں آپؐ کا ذکر	۷۳۶		آپؐ کو تمام دنیا کی روحانی بادشاہی عطا کی گئی
		آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کا ذکر تورات اور	۱۲۱۸		آپؐ کا فیض ختم ہونے والا نہیں
۹۲۷	التح: ۳۰	اناجیل میں ہے			نوع انسانی کو سب سے زیادہ فیضان پہنچانے
۱۰۲۶	الصف: ۷	احمدؑ کے بارہ میں عیسیٰ بن مریم کی بشارت	۹۹۳		والا وجود
۲۰۸	الانعام: ۲۱	سچے اہل کتاب آپؐ کو خوب پہچانتے ہیں	۳۳۱		آپؐ کی شفاعت کے دائرہ کی وسعت
		عیسائیوں کے ایک گروہ نے آپؐ کی			بحث
۱۹۲	المائدہ: ۸۳	صداقت کو پہچان لیا			آپؐ کی بحث روحانی لحاظ سے انتہائی
		آپؐ تورات اور سابقہ کتب کی پیشگوئیوں کو	۱۱۹۳		تاریک زمانہ میں ہوئی
۲۹	البقرہ: ۱۰۳	پورا کرنے والے ہیں	۷۰۵	الروم : ۳۲	کامل ضرورت کے وقت بحث ہوئی
		خلق عظیم	۳۵	البقرہ: ۱۳۰	آپؐ کی بحث کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا
۱۰۶۱	الہم: ۵	خلق عظیم پر فائز	۳۱۲		آپؐ ابراہیمی دعاؤں کا ثمرہ ہیں
۷۳۰	الاحزاب: ۷	آپؐ کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں	۱۱۳	آل عمران: ۱۶۵	آپؐ کی بحث مومنوں پر ایک احسان ہے
۱۱۲	آل عمران: ۱۶۰	نرم دل۔ نرم گفتار			آپؐ رسولوں کی بحث میں لمبے وقفے کے بعد
۹۳۱	ق: ۳۲		۱۷۷	المائدہ: ۲۰	مبعوث ہوئے
۳۲۹	التوبہ: ۱۲۸	مومنوں کے لئے رؤوف و رحیم	۹۱۱		تمام انبیاء کے مظہر
۳۰۰		آپؐ کا قلب رؤوف و رحیم خدا کا زندہ تمثیل ہے	۱۰۲۹	الجمعة: ۳	آئینہ میں بحث
۲۸۵	الکہف: ۷	مخلوق کی خاطر آپؐ کی درومندی	۱۰۹۲	الزلزل: ۱۶	حضرت موسیٰ سے آپؐ کی مماثلت
۶۲۷	اشعرا: ۳				جن نبوتوں کا اختتام فلسطین پر ہوا آپؐ کا
۷۶۲	فاطر: ۹		۳۶۱		سفر وہاں سے شروع ہوتا ہے
۳۵۳		عذاب الہی کا مورد بننے والوں کیلئے آپؐ کا دکھ	۷۲۳	اسجد: ۲۳	موسیٰ سے آپؐ کی ملاقات کا ذکر
۱۱۶۳	الغاشیہ: ۲۳	آپؐ لوگوں پر دار و غد نہیں			آپؐ کا ایک تمثیل میں اس بزرگ کی صورت
۹۵۱		آپؐ کو مسلسل نصیحت کرتے چلے جانے کا حکم	۲۸۳		میں ظہور جسے عوام الناس خضر کہتے ہیں
۱۰۳۲		عفو کا بے نظیر نمونہ			آنحضرتؐ کو جو حکمتیں عطا ہوئیں ان تک
۱۰۳۳	المنافقون: ۷				پہنچنے کے لئے جس مہر کی ضرورت تھی وہ موسیٰ
۱۱۸۵		آپؐ کی صفات حسنہ کا بیان	۲۸۳		کے نصیب میں نہیں تھا

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۷۲	الحج : ۶۸	دعوت الی اللہ کا حکم			<u>افضال خداوندی</u>
۴۳۴	الحجر : ۹۵		۱۵۳	النساء : ۱۱۳	آپؐ پر افضال خداوندی
۱۸۸	المائدہ : ۶۸		۴۸۴		اللہ کی حکمتوں کے ہمراز
۳۳	البقرہ : ۱۳۰		۶۱۱		آپؐ کو فرقان یعنی عظیم کسوٹی عطا کی گئی
۶۴۴	اشعراء : ۲۱۵		۴۳۳	الحجر : ۸۸	سبح مثانی اور قرآن عظیم عطا کیا جانا
۱۳۶	النساء : ۸۵	فی سبیل اللہ قتال کا حکم	۱۱۸۳	البصی : ۵	آپؐ کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحہ سے بہتر ہے
۶۴۴	اشعراء : ۲۱۶	مومنوں سے شفقت و محبت سے پیش آنے کا حکم	۱۸۸	المائدہ : ۶۸	حفاظت الہی کا وعدہ
۴۳۳	الحجر : ۸۶	درگزر اور عفو کو معمول بنانے کی تعلیم	۹۵۷	الطور : ۴۹	
۳۷۵	حود : ۱۱۳	خود اور صحابہ کو استقامت سے بہرہ ور کرنے کا ارشاد	۱۱۸۳	الطغی : ۳	اللہ آپؐ سے کبھی ناراض نہیں ہوا
۳۵۳		ذمہ داریوں کے احساس سے بوڑھا ہو جانا	۳۶۰	التوبہ : ۳۰	آپؐ کی ہجرت
۱۱۲	آل عمران : ۱۶۰	صحابہ سے مشورہ کا حکم	۹۱۵	محمد : ۱۳	
۷۲۶		آپؐ سے بھی نبیوں کی نصرت کا یثاق لیا گیا	۳۶۰	التوبہ : ۳۰	ہجرت مدینہ کے موقعہ پر سکینت کا نزول
۷۳۰	الاحزاب : ۸		۹۵۵	الطور : ۳۶	آپؐ شاعر نہیں
		<u>علم غیب</u>			<u>امی</u>
۳۹۷	یوسف : ۱۰۳	آپؐ کو بکثرت غیب عطا ہوا	۲۶۹	الاعراف : ۱۵۸	آپؐ کا اُمی ہونا
۱۰۸۳			۲۷۰	الاعراف : ۱۵۹	
۴۰۰			۶۹۳	التکوین : ۴۹	
۱۰۴۷			۸۷۲	الشوری : ۵۳	
۱۱۳۶	التوہرہ : ۳۵	آپؐ غیب پر بخیل نہیں تھے			<u>رسالت کی ذمہ داریاں</u>
۹۶۱	التجمہ : ۵۰۳	ہوائے نفس سے بات نہیں کرتے تھے	۳۵	البقرہ : ۱۳۰	آپؐ کی رسالت کے ہم فرانس
۲۱۳	الانعام : ۵۱	آپؐ خود عالم الغیب نہیں تھے	۱۰۲۹	الجمہ : ۳	
۲۷۶	الاعراف : ۱۸۹		۱۰۹۱	المرسل : ۶	آپؐ پر بہت بوجھل ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں
۵۵۸	الانبیاء : ۱۱۰		۷۴۳	الاحزاب : ۷۳	آپؐ پر ڈالے جانے والے بارامانت کے
۷۴۳	الاحزاب : ۶۳		۷۴۳	الاحزاب : ۷۳	رعب سے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں
۳۷۷		مانسی کا غیب عطا ہونا	۷۴۳	الاحزاب : ۷۳	آپؐ کے ظلو مانجھو لا ہونے کا مطلب

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>مخالفت</u>			آپ کو اُس زمانہ میں Relativity کا تصور سمجھایا گیا
۱۱۹۱	احلق: ۱۱، ۱۰	مخالفین کا آپ کو نماز سے روکنا	۹۹۳		
۲۸۸	الانفال: ۳۱	آپ کے خلاف مخالفین کے ارادے			<u>بشریت</u>
۱۳۵	النساء: ۸۲	مخالفین کی آپ کے خلاف سازشیں	۱۱۸۳	الغی: ۷	قیسی
۲۰۶	الانعام: ۹	مخالفین کے غیر معقول مطالبات	۶۱۳	الفرقان: ۸	بشری لوازمات
۴۷۷	بنی اسرائیل:		۲۷۶	الاعراف: ۱۸۹	
۴۷۸	۹۳، ۹۱		۱۰۸	آل عمران: ۱۳۵	
۶۷۵	القصص: ۳۹		۵۰۳	بنی اسرائیل: ۱۱۱	
۳۲۵	الحجر: ۷	مکرمین کا آپ کو مجنون کہنا			<u>آپ کی عبادت اور دعائیں</u>
۵۸۶	المومنون: ۷۱		۱۰۸۷	الحج: ۲۰	اللہ نے آپ کو مثالی عبد قرار دیا
۳۵۵	الحمل: ۱۰۳	کفار کا الزام کہ آپ کو کوئی سکھاتا ہے	۱۱۹۱	احلق: ۱۱	
۷۳۸	الاحزاب: ۳۹	مخالفین کی ایذا کو نظر انداز کرنے کا حکم	۱۰۸۳		آپ کی عبادت کا ذکر
۹۳۶		دشمن کے طعن و تشنیع پر صبر کرنے کا حکم	۲۸۱		بدر کے موقعہ پر تضرع و اجتہال سے دعا
		<u>صداقت</u>			مسلمانوں کی فتوحات کا باعث آپ کی دعائیں ہی تھیں
۱۰۳۰	الجمعة: ۷	یہود کو دعوت مہبلہ	۲۹۹		
۹۳	آل عمران: ۶۳	عیسائیوں کو دعوت مہبلہ	۲۷۶	بنی اسرائیل: ۸۱	آپ کو سکھائی جانے والی بعض دعائیں
۳۳۶	یونس: ۱۷	آپ کی صداقت کی ایک عقلی دلیل	۳۶۷	بنی اسرائیل: ۳۵	
۱۰۶۶		آپ کی صداقت کا ایک بیانہ	۵۳۶	طہ: ۱۱۵	
۳۵۸	صود: ۱۸	آپ کے بعد آپ کا ایک شاہد آئے گا	۵۹۲	المومنون: ۱۱۹	
۱۱۳۹			۵۸۹	المومنون: ۹۸	
۱۰۲۶	الف: ۷	موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ آپ کی بعثت کی پیشگوئی	۲۰۳		اپنے رب کے کامل مطیع ہونے کا ذکر
۶۸۲	القصص: ۸۶	آپ کے مکہ واپس آنے کی پیشگوئی	۲۳۹		اللہ کے حضور سب سے عظیم سجدہ آپ نے فرمایا
۱۱۰۲		آپ کا ایک عظیم معجزہ			اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں سب سے بڑھ
۷۹۵		<u>محمد یم</u>			کہ اللہ کی تسبیح کرنے والے

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۵۲۶	طہ : ۳۰	والدہ کا آپ کو دریا میں ڈالنا			مریم علیہا السلام
۶۶۸	انقص: ۸				آپ کو والدہ کا حمل کے دوران وقف کرنا اور اللہ کا اسے قبول فرمانا
۶۶۸	انقص: ۹	آل فرعون کا آپ کو دریا سے نکالنا	۸۷	آل عمران: ۳۶	
۵۲۶	طہ : ۳۱	اپنی والدہ کی طرف واپس لوٹنا یا جانا		۳۸۷	
۵۲۶	طہ : ۳۱	اہل مدین میں کئی سال قیام	۸۷	آل عمران: ۳۷	والدہ نے آپ کا نام مریم رکھا
۶۶۹	انقص: ۱۲	آپ کے ہاتھ سے ایک شخص کا مرجانا	۸۸	آل عمران: ۳۸	حضرت زکریا کی کفالت و تربیت
		مقام	۸۹	آل عمران: ۳۹	اپنے زمانہ کی تمام عورتوں میں سے چنیدہ
۱۶۳	النساء: ۱۶۵	آپ کو بطور خاص کلام الہی سے نوازا گیا	۸۹	آل عمران: ۳۶	ایک وجیہ مقرب اور زکی بیٹے کی بشارت
۱۰۹۲	المرسل: ۱۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ سے مشابہت	۵۰۹	مریم: ۲۰	
		حضرت موسیٰ کو طور پر ان سے بلند تر رسول	۹۰	آل عمران: ۳۸	بیٹے کی بشارت پر آپ کی حیرت
۹۵۱		حضرت محمدؐ کی خبر دی گئی	۵۰۹	مریم: ۲۱	
		آپ بھی بہت روحانی بلند یوں تک پہنچے لیکن	۱۶۳	النساء: ۱۵۷	یہودی آپ پر بہتان طرازی
۳۶۱		آنحضرتؐ کا ارتقاء آپ سے بلند تر تھا	۵۱۰	مریم: ۲۹	
۶۶۹	انقص: ۱۵	حکم و علم کا دیا جانا			ایک بلند پہاڑی علاقے کی طرف حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہجرت
۱۸	البقرہ: ۵۳	کتاب اور فرقان عطا کیا جانا	۵۸۳	المومنون: ۵۱	مومنوں کی مثال مریم سے
۳۹۶	الکہف: ۸۳-۸۴	آپ کا ایک کشف	۱۰۵۲	الاحقریم: ۱۳	مریم کی پاکیزگی کی وجہ سے زکریا کے دل میں پاک اولاد کی خواہش پیدا ہوئی
۵۲۳	طہ : ۱۱	طور کے پہلو میں آگ دیکھنا	۷۹		آپ میں یہ صلاحیت رکھی گئی تھی کہ بغیر ازدواجی تعلقات کے آپ کے ہاں بچہ پیدا ہو سکے
۶۷۲	انقص: ۳۰				منافۃ (عربوں کی ایک دیوبی)
۶۵۱	انتمل: ۸				موسیٰ علیہ السلام (نیز دیکھئے ہارون)
۵۲۳	طہ : ۱۲	وادئ مقدس سے آپ کو پکارا جانا	۸۷		آپ ابراہیمؑ کی ذریت میں سے تھے
۱۱۲۶	التازعات: ۱۷		۹۶۲	انجم: ۲۱	موسیٰ کی والدہ کو جی
		بعثت			
۳۵۹	الاعراف: ۱۰۳	فرعون کی طرف بعثت	۳۲۱	الانعام: ۸۵	
۵۲۵	طہ : ۳۰	حضرت ہارون کو معاون بنانے کی درخواست	۶۶۸	انقص: ۸	
۶۷۳	انقص: ۳۵				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۲۶۰	الاعراف: ۱۰۸ ۱۰۹ و	عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کی حقیقت	۵۲۶	طہ : ۳۷	ہارون کے بارہ میں آپ کی درخواست قبول ہوئی
		<u>آپ کی کتاب</u>	۵۳۹	الانبیاء: ۳۹	آپ کو اور ہارون کو فرقان عطا ہوا
		آپ کی کتاب صرف بنی اسرائیل کے لئے	۷۹۳	الصافات: ۱۳۱	آپ اور ہارون پر سلام
۲۶۳	بنی اسرائیل: ۳	ہدایت تھی	۷۹۳	الصافات: ۱۱۵	آپ اور ہارون پر احسانات خداوندی
۳۵۸	مرد : ۱۸	آپ کی کتاب امام اور رحمت تھی	۲۶۳	الاعراف: ۱۳۵	فرعون کی قوم کا دعا کے لئے درخواست کرنا
۹۰۵	الاحقاف: ۱۳		۲۶۳	الاعراف: ۱۳۳	اہل مصر کا آپ کی ذات سے بدشگونی لینا
۲۳۶	الانعام: ۱۵۵	اپنے زمانہ کے لئے آپ کی شریعت مکمل تھی	۳۷۹	بنی اسرائیل: ۱۰۳	فرعون کا آپ کو مسور قرار دینا
		<u>آپ کی قوم (بنی اسرائیل)</u>	۶۷۰	التقصص: ۲۱	آپ کے قتل کے مشورے
۳۳۸	یونس: ۸۸	مصر میں بنی اسرائیل کے گھروں کی تعمیر کا انداز	۳۳۸	یونس: ۸۳	قوم فرعون کے چند لوگ ہی آپ پر ایمان لائے
۵۳۱	طہ : ۷۸	بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لے جانے کا حکم			<u>نشانات</u>
۶۳۲	اشعراء: ۵۳		۸۳۵	المومن: ۲۳	آپ کو نشانات اور سلطان مبین عطا ہوئے
۶۳۳	اشعراء: ۶۳	عصا کو سمندر پر مارنے کا حکم	۳۷۹	بنی اسرائیل: ۱۰۳	فرعون کے لئے آپ کو نو نشانات دیئے گئے
۶۳۳	اشعراء: ۶۶	موسیٰ اور ان کے سب ساتھیوں کا چھایا جانا	۶۵۲	آئینل: ۱۳	
۶۳۲	اشعراء: ۶۳	اصحاب موسیٰ کا دشمن کی فوج دیکھ کر گھبرا جانا	۲۶۳	الاعراف: ۱۳۳	
۱۹	البقرہ: ۶۱	قوم کے لئے پانی طلب کرنا	۲۶۰	الاعراف: ۱۰۹	ہاتھ کی سفیدی کا نشان
۲۶۲	الاعراف: ۱۳۹	قوم کو اللہ سے استعانت کی تلقین	۵۲۵	طہ : ۲۳	
۱۷	الاعراف: ۱۳۳	چالیس دن کے لئے طور پر بلا یا جانا	۶۵۲	آئینل: ۱۳	
۲۶۵			۶۷۳	التقصص: ۳۳	
		خدا کو ظاہری طور پر دیکھنے کی خواہش اور الہی	۲۶۱	الاعراف: ۱۱۶	فرعون کے دربار میں جادوگروں سے مقابلہ
۲۶۶	الاعراف: ۱۳۳	تحفظی سے آپ کا بے ہوش ہو جانا		۱۳۲۵	
۲۶۸	الاعراف: ۱۵۶	قوم سے ستر افراد کا انتخاب	۶۳۱	اشعراء: ۳۶	آپ کے عصا نے جادوگروں کا سب کچھ نکل لیا
۱۸	البقرہ: ۵۶	بنی اسرائیل کا خدا تعالیٰ کو دیکھنے پر اصرار	۲۶۱	الاعراف: ۱۳۳	جادوگروں کا ایمان لانا
۲۶۵	الاعراف: ۱۳۹	بنی اسرائیل کا موسیٰ سے بے جا مطالبہ	۵۳۰	طہ : ۷۱	
۲۶۷	الاعراف: ۱۵۱	قوم کے شرک پر غصہ اور فسوس	۶۳۱	اشعراء: ۳۸	
۵۳۲	طہ : ۸۷				

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۶۰	حدود: ۲۸	مخالفین کا آپ کے متبعین کو رذیل قرار دینا			حضرت موسیٰ کا اپنی قوم کو ارض مقدسہ میں داخل ہونے کا حکم
۳۶۱	حدود: ۳۳	قوم کا عذاب کے لئے مطالبہ	۱۷۷	المائدہ: ۲۷	قوم کا داخل ہونے سے انکار
۳۶۳	حدود: ۳۶	دعائیں اور ان کی قبولیت	۱۷۸	المائدہ: ۲۵	آپ کے بعد پے در پے رسول مبعوث ہوئے
۳۶۳	حدود: ۳۹		۲۶	البقرہ: ۸۸	آپ کی قوم کے ایک طبقے کا حق پرست ہونا
۵۵۳	الانبیاء: ۷۷		۲۷۰	الاعراف: ۱۶۰	
۱۰۸۱	نوح: ۲۷	قوم کے لئے عذاب کی دعا	۲۸	البقرہ: ۹۹	میکائیل (ایک فرشتے کا نام)
		طوفان			ن
۳۶۲	حدود: ۴۱	طوفان کا آنا			نبوکدنظر (Nabuchadnazar)
۳۶۲	حدود: ۴۱	ضروری جانوروں کو کشتی میں سوار کرنے کا حکم	۳۶۳		نسر (عربوں کا ایک دیوتا)
۹۶۸	اتر: ۱۳	آپ کی کشتی تختوں اور سینوں والی تھی	۱۰۸۱	نوح: ۲۳	نوح علیہ السلام
۳۶۲	حدود: ۴۳	اپنے بیٹے کو بلانا			میشاق النبین میں شامل
		نوح کے بیٹے کا کشتی پر سوار ہونے سے انکار			دین اسلام کی بنیادی تعلیمات وہی ہیں جو
۳۶۳	حدود: ۴۳	اور اس کی ہلاکت	۷۳۰	الاحزاب: ۸	نوح کو دی گئیں تھیں
		بیٹا بد عمل ہونے کی وجہ سے نوح کے اہل میں			آپ کی عمر
۳۶۳	حدود: ۴۷	سے نہیں تھا	۸۶۵	الشوریٰ: ۱۳	اپنی قوم کو تبلیغ
۳۳۶	یونس: ۷۳	نوح اور آپ کے متبعین کی طوفان سے نجات	۶۸۷	الکعبتہ: ۱۵	قوم کی طرف سے تکذیب
		طوفان تھم جانے کے بعد نوح کو سلامتی سے	۱۰۷۹	نوح: ۱۳۳	قوم نوح نے دوسرے انبیاء کو بھی جھٹلایا
۳۶۳	حدود: ۴۹	اترنے کا حکم	۲۵۲	الاعراف: ۶۵	نوح کو مخالفین کی وارننگ
۱۰۵۱	اتریم: ۱۱	آپ کی بیوی سے کفار کی تشبیہ	۶۳۶	اشعراء: ۱۰۶	آپ کے بصر ہونے پر اعتراض
		نور الدین (خلیفۃ المسیح الاولؑ)	۶۳۷	اشعراء: ۱۱۷	قوم کا آپ کو مجنون اور دھکا رہا ہوا کہنا
۷۷۱		قرآن کا گہرا فہم	۳۵۹	حدود: ۲۸	مخالفین کا کہنا کہ تو نے ہمارے ساتھ بہت
		و	۹۶۸	اتر: ۱۰	بحث مباحثہ کیا ہے
		وَدَّ (عربوں کا ایک دیوتا)	۳۶۱	حدود: ۳۳	سرداروں کا تسخیر کرنا
۱۰۸۱	نوح: ۲۳		۳۶۲	حدود: ۳۹	

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		ہامان (فرعون کا ایک اہم درباری اور کمانڈر)	۳۰		ولی اللہ شاہ محدث دہلوی
۶۷۴	اقصص: ۳۹	فرعون کا ہامان کو محل بنانے کا حکم	۳۰۶		وہبۃ الزحیلی (الدکتور)
۸۳۷	المومن: ۳۷				
۶۶۸	اقصص: ۹	ہامان خطا کا ارتقا			۵
۶۵۴	انہل: ۲۱	ہمد ہمد (حضرت سلیمان کی فوج کا ایک جرنیل)	۲۹	البقرہ: ۱۰۳	ہاروت (بابل کا ایک فرشتہ صفت انسان)
		ہو و علیہ السلام (نیز دیکھئے عاد)	۲۶۸	الاعراف: ۱۵۱	ہارون (نیز دیکھئے موسیٰ)
۳۵۲	الاعراف: ۲۲	عاد کی طرف آپ کی بعثت	۵۳۳	طہ: ۹۵	آپ حضرت موسیٰ کے والدہ کی طرف سے
۶۳۸	اشعراء: ۱۳۰	آپ کی قوم محلات اور قلعوں کی تعمیر کی ماہر تھی	۵۲۵	طہ: ۳۰	بھائی تھے
۶۳۷	اشعراء: ۱۲۵	عاد کو تقویٰ کی نصیحت	۶۲۸	اشعراء: ۱۳	حضرت موسیٰ کی دعا کہ ہارون کو ان کا وزیر
۳۶۵	حود: ۵۴	مکھنرین کا کہنا کہ آپ کوئی واضح نشان نہیں لائے	۶۷۴	اقصص: ۳۵	بنایا جائے
۳۶۵	حود: ۵۸	قوم پر اتمام حجت	۵۲۶	طہ: ۳۷	حضرت ہارون کے بارہ میں آپ کی دعا کی قبولیت
		ی	۶۱۸	الفرقان: ۳۶	
		یا جوج و ماجوج	۵۱۳	مریم: ۵۴	آپ کو نبوت عطا کی گئی
۵۰۱	الکہف: ۹۵	زمین میں فساد کا باعث	۵۳۹	الانبیاء: ۳۹	آپ کو اور موسیٰ کو فرقان اور نور عطا ہوئے
۵۵۶	الانبیاء: ۹۷		۷۹۳	الصافات: ۱۱۵	آپ پر اور موسیٰ پر احسانات خداوندی
		یحییٰ علیہ السلام	۲۶۵	الاعراف: ۱۳۳	موسیٰ نے طور پر جانے کے ایام میں بنی
۵۵۵	الانبیاء: ۹۱	یحییٰ حضرت زکریا کی دعاؤں کا ثمرہ تھے	۵۳۳	طہ: ۹۳	اسرائیل میں آپ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا
۸۸	آل عمران: ۴۰	حضرت زکریا کو یحییٰ کی بشارت	۲۶۷	الاعراف: ۱۵۱	قوم میں شرک پھیلنے پر حضرت موسیٰ کی آپ
۵۰۷	مریم: ۸		۵۳۳	طہ: ۹۳	سے ناراضگی
		آپ کی پیدائش کی بشارت پر حضرت زکریا	۵۳۳	طہ: ۹۱	حضرت ہارون کی بنی اسرائیل کو نصیحت
۸۸	آل عمران: ۴۱	کا استجاب	۲۶۸	الاعراف: ۱۵۲	آپ کے لئے حضرت موسیٰ کی دعا
۵۰۸	مریم: ۹		۶۵	البقرہ: ۲۳۹	آل ہارون کا ترکہ
۵۰۷	مریم: ۸	یحییٰ سے پہلے اس نام کا کوئی شخص نہیں تھا			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۳۷۹	یوسف: ۵:	آپ کی بچپن کی ایک روڈیا	۵۰۸	مریم: ۱۳:	یحییٰ کو بچپن میں ہی حکمت دی گئی
۳۸۷	یوسف: ۴۷:	یوسف صدیق کے طور پر مشہور تھے	۵۰۸	مریم: ۱۳:	تقویٰ و طہارت
۳۸۰	یوسف: ۱۰:	بھائیوں کی طرف سے قتل کی تدبیر	۵۰۸	مریم: ۱۵:	والدین سے حسن سلوک
۳۸۱	یوسف: ۱۶:	کنویں کی اوچھل تہوں میں پھینکا جانا	۸۸	آل عمران: ۴۰:	بعض سابقہ پیشگوئیوں کے مصداق اور مصدق
۳۸۲	یوسف: ۳۰:	کنویں سے باہر نکال لیا جانا	۵۰۸	مریم: ۱۶:	ولادت و وفات اور دوبارہ ولادت کے مواقع پر سلامتی
۳۸۲	یوسف: ۲۳:	عزیز مصر کا آپ کو خریدنا	۵۰۶		آپ کو شہید نہیں کیا گیا
۳۸۲	یوسف: ۲۳:	عزیز مصر کی بیوی کی آپ کو پھسلانے کی کوشش			یعقوب علیہ السلام (نیز دیکھئے ابراہیم اور یوسف)
۳۸۲	یوسف: ۳۲:	قطن ابدیہن کی حقیقت	۳۶۸	حود: ۷۲:	آپ کی پیدائش کی بشارت
۳۸۶	یوسف: ۳۰:	قید میں تبلیغ	۵۵۲	الانبیاء: ۷۳:	نافلہ ابراہیم
۳۸۹	یوسف: ۵۲۵۵:	قید سے باہر آ کر مصر کے خزانوں پر متمکن ہونا	۹۹	آل عمران: ۹۳:	آپ کا نام اسرائیل
۳۸۲	یوسف: ۲۳:	ملک مصر میں آپ کو تکنت عطا کی گئی	۳۶	البقرہ: ۱۳۱-۱۳۳:	اپنی اولاد کو توحید پر قائم رہنے کی نصیحت
۳۸۹	یوسف: ۵۷:	اپنا کرتہ اپنے والد کی خدمت میں بھیجنا	۳۸۰	یوسف: ۷:	آل یعقوب پر اتمام نعمت
۳۹۵	یوسف: ۹۳:	اپنے بھائیوں کو معاف کرنا	۳۷۹	یوسف: ۶:	یوسف کو روڈیا کے بیان سے روکنا
۳۹۵	یوسف: ۹۳:	والدین کا استقبال اور اکرام	۳۹۳	یوسف: ۸۵:	یوسف کی جدائی کے غم میں آنکھوں کے سفید ہونے سے مراد
۳۹۶	یوسف: ۱۰۰:	آپ کی دعا			اپنی جملہ اولاد کے ساتھ مصر آ کر حضرت یوسف کے ساتھ آباد ہونا
۳۹۷	یوسف: ۱۰۲:	آپ کے قبیحین کا یہ عقیدہ کہ آپ کی وفات کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا	۳۹۶	یوسف: ۳۰:	یعقوب (عربوں کا ایک دیوتا)
۸۳۷	المومن: ۳۵:	یونس علیہ السلام (نیز دیکھئے ذوالنون)	۱۰۸۱	نوح: ۲۳:	یعقوث (عربوں کا ایک دیوتا)
۷۹۶	الصافات: ۱۳۸:	ایک لاکھ سے زائد آدمیوں کی طرف بھٹ	۱۰۸۱	نوح: ۲۳:	یوسف علیہ السلام
۳۵۰	یونس: ۹۹:	قوم یونس کا قابل تعریف نمونہ			علم و حکمت کا عطا کیا جانا
۱۱۶۰		آپ کو سمجھایا گیا کہ وعید بسا اوقات توبہ و استغفار سے نل جاتی ہے	۳۸۲	یوسف: ۲۳:	خواہوں کی تعبیر کا علم دیا جانا
۷۹۶	الصافات: ۱۳۱:	قوم کو چھوڑ کر چلے جانا	۳۸۵	یوسف: ۳۸:	
۷۹۶	الصافات: ۱۳۳:	سندر میں پھینکے جانے پر مچھلی کا آپ کو نگھانا			

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۰۳۰	الجمہ: ۷	یہود کو مہابہ کی دعوت	۷۹۶	الصافات: ۱۳۶	مچھلی کا آپ کو اگل دینا
۷۳۳	الاحزاب: ۲۸	جنگ احزاب میں غداری کا ارتکاب			اگر آپ تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو ہمیشہ
۱۰۱۱	البحر: ۳	بنو نضیر کا مدینہ سے اخراج	۷۹۶	صافات: ۲۵۳	مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے
		مومنوں کو تاکید کہ یہود و نصاریٰ کو راز دار	۵۵۵	الانبیاء: ۸۸	ذوالنون: مچھلی والے یا غنوا کے رہنے والے
۱۸۴	المائدہ: ۵۲	دوست نہ بنائیں	۱۰۶۰		ن سے مراد ذوالنون یعنی یونس علیہ السلام ہیں
۱۸۶	المائدہ: ۶۱	یہود پر اللہ کی لعنت اور غضب الہی			
۱۳۷	النساء: ۳۷				
۱۸۷	المائدہ: ۶۳	یہود علماء کی خرابی	۱۶۳	النساء: ۱۶۳	یہود میں سے بعض پختہ علم والے مومن
۱۸۷	المائدہ: ۶۵	یہود کا کہنا کہ اللہ کا ہاتھ بند کیا ہوا ہے	۹۵	آل عمران: ۷۶	ان میں سے بعض ایماندار اور بعض بددیانت ہیں
۱۸۷	المائدہ: ۶۵	یہود کی تاقیامت عیسائیوں سے دشمنی اور بغض	۱۷۵	المائدہ: ۱۳	
۱۸۷	المائدہ: ۶۵	یہود کا کام دنیا میں فساد کرتے پھرتا	۳۶۳	بنی اسرائیل: ۵	دو دفعہ زمین میں فساد کریں گے
		مومنوں سے دشمنی میں سب سے زیادہ سخت	۳۶۳	بنی اسرائیل: ۵	یہود کا ارض مقدس سے نکالا جانا
۱۹۱	المائدہ: ۸۳	یہود اور مشرکین ہیں			آخری زمانہ میں انہیں ارض مقدس میں جمع کیا
۲۳۳	الانعام: ۱۳۷	یہود کو حلال و حرام کی تعلیم	۳۸۰	بنی اسرائیل: ۱۰۵	جائے گا
۱۸۱	المائدہ: ۳۲	جھوٹ کو بڑے انہماک سے سنتے ہیں			قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ان کو
۱۸۲	المائدہ: ۳۳	بڑھ چڑھ کر مال حرام کھاتے ہیں	۲۷۲	الاعراف: ۱۶۸	اذیتاں تک تکالیف دیں گے
۱۳۷	النساء: ۳۷	تحریف کلمات کرتے ہیں	۱۶۳	النساء: ۱۵۸	مغضوب ہونے کی وجوہات
۱۷۵	المائدہ: ۱۳		۱۶۳	النساء: ۱۵۷	حضرت مریم پر بہتان طرازی
۱۷۵	المائدہ: ۱۳	دلوں کی سختی کا سبب اور یہود پر لعنت کی وجہ	۱۶۳	النساء: ۱۶۱	مسح کے انکار کی پاداش
۱۶۲	النساء: ۱۵۵	سبت کے بارے میں تجاوز کرنے کی ممانعت	۱۶۲	النساء: ۱۵۸	یہود حضرت عیسیٰ کو مارنے میں ناکام رہے
۱۶۲	النساء: ۱۵۳	یہود کا خدا کو بے حجاب دیکھنے کا مطالبہ	۱۹۸	المائدہ: ۱۱	

مقامات

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۶۲۰		<u>بحرالکامل</u>			<u>ارض مقدس</u>
۵۰۲		<u>بکیرہ اخضر</u>	۳۶۳	بنی اسرائیل: ۵	فساد کے باعث یہود کا یہاں سے نکالا جانا
۹۶۸		<u>بکیرہ مردار</u>	۲۸۰	بنی اسرائیل: ۱۵۵	آخری زمانہ میں یہود یہاں جمع کئے جائینگے
۱۰۵	آل عمران: ۱۳۳	<u>بدر</u>	۵۵۷	الانبیاء: ۱۰۶	ارض مقدس کے حقیقی وارث
		<u>بلکہ</u>	۱۱۶۷	انجیل: ۸	<u>ارم (عاداولیٰ کا ایک شہر)</u>
۱۰۰	آل عمران: ۹۷	وادی مکہ کا قدیمی نام	۹۰۷	الاحقاف: ۲۳	عاد قوم کا مسکن
		<u>بیت اللہ / کعبہ (نیز دیکھیں "ابراہیم")</u>			<u>افغانستان</u>
۱۰۰	آل عمران: ۹۷	خانہ کعبہ کی اولین تعمیر انسان کو تہذیب و تمدن سکھانے کا ذریعہ بنی	۱۲۳		کشمیر جاتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کا یہاں سے گزرتا
		بیت اللہ کے بارے میں پیش گوئی کہ متقیوں اور روحانیت سے معمور ہوگا	۱۰۸۶	الجن: ۱۰۳۲	افغانی بنی اسرائیل کے وفد کا آنحضرتؐ کی ملاقات کے لئے آتا
۹۵۱		بیت حرام کے حقیقی مستحق اور والی مومن ہی رہے ہیں	۸۷۳		<u>ام القرای (نیز دیکھیں مکہ)</u>
۲۸۹	الانفال: ۳۵				<u>بابل</u>
۱۹۵	المائدہ: ۹۸	دینی اور اقتصادی قیام کا ذریعہ	۲۹	البقرہ: ۱۰۳	(دیباغے نطرات کے کنارے نیکسوس مدی قہل مسیح کا ایک شہر)
۵۰۲		<u>ترکی</u>	۳۶۳		بابل کے بادشاہ نبوکدنصر کا غلبہ
		<u>جوادی (پہاڑ)</u>	۶۲۰		<u>بحر اوقیانوس</u>
		طوفان کے بعد نوح کی کشتی کا یہاں لنگر انداز ہونا	۹۷۷		<u>بحر احمر</u>
۳۶۳	سور: ۳۵		۹۷۷		<u>بحر روم</u>

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
		<u>فلسطین</u>	۳۳۳	المجر: ۸۱	حجر (حضرت صالح کی قوم کا مسکن)
۲۰۰	المائدہ: ۱۱۸	حضرت مسیح کی یہاں سے ہجرت	۹۲۰		<u>حدیبیہ</u>
۳۶۳	بنی اسرائیل: ۸	آخری زمانہ میں یہودی یہاں جمع کئے جائیں گے اور پھر ایک بار نکالے جائیں گے	۳۰۵	التوبہ: ۲۵	<u>حُثَیْن</u>
۵۰۲		<u>قاف (کوہ)</u>	۲۹۹		<u>در بند</u>
		<u>کشمیر</u>	۵۰۲		(ترکی اور روس کے درمیان در بند کی دیوار)
۱۲۳		حضرت عیسیٰ کی آمد	۵۰۲		<u>روس</u>
۵۷۸		حضرت عیسیٰ اور آپ کی والدہ کو کشمیر میں پناہ دی گئی	۶۹۹	الروم: ۳	<u>روم</u>
۲۵۶	الاعراف: ۸۶	<u>مدین (حضرت شعیب کی قوم کا مسکن)</u>			<u>صفا (مکہ کے نواح میں ایک پہاڑی)</u>
۳۷۲	حود: ۹۶		۴۱	البقرہ: ۱۵۹	شعائر اللہ میں سے ہے
۶۹۱	الحکبوت: ۳۷		۲۰	البقرہ: ۶۳	<u>طُورِ سِیْنَاء (صحرائے سینا کا ایک پہاڑ)</u>
۳۷۲	حود: ۹۶	اصحاب مدین کی ہلاکت	۲۰	البقرہ: ۶۳	طور کے سایہ میں بنی اسرائیل سے عیثاق
۶۷۱	انقص: ۲۳	حضرت موسیٰ کا مصر سے نکل کر مدین پہنچنا	۲۷	البقرہ: ۹۳	طور کی قسم (یعنی گواہی)
۵۲۶	طہ: ۴	حضرت موسیٰ کا یہاں چند سال قیام	۹۵۳	التور: ۲	طور کے دائیں جانب بنی اسرائیل سے معاہدہ
		<u>مدینہ (نیز دیکھئے یشرب)</u>	۵۳۱	طہ: ۸۱	طور کی جانب موسیٰ کا آگ دیکھنا
۳۲۳	التوبہ: ۱۰۱	مناقلین مدینہ کی سرگرمیاں	۶۷۲	انقص: ۳۰	طور سیناء میں زیتون کی کاشت
۱۰۳۳	المتفقون: ۹		۵۸۱	المومنون: ۲۱	
۷۴۱	الاحزاب: ۶۱		۱۰۱۳		<u>عراق</u>
		<u>مروہ (مکہ کے نواح میں ایک پہاڑی)</u>			<u>عرفات</u>
۴۱	البقرہ: ۱۵۹	شعائر اللہ میں سے ہے	۵۱	البقرہ: ۱۹۹	(مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک میدان)

صفحہ	حوالہ	عنوان	صفحہ	حوالہ	عنوان
۱۲۱۲		مکہ کی بے حرمتی یا تباہی کا ارادہ کرنے والوں کا انجام اصحاب انبیل کی طرح ہوگا	۵۱	البقرہ: ۱۹۹	مشعر حرام عرفات سے مکہ کی طرف اگلا پڑاؤ
۳۷۶	بنی اسرائیل: ۸۴	آنحضرت ﷺ کی مکہ سے ہجرت اور واپسی کی پیشگوئی	۳۸۲	یوسف: ۲۲	حضرت یوسف کو مصر کے ایک شخص نے خریدا
۶۸۲	انقص: ۸۶		۳۹۶	یوسف: ۱۰۰	حضرت یوسف کے خاندان کا مصر آنا
۱۱۷۱	البلد: ۳		۸۸۱	الزخرف: ۵۲	فرعون کی مملکت
۹۰۱		تاگاساکی (جاپان) ایٹم بم سے تباہی	۳۳۸	یونس: ۸۸	بنی اسرائیل کے لئے مصر میں گھروں کی تعمیر
		نمل			مکہ (نیز دیکھیں ام القرئی)
۶۵۳	انمل: ۱۹	(قوم سبا کی مملکت کی ایک وادی)	۳۵	البقرہ: ۱۲۷	مکہ کی آبادی کیلئے حضرت ابراہیم کی دعائیں
۶۳۳		نیل (دریا)	۱۰۰	آل عمران: ۹۷	اس کا قدیمی نام بھگتہ ہے۔
		ہیروشیما	۲۲۲	الانعام: ۹۳	ام القرئی
۹۰۱		ایٹم بم سے تباہی	۱۱۸۹	التین: ۳	بلد امین
۷۳۱	الاحزاب: ۱۳	یثرب (مدینہ کا قدیمی نام)	۱۲۱۳		اہل مکہ کیلئے بھوک اور خوف سے امن دینے والے قافلوں کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا

کتابیات

مصنف	نام کتب	مصنف	نام کتب
	کتب لغات		کتب تفسیر
	اقراب الموارد فی فصیح العربیة سعد الشرتوتی	علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود الاولیٰ البغدادی	روح المعانی
الامام محبت الدین المرتضیٰ الزبیدی	تاج العروس من شرح جواهر القاموس لسان العرب	الامام فخر الدین الرازی	التفسیر الکبیر
علامہ ابن منظور	المفردات فی غریب القرآن	صدیق بن حسن بن علی الحسین القنوجی	فتح البیان
احسین بن محمد بن الفضل المرغیب الاصفہانی	غریب القرآن فی لغات الفرقان	ابن خاری	
میرزا ابو الفضل بن فیاض	المنجد	علامہ ابو عبد اللہ القرطبی	القرطبی
لوئیس معلوف	WILLIAM LANE ARABIC-ENGLISH LEXICON	ابو البقاء العکبری	املاء ما من به الرحمن
	جامع اللغات		کتب حدیث
خواجہ عبدالحمید بی۔ اے	کتب تاریخ	الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل ابن خاری	صحیح البخاری
عزالدین ابن الاثیر الجزری	اسد الغابہ	علاء الدین الہندی	کنز العمال
ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الارملی	کشف الغمہ فی معرفۃ الاممۃ	ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم	صحیح مسلم
	کتب فقہ	محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی	مشکوٰۃ المصابیح
الدکتور وحیدہ الرحمیلی	الفقہ الاسلامی وادلتہ		کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
انسائیکلو پیڈیا	جیوش انسائیکلو پیڈیا		اربعین نمبر ۳ روحانی خزائن جلد ۱۷
	متفرق		سراخلافہ روحانی خزائن جلد ۸
	بائبل		من الرحمن روحانی خزائن جلد ۹
	زبور		تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵
	مکاشفہ		چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳
			ملفوظات جلد اول